



وزارت ادب و فرهنگ و امور اسلامی



# موسوعه فقہیہ

جلد - ۱۲

تشبیہ - تعلیل

# موسوعه فقہیہ

شائع کردہ

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابائی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583, 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: [ifa@vsnl.net](mailto:ifa@vsnl.net)

اشاعت اول : ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

**Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.**

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526,

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

# موسوعه فقیہ

اردو ترجمہ

جلد - ۱۲

تشبیہ — تعلیل

مجمع الفقہ اسلامی الہند

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً  
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي  
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ انفجر، ۱۲۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ  
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ  
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس  
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں!“

”من یرد اللہ بہ خیراً

یفقہہ فی الدین“

(بخاری، مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“

**فہرست موسوعہ فقہیہ**  
**جلد - ۱۲**

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۱-۳۳	تہبہ	۱۸-۱
۳۳	تعریف	۱
۳۳	متعلقہ القایہ اتباع بتائی تھلید موافقت	۲-۲
۳۳	تہبہ سے متعلق احکام	
۳۳	اول۔ لباس میں کافروں سے تہبہ اختیار کرنا	۴
۳۴	حرمت تہبہ کے حالات	۵
۳۵	دوم۔ کفار سے ان کے تہواروں میں مشابہت اختیار کرنا	۱۱
۳۷	سوم۔ عبادات میں کفار سے مشابہت اختیار کرنا	
۳۷	الف۔ مکروہات میں نمازوں کو کرنا	۱۲
۳۸	ب۔ نماز میں کمر پے ہاتھ رکھنا	۱۳
۳۸	ج۔ صوم وصال	۱۴
۳۹	د۔ صرف یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا	۱۵
۳۹	چہارم۔ نساق سے مشابہت اختیار کرنا	۱۶
۴۰	پنجم۔ مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا نیز ان کے برعکس ہونا	۱۷
۴۱	ششم۔ ذمیوں کا مسلمانوں سے مشابہت اختیار کرنا	۱۸
۴۳-۴۴	تشبیہ	۳-۱
۴۴	تعریف	۱
۴۴	متعلقہ القایہ تشبیہ، نسوب، غزل	
۴۴	تشبیہ کا شرعی حکم	۲
۴۴	کسی لڑکے کی تشبیہ کرنا	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۴۳-۴۷	تشبیک	۵-۱
۴۳	تعریف	۱
۴۳	اجمالی حکم	۲
۵۱-۴۷	تشبیہ	۵-۱
۴۷	تعریف	۱
۴۸	مطابقہ الفاظ: قیاس	۲
	تشبیہ کا حکم	
۴۸	الف- طلبہ میں تشبیہ	۳
۴۹	ب- سلف (تہمت لگانے) میں تشبیہ	۴
۵۰	ج- آدمی کا دوسرے کو اس کی ما پسندیدہ چیز سے تشبیہ دینا	۵
۵۱	تشریق	
	دیکھئے: پیام تشریق	
۵۱-۵۴	تشریک	۷-۱
۵۱	تعریف	۱
۵۱	مطابقہ الفاظ: اشراک	۲
۵۲	شریک بنانے کا حکم	۳
۵۲	الف- عبادت کی نیت میں ایسی چیز کو شریک کرنا جس میں نیت کی حاجت نہیں ہوتی	۴
۵۳	ب- ایک نیت میں دو عبادتوں کو شریک کرنا	۵
۵۳	ج- جمع میں شریک کرنا	۶
۵۴	د- ایک طلاق میں کئی عورتوں کو شریک کرنا	۷
۶۴-۵۴	تشمیت	۱۱-۱
۵۴	تعریف	۱
۵۵	تشمیت کا شرعی حکم	۲

صفحہ	عنوان	فقہ
۵۸	چھپکنے والے کو کن چیزوں کی رعایت کرنی چاہئے	۴
۵۸	تشمیت کے شروع ہونے کی حکمت	۵
۵۸	خطبہ کے دوران تشمیت	۶
۵۹	نساء حاجت کے لئے بیت الخلاء میں موجود شخص کی تشمیت	۷
۶۰	اچھی عورت کی طرف سے مرد کی تشمیت اور اس کے برعکس	۸
۶۱	مسلمان کی طرف سے کافر کی تشمیت	۹
۶۱	نمازی کی طرف سے دوسرے کی تشمیت	۱۰
۶۲	تین مرتبہ سے زیادہ چھپکنے والے کی تشمیت	۱۱
۶۵-۶۳	تشمیر	۴-۱
۶۳	تعریف	۱
۶۳	معاذہ القاطۃ: سدل و اسبال	۳-۲
۶۳	اجمالی حکم	۴
۷۰-۶۵	تشہد	۹-۱
۶۵	تعریف	۱
۶۵	اجمالی حکم	۲
۶۶	تشہد کے الفاظ	۳
۶۸	الفاظ تشہد میں کمی و زیادتی اور ان کے درمیان ترتیب	۴
۶۹	تشہد میں بیٹھنا	۵
۶۹	غیر عربی میں تشہد پڑھنا	۶
۶۹	تشہد میں انشاء کرنا	۷
۶۹	تشہد چھوڑنے پر کیا مرتب ہوگا	۸
۷۰	تشہد میں نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا	۹
۷۱-۷۹	تشہیر	۹-۱
۷۱	تعریف	۱



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۷۱-۷۱	متعلقہ الفاظ: تعزیر، متر	۲-۳
۷۱	اجمالی حکم	۴
۷۱	اول: لوگوں کا ایک دوسرے کی تشبیہ کرنا	
۷۱	مندرجہ ذیل حالات میں تشبیہ حرام ہے	۵
۷۲	مندرجہ ذیل حالات میں تشبیہ جائز ہے	۶
۷۶	دوم: حاکم کی طرف سے تشبیہ	
۷۶	الف - حدود کے سلسلہ کی تشبیہ	۸
۷۷	ب - تعزیر کے سلسلہ کی تشبیہ	۹
۸۰-۸۲	تشوف	۵-۱
۸۰	تعریف	۱
۸۰	اجمالی حکم	
۸۰	الف - نسب ثابت کرنے کے لئے شارع کا تشوف	۲
۸۱	ب - آزادی کا تشوف	۳
۸۱	ج - حدت میں تشوف (زیب و زینت اختیار کرنا)	۴
۸۲	د - مقتنی کے لئے تشوف	۵
۸۳	تشبیہ الجنازہ	
	دیکھئے: جنازہ	
۸۷-۸۷	تصادق	۱۱-۱
۸۷	تعریف	۱
۸۷	تصادق کا حکم	۲
۸۷	کس کے تصادق کا اعتبار کیا جائے گا	۳
۸۷	تصادق کا طریقہ	۴
۸۷	مصادیق (جس کی تصدیق کی جارہی ہو) میں کیا شرط ہے	۵
۸۷	تصادق کا محل	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۸۴	حقوق اللہ میں تصادق	۷
۸۵	نکاح میں تصادق	۸
۸۵	سابقہ طلاق پر زوجین کے تصادق کا حکم	۹
۸۶	شوہر کے سنگدست ہونے پر بیوی کے تصادق کا حکم	۱۰
۸۶	تصادق سے رجوع کرنا	۱۱
۱۰۲-۸۷	تصحیح	۳۳-۱
۸۷	تعریف	۱
۸۷	متعلقہ الفاظ: تعدیل، تصویب، تہذیب، اصلاح، تحریر	۶
۸۷	تصحیح کا شرعی حکم	۷
۸۷	تصحیح سے تعلق رکھنے والے احکام	
۸۷	اول - حدیث کی تصحیح	۸
۸۹	تصحیح میں عالم کے عمل و اس کے فوے کا اثر	۹
۹۰	متاثرین اصحاب حدیث کی تصحیح	۱۰
۹۰	دوم - عقدا سدا کی تصحیح	۱۱
۹۳	عقد کی تصحیح اس کو دوسرا عقدا مان کر کرنا	۱۳
۹۴	سوم - عبادت کی تصحیح کرنا جب اس پر اس کو فاسد کرنے والی کوئی چیز طاری ہو جائے	۱۵
۹۷	چہارم - میراث میں مسائل کی تصحیح	۲۳
۹۷	فرائض کے مسائل کی تصحیح کے لئے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے	۲۵
۹۷	تین اصول	
۹۷	پہلا اصول	۲۶
۹۷	دوسرا اصول	۲۷
۹۸	تیسرا اصول	۲۸
۹۹	وہ چار اصول جو روئے و روئے کے درمیان ہوتے ہیں	
۹۹	چار اصولوں میں سے پہلا اصول	۲۹
۹۹	چار اصولوں میں سے دوسرا اصول	۳۰

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۰۰	چار اصولوں میں سے تیسرا اصول	۳۱
۱۰۱	چار اصولوں میں سے چوتھا اصول	۳۲
۱۰۲	تعمیف	
	دیکھئے: تحریف	
۱۰۲	تصدق	
	دیکھئے: صدقہ	
۱۰۲	تصدیق	
	دیکھئے: تصادق	
۱۰۳-۱۰۵	تصرف	۱۲-۱
۱۰۳	تعریف	
۱۰۳	متعلقہ الفاظ: اتم، مقدر	۳-۲
۱۰۳	تصرف، اتم، مقدر کے درمیان فرق	۴
۱۰۳	تصرف کی انواع	۵
۱۰۳	پہلی نوع: فعلی تصرف	۶
۱۰۴	دوسری نوع: قولی تصرف	۷
۱۰۴	الف- تصرف قولی مقدری	۸
۱۰۴	ب- تصرف قولی غیر مقدری، اس کی قسمیں ہیں	
۱۰۴	پہلی قسم	۹
۱۰۴	دوسری قسم	۱۰
۱۰۵	تصریح	
	دیکھئے: بصریح	
۱۰۶-۱۱۰	تصریہ	۸-۱
۱۰۶	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۰۶	شرعی حکم	۲
۱۰۶	جس حکم (بڑ)	۳
۱۰۷	وہ جو کے معاہدہ کی ذمہ داری	۴
۱۰۷	نہجور کی عدم موجودگی کے وقت وہ سب ہونے والی چیز	۵
۱۰۸	یاد دہانی کے اثرات اور قلت کے مابین حکم مختلف ہوگا	۶
۱۰۹	ذیاری کی مدت	۸
۱۰۹-۱۱۵	تصفیق	۱۰-۱
۱۰۹	تعریف	
۱۱۰	تصفیق کا شرعی حکم	۲
۱۱۰	نماز کے ہی سہو پہ اپنے نام کو مستحب کرنے کے لئے مصلیٰ کا تالی بھانا	۳
۱۱۱	اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کے لئے نماز پڑھنے والے کا تالی بھانا	۴
۱۱۲	نماز میں مرد کا تالی بھانا	۵
۱۱۳	نماز پڑھنے والے کا دوسرے کو داخل ہونے کی اجازت دینے کے لئے تالی بھانا	۶
۱۱۳	نماز میں بولنے کے لئے تالی بھانا	۷
۱۱۳	تالی بھانے کی رعایت	۸
۱۱۳	خطبہ کے دوران تالی بھانا	۹
۱۱۳	نماز اور خطبہ کے علاوہ جگہوں میں تالی بھانا	۱۰
۱۱۶-۱۱۷	تصفیہ	۲-۱
۱۱۷	تعریف	
۱۱۷	احمالی حکم	۲
۱۱۷-۱۲۵	تسلیم	۱۵-۱
۱۱۷	تعریف	
۱۱۷	متعلقہ احکامات و جہاں	۳ ۲
۱۱۸	شرعی حکم	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۸	اول: صلیب بمعنی قتل کی معرفت کیفیت کا حکم	۴
۱۱۸	الف: زمین میں مسا، چھپانا	
۱۱۹	ب: اکوڑ سولی کی رہا مانڈا کرنے کا طریقہ	۶
۱۲۰	پ: جس نے عہدِ اوسرے کو سولی دے کر قتل کیا ہو یہاں تک کہ وہ مر گیا ہو	۷
۱۲۰	ج: تعزیری سزا میں سولی دینا	۸
۱۲۰	د: صلیب سے متعلق احکام	
۱۲۰	صلیب سازی اور صلیب کو اپنانا	۹
۱۲۱	مصلیٰ اور صلیب	۱۱
۱۲۲	صلیب کی چوری میں ہاتھ کاٹنا	۱۲
۱۲۲	صلیب تلف کر دینا	۱۳
۱۲۳	ذمی اور صلیب	۱۴
۱۲۴	مالی معاملات میں صلیب	۱۵
۱۲۵-۱۲۶	تصویر	۱-۷۴
۱۲۵	تعریف	۱
۱۲۶	تصویر کی قسمیں	۲
۱۲۷	متعلقہ الفاظ: تماثل، رسم، تزویق، نقش، ہشی، رقم، بخت	۳-۸
۱۲۸	اس بحث کی ترتیب	۹
۱۲۸	پہلی قسم: انسانی صورت سے تعلق رکھنے والے احکام	۱۰
۱۳۰	د: دوسری قسم تصویر (صورتیں بنائے) کا حکم	
۱۳۰	الف: بنائی ہوئی چیز کی شکل جو صورت بننا	۱۳
۱۳۱	پ: بنائی ہوئی چیزوں کی تصویر	۱۴
۱۳۱	ج: اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جمادات کی تصویریں بننا	۱۵
۱۳۲	د: نباتات اور درختوں کی تصویر بننا	۱۶
۱۳۳	ه: حیوان یا انسان کی تصویر بننا	۱۷
۱۳۳	تصویر سابقہ مذہب میں	۱۸

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۳۴	اسلامی شریعت میں انسان یا حیوان کی تصویر بنانا	۱۹
۱۳۴	پہلا قول	۲۰
۱۳۵	دہم قول	۲۲
۱۳۵	پہلی شرط	
۱۳۵	دہم کی شرط	
۱۳۵	تیسری شرط	
۱۳۵	تیسرا قول	۲۳
۱۳۶	تصویر کی فی جملہ مدت کے بارے میں دہم کے قول کے لابل	۲۴
۱۳۶	پہلی حدیث	
۱۳۷	دہم کی حدیث	
۱۳۷	تیسری حدیث	
۱۳۸	چوتھی حدیث	
۱۳۸	پانچویں حدیث	
۱۳۸	تصویر کے حرام ہونے کی علت	۲۵
۱۳۸	پہلی وجہ	
۱۳۹	دہم کی وجہ	۲۶
۱۴۰	تیسری وجہ	۲۷
۱۴۱	چوتھی وجہ	۲۸
۱۴۱	تصویری بنانے سے متعلق بحث کی تفصیل	
۱۴۱	اول - (سایہ الی) قسم تصویریں	۲۹
۱۴۱	۲۔ مسطح تصویریں بنانا	
۱۴۱	مسطح (غیر سایہ الی) تصویریں بنانے کے بارے میں پہلا قول	۳۰
۱۴۴	مسطح تصویریں بنانے کے بارے میں دہم قول	۳۲
۱۴۵	سوم کافی یعنی تصویریں اور آہٹے ہر کی تصویریں وغیرہ	۳۳
۱۴۵	چہارم خیالی تصویریں بنانا	۳۴

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۴۶	پنجم پامال تصویریں بنانا	۳۵
۱۴۶	ششم ٹٹی، مسخاتی اور حلقہ اب ہو جانے والی چیزوں سے تصویریں بنانا	۳۶
۱۴۶	ہشتم لٹریوں کے حلقوں (نریا) بنانا	۳۷
۱۴۸	ہشتم تعظیم بنیہ و جیسی مساحت سے تصویر بنانا	۳۹
۱۴۸	تیسری قسم: تصویریں رکھنا اور ان کا استعمال کرنا	۴۰
۱۴۹	جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے	۴۲
۱۵۱	انسانی منسوبات سے جمادات و نباتات کی تصویریں رکھنا اور استعمال کرنا	۴۳
۱۵۱	انسان یا حیوان کی تصویریں رکھنا اور استعمال کرنا	۴۴
۱۵۱	الف - مسطح تصویروں کا استعمال کرنا اور رکھنا	۴۵
۱۵۲	ب - کائی ہوئی تصویروں کا استعمال کرنا اور رکھنا	۴۶
	ج - نصب کی ہوئی تصویروں اور تقاریر سے	۴۹
۱۵۳	رکھی ہوئی تصویروں کا استعمال کرنا اور رکھنا	
۱۵۵	بچوں کے مہسم اور غیر مہسم حلقوں کا استعمال	۵۲
۱۵۶	ایسے کپڑے پہننا جن میں تصویریں ہوں	۵۶
۱۵۷	تنگوئی، لکڑیاں طرح کی چیزیں میں چھوٹی تصویریں کا استعمال کرنا اور ان میں رکھنا	۵۷
۱۵۷	تصویروں کی طرف دیکھنا	۵۸
۱۵۹	ایسی جگہ داخل ہونا جہاں تصویریں ہوں	۶۰
۱۶۰	ایسی جگہ کی عورت قبل کرنا جس میں تصویریں ہوں	۶۳
	حرام تصویر کے ساتھ اس صورت میں یا یا جائے	۶۳
۱۶۰	جب وہ کوئی ایسی چیز ہو جس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے	
۱۶۱	تصویریں "زنااری"	۶۶
۱۶۲	کعبہ، مسجدوں، رعایات کی عیبوں میں تصویریں	۶۷
۱۶۳	گرجا گھر میں "غیر اسلامی عبادت گاہوں میں تصویریں	۶۹
۱۶۳	چوتھی قسم: تصویروں کے احکام	
۱۶۳	الف - تصویریں اور ان کے ذریعہ معاملات	۷۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۶۴	تصویری اور آلات تصویر کش کرنے میں شان	۷۳
۱۶۵	تصاویر کی پوری میں ماحول کا ماحول	۷۴
۱۶۶-۱۶۸	تصویر	۷-۱
۱۶۶	تعریف	
۱۶۶	متعلقہ الفاظ: حیر، اصل، تعریف، تعلیم، تمویہ	۶-۲
۱۶۷	شرعی حکم	۷
۱۶۸-۱۶۹	تفصیل	۳-۱
۱۶۸	تعریف	
۱۶۸	متعلقہ الفاظ: سہا	۲
۱۶۹	جمالی حکم، بحث کے مقامات	۳
۱۷۰-۱۷۱	تطبیق	۷-۱
۱۷۰	تعریف	
۱۷۰	متعلقہ الفاظ: تہ، ی	۲
۱۷۰	شرعی حکم	۳
۱۷۱	مہیب ہاتھ کی طرف، یقینا	۴
۱۷۲	مانع کے لئے، اکبر کو تہ سے پہرہ لینا	۵
۱۷۳	مہیب ہاتھ سے، دینے کا نشان ہوا	۷
۱۷۸-۱۷۹	تطبیق	۲-۱
۱۷۸	تعریف	
۱۷۸	جمالی حکم	۲
۱۸۰-۱۸۱	تطبیق	۵-۱
۱۸۰	تعریف	
۱۸۰	متعلقہ الفاظ: ضیف، مسئولی	۲



صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۷۹	طیبی بنے کا اثری حکم	۴
۱۸۰	طیبی کی کوہی	۵
۱۸۰-۱۸۲	تطفیف	۴-۱
۱۸۰	تغریف	
۱۸۰	معتقداتناظرہ توفیہ	۲
۱۸۰	جہلی حکم	۳
۱۸۱	ماپ تول میں می پر رک نکالنا اور اس کی تہا	۴
۱۸۲	تطہر	
	دیکھئے: طہارت	
۱۸۲	تطہیر	
	دیکھئے: طہارت	
۱۸۳-۲۱۰	تطوع	
۱۸۳	تغریف	۴۶-۱
۱۸۳	تطوع کی قسمیں	۲
۱۸۵	تطوع کی شریعت کی حکمت	۴
۱۸۵	اے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا	
۱۸۶	ب۔ مہارت سے ماؤں ہوا اور اس کے لئے پیار ہو جانا	۵
۱۸۶	ج۔ مضر نفسانی ہوائی	۶
	د۔ لوگوں کے درمیان باہمی تعاون، ان کے درمیان تعلقات	۷
۱۸۷	منصوبہ کرنا اور ان کی محبت حاصل کرنا	
۱۸۷	سب سے افضل تطوع	۸
۱۸۹	شرعی حکم	۱۰
۱۹۰	تطوع کی اہلیت	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۹۱	تطوع کے احکام	۲
۱۹۱	اول: عبادات کے ساتھ مخصوص احکام	
۱۹۱	الف- وہ نماز تطوع جس کے لئے جماعت سنت ہے	۳
۱۹۱	نماز تطوع کی جگہ	۴
۱۹۲	چوپایہ پر نماز تطوع	۵
۱۹۳	میچہ زفل نماز	۶
۱۹۳	فرض نماز پر عمل نماز کے رمیون فصل کرنا	۷
۱۹۳	فصل کی قضا	۸
۱۹۵	سبب کا تطوع میں بدل جانا	۱۹
۱۹۶	فرض کی ادائیگی سے تطوع کا حصول اور اس کے عکس	۲۰
۱۹۷	دوم- وہ احکام جو مباحات اور غیر مباحات دونوں میں عام ہیں	
۱۹۷	الف- شروع کرنے کے بعد تطوع کو توڑ دینا	۲
۱۹۹	ب- تطوع کی نیت	۲۳
۲۰۰	ج- تطوع میں یاہت	۲۷
۲۰۱	د- تطوع پر اہت لیا	۲۸
۲۰۳	تطوع کا واجب سے بدل جانا	۲۹
۲۰۳	الف- شروع کرنا	۳۰
۲۰۳	ب- یہ شخص کا ظنی حج کرنا جس نے حج اسلام (فرض حج) نہیں کیا ہے	۳
۲۰۴	ج- نیت اور قول سے التزام یا تعمین	۳۲
۲۰۵	د- نذر	
۲۰۵	ه- حاجت کا تقاضا	۳۴
۲۰۶	و- طہیت	۳۵
۲۰۶	تطوع کی ممانعت کے اسباب	۳۶
۲۰۶	الف- اس کا ممنوعہ اوقات میں واقع ہونا	۳۷
۲۰۶	ب- فرض نماز کی اقامت	۳۸

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۰۷	ج۔ جو اجازت دینے کے مختار ہیں ان کا اجازت نہ دینا	۳۹
۲۰۷	د۔ مالی تحریکات کے لحاظ سے حجر میں دیوالیہ قرار دینا	۴۰
۲۰۸	ہ۔ کوئی ایسی قربت بطور قنوط کرنا جس میں معصیت ہو	۴۱
۲۰۸	سوم۔ قنوط کے وہ اقسام جو نیکہ بات کے ساتھ مخصوص ہیں	
۲۰۸	ایجاب قبول اور قبضہ	۴۲
۲۰۸	انف۔ عاریت	۴۳
۲۰۹	ب۔ ہبہ	۴۴
۲۱۰	ج۔ سی زمین کے لئے ہبیت	۴۵
۲۱۰	د۔ سی زمین پر وقف کرنا	۴۶
۲۱۰-۲۲۰	تطبیق	۱۶-۱
۲۱۱	تعریف	۱
۲۱۱	متعلقہ الفاظ و ترین	۳
۲۱۱	شرعی حکم	۴
۲۱۱	مرد اور عورت کا خوشبو لگانا	۵
۲۱۲	نہار جمعہ کے لئے خوشبو لگانا	۶
۲۱۲	نہار عید کے لئے خوشبو لگانا	۷
۲۱۳	روزہ دار کا خوشبو لگانا	۸
۲۱۳	مختلف کا خوشبو لگانا	۹
۲۱۳	حج میں خوشبو لگانا	۱۰
۲۱۸	محرم کے لئے کون سی خوشبو مباح و کون سی غیر مباح ہے	۱۳
۲۱۹	بھول پانا و اقییت سے محرم کا خوشبو لگانا	۱۵
۲۲۰	معتویہ (مغلطہ طالق دی گئی عورت) کا خوشبو استعمال کرنا	۱۶
۲۲۲-۲۲۱	تطبیق	۵-۱
۲۲۱	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۲۱	متعلقہ اتناظہاں، بہانت	۳-۲
۲۲۱	پریشکونی کی اصلیت	۴
۲۲۱	تعلیم کا اثر ہی حکم	۵
۲۲۳-۲۲۳	تعارض	۲۳-۱
۲۲۳	تعریف	
۲۲۳	متعلقہ اتناظہاں، تناقض، تنازع	۳-۲
۲۲۳	تعارض کا حکم	۴
۲۲۴	بیانات کے تعارض میں وجودِ ترجیح	۵
۲۲۴	اہل	۶
۲۲۵	دہم	۷
۲۲۵	سوم	۸
۲۲۸	مقوق اللہ میں دلائل کا تعارض	۲
۲۲۹	کوہوں کی تعدیل اور جرح کا تعارض	۳
۲۳۰	اسلام پر باقی رہنے اور ارتداد پیدا ہو جانے کے احتمال کا تعارض ہونا	۴
۲۳۱	یک ہی فعل میں احکام کا تعارض	۶
۲۳۳	اصل، "رطہ" کا تعارض	۲
۲۳۵	مبارت (فہم) "رسمی" شمار دہیں تعارض	۲۲
۲۳۷-۲۳۷	تعاظمی	۷-۱
۲۳۷	تعریف	
۲۳۸	متعلقہ اتناظہاں، عقد	۲
۲۳۸	اجمالی حکم	
۲۳۸	تعاظمی سے منع کرنا	۳
۲۳۹	تعاظمی کے درمیانہ احوال	۵
۲۳۹	تعاظمی سے اجازت	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۲۰	بحث کے مقامات	۷
۲۲۰	تعاہذ	
	دیکھئے: تعویذ	
۲۲۰-۲۵۳	تعبدی	۲۱-۱
۲۲۰	تعریف	
	معاذہ الفاظ: عبادت، حق اللہ، تمام ملت کے ذریعہ قلیل، قیاس کے طریقوں	۲-۸
۲۲۲	سے بٹا ہوا معاملہ، ایسا حکم جس کی ملت کی صراحت کی گئی ہو	
۲۲۶	تعبدیات کی مشروعیت کی حکمت	۳
۲۲۷	تعبدی کی معرفت کے راستے	۴
۲۲۸	تعبدیات کہاں ہوتی ہیں، اس کی کچھ مثالیں	۵
۲۲۹	قلیل، در تعبد کے اعتبار سے احکام میں اصل	۶
۲۵۱	تعبدی اور معقول الحق کے درمیان موازنہ	۹
۲۵۲	تعبدیات کی خصوصیات	۲۰
۲۵۸-۲۵۴	تجیر	۷-۱
۲۵۴	تعریف	
۲۵۴	تجیر کے طریقے	۲
۲۵۴	۱۔ قول سے تجیر	۳
۲۵۴	۲۔ فعل سے تجیر	۴
۲۵۶	۳۔ تخریج سے تجیر	۵
۲۵۷	۴۔ چارم: مشارکہ کے ذریعہ تجیر	۶
۲۵۷	۵۔ پنجم: ناموشی کے ذریعہ تجیر	۷
۲۵۸	تجیر امر کیا	
	دیکھئے: زکایا	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۵۸-۲۶۰	تہجیز	۱-۴
۲۵۸	تعریف	
۲۵۸	اہل: مطاہب کی تہجیز (عادت: قرآن پڑھنا)	۲
۲۵۹	وہم: مدنی یا مد عالمیہ کی عادت: ای	۴
۲۶۸-۲۶۰	تقییل	۱-۱۹
۲۶۰	تعریف	
۲۶۰	مقتضات: تقاضا: اسرار	۲
۲۶۱	جرائی حکم	۳
۲۶۱	تقییل کی اقسام	
۲۶۱	اہل: جوہر سب کے وقت عمل میں تقییل	
۲۶۱	الف- نادر سے تو پرے میں تقییل	۴
۲۶۱	ب- میت کی تہجیز میں تقییل	۵
۲۶۲	ج- ین کی ۱۰ انگلی میں تقییل	۶
۲۶۲	۱۰- جیر کی اثرت: پینے میں تقییل	۷
۲۶۲	۱۱- کنواری کی ثانی کرے میں تقییل	۸
۲۶۳	۱۲- رمضان میں ایسا میں تقییل	۹
۲۶۳	ر- منی سے کوٹ کرے میں حاجی کی تقییل	۱۰
۲۶۳	۱۳- وہم: جوہر سے پہلے ہی فعل کی تقییل	
۲۶۳	الف- وقت سے پہلے ناری تقییل	۲
۲۶۵	ب- سال سے پہلے راقۃ کا لئے میں تقییل	۳
۲۶۶	ج- کفاروں میں تقییل	
۲۶۶	قسم کے کفار کی حد (قسم: کرنے) سے پہلے ہی تقییل	۴
۲۶۷	کفار و ظہار کی تقییل	۶
۲۶۷	کفار و قتل کی تقییل	۷

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۶۸	و دین موجوں (موشرمائی مطالبہ) کی اسکی میں تعمیل	۸
۲۶۸	و معاملہ، ضحیح ہونے سے پہلے فیصلہ میں تعمیل	۹
۲۶۹-۲۷۳	تعدد	۱۸-۱
۲۶۹	تعریف	
۲۶۹	شرعی حکم	۲
۲۶۹	الف-موذنوں کا تعدد	۳
۲۶۹	ب-ایک ہی مسجد میں جماعت کا تعدد	۴
۲۷۰	ج-جموعہ کا تعدد	۵
۲۷۰	د-روزہ کے کنارہ کا تعدد	۶
۲۷۱	ه-احرام میں ممنوع کے ارتکاب کے تعدد کی وجہ سے نذر پیکر کا تعدد	۷
۲۷۱	و-سرفقہ (حق دین) میں تعدد	۸
۲۷۱	ز-ربکس یا مرتبین کا تعدد	۹
۲۷۲	ح-جانداروں میں حق شفعہ رکھنے والوں کا تعدد	۱۰
۲۷۲	ط-وصیتوں کا تعدد	
۲۷۲	ی-بیویوں کا تعدد	۲
۲۷۲	ک-ایا، نکاح کا تعدد	۳
۲۷۲	ل-ظاہر کا تعدد	۴
۲۷۳	م-عینی علیہ جس پر جنایت ہوئی ہے (کیا جانی) جنایت کرنے والا کا تعدد	۵
۲۷۳	ن-الفاظ کے تعدد سے تعزیر کا تعدد	۶
۲۷۳	س-ایک ہی شہر میں کامیوں کا تعدد	۷
۲۷۳	ع-امر کا تعدد	
۲۷۴-۲۸۰	تعددی	۲۰-۱
۲۷۴	تعریف	
۲۷۴	شرعی حکم	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۷۴	اموال پر قعدی	
۲۷۴	نصب نما، خلیفہ نما، اور پوری اور نہیں کے ذریعہ قعدی کرنا	۳
۲۷۵	حق و میں قعدی	
۲۷۵	ہل و بیعت میں قعدی	۴
۲۷۶	وہم رہیں میں قعدی	۵
۲۷۶	الف - رہیں کی قعدی	۶
۲۷۶	ب - مرتبین کی قعدی	۷
۲۷۶	سوم: عاریت میں قعدی	۸
۲۷۷	چارم: کثرت میں قعدی	۹
۲۷۸	پنجم: اجارہ میں قعدی	۱۰
۲۷۸	ششم: مضاربت میں قعدی	۱۱
۲۷۸	ہفتم: حات، رحان سے کم (امضاء وغیرہ) پر قعدی	۱۳
۲۷۹	ہشتم: آبدہ پر قعدی	۱۵
۲۷۹	نہم: بانگیوں کی قعدی	۱۶
۲۷۹	۱۰م: جنگوں میں قعدی	۱۷
۲۷۹	دوسرے اطلاق بمعنی انتقال کے اعتبار سے قعدی	
۲۷۹	الف - صلح کی قعدی	۱۸
۲۸۰	ب - سرایت کر جائے سے قعدی	۱۹
۲۸۰	قعدی کے اثرات	۲۰
۲۸۲-۲۸۱	تعدیل	۶-۱
۲۸۱	تعریف	
۲۸۱	معاذہ، التناظر، ترجیح	۲
۲۸۱	شرعی حکم	
۲۸۱	الف - وہوں کی تعدیل	۳
۲۸۱	ب - نماز میں ارکان کی تعدیل	۴



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۸۲	ج۔ احمدی کے درجہ تقسیم	۵
۲۸۲	و۔ مناسب میں ۱۱۷ صید کے دم میں تعدیل	۶
۲۸۸-۲۸۳	تعذیب	۱۲-۱
۲۸۳	تعریف	
۲۸۳	متعلقہ الفاظ: تعزیہ، تائب، تائب، تمثیل	۲
۲۸۳	شرعی حکم	۵
۲۸۳	تعذیب کی قسمیں	۶
۲۸۵	حکم کی تعذیب	۸
۲۸۸	بحث کے مقامات	۲
۲۹۲-۲۸۸	تعریض	۱۰-۱
۲۸۸	تعریف	
۲۸۹-۲۸۸	متعلقہ الفاظ: غایہ، قریہ	۲
۲۸۹	شرعی حکم	
۲۸۹	۱۔ پیغام نکاح میں تعریض	۴
۲۸۹	۲۔ غیر رقی متعدد سے پیغام نکاح کی تعریض	۵
۲۹۰	پیغام نکاح کی تعریض کرنے کے الفاظ	۶
۲۹۰	سوم: نقد کی تعریض	۷
۲۹۱	چہارم: مسلمان سے اس کا قتل کی تعریض راجح سے طلب کرنے کا یہ	۸
۲۹۱	پنجم: خالص مدعا قرار دینے والے سے رجوع کرنے کی تعریض	۹
۲۹۲	بحث کے مقامات	۱۰
۲۹۴-۲۹۲	تعریف	
۲۹۲	تعریف	
۲۹۳	لفظ: اصحاب میں کے ر۔ یک	۲
۲۹۳	ب۔ مقرباء کے ر۔ یک	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۹۳	متعلقہ الفاظ: اعلان، کھانا یا انعام	۴
۲۹۳	شرعی حکم	۵
۲۹۳	پل: شہر میں تعریف	۶
۲۹۴	وہم: انتہائی تعریف (تشیع)	۷
۲۹۴	سوم: دعویٰ میں تعریف	۸
۲۹۵-۳۲۹	تعزیر	۵۸-۱
۲۹۵	تعریف	
۲۹۵	متعلقہ الفاظ: حد، قصاص، کفارہ	۲
۲۹۷	شرعی حکم	۶
۲۹۷	تعزیر کے شرعی ہونے کی حکمت	۷
۲۹۸	وہم: عاصی جن میں تعزیر شرعی ہے	۸
۲۹۹	تعزیر کا حد، قصاص یا کفارہ کے ساتھ جمع ہونا	۹
۳۰۱	تعزیر اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور بندہ کا حق ہے	۱۰
۳۰۲	تعزیر ایک تفویض کردہ امر ہے	
۳۰۲	تنویذ کا مطلب اور اس کے احکام	
۳۰۴	تعزیر کی مزائیں جازا اقسام	۲
۳۰۴	بسمانیہ - امیں	
۳۰۴	الف - قتل کے ذریعہ تعزیر	۳
۳۰۵	ب - کوزہ لٹکانے کا تعزیر	۴
۳۰۶	تعزیر میں کوزہ لٹکانے کی مقدار	۵
۳۰۹	ج - قید کر کے تعزیر	۶
۳۱۰	تعزیر میں قید کر کے کی مدت	۷
۳۱۱	د - شہر بدر کر کے تعزیر	
۳۱۱	جاہل و بطنی کے ذریعہ تعزیر کی مشروعیت	۸
۳۱۱	جاہل و بطنی کی مدت	۹

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۱۲	۱۔ مال کے ذریعہ تعزیر	
۳۱۲	مال کے ذریعہ تعزیر کی شروعات	۲۰
۳۱۳	تعزیر بالمال کے اقسام	
۳۱۳	الف۔ مال کو اس کے مالک سے روک دینا	۲۱
۳۱۴	ب۔ اذعان	۲۲
۳۱۵	ج۔ تہیہ (تہذیبی کر دینا)	۲۳
۳۱۵	د۔ تملیک (مالک بنادینا)	۲۴
۳۱۵	تعزیر کی دوسری قسمیں	
۳۱۵	الف۔ نذر (۱۰ سالہ) (صرف آگاہ کرنا)	۲۵
۳۱۶	ب۔ مجلس تشا میں حاضر کرنا	۲۶
۳۱۶	ج۔ توبیخ (۱۰ سالہ) (پت)	
۳۱۶	توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ اور جھڑکنے) کی شروعات	۲۷
۳۱۷	توبیخ کی رعیت	۲۸
۳۱۷	د۔ ترک تعلق (ایمانت)	۲۹
۳۱۷	دو تہہ ایم نہن میں تعزیر شرمٹا ہے	۳۰
۳۱۸	دو تہہ ایم نہن میں حد کے بدلہ میں تعزیر شرمٹا ہوتی ہے	
۳۱۸	ظن۔ ۱۰ سالہ (ظن پر پڑا ہوا کرے کے تہہ ایم	۳
۳۱۸	قتل کے تہہ ایم (ظن پر جنایت)	
۳۱۸	قتل عمد (۱۰ سالہ قتل)	۳۲
۳۱۸	قتل شہید عمد (۱۰ سالہ قتل کے مشابہ)	۳۳
۳۱۸	۱۰ سالہ (ظن پر پڑا ہوا کرے کے تہہ ایم)	۳۵
۳۱۹	دو تہہ جس میں حد نہیں ہو، اور مال کے مقدمات	۳۶
۳۲۰	دو تہہ جس میں حد نہیں ہوتی اور حد اجلا ہوتا	۳۷
۳۲۲	دو چوری جس میں حد نہیں ہے	۳۸
۳۲۲	دو زہری جس میں حد نہیں ہے	۳۹

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۲۲	ہودہ ہم جو اساتذہ تیرے کے سبب ہیں	
۳۲۲	بعض ہودہ ہم جو "پر واقع ہو گئے ہیں	
۳۲۲	جھوٹی کوئی	۴۰
۳۲۳	ماحق شہادت	۴
۳۲۳	غیر مو دی جانہ کو مارا، لایا اس کو ریت چٹا	۴۲
۳۲۳	وہ سے بی طہیت کی بے درستی کرنا	۴۳
۳۲۳	مصلحت عامہ کو ریت چٹا، لے لے ام	۴۴
۳۲۴	رشوت	۴۵
۳۲۴	لہار میں کا پنی حد سے تیار کرنا، روکنا ہی کرنا	
۳۲۴	اب-تاریکی کا انسانی کرنا	۴۶
۳۲۴	ب-عمل ترک کرنا یا عہدہ اسبلی، انگلی سے رک جانا	۴۷
۳۲۵	خود مت کے کاروبار کا مقابلہ کرنا اور ان پر ریا کرنا	۴۸
۳۲۵	قیدیوں کو رہا کرنا اور انہیں چھوڑنا	۴۹
۳۲۵	کھوئے ہوئے جہلی سکوں کی نقل کرنا	۵۰
۳۲۵	ترہیز (بھل ساری)	۵
۳۲۵	لامر کردہ قیمت سے ریا، دہن فرمات کرنا	۵۲
۳۲۶	پاپ ڈل کے پیاؤں میں صوک رنا	۵۳
۳۲۶	مشہور	۵۴
۳۲۶	تغزیہ کا ساتھ ہو جانا	۵۵
۳۲۶	اب-موت سے تغزیہ کا سقوط	۵۶
۳۲۶	ب-معافی سے تغزیہ کا سقوط	۵۷
۳۲۸	توپ سے تغزیہ کا سقوط	۵۸
۳۳۲-۳۳۹	تغزیت	۹-۱
۳۳۹	تعریف	
۳۳۹	شرعی حکم	۲

صفحہ	عنوان	فقرہ
۳۳۰	تعزیت کی معیت و تعزیت سے لے ہوئی	۳
۳۳۰	تعزیت کی مدت	۴
۳۳۰	تعزیت کا وقت	۵
۳۳۱	تعزیت کی جگہ	۶
۳۳۱	تعزیت کے اٹناط	۷
۳۳۲	کیا مسلمان سے کافر کی تعزیت یا اس کے برعکس کرے گا	۸
۳۳۲	میت کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرنا	۹
۳۳۳-۳۳۴	تعشیر	۱۰-۳
۳۳۳	تعریف	
۳۳۳	مصنف میں تعشیر (دلاکانے) کی تاریخ	۲
۳۳۳	تعشیر کا علم	۳
۳۳۴	تعصیب	
	دیکھئے: عصبہ	
۳۳۴	تقیب	
	دیکھئے: تلاؤۃ نتائج	
۳۳۴	تعلم	
	دیکھئے: تعلیم	
۳۳۴-۳۳۵	تعلی	۱۰-۱
۳۳۴	تعریف	
۳۳۴	حق تعالیٰ کے احکام	۲
۳۳۶	مہدم ہونے اور تعمیر کرنے میں علو اور سفل کے احکام	۳
۳۳۸	گھر کے علم کو مسجد بنادینا	۷
۳۳۹	علی علی کاروشن "ان شونا	۸
۳۳۹	تعمیر میں دمی کا مسلمان سے اونچا نہ جانا	۹

صفحہ	عنوان	فقرہ
۳۶۱-۳۶۱	تعلیق	
۳۶۱	تعریف	
۳۶۱	متعلقہ الفاظ: اضافت، شرط، یحین	۲
۳۶۳	تعلیق کا سید	۵
۳۶۳	تعلیق کے کلمات	۶
۳۶۴	الف - ان	۷
۳۶۵	ب - ا	۹
۳۶۶	ج - ی	
۳۶۷	د - ی	۳
۳۶۸	ه - مہا	۵
۳۶۸	و - ی	۶
۳۶۹	ز - کل کلمہ	۷
۳۷۰	ح - لو	۲
۳۷۲	ط - کیف	
۳۷۳	ی - ہیٹ، راین	۲۴
۳۷۴	ک - ہی	۲۵
۳۷۴	سوم - تعلیق کی شرط	۲۸
۳۷۶	تصرقات پر تعلیق کا اثر	۳۰
۳۷۷	ل: دو تصرقات جو تعلیق کو قبول کرتے ہیں	
۳۷۷	الف - ا، ا، ا	۳۲
۳۷۷	ب - ج	۳۳
۳۷۷	ج - طلع	۳۴
۳۷۷	د - طاق	۳۵
۳۷۹	ه - ظہار	۳۶
۳۷۹	و - حق	۳۷
۳۷۹	ز - مکاتبت	۳۸

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۵۸	ج نذر	۳۹
۳۵۸	ط ولایت	۴۰
۳۵۹	دہم - ہوتسرفات جو تعلق کو قبول نہیں کرتے	
۳۵۹	الف - اجارہ	۴۱
۳۵۹	ب - اقرار	۴۲
۳۵۹	ج - اللہ تعالیٰ پر ایمان	۴۳
۳۶۰	د - بیعت	۴۴
۳۶۰	ه - رعیت	۴۵
۳۶۰	و - نکاح	۴۶
۳۶۰	ز - وقف	۴۷
۳۶۱	ح - عبادت	۴۸
۳۶۷-۳۶۲	تفہیل	۵-۱
۳۶۲	تعریف	۶-
۳۶۲	حکام کی قلیل	۲
۳۶۲	حکام کی قلیل کے فوائد	۳
۳۶۳	نصیص کی قلیل	۴
۳۶۳	سلط (معلوم کرے) کے طریقے	۵
۳۶۳	پہلا طریقہ: نص صریح	
۳۶۳	دوسرا طریقہ: اجماع	
۳۶۳	تیسرا طریقہ: مشاورت و رائے	
۳۶۳	چوتھا طریقہ: ہر قسم	
۳۶۳	پانچواں طریقہ: مناجات، شہاد و طرہ	
۳۶۳	چھٹا طریقہ: تسبیح مناجات، تحقیق مناجات، امر، مہر	
۳۶۳	سہ ہفت معلل	۶
۳۸۸-۳۶۷	تراجم فقہاء	

موسوع فقهيہ





## تہ ۵-۶

مخصوص لباس میں ان سے کچھ اختیار کرنے والے کے کفر کو چند قیود سے متعین کرتے ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

۵- یہ عمل بالاسلام میں نہ (۱)، احمدی کہتے ہیں: کہ رکنا اس اختیار نہایت اہم ہے، اس وقت ہوگا جبکہ بالاسلام میں ایسا ہی جائے، اور اگر لباس میں اسے ارتداد قرار دیا نہیں جائے، یہ نکتہ اس بات کا احتمال ہے کہ اسے اور لباس بدل دیا ہو، جبکہ غالب ہے، یہ ایک اسے اس پر مجبور کیا یا ہو (۲)۔

ان تیسہ فرماتے ہیں: اگر مسلمان، اگر کفر یا اگر کفر میں ہو تو وہ ظاہری نیست میں ان (کفار) کی مخالفت پر مامور نہ ہوگا، کیونکہ اس میں اس کو ضرر ہوگا، بلکہ کبھی کبھی آدمی کے لئے ظاہری نیست میں اس کا شریک ہونا، تہ یا واجب ہوگا جبکہ اس میں کوئی دینی مصلحت ہو، جیسے ان کو دین کی دعوت دینا، اور مسلمانوں کو بد خبر کرنے کے لئے ان کے پوشیدہ امور پر مطلع ہونا، یا مسلمانوں سے ان کے ضد کا دفع کرنا اور اسی طرح کے دوسرے اچھے مقاصد، اور جہاں تک دارالاسلام اور دارالہجرت کا تعلق ہے جس میں اللہ نے اپنے دین کو امن از بخشا ہے اور اس میں کافروں پر ذلت مسلط کی ہے اور ان پر تہ یہ عام یا ہے، تو اس میں مخالفت مشروع ہے (۳)۔

۶- مشابہت اختیار کرنا بلاضرت ہو، چنانچہ جو شخص یہ عمل ضرور کرتا رہے اس کی تکلیف نہیں کی جائے گی، البتہ اگر کوئی شخص اپنی کمر میں زمار باندھے اور قیدیوں کو چھڑانے کے لئے دارالحرب میں داخل ہو، یا یہ عمل جنگ میں دھوکہ دینے اور مسلمانوں کے لئے دشمنوں کے

چنانچہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے حقیقت کفر کے اعتقاد سے نہیں، بلکہ مشابہت قیدیوں کو چھڑکارا دلانے کے مقصد سے دارالحرب میں داخل ہونے کے لئے زمار باندھا ہے تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا (۱)۔

ایک قول میں حنفیہ یہ رائے رکھتے ہیں: "وہ مالایہ میں سے بن الشاط نے جو بحث کی ہے اس سے بھی یہی مانو، ہوتا ہے کہ جو شخص کافر کے مخصوص لباس میں اس سے مشابہت اختیار کرے، اسے کفر نہیں قرار دیا جائے گا، البتہ کہ ان کے عقیدہ کو اختیار کرے، اس لئے کہ وہ دوزخ سے سزا ہے اور دل سے تصدیق کر رہا ہے اور امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی شخص ایمان سے اسی دروازہ سے نکلے گا جس سے اس میں داخل ہوا ہے، اور ایمان میں دخول زبان سے قرار و دل سے تصدیق سے ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں موجود ہیں (۲)۔

حنابلہ کے نزدیک جو لباس کفار کا شعار ہے اس میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، یہودی فرماتے ہیں: اگر کوئی مسلمان کسی نیست اختیار کرے جو اہل ذمہ کا شعار بن گئی ہے، یا اپنے پیسہ پر صلیب لٹکائے تو یہ حرام ہوگا اور دوسرے معاصی کی طرح وہ اس سے کافر بھی نہیں ہوگا (۳)۔

درشافعیہ میں سے نووی کی رائے یہ ہے کہ جو زمار غیر دین سے نہ ہونے کی صورت میں کافر نہیں ہوگا (۴)۔

## حرمت تہ کے حالات:

فقہاء کی عبارتوں کے تتبع سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کفار کے

(۱) تہ: کتاب لایعجز عنہ ۹/۹۲۔

(۲) الفتاویٰ لایعجز عنہ ۱/۳۲۲ دارالشرق مع الفروق ۱۱۶/۳۔

(۳) کشف القناع ۳۸۸۔

(۴) رد المحتار ۱۹/۱۹۸۔

(۱) الفروق ۱۸/۳۳۔

(۲) اسکی مطالب ۳۸۱ اور دیکھئے اصول الدین لایعجز عنہ القہر ۱۸۸۔

ابتداء فی ۲۶۶ طبع دمشق۔

(۳) اختصار لایعجز عنہ ۱۸۸/۱۸۸۔

حوال معلوم کرنے کے مقصد سے رے تو اس کی تفسیر نہیں کی جائے گی (۱)، اسی طرح رے "مرہوی و مرزے کے لئے اُپر اپنے سر پر جھوٹیوں کی ٹوپی لگانے تو اس کی تفسیر نہیں کی جائے گی (۲)۔

۷- کفاروں کے ساتھ مخصوص چیز میں مشابہت اختیار کی جائے جیسے عیسائی کا جیٹ وریبوی کا کپ (ٹوپی)۔ مالکیہ نے اس کے تحقق کے لئے اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگائی ہے کہ مشابہت اختیار کرنے والا اس کے وریبوی پر جاگرم و غیرہ کا تمام رے (۳)۔

۸- مشابہت اختیار کرنا ایسے وقت میں ہو جب متعین باس کفار کا شعاع ہو، جن جرنے حضرت اُن کی حدیث بیان کی ہے کہ اسوں نے ایک جماعت دیکھی جن پر ہنر چا، ریں تھیں تو فرمایا: یہ تو کیا خیر کے یہود ہیں (۴)، پھر جن جرنے مارتے ہیں: یہود کے وقت سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہوگا جب ہنر چا و ان کا شعار ہو، اور یہ بات بعد میں ختم ہو چکی ہے، لہذا وہ مباح کے عموم میں داخل ہوئی ہے (۵)۔

۹- مشابہت اختیار کرنا کفر کی طرف میلان کی وجہ سے ہو، چنانچہ جو شخص کھواڑ و رستم کے طور پر مشابہت اختیار کرے وہ مرتد نہیں ہوگا، بلکہ وہ فاسق ہوگا جو سزا کا مستحق ہوتا ہے، یہاں لکھ کا مسلک ہے (۶)۔

۱۰- اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی (۱۰) میں ہے کہ غیر مذہب و غیر میں مشابہت اختیار کرنے میں جن چیزوں میں تفسیر مقصود نہ ہوتا ہو

(۱) الفتاویٰ الہدیہ ۲/۶۷، الفتاویٰ طبرانیہ بہائش الہدیہ ۱/۳۳۲، اسی الطاب ۱۱۹۳ھ

(۲) الفتاویٰ الہدیہ ۲/۶۷۔

(۳) الفرائد ۱/۸۸، المشرع المصنف ۳/۳۳۳ جو میر لاکھیل ۲/۲۸۸۔

(۴) حضرت انس کے "ابو داؤد" ای قوم علیہم الطیالہ کو حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب زاد المعاد (۱/۱۳۲) اور احکام اہل الذمہ (۲/۵۳۴) میں روایت کیا ہے۔

(۵) فتح الباری ۱۰/۲۵۱، طبع المکتبہ

(۶) المشرع المصنف ۳/۳۳۳، الفرائد ۱/۸۸۔

انہیں اختیار کرنے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔

حاسب "الدر مختار" کہتے ہیں: (اہل کتاب سے) مشابہت اختیار کرنا چیز میں مکرہ نہیں ہے، بلکہ مذہب و غیرہ میں ورنہ میں کچھ مقصود ہوتا ہے اس میں مکرہ ہے۔

شام کہتے ہیں: میں نے امام ابو یوسف کو یخوں کے وریبوی بوزے ہوئے جوتے پہنے دیکھا تو پوچھا: کیا آپ کی رائے میں اس کو بوزے میں کوئی حرج ہے؟ فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: سفید و زردین پر یہ اسے مکرہ و بھگتے ہیں، اس سے کہ اس میں رائیوں سے مشابہت پائی جاتی ہے؟ فرمایا: "نہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہنتے تھے، یہ بھی رائیوں کا پناہ ہے" چنانچہ امام ابو یوسف نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ہندوں کی مدافنی سے متعلق چیزوں میں مشابہت کی صورت معترض نہیں ہے، اس لئے کہ زمین کی بھی مسافت اس قسم کے جوتوں کے بغیر طے کرنا ممکن نہیں ہے (۱)۔

تفسیر کے لئے دیکھئے: "روت" اور "کفر"۔

۱۰- کفار سے ان کے تہواروں میں مشابہت اختیار کرنا:

۱۱- کفار سے ان کے تہواروں میں مشابہت اختیار کرنا ناجائز ہے، اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ: "من تشبه بقوم فهو منهم" (۲) (جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ اسی میں سے ہے)، اور اس کا مطلب کفار کے تمام مخصوص امور میں مسدودوں کو موافقت کرنے سے نفرت والا ہے، لہذا تعین فرماتا ہے: "ولن قرصی عنک الیہود ولا النصارى حتی تتبع ملتہم، فلن

(۱) ابن ماجہ ۱/۱۹، الفتاویٰ الہدیہ ۲/۳۳۲۔

(۲) احکام اہل الذمہ ۲/۳۳۲، جامع کردہ و محکم ۲/۳۳۲، الدخل لاس

الجامع ۲/۶۷، ۸۸، وادب المشریہ لابن مفلح ۳/۳۱، کتب الفتاویٰ

۳۱۳

إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى، وَلَنْ أُتْبِعَ أَهْوَاءَ هُمْ بَعْدَ الْهُدَى  
جاء ک من العلم مالک من الله من ولي ولا نصير (۱)  
(اور آپ سے یہود و نصاریٰ ہر خوش نہیوں کے سب تک کہ آپ  
س کے مذہب کے پیرو نہ ہو جائیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی  
(بتلائی ہوئی) راہ تو بس وہی ہے، اور اگر آپ اس علم کے بعد جو آپ  
کو پہنچ چکا ہے اس کی خوش ہمشوب کی پیروی کرنے لگے، آپ کے لئے  
اللہ (کی رستہ) کے مقابلہ میں نہ کوئی یا رہوگا۔ نہ ہوگا۔)

اور پہنچتی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:  
عجمیوں کی زبان مت سیکھو، اور مشرکین کے تہواروں کے دن ان کی  
مبادت گاہوں میں نہ جاؤ، اس لئے کہ اس پر غضب مارا جاتا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
انہوں نے فرمایا: جو شخص عجمیوں کے ملک سے گزرے اور ان کا نوروز  
ورمہر جان منائے، اور ان سے مشابہت اختیار کرے، یہاں تک کہ  
اسی حال میں مر جائے تو قیامت کے دن اس کو انہیں کے ساتھ اٹھایا  
جائے گا (۲)۔

اور اس لئے بھی کہ تہوار قبیلہ، نماز اور روزوں کی طرح شریعت  
شریعت، منج و در ان مناسک کے ہے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ و  
تعالیٰ کا ارشاد ہے: لِكُلِّ أُمَّةٍ حَرَّمْنَا مَا سَكَنَّا هُمْ نَاسِكُوهُ (۳)  
(ہر قوم کے لئے ایک طریقہ (دع و عبادت کا) مقرر کر  
رکھا ہے، کہ وہ اس پر چھو لے تیں)۔

لہذا تہواروں میں اس کے ساتھ شریک ہوئے، تمام مناج میں  
ن کے ساتھ شریک ہوئے میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لئے کہ

پورے تہوار میں موافقت اختیار کرنا کفر میں موافقت کرنا ہے، اور اس  
کی پیروی نہ میں موافقت کرنا کفر کے بعض شعبوں میں موافقت کرنا  
ہے، بلکہ تہوار شریعتوں کے مخصوص ترین امتیازات اور اس کے  
نمایاں ترین شعار میں سے ہوتے ہیں، لہذا ان میں موافقت کرنا  
شرائع کفر کی محسوس ترین چیزوں اور اس کے نمایاں ترین شعروں  
میں موافقت کرنا ہے (۱)۔

قاضی خاں فرماتے ہیں: کوئی شخص نوروز کے دن کوئی ایسی چیز  
نہ کرے جسے وہ اس دن کے علاوہ کسی اور دن میں نہ کرتا تو اس  
کا مقصد کلام کی طرح اس دن کی تعظیم کرنا ہے تو یہ کفر ہوگا، اور اگر  
یہ عمل اسراف و تبذیر کے لئے یا ہوا کی تعظیم کے لئے نہ کیا ہو تو یہ کفر  
نہیں ہوگا، اور اگر نوروز کے موقع پر کسی انسان کو کچھ ہدیہ کرے، اور  
اس دن کی عظمت کا ارادہ نہ کرے، اور یہ عمل صرف لوگوں کی عادت  
کے مطابق کرے تو یہ کفر نہیں ہوگا، اور چاہئے کہ اس دن کوئی ایسا عمل  
نہ کرے جو اس دن سے پہلے یا بعد میں نہ کرنا ہو، اور کافروں سے  
مشابہت اختیار کرنے سے احتراز کرے (۲)۔

اور مالکیہ میں سے ابن القاسم نے مسلمان کے لئے یہ حکم  
قرار دیا ہے کہ وہ عیسائی کے تہوار کے موقع پر بدلہ میں اسے ہدیہ پیش  
کرے، اور انہوں نے اس کو اس کے جوہر کی تعظیم، اس کے کفر میں  
اس کی معافیت بردار ہے (۳)، اور جس طرح تہواروں میں کفر سے  
مشابہت اختیار کرنا ناجائز ہے اسی طرح ان میں ان کی مشابہت

(۱) اختصار المسائل المستقیم ۱/ ۲۷۱

(۲) الفتاویٰ المالکیہ، بیاض الہدیہ ۳/ ۵۵۷، اور دیکھئے الفتاویٰ الہندیہ

۲/ ۲۷۱، ۲۷۷، الفتاویٰ البحرانیہ، بیاض الہدیہ ۶/ ۳۳۳، ۳۳۴،

حاشیہ ابن عابدین ۵/ ۸۱، الفتاویٰ والخرتوبہ ۱/ ۱۶۳، ۱۶۴، مجلہ دلی حل

اکی داؤد ۱/ ۱۶۰، فتح کردہ دارالکتب الحدیثیہ۔

(۳) المدخل لابن الحاج ۲/ ۷۷، احکام مہل قدمہ ۲/ ۲۵۷۔

(۱) سورہ بقرہ ۲۰۶۔

(۲) احکام میں قدمہ ۲/ ۳۳۷۔

(۳) سورہ حج ۶۷۔

اختیار کرنے والے مسدود کی مدد نہیں کی جائے گی، بلکہ اس سے روکا جائے گا۔

چنانچہ جو شخص اس کے تہوں میں خلاف عادت دعوت کرے اس کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی، اور مسلمانوں میں سے جو شخص اس تہوں میں کوئی یہاں یہ پیش کرے جو اس تہوں کے علاوہ بقیہ عادت میں عادت کے برخلاف ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا، خصوصاً اس وقت جب مدینہ الہیہ اس میں سے ہو جن سے ان کی مشابہت اختیار کرنے میں مدد کی جاتی ہے جیسے عید میاں (۱) کے موقع پر شیخ و غیرہ یہ رہا (۱)۔

اس کے ساتھ ہی جو شخص تہوں میں کفار سے مشابہت اختیار کرے اس کو مایہ وینا جب ہے (۲)۔

جہاں تک ان چیزوں کا تعلق ہے ان کو کفار پر تہوں کے موقع پر باز رہوں میں بیچتے ہیں تو ان میں جائے میں کوئی حرج نہیں ہے، مہینہ کی روایت میں امام احمدی اس کی صراحت کی ہے، اور فرمایا ہے کہ میں تو ان کے مہینہ کا نوں اور رُجوں میں جائے سے رہا جائے گا، رہیں ماکولات میں سے وہ چیزیں جو بار بار میں پتی جاتی ہیں تو ان سے میں (رہا جائے گا) اور چاہے اس کی ریاضی اور تحسین کا قصد میں کی وجہ سے کرے (۳)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے ”عید“۔

سوم۔ عبادت میں کفار سے مشابہت اختیار کرنا:

عبادت میں کفار سے مشابہت اختیار کرنا فی الجملہ مکروہ ہے، اور اس باب میں ان سے مشابہت اختیار کرنے کی کچھ مثالیں یہ ہیں:

(۱) اقتداء بالمراد المستقیم ۱/۲۵۷۔

(۲) کشاف القناع ۱/۱۳۱، طبع اولیٰ و غیرہ ۲۰۵/۳۔

(۳) فائدات الشریعہ لابن مصلح ۳/۳۱، اقتداء بالمراد المستقیم ۲/۵۱۸۔

الف۔ مکروہ عادات میں نماز دینا:

۱۲۔ کفار کی عبادت میں مشابہت کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے کفار سے عادات میں نماز کی ممانعت فرمائی ہے (۱)۔

چنانچہ مسلم نے حضرت عمرو بن حبیبہؓ کی حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”صل صلاة الصبح، ثم افصر عن الصلاة حتى تطلع الشمس حتى ترتفع، فابها تطمع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار، ثم صل فان الصلاة مشهودة محصورة حتى يستقل الظل بالرمح، ثم افصر عن الصلاة فان حينئذ تسحر جهنم، فادا قبل المياء فصل فان الصلاة مشهودة محصورة حتى تصلي العصر، ثم افصر عن الصلاة حتى تغرب الشمس فابها تغرب بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار“ (۲) (صبح کی نماز پڑھو، پھر طلوع شمس تک نماز سے رک جاؤ، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے، اس سے کہ طلوع کے وقت وہ شیطان کے دونوں سینوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اس کو سجدہ کرتے ہیں، پھر مار پڑھو، اس سے کہ نماز میں مائل نہ ہو، ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ کے قدر بھر جائے، پھر مار سے رک جاؤ، اس لئے کہ اس وقت جہنم کو بجڑ کا پڑتا ہے، پھر جب سایہ آگے بڑھے تو مار پڑھو، اس سے کہ نماز میں مائل نہ ہو، ہوتے ہیں یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لو، پھر غروب شمس تک

(۱) اقتداء بالمراد المستقیم لابن تیمیہ ۱/۹۰، حج القدیر ۲۰۲، طبع اولیٰ و غیرہ اثرات العربیہ، کافی لابن عبد البر ۱/۵۵، المعجم فی معنی الصحیح ۳/۱۰۰، مع کردہ بالمراد المستقیم ۲/۱۰۷، طبع اولیٰ۔

(۲) حدیث ”صل صلاة الصبح“ کی روایت مسلم (۵۰۰) مع ابنی نے کی ہے۔

بالیہود<sup>(۱)</sup> (یسو، سے) شایہ نہ اٹھیا رہا۔  
تفصیل کے لئے، دیکھئے: "ص ۵۰"۔

### ج۔ صوم وصال:

۱۳۔ حنفیہ، جمہور مالکیہ، اقوال میں سے ایک کے مطابق ثنائیہ اور ثنائیہ صوم وصال کی راہیت کے قابل ہیں<sup>(۲)</sup>، اس سے کہ بخاری نے حضرت انس کی حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لا تأصلوا، قالوا: ایک تو اصل، قال لست كأحد منکم، یعنی اطعم و انسفی" (۳) (صوم وصال نہ رکھو، صیہ نے عرض کیا: آپ خود تو رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، مجھے کھانا پانا جانا ہے)۔ فرمایا: "یسی بیت اطعم و انسفی" (میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھانا پانا جانا ہے)۔ اور آپ ﷺ کا فرمان: "لا تأصلوا" (صوم وصال نہ رکھو) مانفت ہے، اور اس کا "نی" وجہ کرہیت کا متقاضی ہے۔

اور فقہی کی سطح عیسائیوں سے مشابہت ہے، جیسا کہ حضرت شیخ ابن خصاصیہ کی اس حدیث میں صراحت کی گئی ہے جس کو احمد، طبرانی، سعید بن مسور نے، نیز عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اپنی تصانیف میں بشر بن خصاصیہ کی بیوی لیلیٰ تک (بچنے والی) صحیح سند سے نقل کیا ہے، وہ فرماتی ہیں: میں نے دو دنوں کے صوم وصال کا

نماز سے رک جاوا، اس سے کہ وہ شیطان کے دونوں بیٹوں کے درمیان غروب ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اس کو جہنم دہشتے ہیں۔  
وفات راہیت سے متعلق احکام کی تفصیل کے لئے دیکھئے: موسوعۃ الفقہیہ ۷/۲۵۰، اوقات اصلاً و مفرد ۲۳۳۔

### ب۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا:

۱۳۔ نماز میں "انتھار" (۱) (کمر پر ہاتھ رکھنے) کی راہیت کے بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اس لئے کہ یہ عمل سنت سے کرتے تھے، لہذا اس سے شایہ نہ اٹھتا رہا۔ اس کی ممانعت کر دی گئی، چنانچہ بخاری، مسند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے، (اور التماس مسلم کے ہیں) کہ: "نہی رسول اللہ ﷺ ان یصلی الرجل مختصراً" (۲) (نبی کریم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے کہ آدمی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے) اور بخاری نے بنی اسرائیل کے بیان میں بروایت ابو نعیم عن مسروق عن عائشہ یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ کو یہ بات ناپسند تھی کہ نماز پڑھتا ہاتھ پیر کر رکھے فرماتی تھیں: "یہ عمل یہود کرتے ہیں" بن ابی شیبہ سے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے: "نماز میں" (۳) اور ہماری روایت میں ہے: "لا تشبهوا

(۱) انتھار کے معنی میں ہاتھ کا تھکا ہوا ہونا، اور قول صحیح جس پر محققین اور اہل سنت و فہم اور محدثین میں سے اکثر کا اتفاق ہے یہ ہے کہ مختصراً وہ ہے جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کا ہاتھ خاصہ پر ہو۔ صحیح مسلم بشرح ابن کثیر ۳/۱۵ طبع مطبعہ المصر بیالازیر۔

(۲) حدیث: "نہی رسول اللہ ﷺ ان یصلی الرجل مختصراً" کی روایت بخاری (فتح ۸۸۸ طبع انتقادیہ) اور مسلم (۱/۳۸۷ طبع المجلد) نے کی ہے۔

(۳) بنی اسرائیل کے تذکرہ میں بروایت ابو نعیم اس کی روایت بخاری (فتح ۲۹۵/۱ طبع انتقادیہ) نے کی ہے۔

(۱) مجمع الفتاویٰ ۲/۲۹۷ طبع المصیر بیالکویت ۱۳۶۵، اش ۹/۲ طبع بیاض المشرع المصیر ۱/۳۲۰۔

(۲) امام ابو یوسف و امام محمد نے صوم وصال کی غیر دون اس طرح روایت رکھے سے کی ہے کہ ان کے درمیان اختلاف نہ کیا گیا ہو (عائشہ ابن ماجہ ۱/۲۸۳ اور دیکھئے: اش ۱/۳۸۷ طبع بیاض)۔

(۳) حدیث: "لا تأصلوا، لست كأحد منکم" کی روایت بخاری (فتح ۲۰۲/۲ طبع انتقادیہ) نے کی ہے۔

ارادہ کیا تو مجھے حضرت شیر نے منع کیا اور فرمایا کہ: بنی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے (۱) اور فرمایا: "يَعْلَلْ ذَلِكَ الصَّادِي وَلَكِنْ صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ، اتِمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ، لِيَذَا كَانَ اللَّيْلُ لَفَطُورُوا" (یہ فعل نساری کرتے ہیں، البتہ تم اس طرح روزہ رکھو جس طرح تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ روزہ کو رات تک پورا کرو پھر جب رات آجائے تو اغیار یا آرو)۔

امام احمد نیز مالکیہ کی ایک جماعت عمر تک وصال کے جواز کی قائل ہے۔ دوسری قول اسحاق، ابن المذہب اور ابن شریبہ ہے۔  
اور ثانیہ: دوسرا قول یہ ہے کہ صوم وصال حرام ہے، مالکیہ میں سے بن ابی شیبہ نے بھی اس قول کو صحیح قرار دیا ہے (۲)۔  
تفصیل کے لئے دیکھئے: "صوم"۔

و- صرف یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا:

۱۵- حصہ پہلا: سے مشابہت کی وجہ سے صرف یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں بقول ابن تیمیہ امام احمد کے کلام کا مقتضا بھی یہی ہے (۳)۔

چنانچہ مسلم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا، اس کے روزہ کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ایسا دن

(۱) حضرت شیر بن حصیب کی یہی حدیث لیکن کی حدیث کی روایت احمد (۲۲۵، ۲۲۳ طبع المصنف) نے کی ہے اور ابن حجر نے فتح الباری (۲۰۲، ۲۰۳ طبع المصنف) میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) فتح الباری ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴ طبع المصنف، حاشیہ الفاری ۱/۱۱، ۱/۱۲، حاشیہ من ۲/۱۲، جوہر لا خلیل ۱/۲۷۳، انہی ۳/۱۳۱ طبع بیاض۔

(۳) فتح الباری ۲/۱۲، طبع المصنف، حاشیہ الفاری ۱/۱۱، ۱/۱۲، کتاب الفتن ۳/۳۹۸۔

ہے جس کی تعظیم یسوا، نساری کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لِيَذَا كَانَ الْعَامُ الْمُفْضِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ السَّامِعُ" (۱) (تب تو آئندہ سال آنے پر ہم ابتداء اللہ نوبہاں بھی روزہ رکھیں گے)۔ فرماتے ہیں کہ آئندہ سال "یہ بھی نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔

حاشیہ نو: یہ حدیث پر تعلق کرتے ہوئے بعض علماء سے نقل کر کے فرماتے ہیں: ساریاں کے ساتھ نوبہاں کے روزہ کا سبب ثانیہ یہ ہے کہ صرف ساریاں کا روزہ رکھتے ہیں۔ یہود سے مشابہت نہ ہو، یہ حدیث میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے (۲)۔

اور ثانیہ: کتابلہ نے عاشوراء (محرم کے دسویں دن) اور "تاسوعاء" (محرم کے نویں دن) کے روزہ کو مستحب قرار دیا ہے (۳)۔  
اور حنبیہ کے روزہ کا شمار، سے یک دن پہلے اور یک دن بعد، روزہ رکھنا مستحب ہے (۴)۔

اور مالکیہ کہتے ہیں کہ عاشوراء، نویں تاریخ اور اس سے پہلے آنے والے دن روزہ رکھنا مندوب ہے (۵)۔  
تفصیل کے لئے دیکھئے: "صوم" اور "عاشوراء"۔

چہارم- فساق سے مشابہت اختیار کرنا:

۱۶- قرطبی فرماتے ہیں: اگر اہل فسق اور بے حیا لوگوں کا کوئی مخصوص لباس ہو تو دوسروں کو اس کے پہننے سے روک دیا جائے گا،

(۱) حدیث "لِيَذَا كَانَ الْعَامُ الْمُفْضِلُ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ السَّامِعُ" کی روایت مسلم (۲/۹۸، طبع المصنف) نے کی ہے۔

(۲) صحیح مسلم شرح النوی ۸/۱۲، ۱۳۔

(۳) شرح المصنف علی المناہج ۳/۳۷، انہی ۳/۳۷۔

(۴) فتح الباری ۲/۱۲، طبع المصنف۔

(۵) المشرح الباری ۱/۶۹، ۱/۶۹۔

اس سے کہ اس کو نہ پہچانے والا، سے بھی انہیں لوگوں میں سمجھنے کا، اور اس کے ساتھ بدنامی کرے گا تو بدنامی کرنے والا بھی تار ہوگا، اور بدنامی پر معذرت و وجہ سے وہ شخص بھی جس سے بدنامی کی جارہی ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے ”شہادت“ اور ”فسق“۔

**پنجم۔ مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا نیز اس کے برعکس ہونا:**

۱۔ جمہور فقہاء عورتوں کی مردوں سے اور مردوں کی عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں (۱)۔

چنانچہ بخاری نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَعْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمُشْتَبِهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَ الْمُشْتَبِهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے)۔

دوسرے ایک قول کے مطابق ثنائیہ ”ردنابلہ کی ایک جماعت مردوں کی عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع ہے اس کے برعکس کو مکروہ قرار دیتی ہے (۳)۔

(۱) نیل لاوار ۲۷۲ طبع دار الفکر، مجمع القاری ۳۱/۳۲ طبع المیزان، معبر ۱۵۶/۱۱ طبع دار الفکر، نہایۃ المحتاج ۳۶۲/۳ روایت طائیفین ۳۶۳، المرواج ۳۳ طبع مصطفیٰ الحسنی، الکبائر ص ۳۳ طبع المکتبۃ الامیریہ، کتاب المحتاج ۳۸۳/۲، ۳۳۹/۲، اعلام المرقیین ۳۰۲/۲ طبع کردہ مکتبۃ الکلیات لاہور۔

(۲) حدیث: ”لَعْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمُشْتَبِهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ“ کی روایت بخاری (تصحیح ۳۳۲/۱۰ طبع التقریب) نے کی ہے۔

(۳) المرواج ۳۳، کتاب المحتاج ۳۸۳/۲، ۳۳۹/۲، لاادب الاشرع ۵۳۰/۳۔

اور مشابہت لباس، حرکات و سکنات، نیز عشاء اور سوز میں قطع اختیار کرنے سے ہوتی ہے (۱)۔

اس کی مثال مردوں کا عورتوں سے مخصوص لباس اور زیب و زینت میں مشابہت اختیار کرنا ہے، مثلاً اوڑھنی، مار بگلو بند، کنگن، پازیب اور بالی جیسی چیزیں پہنانا جن کا پائے مردوں کے سے درست نہیں ہے، اسی طرح عورتوں سے مخصوص نعوش میں س کی مشابہت اختیار کرنا جیسے بدن میں پگ پید کرنا، اور بات بیٹ اور چوں میں رمانہ میں ظاہر کرنا (۲)۔

اسی طرح عورتوں کا لباس، چال احوال، زینت کرنے کی طرح کی چیزیں میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنا (۳)۔

اور لباس کی دقت ہر شہر کے عرف کے اختلاف سے کبھی کبھی بدل جاتی ہے، چنانچہ کبھی عورتوں کی دقت مردوں کی دقت سے ملگ نہیں ہوتی ہے، بلکہ برعکس، مثلاً رقیاب سے دومتا زیادہ جاتی ہیں (۴)۔

اسنوی کہتے ہیں: ”تہذیب کے حرام ہونے کے لئے دونوں صنفوں کے لباس اور دقت کے بارے میں اعتبار ہر علاقہ کے عرف کا ہوگا (۵)۔

بات چیت اور چال میں مشابہت اختیار کرنے کی مذمت اس شخص تک محدود ہے جو دائرۃ ایسا کر رہا ہو اور جس کی اصل خلقت میں ایسا ہوا ہے کہ تلف اس کے ترک کرنے، اور بدترتیب اس پر م اختیار کرنے کا حکم لیا جائے گا، اور اگر وہ ایسا نہ کرے، اور اسی پر مصر رہے تو مذمت اس کو لاحق ہو جائے گی، خاص طور سے اس وقت جب اس کی طرف سے اس فعل پر رضا مندی ظاہر کرنے والی کسی چیز کا

(۱) فیض الفقیر ۲۶۹/۵۔

(۲) مجمع القاری ۳۱/۳۲۔

(۳) فیض الفقیر ۲۶۹/۵۔

(۴) مجمع القاری ۳۱/۳۲۔

(۵) نہایۃ المحتاج ۳۶۲/۳۔



نہا رہو)۔

اسی کے ساتھ دوسرے منکرات ہی کی طرح مشابہت پر حاکمیت سے اور اگر عاجز ہو تو انجام پر اطمینان کے ساتھ زبان سے اور اس سے بھی عاجز ہو تو دل سے کہہ رہا وہ سب ہے (۲)۔

اور کسی پر یہ بات مرتب ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رنج و مل حکم کی طاعت کرتے ہوئے شوہر پر واجب ہوگا کہ وہ اپنی بیوی کو بائیں اور چپاں ڈھال دینے میں مردوں سے مشابہت میں ڈالنے والی چیزوں سے روکے: "قُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّم" (۳) (پچاویں جہاں کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے) یعنی ان کی تعلیم و تادیب کے ذریعہ اور ان کو پروردگار کی اطاعت کا حکم دے کر اور اس کی مانرمانی سے روک کر (۴)۔

### ششم - ذمیوں کا مسلمانوں سے مشابہت اختیار کرنا:

۱۸ - اہل ذمہ کو ایسی علامات ظاہر کرنے کا پابند بنایا جائے گا جس سے وہ پہچانے جاسکیں، اور نہیں یہ آزادی نہیں دی جائے گی کہ لباس، سواری اور شکل و صورت میں مسلمانوں سے مشابہت اختیار کریں، اور اس حکم کی اصل وہ روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا گزر رکھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو سوار تھے اور باہر کا شکل و شبہت والے تھے، آپ نے ان کو مسلمان سمجھا اور سلام کیا تو آپ کے مصاصہ میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ آپ کو درست رکھے، آپ جانتے ہیں یہ کون لوگ ہیں؟ دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ ہوتے سب کے عیسائی ہیں، پھر جب آپ اپنی قیام گاہ آئے تو لوگوں

میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ کوئی بھی عیسائی ایسا نہ بنے جو پیشانی کے بال نہ باہر دھکے، درپالاں کی سواری نہ کرے، اور یہ منقوش نہیں کرے کہ آپ پر تمیہ کی ہو، لہذا یہ کوئی جہالت ہے، اور اس سے بھی کہ سلام اسلام کے شعار میں سے ہے لہذا، قاتل کے وقت مسلمانوں کو ان شعار کے اظہار کی حاجت ہے، اور یہ تب ہی ممکن ہے جب اہل ذمہ علامت کے ذریعہ ممتاز ہوں۔

اسی کے ساتھ ساتھ سب ہتھیار جب ہو یا تو یہ بھی واجب ہوگا کہ اس میں دست ہو کہ ہتھیار اس لئے کہ ان کو ذلیل کرنا واجب ہے، باوجود سب اور تھپڑ لگا کر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کی ایک خصوصیت ہو۔

اسی طرح راستہ چلنے کی حالت میں ذمیوں کی عورتوں کا مسلمانوں کی عورتوں سے متمیز ہونا واجب ہے، اور ان کے گھروں پر کوئی علامت لگا دی جائے گی تاکہ ان کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ نہ کیا جائے جو مسلمانوں سے مخصوص ہے، اور تزیینۃ العرب کے علاوہ مسلمانوں کے فقہ شریعت میں میں میں ہوں، ہوشیار و فطرت کرنے سے نہیں رکھا جائے گا، اس لئے کہ عقد و مہ کی شریعت اس سے ہے تاکہ ان کے اسلام کا ذریعہ بنے اور مسلمانوں کے شہروں میں انہیں رہائش کی اجازت دینا اس مقصد کے لئے زیادہ مؤثر ہے (۵)۔

اور ان امور کی تفصیل کے لئے ان میں اہل ذمہ کو مسلمانوں سے مشابہت اختیار کرنے سے روکا جائے گا کتب فقہ میں "تزیینۃ العرب" مقصدہ کے باب دیکھ جائیں۔

(۱) تاریخ الخلاص ۷/۳۳، تہذیب الفقہاء، جامعۃ نعیمیہ، ۱۴۰۰ھ، ۱۴۰۱ھ، ص ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰،

## تشیب ۱-۲

یہ آسانی پر ادوری اور ایک مسلمان عورت کو بدنام کرنا ہے۔  
جہاں تک اپنی بیوی یا باندی کی تشیب کا تعلق ہے تو وہ اس  
بقت تک جائز ہوگی جب تک اس کے باطنی اعضاء کے اوصاف یہاں  
نہ کرے۔ یا ایسی چیز نہ بیاں کرے جس کا چھپنا ضروری ہے، اس سے  
کہ یہ چیز اس کی عورت کو ساقط نہ کرے۔ اور یہ چیز بعض لوگوں کے  
مزدک حرام اور بعض لوگوں کے برایک مکرود ہوں۔

اسی طرح جب تک کوئی خشن بات نہ کہے، یا تعین پر دلائل  
نہ لے، یا کوئی قرینہ مقرر نہ کرے۔ اس بقت تک غیر معین عورت کی  
تشیب کرنا جائز ہوگا، اس لئے کہ اس سے مقصود کھام میں خوبصورتی  
اور لطافت پیدا کرنا ہے نہ کہ اس باتوں کو نہی مانا ہے جن کا وہ کر  
کر رہا ہے، لہذا کوئی ایسا قرینہ مقرر نہ کرے جو تعین پر دلائل نہ کرنا ہو  
تو تعین ہی کے حکم میں ہوگا اور کسی ماعصوم عورت جیسے لیلیٰ اور سعد کا  
دائرہ حضرت عتبہ ابن ربیع کی حدیث اور نبی کریم ﷺ کے  
سامنے ان کے اپنے مشہور قصیدہ "ہانت سعاد" "شانے کی ہنار  
تعین میں شمار نہیں ہوگا (۲)۔

### کسی لڑکے کی تشیب کرنا:

۳- کسی لڑکے کی تشیب کرنا اگر یہ بیان کرے کہ وہ اس پر عاشق ہے  
تو حرام ہے، اگرچہ وہ معین نہ ہو، اس لئے کہ لڑکا کسی صورت میں بھی  
حائل نہیں ہوتا، اور ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ معین نہ ہو تو اس کا حکم

## تشیب

### تعریف:

۱- "تشیب" شَب کا مصدر ہے، اور اس کے ایک معنی خواتین  
کے ذکر سے شعر کے ابتدائی حصہ میں خوبصورتی پیدا کرنے کے ہیں،  
اور "شَب بالمرأۃ" کے معنی ہیں عورت کے بارے میں غزال یا  
نسب کہنا (۱)۔

فقہی اصطلاح لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

### متعلقہ غلط:

تشیب، سبب، درغزال مت، "ف الفاظ میں جن کا مطلب  
عورتوں کے محسوس بیان کرنا ہے (۲)۔

### تشیب کا شرعی حکم:

۲- کسی عورت کی تشیب کرنا جو تشیب کرے ۱۰ لے ہے  
حرام ہو، یہی بے ریش لڑکے کی تشیب کرنا حرام ہے، اور اپنے "پر  
حرام کی جنبی عورت سے برائی پر آمادہ کرے ۱۰ لے کسی یا معنوی  
وصاف کے بیان کرے کی حرمت پر ثقیل، کے درمیان کوئی اختلاف  
معلوم نہیں ہے، اور اس سلسلہ میں ظاہر کی "باطنی" صاف کا بیان  
کرنا بد ہے، اس سے کہ اس میں عورت "اور اس کے متعلقین کی

(۱) لسان العرب۔

(۲) حاشیہ الجمل ۵/۳۸۲۔

(۱) حاشیہ الجمل ۵/۳۸۲، مفتی محمد جعفر ۳۳، فتح القدیر ۶/۳۶، رسالہ  
۵۲/۱۲، طبع القادریہ ۱۳۷۵ھ طبع النور محمدیہ

(۲) مفتی محمد جعفر ۳۳، فتح القدیر ۸/۳۳۳، الدوسقی ۳/۱۶۶، ۶۷۔

اور اپنے مشہور قصیدہ "ہانت سعاد" سے پڑھنے سے متعلق حضرت عتبہ  
ابن ربیع کی حدیث کی روایت ابن اسحاق نے کی ہے، جیسا کہ میرت اس  
شام (۲/۵۰۱، ۵۱۵، طبع المجلد) میں ہے۔



۲. تحقیق

ہے، اس لئے کہ حضرت کعب بن جرحہ کی روایت ہے: "ان رسول اللہ ﷺ راى رجلا قد شبك اصابعه في الصلاة، ففرح رسول اللہ ﷺ بئیں اصابعه" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں انگلیوں کی شبیکہ کئے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے اس کی انگلیوں کو کھول دیا)۔

۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس شخص کے بارے میں جو نماز پڑھتے ہوئے انگلیوں میں تشبیک کر رہا تھا، فرمایا: "تِلْكَ صَلَاةُ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ" (۳)۔ (یہ اس لوگوں کی نماز ہے جن پر غضب نازل ہو ہے)۔

اور جہاں تک نماز کے علاوہ حالت میں مسجد کے اندر اور نماز کے اٹھار میں یعنی جہاں نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے، اس یا نماز کے سنے جاتے ہوئے تھویب کرے کا قائل ہے وہ ضعیف، ثانیہ اور مخالف اس حالت میں تھویب کی کرست کے قائل ہیں، اس لئے کہ نماز کا انتظار کرنا نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے (۳)، اس لئے کہ صحیحین کی حدیث ہے: "لا یرال احدکم فی صلاۃ مادامت الصلاۃ

( ) حدیث: ”رأى رجلاً قد شبك كعبه...“ کی روایت ابن ماجہ (بر ۳۱۰ طبع غیبی المہالی) کے کی ہے منذر کی فرمائے ہیں اس کو احمد اور ابوداؤد نے حید سند سے نقل کیا ہے (الترغیب والترہیب ۱۰: ۱۷۱ طبع المکتبۃ النجاریہ)۔

(۲) اثر: "سک صلاۃ المصنوب علیہم" کی روایت ہے ابو داؤد (۱۰۵۵ طبع  
مدائن) کے ہے۔

(۳) ابن ماجہ ج ۱ / ۴۳۲، مرقاۃ المفلاح ۱۹۰، جوہر الکلیل ۱ / ۵۳،  
المشرح الكبير ۱ / ۲۵۳، اب الجلیل المشرع مختصر فلیل ۱ / ۵۵۰، شرح اثر رسانی  
علی مختصر فلیل ۱ / ۲۱۹ دار الفکر، شرح روض الطالب من اسی الطالب  
۱ / ۱۸۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، نہایت المحتاج للری ۱ / ۵۹۲، انقی لابن قدیر  
۲ / ۱۰ طبع ریاض المدینہ، کشاف الفتاح ۱ / ۷۲ طبع احقر المدینہ، مطالب  
اور فصل ۱ / ۶۷، ۷۷، منشورات المکتب الاسلامی۔

فجسہ“ (۱) تم میں سے کوئی اس وقت تک نماز میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رہے) اور اس لیے بھی کہ احمد اور ابوہریرہ وغیرہ نے مرفوعاً روایت نقل کی ہے: ”اذا توضأ أحدکم فاحسن وضوءہ ثم خوج عامداً الی المسجد، فلا یسبک بین یدیه فی صلاہ“ (۲) (جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور چھٹی طرح وضو کرے۔ پھر مسجد کا قصد کرتے ہوئے نطے تو وہ پچھلے قدموں کے درمیان تھمبہ نہ کرے اس سے کہ وہ نہار میں ہے)۔

حضرت ابو حیدر مدنی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اذا كان أحدكم في المسجد فلا يشبهك، فإن التشبيك من الشيطان، وإن أحدكم لا يزال في صلاة ما دام في المسجد حتى يخرج منه" (۳) (جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو تشبیہ نہ کرے، اس لئے کہ تشبیہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، اور تم میں سے کوئی جب تک مسجد میں رہے، اس سے نکل آنے تک براہِ نمازی میں ہوتا ہے)۔

۱۔ حضرت عب بن جحرفہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خَرَجَ عَامِلًا إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَشْكُ بِهِ يَدِيهِ، فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ" (۱۴) تم میں سے کوئی جب وضو کرے، پھر

(۱) حدیث: ”لا يزال أحدكم في صلاة ما دامت الصلاة تحببه“  
 کی روایت بخاری (۱/ ۵۳۸ طبع استقویہ) ورمسلم (۱/ ۳۶۰ طبع عیسیٰ  
 الہابی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”اذا دوحا أحدكم فاحسن وضوءاً“ کی روایت ابوداؤد (۳۸۰/۱ طبع عیدالطاس) اور ترمذی (۴۲۸/۴ طبع معطفی نجفی) کے ہے اور احمد نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳) حدیث ”اِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَجْدِ فَلَا يَشْكُ“ کی روایت احمد (۳/۲۳ طبع المکتب الاسلامی) کے کی ہے۔ ثانی فرماتے ہیں اس کی سند حسن ہے (مجمع الزوائد ۲۵/۲ طبع مکتبہ المدینہ)۔

(٣) حديث: "إذا نوحاً أحدكم ثم خرج عامداً إلى الصلاة فلا .."

## تہنیک ۳

نماز کے راولے سے اٹھتے وقت ہاتھوں کے درمیان تہنیک نہ کرے، اس سے نہ نماز میں ہے۔

۳- مسجد کے مد تہنیک کی ممانعت کی علت میں اختلاف ہے، چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ اس کی ممانعت اس کے فعل مہت ہونے کی وجہ سے ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کی ممانعت اس میں شیطان سے تشبیہ کی وجہ سے ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ممنوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی رہنمائی شیطان نے کی تھی (۱)۔

”مرقی الفلاح“ پر خطاوی کے حاشیہ میں ہے کہ تہنیک سے ممانعت کی علت یہ ہے کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ نیند لاتی ہے۔ اور نیند کی حالت میں حدیث پیش آنے کا حکم غالب ہوتا ہے، اور ایک علت وہ بھی ہے جس پر نماز پڑھتے ہوئے تہنیک کرنے والے شخص کو حضرت ابن عمرؓ سے متنب یا قحاک یہاں لوگوں کی نماز ہے نہ ان پر غضب مارا ہوا ہے۔ پھر اس کو ان ہیوں میں بھی مکر وہ دماغی جو نماز کے حکم میں ہوتی ہیں تاکہ وہ بھی عنہ میں نہ پڑ جائے (۲) اور نماز کے اندر اس کی کراہت زیادہ شدید ہے (۳)۔ اور جمہور کے نزدیک نماز سے فراغت کے بعد تہنیک مکروہ نہیں ہے، خواہ مسجد ہی میں کیوں نہ ہو، اس کی دلیل حضرت ۱۰۰ الیدینؓ کی حدیث ہے جس کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ نے کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ”صلی بنا رسول اللہ ﷺ إحدى صلواتی العشی“ (رسول اللہ ﷺ سے ۱۰ کوٹام کی ۱۰ نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی) ان میں سے کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز کا کام لیا تھا،

کی روایت اس لفظ کے ساتھ احمد (۳۰۳) طبع المکتب الاسلامی نے کی

ہے وہ اس کی تخریج گذر چکی ہے

(۱) نیل الاوطار مشکوٰۃ ص ۳۸۱

(۲) حاشیہ الخطاوی علی سنن ابی یوسف ص ۱۹۰

(۳) کشف القناع ص ۳۲۵ طبع مکتبہ المدینہ

لہٰذا میں بھول یا فرماتے ہیں: ”صلی بنا رکعتیں ثم سجد“ (تو آپ ﷺ نے ہم کو، اور عتدیں پڑھا میں، پھر سلام پھیر دیا) اور آپ ﷺ مسجد میں رکھی ہوئی ایک سڑکی کی طرف گئے، وہ اس پر اس طرح ایک انگلی دیا آپ ﷺ غصہ میں ہوں، اور پناہ مانا تھا میں مانا تھا پڑھا اور انگلیوں کے درمیان تہنیک کی اور پناہ مانا رہا میں سجد کی ”پری حصہ پر رکھ، اور بعد ہر لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے اور اسے نماز میں تھا (کی) کر دی گئی، لوگوں میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے تو اس کو تو آپ ﷺ سے بات کرنے میں خوف محسوس ہوا، اور لوگوں میں ایک شخص تھے جن کا ہاتھ کچھ لمبا تھا ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا، وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا آپ سے بھول ہو گئی یا نماز میں کی کر دی گئی؟ فرمایا: ”لم انس ولم تقصر“ (نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ کی گئی ہے)، پھر فرمایا: ”ا کما يقول ذو الیدین؟“ (کیا بات اسی طرح ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟) لوگوں نے کہا: جی ہاں، چنانچہ آپ ﷺ آگے بڑھے، اور جو نماز چھوڑ دی تھی پڑھ لی، پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں کی شکل یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی، پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں کی شکل یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر اپنا سر بلند کیا اور تکبیر کہی، و بعض اوقات (۳۱۷) اس سے (ابو ہریرہؓ) سے سوال کرتے: پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا، ذوالیدین نے: مجھے بتایا گیا کہ عمر ان بن حصین فرماتے تھے کہ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا (۱)۔

اور مالکیہ کے نزدیک نماز کے حوالہ میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ مسجد ہی میں یوں نہ ہو، اس سے کہ اس کے نزدیک اس کی

(۱) حضرت ذوالیدین کی حدیث کی روایت بخاری (صحیح) ص ۵۶۶، ۵۵۵ طبع

المنہج (اور مسلم ص ۳۰۳ طبع عیسیٰ المبانی) نے کی ہے، اور لفظ بخاری

کے ہیں۔

### تشبیہ ۳-۵

کراہت صرف نماز میں ہے یکن "اشرح الکبیر" اور "جوہر الخلیل" کے مطابق ایسا کرنا خلافِ اولیٰ ہے (۱)۔

اور "موہب الخلیل" میں ہے: جہاں تک نماز کے باہر تشبیہ کے حکم کا مسئلہ ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ انسان مسجد میں ہو، بن عرفہ کہتے ہیں: بن القاسم نے (یعنی امام مالک سے) کہ نماز کے علاوہ یعنی مسجد میں انگلیوں کی تشبیہ میں کوئی حرج نہیں ہے جب وہ بن قیس نے دیکھا کہ امام مالک انگلیوں میں تشبیہ کئے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھوں کے ہاتھ کی طرف یہ کہتے ہوئے اشارہ کیا: یہ کیا ہے؟ مقصد یہ تھا کہ وہ تشبیہ ختم کر دیں تو امام مالک نے فرمایا: یہ تو صرف نماز میں مکروہ ہے، اور ان رشذ فرماتے ہیں: وہ حدیث کی حدیث میں مسجد کے مدراء آپ ﷺ کا انگلیوں کے رمیون تشبیہ کرنا ثابت ہے (۲)۔

۴- جہاں تک نماز سے باہر ایسے موقعوں پر انگلیوں میں تشبیہ کا تعلق ہے جو نماز کے توابع میں سے نہ ہوں، مثلاً: دھار کی طرف سہی کرنے (جانے) کی حالت میں نہ ہو، یا مسجد میں اس کے لئے (نہ بیٹھا) ہو تو تشبیہ کی حاجت مثلاً انگلیوں کو آرام دینے کے لئے ہو، رہے فائدہ میں بلکہ کسی غرض صحیح سے ہو تو تشبیہ کے نہ، ایک اس باب میں مکروہ نہیں ہے، چنانچہ آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "المؤمن للمؤمن کالبیان یشد بعضہ بعضاً" (۳) (مسلمان کے سے دوسرے مسلمان کی مثال ایسی عکسرت کی ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط رکھتا ہے)، اور آپ ﷺ سے اپنی انگلیوں کے رمیون تشبیہ کی، آپ ﷺ کا

یہ تشبیہ کرنا مسلمانوں کی باہمی نصرت اور ایک دوسرے کو مضبوط کرنے کے مفہوم کو محسوس طور پر بتانے کے لئے تھا، چنانچہ اگر ماخذِ درست ثابت کے طور پر تشبیہ کرے تو مکروہ و تنزیہی ہوگا۔

۵- رمضان میں سے شہرِ مکہ کے حاشی میں ہے کہ جب مسجد میں بجائے نماز کے کسی اور کام مثلاً درس کی حاضری لکھنے کے لئے بیٹھے تو اس کے حق میں تشبیہ مکروہ نہیں ہے، اس لئے کہ اس پر یہ بات صادق نہیں آتی کہ دھار کے انتظار میں ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے (درس اور نماز) کا ایک ساتھ متکثر ہو کر نہایت ہولناکی چاہنے، اس لئے کہ اس پر یہ بات صادق آ رہی ہے کہ وہ نماز کا منتظر ہے (۴)۔

۶- جہاں تک مالکیہ کا تعلق ہے تو وہ خاص تر نماز پر اسے دالے کے لئے تشبیہ کی براہت کے قائل ہیں، اگرچہ وہ فیہ مسجد میں ہو، درس کے، ایک غیر نماز میں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ یہ مسجد میں ہو، اس لئے کہ جب داؤد بن قیس نے دیکھا کہ امام مالک انگلیوں میں تشبیہ کئے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھوں کی طرف یہ کہتے ہوئے اشارہ کیا: یہ کیا ہے؟ مقصد یہ تھا کہ وہ تشبیہ ختم کر دیں تو امام مالک نے فرمایا: یہ تو صرف دھار میں مکروہ ہے (۵)۔

۵- اور مالکیہ کے علاوہ دوسرے ائمہ کے نزدیک خطبہ جمعہ کی حالت میں تشبیہ مکروہ ہے، اس لئے کہ خطبہ سننے والا نماز کے انتظار میں ہوتا ہے لہذا وہ (جیسا کہ گزر چکا ہے) اس شخص کی طرح ہے جو نماز میں ہو۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۳۲۔

(۲) مہذب الشریعہ للامام علی بن ابی نعیم ج ۱ ص ۳۳۲، طبع مصطفیٰ اہلسنی۔

(۳) مواہب الخلیل لشرح مختصر خلیل ج ۱ ص ۵۵۰، طبع مطبعہ مطبوعہ دار الفکر۔

(۱) اشرح الکبیر ج ۱ ص ۵۵۳، جوہر الخلیل ج ۱ ص ۵۳۔

(۲) مواہب الخلیل لشرح مختصر خلیل ج ۱ ص ۵۵۰، طبع مطبعہ مطبوعہ دار الفکر۔

(۳) حدیث: "المؤمن للمؤمن کالبیان" کی روایت بخاری (۹۹/۵) طبع مطبعہ مطبوعہ دار الفکر ج ۱ ص ۱۹۹، طبع مطبعہ مطبوعہ دار الفکر ج ۱ ص ۱۹۹۔

## تشبیہ

اور مالکیہ کے نزدیک غیر مکروہ ہے، خواہ مسجد ہی میں کیوں نہ ہو، اہل سنی کے یہاں نہایت معروف نماز میں ہوتی ہے، گرچہ (جیسا کہ ذکر چکا ہے) یہاں اختلاف بھی ہے (۱)۔

## تشبیہ

### تعریف:

۱۔ لغت میں تشبیہ 'شبهت الشئ بالشئ' کا مصدر ہے؛ جب تم کسی جامع صفت کی وجہ سے ایک چیز کو دوسری چیز کے قائم مقام بناؤ، اور صفت ذاتی بھی ہوتی ہے، اور معنوی بھی، ذاتی کی مثال پیسے یہ، رزم اہل رزم کی طرح ہے یعنی مقدمہ رزمی، اور معنوی کی مثال پیسہ یہ، شہر کی طرح ہے (۱)۔

اور علماء بلاغت کی اصطلاح میں تشبیہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو چیزوں میں سے ایک کے ذاتی صفت میں دوسری چیز میں شریک ہیں پیسے شہر میں شہرت (کا صفت) اور سورت میں ریشمی (کا صفت)، اور دودیا تو معرر سے معرر کی تشبیہ ہوتی ہے، پیسے اللہ تعالیٰ کا قول: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَاتِبَهُمُ يَمَانٍ مُّضَوَّعًا" (۲) اللہ تو ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک سیسہ پتلی ہوتی غارت ہیں، یا معررات کی معررات سے تشبیہ ہوتی ہے، پیسے نبی اکرم ﷺ کا قول: "سما مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير أصاب أرضا فكان منها نقية قبلت الماء فأنبتت الكلأ والعشب الكثير، وكان منها



(۱) المصباح المير باد "عرب"۔

(۲) سورہ صفہ ص ۳۔

(۲) شرح الکبیر ص ۲۵۳، جوہر والکیل ص ۵۳۔

أجادب أمسكت الماء فنع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا، وأصاب منها طائفة أخرى إما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تبت كلاً، فذلك مثل من فقه في دين الله وبعثه ما بعثي الله به فعمله وعلمه هو مثل من لم يرفع بذلك رأساً، ولم يقبل هدى الله الذي أوصلت به" (۱) (جس بدیہت ودرلم کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ اس کی مثال اس زور و بارش کی ہے جو کسی زمین پر ہوتی تو اس کا ایک حصہ صاف ستھرا تھا جس نے پانی جذب کر لیا اور ہر مقدار میں چارو و گھاس گائی و رکھڑئیں بھر تھیں جنہوں نے پانی رکھ لیا۔ اور اللہ نے سب کے درمیان لوگوں کو نفع پہنچایا، چنانچہ انہوں نے (اس سے) پی پانی و رہیتی کی، اور اس کے ایک حصہ پر بھی بارش ہوتی جو چٹیل و کی تھی جس سے نہ پانی رہا نہ بڑھ گیا تو یہ مثال اس شخص کی ہے جس سے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی، اور اللہ نے جس چیز کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کے درمیان سے نفع پہنچایا، چنانچہ اس سے سیکھا اور، مردوں کو سکھایا، اور یہ مثال ہے اس شخص کی جس سے اس کے سے سب بھی نہیں نکلیا، اور جس طریقہ کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے سے قبول نہیں کیا)۔

تو آپ ﷺ سے علم کو بارش سے تشبیہ دی، اور علم سے مستمع ہوئے و لے کو پائیزہ (ثمر) درمیان سے تشبیہ دی، اور اس سے مستمع نہ ہوئے و لے کو چٹیل و کی سے تشبیہ دی، لہذا اس میں یہ تشبیہات سمجھیں۔

یہ وہ مرکب تشبیہ ہوتی ہے، جیسے آپ ﷺ کا یہ قول: میں مثلی و مثل الانبیاء من قبلی، کمثل رجل بسی بیتا فاحصہ و أجمده، إلا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس بطوفون حدیث: "لما مثل ما بعثني الله به" کی روایت بخاری (صحیح ۵۵۸۱) مع تنقیح (اور مسلم ۵۸۸، ۵۸۷، ۵۸۶) کی ہے۔

به وبعثون له ويقولون هلا وُصعت هذه اللبنة؟ قال: قلنا اللبنة، وأنا خاتم النبيين" (۱) (میری مثال اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جس نے ایک مکان بنایا اور اسے ایک کوشہ میں ایک بٹن کے (چھوڑ دینے کے) بجائے کو) بہت حسین و جمیل بنایا تو لوگ اس گھر کا پھر گانے لگے، اور اس پر تعجب کرنے لگے اور اسے گئے: یہ بٹن کیوں نہیں رکھی گئی؟ فرمایا: تو دیکھو میں ہی ہوں اور میں ہی تم لائیں ہوں)۔  
تو یہ مجھ کو کی مجھ کو سے تشبیہ ہے، اس سے کہ وہ بڑھ عقل و نرمی اور سے ماخوذ ہے (۲)۔

متعلقہ الفاظ:

قیاس:

۲- قیاس نام ہے ہر ع کو کسی سطح جامعہ کی وجہ سے حکم میں اصل سے ملحق کرنے کا۔

تشبیہ کا حکم:

تشبیہ کا حکم اس کے محل اور مراد کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے جس کی تفصیل منقریب آئے گی۔

الف- ظہار میں تشبیہ:

۳۳ سنہ میں اعتبار سے ظہار مسلمان کا اپنی بیوی یا اس کے کسی جڑواں کو اپنے اوپر ان کی طور پر حرام (کی عورت) سے تشبیہ دینے کا نام ہے جیسے اس کا یہ قول: "فقت علي كظهر أمي أو نحو" (تم میرے

(۱) حدیث: "إن مثلي ومثل الأنبياء" کی روایت بخاری (صحیح ۵۵۸۱) مع تنقیح (اور مسلم ۵۸۸، ۵۸۷، ۵۸۶) کی ہے۔  
(۲) اعراف اللہ جانی۔



### تشبیہ ۳

لئے ماں کی پیٹھ کی طرح یا پیٹھ کے مانند ہو یا اس کے پیٹ یا ران کی طرح ہو وغیرہ۔

تشبیہ کی بیوقوفانہ روئے نص حرام ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "أَنبِئِينَ يُظَاهِرُونَ عَنْكُم مِّن تَسَانِيهِمْ عَاهُونَ أَعْلَاهُمْ، إِنَّ أَفْهَمَهُمْ إِلَّا لِلَّامِي وَلَدْنَهُمْ، وَ أَنَّهُمْ لَيَتَوَلَّوْنَ عَنْكَ مِمَّنْ أُنْقَبُوا وَ زُورًا" (۱) (تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، تو وہ (بیویاں) ان کی ماں میں نہیں ہو جاتی ہیں، ان کی ماں میں تو بس وہی ہیں جنہوں نے ان کو جتا ہے، یہ لوگ یقیناً ایک نامعقول بات اور جھوٹ کہہ رہے ہیں)۔

اور جب شوہر کی جانب سے ایسی تشبیہ واقع ہو جس کو ظہار مانا جاتا ہے تو بالذات فقہاء کفارہ ہوا کرنے سے پہلے اس پر اپنی بیوی سے وٹلی کرنا حرام ہو جائے گا۔

اسی طرح جمہور فقہاء (حنفی مالکیہ اور بھی شافعیہ کا ایک قول اور حنابلہ کی ایک روایت ہے) کے نزدیک جماع سے تمہارے بیوی لذت برداری بھی حرام ہو جائے گی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "فَتَحْذَرُوا ذَلِكُمْ تَوْعِظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ، فَمَنْ لَّمْ يَحْدِمْ فَصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا" (۲) (تو ان کے ذمہ قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں ایک مملوک کو آزاد کرنا ہے، اس سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ کو پوری خبر ہے اس کی جو تم کرتے رہتے ہو، پھر جس کو یہ پیر نہ ہو تو قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں اس کے ذمہ وہ متواتر مہینوں کے روزے ہیں)۔ "وَمَنْ تَمَسَّ" (آپس میں ہاتھ لگانا) وٹلی اور اس کے محرکات دونوں کو شامل ہے۔

(۱) سورہ بقرہ ۲۲۰

(۲) سورہ بقرہ ۲۳۵

اور شافعیہ کے ایک قول میں جو کہ کتابہ کی بھی دہری رہیت ہے، صرف وٹلی حرام ہوگی (۱)۔

یہ تفصیل تو ظہار کے صریح الفاظ میں ہے، جہاں تک اس کے نئیات کا تعلق ہے، جیسے اس کا کہنا "أنت علي مثل أُمِّي" (تم میری ماں کے مثل ہو) تو اس میں حسن سلوک یا ظہار یا طلاق مراد لیے میں اس کی نیت صحیح ہوگی (۲)۔

اور اس موضوع میں بہت سی زیادتیاں جن کی تفصیلات فقہاء کے اختلاف کے ساتھ "ظہار" کی اصطلاح میں دیکھی جا میں۔

### ب۔ قذف (تہمت لگانے) میں تشبیہ:

۴۔ اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ جب تہمت لگانے والا زمانہ کی صراحت کرے تو وہ قذف ہے اور موجب حد تہمت ہے، اور اگر تعریض کرے اور صراحت نہ کرے تو امام مالک فرماتے ہیں: یہ قذف ہے، اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب تک وہ یہ نہ کہے کہ اس سے میری مر "قذف" ہے، یہ قذف نہیں ہوگا، امام مالک کے قول کی دلیل یہ ہے کہ قذف میں حد مقرر کرنے کا مقصد اس ضرر و عار کا ازالہ ہے جس میں قاذف (تہمت لگانے والے) نے عقوف (سپر تہمت لگائی) کو جتنا یا ہے، اہم جب تعریض سے ضرر و عار لاحق ہو جائے تو صراحت ہی کی طرح اس کا قذف ہوگا واجب ہوگا اور اس کا تعلق ظہار سے ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیبؑ کی قوم کی زبانی ارشاد فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت عقیبؑ سے کہا: "إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ" (۳) (وہ آج ہی بڑے عقل مند بڑے دین دار

(۱) ابن ماجہ ۲۴۵۴، ۵۴۵، جوہر ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸

## تشبیہ ۵

ہو) یعنی بیوقوف اور گمراہ ہو، تو ان لوگوں نے بطور تعریض ایسے کلام سے گالی دی جس کا ظاہر ایک تاویل کے مطابق مدح ہے۔

۱۔ حضرت عمرؓ نے حلیہ کو اس وقت قید کر لیا تھا جب اس نے ایک شخص کے تعلق یہ شعر کہا:

دع المکارم لا ترحل لبعبها

والعد لایک انت الطاعم الکاسی

(مکارم (خوبیوں) کو چھوڑ۔ ان کی تلاش میں سو مت رہ۔

۲۔ مگر خبیثہ اس لئے کہ تم کھانے پینے والے ہو)۔

اس لئے کہ اس نے اس شخص کو اس چیز میں عورتوں سے تشبیہ دی تھی کہ انہیں کھلایا پلایا اور پہنایا جاتا ہے (۱)۔

اس نبیہ پر سب عورت یا مرد کو فہیفہ یا عقیفہ (پاک دامن) سے تشبیہ دینے سے استہزاء سمجھ میں آئے تو امام مالک کے مسلک میں وہ صریح تہمت کی طرح ہوگا۔

ج۔ آدمی کا دوسرے کو اس کی ناپسندیدہ چیز سے تشبیہ دینا:  
۵۔ مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی کو کسی ایسی چیز سے تشبیہ دینا ناجائز ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلَا تَجَاهَرُوا بِآلِقَابِ بَشَرٍ الْإِسْمِ الْفُسُوقِ بَعْدَ الْإِيمَانِ" (۲) (۱۔ ہر ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو، ایمان کے بعد گناہ کا نام ہی برا ہے)۔

خواہ یہ تشبیہ اذیت تشبیہ بیان کر کے ہو، یا اس کو حذف کر کے جیسے کہ کہنے والے مخش اے ادرھے (۳)۔

۱۔ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ اے کافر، اے منافق، اے

کافرانے، اے چغل خور، اے جھوٹے، اے خبیث، اے مخش، اے فاحشہ کے بیٹے، اور ان طرح کے یہ لفظ کے سب سے اس کی تعزیر کی جائے گی جن میں بالحد کی پینہ رسائی ہو خواہ یہ "نکھیا ماتھ" کے اشاری سے یوں نہ ہو، اس لئے کہ اس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا ہے جس میں کوئی حد نہیں ہے (یعنی اس میں کوئی شرعی رکن نہیں ہے) اور جس معصیت میں حد نہ ہو اس میں تعزیر ہوتی ہے (۱)۔

اسی طرح جمہور فقہاء (مالکیہ شافعیہ حنابلہ اور متاثرین حنفیہ کے) ایک بھی قول مختار یہی ہے) کہ ایک اس وقت بھی اس کی تعزیر کی جائے گی جب وہ اس کو خبیث یا نورس سے تشبیہ دے، جیسے کہ کہنے والے گدھے، اے کتے، اے بندر، اے قیل وغیرہ، اس لئے کہ جو کسی برائی کا مرتکب ہو، یا معلن قول، فعل یا اشارہ سے کسی مسلمان کو بدعت اے، تعزیر کا مستحق ہو جاتا ہے، درحقیقہ کے یہاں عام ائمہ میں اس کا جھوٹ ظاہر ہونے کی وجہ سے اے گدھے! اور اے کتے! وغیرہ کہنے سے اس کی تعزیر میں کمی جائے گی، کیونکہ اس کا جھوٹ ظاہر ہے۔

بعض حنفیہ نے یہ فرق یا ہے کہ اگر مسبب (جس کو گالی دی جائے) شفاء میں سے ہو تو تعزیر کی جائے گی، ورنہ عام میں سے ہو تو تعزیر نہیں کی جائے گی، اس فرق "تخصیص کو" الہدیہ "اور" از یلعی "میں تحسن قرار دیا گیا ہے (۲)۔

یہ تمام تنصیلات اس وقت ہیں جب سب مہتمم عند قذف تک نہ پہنچے، یعنی موصورت جب موقوفہ نون میں سے ہو، جیسے ہیر

(۱) ابن ماجہ ج ۳ ص ۱۸۲، حرمہ واکیل ۲/۲۹۹، حافیہ، بحار علی شرح المسح ۵/۱۶۲، کتاب القصاص ۱/۱۱۲، الحنفی ۲۲۰، حافیہ، اربعیہ فی ہر ۱۸۴۔  
(۲) ابن ماجہ ج ۳ ص ۱۸۵۔

(۱) تفسیر القرطبی ۸/۸۷۔  
(۲) سورۃ محرمات ۱۱۔  
(۳) تشبیہ کی اقسام کے بارے میں دیکھئے مختصر طحاوی ص ۱۲۵۔

## تشریق تشریک ۱-۲

بینہ دنیا کی تہمت لگانا تو اس تفصیل کے مطابق جسے ”تذف“ کی اصطلاح میں دیکھا جاسکتا ہے اس پر حد لگائی جائے گی (۱)۔

## تشریک

تعریف:

۱- لغت میں تشریک ”شُرک“ کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: شُرک فلان فلانا، جب کوئی شخص دوسرے کو معاملہ میں داخل کرے اور اس کو اس میں اپنا شریک بنالے، اور کہا جاتا ہے: شُرک غیرہ لہما اشتروا: اپنی خریدی ہوئی چیز میں اس نے دوسرے کو شریک بنالیا، تاکہ دوسرا بعض شے لہو کر دے اور مٹی میں اس کا شریک بن جائے۔  
 ۲- یہ بھی کہا جاتا ہے: شُرک بعدہ تشریک کا جب جو تے میں شُرک (تسمیہ) لکھے، ”شُرک“ جو تے کا دوسرا ہے جو اس کے درمیان میں ہوتا ہے (۱)۔

۳- شُرک ہی اصطلاح میں تشریک خریداری وغیرہ جیسے معاملہ میں دوسرے کو شامل کرنے کو کہتے ہیں تاکہ دوسرا معاملہ میں اس کا شریک بن جائے۔

متعلقہ الفاظ:

اشْرَک:

۲- اشْرَک تشریک کا ہم معنی ہے، اور جب کہا جائے: ”اشْرَک الکافر باللہ“ تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے غیر اللہ کو اللہ کا شریک بتلایا ہے، اللہ اس سے بلند ہے۔

(۱) تاج المعریں و متن المعانی ”شُرک“۔

(۲) مختصر المعانی ص ۲۵، تفسیر الکشاف ۱/۲۹۳، القرطبی ۲/۲۵۷۔

## تشریک ۳-۴

دیکھئے: ”اثر کائنات“

شریک بنانے کا حکم:

۳- شریک ری غیر دین میں شریک بنانا جائز ہے، اور عبادت کی نیت میں غیر عبادت کو شریک بنانا یا یک نیت میں وہ عبادتوں کو شریک بنانا نئے والی تفصیل کے ساتھ جائز ہے:

غف- عبادت کی نیت میں ایسی چیز کو شریک کرنا جس میں نیت کی حاجت نہیں ہوتی:

۴- عبادت کی نیت میں ایسی چیز کو شریک کرے کے جو اس کے بارے میں جس میں نیت کی حاجت نہیں ہوتی ہے، ہمیں علماء کے درمیان کسی اختلاف کا علم نہیں ہے جیسے حج کے ساتھ تجارت، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْعَجَةِ يَنْتَوَك وَجْهًا لَّعَلَّيْكُمْ تَعْلَمُونَ“ (۱) اور لوگوں میں حج کا اعلان کرو، لوگ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور زلی، اونٹنیوں پر بھی جو دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی، تاکہ اپنے نواند کے لئے آسودہ ہوں، اور تاکہ پیام معلوم میں اللہ کا نام لیں، اور حج ہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ“ (۲) (تمہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں تلاش معاش کرو) اس کا ردِ حج کے ساتھ تجارت کرے کے بارے میں ہوا تھا، اور صحت کے علاوہ کے ساتھ مرد و زن اور بھندک حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ وضو کرنا، اور دامن کو دفع کرنے کی نیت

(۱) سورۃ الحج ۲۸

(۲) سورۃ الحج ۹۸

کے ساتھ نماز پڑھنا (بھی ان حکم میں ہوں گے) اس سے کہ یہ چیزیں نیت کے بغیر بھی حاصل ہو جاتی ہیں کہ عبادت کی نیت میں ان کا شریک کرنا عبادت پر اثر نہیں لے گا، ان طرح مال غنیمت حاصل کرنے کے علاوہ کے ساتھ جب اس (یہ بھی ان حکم میں ہوگا) (۱)۔

”مواہب الجلیل“ میں قرآنی کی ”افروق“ سے منقول ہے کہ جو حنا، سرے تاکہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نیز مال غنیمت حاصل کرے تو یہ مالا جماع اس کے لئے مضر اور حرام نہ ہوگا، اس نے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں اس کو (مال غنیمت کو) مقرر کیا ہے، لہذا اس مقصد سے حنا، سرے میں کہ لوگ اس کو بھاری نہیں، یہ امام اس کو نیت دے کر بیت المال سے اس کو بھاری عید دے، اور اس مقصد سے حنا، سرے کہ اس کے مال میں سے مال غنیمت حاصل ہو ان دونوں میں بے فرق ہے، حالانکہ دونوں صورتوں میں اس نے عبادت کے ساتھ دوسری چیز شامل کی ہے، پہلی صورت ریہ کاری، اور حرام ہے اور دوسری صورت جائز ہے۔

اور اس کو ریہ اس وجہ سے نہیں کہیں گے کہ ریہ یہ ہے کہ عمل اس لئے کرے کہ اللہ کے سوا اس کی مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھے، اور عبادت کی نیت میں غیر عبادت کو شریک کرنے کی جائز صورتوں میں سے ٹھنڈک یا صفائی حاصل کرنے کے مقصد سے تازہ وضو کرنا ہے، اور ان تمام افراس میں مخلوق کی تقسیم، خل نہیں ہے، بلکہ یہ افراس ایسے مصالح کو شریک کرنے کے سے ہیں جن کا ذکر نہیں ہوا، اور وہ اگر ایک یا تقسیم کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے ہیں، اور یہ غیر عبادت میں عبادت نہیں پیدا کرتی، اس طرح عبادت میں ریہ کے علاوہ اور عبادت کی نیت میں غیر عبادت کو شریک کرے کے علاوہ

(۱) مواہب الجلیل ۵۳۲/۲، جامع البحر فی شرح مشکوٰۃ ۶۷۰، مشکوٰۃ ۶۷۰

## تشریک ۵-۶

نیز، دیکھئے: ”نیت“ کی اصطلاح۔

کے درمیان فرق ظاہر ہو گیا (۱)۔

اور ”مغنی المحتاج“ میں ہے (۲) کہ جو شخص (مستحب نیت کے

ساتھ) جیسی تہذیب اس جیسی چیز کی نیت کے وقت غصہ کی نیت کا احتصار کرتے ہوئے پے غصہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کی یا صفائی جیسی کسی جیسی چیز کی نیت کرے جو بغیر قصد کے حاصل ہو جاتی ہے تو چاہے یہ نیت ثناء، غصہ ہی میں ہو نہ کی ہو صحیح قول کے مطابق اس کے سے یہ غصہ جاری ہوگا، اس لئے کہ یہ چیز بغیر نیت ہی کے حاصل ہو جاتی جیسے نہ کوئی نماز پر جسے والا نمازی اور ان کو نفع کرنے کی نیت کرے تو اس کی نماز درست ہوگی، اس لئے کہ ان سے اس کی غفلت کے سے نیت کی صورت نہیں ہے، اور قول یہ ہے کہ یہ ضرر ہوگا، اس سے کہ اس میں قربت اور غیر قربت کو شریک کرنا پایا جاتا ہے، اور اگر معتبر نیت ہو، ہو ۴۰، سبک وغیرہ حاصل کرے کی نیت کرے، اور غصہ کی نیت سے غفلت برتے تو جس غصہ کو سبک وغیرہ کے حصول کی نیت سے دھویا ہے اس کا صحیح نہیں ہوگا، اس سے دھوا دھوا ہوگا، اور نہ غصہ کو سبک دہری نہیں ہے۔

در شریعت میں یہ اختلاف محنت کے بارے میں ہے، اور

ثابت تو ظاہر یہ ہے کہ ثواب حاصل نہ ہوگا، اور اس صورت میں جبکہ عبادت میں امر، ندوی میں سے کسی غیر عبادت کو شریک کرنا یا ہونام غزالی سے اس بات کو رنج قرار دیا ہے کہ عمل کے ترک کا استہار یا جائے گا، چنانچہ اگر ندوی قصد ہی غائب ہو تو اس میں کوئی اتہ نہ ہوگا، اور اگر ندوی قصد غائب ہو تو ہی کے بقدر اسے اچھے لے گا، اور اگر دلوں میں وہی ہوں تو وہوں ساتھ ہو جائیں گے، اور ابن عبد السلام نے مختار اس کو قرار دیا ہے کہ اس میں مطلقاً کوئی ثواب نہ ہوگا، جو دو دلوں یا قصد میں وہی ہوں یا مختلف (کم بیش)۔

(۱) مودب الجلیل ۲۳۳ھ

(۲) مغنی المحتاج ۲/۳

ب- ایک نیت میں وہ عبادتوں کو شریک کرنا:  
۵- اگر ایک نیت میں وہ عبادتوں کو شریک کرنا تو اس دلوں کا معنی تر تہ اقل پر ہو جیسے جمعہ اور جنابت یا جنابت اور غسل یا جمعہ اور عید کا غسل یا اس دلوں میں سے ایک غیر مقصود ہو، جیسے فرض یا کسی امری سنت کے ساتھ یہ اسجد تو یہ (تشریک) عبادت میں کوئی خلل نہیں ڈالے گی، اس لئے کہ طہارت کا معنی نہ خلل پر ہے، اور یہ اسجد وغیرہ والدات غیر مقصود ہیں، بلکہ مقصود جگہ کو نماز سے مشغول کرنا ہے، لہذا وہ اس سے خلل ہو جائے گی۔

جہاں تک مقصود والدات میں، تو کو شریک کرنے کا تعلق ہے، جیسے ظہر اور اس کی سنت موکدہ تو اس دلوں کو ایک نیت میں شریک کرنا صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ اس کی مستغنی ہوتی ہیں جن میں سے ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوگی (۱)۔

نیز، دیکھئے: ”نیت“ کی اصطلاح۔

ج- جمع میں شریک کرنا:

۶- عقد میں شریک کرنا جائز ہے، مثلاً خرید و فروش جائے، لے شخص سے کہے ”میں نے تم کو اس حق میں شریک کیا“، اور اگر شخص قبول کر لے، بقضاء کے درمیان اس مسئلہ میں اتفاق ہے (۲)، اور اگر اس کو عقد معلوم جیسے آ، ہے یا بدعتی میں شریک کرے تو شریک کے ہوئے شخص کا حصہ حق میں اس قدر ہوگا، اور اگر مطلق رکھے تو اس کا آدھا ہوگا، اس لئے کہ مطلق شریکیت مساوت کی متقاضی ہوتی ہے،

(۱) الاقناع علی شرح المصیب ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱



## تشمیت ۲

تشمیت کا فقہی معنی نفوی معنی سے مختلف نہیں ہے۔

علی کل حال۔

### تشمیت کا شرعی حکم:

۲۔ اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ چھیننے والے کے لئے چھینک آنے کے بعد شروع یہ ہے کہ اللہ کی حمد کرے اور کہے: ”الحمد لله“ اور اگر حضرت ابن مسعود کے فعل کی طرح ”رب العالمین“ کا اضافہ کر دے تو زیادہ اچھا ہے، اور اگر حضرت ابن عمر کے فعل کی طرح ”الحمد لله علی کل حال“ (ہر حال میں اللہ ہی کے لئے تعریف ہے) کہے تو افضل ہوگا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کے علاوہ (توڑوں) کے فعل کی طرح ”الحمد لله حمدا کثیرا صلیبا مبارکا لہ“ (اللہ ہی کے لئے پاکیزہ، زیادہ، مبارک حمد ہے) کہے گا، اور احمد بن حنبل سے حضرت سالم بن عبد اللہ سے مروی روایت کی ہے: ”إذا عطس أحدکم فليقل الحمد لله علی کل حال“ (جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے: ”الحمد لله علی کل حال“ یا ”الحمد لله رب العالمین“) (۱)، اور حضرت ابو یوسف نے نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”إذا عطس أحدکم فليقل الحمد لله علی کل حال“ (۲) (جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے: الحمد لله

اور چھینک کے بعد جب وہ حمد کرے تو اس کے مسدود بیویوں میں سے نماز پڑھنے والوں میں جو بھی اس کو سنتے تو اس پر حق (شرعی) ہوگا کہ یہ حمد اللہ کر اس کو دعا دے، چنانچہ بخاری نے حضرت ابو یوسف سے روایت کی ہے: ”إذا عطس أحدکم فحمد الله فحق علی کل مسلم سماعه أن يقول بحمک الله“ (۱) (جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اللہ کی حمد کرے تو اس کو سننے والے ہر مسلمان پر حق ہے کہ یہ حمد اللہ کہے)۔ سند بخاری میں حضرت ابو یوسف کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے: ”إذا عطس أحدکم فليقل الحمد لله، وليقل له أحمده فو صاحبه: بحمک الله فإذا قال له: بحمک الله فليقل: يهديکم الله ويصلح بالکم“ (۲) (جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے: ”الحمد لله“ اور اس کا بھائی یا دوست کہے: ”بحمک الله“ تو وہ کہے: ”یہدیکم الله و يصلح بالکم“ (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے)۔

اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حق المسلم علی المسلم خمس: رد السلام وعبادة المریض واتباع الجنائز، وإجابة الدعوة، وتشمیت العاطس“ (مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب

(۱) حدیث: ”حدیث إذا عطس أحدکم وحمد الله کان حق علی کل مسلم۔“ کی روایت بخاری (صحیح البخاری ۶/۱۱۰ طبع مستطیع) سے حضرت ابو یوسف سے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”إذا عطس أحدکم فليقل: الحمد لله و یصلح بالکم“ اور صاحب ”بحمک الله“ کی روایت بخاری (صحیح البخاری ۶/۱۰۸ طبع مستطیع) سے حضرت ابو یوسف سے کی ہے۔

(۱) حدیث: ”إذا عطس أحدکم فليقل: الحمد لله علی کل حال۔۔۔“ کی روایت احمد (۱/۱۷۱ طبع المصنف) نے حضرت سالم بن عبد اللہ کی ہے اور اس کی سند میں جہالت ہے لیکن ابن حجر نے اس کے شوبہ نقل کئے ہیں جن سے اسے تقویت حاصل ہو جاتی ہے (صحیح ۱۰/۱۰۰ طبع المصنف)۔

(۲) حدیث: ”إذا عطس أحدکم فليقل: الحمد لله علی کل حال۔“ کی روایت ابو یوسف (۲۹۰/۵ طبع عزت عید دہلی) اور حاکم (۲/۱۵۸، ۲۶۱ طبع دائرة المعارف احسان) نے حضرت ابو یوسف سے کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے (صحیح البخاری ۶/۱۰۸ طبع المستطیع)۔

## تشمیت ۲

دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا، اور چھینٹنے، لے کو دینا، دینا، اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: "حق المسلم على المسلم ست: إذا لقيته فسلم عليه، وإذا دعاك فأجبه، وإذا استنصحك فانصح له، وإذا عطس فحمد الله تعالى تشمته، وإذا مرض فعده، وإذا مات فاتبعه" (مسند کے مسند پر چھ حقوق ہیں: جب تم اس سے ملو تو سلام کرو، جب تمہیں وہ دعوت دے تو قبول کرو، سب وہ تم سے نصیحت چاہے تو نصیحت کرو، "جب، سے چھینک آئے، اللہ کی حمد کرے تو اس کے جواب میں یہ تمک لہو، اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو، اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے جاؤ)۔

اور چھینٹنے کے بعد اللہ کی حمد نہ کرے تو اسے دعائیں دی جائے گی، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مرفوعاً روایت ہے: "إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمته، فإن لم يحمد الله فلا تشمتوه" (۲) (جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اللہ کی حمد کرے تو اسے یہ تمک لہو کہو، "اللہ کی حمد نہ کرے تو اسے

یہ تمک لہو مت کہو)۔  
 اور حضرت انسؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: "عطس رجلان عند النبي ﷺ فشمتم أحدهما ولم يشمتم الآخر، فقال النبي لم يشمته عطس فلان فشمته،

(۱) حدیث: "حق المسلم على المسلم خمس..." کی روایت بخاری (صحیح ۱۱۲ طبع الشیخ) اور مسلم (۱۷۰۵ طبع النسخ) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے۔

(۲) حدیث: "إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمته، فإن لم يحمد الله فلا تشمتوه" کی روایت احمد (۳۱۲ طبع الشیخ) اور مسلم (۲۲۹۲ طبع النسخ) نے کی ہے۔

وعطست فلم تشمتي فقال إن هذا حمد الله تعالى، وإني لم تحمد الله تعالى" (۱) (نبی کریم ﷺ کے پاس وہ آئیں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو دعا دی، ایک کو نہیں دی، تو جس کو آپ ﷺ نے دعائیں دی تھی اس نے بڑا نکلاں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اس کو دعا دی، اور مجھے چھینک آئی تو آپ ﷺ نے دعائیں دی؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: اس نے اللہ کی حمد کی تھی، اور تم نے اللہ کی حمد نہیں کی تھی) اور یہ حکم عام ہے، "جس شخص کے ساتھ یہ القہ پیش آیا تھا اس کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

عموم کی تائید حضرت ابو موسیٰ کی اس حدیث کے الفاظ سے ہوتی ہے: "إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمته، فإن لم يحمد الله فلا تشمتوه" (۲) (جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے، اور وہ اللہ کی حمد کرے تو اسے یہ تمک لہو کہو، "اللہ کی حمد نہ کرے تو اسے یہ تمک لہو کہو)۔

لہذا دعا حمد کرنے والے کے لئے مشروع ہے، حمد نہ کرنے والے کے لئے نہیں، چنانچہ جب سامع کو مظلوم ہو کر چھینٹنے، لے لے چھینک آنے کے بعد حمد کی ہے تو اس کو دعا دے گا، جیسے کہ اللہ کی حمد کرتے ہوئے سن لے، "اللہ کی حمد کرتے ہوئے سن لے، جیسے ہوئے سن لے، تو دعا دینا اس کے لئے مشروع ہوگا، اس سے کہ چھینک کر حمد نہ کرنے والے کو دعا دینے کا حکم عام ہے، "اللہ کی حمد نہ کرتے ہیں کہ مختار یہ ہے

(۱) حدیث: "إن هذا حمد الله، وإني لم تحمد الله تعالى" کی روایت بخاری (صحیح ۶۱۰ طبع الشیخ) اور مسلم (۲۲۹۲ طبع النسخ) نے کی ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۲) حدیث: "إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمته..." کی روایت بخاری (صحیح ۶۱۰ طبع الشیخ) اور مسلم (۲۲۹۲ طبع النسخ) نے کی ہے۔



## تشمیت ۲

کہ وہ جس سے نے صرف اسی کو دعا دے، وہ کہے کو نہ دے، اور یہ تشمیت شافعیہ کے نزدیک سنت ہے۔

حنفی کے نزدیک ورنابلہ کے ایک قول کے مطابق تشمیت

واجب ہے۔

ورنابلہ اس کو واجب کفائی کہتے ہیں ورنابلہ کے یہاں بھی

مذہب یہی ہے (۱)۔

اور ”البدایا“ سے منقول ہے کہ زیادہ مشہور اس کا فرض عین ہوا

ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: ”کان حقا علی کل مسلم سمعه

ان یقول لا یوحکم اللہ“ (ہر اس مسلمان پر واجب ہے

جو سے سنے کہ اس سے کہے یوحکم اللہ)۔

ورنابلہ چھینک آئے، اور بھولے سے اللہ کی حمد نہ کرے تو اس

کے پاس موجود رہنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ اس کو حمد یاد

دلا دے، تاکہ وہ حمد کرے، اور یہ اس کو دعا دے، یہ تین نعمت الہیہ

تھیں سے ثابت ہے (۲)۔

۳۔ اور چھینکے والے کے لئے مستحب ہے کہ اپنے دعا دینے والے کو

جواب دے اور اس سے کہے: یغفر اللہ لنا ولکم (اللہ ہماری اور

تمہاری مغفرت کرے) یا یرحمکم اللہ و یصلح بالکم (اللہ

تمہیں بہت دے، اور تمہارے حال کی اصلاح کرے) اور ایک

قول یہ ہے کہ: مانوس کو جمع کرے گا۔ کہے گا یرحمنا اللہ و یرحمکم

و یغفر لنا ولکم (اللہ ہم پر اور تم پر رحم کرے اور ہماری تمہاری

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۲۶/۵، اختیار شرح الفقار ۱۶۵، طبع مصطفیٰ مجلس

۱۹۵۹ء، حلیۃ النعل علی شرح الحج ۲/۲، الذکار للہدوی ۲۳۰-۲۳۱،

لا داب المشرعہ لاسن مصلح ۲۶/۱، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر

۱۵۹۹ء، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، کتبیہ الطالب الربانی ۲/۳۰-۳۹۹، شرح

اصحیر ۳۴۳-۳۴۴

(۲) فتح الباری ۱۰/۶۱۱-۶۱۲

مغفرت کرے) چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب اس کو

چھینک آتی، اور ان سے ”یوحکم اللہ“ کہا جاتا تو فرماتے:

یرحمنا اللہ و یرحمکم و یغفر اللہ لنا ولکم۔

ابن ابی حرمہ کہتے ہیں: حدیث میں چھینکے والے پر اللہ کی عظیم

فطرت کی دلیل ہے، ”یہ تین اس پر مرتب ہوئے، لے خیر سے ماخوذ

ہوتی ہے، اور اس میں بندہ پر اللہ کے فضل عظیم کی طرف اشارہ ہے

اس لئے کہ اس نے چھینک کی فطرت کے ذریعہ ضرر کو اس سے

دور کیا۔ پھر اس کے لئے حمد شروع کی جس پر اسے ثواب ملتا ہے،

پھر دعا، خیر کے بعد دعا، خیر (شروع کی) اور اپنے فضل و حسن

سے یہ پے پے پے نو تین مختصر وقت میں شروع فرما میں، چنانچہ جب

چھینکے والے سے ”یوحکم اللہ“ کہا جاتا ہے تو اس کے معنی یہ

ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تین (رحمت) تمہارے سے کرے، تاکہ

تمہارے لئے سلامتی کا ردہ دم ہو جائے، اور اس میں چھینکے والے کو

رحمت طلب کرنے اور گناہ سے توبہ کرنے پر متنبہ کرنے کا اشارہ ہوتا

ہے، اور اسی لئے اس کے جواب میں درج ذیل جملے کہنا شروع ہے:

”عمر اللہ لنا ولکم“ اور ”و یصلح بالکم ہی شاکم“ (۱)،

اور اللہ تعالیٰ کا قول: ”سنبہلہم و یصلح بالہم“ (۲) (اللہ انہیں

سنہالے رہے گا، اور ان کی حالت درست رکھے گا)۔

اور یہ سب اس وقت ہے جب وہ نماز یا بیت الخلاء میں نہ

ہو۔

(۱) کتبیہ الطالب علی شرح المرامہ ۳۹۹/۲-۴۰۰، طبع مصطفیٰ مجلس ۹۳۸

طبع المشرع البخیر ۱۵۹۹ء، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر

۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲

(۲) سورہ محمد ۵

## تشمیت ۳-۶

خطبہ کے دوران تشمیت:

۶- حنفیہ مالکیہ نے خطبہ کے دوران تشمیت کو مکروہ قرار دیا ہے (۱)، اور ثانیہ کے یہاں قول جدید میں خطبہ کے وقت کھام حرام نہیں ہے، اور خاموش رہنا مستحسن ہے۔ اور تشمیت اور غیر تشمیت کے درمیان اس سلسلہ میں کوئی فرق نہیں ہے اس کا استدلال حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے، وہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اس وقت داخل ہو جب نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز منبر پر کھڑے تھے، اور اس نے کہا: قیامت کب ہے؟ تو لوگوں نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ خاموش رہیں تو تیسری بار نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ”ما اعددت لہا“ تم نے اس کے لئے یا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اک مع من حببت“ (۲) (تم اسی کے ساتھ رہو جس سے تمہیں محبت ہے)۔

اور خطبہ میں جب یہ جائز ہے تو اس کے دوران چھپکنے والے کو دعا دینا بھی جائز ہوگا۔

۱۔ مالکیہ کے نزدیک خطبہ سننے کے لئے خاموشی اختیار کرنا واجب ہے، ثانیہ کا بھی قول قدیم یہی ہے، اس لئے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت بن مسعود اس وقت داخل ہوئے جب نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو وہ حضرت ابی کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے کوئی بات پوچھی تو انہوں نے جواب نہیں دیا تو وہ (حضرت بن مسعود) خاموش رہے، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے مار پیڑا جلی، تب انہوں نے حضرت ابی سے کہا: آپ نے

چھپکنے والے کو کن چیزوں کی رسالت کرنی چاہئے:

۴- چھپکنے والے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ چھینک میں پٹی آواز پست رکھے، اور حمد میں بلند رکھے، اور اپنا چہرہ حجاب لے، تاکہ اس کے منہ یا ناک سے کوئی ایسی چیز نہ نکلے جو اس کے منہ نشیں کو تکلیف دے، اور پٹی روئے میں بائیں منہ سے تاکہ اس کو اس سے ضرر نہ پہنچے، بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چھینک میں آواز پست کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اس کو بلند کرنے سے اعضا، بطن اور ہو جاتے ہیں، اور چہرہ دھانپنے کی حکمت یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی چیز ظاہر ہوگی تو اس کے ساتھی کو اذیت دے گی، اور اگر وہ اپنے ساتھی کو بچانے کے لئے گروں موڑے گا تو گروں کے اکڑ جانے کا خطرہ ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ”کان النبی ﷺ اذا عطس وضع یدہ (الٹوہ) علی فہ۔ و خفف او عض بہا صوته“ (۱) (نبی کریم ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو ہاتھ (دیکھ کر) اپنے منہ پر رکھ لیتے تھے، چھپکنے میں پٹی آواز پست دینا بھی کر لیتے تھے)۔

تشمیت کے مشرعوں ہونے کی حکمت:

۵- بن قیس العید فرماتے ہیں: تشمیت کے فوائد میں ہے: مسلمانوں کے درمیان ربط اور محبت پیدا کرنا، اور سر نفس کے رویہ چھپکنے والے کی اس کے گھمنڈ پر تانا، یہ سب اس کے تواضع پر آمادہ کرنا، اس سے کہ رحمت کے مرکز سے اس ناد کا احساس کرنا ہے جس سے کلمہ مکلف خالی نہیں رہے (۲)۔

(۱) ابن ماجہ ۵۵۱، شرح الکبیر ۳۸۶۔

(۲) حدیث: ”دخل رجل و النبی ﷺ قائم علی منبر“ صحیح بخاری (۲۲۱۳) طبع دائرة المعارف احسانہ نے کی ہے اور اس ٹر پر (۳۹۳) طبع المکتب الاسلامی نے اس کو منقح قرار دیا ہے۔

(۱) حدیث: ”کان اذا عطس وضع یدہ۔“ کی روایت ابو داؤد (۲۸۸/۵) طبع عزت عید (عاس) نے کی ہے اور ابن حجر نے تصحیح (۶۰۲/۱۰) طبع المنقحہ میں اس کو مستحکم قرار دیا ہے۔  
(۲) فتح الباری شرح صحیح بخاری ۶۰۲/۱۰۔

شعبہ

میری بات کا جواب یوں نہیں دیا، حضرت ابی نے جواب دیا: آپ نے جمعہ میں ہمارے ساتھ کت نہیں کی، ابن مسعودؓ نے کہا: یوں؟ فرمایا: یونکہ آپ نے ابی رزم علیہ السلام کے خطبہ کے دوران بات کی، پھر ابن مسعودؓ اٹھ کھڑے ہوئے، اور ابی رزم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”صدق ابی“ <sup>(۱)</sup> (ابی نے سچ کہا)۔

وہ سب خاموش رہا۔ وہ سب ہے تو اس کی مخالفت کرنے والی  
پتھر جتنی خطبہ کے، وہ رال بھیجئے، وہ فکے کوہِ عیاں بنا دے، ہم ہوگا (۲)۔

ورحنا بد کے یہاں وہ رہے۔ تیسری جگہ:

ایک روایت مطلق جواز کی ہے، جو ازم کے اس قول سے ماخوذ ہے کہ میں نے سنا کہ ابو عبد اللہ یعنی امام احمد سے پوچھا گیا: آیا: آئی جسد کے دن سجدہ کا جواب دے گا؟ کہا: ہاں، اس نے کہا: سر چمکے، اے کو دعا دے گا؟ فرمایا: ہاں، امام کے خطبہ کے دوران بھی چمکے، اے کو دعا دے گا اور ابو عبد اللہ نے فرمایا: بہت سے لوگوں نے ایسا کیا ہے، اس کوئی دہرہا، اس کی جہارت دینے والوں میں حضرت حسن، حسین، یحییٰ، یونس، و... و... کی درمیان ہیں۔

دہریہ کہتا ہے کہ خطبہ ندسن راہوتو چھیننے والے کو مارا  
 دے گا، ندسن راہوتو نہیں دے گا، ابو حباب کہتے ہیں: امام احمد نے  
 فرمایا: حسب خطبہ سو تو کاں گا، اور خاموش رہو، نہ ۱۳۱۰ء مرے، اور

نہ چھیننے والے کو عا دہ اور سب خطبہ نہ سن رہے ہوتو تاہم تیرہ،  
چھیننے والے کو عا دہ اور امام کا یوب دور اور دو کہتے ہیں: میں نے  
امام احمد سے دریافت کیا کہ کیا اس امام کے خطبہ کے دور الیہ السلام کا  
یوب اور چھیننے والے کو عا دہ گائے گا؟ فرمایا: جب خطبہ نہ سن رہا ہوتو  
یوب اے گا اور سن رہا ہوتو میں اے گا (۱)، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا  
ارشاد ہے: "فاسمعوا لہ و اطعوا" (۲) (تم اس کی طرف کان  
لگائے رہو اور چپ رہو)۔

اور اسی طرح کی بات حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے۔

قضاء حاجت کے لئے بیت الخلاء میں موجود شخص کی تسمیت؛  
 ۷۔ جو شخص قضاء حاجت کے لئے بیت الخلاء میں ہو اس کے سنے  
 چھیٹنے کی آواز سنانی، بے پروا چھینکے والے کو رعاد یا مکروہ ہے، مذہب  
 اربعہ کے علماء اس کے قائل ہیں، اس طرح ایسوں نے بیت الخلاء  
 میں چھینک آجانے کی صورت میں چھیٹنے والے کے سے اپنی زبان  
 سے الحمد للہ کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اور زبان کو حرکت ایسے عیروں  
 سے الحمد للہ کہنے کو علماء نے جائز قرار دیا ہے (۳)۔

اور کہا کہ بن مقصد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں بنا کریم علیہ السلام کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہو کہ آپ علیہ السلام بیٹاب کر رہے تھے تو میں نے آپ علیہ السلام کو سلام کیا، آپ علیہ السلام نے غصہ کر لینے تک جواب نہیں دیا، پھر مجھ سے معذرت

(١) المصنفين قد مر ٣٢٣-٣٢٢ طبع بإمضاء المصنفين، ككتاب الفلاح عن متن الوقف ٣٨ طبع بمصر الموهبة.

(۳) سورۃ اعرافہ ۲۰۴۔

(۳) ابن مطہرین، ۲۳۰، الجہد فی نشر الامام الشافعی، ۲۳۳، لاۃ رمضوی  
۲۸، اشرح الکبیر، ۱۰۶، کتاب الفہام عن متن الفہام، ۱۳، طبع مصر  
الحدیث۔

( ) حدیث: ”الصديق أبي“ عن جابر قال، دخل عبد الله بن مسعود المسجد والنبي ﷺ يخطب“ کوٹھی نے مجمع (۱۸۵/۲ طبع ہندوستان) میں نقل کیا ہے اور فرمایا: ”ابو بکرؓ کی نظر پڑی“ نے ”الاصطحاب“ میں اس کی اسی طرح اور ”المکبر“ میں اصحاب سے روایت کی ہے اور ابو بکرؓ کے رسولی فہم ہیں۔

(۴) احمدیہ بانی فقہ امام احمد بن حنبل، منہاج الطالبین بپائش قلمیولی و عمیرہ  
-۳۸۰-

## تشمیت ۸

فرمانی، اور ارشاد فرمایا: ”ابھی کھوت ان اندکر اللہ تعالیٰ اِلا عسی طهر“ او قال - ”علی طہارۃ“ (۱) (طہارت کے بغیر اللہ کا ذکر سنا میں نے پسند نہیں کیا)۔

جنسب عورت کی طرف سے مرد کی تشمیت ۹ اس کے برعکس:

۸- اگر عورت جوان ہو اور اس سے فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس کے لئے یہ مکروہ ہے کہ مرد کو چھینک آئے پر سے، عادی، اپنی طرف اس کے لئے مکروہ ہے کہ اسے چھینک آئے کی صورت میں اس کو عادی، یہ و لے مرد کو وہ جواب دے، برخلاف اس صورت کے جب وہ بوجہ ہو، اور اس کی طرف میلان نفس نہ ہوتا ہو، اس لئے کہ وہ بھی چھینک کی دعا دے گی، اور اللہ کی حمد کرنے پر اسے بھی چھینک کی دعا دی جائے گی، مالک یہی اسی کے قائل ہیں (۲) اور اس میں حنا بلہ کا مسلک بھی مالک یہی کی طرح ہے۔

بن مطلق کی ”لا ادب اشریعہ“ میں ابن قیم کے حوالہ سے آیا ہے کہ مرد جوان عورت کی تشمیت نہ کرے، نہ عورت مرد کی تشمیت کرے، نہ سامری کہتے ہیں: عورت کو چھینک آئے پر عادی، مرد کے سے مکروہ ہے، نہ بوجہ عورت کو عادی، نہ مرد نہیں ہے، اس بوجہ فرماتے ہیں: ہم نے امام احمد سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس عابدوں میں سے ایک صاحب تھے، امام احمد کی اہلیہ کو چھینک آئی، اور عابد نے ان سے ”برحمک اللہ“ یہ کیا تو

(۱) حدیث: ”ابھی کھوت ان اندکر اللہ اِلا عسی طهر“ او قال علی طہارۃ کی روایت ابو داؤد (۲۳/۱ طبع مکتبۃ عبید بن عباس) ورمحکم ۱۶۷/۱ طبع مکتبۃ معارف احیاء) نے کی ہے اور وہی نے بھی اس کی تصحیح و توثیق کی ہے۔

(۲) جامعہ تصوفی کتب کتبۃ الطالب شرح جلالہ ۳۹۹/۲ شرح اشیر ۳۷۳/۲

امام احمد نے فرمایا: یہ عابد جاہل ہے، حرب کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے پوچھا: چھینک آنے پر مرد عورت کو دعا دے گا؟ تو فرمایا: اگر اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کی آواز نکلوں اس کی بات سے تو ایسا نہ کرے، اس لئے کہ بات نہ فتنہ کی چیز ہے، مرد اگر یہ رد نہ ہو تو ان کو عادی، اپنے میں کوئی حرب نہیں ہے، ابو طالب کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا: جب عورت کو چھینک آئے تو مرد اس کو دعا دے گا؟ فرمایا: ہاں! حضرت ابو موسیٰ نے اپنی بیوی کو دعا دی تھی، میں نے کہا: عورت نہ زبردستی ہو یا ہنسی ہو اور اسے چھینک آجائے تو اسے دعا دوں؟ فرمایا: ”ہاں“ قاضی کہتے ہیں: مرد گھر سے باہر نکلنے والی عورت کو چھینکنے کی دعا دے گا، اور نو جوان عورت کو دعا دینا مکروہ ہے، ابن قیم کہتے ہیں: مرد باہر نکلنے والی عورت کی تشمیت نہ کرے گا، نہ مرد خاتون بھی اس کی تشمیت کرے گی، اور نو جوان عورت کی تشمیت نہ کرے گا، اور نہ وہ عورت ہی اس کی تشمیت کرے گی، شیخ عبد القادر فرماتے ہیں: مرد کے لئے باہر نکلنے والی عورت نہ بوجہ عورت کو چھینکنے پر دعا دینا جائز ہے اور نو جوان عورت کو دعا دینا مکروہ ہے، نہ اس میں نو جوان، نہ غیر نو جوان کے درمیان تفریق ہے (۱)۔

حنفیہ کا مسلک صاحب ”الذخیرۃ“ بیان کرتے ہیں کہ جب مرد کو چھینک آئے اور عورت اس کو دعا دے، تو اگر وہ بوجہ ہو تب تو اس کو جواب دے گا، نہ اپنے دل میں جواب دے لے گا، ابن عابدین فرماتے ہیں: اسی طرح اس وقت ہوگا جب خود عورت کو چھینک آئے، ”الخاصۃ“ میں اسی طرح ہے (۲)۔

(۱) لا ادب اشریعہ لابن قیم ۵۲/۲ ۵۳/۳

(۲) الاختیار شرح الفقار ۳۹۹/۲ مصنفی النجاشی ۱۹۳/۱ ابن ماجہ ۵۳۶/۲

١٠-٩

مسلمان کی طرف سے کلنر کی تشریت:

۹۔ اگر کافر کو چھینک آئے، اور چھینکنے کے فوراً بعد وہ اللہ کی حمد کرے، ہر کوئی مسلمان اس کو سن لے تو اس پر لازم ہے کہ یہ کہہ کر اس کو دعا دے: "ہدایک اللہ" (اللہ تمہیں ہدایت دے) یا "عافاک اللہ" (اللہ تمہیں عافیت دے)، چنانچہ ابوہریرہؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے فرماتے ہیں: "کانت الیہود يتعاطسون عند النبی ﷺ رجاء ان یقول: یرحمکم اللہ، لکن یقول: یرحمکم اللہ ویصلح بالکم" (نبی کریم ﷺ کے پاس یہود اس امید سے جھینچتے تھے کہ آپ ﷺ ان سے "یرحمکم اللہ" کہہ دیں تو آپ ﷺ ان سے "یرحمکم اللہ و یصلح بالکم" (اللہ تمہیں ہدایت دے، ہر تمہارے حال کی اصلاح کرے) فرماتے تھے، اور آپ ﷺ کے اس قول: "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے" اور تمہارے حال کی اصلاح کرنے، میں انہیں اشارۃً اسلام کی طرف بلانا ہے یعنی رہہ بہت اختیار کرو، اور ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے حال کی اصلاح کر دے گا، تو یہ کفار کے لئے مخصوص دعا ہے، اور وہ آپ ان کی ہدایت اور اصلاح حال کی دعا، برخلاف مسلمانوں کی شحیت کے، اس لئے کہ کفار کے برخلاف وہ دعائے رحمت کے اہل ہیں (۲)، اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: "مسلمان اور یہودی سب تھے، بنی سریم ﷺ کو چھینک آگئی اور دونوں ہی فریقوں نے آپ ﷺ کو دعا دی، تو آپ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا:

(۱) حضرت ایسوی اشعریؒ کی حدیث سے ”کانت اليهود بعد اطون۔۔“ کی روایت ترمذی (۸۲/۵ طبع مجلس) نے کی ہے وہ لا ینے حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲) اشترح البصیر ص ۳۴ ح ۷ حاشیة الطحطاوی علی کتابیة الطالب شرح الرسالة ص ۳۹۹، (ادب الشریعہ لابن مفلح ص ۳۵۲، (ادکار للحوی ص ۲۳۳۔  
ص ۳۳۲، فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۶۰۹۔

”يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَيُحْمِلُ أَسْوَأَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ“ (اللہ تمہاری مغفرت کرے اور تمہارے برے کاموں میں سے سب سے بُرے کو اٹھالے گا) اور یہ جو وہ فرمایا:

”يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِالْكُفْرِ“<sup>(۱)</sup> (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے)۔

نمازی کی طرف سے دوسرے کی تشہیت:

۱۰۔ بوشمس ماز میں ہو اور سی چھینکنے والے کو چھینک کے بعد اللہ کی حمد کرتے ہوئے سنے۔ اور اس کی تسمیت کرے۔ تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ ”ہو حمک اللہ“ کہہ کر اس کی تسمیت کرنا لوگوں کی باہمی گفتگو میں شامل ہے، لہذا یہ ان کے کلام میں سے ہوگا، چنانچہ حضرت معاویہ ابن الحکم سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص کو چھینک آئی، تو میں نے کہا: ”ہو حمک اللہ“ تو لوگوں نے مجھے اپنی نگاہوں سے گھورا، میں نے کہا: میری ماں مجھے کھوئے تمہیں کیا ہو کہ میری طرف دیکھ رہے ہو؟ تو لوگوں نے اپنے ہاتھ رنوں پر مارے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کو نے تو میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ نے مجھے بدیا، میں نے آپ ﷺ سے بہتر کھانے والا کوئی معتم نہیں دیکھا، اللہ کی قسم آپ نے نہ تو مجھے مارا، اور نہ جھڑکا، پھر فرمایا: **ابن صلاتنا ھدہ لا یصیح فیھا شیء من کلام الادمیین، بقما ھی التسمیع والتکبیر وقراءة القرآن** (ہماری اس نماز میں آدمیوں کی باتوں میں سے کوئی چیز درست نہیں ہے، یہ تو تسمیع تکبیر و قرآن پڑھنے کا نام

(۱) حضرت ابن عمرؓ کی حدیث: اجمع اليهود و المسلمون ... کی روایت صحیحی ہے "شعبہ ایمان" میں کی ہے اور اس کے ایک راوی کے ضعف کی وجہ سے ابن حجر نے اس کی تصدیق کی ہے (فتح الباری ۶/۹۰ طبع المستقر)۔

## تشمیت ۱۱

اور دین، تین اہمیت کے لئے بعض شافعیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: سب چھینک میں نگرار ہو تو دعا میں بھی نگرار کرے گا، الا یہ کہ معلوم ہو جائے کہ اسے زکام ہے، تب سے شفاء کی دعا دی جائے گی۔ اور اس کے لئے ایک تشمیت کا حکم زکام کا علم ہونے پر سنا تھا ہوگا۔ اس لئے کہ اس کو ملتنا اس بات کا متقاضی ہے کہ جس کے مارے میں علم ہو جائے کہ اسے زکام ہے اس کو دعا نہ دی جائے، اس لئے کہ یہ مرض ہے اور اسکی وسدید و چھینک نہیں ہے جو بوب کی خست، مسامات کے کھلنے سے حد درجہ شکر یہ کی نہ ہونے سے آتی ہے (۱)۔



یہ خفیہ، مالکیہ و حنبلیہ کا قول اور شافعیہ کا قول مشہور ہے، مگر چھ خفیہ نے نماز کو قاسد و رومہ کے حضرات نے باطل قرار دیا ہے، یکن یہاں فساد و ربتاں ایک ہی معنی میں ہیں (۲)۔  
ورنہ اگر وہ اس کو نماز میں چھینک آئے، اور وہ زبان کو حرکت دے، پھر پھر اس میں اپنے آپ کو دعا ہے، اس طور پر کہ کہنے "یوحمک اللہ یا معسی" (اے نکس! اللہ تجھ پر رحم کرے) تو اس کی نماز قاسد نہیں ہوگی اس لئے کہ جب تک دوسرے سے خطاب نہ ہو، تو اس کی شکوہ نہیں سمجھا جائے گا۔ جیسے کہ اگر کہنے "یوحمک اللہ" (اللہ میرے اوپر رحم کرے)، حنبلیہ، حنبلیہ و مالکیہ اس کے قائل ہیں۔

تین مرتبہ سے زیادہ چھینکے، اسے کی تشمیت:

۱۱۔ جس کوئی بار چھینک آئے، "تین دند" سے نہ بڑھ جائے تو تین دند سے بڑھ جانے والی چھینک میں اسے دعا میں ہی جائے گی، اس لئے کہ بڑھ جانے والی چھینک سے وہ زکام میں مبتلا مانا جائے گا، چنانچہ حضرت سلمہ بن الأكوع سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھینکے والے شخص کو دوسرے "یوحمک اللہ" یا "یا معسی" پھر تیسری مرتبہ فرمایا: یہ شخص زکام میں مبتلا ہے (۳)۔

(۱) حدیث: "ابن صلاہ" لا یصلح فیہا شیء... کی روایت مسلم (۳۸-۳۸۲ طبع النجفی) نے حضرت مولانا ابن اہم سے کی ہے۔  
(۲) ابن ماجہ بن ۳۱۶۸-۳۱۷۱، طبع الحدیث ۳۲۷ طبع دار احیاء التراث العربیہ، شرح البخاری ۶۳۲، کتابہ الطالب شرح الرسائل للقرطبی ۹۹۲، کتاب البخاری، جلیل الشرح مختصر فیل ۳۳۳، کتابہ البخاری، والہدوب فی تفسیر الامام الشافعی ۱/۴۳، روح اللہ ۱/۴۳، کتاب الاحتیاج من متن لافان ۳۷۸ طبع مصر المدینہ۔

(۳) حضرت سلمہ بن الأكوع کی حدیث کی روایت ترمذی (۹۵/۵ طبع النجفی) نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۱) شرح البخاری ۶۳۲، طبع البخاری شرح صحیح مسلم ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۷، کتاب البخاری، جلیل الشرح مختصر فیل ۳۳۳

ثوب کے ہوئے (پڑے لٹکا ہوئے) نماز پڑھتے دیکھ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”كَفَّهِمُ الْيَهُودُ خُرُوجًا مِنْ مَهْرِهِمْ“ (۱)  
(گویا یہ یہودیوں میں جو اپنے عہد سے نکلے ہوں)۔

اور اصطلاح میں سدل کے معنی یہ ہیں کہ آدمی کپڑے کو اپنے سر یا کندھوں پر ڈال لے، اور اس کے کناروں کو ختم کے بغیر تمام کندھوں سے چھوڑ دے، یا اس کے ایک کنارے کو دوسرے کندھے پر ڈال لے، یہ نماز میں بالاتفاق مکروہ ہے (۲)۔

اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: ”نہی عن السدل فی الصلاة“ (۳) (نبی کریم ﷺ نے نماز میں ”سدل“ (کپڑے لٹکانے سے منع فرمایا ہے)۔

### ب- اسہال:

۳- لغت میں اسہال: لٹکانے اور لمبا کرنے کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: فسدل إزاره: جب کوئی اپنی نگی لٹکائے، وفسدل فلال ثیابه: جب وہ کپڑے کو لمبا رکھے، اور زمین کی طرف چھوڑ دے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثَلَاثَةٌ لَا يَكْمِلُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَرْكَبُهُمْ قَالَ: قَسَتْ وَمِنْ“

(۱) ابوہریرہؓ کی جمع ہے یہودیوں کی مقدس جگہ جہاں وہ نماز پڑھتے ہوں گے لئے جمع ہوتے ہیں (لسان العرب)۔

(۲) ابن ماجہ بن ۲۹۹، سنن ابی داؤد ۱۹۲-۱۹۳، فتح القدیر ۵۹۱، سورجیہ اثرات العربیہ ۱۰۶، فتاویٰ الہندیہ ۱۰۶، تیار شرح القدر ۱۱۱، دار المعرفۃ، الخرجی علی مختصر غلیل ۲۵۱، المجموع شرح المہذب ۳۶۷، ۵۷۷، کشف القناع ۲۷۵، فتح مصر المجدد، والمعنی لابن قدامہ ۵۸۳، ۵۸۵، طبع ریاض الحرمہ۔

(۳) حدیث صحیحہ عن السدل فی الصلاة۔۔۔ کی روایت ابو داؤد (۲۳۳) طبع عبید الدعاس (اور ترمذی (۳۱۷) طبع محمد نجس) نے کی ہے اور احمد بن حنبل نے اس کی سند کو مستقر اور کیا ہے۔

## تشمیر

### تعریف:

اس لغت میں ”تشمیر“ کے کئی معانی ہیں، ان میں ایک معنی ہے: اٹھانا، کہا جاتا ہے: ”شمر الإزار و الثوب تشمیراً“: جب نگی سر کپڑے کو اٹھائے، اور کہا جاتا ہے: ”شمر عن صافه“ اور ”شمر فی امره“: جب معاملہ میں ذلت اور رخصت سے کام لے، ”شمر الشيء لتشمر“: یعنی چیز کو سینا تو دوستی، ”تشمیر“: یعنی تیار ہو یا (۱)۔

اور اصطلاح میں اس کا استعمال کپڑے اٹھانے کے معنی سے الگ نہیں ہے۔

### متعلقہ غلط:

### ب- سدل:

۲- لغت میں سدل کے ایک معنی کپڑے لٹکانے کے ہیں، کہا جاتا ہے: ”سدلت الثوب سدلاً“: جب تم کپڑے کو نٹاؤ، اور اس کے دونوں گوشے ملائے بغیر چھوڑ دو، ”وسدل الثوب بسدله و بسدله سدلاً و اسدله“: کپڑے کو لٹکایا، اور چھوڑ دیا (۲)، اور حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے نگی تو ایک جماعت کو سدل

(۱) سلس العرب، المصباح البصیر، بحوالہ اصحاح مادۃ ”شمر“۔

(۲) المصباح البصیر، لسان العرب، مادۃ ”سدل“۔

ہم؟ حابوا وحسروا فنعادھا رسول اللہ ﷺ ثلاث مرات المسبل، والمنا، والمفق ملعہ بالمحلف انکادب“ (۱) (تیس آدمی یہ ہیں جن سے نہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا نہ ہی اس پر نگاہ (نگاہ نرم) ڈالے گا اور نہ اس کا ذکر کرے گا نہ فرماتے ہیں: میں نے بے باک و کون لوگ ہیں وہ تو ماکام و مردود ہی ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے تیس مارا اس کا اعادہ فرمایا: نگلی چچی رکھنے والا حساب جتاؤں والا۔ ہر جہنی قسم کے ذریعہ اپنے سہارے کو رنج کرنے والا۔

بنی الا عربی وغیرہ فرماتے ہیں: مسبل وہ ہے جو اپنا کپڑا الٹا رکھتا ہو، اور چلتے وقت اس کو زمین کی طرف لٹکا دیتا ہو، اور یہ فعل گھمنڈ و غرور کی وجہ سے کرتا ہو (۲)۔

اور اس لفظ کا اصطلاحی معنی لغوی معنی سے باہر نہیں ہے اور اس کا حکم کراہت کا ہے (۳)، اس لئے کہ روایت ہے: ”من جَوَّ ثوبه من الخلاء لم یَظُر اللہ اللہ“ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھمنڈ سے اپنا کپڑا اگھینتا ہو، اللہ اس پر نگاہ نرم نہیں ڈالے گا (۴)، اور حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”من تسبل إداره فی صلا نہ خلاء فلن یس من اللہ جل ذکرہ فی حل

(۱) حدیث: ”لا یکنہم اللہ یوم القیامۃ ولا یظُر الیہم۔۔۔“ کی روایت مسلم (۱۰۲/۱ طبع عینی المابلی) وراحہ (۱۳۸/۵ طبع المکتب الاسلامی) کے کی ہے۔

(۲) سار العرب۔

(۳) بحسب لایق قد امر ۵۸۵/۱ طبع بیاض المرحہ، کتاب التنازع ۱۷۷ طبع انصر المرحہ، الدین الخامس ۵۲۰/۳ طبع عبد بن خان مطبعہ المدنی۔

(۴) حدیث: ”من جَوَّ ثوبه۔۔۔“ کی روایت مسلم (۱۶۵۳/۳ طبع عینی المابلی) کے کی ہے۔

ولا حرام“ (۱) (جو شخص نماز میں ازراہ تکبر اپنے پاجے کو بٹکانے وہ اللہ سبحانہ کی طرف سے نہ طہت میں ہے نہ حرمت میں)، اور حضرت ابو سعید خدریؓ کی مرفوع حدیث ہے: ”لا یظُر اللہ یوم القیامۃ الی من جَوَّ لِإداره بطور“ (۲) (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نگاہ نہیں ڈالے گا جو گھمنڈی و غرور سے اپنی نگلی اگھینتا ہو)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے ”اصول“، ”غور“ اور ”سب“۔

### اجمالی حکم:

۴- مار میں بالاتفاق کپڑا الٹا ہونا مکروہ ہے، اس سے کفر و ریا ہو ہے کہ آپ ﷺ نے کپڑا الٹا ہونے والوں کو لئے پھرنے سے منع فرمایا ہے (۳)۔

لیتہ مالکہ نماز میں اس کی کراہت کے قائل اس صورت میں ہیں جب اس کو ماری کے لئے یا ہو، مریجاں تک نماز سے باہر نہ ماری میں لیکن مار کے مقصد کے لئے ہیں (بلکہ کسی اور غرض سے) ایسا کرنے کا قائل ہے تو اس میں کوئی تردد نہیں ہے، مار ان کے یہاں اس کی نظیر پنڈلی سے، اس کا بھانا ہے، چنانچہ گریہ فعل کی کام کے لئے یا ہو پھر مار کا وقت ہو جائے، مردہ کی حالت میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی کراہت نہ ہوگی اور ”المد منہ“ کے ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عدم کراہت دونوں صورتوں میں ہے، سے دہرہ اس کام

(۱) حدیث: ”من أسبل لإداره فی صلا نہ خلاء فلن یس من اللہ۔۔۔“ کی روایت بخاری ابو داؤد (۲۳۳/۱ طبع عبد الدعا) کے کی ہے اور ابوداؤد فرماتے ہیں، اس کی سند صحیح ہے (شرح الحدیث للبیہقی ۳۲۸/۲ طبع المکتب الاسلامی)۔

(۲) حدیث: ”لا یظُر اللہ یوم القیامۃ الی من جَوَّ“ کی روایت بخاری (۱۰/۱۰ طبع ۲۵۸-۲۵۹ طبع انتقادی) کے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”یہی عن کففت القیامۃ۔۔۔“ کی روایت بخاری (۲۹۵/۲ طبع انتقادی) اور مسلم (۳۵۲/۱ طبع عینی المابلی) کے کی ہے۔



## تشہد ۱-۲

کی طرف لوٹا ہو یا نہ لوٹا ہو، دیکھنی نے عدم درست کو اس صورت پر  
محمول کیا ہے جب سے پہلے کام پر دوبارہ لوٹا ہو اور اس بات کی نے  
نی کو درست قرار دیا ہے (۱)۔  
تفصیل کے لئے دیکھئے ”صلاۃ“، ”عورۃ“ اور ”باس“۔

## تشہد

### تعریف:

۱- لغت میں تشہد ”تشہد“ کا مصدر ہے، یعنی شہادتین کو زبان سے ادا  
کرنا (۱)۔

اور فقہاء کی اصطلاح میں اس کا اطلاق کلمہ توحید کہنے اور  
ہمارے تشہد پڑھنے پر یا جانا ہے، اور یہ نماز میں ”التحیات  
لله“ کا پڑھنا ہے (۲)۔

اور ابن ماجہ میں ہے ”اختیار“ سے نقل کر کے نصحت کی ہے  
کہ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مروی تمام قلت  
کے مجموعہ کا نام ہے، اس کا یہ نام اس کے شہادتین پر مشتمل ہونے کی  
وجہ سے پڑا، یہ کسی چیز کا نام اس کے جزاء کے نام پر رکھنے کے قبیل  
میں ہے (۳)۔



### اجزائی حکم:

۲- اختیارات قول صحیح اور مالدیہ کا ایک قول یہ ہے کہ تہجد کا اصل  
مذہب بھی یہی ہے کہ تشہد اس تعداد میں واجب ہوگا جس کے بعد سلام  
نہیں پڑھا، اس لئے کہ اس کے ترک سے تہجد ہنسوا واجب ہوتا ہے۔

- (۱) متن ”لہدۃ“ تشہد۔  
(۲) الاختیار، ۵۳، نہایت المحتاج، ۵۱۹، طبع مصطفیٰ البیروتی، المغرب  
للطبری ولسان المغرب، لکھنؤ، ”شہد“۔  
(۳) ابن ماجہ، ۳۲۲، طبع دار احیاء التراث العربی، نہایت المحتاج، ۵۹۰۔

- ( ) مع القدیم، ۵۹۱، دار احیاء التراث العربی، مرسل، خلاص، ۱۹۲، اکتوبر  
ہند، ۱۰۶، شہادۃ العائین، ۱۹۳، نہایت المحتاج العربی، ۵۵۲، طبع  
المجلد علی المکتب، ۳۲۲، المشرع الکبیر، ۲۱۸، المشرع علی مختصر فلیل، ۲۵۰،  
کتاب الفتاویٰ، ۲۷۶، ۳۷۳، طبع مصر، ۱۹۵۰۔

## تشہد ۳

اس کو گھر کی اس بنیاد سے تشبیہ کر جس کے بغیر وہ قائم نہیں رہ سکتا، اس کو رکن کا نام دیتے ہیں (۱)۔

حنفیہ کے یہاں فرض و واجب کے درمیں فرق کے بارے میں نیز ائمہ اربعہ حضرات کے یہاں وجوب کے معنی میں تفصیل ہے، جس کے لئے کتب فقہ اصول میں اس کے متعدد مقامات کی طرف رجوع کیا جائے (۲) نیز دیکھئے: "فرض و واجب" کی اصطلاحات۔

### تشہد کے الفاظ:

۳۔ یہ حنفیہ اور حنابلہ یہ دے رہے ہیں کہ سب سے افضل تشہد وہ ہے جو نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو سکھایا تھا، وہ یہ ہے: "التحیات لله، والصلوات والطیبات، السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، السلام علیا وعلى عباد اللہ الصالحین، أشهد أن لا إله إلا اللہ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله" (۳) (اللہ ہی کے لئے ہیں تمام اہمیتیں، تمام عبادتیں اور صدقات، اے نبی ﷺ آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، آم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں کوئی دوسری بتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور کوئی دوسری بتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔

اور اس روایت کو مختار قرار دے کر یہ روایت ہے کہ حضرت حماد نے امام ابو حنیفہ کا فاتحہ پکڑا اور ان کو تشہد سکھایا، فرمایا: حضرت

ایک قول کے مطابق حنفیہ "اصل مذہب میں مالکیہ، شافعیہ اور ایک روایت و راہ سے منابہ اس تعدد میں تشہد کے مسنون ہونے کی رائے رکھتے ہیں، اس لئے کہ وہ سب سے ساتھ ہو جاتا ہے، لہذا سنتوں جیسا ہو گیا۔

نماز کے تعدد اخیرہ میں تشہد پر حنا حنفیہ کے یہاں اسباب ہے، اس لئے کہ عربی کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا قول ہے: "إذا رفعت رأسک من آخر سجدة وقعدت فقلو التشہد فقد تمت صلاتک" (۱) (جب تم آخری سجدہ سے اٹھنا شروع کرو، اور بعد تشہد بیٹھ لو، تو تمہاری نماز پوری ہوئی) آپ ﷺ نے نماز کے مکمل ہونے کو تشہد پر جسے کے بجائے تعدد کرے یہ مطلق فرمایا، لہذا اس تعدد میں حنفیہ کے یہاں فرض صرف حلق ہوگا، نہ تشہد دوم و جب ہوگا، سہواً ترک کرے یہ سجدہ سب سے اس کی تلافی ہو جائے گی، ورنہ اس کے ترک کرنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی، لہذا اس کا اعادہ لازم ہوگا (۲)۔

ورمالکیہ کا اصل مذہب یہ ہے کہ وہ سنت ہے، اور ایک قول میں واجب ہے (۳)۔

شافعیہ اور حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ وہ نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، اور ان میں سے بعض اس کو فرض یا واجب، اور بعض

(۱) حدیث: "إذا رفعت رأسک من آخر سجدة..." کو صاحب الاختیار (۱/۵۳ طبع دار المعرفہ) نے بیان کیا ہے اور اپنے پاس موجود حدیث کے مراجع میں ہمیں اس کا سراغ نہیں مل سکا۔

(۲) دیکھئے: در مختار رد المحتار ۲/۳۰۷

(۳) لاہور تہذیب الخیر دار ۵۳، ۵۴، ابن ماجہ ۳۰۶/۱، ۳۱۳، التواتر الکبریٰ ۱/۷۰، جوہر الاکلیل ۱/۳۹۹ حاشیہ الرسول ۱/۲۳۳، ۲۵۱، الخرقانی ۲/۴۰۵، نہایہ الحاج ۱/۵۸، لا ذکار ۶۰، روح المعانی ۱/۴۶۱، النبی ۱/۵۳۲، ۵۳۳، کشاف القناع ۱/۳۸۹، ۳۸۵

(۱) ساکنہ مراجع۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۳۰۶، ۳۰۶/۱، کشاف القناع ۱/۳۸۵

(۳) حدیث: "نعلم النبی ﷺ أن الشہد بعد اللہ من مسجود" کی روایت بخاری (فتح الباری ۲/۳۱۱ طبع استغریہ) اور مسلم (۱/۳۰۶، ۳۰۷ طبع عیسیٰ الخلیلی) نے کی ہے۔

ابن تیمنی نے میر ہاتھ پکڑا اور مجھے سٹھایا، اور حضرت عائشہ نے حضرت ام ایمنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو سٹھایا، اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت عائشہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو سٹھایا، اور بنی مریم علیہم السلام نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو تشہد سٹھایا اور فرمایا: "ہو" "التحیات للہ" یہ تک، اور اس کی تائید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس روایت سے بھی ہوئی ہے، وہ فرماتے ہیں: "علی بن رسول اللہ ﷺ التشہد۔ کھی بین کھیہ کما یعلیٰ سورۃ من القرآن، التحیات للہ..." (۱) (مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے تشہد سکھایا اس حال میں کہ میری تتلی آپ کی دونوں شہادیوں کے درمیان تھی، جیسے کہ آپ ﷺ مجھ کو قرآن کی کوئی سورہ سکھا رہے ہوں، "التحیات للہ..."۔)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاہد کو مختار قرار دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں دواؤ عطف ہے، اور وہ تعریف کا تعدد ثابت کرتا ہے، اس لئے کہ معطوف معطوف علیہ کے علاوہ ہوتا ہے۔ ثانی۔ اسحاق و ربوٹو بھی اسی کے قائل ہیں (۴)۔

ورما لکھ یہ رائے رکھتے ہیں کہ سب سے افضل تشہد حضرت عمر  
 بن الخطابؓ کا ہے، اور یہ ہے: "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الرَّاٰكِيَّاتُ لِلَّهِ،  
 الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ  
 رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
 الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ

( ) حضرت عبد اللہ بن مسعود کی حدیث: "علمی رسول اللہ ﷺ  
میں ہے" کتاب الآثار الجدیدہ فی (ص ۳۶، ۳۷ طبع مجلس اعلیٰ)  
اور الآثار الجدیدہ فی (ص ۵۳ طبع الاستقامہ) میں ہے اور اس سے پہلے  
وہ حدیث اس حدیث کی تائید ہے۔

(٢) لآخره، تحصيل المختار ١/ ٥٣، الفنى ١/ ٥٣٣، ٥٣٥، ٥٣١ طبع رياض  
كشف القناع ١/ ٣٨٨ طبع عالم الكتب

شہد فی محمد علیہ وسلم“ (تمام عظمتیں اللہ کے لئے ہیں، تمام پائیز و خیریں اللہ کے لئے ہیں، تمام صدقات، تمام عبادتیں اللہ کے لئے ہیں، اے نبی ﷺ آپ پر سامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سامتی ہو، میں وہی، یا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اور وہی، یا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔

اس تشہد کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس کو بہترین منبر پر اٹھایا، اور صحابہ نے اس پر تکبیر نہیں کی، لہذا یہ خیر متوازن کی طرح ہو گیا، اور اجماع بھی ہو گیا (۱)۔

ثانی فیہ کے نزدیک افضل شہد وہ ہے جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہم کو شہد اس طرح سکھاتے تھے، جیسے قرآن کی کوئی سورہ سکھا رہے ہوں، اور فرماتے تھے کہ تم لوگ کہو: "التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّدَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" (عقبت کے ترم بابت الفاظ اور عبادات و صدقات اللہ کے لئے ہیں، اے نبی ﷺ آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں کوئی دیتا ہوں کہ اللہ کے کوئی معبود نہیں، اور کوئی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)، اس حدیث کی روایت مسلم، ابوداؤد، ترمذی نے کی ہے، البتہ مسلم کی روایت میں ہے: "وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (۲) (۱) میں

(۱) القوانين الكمية، ١٠ مجلدات، دارالكتاب العربي، طبع في دمشق، ٢٥٨١

(۲) الإذکار ۶۱، ۶۲، وھذہ العاشرین ۲۳۔

## تشہد ۳

دلیل ہے:

خبر کا مسلک یہ ہے کہ تشہد میں کسی حرف کا اضافہ کرنا یا کسی حرف سے پہلے کسی اور حرف سے ابتدا کرنا مردہ تحریری ہے، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اگر اپنے تشہد میں کچھ بھی زیادتی کر دی تو مردہ ہوگا، اس لئے کہ نماز کے اکار متعین ہیں، لہذا اس پر اضافہ نہیں کیا جاسکتا، پھر ابن عابدی نے مزید فرمایا: اگر درست جب مطلق بولی جاتی ہے تو اس سے مراد درست تحریری ہوتی ہے، اگر اسی طرح مائلیہ کے، ایک بھی تشہد پر زیادتی مردہ ہے، اور کچھ تشہد چھوڑ دینے کے مارے میں اس میں اختلاف ہے، چنانچہ بعض مشائخ کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ بعض تشہد سے سنت اذہیں ہوگی، اس کے برخلاف ابن ماجہ سورت پر قیاس کرتے ہوئے تشہد کے کچھ حصہ کو کافی سمجھتے ہیں (۱)۔

ثانیہ نے اس مسئلہ میں تفصیل کرتے ہوئے کہا کہ "عبادت، صلوات، طہیات" اور "زاکیات" کے الفاظ سنت ہیں اور تشہد میں شرط نہیں ہیں، لہذا اگر ان سب کو حذف کر دیا جائے اور بقیہ پر اکتفا کرے تو ان کے یہاں حیر کی اختلاف کے کافی ہوگا، "جہاں تک لفظ: "السلام علیک" الخ" کا تعلق ہے تو یہ واجب ہے، "اور اس کے کسی جز کا حذف کرنا سوائے "رحمة اللہ وبرکاتہ" کے الفاظ کے جائز نہیں ہے، "اور ان دونوں لفظوں کے سلسلے میں تیس قول ہیں: ان میں سے یہ ہے کہ ان دونوں کا حذف جائز نہیں ہے، اور دوسرا قول دونوں کے حذف کے جوڑ کا ہے، اور تیسرا قول یہ ہے کہ "وبرکاتہ" کا حذف جائز ہے، "ورحمۃ اللہ" کا نہیں (۲)۔

(۱) ساہد مراجع۔

(۲) شرح الخیراتی، ۲۰۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲۔

(۳) الاذکار، ۶۲۔

کو اسی دینا ہوں محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔

اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف فضیلت کا اختلاف ہے، جو تشہد بھی نبی کریم ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے اسے پڑھ لینا جائز ہے (۱)۔

اور کچھ حضرات نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کے تشہد کو مختار قرار دیا ہے، "اور وہ اس طرح ہے: "الصحیبات لله، الطہیات والصلوات لله" (تمام عظمتیں، صدقات اور مہابت اللہ کے لئے ہیں)، اور باقی الفاظ حضرت عبداللہ ابن مسعود کے تشہد کی طرح ہیں (۲)۔

اور ابن عابدی نے یہ بیان کیا ہے کہ نماز پڑھنے والا تشہد کے الفاظ سے اپنی جانب سے انشاء کرتے ہوئے ان کے معانی کا قصد کرے گا، "یا وہ اللہ تعالیٰ کو تحیہ پیش کر رہا ہے، اور نبی کریم ﷺ کو تحیہ خود اپنے آپ کو اور اولیاء کو سلامتی کی وعادے رہا ہے، "و معرفت میں تحفہ، اللہ تبارک و تعالیٰ اور مائیکہ کی طرف سے جو کچھ نفع ہوا تھا اس کے اخبار اور حکایت کا قصد نہیں کرے گا (۳)۔

ملاحظہ فرمائیے اور ان کے درمیان ترتیب:

۴۔ اس مسئلہ میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں جن کی تفصیل حسب

= حضرت ابن عباس کی حدیث: "کان یعلمنا الشہد"۔ "کی روایت مسلم (۱/۲۰۳، ۳۰۳، طبع عیسیٰ الخلیلی) نے کی ہے۔

(۱) ابن عابدی، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸

شماره ۸-۵

غیر عربی میں تشہد پڑھنا:

۶۔ جو شخص عربی پرکار نہ ہو اس کے لیے عربی میں تشہد پڑھنے کے بواڑے بارے میں فتاویٰ کے درمیان کوئی حقیقت نہیں ہے، ورنہ اس پر قدرت رکھنے والے کے لیے ایسا کرنے کے بارے میں اس کا اختلاف ہے (۱)۔

مزید تفصیل "نژاد" کی اصطلاح میں ہے۔

تشریف میں اخفاء کرنا:

۷۔ تشبہ میں سات آیت پڑھنا ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ تشبہ زمر سے نہیں پڑھتے تھے، اس لئے کہ اگر جہ فرماتے تو اسی طرح منقول ہونا جیسا کہ قرأت کا جہ منقول ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ تشبہ میں اتنا دوسرا بھی سنت ہے (۲)۔

صاحب "المعنی" فرماتے ہیں: اس میں نہیں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے (۳)۔

تشہد چھوڑنے پر کیا مرتب ہوگا:

۸۔ اگر ترک تشہد سہوا ہوا ہو تو علم میں فقہاء کے اختلاف کے باوجود ان کے درمیان تعدد اولیٰ (تعدد اخیرہ سے پہلے والے) میں تشہد ترک کر دینے پر جحد و سہو کی مشروعیت میں کوئی اختلاف نہیں ہے،

(۱) ابن حلیہ بین ۱۲۵۵ھ ہجری ۱۳۱۳ھ طبع دارالکتب العربیہ، بیروت  
۲۹۹ھ اور اس کے بعد کے صفحات طبع مکتبہ المستقیمہ، بیروت ۵ھ طبع  
مطبع دارالاجواء، کتب العربیہ، روضۃ الفائزین ۱۲۶۶ھ، ۲۲۹ھ، بیروت ۵۳ھ  
کشاف المصنوع ۳۲۲ھ

(۲) حوریت نامی السہ بنحو الشہد کی روایت ہو اور (۱۰۲ طبع  
عبد العباس) اور زیدی (۱۲/۸۳ طبع صفی الحسن) نے کی ہے اور  
احسن کرے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(٣) الجيوب المسترخية من ٢٢ سم إلى ٢٣ سم، الغش ٥٥ سم.

ان طرح صحیح مذہب کے مطابق ان کے ایک ہی کے الفاظ کے درمیان ترتیب مستحب ہے، لہذا اگر ایک کو دوسرے پر مقدم کر دے تو جائز ہوگا، اور ایک قول کے مطابق ”فاتح“ کے الفاظ کی طرح تشہد کے الفاظ کی ترتیب چار نہیں ہے (۱)۔

حسابد کی رے یہ ہے کہ ٹر کوئی میٹاٹھ ساتھ کر دیا جو بعض  
ماثورہ شہدات میں ساتھ ہے تو اس قول کے مطابق اس کا تشہید صحیح  
ہوگا۔ ورنہ ہم کی روایت میں ہے کہ "رو" یا کوئی دوسرا حرف ساتھ  
کر دیا تو بھی نماز کا عاودہ کرے گا اس لئے کہ حضرت اس قول ہے  
کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم اس طرح یا رکھتے تھے  
جیسے قرآن کے حرف یاد رکھتے تھے (۴)۔

تشیبہ طبعیہ

۵۔ مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ پہلے تشہد میں بیعتنا سنت ہے، اور حنفیہ میں سے طحاوی اور کوفی کا بھی یہی قول ہے۔  
اور حنفیہ کے یہاں اصح قول یہ ہے کہ وہ واجب ہے اور حنابلہ کا بھی یہی قول ہے۔

دوسرے تشبیہ میں چاروں ارکان کے نزدیک تشبیہ کے قدر جیسا  
رکن ہے، اسی کی تعبیر حنفیہ نے فرضیت سے "ارغیہ حنفیہ" سے بھی  
وجوب و فرضیت سے کی ہے (۳)۔

اور جہاں تک تشہد میں بیٹنے کی حیثیت کا تعلق ہے تو اس کی "تفصیل" "جلوس" کی اصطلاح میں ہے۔

( ) سہ ہجرت جمعہ

(۴)  $\Delta^2 A_n = \Delta^2 A_{n-1}$

(۳) ابن ماجه ۱۰۱، الإتيار ۵۳، ۵۴، القوانين ۱۹،  
خوارزمي ۲۸، معاني الحقوق ۲۴، نهج ۵۲۰، ۵۲۱،  
بعضی ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، کتاب الفتن ۳۸۵

## تشہد ۹

نماز کے آخر میں قعدہ کرتے ہوئے تشہد کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی شریعت میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے (۱)۔

اور نماز تک قعدہ و اخیر و میں نبی کریم ﷺ پر درود کے صحیفہ اور اس کے تعلق لامل کا تعلق ہے تو فقہاء نے اس کی تفصیل کتب فقہ میں اس کے محل میں کی ہے (۲) نیز دیکھئے: "الصلاة على النبي ﷺ" کی اصطلاح۔



اور اس کو بعد چھوڑنے پر اس کے درمیان اختلاف ہے۔ چنانچہ حنفیہ و شافعیہ کے مطابق حنا بل نماز میں اسے کو جب کہتے ہیں۔

ورما لکیر، ثانیہ نیز و ہری رہیت کے مطابق حنا بل یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس حالت میں بھی مصلیٰ پر بعد ہوسا مضامین ہے۔ قعدہ نیز و میں تشہد چھوڑنا اگر عدا ہو تو حنفیہ، ثانیہ حنا بل کا مسلک و ما لکیر کا ایک قول یہ ہے کہ نماز کا عداد واجب ہے۔

ثانیہ حنا بل کے نزدیک سہو کی صورت میں بھی عداد واجب ہوگا و حنفیہ و ما لکیر کی اس حالت میں رائے یہ ہے کہ اس پر سجدہ سہو ہوگا (ک)۔

جہاں تک و رعت و اولیٰ نماز میں قسری یا تین رعت و اولیٰ نماز میں چوتھی یا چار رعت و اولیٰ نماز میں پانچویں رعت کے لئے کھڑے ہو جائے و لئے شخص کے سے تشہد کی طرف لوٹنے کے حکم کا تعلق ہے تو فقہاء نے اس کی تفصیل "کتاب الصلوة" میں "سجدہ سہو" کی بحث کرتے وقت کی ہے۔

تشہد میں نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا:

۹۔ صہور فقہاء کی رائے ہے کہ مصلیٰ قعدہ اولیٰ میں نبی کریم ﷺ پر درود بھیج کر تشہد میں رہا تو نہیں کرے گا، یعنی ثاری و اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

و ثانیہ کا قول فقہ یہ ہے کہ پہلے قعدہ میں درود پڑھنا مستحب ہے، و یہی قول شخص کا ہے۔

(۱) الاختیار ۱/ ۵۳، ۵۴، ابن ماجہ ۱/ ۳۳۳، الترمذی ۱/ ۵۰، روحد

الاکسیر ۱/ ۳۳۳، الترمذی ۱/ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴،

## تشہیر ۱-۵

ب- ستر:

۳- ستر کے معنی میں: رد، نا، اور ٹانگ دینا یہ تشہیر کی ضد ہے۔

اجمانی حکم:

۴- تشہیر کا حکم جس سے تشہیر صادر ہو اس کے اعتبار سے، نیز جس کی تشہیر کی جائے اس کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، چنانچہ کبھی کبھی تشہیر لوگوں کی جانب سے مد "ت یا فیت کے طور پر ایک دوسرے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی حاکم کی جانب سے مد "یا تحریرات میں ہوتی ہے، اس کی ضمانت، مل میں آ رہی ہے:

اہل: لوگوں کا ایک دوسرے کی تشہیر کرنا:

اصل یہ ہے کہ لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے عیوب بیان کر کے یا نقص نکال کر تشہیر کرنا حرام ہے۔

اور کبھی یہ مباح یا واجب ہوتی ہے، تشہیر کے حرام یا مباح یہ واجب ہونے کا مطلق اس وقت سے ہے جس سے مشہر بہ (حس کی تشہیر کی جارہی ہو) متصف ہو۔

۵- مندرجہ ذیل حالات میں تشہیر حرام ہے:

الف- جب مشہر بہ (جس کی تشہیر کی جارہی ہو) اس چیز سے بری ہو جو اس کے بارے میں پھیلائی جارہی ہے، اور اس میں اصل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "بِئِنَّ الدِّينَ يُحِبُّونَ كُنْ نَشِيعَ الْفَاحِشَةِ فِي الدِّينِ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" (۱) (یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین کے درمیان بے حیائی کا بچہ چار ہے ان کے لئے سزائے دردناک ہے دنیا میں

(۱) سورہ نور ۲۴-۱

## تشہیر

تعریف:

اسلمت میں تشہیر "شہورہ" (بمعنی اعلان کیا اور پھیلا یا) سے ماخوذ ہے، شہور بہ کا معنی ہے: اس کے بارے میں برائی پھیلائی، شہورہ تشہیرا لاشہور کا معنی (اس کو شہرت دی تو وہ مشہور ہو گیا) اور شہرت کے معنی: معاملہ واضح ہونے کے ہیں (۱)۔

ورفقہاء کے یہاں اس لفظ کا استعمال لغوی معنی سے الگ نہیں ہے (۲)۔

متعلقہ غلط:

ب- تحریر:

۲- تحریر: حد سے کم درجہ کی تادیب اور بات کو کہتے ہیں۔ تشہیر سے زیادہ عام ہے، اس لئے کہ یہ تشہیر سے بھی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ سے بھی (۳)۔

لہذا تشہیر تحریر کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

(۱) سب العرب، المصباح لمیر، المصباح للجویری، تاج المعروس، دارہ "شہور"۔

(۲) الموسوۃ السنویۃ ۱۹۸۵، مع الجلیل ۱۳۸۳، ۲۳۲، معنی لکناج ۱۱۱۱،

کتاب القناع ۱۲۷، المصباح ۳۳۰۲۔

(۳) المصباح لمیر، المصباح ۵۸، ۷۳۔

(بھی) وراثت میں (بھی) اللہ علم رکھتا ہے، اگر تم علم نہیں رکھتے۔  
 ورنہ نبی کریم ﷺ کا قول ہے: "ایسا رجل اشاع علی رجل مسلم کلمۃ وہو مہیا بریء یوی ان یشہ بہا فی المہیا، کان حقاً علی اللہ تعالیٰ ان یرمہ بہا فی النار" (جو شخص بھی کسی مسلمان کے بارے میں ایسی بات چھیلائے جس سے وہ بری ہو اس کے ذریعہ وہ اسے دنیا میں عیب لگاتا چاتا ہوتا اللہ پر وہ جب ہے کہ اس کی وجہ سے، سے جسم میں جو تک ہے)۔ پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ سے اس کے مصداق کی تائید فرمائی: "ان الذین یحیون ان تشیع الفاحشۃ" (۱) (یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین کے درمیان بے حیائی کا پتہ چارے)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایسا کام کرنے والوں کی عزت فرمائی اور ان کو عذاب عظیم کی دھمکی دی، اور یہ بات ان آیات میں ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ کی شان میں اس وقت مازل ہوئیں جب بہت ور بہتان لگانے والوں نے جھوٹ اور افتراء کر کے آپ پر الزام لگایا اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "ان الذین جاءوا بالافک غضبۃ منکم" (۲) (جسک جن لوگوں نے یہ طوفان برپا کیا ہے وہ تم سے یک (چھوٹا سا) گروہ ہے)۔

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "والذین یؤذون المسلمین والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتاناً واثماً"

(۱) حدیث: "ایما رجل اشاع علی رجل مسلم کلمۃ۔" کی روایت طبرانی نے تقریباً قریب الفاظ میں کی ہے اور اس کی سند صحیحہ ہے، جیسا کہ مذری کی تقریباً قریب (۵/۱۵۷ طبع بغداد) میں ہے۔

(۲) سورہ نور ۱۱ اور دیکھئے المایع الاحکام القرآن ۲۰۶/۱۲، مختصر تفسیر ابن کثیر ۵۹۳، ۵۹۴۔

اور حدیث: "افک" کی روایت بخاری (۸/۲۵۲ طبع دمشق) اور مسلم (۳/۲۱۲ طبع بیروت) میں لکھی ہے۔

فیہ" (۱) اور جو لوگ ایذا پہنچاتے رہتے ہیں ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بدہوں اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہوتا، وہ لوگ بہتان اور سرخ ناد کا بار (اپنے اپنے) لیتے ہیں) کے بارے میں ابن کثیر فرماتے ہیں: "یعنی اس کی طرف ایسی چیز منسوب کرتے ہیں جس سے وہ بری ہیں، انہوں نے اس کو نہیں کیا ہے، اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے بارے میں اس کو نفیست اور نفس نکالنے کے سے یہ بات کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "ربی الربا عند اللہ استحلل عرض اموی و مسلم" (اللہ کے نزدیک سب سے بڑا سودیسی مرد مومن کی عزت و آبرو کو حائل سمجھتا ہے)، پھر آپ ﷺ نے ۱۴ احادیث فرمائی: "والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات" (۲)، اور نبی کریم ﷺ کے ارشاد: "من سماع سمع اللہ بہ" (جو تشہیر کرے اللہ اس کی تشہیر کرے گا) کے معنی کے بارے میں کہا گیا ہے: یعنی جو لوگوں کے عیوب کی تشہیر کرے اور اسے پھیلائے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو ظاہر کر دے گا (۳)۔

اور اسی قبیل سے اشعار کے ذریعہ جو کرنا بھی ہے۔ ابن کثیر فرماتے ہیں: جو اشعار مسلمانوں کی عزت و آبرو کی بے حرمتی پر مشتمل ہوں وہ سننے والے پر حرام ہوں گے (۴)۔

(۱) سورہ احزاب ۵۸۔

(۲) حدیث: "ربی الربا عند اللہ استحلل۔" کی روایت ان الفاظ میں ابو یعلیٰ نے کی ہے اور اس حدیث کے تمام روی صحیح بخاری کے روی ہیں، جیسا کہ مذری نے "تقریباً قریب" (۳/۵۰۳ طبع مصطفیٰ بیروت) میں کہا ہے اور اس کی روایت ابو داؤد (۵/۱۳۳ طبع عزت عبد الحماس) اور احمد (۱۹۰/۱۹۰ مکتب الاسلامی) نے تقریباً قریب الفاظ سے کی ہے اور سیوطی نے اس کی سند کی تحسین کی ہے (فیض القدیر ۵۳۱/۲)۔

(۳) مختصر تفسیر ابن کثیر ۳/۱۱۳، فتح الباری ۱۱/۳۳۷ اور حدیث: "من سماع سمع اللہ بہ" کی روایت بخاری (فتح الباری ۱۳/۱۲۸ طبع دمشق) اور مسلم (۳/۲۲۸ طبع بیروت) میں لکھی ہے۔

(۴) ابن کثیر ۵/۱۲۸، مفتی محمد ج ۳/۳۱۲۔





نے رات اس طرح گزری تھی کہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کر رکھی تھی  
صبح اس نے اللہ کے ستر کو چاک کرنا شروع کر دیا۔

وہ مسند پر خود اپنی پردہ پوشی کرنا اس صورت میں بہت ہی  
جب کوئی شخص کام کرے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا قول ہے:  
”من اصاب من هذه القادورات شيئا فليستر  
بستر الله“<sup>(۱)</sup> (جو شخص ان گندگیوں میں سے کسی میں ملوث  
ہو جائے تو وہ اللہ کے ستر سے پردہ پوشی کرے)۔

#### ۶- مندرجہ ذیل حالات میں تشیخ جائز ہے:

الف۔ اس شخص کے تعلق جو مال یا معصیت کرنا ہو، لہذا جو  
اپنے نسل کو کھلم کھلا کر کرنا ہو اس کا ذکر کرنا جائز ہوگا، اس لئے کہ  
مال یا نسل کرے، لے کو اس کا کرنا یا جاننا نہیں معلوم ہوتا، اور اس  
کے حق میں اس کو غیبت نہیں سمجھا جائے گا اس لئے کہ جو حیا کا بار  
تاریخیکہ اس کی غیبت کیا ہے؟ مگر یہی کہتے ہیں: نسل کا اعلان کرے  
و لے جیسے مروء القیس کا قول: فمثلک حبلى قد طرقت و  
موضع (تمہاری طرح کی حاملہ اور دھوہ پلانے والی عورتوں کے  
پس میں رات میں جا چکا ہوں) کہ وہ اپنے شہر میں رہنا پہنچ کر رہا  
ہے، اس کے نسل کی حکایت کرنے میں کوئی ضرر نہیں ہے، اس لئے کہ  
سے سن کر اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، بلکہ ان رسوائیوں پر لاش  
وفات وہ خوش ہوگا، بہت سے چور چوری کرے، لہذا نہ سے

(۱) کتاب الترمذیہ ۱/۴۶۷، المراقب بپاش خطاب ۱/۱۶۶، مفتی کتاج  
۵۰۳۔

اور حدیث: ”من اصاب من هذه القادورات شيئا فليستر بستر الله“ کی روایت  
، لک نے مؤلف (۸۲۵۴ طبع ذوالعقد المآلی) میں نیز بیعتی (۲۳۰۸ طبع  
در المرقفہ) اور حاکم (۲۳۳ طبع المکتب المرقفہ) نے کی ہے اور حاکم نے  
فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرطوں کے مطابق صحیح ہے اور وہی ہے بھی اس کو  
ثابت ما ہے۔

گھر میں اور عظیم قلموں کی، یورپین پینا گے پر قادر ہو جانے پر فخر  
کرتے ہیں تو ان مردہ ہوں سے تعلق اس طرح کی چیزوں کا یہ کرنا  
حرام میں ہوگا۔

اور مسلم شریف کی حدیث: ”من ستر مسهما ستره الله“<sup>(۲)</sup>  
(جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا) کی  
شرح کرتے ہوئے ”الامال“ میں فرمایا: یہ پردہ پوشی مشہور نہ ہونے  
والوں کے بارے میں ہے۔ خیال کہتے ہیں مجھ سے حرب نے یہ  
نیا کہ میں نے امام احمد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب امی اپنے نسل کا  
اعلان کرنا ہو تو اس کی غیبت (ناراد) میں ہے۔

اور ابن عساکر نے کتاب بھجة المجالس میں نبی کریم  
ﷺ سے نقل کیا ہے کہ: ”ثلاثة لا غيبة فيهم: الفاسق المعص  
بفسقه، وشارب الخمر، والسلطان الجائر“<sup>(۳)</sup> (تین  
آدمیوں میں کوئی غیبت نہیں ہے، اپنے نسل کا اعلان کرنے والا،  
شراب پینے والا اور ظالم بادشاہ)۔

ب۔ جب تشیخ مسلمانوں کی غیر خواہی مردن کو چوکانا کرنے  
کے لئے رہے ہو جیسے رادیوں، دواہوں اور صدقات، وقایہ مرتقیوں  
کے لئے، اور اس کی طرح کرنا، رہا مصنفات نے غیبت نہ ہونے کے

(۱) حدیث: ”من ستر مسهما ستره الله“ کی تخریج بخلاف ۳ میں گذر چکی ہے۔  
(۲) المرقفہ لقرنی ۳/۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶،

باوجود یہ نسل پر بدعت کے ساتھ اس کی ہجرت دیتے ہوئے افتاء یا  
مذہب میں مشغول ہونے والوں اور ان اصحاب حدیث اور جالمین  
علم و تشہیر سے جن کی تہلیل کی جاتی ہو تو ان لوگوں میں سے جس کی  
اس سلسلہ میں تہلیل کی جاتی ہو اور اس کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا  
ہو اس کی تہلیل سے اور یہ حالات کا ظہر کرنا اس کے جاننے  
والے پر واجب ہوگا تاکہ اس سے ہجرت نہ نکلیا جائے اور اللہ کے  
کے سب سے میں سے شخص کی تہلیل نہ کی جائے جس کی تہلیل جاری نہیں ہے۔  
اور اس موقع پر یہ دوپٹے نہ پندیدہ ہے۔ نہ مہاجر۔ نہ نہ قدیم و جدید  
میں مت کی رے اس پر مشق ہے (۱)۔

قرآن فرماتے ہیں: بدعت والوں اور مکرر لوگوں تصانیف والوں  
کے عیب و فسق کی بنا پر اس بات کی کہ وہ حق پر نہیں ہیں۔ لوگوں کو تشہیر  
کرنی چاہیے تاکہ کمزور لوگ ان سے اجتناب کریں اور اس میں  
بتا، نہ ہوں، ورمکن حد تک ان مفاسد سے نفرت لانی جائے۔  
بشرطیکہ اس بارے میں سچائی سے تہلیل نہ کیا جائے، اور ان اصحاب  
بدعت پر ایسے نوازش کے سلسلہ میں جھوٹے الزامات نہ لگائے  
جائیں جو انہوں نے نہ کئے ہوں، بلکہ ان کے اندر تنفر کی جو باتیں  
ہیں انہیں پر کھنکھایا جائے، چنانچہ بدعتی کے بارے میں یہ نہ کہا جائے  
کہ وہ شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے، اور نہ ہی اس طرح کی کوئی اور  
ایسی بات کہی جائے جو اس میں نہ ہو۔

حدیث و اخبار کے مخرج راویوں اور مکتبوں کی تہلیل میں ان  
طلبہ کے سے کتابیں جھانکنا جو اس کو سنبھالیں، ان سے قاعدہ و احکام میں  
وہ کہیں دھرم تک پہنچیں اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ شریعت  
کو منہجہ کرے کا مقصد مسلمانوں کی خیر خواہی اور خالص فتنہ کی رضاء  
کا حصول ہو۔

(۱) الروایۃ ۳/۲، کتاب ۱۳۶، کتاب الترمذیہ ۲۶۶۱۔

اشنایا عزت و آبرو پر عیسگانے کے سے یہ خواہشات کا تابع  
ہو کر دینا حرام ہے، اگرچہ راویوں کے یہاں اس کا قاعدہ حاصل  
ہی نہیں نہ ہو جائے (۱)۔

خطیب شریف فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں کی ایک جماعت  
سے کہے: تم لوگ فلاں سے حدیث مت سنو اس سے کہ وہ غلط  
فرماتا ہے، یا اس سے استغناء مت کرو اس سے کہ وہ صحیح فتویٰ نہیں  
دیتا، تو یہ لوگوں کی غیر خواہی ہے، "لام" میں اس کی صراحت ہے،  
فرمایا: یہ عیت نہیں ہے اگر ایسے شخص سے کہے جس سے اس کی اتباع  
کرنے اور پیروی کر کے غلطی کرنے کا خوف ہو (۲)، اور اسی کے مثل  
"اللوکھ اللوکی" میں بھی ہے (۳)۔

نوی فرماتے ہیں: مسلمانوں کو شر سے ڈرنا اور بھیبت کرنا  
جائز ہے، اور یہ کئی طرح ہوتا ہے، اسی میں سے ایک حدیث کے  
مخرج راویوں اور گوہروں کی حرج کرنا ہے، اور یہ باجماع مسہمین  
جائز بلکہ حاجت کی وجہ سے واجب ہے۔

امری میں سے یہ ہے کہ جب کوئی آدمی تم سے نکاح کا رشتہ  
کام کرے یا شرکت کرنے یا پتی بیعت رکھنے یا چنے پس بیعت  
رکھنے یا اس کے علاوہ کوئی امر معاہدہ کرنے کے سے مشورہ کرے تو  
تمہارے اوپر واجب ہے کہ اس کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو  
خیر خواہی کے طور پر اس سے بیان کرو (۴)۔

اور "معنی الحکام" میں ہے: جو شخص مذہب، فتویٰ، موعظہ کے  
درپے ہو اور اس کی اہمیت نہ رکھتا ہو تو اس پر نکیہ کی جائے اور اس

(۱) الفروق القریب ۲۰۶، ۲۰۷۔

(۲) معنی الحکام ۲۳۵۔

(۳) الخواکیر والوکی ۲۷۰۔

(۴) الاذکار للوکی ۲۹۲۔

کے معمد کی تشہیر کی جائے کی تاک اس سے ہوا کا نہ کھایا جائے (۱)۔

دوم: حاکم کی طرف سے تشہیر:

حاکم کی طرف سے جنس لوگوں کی تشہیر حدود یا قریب میں ہوتی ہے۔

غ- حدود کے سلسلہ کی تشہیر:

۸- فقہاء فرماتے ہیں: حدود کو ایک جماعت کی موجودگی میں تمام کرنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَلْيَشْهَدْ عَنِ الْبَيْنَةِ حَاضِرَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" (۲) اور چاہئے کہ "ہوں کی برائے وقت مسدئوں کی ایک جماعت حاضر رہے" کا ساقی فرماتے ہیں: یہ آیت اگرچہ حد زنا کے بارے میں وارد ہوئی ہے، لیکن اس سلسلہ میں روہونے والی آیت دلائل تمام حدود میں وارد بھی جائے کی اس سے کہ تمام حد "فانفسہ" یک ہی ہے یعنی عوام کو زنا متوجہ کرنا۔ یہ اسی وقت حاصل ہوگا جب اقامت حدود ہر عام ہو، اس لئے کہ جو لوگ حاضر ہیں وہ سزا کو دیکھ کر خود اس جرم سے باز رہتے ہیں اور جو لوگ نہیں ہیں وہ ضد لوگوں کے خبر دینے سے باز رہتے ہیں۔ "تمام لوگوں کے حق میں زجر واقع ہو جاتا ہے" (۳)۔

۹- عبد الملک بن حبیب کہتے ہیں: اقامت حد کو ماننا یہ ہر غیر معنی ہونا چاہئے تاکہ لوگ اس چیز سے باز رہیں جو اللہ کے ان پر حرم کی ہے (۴)۔

۱۰- مطرف کہتے ہیں: ہمارے زمانہ ایک لوگوں کے ہاں میں سے

یہ بھی ہے کہ ہل فستق مردوں اور عورتوں کی تشہیر کی جائے، اور حد

(۱) منی المحتاج ۲۱۱۔

(۲) سورہ نور ۴۔

(۳) بدیع الصنائع ۷/ ۶۱، ۶۰۔

(۴) التبعہ دہامش فتح الملیٰ ملائک ۲۶۹/۲۔

میں ان پر کوڑے لگانے پر لازم ہونے والی سزاؤں کا عدل کیا جائے اور عورت کا چہرہ کھولا جائے (۱)۔

اور امام مالک سے شراب پینے اور تہمت لگانے کی وجہ سے جس کو کوڑے لگائے گئے ہوں اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ آپ کی یہ رائے ہے کہ ان کو اور شرابیوں کو گھمایا جائے؟ فرمایا: جب وہ فاسق اور عاصی شرابی ہوں تو میری رائے یہ ہے کہ اس کو گھمایا جائے، ان کے جرم کا اعلان کیا جائے اور انہیں رسوا کیا جائے (۲)۔

۱۱- حد برق کے بارے میں فقہاء فرماتے ہیں: تہب یہ ہے کہ کاٹے ہوئے عضو کو متحد (جس پر حد لگانی گئی ہو) کی گردن میں لٹکایا جائے، اس لئے کہ اس سے لوگوں کو باز رکھنے میں مدد ملے گی، "عنتر بن فضالہ بن عبید" سے روایت ہے: "فی الہی عینہ فی سارق قطع بدم، ثم امر بها فلعنت فی عقیقہ" (نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسا چور لایا گیا جس کا ہاتھ کاٹا جا چکا تھا تو آپ ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ اس کی گردن پر لٹکادیا گیا)، اور یہی کام حضرت علیؑ نے بھی کیا (۳)۔

"الدر المختار" میں یہ حدیث نقل کی ہے: "عابال العامل بعینه، فباتی فیقول: ہذا لک و ہذا لی، فہلا جس فی بیت أبیہ وامہ فیسطر فہدیٰ لہ أم لا؟ والدی نفسی بیدہ لا یاتی بشیء إلا جاء بہ یوم القیامۃ یحمدہ عسی رقیبہ، ان

(۱) التبعہ ۲۱۱/۲۔

(۲) التبعہ ۲۱۱/۲۔

(۳) المہذب ۲/ ۲۸۳، منی المحتاج ۲۱۱/۲، المنی ۲۶۱/۲، حضرت نضر کی حد سے کی روایت ابو داؤد (۳۱۱۱۵) تحقیق عزت عبد الدعا (۱) اور منائی (۲۲۸) طبع المکتبۃ النجاریہ نے کی ہے۔  
وہابی نے فخر ملا: تاج بن مرطاة (بھی جو اس کی سند میں ہیں) صیف ہیں،  
اور ان کی حد سے سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

## تشہیر ۹

کے مختلف ہونے «رزمانوں» مردانوں کے مختلف ہونے کے اعتبار سے زاہد کو بے قید و آزاد و توجہ یا تشہیر وغیرہ سے ہوتی ہے۔

اس بنیاد پر تشہیر کے درمیان تعزیر یا بڑے ہونے جہد حاکم اس میں مصلحت جانے اور یہ حکم فی الجملہ ہر ایسی معصیت کے بارے میں ہوگا جس میں کوئی حد اور کفارہ نہ ہو۔

ماوردی کہتے ہیں: «در تعزیر ہن لگوں کی تنبیہ میں مصلحت دیکھتے تو اس کو اس کی تشہیر کرنے» اور اس کے تہ ائم کا حد کرنے کا حق ہے۔ یہ اس کے لئے جائز ہوگا کہ۔

مزید کہتے ہیں: تعزیر کی سزا میں ستر عورت کے بقدر کپڑوں کو چھوڑ کر جھینڈ کو تھیل بنا «لوگوں میں تشہیر کرنا» اس کے نادر کا حد کرنا اس صورت میں جائز ہوگا جب اس سے بڑھتا ہو سزا ہو ورنہ تو پندہ کرے (۲)۔

«درین فرحوں کی» تہ «قاع» میں ہے: «تر قاضی گھیا لوگوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ان کے تہ تم کی تشہیر کرنے میں مصلحت دیکھتے تو ایسا کرے» (۳)۔

نیز «درین فرحوں فرماتے ہیں: جب قاضی ظمان فیصد کرے اور یہ قلع اس پر بینہ سے ثابت ہو جائے تو اس کو تکلیف دہ سزا دی جائے گی» سے معزول کر دیا جائے گا، اس کی تشہیر کی جائے گی اور اسے رسوا کیا جائے گا (۴)۔

«در کشاف القناع» میں ہے کہ دلاں عورت - جو عورتوں اور مردوں کو برائی پر آمادہ کرتی ہو - تم سے کم و جب ہونے والی سزا مردانہ مارا جاتا ہے، «اور اس کی اس طرح تشہیر ہونی چاہئے کہ

کان بعیرا له دعاء، او بقرفة لها خوار، نو شاة نعر» (۱)  
(کیا ہو گیا ہے صدق و صول کرنے پر مامور کارکن کو جس کو ہم بھیجتے ہیں ورنہ «تر کہتا ہے کہ یہ آپ کا ہے» اور یہ میرا ہے تو وہ اپنے مال آپ کے گھر یوں نہیں بیٹھ جاتا ورنہ یوں نہیں دیکھتا کہ اس کو یہ یا جاتا ہے یا نہیں؟ اس وقت کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ جو چیز بھی (پسے) لاتا ہے قیامت کے دن اس کو اپنی زبان پر لا کر لائے گا «تر ہم ہو تو اس کے بلبلانے کی آواز ہونی گائے ہونی تو اس کی» ورنہ ہوگی ورنہ ہونی تو وہ میں میں رتی ہوگی)۔

بن عابدین فرماتے ہیں: «من منیر کے بقول اس حدیث سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ حکام نے چوروں وغیرہ کی تشہیر کے لئے گھسی بجائے تاکہ کسی حدیث سے خد یا ہے» (۲)۔

اسی طرح ڈاکو کو سولی دیئے جانے کی صورت میں قتا فرماتے ہیں: «اس کو تین دن تک سولی پر لٹایا جائے گا تاکہ اس کے حال کی شہادت ہو جائے، ورنہ مکمل ہو جائے» «من قد مرہ کہتے ہیں: سولی کی مشرعیعت و سزا کو باز رکھنے کے لئے ہوتی ہے تاکہ اس کا معاملہ مشہور ہو جائے» (۳)۔

## ب۔ تعزیر کے سلسلہ کی تشہیر:

۹۔ تشہیر بھی تعزیر کی ایک قسم ہے، یعنی وہ تعزیری سزا ہے۔

در یہ معصوم ہے تعزیر کی جس «در تقدیر کی تحدید حاکم کی رائے پر منحصر ہے، چنانچہ وہ لوگوں کے مراتب کے مختلف ہونے، گناہوں

( ) حدیث: «ما مال العامل لبعثه فيكفي فيقول...» کی روایت بخاری (فتح البری ۱۳/۶۳ طبع استغبر) اور مسلم (۳۳/۳۳ طبع عیسیٰ الخلیلی) کے کی ہے۔ لقاد بخاری کے ہیں۔

(۲) ابن ماجہ ج ۱/۱۹۴

(۳) منی النجاشی ج ۱/۵۸۲، الخلیلی ج ۱/۲۹۱، ۲۸۸۔

(۱) الاحکام ص ۱۵۵، ماوردی ج ۱/۲۲۱۔

(۲) ماہد مراجع ج ۱/۳۹۔

(۳) تہرۃ القام، حاشیہ فتح الملی ۲/۳۶۔

(۴) ماہد مراجع ج ۱/۳۱۵۔

مردوں اور عورتوں میں مشہور ہو جائے تاکہ لوگ اس سے اجتناب کریں (۱)۔

البتہ اس کو ٹھوکر کھانا چاہئے کہ تقبلاً، ہمیشہ تشیہ کو جوئے کواد کی تعزیر میں بیان کرتے ہیں، جس سے اشارہ ملتا ہے کہ جوئے کواد کے سلسلہ میں تشیہ واجب ہے، اور ایسا اس شمار کو بار میں شمار کرنے کی وجہ سے ہے۔

ثابہ زور (جوئے کواد) کے سلسلہ میں قاضی شریح کے فعل کو بنیاد بنا کر امام ابو حنیفہ قول مشہور میں فرماتے ہیں: اس کو کشت کر دیا جائے، تشیہ کی جائے اور مارا نہ جائے، صاحبین نے اس کو مارنے اور قید کرنے کا اضافہ کیا ہے (۲)۔

بن قدامہ بن کریم رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث بیان کرتے ہیں: ”الا ایتکم ہاکبر الکبانو؟ قالوا: ہلی یا رسول اللہ، قال: لا، اشراک باللہ وعقوق الوالدین، وکان متکنا فجلس، فقال: الا وقول الرور وشهادة الرور، فما زال یکررها حتی قلسا، لبتہ سکت“ (۳) (کیا میں تم کو سب سے بڑے نبیرہ (گنہگار) کی خبر نہ دوں، لوگوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو (سیدھے) بیٹھ گئے، اور فرمایا: سن لو اور جھوٹی بات، اور جھوٹی شہادت، اور آپ ہمہ ہمہ اس کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے بباک دلاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے)۔

پھر بن قدامہ فرماتے ہیں: لہذا جب حاکم کے پاس کسی شخص

کے بارے میں ثابت ہو جائے کہ وہ جاں بوجھ کر جھوٹی گواہی دیتا ہے تو ائمہ اہل علم کے قول میں اس کی تعزیر اور اس کی تشیہ کرے حضرت عمرؓ سے یہی مروی ہے۔ اور حضرت شریح، لقاسم بن محمد، امام بن عبد اللہ، ابو ائی، ابن ابی لیلی، امام مالک، امام شافعی، اور ہمد کے قاضی عبد الملک بن یعلیٰ بھی ان کے قائل ہیں (۱)۔

اور ”کشاف القناع“ میں ہے: جس پر تعزیر واجب تھی جب اس کی تعزیر کر لی جائے تو کسی مصالحت کی وجہ سے حاکم پر اس کی تشیہ واجب ہوگی جیسے کہ جوئے کواد (کی تعزیر کے بعد تشیہ) تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے (۲)۔

اور ”تہذیب نظام“ میں آیا ہے: تعزیر کوڑے لگانے، ہاتھ سے مارنے اور قید کرنے کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، بلکہ یہ تو امام کے اجتہاد کے حوالہ سے لیا گیا ہے، جو ہر طریقہ نے ”اخبار اختلاف المتحدین“ میں فرمایا ہے کہ دو حضرات آدمی کے ساتھ اس کی سزا اور اس کے تمام کی مقدار کے اعتبار سے برتاؤ کرتے تھے، چنانچہ بعض کو مارا جاتا، بعض کو قید کیا جاتا اور بعض کو مغلوں میں بیروں کے مل کھڑا کر دیا جاتا اور بعض کا عمامہ چھین لیا جاتا تھا۔

قرآنی فرماتے ہیں: تعزیر زمانوں اور علاقوں کے بدلنے سے بدل جاتی ہے، چنانچہ بعض ملکوں کی بعض تعزیریں بعض دوسرے ملکوں میں اکرام ہوسکتی ہیں، جیسے کہ چادر کاٹ ڈالنا شام میں تعزیر نہیں ہے، آرام ہے، اور رخصت مانگنا شام میں درست نہیں ہے، مصر، عراق میں درست ہے۔

پھر صاحب ”تہذیب نظام“ فرماتے ہیں: تعزیر کسی شخص فعل یا معین قول کے ساتھ مخصوص نہیں ہے: ”لقد عرد رسول اللہ

(۱) کشاف القناع ۱/۱۳۷۔

(۲) ابن ماجہ ۱۹۲۳، ۳۹۵۳، ۳۹۵۴، ۳۹۵۵، ۳۹۵۶، ۳۹۵۷۔

(۳) حدیث: ”الا ایتکم ہاکبر الکبانو؟ قالوا: ہلی یا رسول اللہ؟“ کی روایت بخاری (فتح البرکۃ ۱۰/۳۰۵ طبع انتقادی) اور مسلم (۱/۱۰۷ طبع عینی) میں لکھی گئی ہے۔

(۱) انبی ۱/۲۶۱۔

(۲) کشاف القناع ۱/۱۲۵، ۱۲۷۔

ﷺ بالهجر، وذلك في حق الثلاثة الذين ذكرهم الله تعالى في القرآن الكريم، فهجروا خمسین يوماً لا يكسبهم أحد<sup>(۱)</sup> (چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بایکات کے درمیان تعزیری، وریہ تعزیراں تیں حضرت کے حق میں ہونی تھی جن کا ذکر قرآن میں ہے، چنانچہ پچاس دن تک ان کا بایکات رکھا گیا تھا، ان سے کوئی بات نہیں کرتا تھا)۔

”وعمر رسول الله ﷺ بالعمى، فامر بإخراج المحنثين من المدينة ونفيهم“<sup>(۲)</sup> (اور نبی کریم ﷺ نے شہر بدر کے بھی تعزیر فرمائی چنانچہ محنثوں کو مدینہ سے نکالنے اور شہر بدر کے ہاتھ لگوانے کا حکم فرمایا)۔

اور ”مغنی المحتاج“ میں ہے: امام تعزیر کی نوعیت اور مقدار کے بارے میں اجتہاد کرے گا، اس لئے کہ شرعی طور پر اس کی تحدید نہیں کی گئی ہے، لہذا سب سے صحیح کو اختیار کرے میں اجتہاد کرے گا اور اسے اختیار ہوگا کہ جس کے بارے میں اس کا اجتہاد شیخ کی طرف جاتا ہو اس کی تشبیہ کرے اور مومنوں کے اختیار ہوگا، اور مدد سولی دینے کا بھی اختیار ہوگا، یعنی اس کو کسی بلند جگہ میں باندھ دے پھر چھوڑ دے، ایسا تین دن سے زیادہ نہ کرے اور اس مدت میں کھانے پینے و نماز پر حصر سے اس کو نہیں روکا جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

اسیہ نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جب امام کی رائے ہو تو یک تعزیری کے طور پر تشبیہ پر اکتفا کرتا ہے اور اس کے

(۱) التبرہ ۳/۲۹۵، ۲۹۶، اور حدیث ”ہجر الثلاثة الذين دخلوا“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۳۲/۸ طبع انتقیر) اور مسلم (۳/۲۱۲۰ طبع عیس النجفی) کے کی ہے۔

(۲) حدیث ”الامر بإخراج المحنثين من المدينة و نفيهم“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۳۳/۱۰ طبع انتقیر) کے کی ہے۔

(۳) مغنی المحتاج ۳/۹۲۔

(۱) حجة لکام ۳/۱۸۳۔

## تشوف ۱-۲

اور کہا گیا ہے کہ ترین کے معنی میں تشوف چہرہ کے ساتھ خاص ہے، اور ترین عام ہے جو چہرہ میں بھی مستعمل ہے اور دوسری جگہ بھی (۱)۔

## تشوف

اجمانی حکم:

الف نسب ثابت کرنے کے لئے شارع کا تشوف:

۲- ثریعت الامامیہ کے مقررہ قواعد میں سے ہے: "إن الشارع متشوف للعاق النسب" (۲) (نسب لانے کے لئے شارع پوری کوشش کرتا ہے) اس لئے کہ نسب اس بتوں میں سب سے مستوطبتوں ہے جن پر خاندان (کی عمارت) قائم ہے، اور نسب ہی کے ذریعہ افراد خاندان باہم مربوط ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا" و كَانَ ذِكْرُكَ الْذِينَ (۳) (اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اس کو خاندان دیا اور سرال والا بنایا اور آپ کا پروردگار بڑا قدرت والا ہے)۔

چونکہ ثریعت حفاظت نسب کو بہت اہمیت دیتی ہے اور اثبات نسب کی پوری کوشش کرتی ہے اس لئے ثریعت نے اس طور پر حفاظت نسب کا حکم بار بار دیا ہے کہ شک شبہ اس میں راوند پڑے اور نہ رائی سے بار بار روکا ہے جن کی وجہ سے نسب کی ہیئت ختم ہو جاتی ہے، اور اس مقصد کے پیش نظر نسب کو جوڑنے والے مادہ حالات کا اعتبار کرنے پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لئے کہ شارع نسب کو ثابت

تعریف:

احلت میں "تشوف" "تشوف" کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: تشوفت الاوعال: سب پر بڑی بکری، شمشہ پر جانے کی غرض سے پیدیکھنے کے لئے، شیشی میدان اس کی خوف کی چیزوں سے خالی ہیں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائیں، اور اسی سے کہا جاتا ہے: تشوف فلان لکذا، جب وہ اپنی نگاہ اس کی طرف اٹھائے، پھر اس کا استعمال آرزوئیں، بہت کرنے اور شدت سے طلب کرنے کے لئے ہو۔

اور "مشوٰلہ" وہ عورت ہے جو اپنے آپ کو اس مقصد سے ظاہر کرے تاکہ لوگ اس کو بیکھیں۔

اور تشوفت المرافۃ عورت نے زینت اختیار کی، مکان کا بیغام دینے والوں کا تہذیب کرنے لگی (۱) "شمت المروءہ" سے ماخوذ ہے، جب تم ورنہم کو صحت کرنا اور "ہمدار مشوف" صحت کئے ہوئے، بیمار کو کہتے ہیں، تشوف یہ ہے کہ عورت اپنا دماغ کرے اور رخسار چمکنے کرے (۲)۔

ورلفظ تشوف کے اصطلاحی معنی لغت میں آنے والے اس کے معانی سے باہر نہیں ہے۔

(۱) المعجم اللغوی، لسان العربیہ مجید، مجمع متن الفقہاء "شوف"۔

(۲) فتح القدیر ۴/۴۲۳، المختار فی حاشیہ فتح القدیر۔

(۱) شرح فتح القدیر ۳/۴۲۳ طبع دارصادر۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۳/۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵،





## تشوف ۵

۱۔ تو اُن مردوں کے نکاح پر آمادہ کرنے والی چیز کو دیکھنے کی استطاعت رخصتا ہوتا دیکھ لے، اور یہ اس سے کہ یہ محبت و مودت کے اسباب میں سے ہے۔

اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک خاتون کو پیغام دیا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ”انظروا لیہا“ قال: لا۔ فقال: اذهب فانظروا لیہا، فانہ احرى ان یؤدھم بیکما۔<sup>(۱)</sup> (یہ تم نے اس کو دیکھا ہے، کہا: نہیں، فرمادے: جاؤ۔ اور اس کو دیکھ لو اس لئے کہ یہ تم دونوں کے درمیان رشتہ برقرار رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے)۔

اور عذقہ ماہیہ سے روایت ہے کہ پیغام دینے والے کو صرف چہرہ و ہاتھوں ہتھیلیوں کے دیکھنے کا اختیار ہے، اس سے کہ وہ ہاتھوں پیچ میں کو دیکھنے سے معذور ہو جائے کہ خوبصورتی ہے یا نہیں، جسم شاداب ہے یا نہیں؟ چہرہ خوبصورتی پر خوبصورتی کو بتایا ہے، اس لئے کہ وہ خوبصورتی کا مکمل ہے اور ہتھیلیاں بدن کی شادابی کو بتاتی ہیں۔

اور بعض حنفیہ نے راون ہر پاؤں کو دیکھنے کی اجازت دی ہے، اور حنابلہ نے ہن و اعضا کو دیکھنے کی اجازت دی ہے جو کام کرتے وقت خارج ہو جاتے ہیں اور وہ اعضا چھ ہیں: چہرہ، ہاتھ، راون، ہاتھ، پاؤں اور پنڈلی، اس لئے کہ حاجت اس کی متقاضی ہے، ورنہ یہ احادیث مطلق ہیں<sup>(۲)</sup>۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: ”نکاح“ اور ”خطبہ“۔

حرام ہے، اور شافعیہ کہتے ہیں: اس کے لئے سوگ مستحب ہے اور ایک قوں میں جیسے گزر چکا حد ہو (سوگ منانا) واجب ہے۔

مالکیہ کے نزدیک سوگ منانا صرف اس عورت کے لئے ہے جس کے شوم کا تعلق ہو گیا ہو، اس کا حاصل یہی ہے کہ مہانہ (جس کو طلاق ہونے والی ہو) پر سوگ نہیں ہے، اگرچہ مدت میں اس کے لئے حد واجب ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک اس کے لئے سوگ مسنون نہیں ہے۔ لہذا ہر طرف دیکھنے کی رغبت پیدا کرے، اہل زینت سے اجتناب اس پر لازم نہیں ہوگا (۱)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: ”مدت“۔

## د۔ مقتنی کے تشوف:

۵۔ مقتنی، ایک مرد ہے کہ جو عورت مقتنی، ارشادی کے لائق ہو اس کے سے اس سے مقتنی، ارشادی میں رغبت رکھنے والے کے، کیسے کی تیاری کے طور پر رخصت اختیار کرنا جاز ہے۔

اور اس پر ان کا اجماع ہے کہ جو مقتنی کرے ۱۰ لے کے لئے اس عورت کو دیکھنا جاز ہے جس سے شادی کرنے کی، سے رغبت ہو تاکہ اگر وہ پسند ہو تو اس سے شادی کرنے کا اقدام کرے اور اگر پسند نہ ہو تو اس سے باز رہے، اس لئے کہ حدیث ہے: ”ادا حطب احدکم امرأة، فان استطاع ان یبظر مہا الی ما یدعوہ الی مکاحہا فلیفعل“<sup>(۳)</sup> (جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو پیغام

(۱) حدیث: ”ادھب فانظر لیہا“ فانہ احرى ان یؤدھم بیکما۔ کی روایت ابن ماجہ (۱۰۰۸ طبع النسخ) نے کی ہے اور بیہقی ”الروایۃ“ میں فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) جزیہ الحجۃ ۳۴ طبع مطبعہ الکتابات الاسلامیہ، حاشیہ اس جلد میں ۱۸۳ اور اس کے بعد کے صفحات طبع مصطفیٰ النسخ مصر، حاشیہ ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴

## تشیخ الجنازہ

دیکھئے: ”جنارہ“۔

## تصادق

تعریف:

۱- لغت اور اصطلاح دونوں میں تصادق (ایک دوسرے کو پتا کہنا) تائب (ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا) کی ضد ہے، کہا جاتا ہے: ”تصادقا فی الحلیث والمودة“ (تنگو، رحمت میں دونوں نے ایک دوسرے کو سچا قرار دیا) یہ نکادھا کی ضد ہے، اور تھمل کا ماد عام طور سے صرف اہل کے درمیان ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: تحامنا و تحاصما یعنی دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے محبت یا جنگ کیا۔

۲- مالکیہ نے ”تفادد“ کو بھی تصادق کے معنی میں مستعمل کیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

تصادق کا حکم:

۳- جب تصادق سے حقوق ادا یا تحقق ہوتے ہوں تو وہ متصدقین (ایک دوسرے کو سچا قرار دینے والے) کے حق میں یوں حقوق اللہ میں جو شہادت ہے، منع نہیں کئے جاتے، لیکن تصادق کا حکم لازم ہے، اور یہ شہادت سے برہمی ہونی چاہیے، اس سے کہ یہ امر کی ایک قسم ہے، شہد کہتے ہیں: ہر آدمی کا اپنے بارے میں کہہ ہوا توں دوسرے پر دعویٰ کرنے کے مقابلہ میں زیادہ ثابت کرنے والا ہوتا ہے۔



الحاج ۱/۱۸۳، الفی ۱/۵۵۳ اور اس کے بعد کے صفحات، المبدع فی شرح مجمع ۷/۷۷ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۱) تاج المعروس، المدون ۳/۳۳۱، حلیہ اقلیہ ۳/۳۰۹، تہذیب ۳/۳۶۱۔

### تصادق ۳-۷

#### تصادق کا مکمل:

۶- تصدیق نسب اور مال میں ہوتی ہے۔

اور نسب میں تصدیق کو ”نسب“ کی اصطلاح میں دیکھا جاتا ہے۔

اور مال میں تصدیق کی دو قسمیں ہیں: مطلق و مقید تو مطلق وہ ہے جو اس کو مقید کرنے والی یا اس کے کل یا بعض کے حکم کو رفع کرنے والی چیز سے ملے بغیر صادر ہو اور جب اس طریقہ پر تصدیق ہو تو وہ تصدیق کرنے والے کے لئے لازم ہوگی اور اس پر اس چیز کا اثر لازم ہوگا جس میں اس نے تصدیق کی ہے اور اس کے سے اس سے رجوع کرنا جاری ہوگا۔ اور جب تصدیق کی قید سے مقید ہو تو اس کے لئے ”عدم“ میں تسلسل ہے جس کو ”اثر“ کی اصطلاح میں دیکھا جاتا ہے۔

#### حقوق اللہ میں تصادق:

۷- جب ایسا ہو کہ ربا، دلوگ اللہ کے حقوق میں سے کسی حق کے اقطاع ایک دوسرے کی تصدیق کریں تو ان کی تصدیق کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ اور اس پر کوئی حکم مرتب نہ ہوگا الا یہ کہ اس تصادق پر کوئی بیہ کام ہو جائے، تو اس حالت میں بیہ کے ذریعہ (نہ تصادق کے ذریعہ) حکم ثابت ہو جائے گا، اور مندرجہ ذیل مثالوں سے اس کی وضاحت ہو جائے گی۔

اگر شوہر اپنی بیوی کو دھوٹل سے پہلے طلاق دے اور وہ اس سے خلوت رہ چکا ہو تو اگر شوہر بائع ہو، عورت بلی کی منتہیں ہو تو اس پر عدت لازم ہوگی، خواہ یہ خلوت مدیہ میں رہنے کے سے ہوئی ہو یا ملاقات کرنے کے لئے، یہ حکم حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ہے، ایسی صورت میں عدت لازم ہے اگرچہ بلی نہ ہونے پر دونوں یک دوسرے کی تصدیق کریں، اس لئے کہ عدت اللہ کا حق ہے، لہذا

اللہ تعالیٰ کے ان حقوق کے بارے میں تصادق کا حکم جو مباحات سے منع ہو جاتا ہے، یہ ہے کہ یہ تصادق لازم نہیں ہے (۱)۔

#### کس کے تصادق کا اعتبار کیا جائے گا؟

۳- وہ تصادق جس کا اعتبار ہوگا اور جس پر حکم مرتب ہوگا عاقل، بائع و برہنہ شخص کی جانب سے ہوتا ہے چنانچہ بائع، برہنہ عاقل کی تصدیق کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

#### تصادق کا طریقہ:

۴- تصدیق کا طریقہ یہاں لفظ یا قائم مقام لفظ ہے جو مقرر (تصدیق کرنے والے) کی جانب حق کے متوجہ ہونے پر دلالت کرے۔

اور لفظ کے قائم مقام: اشارہ تحریر اور سکوت ہوتا ہے، اشارہ کو گنگے اور مریض کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا جب مریض سے کہا جائے: ”ندس کا تہارے پاس اتنا ہے اور وہ اپنے سر سے اتنا رو کرے کہ ہاں ہے، تو اس کی مراد سمجھ میں آ جائے یہ اس کی جانب سے تصدیق ہوگی (۲)۔

#### مصادیق (جس کی تصدیق کی جارہی ہو) میں کیا شرط ہے:

۵- جس کی تصدیق کی جارہی ہے اس میں یہ شرط ہے کہ مستحق ہونے کا اہل ہو، اور تصدیق کرے والا اس کی تکذیب نہ کرے، اور جب تصدیق کرنے والا مصادیق (جس کی تصدیق کی جارہی ہے) کی تکذیب کر کے پھر رجوع کرے تو اس کے رجوع سے قاعدہ نہیں ہوگا، الا یہ کہ مصادیق اس چیز کا مطالبہ کرے جس کا مصادیق نے قرار کیا ہے۔

(۱) تہذیب نظام ۱/۲۳۶

(۲) تہذیب نظام ۱/۲۳۸

## تصادق ۸-۹

تصادق سے ساتھ نہیں ہوگا۔

وروٹلی نہ ہونے کے بارے میں ان دونوں کے تصادق کو ان چیزوں میں یہ جاعے گا جو ان دونوں کا حق میں چنانچہ بیوی کو تصدیق نہیں ملے گا، مگر پورا نہیں دیا جائے گا، اور شوہر کو رجوع کا حق نہیں ہوگا، یعنی یہ دونوں میں سے جس نے بھی تمہارے ساتھ ہوگا وہ جتنا ہی یا انفرہی طور پر آپ تمہارے ساتھ ہوگا، اور تصادق کو قبول یا نہ کرنے پر بہت سے احکام مرتب ہوں گے جیسے خلوت کی تاریخ سے آپ کا شوہر میر کا موکل ہوگا، نقد سنی، وعدت کا لزوم، اور اس کی عدت کے دوران اس کی بہن سے اور اس کے ماہ و دوہر کی چار عورتوں سے نکاح کی حرمت، اور اس سالک میں خلوت پر مرتب ہوئے، اگلے حقوق میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل باب "نکاح" میں ہے۔

اور ثانیہ کے نزدیک مذہب قدیم میں، قول میں: ایک یہ کہ خلوت موثر ہوتی ہے، اور بیوی کا رجوع کرے میں عورت کی تصدیق کی جائے گی، اور وہ قول یہ ہے کہ خلوت بیوی کے حکم میں ہے، اور ثانیہ کے قول میں یہ ہے کہ صرف خلوت مرد میں موثر نہ ہوگی۔ اس بنیاد پر، دونوں خلوت کے حصول پر متفق ہوں، اور عورت بیوی کا رجوع کرے تو اس کا رجوع صحیح نہیں ہوگا، بلکہ قسم کے ساتھ مرد ہی کی بات معتبر ہوگی۔

اور اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ اگر شوہر بیوی کی تصدیق کرے تو پورا وہ ثابت ہو جائے گا کہ

نکاح میں تصادق:

۸- تصادق سے نکاح نہیں ثابت ہوتا ہے، اس لئے کہ اس میں

شہادت شرط ہے۔ اور ثانیہ کے نزدیک اس (شہادت) کا وقت تصدیق کا وقت ہے۔ اور ثانیہ کے نزدیک عقد کے وقت کو وہ بنانا مستحب ہے، اور اگر عقد کے وقت کو وہ بنائے تو انہوں کے وقت و بیوی طور سے شرط ہے۔ اور ثانیہ کے نزدیک اگر وہ بیوی یا جو اس کے درمیان نکاح کی شہادت ہو جائے یہ عقد یا انہوں پر ولی کے ساتھ ایک کو وہ ہوتا ہے صورتوں میں نکاح صحیح ہو جانے کی وجہ سے زمانہ جاری نہیں ہوتی (۱)۔

اور ثانیہ کہتے ہیں: تیار یعنی تصادق سے زمین کے حق میں زمینیت ثابت ہو جائے گی، جبکہ وہ دونوں یا دونوں میں سے ایک کی شہادت ہو، اور انہوں جاری ہوں یعنی اہل شہادت سے نہ ہوں، خود ایک ساتھ آئے ہوں یا الگ الگ تو صرف تصادق سے اس کے زمینیت ثابت نہیں ہوگی (۲)۔

سابقہ طلاق پر زمینیت کے تصادق کا حکم:

۹- جب کوئی شخص صحت کی حالت میں وقت قرار سے پہلے کی طلاق بائن یا رجعی کا قرار کرے، اور اس کے پاس کو وہ ہوں تو اس کی بیوی قرار کے وقت سے عدت کی شہادت کرے گی، طلاق میں اس شخص کی تصدیق کی جائے گی اور سابقہ وقت کی طرف طلاق کو منسوب کرنے میں تصدیق نہیں کی جائے گی، خود بیوی اس کی تصدیق کرے، اس لئے کہ عدت ساتھ کرنے میں سے متہم قرار دیا جائے گا اور عدت نقد تعالیٰ کا حق ہے اور اگر اس کے پاس کو وہ ہوں تو عدت اس وقت سے شمار کی جائے گی جس وقت طلاق دے کی بات کو وہ کہہ رہے ہیں۔

(۱) البدائع ۴/۲۵۶، شرح الکبیر ۲/۷۲، نہایت اکت ۶/۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۶

(۲) الدرر المنی علی شرح الکبیر ۴/۳۳۱، ۳۳۲

من جامع بین ۴/۳۳۸، ۳۳۹، شرح الکبیر ۲/۷۸، ۷۹، غنی ۶/۷۰۳، طبع

مدنی، روح المعانی ۷/۲۳۳

## تصادق ۱۰-۱۱

اختیار ہے بشرطیکہ اس کو اس کی سچائی کا گماں ہو اور خاص طور سے اس وقت جب شوہر معروف نہ ہو اس لئے کہ کسی مجہول کے لئے (زہ جیت) کا قمار صحیح نہیں ہوتا۔

اور ان طرح اصل (اس چیز میں جس کا اس نے زہ جیت سے خالی ہونے کے بارے میں دعویٰ کیا ہے) اس کا سچا ہونا ہے ورنہ کوئی منازعہ (اس سے تنازعہ کرنے والا) نہیں ہے (۱)۔

شوہر کے تنگدست ہونے پر بیوی کے تصادق کا حکم:

۱۰- اعسار (تنگدست ہونا) کے دعویٰ میں بیوی کا بچہ شوہر کی تصدیق کرنا کافی ہوگا اور بیوی کی تصدیق بیٹہ کے قائم مقام ہوگی، اور ان شرطوں کے ساتھ جن کو ان کے جواب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے باعتبار حکم اس پر وہی (احکام) مرتب ہوں گے جو بیٹہ سے ثابت ہونے والے اعسار سے مرتب ہوتے ہیں (۲)، دیکھئے:

”اعسار“، ”نفقہ“ اور ”مہر“۔

تصدیق سے رجوع کرنا:

۱۱- یہ بات رہنمائی ہے کہ تصدیق تصدیق کرنے والے کے لئے لازم کرنے والی ہوتی ہے، لہذا حقوق الیہا، مرن حقوق اللہ میں جو شبہات سے دفع نہیں ہوتے جیسے رکات تصدیق کے بعد ان سے رجوع کرنا ناجائز ہے، چنانچہ جو شخص مدعی کے دعویٰ کردہ حق کے بارے میں اس کی تصدیق کر چکا ہو اس کے لئے تصدیق سے رجوع کرنا جائز نہیں ہے جبکہ تصدیق بی شرطیں پوری ہوں۔

اور اگر نسب کا قمار کرے، اور منکر لہ (جس کے لئے قمار کیا

یہ عدت کے بارے میں حکم ہے، اس لئے کہ عدت اللہ تعالیٰ کا حق ہے، رہے زوجین کے حقوق تو ہر ایک کے ساتھ اس کے قمار کے مطابق معاہدہ کیا جائے گا، چنانچہ اگر بیوی وفات پا جائے اور شوہر کے قمار کے مطابق اس کی عدت ختم ہوگئی تھی تو مہر اس کا وارث نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ اس کے دعویٰ کے مطابق ادبیہ ہوئی ہے اور اگر طلاق رجعی ہو تو اسے بیوی سے رجوع کا حق نہیں ہوگا۔ اور عدت مستأنفہ (از سر نو شروع کی جانے والی عدت) میں اگر شوہر وفات پا جائے تو طلاق رجعی کی صورت میں بیوی اس کی وارث ہو جائے گی، بشرطیکہ اس نے مہر کی تصدیق نہ کی ہو، اور وعدت کے دوران اس کی بہن سے اور اس کے علاوہ چار عورتوں سے نکاح نہیں کرے گا اگرچہ ماضی میں طلاق ہونے پر بیوی اس سے اتفاق کرے، کیونکہ ماضی میں طلاق ہو جانے کا بیان: یہ کے سلسلے میں دونوں کے درمیان سارا بار کی تمت کا مکان ہے، مہر بیوی اس کی تصدیق کرے تو اس کی تصدیق پر عمل کرتے ہوئے سے نفقہ نہیں ملے گا، یہ منہیہ مہر مالکیہ کا مسک ہے (۱)۔

ثانیہ کا مسک یہ ہے کہ اگر شوہر طلاق کی نیت رہا نہ ماضی کی طرف کرے اور بیوی نیت میں شوہر کی تصدیق کرے وعدت ہی تاریخ سے ہوگی جس کی طرف طلاق کی نیت کی تھی ہے، اگرچہ شوہر نے اس پر گواہی پیش کئے ہوں (۲)۔

در حنا بلہ کے کلام سے سمجھ میں آتا ہے کہ ان کے یہاں بھی اسی طرح حکم ہوگا، چنانچہ ”شرح مختصری الامارات“ میں آیا ہے: اگر کوئی عورت حاکم کے پاس آئے اور دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اس سے طلاق دی، اور اس کی عدت ختم ہوگئی تو حاکم کو اس کی ثادی مردانے کا

(۱) شرح مختصری الامارات ۳/۱۸۸، مختصر ۵/۴۵۰، ۵/۴۵۱، ۵/۴۵۲، ۵/۴۵۳، ۵/۴۵۴، ۵/۴۵۵، ۵/۴۵۶، ۵/۴۵۷، ۵/۴۵۸، ۵/۴۵۹، ۵/۴۶۰، ۵/۴۶۱، ۵/۴۶۲، ۵/۴۶۳، ۵/۴۶۴، ۵/۴۶۵، ۵/۴۶۶، ۵/۴۶۷، ۵/۴۶۸، ۵/۴۶۹، ۵/۴۷۰، ۵/۴۷۱، ۵/۴۷۲، ۵/۴۷۳، ۵/۴۷۴، ۵/۴۷۵، ۵/۴۷۶، ۵/۴۷۷، ۵/۴۷۸، ۵/۴۷۹، ۵/۴۸۰، ۵/۴۸۱، ۵/۴۸۲، ۵/۴۸۳، ۵/۴۸۴، ۵/۴۸۵، ۵/۴۸۶، ۵/۴۸۷، ۵/۴۸۸، ۵/۴۸۹، ۵/۴۹۰، ۵/۴۹۱، ۵/۴۹۲، ۵/۴۹۳، ۵/۴۹۴، ۵/۴۹۵، ۵/۴۹۶، ۵/۴۹۷، ۵/۴۹۸، ۵/۴۹۹، ۵/۵۰۰، ۵/۵۰۱، ۵/۵۰۲، ۵/۵۰۳، ۵/۵۰۴، ۵/۵۰۵، ۵/۵۰۶، ۵/۵۰۷، ۵/۵۰۸، ۵/۵۰۹، ۵/۵۱۰، ۵/۵۱۱، ۵/۵۱۲، ۵/۵۱۳، ۵/۵۱۴، ۵/۵۱۵، ۵/۵۱۶، ۵/۵۱۷، ۵/۵۱۸، ۵/۵۱۹، ۵/۵۲۰، ۵/۵۲۱، ۵/۵۲۲، ۵/۵۲۳، ۵/۵۲۴، ۵/۵۲۵، ۵/۵۲۶، ۵/۵۲۷، ۵/۵۲۸، ۵/۵۲۹، ۵/۵۳۰، ۵/۵۳۱، ۵/۵۳۲، ۵/۵۳۳، ۵/۵۳۴، ۵/۵۳۵، ۵/۵۳۶، ۵/۵۳۷، ۵/۵۳۸، ۵/۵۳۹، ۵/۵۴۰، ۵/۵۴۱، ۵/۵۴۲، ۵/۵۴۳، ۵/۵۴۴، ۵/۵۴۵، ۵/۵۴۶، ۵/۵۴۷، ۵/۵۴۸، ۵/۵۴۹، ۵/۵۵۰، ۵/۵۵۱، ۵/۵۵۲، ۵/۵۵۳، ۵/۵۵۴، ۵/۵۵۵، ۵/۵۵۶، ۵/۵۵۷، ۵/۵۵۸، ۵/۵۵۹، ۵/۵۶۰، ۵/۵۶۱، ۵/۵۶۲، ۵/۵۶۳، ۵/۵۶۴، ۵/۵۶۵، ۵/۵۶۶، ۵/۵۶۷، ۵/۵۶۸، ۵/۵۶۹، ۵/۵۷۰، ۵/۵۷۱، ۵/۵۷۲، ۵/۵۷۳، ۵/۵۷۴، ۵/۵۷۵، ۵/۵۷۶، ۵/۵۷۷، ۵/۵۷۸، ۵/۵۷۹، ۵/۵۸۰، ۵/۵۸۱، ۵/۵۸۲، ۵/۵۸۳، ۵/۵۸۴، ۵/۵۸۵، ۵/۵۸۶، ۵/۵۸۷، ۵/۵۸۸، ۵/۵۸۹، ۵/۵۹۰، ۵/۵۹۱، ۵/۵۹۲، ۵/۵۹۳، ۵/۵۹۴، ۵/۵۹۵، ۵/۵۹۶، ۵/۵۹۷، ۵/۵۹۸، ۵/۵۹۹، ۵/۶۰۰، ۵/۶۰۱، ۵/۶۰۲، ۵/۶۰۳، ۵/۶۰۴، ۵/۶۰۵، ۵/۶۰۶، ۵/۶۰۷، ۵/۶۰۸، ۵/۶۰۹، ۵/۶۱۰، ۵/۶۱۱، ۵/۶۱۲، ۵/۶۱۳، ۵/۶۱۴، ۵/۶۱۵، ۵/۶۱۶، ۵/۶۱۷، ۵/۶۱۸، ۵/۶۱۹، ۵/۶۲۰، ۵/۶۲۱، ۵/۶۲۲، ۵/۶۲۳، ۵/۶۲۴، ۵/۶۲۵، ۵/۶۲۶، ۵/۶۲۷، ۵/۶۲۸، ۵/۶۲۹، ۵/۶۳۰، ۵/۶۳۱، ۵/۶۳۲، ۵/۶۳۳، ۵/۶۳۴، ۵/۶۳۵، ۵/۶۳۶، ۵/۶۳۷، ۵/۶۳۸، ۵/۶۳۹، ۵/۶۴۰، ۵/۶۴۱، ۵/۶۴۲، ۵/۶۴۳، ۵/۶۴۴، ۵/۶۴۵، ۵/۶۴۶، ۵/۶۴۷، ۵/۶۴۸، ۵/۶۴۹، ۵/۶۵۰، ۵/۶۵۱، ۵/۶۵۲، ۵/۶۵۳، ۵/۶۵۴، ۵/۶۵۵، ۵/۶۵۶، ۵/۶۵۷، ۵/۶۵۸، ۵/۶۵۹، ۵/۶۶۰، ۵/۶۶۱، ۵/۶۶۲، ۵/۶۶۳، ۵/۶۶۴، ۵/۶۶۵، ۵/۶۶۶، ۵/۶۶۷، ۵/۶۶۸، ۵/۶۶۹، ۵/۶۷۰، ۵/۶۷۱، ۵/۶۷۲، ۵/۶۷۳، ۵/۶۷۴، ۵/۶۷۵، ۵/۶۷۶، ۵/۶۷۷، ۵/۶۷۸، ۵/۶۷۹، ۵/۶۸۰، ۵/۶۸۱، ۵/۶۸۲، ۵/۶۸۳، ۵/۶۸۴، ۵/۶۸۵، ۵/۶۸۶، ۵/۶۸۷، ۵/۶۸۸، ۵/۶۸۹، ۵/۶۹۰، ۵/۶۹۱، ۵/۶۹۲، ۵/۶۹۳، ۵/۶۹۴، ۵/۶۹۵، ۵/۶۹۶، ۵/۶۹۷، ۵/۶۹۸، ۵/۶۹۹، ۵/۷۰۰، ۵/۷۰۱، ۵/۷۰۲، ۵/۷۰۳، ۵/۷۰۴، ۵/۷۰۵، ۵/۷۰۶، ۵/۷۰۷، ۵/۷۰۸، ۵/۷۰۹، ۵/۷۱۰، ۵/۷۱۱، ۵/۷۱۲، ۵/۷۱۳، ۵/۷۱۴، ۵/۷۱۵، ۵/۷۱۶، ۵/۷۱۷، ۵/۷۱۸، ۵/۷۱۹، ۵/۷۲۰، ۵/۷۲۱، ۵/۷۲۲، ۵/۷۲۳، ۵/۷۲۴، ۵/۷۲۵، ۵/۷۲۶، ۵/۷۲۷، ۵/۷۲۸، ۵/۷۲۹، ۵/۷۳۰، ۵/۷۳۱، ۵/۷۳۲، ۵/۷۳۳، ۵/۷۳۴، ۵/۷۳۵، ۵/۷۳۶، ۵/۷۳۷، ۵/۷۳۸، ۵/۷۳۹، ۵/۷۴۰، ۵/۷۴۱، ۵/۷۴۲، ۵/۷۴۳، ۵/۷۴۴، ۵/۷۴۵، ۵/۷۴۶، ۵/۷۴۷، ۵/۷۴۸، ۵/۷۴۹، ۵/۷۵۰، ۵/۷۵۱، ۵/۷۵۲، ۵/۷۵۳، ۵/۷۵۴، ۵/۷۵۵، ۵/۷۵۶، ۵/۷۵۷، ۵/۷۵۸، ۵/۷۵۹، ۵/۷۶۰، ۵/۷۶۱، ۵/۷۶۲، ۵/۷۶۳، ۵/۷۶۴، ۵/۷۶۵، ۵/۷۶۶، ۵/۷۶۷، ۵/۷۶۸، ۵/۷۶۹، ۵/۷۷۰، ۵/۷۷۱، ۵/۷۷۲، ۵/۷۷۳، ۵/۷۷۴، ۵/۷۷۵، ۵/۷۷۶، ۵/۷۷۷، ۵/۷۷۸، ۵/۷۷۹، ۵/۷۸۰، ۵/۷۸۱، ۵/۷۸۲، ۵/۷۸۳، ۵/۷۸۴، ۵/۷۸۵، ۵/۷۸۶، ۵/۷۸۷، ۵/۷۸۸، ۵/۷۸۹، ۵/۷۹۰، ۵/۷۹۱، ۵/۷۹۲، ۵/۷۹۳، ۵/۷۹۴، ۵/۷۹۵، ۵/۷۹۶، ۵/۷۹۷، ۵/۷۹۸، ۵/۷۹۹، ۵/۸۰۰، ۵/۸۰۱، ۵/۸۰۲، ۵/۸۰۳، ۵/۸۰۴، ۵/۸۰۵، ۵/۸۰۶، ۵/۸۰۷، ۵/۸۰۸، ۵/۸۰۹، ۵/۸۱۰، ۵/۸۱۱، ۵/۸۱۲، ۵/۸۱۳، ۵/۸۱۴، ۵/۸۱۵، ۵/۸۱۶، ۵/۸۱۷، ۵/۸۱۸، ۵/۸۱۹، ۵/۸۲۰، ۵/۸۲۱، ۵/۸۲۲، ۵/۸۲۳، ۵/۸۲۴، ۵/۸۲۵، ۵/۸۲۶، ۵/۸۲۷، ۵/۸۲۸، ۵/۸۲۹، ۵/۸۳۰، ۵/۸۳۱، ۵/۸۳۲، ۵/۸۳۳، ۵/۸۳۴، ۵/۸۳۵، ۵/۸۳۶، ۵/۸۳۷، ۵/۸۳۸، ۵/۸۳۹، ۵/۸۴۰، ۵/۸۴۱، ۵/۸۴۲، ۵/۸۴۳، ۵/۸۴۴، ۵/۸۴۵، ۵/۸۴۶، ۵/۸۴۷، ۵/۸۴۸، ۵/۸۴۹، ۵/۸۵۰، ۵/۸۵۱، ۵/۸۵۲، ۵/۸۵۳، ۵/۸۵۴، ۵/۸۵۵، ۵/۸۵۶، ۵/۸۵۷، ۵/۸۵۸، ۵/۸۵۹، ۵/۸۶۰، ۵/۸۶۱، ۵/۸۶۲، ۵/۸۶۳، ۵/۸۶۴، ۵/۸۶۵، ۵/۸۶۶، ۵/۸۶۷، ۵/۸۶۸، ۵/۸۶۹، ۵/۸۷۰، ۵/۸۷۱، ۵/۸۷۲، ۵/۸۷۳، ۵/۸۷۴، ۵/۸۷۵، ۵/۸۷۶، ۵/۸۷۷، ۵/۸۷۸، ۵/۸۷۹، ۵/۸۸۰، ۵/۸۸۱، ۵/۸۸۲، ۵/۸۸۳، ۵/۸۸۴، ۵/۸۸۵، ۵/۸۸۶، ۵/۸۸۷، ۵/۸۸۸، ۵/۸۸۹، ۵/۸۹۰، ۵/۸۹۱، ۵/۸۹۲، ۵/۸۹۳، ۵/۸۹۴، ۵/۸۹۵، ۵/۸۹۶، ۵/۸۹۷، ۵/۸۹۸، ۵/۸۹۹، ۵/۹۰۰، ۵/۹۰۱، ۵/۹۰۲، ۵/۹۰۳، ۵/۹۰۴، ۵/۹۰۵، ۵/۹۰۶، ۵/۹۰۷، ۵/۹۰۸، ۵/۹۰۹، ۵/۹۱۰، ۵/۹۱۱، ۵/۹۱۲، ۵/۹۱۳، ۵/۹۱۴، ۵/۹۱۵، ۵/۹۱۶، ۵/۹۱۷، ۵/۹۱۸، ۵/۹۱۹، ۵/۹۲۰، ۵/۹۲۱، ۵/۹۲۲، ۵/۹۲۳، ۵/۹۲۴، ۵/۹۲۵، ۵/۹۲۶، ۵/۹۲۷، ۵/۹۲۸، ۵/۹۲۹، ۵/۹۳۰، ۵/۹۳۱، ۵/۹۳۲، ۵/۹۳۳، ۵/۹۳۴، ۵/۹۳۵، ۵/۹۳۶، ۵/۹۳۷، ۵/۹۳۸، ۵/۹۳۹، ۵/۹۴۰، ۵/۹۴۱، ۵/۹۴۲، ۵/۹۴۳، ۵/۹۴۴، ۵/۹۴۵، ۵/۹۴۶، ۵/۹۴۷، ۵/۹۴۸، ۵/۹۴۹، ۵/۹۵۰، ۵/۹۵۱، ۵/۹۵۲، ۵/۹۵۳، ۵/۹۵۴، ۵/۹۵۵، ۵/۹۵۶، ۵/۹۵۷، ۵/۹۵۸، ۵/۹۵۹، ۵/۹۶۰، ۵/۹۶۱، ۵/۹۶۲، ۵/۹۶۳، ۵/۹۶۴، ۵/۹۶۵، ۵/۹۶۶، ۵/۹۶۷، ۵/۹۶۸، ۵/۹۶۹، ۵/۹۷۰، ۵/۹۷۱، ۵/۹۷۲، ۵/۹۷۳، ۵/۹۷۴، ۵/۹۷۵، ۵/۹۷۶، ۵/۹۷۷، ۵/۹۷۸، ۵/۹۷۹، ۵/۹۸۰، ۵/۹۸۱، ۵/۹۸۲، ۵/۹۸۳، ۵/۹۸۴، ۵/۹۸۵، ۵/۹۸۶، ۵/۹۸۷، ۵/۹۸۸، ۵/۹۸۹، ۵/۹۹۰، ۵/۹۹۱، ۵/۹۹۲، ۵/۹۹۳، ۵/۹۹۴، ۵/۹۹۵، ۵/۹۹۶، ۵/۹۹۷، ۵/۹۹۸، ۵/۹۹۹، ۵/۱۰۰۰، ۵/۱۰۰۱، ۵/۱۰۰۲، ۵/۱۰۰۳، ۵/۱۰۰۴، ۵/۱۰۰۵، ۵/۱۰۰۶، ۵/۱۰۰۷، ۵/۱۰۰۸، ۵/۱۰۰۹، ۵/۱۰۱۰، ۵/۱۰۱۱، ۵/۱۰۱۲، ۵/۱۰۱۳، ۵/۱۰۱۴، ۵/۱۰۱۵، ۵/۱۰۱۶، ۵/۱۰۱۷، ۵/۱۰۱۸، ۵/۱۰۱۹، ۵/۱۰۲۰، ۵/۱۰۲۱، ۵/۱۰۲۲، ۵/۱۰۲۳، ۵/۱۰۲۴، ۵/۱۰۲۵، ۵/۱۰۲۶، ۵/۱۰۲۷، ۵/۱۰۲۸، ۵/۱۰۲۹، ۵/۱۰۳۰، ۵/۱۰۳۱، ۵/۱۰۳۲، ۵/۱۰۳۳، ۵/۱۰۳۴، ۵/۱۰۳۵، ۵/۱۰۳۶، ۵/۱۰۳۷، ۵/۱۰۳۸، ۵/۱۰۳۹، ۵/۱۰۴۰، ۵/۱۰۴۱، ۵/۱۰۴۲، ۵/۱۰۴۳، ۵/۱۰۴۴، ۵/۱۰۴۵، ۵/۱۰۴۶، ۵/۱۰۴۷، ۵/۱۰۴۸، ۵/۱۰۴۹، ۵/۱۰۵۰، ۵/۱۰۵۱، ۵/۱۰۵۲، ۵/۱۰۵۳، ۵/۱۰۵۴، ۵/۱۰۵۵، ۵/۱۰۵۶، ۵/۱۰۵۷، ۵/۱۰۵۸، ۵/۱۰۵۹، ۵/۱۰۶۰، ۵/۱۰۶۱، ۵/۱۰۶۲، ۵/۱۰۶۳، ۵/۱۰۶۴، ۵/۱۰۶۵، ۵/۱۰۶۶، ۵/۱۰۶۷، ۵/۱۰۶۸، ۵/۱۰۶۹، ۵/۱۰۷۰، ۵/۱۰۷۱، ۵/۱۰۷۲، ۵/۱۰۷۳، ۵/۱۰۷۴، ۵/۱۰۷۵، ۵/۱۰۷۶، ۵/۱۰۷۷، ۵/۱۰۷۸، ۵/۱۰۷۹، ۵/۱۰۸۰، ۵/۱۰۸۱، ۵/۱۰۸۲، ۵/۱۰۸۳، ۵/۱۰۸۴، ۵/۱۰۸۵، ۵/۱۰۸۶، ۵/۱۰۸۷، ۵/۱۰۸۸، ۵/۱۰۸۹، ۵/۱۰۹۰، ۵/۱۰۹۱، ۵/۱۰۹۲، ۵/۱۰۹۳، ۵/۱۰۹۴، ۵/۱۰۹۵، ۵/۱۰۹۶، ۵/۱۰۹۷، ۵/۱۰۹۸، ۵/۱۰۹۹، ۵/۱۱۰۰، ۵/۱۱۰۱، ۵/۱۱۰۲، ۵/۱۱۰۳، ۵/۱۱۰۴، ۵/۱۱۰۵، ۵/۱۱۰۶، ۵/۱۱۰۷، ۵/۱۱۰۸، ۵/۱۱۰۹، ۵/۱۱۱۰، ۵/۱۱۱۱، ۵/۱۱۱۲، ۵/۱۱۱۳، ۵/۱۱۱۴، ۵/۱۱۱۵، ۵/۱۱۱۶، ۵/۱۱۱۷، ۵/۱۱۱۸، ۵/۱۱۱۹، ۵/۱۱۲۰، ۵/۱۱۲۱، ۵/۱۱۲۲، ۵/۱۱۲۳، ۵/۱۱۲۴، ۵/۱۱۲۵، ۵/۱۱۲۶، ۵/۱۱۲۷، ۵/۱۱۲۸، ۵/۱۱۲۹، ۵/۱۱۳۰، ۵/۱۱۳۱، ۵/۱۱۳۲، ۵/۱۱۳۳، ۵/۱۱۳۴، ۵/۱۱۳۵، ۵/۱۱۳۶، ۵/۱۱۳۷، ۵/۱۱۳۸، ۵/۱۱۳۹، ۵/۱۱۴۰، ۵/۱۱۴۱، ۵/۱۱۴۲، ۵/۱۱۴۳، ۵/۱۱۴۴، ۵/۱۱۴۵، ۵/۱۱۴۶، ۵/۱۱۴۷، ۵/۱۱۴۸، ۵/۱۱۴۹، ۵/۱۱۵۰، ۵/۱۱۵۱، ۵/۱۱۵۲، ۵/۱۱۵۳، ۵/۱۱۵۴، ۵/۱۱۵۵، ۵/۱۱۵۶، ۵/۱۱۵۷، ۵/۱۱۵۸، ۵/۱۱۵۹، ۵/۱۱۶۰، ۵/۱۱۶۱، ۵/۱۱۶۲، ۵/۱۱۶۳، ۵/۱۱۶۴، ۵/۱۱۶۵، ۵/۱۱۶۶، ۵/۱۱۶۷، ۵/۱۱۶۸، ۵/۱۱۶۹، ۵/۱۱۷۰، ۵/۱۱۷۱، ۵/۱۱۷۲، ۵/۱۱۷۳، ۵/۱۱۷۴، ۵/۱۱۷۵، ۵/۱۱۷۶، ۵/۱۱۷۷، ۵/۱۱۷۸، ۵/۱۱۷۹، ۵/۱۱۸۰، ۵/۱۱۸۱، ۵/۱۱۸۲، ۵/۱۱۸۳، ۵/۱۱۸۴، ۵/۱۱۸۵، ۵/۱۱۸۶، ۵/۱۱۸۷، ۵/۱۱۸۸، ۵/۱۱۸۹، ۵/۱۱۹۰، ۵/۱۱۹۱، ۵/۱۱۹۲، ۵/۱۱۹۳، ۵/۱۱۹۴، ۵/۱۱۹۵، ۵/۱۱۹۶، ۵/۱۱۹۷، ۵/۱۱۹۸، ۵/۱۱۹۹، ۵/۱۲۰۰، ۵/۱۲۰۱، ۵/۱۲۰۲، ۵/۱۲۰۳، ۵/۱۲۰۴، ۵/۱۲۰۵، ۵/۱۲۰۶، ۵/۱۲۰۷، ۵/۱۲۰۸، ۵/۱۲۰۹، ۵/۱۲۱۰، ۵/۱۲۱۱، ۵/۱۲۱۲، ۵/۱۲۱۳، ۵/۱۲۱۴، ۵/۱۲۱۵، ۵/۱۲۱۶، ۵/۱۲۱۷، ۵/۱۲۱۸، ۵/۱۲۱۹، ۵/۱۲۲۰، ۵/۱۲۲۱، ۵/۱۲۲۲، ۵/۱۲۲۳، ۵/۱۲۲۴، ۵/۱۲۲۵، ۵/۱۲۲۶، ۵/۱۲۲۷، ۵/۱۲۲۸، ۵/۱۲۲۹، ۵/۱۲۳۰، ۵/۱۲۳۱، ۵/۱۲۳۲، ۵/۱۲۳۳، ۵/۱۲۳۴، ۵/۱۲۳۵، ۵/۱۲۳۶، ۵/۱۲۳۷، ۵/۱۲۳۸، ۵/۱۲۳۹، ۵/۱۲۴۰، ۵/۱۲۴۱، ۵/۱۲۴۲، ۵/۱۲۴۳، ۵/۱۲۴۴، ۵/۱۲۴۵، ۵/۱۲۴۶، ۵/۱۲۴۷، ۵/۱۲۴۸، ۵/۱۲۴۹، ۵/۱۲۵۰، ۵/۱۲۵۱، ۵/۱۲۵۲، ۵/۱۲۵۳، ۵/۱۲۵۴، ۵/۱۲۵۵، ۵/۱۲۵۶، ۵/۱۲۵۷، ۵/۱۲۵۸، ۵/۱۲۵۹، ۵/۱۲۶۰، ۵/۱۲۶۱، ۵/۱۲۶۲، ۵/۱۲۶۳، ۵/۱۲۶۴، ۵/۱۲۶۵، ۵/۱۲۶۶، ۵/۱۲۶۷، ۵/۱۲۶۸، ۵/۱۲۶۹، ۵/۱۲۷۰، ۵/۱۲۷۱، ۵/۱۲۷۲، ۵/۱۲۷۳، ۵/۱۲۷۴، ۵/۱۲۷۵، ۵/۱۲۷۶، ۵/۱۲۷۷، ۵/۱۲۷۸، ۵/۱۲۷۹، ۵/۱۲۸۰، ۵/۱۲۸۱، ۵/۱۲۸۲، ۵/۱۲۸۳، ۵/۱۲۸۴، ۵/۱۲۸۵، ۵/۱۲۸۶، ۵/۱۲۸۷، ۵/۱۲۸۸، ۵/۱۲۸۹، ۵/۱۲۹۰، ۵/۱۲۹۱، ۵/۱۲۹۲، ۵/۱۲۹۳، ۵/۱۲۹۴، ۵/۱۲۹۵، ۵/۱۲۹۶، ۵/۱۲۹۷، ۵/۱۲۹۸، ۵/۱۲۹۹، ۵/۱۳۰۰، ۵/۱۳۰۱، ۵/۱۳۰۲، ۵/۱۳۰۳، ۵/۱۳۰۴، ۵/۱۳۰۵، ۵/۱۳۰۶، ۵/۱۳۰۷، ۵/۱۳۰۸، ۵/۱۳۰۹، ۵/۱۳۱۰، ۵/۱۳۱۱، ۵/۱۳۱۲، ۵/۱۳۱۳، ۵/۱۳۱۴، ۵/۱۳۱۵، ۵/۱۳۱۶، ۵/۱۳۱۷، ۵/۱۳۱۸، ۵/۱۳۱۹، ۵/۱۳۲۰، ۵/۱۳۲۱، ۵/۱۳۲۲، ۵/۱۳۲۳، ۵/۱۳۲۴، ۵/۱۳۲۵، ۵/۱۳۲۶، ۵/۱۳۲۷، ۵/۱۳۲۸، ۵/۱۳۲۹، ۵/۱۳۳۰، ۵/۱۳۳۱، ۵/۱۳۳۲، ۵/۱۳۳۳، ۵/۱۳۳۴، ۵/۱۳۳۵، ۵/۱۳۳۶، ۵/۱۳۳۷، ۵/۱۳۳۸، ۵/۱۳۳۹، ۵/۱۳۴۰، ۵/۱۳۴۱، ۵/۱۳۴۲، ۵/۱۳۴۳، ۵/۱۳۴۴، ۵/۱۳۴۵، ۵/۱۳۴۶، ۵/۱۳۴۷، ۵/۱۳۴۸، ۵/۱۳۴۹، ۵/۱۳۵۰، ۵/۱۳۵۱، ۵/۱۳۵۲، ۵/۱۳۵۳، ۵/۱۳۵۴، ۵/۱۳۵۵، ۵/۱۳۵۶، ۵/۱۳۵۷، ۵/۱۳۵۸، ۵/۱۳۵۹، ۵/۱۳۶۰، ۵/۱۳۶۱، ۵/۱۳۶۲، ۵/۱۳۶۳، ۵/۱۳۶۴، ۵/۱۳۶۵، ۵/۱۳۶۶، ۵/۱۳۶۷، ۵/۱۳۶۸، ۵/۱۳۶۹، ۵/۱۳۷۰، ۵/۱۳۷۱، ۵/۱۳۷۲، ۵/۱۳۷۳، ۵/۱۳۷۴،

جائے اس کی تصدیق کرے پھر نظر اپنے قرائن سے رجوع کرے  
اس کا رجوع قبول نہیں کیا جائے گا۔

جو حقوق اللہ شہادت سے دفع رو پیے جاتے ہیں جیسے حد، امر  
و نہی صرف قرائن سے ثابت ہوں تو قرائن کے لئے رجوع  
کرنا جائز ہوگا خواہ رجوع جاری ہونے سے پہلے ہو یا بعد میں اور حد  
مقاطع ہو جائے اس سے کہ بنی کریم علیہ السلام نے حضرت ماحز کو  
ثبوت رجوع کی تلقین کی تھی تو اگر رجوع مفید نہ ہوتا تو ان کو رجوع کی  
تلقین نہ فرماتے۔

درمیان کے حقوق و اللہ تعالیٰ کے شہادت سے دفع نہ  
ہوئے و لے حقوق کی تصدیق سے رجوع کیا جائے ہوئے کی سلسلہ  
نقبات سے یہ بین کی ہے کہ اس کا رجوع اس عمل کو توڑتا ہے جو اس  
سے صادر ہو چکا ہے و جس سے دوسرے کا حق متعلق ہو گیا ہے لہذا  
جب اس نے بہا یہ گھر زید کا ہے نہیں بلکہ عمر کا ہے یا رید کے کسی  
میت پر اس کے ترکہ کی کسی حصین چیز کا دعویٰ یا اس میت کے بیٹے  
نے زید کے دعویٰ کی تصدیق کر دی پھر عمر نے بھی اسی چیز کا دعویٰ یا  
درمیت کے بیٹے نے اس کی بھی تصدیق کر دی تو اس چیز کا فیصلہ رید  
کے حق میں کیا جائے گا و عمر و کے لئے قرائن کرنے والے پر اس چیز کا  
تاوان واجب ہوگا اور یہ امام شافعی کے دو اقوال میں سے ایک کا ظاہر  
ہے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ عمر و کو کوئی تاوان نہیں دے گا۔ امام  
ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے، اس لئے کہ اس پر جس چیز کا قرائن کیا  
و جب تھا اس نے اس کا قرائن کر لیا ہے اور قبول کرے سے وہ فیصلہ  
نے اس کو روکا ہے اور یہ موجب ضمان نہیں ہوتا (۱)۔

## تصحیح

تعریف:

۱۔ لغت میں صحیح ”صحیح“ کا مصدر ہے کہا جاتا ہے: ”صححت  
الکتاب والحساب تصحيحاً“ جب تم کتاب اور حساب کی  
مطلبی کی اصلاح کرو ”وصحيحته فصيح“ (۱) میں نے اس کی  
اصلاح کی تو اصلاح ہوئی۔

۲۔ محمد میں کے روایک صحیح حدیث پر سخت کا حکم لگاتا ہے بہد  
حدیث سخت کی وہ تمام شرائط پوری کرے جو محمد میں نے وضع کی  
میں (۲)۔

۳۔ ان کے یہاں صحیح کا اطلاق ایسے کلام پر ”صحیح“ (صحیح  
ہے) لکھنے پر بھی کیا جاتا ہے جس میں شک کا احتمال ہو مگر کوئی ایسا  
لفظ مکرر ہو جس کا چھوڑنا تحمل نہ ہو (۳)۔

۴۔ اور اہل فرائض کے نزدیک صحیح ”سہام“ اور روس کے درمیان  
واقع ہونے والے ”سز“ کو رو کرنے کا نام ہے (۴)۔ و فقہاء  
کے نزدیک صحیح عبادت یا عقد کو قاسد کرنے کی چیز کے تم کر دے یا  
حذف کر دے کا نام ہے (۵)۔

(۱) لسان العرب ۱۵: ۲۷۷۔

(۲) ترمذی، المعجم، ۳: ۲۳۷۔

(۳) کتاب اصطلاحات الفنون، ۱: ۸۱۹۔

(۴) تحریقات اللہ، ۱: ۲۷۷۔

(۵) البدیع، ۵: ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

(۱) البدیع، ۵: ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

چھاپہ کے ساتھ اچھا ہٹاؤ کیا۔

متحفظہ غلط:

غ-تعدیل:

ح-تحریر:

۶- تصحیروں الکتابة کا معنی ہے: لکھائی کے حروف کو درست کرنا اور باقی تمام کی اصلاح کرنا ہے اور ”تصحیرو الحساب“ حساب کو خلیک خلیک اس طرح لکھ دینا کہ اس میں نہ کوئی غلطی ہو (۱)، نہ کوئی چیز باقی رہے نہ اس میں کات پیٹ ہو اور ”تصحیرو الرقبہ“ غلام کا آزاد کرنا ہے (۲)۔

۲- تعدیل ”علل“ کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: ”عدلت الشيء تعديلا“ (جب تم کسی چیز کو برا کر دو اور وہ برا ہو جائے) فسممة التعديل (عالیٰ لاندہ تقسیم) اسی سے ہے۔ اور عدلت الشاهد: میں نے کوئی نسبت عدالت کی طرف کی (یعنی کوہ کو عادل قرار دیا) اور تعلیل الشيء کا معنی ہے: کسی چیز کو پیدا کرنا (۱)۔

ب-تصویب:

۳- تصویب صواب سے جو کہ غلطی کی ضد ہے یا خورج ہے اور صواب کا مصدر ہے اور اس معنی میں تصویب تصحیح کے مترادف ہے، اور صوابت لغوہ کا معنی ہے: میں نے کہا کہ اس کی بات سچ ہے (۲)۔

ج-تہذیب:

۴- تہذیب بمعنیہ (صاف کرنے) کی طرح ہے، کہا جاتا ہے: ”هذب الشيء“ جب کوئی کسی چیز کو صاف اور خالص کرے اور یکقول یہ ہے کہ تہذیب کے معنی اصلاح کرنے کے ہیں (۳)۔

د-صداغ:

۵- اصداغ افساد کی ضد ہے، اصلح الشيء بعد فسادہ کا معنی ہے: فساد کے بعد چیز کی اصلاح کر لی، اصلح الدابة (۴) (اس نے

تصحیح سے تعلق رکھنے والے احکام:

۱- حدیث کی تصحیح:

۸- حدیث کی تصحیح کا مطلب ہے: ان مخصوص شرطوں کے پور

(۱) اعلیٰ حساب کی غلطی (الغسوس الخیاط)۔

(۲) لسان العرب مادة ”شہد“۔

(۳) الہدایہ ۱/ ۵۵ ابن ماجہ ۳/ ۳۳، الترمذی ۳/ ۴۳۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر مادة ”عدل“۔

(۲) لسان العرب، المصباح المہر مادة ”صوب“۔

(۳) لسان العرب مادة ”جذب“۔

(۴) لسان العرب مادة ”صاح“۔



بغیر شہرت پا جائے اور ابن نورک نے بھی اس کے مثل بات کہی ہے<sup>(۱)</sup>۔

حذاوہ ازیں یہاں کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جنہوں نے صحت کا حکم لگانے کے لئے ان کے حذاوہ شرطیں لگائی ہیں جیسے حاکم کی یہ شرط کہ حدیث کا راوی طلب (یعنی طلب حدیث اور روایت کے متبع) میں مشہور ہو۔ اور امام مالک سے بھی اسی طرح کی شرط منقول ہے اور جیسے امام ابو حنیفہ کا راوی کے فقیہ ہونے کی شرط لگانا اور بعض محدثین کا ”روایت بالمعنی“ میں معانی حدیث کا علم ہونے کی شرط لگانا، امام سیوطی کہتے ہیں: یہ ضروری شرط ہے لیکن یہ ضبط میں داخل ہے اور جیسے بخاری کا ہر راوی کا اپنے شیخ سے سناؤ کے ثبوت کی شرط لگانا اور ملاقات کے امکان اور معاشرت پر اکتفا نہ کرنا<sup>(۲)</sup>۔

صحیح میں عالم کے عمل اور اس کے فتوے کا اثر:

۹۔ نووی اور سیوطی کہتے ہیں: اپنی روایت کردہ حدیث کے مطابق عالم کا عمل اور اس کا فتویٰ اس کی جانب سے نہ تو حدیث کی صحت کا حکم لگانا ہے، نہ اس کے راویوں کو عادل قرار دینا ہے، کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ اس کا عمل یا فتویٰ برائے احتیاط ہو یا اس روایت کے موافق کسی اور دلیل کی بنا پر ہو، اور آہدی اور دوسرے اصولیین نے صحیح اس کو قرار دیا ہے کہ یہ اسی کا حکم لگانا ہے۔

امام ائمہ میں کہتے ہیں: بشرطیکہ احتیاط کے مسامک میں نہ ہو یعنی فتویٰ حدیث کی صحت کے مقتضائاً سے نہ ہو بلکہ احتیاط کی وجہ سے ہو۔

اور ابن تیمیہ نے ترغیب و ترغیب میں اس پر عمل کرنے کے درمیان فرق کیا ہے، ان طرح عام کا مخالف حدیث عمل اس کی

ہونے پر جن کو علماء حدیث نے بیان کیا ہے، حدیث پر صحت کا حکم لگانا، بعض ملاقات محدثین میں بعض احادیث کی صحت کے بارے میں اختلاف ہوتا ہے، کیونکہ بعض شرطوں کے بارے میں اور بعض شرطوں کو بعض پر مقدم کرنے کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے۔

چنانچہ ابن الصلاح ورنہ وہی دہلے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ اس حدیث مستند کو صحیح قرار دیا جائے گا جس کی سند ایک عادل ضابطہ سے عادل ضابطہ کی نقل کے ساتھ متصل ہو اور وہ عادل یا معتدل نہ ہو۔

ابن الصلاح کہتے ہیں: یہی وہ حدیث ہے جسے اصحاب حدیث بد کسی اختلاف کے صحیح قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ مذکورہ شرط پائی جائے تو حدیث پر صحت کا اس وقت تک حکم لگایا جائے گا جب تک کہ بعد میں یہ نہ ظاہر ہو جائے کہ اس میں شذوذ ہے۔ اور حدیث پر تو ہر حکم لگانا اس کی صحت کا حکم لگانا ہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں: حدیث پر صحت کا حکم اس وقت لگایا جائے گا جب اس کو لوگوں میں قبولیت حاصل ہو جائے اگرچہ اس کی کوئی صحیح سند نہ ہو، اس عبد الباقی ترمذی سے یہ نقل کرتے ہوئے کہ بخاری سے حدیث: ”هو الظهور ماؤه الحل ميتة“<sup>(۱)</sup> (مسند کا پانی پاک ہے اور اس کے مرے ہوئے (جانور) حلال ہیں) کی تصحیح کی ہے، حالانکہ اصحاب حدیث اس طرح کی سند کی تصحیح نہیں کرتے، فرماتے ہیں: لیکن یہ سزاویہ حدیث صحیح ہے، اس لئے کہ اسے علماء عامی طور پر قبول کیا ہے۔

سنن ابو یوسف اس بات پر فرماتے ہیں: حدیث کی صحت اس وقت جانی جاتی ہے جب وہ حدیث کے یہاں ان کی کسی نکتہ کے

(۱) حدیث: ”هو الظهور ماؤه و الحل ميتة“ کی روایت مالک (موطا ۲۲۱ طبع عینی الجیش) نے کی ہے اور انہیں سے ترمذی (۱۰۱/۱ طبع مصطفیٰ جیش) نے روایت کی ہے اور بخاری نے اس کی تصحیح کی ہے (اصحاح)۔  
ابیر اور مشرک و طباطبائی (۱۰۱/۱)۔

(۱) تدوین الروای ص ۲۵، ۲۲۔

(۲) تدوین الروای ص ۲۶۔

جب سے اس حدیث یا اس کے راویوں کی صحت پر نقد نہیں سمجھا جائے گا اس مقام میں وجہ ہے۔ ایسا ہی مائع یعنی عارض و غیرہ کی وجہ سے ہو۔

اور اہم مالک نے خیار کی حدیث نقل کی اور اہل مدینہ کے اس کے خلاف عمل کرنے کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کیا، یہ اس کے راوی مایع پر مبنی ہے۔

اور جیسا کہ اہل اصول نے ذکر کیا ہے، صحت حدیث پر ولایت نہ کرنے والی چیزوں میں قول اصح کے مطابق اجماع کا اس کے موافق ہونا بھی ہے اس ممکنات کی وجہ سے کہ (اجماع کا) مستند کوئی دوسری چیز ہو۔

ہر ایک قول یہ ہے کہ جماعتِ صلیب کی محنت پر ملامت رہتا ہے (۱)۔

متاخرین اصحاب حدیث کی تصحیح:

۱۰۔ شیخ ابن الصلاح یہ رائے رکھتے ہیں کہ ان زمانوں میں تصحیح مسمیٰ ہوئی ہے۔

لہذا کسی کو صحیح کا حق نہیں ہے، بلکہ حدیث کی صحت کا حکم لگانے میں اسی پر اتکنا کیا جائے گا جس پر سائنس کے اعتبار یا ہے۔ اسی طرح وہ صرف حدیث کی سند کی صحت کی بنیاد پر حدیث کو اس وقت تک صحیح نہ سمجھنے کی رائے رکھتے ہیں جب تک وہ اس حدیث کی مشہور و متاثرہ اعتبار و تصدیق میں نہ پائی جائے، کیونکہ ظن غائب یہ ہے کہ اگر ان کے نزدیک صحیح ہوتی تو ایسی شدت "تواتر" و صحت کی وجہ سے انہوں نے اس کو چھوڑنا نہ ہوتا (۲)۔

اور اس بارے میں نووی نے ابن الصلاح کی مخالفت کی ہے اور فرمایا ہے: میرے ایک قول کا خبر یہ ہے کہ یہ شخص کے جو قدرت رکھتا ہو اور جس کا علم پختہ ہو، حدیث کی تصحیح درست ہے۔

حافظ عراقی کہتے ہیں: اصحاب حدیث کا عمل ایسا ہے کہ وہ علماء متاخرین کی ایک جماعت نے ایسی حدیث کی تصحیح کی ہے جن کی تصحیح علماء متقدمین سے معلوم نہیں ہے (۱)۔

دوم۔ عقیدہ قاسد کی تہ:

۱۱۔ خفیہ کے علاوہ باقی فقہاء عقیدہ باطل اور عقیدہ قاسمہ کے درمیان فی الجملہ فرق نہیں کرتے ہیں، چنانچہ شافعیہ اور حنبلیہ کے یہاں حکم یہ ہے کہ مفسد کو مارنے سے عقد صحیح نہیں ہوگا اور شافعیہ کی کتابوں میں ہے کہ اگر دونوں عقد کرنے والے عقد کے مفسد کو حذف کر دیں، غورہ مجلس خیاری میں کیوں نہ حذف کریں، تب بھی عقد صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ قاسمہ کا کوئی اعتبار نہیں (۲)۔

اور اللہ کی "امنی" میں ہے: اگر اس شرط سے بیع کی ک  
 اے علم یا قرض کے طور پر پیشگی قیمت دے، یا مشتری نے اس پر یہ  
 شرط لگائی ہو تو یہ حرام ہوگا اور عقد باطل ہوگا، اس لئے کہ حضرت  
 عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: "أَنْ السَّيِّئُ مَبْعُوثٌ لَهِي عَنْ رِبْحٍ  
 مَالٍ يَصْمُ، وَعَنْ بَيْعٍ مَالٍ يَقْبَضُ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ،  
 وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ" (۲) (نبی کریم ﷺ)

(۱) مذکورہ رویہ ۸۷۷ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) آئین الطالب ۱۳۷۴، مضمون الحجاج ۱۳۸۰ و مضمون الفیض ۱۳۹۰، ص ۱۵، حاشیہ  
الجلد ۱۳۸۳، ص ۱۱، المصوب فی التواضع ۱۳۵۰

(۳) حدیث شریف بھی اس دوح عالم بعضی و اس بیع عالم بعضی ۔۔ کی روایت طبرانی نے حضرت حکیم بن خزام سے کی ہے مجمع الزوائد (۸۵/۳) میں کہا کہ سنائی نے اس کے بعض حصوں کی روایت کی ہے وہ طبرانی کے یہاں اس کی سند میں اعطاء ابن خالد و اہل جبلہ ابن حبان نے اس کی توثیق

نے اس چیز کے نفع سے جو ضام میں داخل نہ ہوئی ہو، اور اس چیز کے بیچنے سے جس پر قبضہ نہ ہو ہو، اور ایک بیع میں بیع کرنے سے، اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے اور سلف (قرض) کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اور اس لئے کہ اس نے ایک عقد میں دوسرے عقد کی شرط لگائی ہے لہذا ایک بیع میں دوسرے بیع کی شرط یہ بھی فاسد ہوئی۔ اور اس لئے بھی کہ جب قرض کی شرط لگائی جائے تو اس کی وجہ سے ثمن میں اضافہ کرے گا تو قرض کے عوض، اور اس کے نفع میں ثمن میں ریاقتی ہو جائے گی اور یہ حرام سود ہے، لہذا یہ اسی طرح فاسد ہوگا جیسے کہ اس کی صراحت کرنے پر ہوتا ہے، اور اس لئے بھی کہ یہ بیع فاسد ہے، لہذا صحیح نہیں ہوگی جیسے کہ ایک، رام کو، درمموں کے بدلہ میں بیچنا، پھر ایک کو چھوڑ دینا (۱)۔

در باب الرهن میں فرمایا: اگر عقد باطل ہو جائے تو صحیح نہ ہوتا (۲)، اور ”شرح منہجی الاموال“ میں ہے: عقد فاسد عقد صحیح نہیں بن سکتا (۳)، اور مالک کے نزدیک جب عقد کو فاسد کرے، مگر شرط حذف کر دی جائے تو عقد صحیح ہو جاتا ہے، خواہ وہ ایسی شرط ہو جو عقد کے مفاد کے منافی ہو، یہی شرط ہو جو بیع کی ثمن میں محل ہو، سوائے چار شرطوں کے کہ ان کے ہوتے ہوئے بیع صحیح نہیں ہوتا ہے، خواہ شرط حذف ہی کر دی جائے اور وہ یہ ہیں:

= کی ہے اور وہی بن اسماعیل نے تصدیق کی ہے۔

اور اس کی روایت ابن القاضی میں بھی کی گئی ہے، ولا یجوز سلف و بیع، ولا شرطان فی بیع، ولا بیع مالہ بضم، ولا بیع مالہ بضم، عندک“ اس کی روایت ترمذی (۵۳۶، ۵۳۵، ۵۳۴ طبع النسخ) نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کی ہے، و فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱) ایسی ۳۵۹، ۲۶۰۔

(۲) ایسی ۳۶۷، ۳۳۔

(۳) شرح منہجی الاموال ۵، ۲۵۰، ۲۵۱۔

(۱) مجمع البیہ ۵۷۰، ۵۷۱۔

(۲) شرح المنیر ۲۷۷، طبع النسخ۔

ایک جو شخص ثمن موجد پر کوئی مبالغہ اس شرط پر کرے کہ اگر وہ مر جائے تو ثمن اس پر صدق ہوگی چنانچہ یہ شرط بیع کو صحیح کر دیتی، مگر اس شرط کو حذف بھی کرے اس سے کہ یہ غرر ہے، اسی طرح سب یہ شرط لگائے کہ اگر وہ مر جائے تو بیع اس کے ورثاء سے ثمن کا مطالبہ نہ کرے۔

ب۔ ایسی مدت اختیار کی شرط لگانا جو ناجائز ہے، چنانچہ بیع کا فتح لازم ہوگا، چہ (مدت) ساتھ کرے، اس سے کہ یہ ممکن ہے کہ اس کا ساتھ اس کو اختیار کرنے کا نتیجہ ہو۔

ج۔ کوئی شخص کوئی مادی چیز و شرط پر یہ شرط لگائے کہ وہ اس سے ملے نہ کرے، اور اگر مقررے گا تو مادی چیز ہو جائے گی یہ ۱۴۰ اس پر ایک، بنا لازم ہوگا تو بیع صحیح کی جائے گی اگرچہ شرط ساتھ کرے، اس لئے کہ وہ نہیں ہے۔

د۔ استثناء کی شرط بیع کو فاسد کرے، کی اگرچہ شرط ساتھ کرے، اور ان الحاجب نے ایک پانچویں شرط کا اضافہ کیا ہے اور وہ یہ ہے:

و۔ بیع خیار میں نقد (یعنی ثمن پیشگی) کی شرط ہے، ابن الحاجب کہتے ہیں: اگر نقد کی شرط ساتھ کرے تب بھی بیع صحیح نہیں ہوتی (۱)۔

اور ”الشرح المنیر“ کے ”باب لا جارد“ میں ہے: جارد کی شرط سے فاسد ہو جاتا ہے جو مقتضائے عقد کے منافی ہو، اور فاسد اس وقت ہوگا جبکہ شرط ساتھ نہ کرے، اگر شرط ساتھ کرے تو جارد صحیح ہو جائے گا (۲)۔

اور ابن رشد مفید کے موقع ہونے پر عقد کے صحیح ہونے پر نہ ہونے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی توضیح کرتے ہوئے کہتے

فساد ضعیف ہو۔

کامیابی کہتے ہیں: ہمارے یہاں اصل یہ ہے کہ فساد کی طرف دیکھا جائے، اگر وہ اس طور پر قوی ہو کہ صلب عقد یعنی بدل یا مبادل (عوض یا سامان) میں داخل ہو تو مفید کے رفع کرنے سے جواز کا احتمال نہیں رہے گا۔ جیسا کہ ایک جزا درہم اور ایک رطل شرب کے بدلہ میں کوئی غلام بیچے، شرعیہ سے شرب سا تطا کرے تو بیع فاسد ہے اور صحیح نہیں ہو پائے گی۔

اور فساد اگر ضعیف ہو یعنی جو صلب عقد میں داخل نہ ہو، بلکہ کسی جائز شرط کی صورت میں ہو تو اس بات کا احتمال رہے گا کہ مفید کو دہرائے کے عقد جاری ہو جائے، ۱۴۰ ایسی شرط خیار کے ساتھ بیع کی گئی ہو جس کو موقت نہ یا یا ہو یا کننی جیسی مجہول چیز پر موقت کیا گیا ہو، یا موقت کا دہرائے یا یا ہو، اور جیسا کہ اس بیع میں جس کی شمن کو اصل مجہول تک موصول یا یا ہو، چنانچہ اگر طول (اجل آئے) اور اس کے منت سے پہلے جس کو اصل کا حق ہے وہ سے سا تطا کرے تو مفید زائل ہو جانے کی وجہ سے بیع جائز ہوگی، بن عابدین کی تحریر کے مطابق خود اصل کا سا تطا فقہ ق (مجلس عقد ختم ہونے) کے بعد کیوں نہ ہو۔

یہی حکم ان تمام بیوت کا ہوگا جو حوکی میں بیوت کو لاحق ہونے والے مندرجہ ذیل وجہ سے فاسد ہوتی ہیں، بشرطیکہ بیوت رضامندی اور اختیار سے خوف نہ رہے جیسے کہ چھت کی کوئی کڑی یا دیوار کی کوئی بینٹ یا یا یا (ریشمی کپڑے کا) ایک گز بیچے تو یہ جائز نہیں ہے، اس سے کہ اس کی حوالگی اکھاڑے اور کائے بغیر ممس نہیں ہے اور اس میں بالک کو ضرر ہے اور عقد سے ضرر کا استحقاق نہیں ہوگا، لہذا اقتدیرا یہ یہی چیز لی بیع ہے جس کی حوالگی شرعاً واجب نہیں ہے، چنانچہ یہ بیع فاسد ہوگی، اور بالک اگر اس کو اکھاڑ دے یا کاٹ ڈالے اور قبل اس کے کہ

میں: جب شرط لگائے گی وجہ سے بیع فاسد ہو جائے تو شرط کے مرتفع ہونے کی صورت میں فاسد و مرتفع ہوگا یا نہیں جیسا کہ میں حرام کے بیع حلال سے ملے پر اس سے لاحق ہونے والا فساد مرتفع نہیں ہوتا جیسے کہ کوئی سودینار و مشک بھر شرب کے بدلہ میں کوئی غلام بیچے۔ پھر جب عقد بیع ہو جائے تو کہنے شرب چھوڑ دے تو علماء کے نزدیک وہ بیع بلا جہات صحیح کی جائے گی۔

اور یہ بھی ایک دوسری صلی پر مبنی ہے وہ یہ کہ کیا یہ فساد معقول معنی ہے یا غیر معقول ہے؟ چنانچہ گرامر یہ کہیں کہ یہ غیر معقول اُمتی ہے تو شرط مرتفع ہونے سے فساد مرتفع نہیں ہوگا، اور گرامر نہیں کہ معقول ہے تو شرط کے ارتقاء سے فساد مرتفع ہو جائے گا۔

چنانچہ امام مالک نے اس کو معقول سمجھا ہے اور جمہور نے غیر معقول سمجھا، اور سود و غری کی بیعوں میں پایا جانے والا فساد اکثر غیر معقول اُمتی ہوتا ہے، اسی لئے اگر بیع کے بعد سوتہ تک رہے، اور غری مرتفع ہو جائے تب بھی ان کے نزدیک بیع منعقد نہیں ہوتی (۱)۔

۱۲- حنفی عقد باطل اور عقد فاسد میں تفریق کرتے ہیں، چنانچہ ان کے نزدیک (برخلاف امام زفر کے) مفید کے ارتقاء سے عقد فاسد کی تصحیح درست ہے، باطل کی نہیں، اور یہ حضرات عقد بیع کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بیع فاسد میں مفید کا ارتقاء بیع کو صحیح نہ کرے گا، اس لئے کہ فساد کے باوجود بیع قائم ہے اور بطلان کے ہوتے ہوئے صفت بطلان کی وجہ سے اس کا قیام نہیں ہو پاتا، بلکہ وہ معدوم ہوتی ہے۔

امام زفر کے نزدیک عقد فاسد مفید کے رفع سے جواز کا احتمال نہیں رہتا ہے۔

میں عقد فاسد کی تصحیح دھیر کے یہاں اس بات سے متعید ہے کہ

۱۳۲۳ ہجری ۱۳۲۳ھ طبع عین النہض۔

مشتی بیع کو فتح کرے اس کو مشتری کے حوالہ کر کے بیع جائز ہوئی، اس لئے کہ جواز سے مانع حوالہ کرنے میں مانع کا ضرر تھا، لہذا سبب اس سے پہلے اختیار و رضامندی سے حوالہ کر دیا تو مانع زائل ہو گیا۔<sup>(۱)</sup>

حنفیہ کے یہاں تمام قاعدہ عقود کا یہی حکم ہے اس قاعدہ کے مطابق: "إذا رآه المانع مع وجود المقتضى عاذا الحكم" (اگر ممانعہ ہونے کے باوجود مانع دور ہو جائے تو حکم لوٹ آئے گا)۔

ورہی میں سے یہ بھی ہے کہ مشاء کا بیہ قاسد ہے، اور اگر اس کو تقسیم کر کے حوالہ کر دے تو جائز ہوگا اور فقہان کا یہاں بھی یہی حکم ہے کہ زمین میں لگی ہیتی اور کھجور کا باغ اور درخت میں لگی ہونی کھجوریں مشاء کے درجہ میں ہیں اس لئے کہ یہ سب موجود ہیں، اور جواز میں رکاوٹ اتصال کی وجہ سے ہے، لہذا اگر ان کو الگ کر کے سپرد کر دے تو مانع زائل ہو جانے کی وجہ سے جائز ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

ورہی کے مثل وہ صورت ہے جب عمارت کے بغیر یا ہیتی اور درخت کے بغیر زمین کو رہن رکھے، یا زمین کے بغیر ہیتی اور درخت کو رہن رکھے، یا پھل کے بغیر درخت کو رہن رکھے، یا درخت کے بغیر پھل کو رہن رکھے۔ یہاں جواز ہے اس لئے کہ مرہون غیر مرہون کے ساتھ جڑ ہو ہے، اور یہ صورت حال قبضہ صحیح ہونے سے مانع ہوئی، اور اگر پھل توڑ لے، کھیت کاٹ لے، اگر الگ کر کے حوالہ کر دے تو مانع ختم ہو جائے کی وجہ سے جائز ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

عقد کی تصحیح اس کو دوسرا عقد مان کر کرنا:

۱۳- اس کے ساتھ ہی عقد قاسد کی تصحیح اس صورت میں بھی ممکن ہے

(۱) رد المحتار ۶/۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱

سوم۔ عبادت کی تصحیح کرنا جب اس پر اس کو فی سہ کرنے  
 ۱۰۔ کوئی چیز جاری ہو جائے:

۱۵۔ عبادت پر جاری ہونے والے کچھ امور ایسے بھی ہیں جن کا  
 ازالہ یا تلافی ممکن نہیں جیسے کھانا، چٹا، بات کرنا، حدیث پیش کرنا،  
 جماع کرنا تو ان امور کی تلافی ممکن نہیں ہے اور فی الجملہ یہ عبادت کی  
 مفاسدات میں سے مانے جاتے ہیں اور یہ قلیل و کثیر کے درمیان نیز  
 عمد و سہو اور جہل کے درمیان نیز معفو عنہ و غیر معفو عنہ میں اس کی  
 تمیزات کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کے ساتھ ہے۔

لہذا جب اس میں سے کوئی چیز عبادت میں پیش آئے تو جو لوگ  
 اس کو مفاسدات میں سے مانے ہیں اس کے بارے میں عبادت کا مفصل فائدہ ہو جائے  
 گی، چنانچہ اس عبادت کی تصحیح کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی اور اگر وقت  
 میں گنجائش ہو تو اس کا اعادہ اور وقت نکلے یا نہ تو قضاء لازم ہوگی۔  
 اس کی تسبیل "اعادہ" اور "تضاؤ" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۱۰۔ یہاں پر بحث عبادت پر جاری ہونے والے امور کی  
 ہے جن کو مفاسدات میں شمار کئے جانے کے باوجود اس کا امکان ہونا  
 ہے کہ مفاسد کو دور کر کے یا اس کی تلافی کر کے عبادت صحیح کی جاسکے،  
 ۱۰۔ انجاست کا جاری ہو جانا، ستر کا مکمل جانا، اس جیسی چیزیں۔

۱۰۔ فی الجملہ تلامذہ اس پر متفق ہیں کہ جب عبادت میں کوئی ایسی  
 چیز پیش آجائے جس کی حالت یہ ہو کہ مستعمل رہنے پر اس کو فائدہ  
 نہ رہے لیکن اس کی تلافی اور ازالہ ممکن ہو تو عبادت کی تصحیح کے لئے  
 ایسا کرنا (تلافی و ازالہ) واجب ہوگا۔

۱۰۔ عبادت کے مختلف اہم میں ان جیسی چیزیات کی اثرات  
 کی وجہ سے ان کا احاطہ ضرور ہے، اس سے وضاحت کرنے والی کچھ  
 مثالوں کے بیان پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ جو قبلہ جاتے کے لئے اجتہاد کرے، اور نماز کے دوران اس کا

نگاہی جائے کہ پورا نفع مضارب کا ہوگا تو وہ قرض ہو جائے گا، اس  
 لئے کہ پورے نفع کی ملکیت صرف راس المال کی ملکیت ہونے سے  
 ہوتی ہے، لہذا جب اس کے لئے پورے نفع کی شرط لگائی ہے تو اس سے  
 راس المال کا مالک بنادیا ہے اور اگر راس المال کے لئے پورے نفع  
 کی شرط لگائی ہو تو وہ "إبضاء" ہے، اور عفو و شرعاً اس کے معنی یہی  
 ہیں (۱)۔

۱۰۔ "مخ" قبیل "میں آیا ہے کہ جس نے ایسے شخص کو محال علیہ  
 بنادیا جس پر اس کا دین نہیں تھا، اور (مال) محال کی خبر دے، یہی وقت  
 حوالہ صحیح ہوگا، اور اگر وہ (مال) محال کی خبر نہ دے تو صحیح نہیں ہوگا، اور  
 وہ محال یعنی کفار ہو جائے گا (۲)۔

۱۰۔ سیوطی کی "شہاد" میں ہے: یا عفو، کے معنی معفو ہیں یا  
 اس کے معنی؟ اس میں اختلاف ہے، "یأت" میں تفریح مختلف  
 ہے۔

۱۰۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب کہ تم ایک ہمارے جملہ  
 کل "ز" ہو، اگر تم یہ نہیں کہہ سکتے تو یہ فاسد ہے، اور غلام کی قیمت  
 جب میں ہے، اور اگر تم نہیں کہہ سکتے تو یہ صحیح ہوگا اور  
 ممکن واجب ہوگا۔

۱۰۔ وراہی قبیل سے یہ بھی ہے کہ اگر قبضہ سے پہلے غنم اس کی  
 کے عوض ضمانت بائع سے چھوڑ دے تو وہ بیع کے الفاظ میں اٹھتا ہے اور  
 سکی نے اس قاعدہ پر اس کی تخریج کی ہے، اور تخریج کا ضعیف مسیونہ  
 ہے، لہذا مانتے ہیں: اگر ہم الفاظ کا اعتبار کریں تو صحیح نہیں ہے اور اگر  
 معنی کا اعتبار کریں تو قائل ہے (۳)۔

(۱) لاہور ۱۳۰۳ھ، مجلس ۵/۵۳

(۲) مخ جلد ۳/۳۳

(۳) لاشہ مسیونہ ص ۸۳، ۸۴، ۸۵، طبع مجلس اعلیٰ

ہتھ و تبدیل ہو جائے تو اس دھری جہت کی طرف گھوم جائے گا جس کی طرف اس کا ہتھ و تبدیل ہوا ہے، اور جو نماز رزق کی ہے ان پر بناء کر لے گا۔

اسی طرح جب وہ ہتھ و سر سے اور طلعی نماز کے دوران میں مشہد دیا تھیں خبر کے و ریہ تھیں خطا، واضح ہو جائے تو وہ صحیح جہت کی طرف گھوم جائے گا اور گزری ہوئی نماز پر بناء کر لے گا۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اہل قبا کو جب قبلہ منسوخ ہونے کی اطلاع اس حال میں ملی کہ وہ نماز فجر میں تھے تو وہ قلمہ کی جانب پھر گئے اور نبی کریم ﷺ نے اہل قبا کے فعل کی تمسین کی اور ان کو عہدہ کا حکم میں دیا (۱)۔

اس کی تمسین "ستہال" "قبلہ" اور "صلاۃ" میں کی جاسکتی ہے۔

۱۷۔ جس کے وہ نماز خشک نجاست گری اور اس نے فوراً سے ہٹا دیا تو اس کی نماز صحیح ہوگی، اس لئے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: "ای درمیان کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے آپ ﷺ نے اپنے جوتے نکالے اور انہیں بائیں جانب رکھ دیا، اور جب لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے پھینک دیئے، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے پئی نماز پوری کر لی تو فرمایا: "ما حملکم علی اللقاء معالکم؟ قالوا: رأيناك ألقیت علیک فالقینا معانا فقال رسول"

(۱) الاختیار ۱/ ۳۷، ابن ماجہ ۱/ ۲۹۱، جوہر لا کلیل ۱/ ۳۵، اسنی الطالب ۱/ ۳۵، بحسب ۱/ ۳۳۔

اور حدیث: "مسخ القبلۃ" کی روایت بخاری (فتح المبارک ۱/ ۵۰۶ طبع مشرقیہ) اور مسند ۱/ ۳۵۷ طبع مکتبہ المدینہ (۱) نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ہے۔

اللہ ۱/ ۳۵، ان جبریل قنابی، فاحسبوا لئ فیہما قدرا" (۱) (تم کو جو تھے پھینکنے پر اس چیز نے ابھرا ۹ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے جوتے پھینک دیئے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے پھینک دیئے، یہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریلؑ میرے پاس آئے اور بتلایا کہ ان (جوتوں) میں نجاست ہے)۔

اس کی تمسین "نجاست" اور "صلاۃ" میں کی جاسکتی ہے۔  
۱۸۔ جس شخص کا ستہ اور اس کا کھل جائے اس طور پر کہ وہ اس کے کپڑے کو اڑا دے اور اس کا ستہ کھل جائے تو اگر جلدی سے اس کو مار دے اہل لے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

اور اگر ساتہ (کپڑا) ہونے کی وجہ سے تنکا ہو کر نماز پر ہے، چہ اچتریب میں ساتہ (کپڑا) پڑ جائے تو جس کا چھپنا واجب ہے اس کا ستہ سرے گا، اگر نماز رزق نماز پر بناء کر لے گا، اہل قبا کے عمل پر قیاس کر کے کہ جب اس کو تھوہل قبلہ کا علم ہو تو وہ اس کی طرف چہ گئے اور نماز مکمل کر لی (۲)۔

اس کی تمسین "عورۃ" اور "صلاۃ" میں کی جاسکتی ہے۔  
۱۹۔ اگر ایک لگانے، بیٹھنے یا پہلو کے مل لینے کو جائز قرار دینے والے کسی عذر کے معذور کو نماز میں غفلت (مرض میں کمی) ہو جائے تو وہ اہل کی طرف منتقل ہو جائے گا، جیسے ایک لگانے والا بغیر ایک لگائے بیٹھنے پر قائم رہے، جیسے والا قیام پر قائم ہو جائے تو وہ وہی طور

(۱) البدیع ۱/ ۲۲۱، الدرر ۱/ ۵۰، المہذب ۱/ ۹۳، شرح تفسیر الارادات ۱/ ۵۳، اور حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث: "ان جبریل قنابی فاحسبوا لئ فیہما قدرا" کی روایت ابو داؤد (۳۲۶) تھیں عزت عید دہائی، اور حاکم (۱/ ۳۶۰، ۲/ ۴۰۴) نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۱/ ۳۷، البدیع ۱/ ۳۳، الدرر ۱/ ۵۰، شرح تفسیر الارادات ۱/ ۵۳، ۲/ ۴۰۴، ۳/ ۴۰۴۔

پر اسی کی طرف منتقل ہو جائے گا، اور اگر منتقل نہیں ہوا تو نماز باطل ہو جائے گی (۱)۔

اس کی تفصیل: ”عذر“ اور ”صلوات“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۲۰- جس کو پے طواف کے دوران اپنے بدن یا کپڑے پر نجاست کا لم ہو جائے تو نجاست کو ذیل سے یا دونوں کو (جوڑا لے) اور اگر میر نہ لگی ہو تو گزرے ہوئے طواف پر بناء کرے ورنہ تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے اس کا طواف باطل ہو جائے گا (۲)۔

اس کی تفصیل ”طواف“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۲۱- عبادت کی تصحیح سے متعلق بعض امور وہ ہیں جو قاعدہ ”بطلان المحصور لا یطل العموم“ (خصوص کا بطلان عموم کو باطل نہیں کرتا) کے تحت داخل ہیں۔

”المسکر“ میں یہ ہے: ”مرض ومرض کا تحریم یا پھر جماعت“۔ ثانی تو امام ثانی فرماتے ہیں: مجھے یہ پسند ہے کہ وہ درخت پر سلام پھیر دے اور وہ ٹھل ہو جائے گی، اس کے بعد فرض پڑھ لے۔ تو فرض کے ابطال کے باوجود (امام ثانی نے) نفل کو صحیح قرار دیا ہے۔

گر دخول وقت کا ثمان کرتے ہوئے ہفت سے پہلے ہی فرض نماز کا تحریم کر لے تو اس کے ظہر ہونے کا خصوص باطل ہو جائے گا اور قول صحیح میں اس کے نفل ہونے کا عموم باقی رہے گا۔

در جب حج کے مہینوں سے پہلے اس کا احرام باندھے تو اس کے عمرہ کے طور پر منعقد ہونے میں دو اقوال ہیں اور ان میں قول اصح ہے کہ ہاں (۳) (یعنی عمرہ کے لئے احرام ہو جائے گا)۔ ”المہذب“ میں اسی کو صرف ایک قول کے طور پر نقل کیا ہے فرمایا: اس لئے کہ وہ

(۱) ابن ماجہ ص ۵۱۱، جوہر لولیل ص ۵۶۱، مشکوٰۃ فی القواعد ص ۱۱۵، شرح منشی الارادات ص ۲۷۲۔  
(۲) جوہر لولیل ص ۷۳۔  
(۳) مشکوٰۃ فی القواعد ص ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵۔

موقت عبادت ہے، لہذا جب اس کو غیر وقت میں منعقد کیا ہے تو اسی کی جنس کی دوسری عبادت منعقد ہو جائے گی جیسے کہ جب زوال سے پہلے خیر کی نماز کا تحریم باندھے تو اس کا تحریم نفل کے سے منعقد ہوتا ہے (۱)۔

۲۲- یہ قاعدہ تقریباً تمام مسالک میں فی الجملہ جاری ہے، چنانچہ ”شرح منشی الارادات“ میں ہے: جو شخص نماز میں کوئی ایسا فعل کرے جو فرض کو فاسد کر دے، جیسے باعذر قیام ترک کر دے تو اس کا فرض نفل سے بدل جائے گا، اس لئے کہ یہ فرضیت کی نیت کو قطع کرنے کی طرح ہے، لہذا نماز کی نیت باقی رہے گی، ومرض نفل سے بدل جائے گا، اسی طرح اس وقت بھی ہوگا جب فرض کا تحریم کہے، پھر عام ہو کہ بھی اس کا وقت نہیں ہو، اس سے فرض صحیح نہیں ہو، ورو کوئی ایسی چیز نہیں پانی جو نفل کو باطل کرتی (۲)۔

۲۳- یہ قاعدہ حنیف کے یہاں ہی قاعدہ کے قبیل سے ہے جس کو اس نے بیاں کیا ہے کہ: ”لیس من ضرورة بطلان الوصف بطلان الاصل“ (وصف کے بطلان سے اصل کا بطلان ضروری نہیں ہے)۔

”المہذب“ میں آیا ہے کہ جو شخص یہ یاد رکھتے ہوئے عصر کی نماز پڑھے کہ اس نے ظہر نہیں پڑھی ہے تو یہ فاسد ہوگی الا یہ کہ عصر کے بالکل آخر وقت میں دیا گیا ہو، اور یہ ترتیب کا مسئلہ ہے۔

اور جب فرضیت فاسد ہو جائے تو امام ابوحنیفہ، ابو یوسف کے نزدیک اصل مار باطل نہیں ہوتی، اس سے کہ تحریم کو فرضیت کے وصف کے ساتھ اصل مار کے لئے منعقد کیا گیا ہے، لہذا وصف کے بطلان سے اصل کا بطلان ضروری نہیں ہے (۳)۔

(۱) المہذب ص ۲۰۷۔  
(۲) شرح منشی الارادات ص ۱۶۹۔  
(۳) المہذب ص ۷۳۔



فاسانی "باب الزکاۃ" میں کہتے ہیں: پہلے ۱۰ کی ہوئی زکاۃ جب زکاۃ کے طور پر واقع نہ ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ ارفقیہ کے ہاتھ میں پہنچ گئی ہو تو تطلو کے طور پر ہوگی، خواہ اس کے ہاتھ میں مال کے مالک کے ہاتھ سے پہنچ ہو یا امام کے ہاتھ سے یا اس کے نائب یعنی ساری (زکاۃ کے محصل) کے ہاتھ سے، اس لئے کہ اصل قربت حاصل ہوئی ہے، اور نقلی صدقہ میں فقیر کے ہاتھ میں پہنچ جانے کے بعد رجوع کا خیال نہیں رہتا ہے (۱)۔

چہرہ مسیرٹ میں مسائل کی تصحیح:

۲۴ سفر خمس کے مسائل کی تصحیح یہ ہے کہ سام کم از کم خمس مدہ سے اپنے طور پر سے جائیں کہ وراثہ میں سے کسی پر نہ واقع ہو، خواہ یہ بغیر ضرب دے کر ہو جیسا کہ تنقائم کی صورت میں ہوتا ہے یا بعض حصوں کو ضرب دے کر ہو جیسا کہ موافقت کی صورت میں ہوتا ہے، یا تمام حصوں کو ضرب دے کر ہو، جیسا کہ مہایہ کی صورت میں ہوتا ہے (۲)۔

فرائض کے مسائل کی تصحیح کے لئے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے:

۲۵- مسائل فرائض کی تصحیح کے کچھ قواعد ہیں، ان کے بارے میں حنفیہ میں سے "سر جیہ" کے شارح نے جو کچھ بیان کیا ہے ان پر کثرت کیا جاتا ہے، فرماتے ہیں: اس میں سات اصولوں کی ضرورت پڑتی ہے:

ان میں سے تین اصول مختار (۳) سے ماخوذ، سہام اور وراثہ

(۱) المدخل ۵۰۴ ۵۰۵۔

(۲) شرح السراجیہ مختصر فی الجرائد ۲۱۳ طبع لکھنؤ، مطبعہ انصاری۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۱۲ پر کیا ہے: خارجہ خرج کی جمع ہے اور یہ وہ کم سے کم حد ہے جس سے فرض کو خیر الی طور پر صحیح صحیح لینا ممکن ہو۔

کے روہیں کے درمیان ہوتے ہیں۔

اور ان میں سے چار اصول رہیں اور روہیں کے درمیان ہوتے ہیں۔

تین اصول:

۲۶- پہلا اصول: یہ ہے کہ اگر وراثہ میں سے ہر فریق کے حصے س کے اور س کے بغیر تقسیم ہو جائیں تو ضرب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے ماں باپ اور بھائیوں، اس سے کہ اس وقت مسئلہ چھ سے ہوگا، اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھ کا چھ حصہ یعنی یک حصہ ملے گا، اور دونوں بیویوں کو دو ٹکٹ یعنی چار حصے تو دونوں میں سے ہر ایک کو، حصے ملیں گے تو وراثہ کے روہیں پر سہام س کے حیرتی مستقیم (ف) ہو گئے ہیں لہذا تصحیح کی حاجت نہیں ہوگی، اس سے کہ تصحیح تو اس وقت ہوتی ہے جب روہیں پر تقسیم کرنے سے سہام میں سہام قع ہو جائے۔

۲۷- دوسرا اصول: یہ ہے کہ سہام یک فرد پر ہو لینا سہام میں سے کسی سہام کے درمیان کے سہام در روہیں کے درمیان موافقت ہو تو ان کے روہیں (یعنی جس عائدہ کے روہیں پر اس کے سہام کو تقسیم کرنے میں کسر واقع ہو رہا ہے یعنی وہی ایک گروہ) کے عدد وراثت کو اگر عول نہ ہو رہا ہو تو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو رہا ہو تو اصل اور عول میں ایک ساتھ ضرب دے دیں گے جیسے ماں باپ اور دو بیویاں یا شوہر، ماں باپ اور چھ بیویاں۔

تو پہلی مثال اس مسئلہ کی ہے جس میں عول نہ ہو، اس سے کہ اصل مسئلہ چھ سے ہوگا۔ دوسری یعنی دو حصے ماں باپ کے ہیں اور وہ ان پر مستقیم ہیں اور دو ٹکٹ یعنی چار حصے دو بیویوں کے ہیں، اور یہ ان پر مستقیم نہیں ہیں لیکن چار اور دو کے درمیان موافقت بال نصف

ہے، اس لئے کہ دونوں کا عدد عاۓ (کاٹنے والا عدد) ۱۰۰ ہے، لہذا ہم نے روپوں کے عدد یعنی دس کو اس کے نصف کو یعنی پانچ کی طرف لٹا دیا اور اس کو چھ میں جو کہ اصل مسئلہ ہے ضرب دیا تو حاصل نکلتا ہے، اور مسئلہ اسی سے صحیح ہوگا۔

اس لئے کہ ماں باپ کو اصل مسئلہ سے دو حصے مل رہے تھے، ہم نے دونوں کو مضروب میں جو کہ پانچ ہے ضرب دے دیا تو دس ہو گئے اور دونوں میں سے ہر ایک کو پانچ حصے ملیں گے، اور دس بیٹیوں کو اصل مسئلہ سے چار حصے ملے تھے، ہم نے ان کو بھی پانچ میں ضرب دیا تو وہ بیس ہو گئے اور ان میں سے ہر لڑکی کے دو حصے ہوئے۔

دو دہری مثال اس مسئلہ کی ہے جس میں مول ہو، اس لئے کہ رابع ۱۰۰ سندس اور وراثت کے جمع ہونے کی وجہ سے اس کا اصل مسئلہ بارہ سے ہوگا، تو شوہر کے لئے چوتھائی یعنی تین ہوگا اور ماں باپ کے لئے اس کا دو سندس یعنی چار ہوگا اور چھ لڑکیوں کے لئے اس کا دو وراثت یعنی تین ہوگا، چنانچہ مسئلہ کا پندرہ کی طرف مول ہو گیا ہے اور صرف لڑکیوں کے سہام یعنی آٹھ حصوں کا ان کے روپوں پر نہ ہو رہا ہے، بیس ت کے سہام اور روپوں کے عدد کے درمیان توافق بالصف ہے، لہذا ان کے عدد روپوں کو ہم نے نصف یعنی تین کی طرف لٹا دیا، پانچ اس کو مول کے ساتھ اصل مسئلہ یعنی پندرہ میں ضرب دے دیا تو حاصل نکلا چھ بیس، اور اس سے مسئلہ مستقیم (ث) ہو گیا۔

اس لئے کہ شوہر کو اصل مسئلہ سے تین حصے ملے تھے اور ہم نے اس کو مضروب میں جو کہ تین ہے ضرب دے دیا تو دس ہو گئے جو شوہر کے ہوں گے اور ماں باپ کے چار حصے تھے، ہم نے ان کو تین میں ضرب دے دیا تو پندرہ حصے ہو گئے اور دونوں میں سے ایک کے لئے چھ ہوں گے اور لڑکیوں کے آٹھ حصے تھے، ہم نے ان کو تین میں ضرب دیا تو چوبیس حصے ہو گئے، اور ان میں سے ہر ایک کے لئے چار

حصے ہوں گے۔

۲۸- تیسرا اصول: یہ ہے کہ سہام میں صرف ایک گروہی پر کسر واقع ہو رہا ہو اور ان کے سہام اور عدد روپوں کے درمیان موافقت نہیں بلکہ مباہنت ہو تو اس وقت جس گروہ پر سہام کا کسر ہو رہا ہو اس کے عدد روپوں کو اگر مول نہ ہو تو اصل مسئلہ میں اور مول ہو رہا ہو تو مول کے ساتھ ساتھ اصل میں ضرب دیا جائے گا، جیسے شوہر اور پانچ بیٹی کے نہیں ہوں تو اصل مسئلہ چھ سے ہوگا نصف یعنی تین حصے شوہر کے ہوں گے اور وراثت یعنی چار حصے بیٹیوں کے ہوں گے تو اس کا سات کی طرف مول ہو رہا ہے، اور صرف بیٹیوں کے سہام کا ان پر کسر ہو رہا ہے، اور اس کے سندس اور روپوں کے عدد کے درمیان مباہنت ہے، لہذا ہم نے اس کے عدد روپوں کو مول کے ساتھ اصل مسئلہ یعنی سات میں ضرب دیا تو حاصل ہوا پینتیس، اور اسی سے مسئلہ صحیح ہو گیا۔

شوہر کے تین حصے تھے، ہم نے ان کو مضروب یعنی پانچ میں ضرب دے دیا پندرہ حصے ہو گئے، دو شوہر کے ہوں گے اور پانچ بیٹیوں کے چار حصے تھے، ہم نے ان کو بھی پانچ میں ضرب دیا تو وہ بیس ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک کے چار حصے ہوں گے۔

اور مول نہ ہونے والے مسائل کی مثال ہے: شوہر ۱۰۰ دہری تین اخیانی نہیں تو مسئلہ چھ سے ہوگا، شوہر کو اس کا نصف یعنی تین ملے گا، دادی کے لئے اس کا چھٹا حصہ یعنی ایک ملے گا اور اخیالی بیٹیوں کو اس کا تہائی یعنی دو ملے گا، اور یہ ت کے عدد روپوں پر مستقیم نہیں ہو رہا ہے بلکہ انہوں کے درمیان تباہی ہے، لہذا بیٹیوں کے عدد روپوں کو ہم نے اصل مسئلہ میں ضرب دیا تو حاصل یہ ہوا ۱۰۰، اور مسئلہ اسی سے صحیح ہوگا۔

شوہر کے تین حصے تھے، ہم نے ان کو مضروب میں جو کہ تین ہے، ضرب دیا تو دس حصے ہو گئے اور دادی کے حصہ کو بھی ہم نے

مضروب میں ضرب دیا تو وہ تین حصے ہو گئے ہر انہی تین حصوں کے حصوں کو بھی ہم نے مضروب میں ضرب دیا تو وہ چھ حصے ہو گئے اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے وہ حصے دے دیے۔

اور جب بیٹا چاہے کہ جس جماعت پر سر ہو یا ہو اور وہ مرد و عورت دونوں ہوں اور ان لوگوں میں سے ہوں جن کے مرد کو وہ عورتوں کے مثل ملتا ہے جیسے کہ بڑیاں، پوتیاں، چشتی سہیں اور عاتقی نہیں تو ذکور (مردوں) کے عدد کو وہ ملتا کر لیا جائے اور اناٹ (عورتوں) کے عدد میں ضم کر لیا جائے پھر اس اعتبار سے مسئلہ صحیح ہو جائے گا جیسے شوم، یک ڈا، ورتیں بڑیاں، اصل مسئلہ چار سے ہوگا، شوم کا ایک حصہ ہوگا جو اس پر مستقیم (نہ) ہو جائے گا باقی بچیں گے تین حصے جو والا ہے "لند مکر مثل حظ الانثیین" (مرد کو عورت کے ہونا) کے تحت ہیں گے لند، ان کے عدد رو میں کو باقی طور پانچ کر رہا ہو جائے گا کہ بیٹے کو وہ لائیوں کے مرتب میں کر لیا جائے گا، ورتیں پانچ پر مستقیم نہیں ہوں گے، لند پانچ کو اصل مسئلہ میں ضرب دے دیا جائے گا، مرد میں یک پہنچ جائے گا، اور اسی سے مسئلہ صحیح ہو جائے گا۔

۱۱۰ چار اصول جو روہی کے درمیان ہوتے ہیں:

۲۹- ۱۱ اصول: یہ ہے کہ بہم کا سر، راء، کے ۱۰۰ یا زیادہ مردوں پر ہو، میں جن پر سر ہو ہے، ان کے روہی کے اہل کے درمیان مملکت ہو، تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ نمائند اہل میں سے ہی ایک کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے تو جو کچھ حاصل آئے گا اس سے تمام بقیوں پر مسئلہ صحیح ہو جائے گا جیسے پوتیاں، تین جدات: مثلاً ایک ماہی کی ماں، دوسری دہی کی ماں، تیسری ۱۰۰ کی ماں، ان حضرات کے مسئلہ کے مطابق جو وہ سے زیادہ جدات کو وراثت

۱۰۰ تین، ورتیں چار، یہ مسئلہ چھ سے ہوگا چھ بڑیوں کے سے وہ، ٹیک یعنی چار حصے ہوں گے اور اس پر مستقیم (صحیح تقسیم) نہیں ہوں گے لیکن چار اور ان کے عدد روہی کے درمیان موافقت بالانصف ہے، لند ہم نے ان کے عدد روہی کے نصف یعنی تین کو لیا اور تین، ۱۰۰ یوں کے لئے سبب یعنی یک حصہ ہوگا، ورتیں پر مستقیم (صحیح تقسیم) نہیں ہوگا اور ایک اور ان کے عدد روہی کے درمیان موافقت نہیں ہے لند ہم نے ان کے پورے عدد روہی کو لیا، وہ وہ بھی تین تین ورتیں چاروں کے لئے باقی ہوگا اور وہ بھی یک ہے، اور ان کے اور ان کے عدد روہی کے درمیان مباحثت ہے، لند ہم نے ان کے پورے عدد روہی کو لیا، پھر ان ماخوذ اہل کی ہم نے یک دوسرے کی طرف نسبت کی اور ان کو متماثل پایا تو ان میں سے یک یعنی تین کو اصل مسئلہ یعنی چھ میں ضرب دیا تو وہ بھارہ ہو گیا، اور مسئلہ اسی سے صحیح ہوگا، لائیوں کے چار حصے تھے ہم نے اس کو مضروب میں جو تین بے ضرب دیا تو وہ بارہ ہو گئے، لند اس بڑیوں میں سے ہر ایک کے ۱۰۰ حصے ہوں گے اور جدات کا ایک حصہ تھا، ہم نے اس کو بھی تین میں ضرب دیا تو وہ تین ہو گئے، لند ہر ایک کے سے یک حصہ ہوگا اور پتھوں کا بھی ایک حصہ تھا، ہم نے اس کو بھی تین میں ضرب دیا اور اس کا ایک کو ایک حصہ دیا۔

۱۱۱ مذکور صورت میں تین پتھوں کے بچے ۱۰۰ میں یک پتھ فرض کریں تو سر صرف ۱۰۰ مردوں پر ہوگا، بڑیوں کے روہی کا اہل جدات کے روہی کے نمائند ہوگا، اس سے کہ انوں میں سے ہر ایک تین تین ورتیں کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور وہ بھارہ ہو جائے گا اور ہر ایک پر سام صحیح ہو جائے گا جیسے کہ گزر چکا ہے۔

۳۰- دوسرا اصول: یہ ہے کہ بعض اہل یعنی وہ وہ سے زیادہ مردوں میں سے ان راء کے روہی کے اہل دین پر سام کا سر

و نفع ہو رہا ہے، جنس میں متداخل ہوں تو اس میں حکم یہ ہے کہ ان اعداء میں سے جو زیادہ ہوں اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے، جیسے چار بیویاں، تین جدات اور بارہ پتیاں تو اصل مسئلہ بارہ سے ہوگا: تین جدات کے لئے چھٹا تین وہ حصے ہوں گے اور ان پر مستقیم (صحیح تقسیم) نہیں ہوں گے اور ان کے روہیں اور حصوں کے درمیان مباہنت ہے، لہذا اہم نے ان کے عدد روہیں کے مجموعہ یعنی تین کو لیا اور چار بیویوں کے لئے چوتھائی یعنی تین حصے تھے اور ان کے عدد روہیں وعدہ سہام کے درمیان مباہنت ہے، لہذا اہم نے س کے کل عدد روہیں کو یا اور بارہ پتیاؤں کے لئے باقیہ یعنی سات حصے تھے۔

اور یہاں پر صحیح تقسیم نہیں ہوں گے بلکہ دونوں کے درمیان تباہن ہے، لہذا اہم نے پورے کے پورے عدد روہیں کو لے لیا اور اہم تین اور چار کو بارہ میں متداخل پار ہے تھے جو سب سے بڑا عدد روہیں ہے، لہذا اہم نے اس (بارہ) کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا، وہ بھی بارہ ہی تھا تو وہ ایک سو چوالیس ہو گیا اور مسئلہ اسی سے صحیح ہو جائے گا۔

اصل مسئلہ سے جدات کے لئے دو حصے تھے، ہم نے ان کو مضروب جو کہ بارہ ہے اس میں ضرب دیا تو وہ چوبیس ہو گئے، لہذا ان میں سے ہر ایک کے آٹھ حصے ہوں گے اور بیویوں کے لئے اصل مسئلہ سے تین تھے، ہم نے ان کو مذکورہ مضروب میں ضرب دیا تو وہ چھتیس ہو گئے اور ان میں سے ہر ایک کے نو حصے ہوں گے اور پتیاؤں کے سات حصے تھے، ہم نے ان کو بھی بارہ میں ضرب دیا، حاصل ہوا چوراسی، اور ان میں سے ہر ایک کے سات ہوں گے۔

اور اسی مسئلہ میں اگر چار بیویوں کے بجائے ہم ایک بیوی فرض کریں تو کسر صرف ہوگی، مگر وہ بھی تین جدات اور بارہ پتیاؤں پر ہوگا اور جدات کے عدد روہیں تمام کے عدد روہیں میں متداخل

ہوں گے، لہذا ان وہ متداخل عددوں میں سے بڑے عدد یعنی بارہ کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور ایک سو چوالیس حاصل آئے گا جس کو مذکورہ قیاس کے مطابق ہر ایک پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

۳۱- تیسرا اصول: یہ ہے کہ کیا وہ سے زیادہ روہیں میں سے جن پر مسدود واقع ہوا ہے ان کے روہیں کے اعداء ایک دوسرے کے موافق ہوں۔ اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ان کے روہیں کے اعداء میں سے کسی ایک کے مفتی کو دوسرے عدد کے کل میں ضرب دیا جائے، چہ اگر یہ مبلغ تیسرے عدد کے موافق ہو تو پورے مبلغ کو عدد ثابت کے مفتی میں اور اگر مبلغ تیسرے عدد کے موافق نہ ہو تو عدد ثابت کے کل میں ضرب دیا جائے، پھر دوسرے مبلغ کو اسی طرح چھوٹے عدد میں ضرب دیا جائے گا یعنی اگر مبلغ دوسرے عدد کے موافق ہو تو اس کے مفتی میں اور موافق نہ ہو تو اس کے کل میں، پھر تیسرے مبلغ کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے جیسے چار بیویاں، اس ردیایاں، پندرہ جدات اور چھ پتیاں، اصل مسئلہ چوبیس سے ہوگا، چار بیویوں کے لئے آٹھواں حصہ یعنی تین ہوگا اور ان پر صحیح تقسیم نہیں ہوگا اور ان کے عدد سہام اور عدد روہیں کے درمیان مباہنت ہے، لہذا اہم نے ان کے کل عدد روہیں کو تعداد کر یا اور اٹھ روہیوں کے لئے دہشت یعنی سولہ ہے اور ان پر صحیح تقسیم میں ہوگا، اور ان کے روہیں سہام کے درمیان موافقت بالصف ہے۔

لہذا اہم نے ان کے نصف عدد روہیں یعنی نو کو لیا اور محفوظ کر لیا اور پندرہ جدات کے لئے چھٹا حصہ یعنی چار ہے اور وہ ان پر صحیح تقسیم نہیں ہوگا اور ان کے عدد روہیں اور عدد سہام کے درمیان مباہنت ہے، لہذا اہم نے ان کے کل عدد روہیں کو محفوظ کر لیا اور چھ پتیاؤں کے لئے باقی ماند ہے، اور وہ ایک ہے جو ان پر منقسم نہ ہوگا اور اس کے ور ان کے عدد روہیں کے درمیان مباہنت ہے، لہذا اہم نے ان کے عدد

روہوں کو محفوظ کر لیا تو محفوظہ روہوں کے بعد اہم کو چار چھ، نو اور پندرہ حاصل ہوئے، چار چھ سے موافق بالخصف ہے، لہذا دونوں میں سے ایک کو ہم نے اس کے نصف کی طرف لوٹا دیا اور اس کو دوسرے میں ضرب دیا تو حاصل آیا بارہ اور یہ نو سے موافق بالملت ہے، لہذا دونوں میں سے ایک کے ٹکٹ کو دوسرے کے کل میں ضرب، یا حاصل آیا چھتیس اور اس دوسرے مبلغ اور پندرہ کے درمیان بھی موافقت بالملت ہے، لہذا ہم نے پندرہ کے ٹکٹ یعنی پانچ کو چھتیس میں ضرب دیا حاصل آیا ایک سو اسی چہرہم نے اس تیسرے مبلغ کو اصل مسئلہ یعنی چوبیس میں ضرب دیا حاصل آیا چار ہزار تیس سو بیس سو اسی سے مسئلہ صحیح ہو جائے گا۔

یہ یوں کے لئے اصل مسئلہ سے تین حصے تھے، ہم نے اس کو مضروب یعنی یک سو اسی میں ضرب دیا حاصل آیا پانچ سو چالیس، لہذا چار بیویوں میں سے ہر ایک کو ایک سو پچیس حصے ملیں گے، ہر اٹھارہ لڑکیوں کے سوا حصے تھے، ہم نے اس کو مضروب میں ضرب دیا تو وہ دو ہزار اٹھ سو اسی ہو گئے، ان میں سے ہر ایک کو ایک سو ساٹھ بیس گے اور پندرہ جدات کے چار حصے تھے، ہم نے اس کو مذکورہ مضروب میں ضرب دیا تو وہ سات سو بیس حصے ہو گئے، ان میں سے ہر ایک کو زنا میں حصے ملیں گے، ہر چھ چھپلوں کا ایک حصہ تھا، ہم نے اس کو مضروب میں ضرب دیا تو وہ یک سو اسی ہو گیا، ان میں سے ہر ایک کو تین ملیں گے۔

در جب در ثاء کے تمام حصوں کو جوڑا جائے تو وہ چار ہزار تین سو بیس تک پہنچ جائے گا۔

۳۲- چوتھا اصول: یہ ہے کہ تین سو اسی سے زیادہ روہوں کے مہم میں کسر واقع ہوا ہے ان کے روہوں کے بعد ہر ایک روہ میں کسر ہو وہ ایک دوسرے کے موافق نہ ہوں، اس میں حکم یہ ہے کہ اس

ایک عدد کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے پھر مبلغ کو تیسرے کے کل میں ضرب، یا جائے پھر مبلغ کو چوتھے کے کل میں ضرب دیا جائے۔ پھر جو کچھ حاصل ضرب آئے اسے اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے جیسے وہ دیوایاں۔ چھ جدات، دس لڑکیاں، ورسات چھپا۔ اصل مسئلہ پوئیں سے ہوگا۔ انہوں بیویوں کو تھوڑے حصہ یعنی تین ملے گا جو ان پر صحیح تقسیم نہیں ہوگا اور ان کے عدد روہوں اور عدد سهام کے درمیان مباحثت ہے۔ لہذا ہم نے ان کے عدد روہوں یعنی دیکویاں اور چھ جدات کے لئے چھ حصہ یعنی چار حصے جو ان پر صحیح تقسیم نہیں ہوگا اور ان کے عدد روہوں اور عدد سهام کے درمیان موافقت بالخصف ہے۔ لہذا ہم نے ان کے عدد روہوں کے نصف یعنی پانچ کو یہ ورسات لڑکیوں کے لئے، ٹکٹ یعنی سولہ تھا جو ان پر صحیح تقسیم نہیں ہو سکتا تھا اور ان کے عدد روہوں اور عدد سهام کے درمیان موافقت بالخصف ہے، لہذا ہم نے ان کے عدد روہوں کے نصف یعنی پانچ کو یہ ورسات چھپاؤں کے لئے مانتیہ یعنی ایک تھا جو ان پر صحیح تقسیم نہیں ہو سکتا، اور ان کے اور ان کے عدد روہوں کے درمیان مباحثت تھا، لہذا ہم نے ان کے عدد روہوں کو یہ ورسات تھے تو روہوں کے سے کے بعد "میں سے ہمارے پاس" تین، پانچ، "و رسات ہو گئے" اور یہ سب بعد مباحثین نہیں، لہذا "کو ہم نے تین میں ضرب دیا، حاصل آیا چھ، پھر چھ کو پانچ میں ضرب دیا" حاصل آیا تیس پھر اس مبلغ کو ہم نے سات میں ضرب دیا تو وہ سو بیس ہو گیا، پھر اس مبلغ کو ہم نے اصل مسئلہ یعنی چوبیس میں ضرب دیا تو کل پانچ ہزار چوبیس ہو، رقم کر رہوں پر اس سے مسئلہ صحیح ہوگا۔

یہ کہ دونوں بیویوں کے لئے اصل مسئلہ سے تین حصے ملے تھے، ہم نے اس کو مضروب میں جو کہ سو بیس ہے، ضرب دیا حاصل

## تصحیح ۳۳، تصحیف، تصدق، تصدیق

### تصحیف

، کہیے: "تحریف"۔

کیا چھ سو تئیس، دہائیوں میں سے ہر ایک کے لئے تین سو پندرہ ہوں گے اور چھ سو تئیس کے چار حصے تھے ہم نے اس کو مذکورہ مضروب میں ضرب دیا تو آٹھ سو چالیس ہو گیا، ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک سو چالیس ہوں گے اور دس لڑکیوں کے لئے سولہ حصے تھے ہم نے اس کو مذکورہ مضروب میں ضرب دیا تو تین سو تین سو ساٹھ ہو گیا، ان میں سے ہر ایک کے لئے تین سو چھتیس ہوں گے، رسات پتہوں کے سے ایک تھا، ہم نے اس کو اسی مضروب میں ضرب دیا تو ۱۰۳۰۰ ہوں ہو گیا، ان میں سے ہر ایک کے لئے تین حصے ہوں گے اور ان حصوں کا مجموعہ پانچ سو چالیس ہے۔

### تصدق

، کہیے: "صدق"۔

ورائنض ثانیہ: حنا بلہ نے بیان کیا ہے کہ، فقہاء سے یہ معصوم ہو ہے کہ سبام کا کسر چار سو ہوں سے زیادہ پانچ سو نہیں ہوتا ہے (۱)۔

۳۳- بیان کردہ طریقہ کے مطابق ہر وارث کے حصہ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے فرائض کے مسائل کی تصحیح میں حنفیہ جس طرف گئے ہیں دوسرے مسائل کے فقہاء بھی ان سے اختلاف نہیں رکھتے ہیں (۲)۔

### تصدیق

، کہیے: "تصادق"۔

(۱) شرح المسراہیہ بشریف لہر جانی و حلیہ الفتاویٰ ۲۲۱، ۲۳ طبع لکھنؤ بمصر، فقہیہ المحتاج لکھنؤ ۱۸۷۳ طبع مصطفیٰ لکھنؤ، کتاب الفتاویٰ ۲۳۸ طبع انصر عرش۔  
(۲) فقہیہ المحتاج لکھنؤ ۱۸۷۳-۷۴ طبع مصطفیٰ لکھنؤ، شرح الکبیر ۲۴۲-۲۴۷ طبع کتاب الفتاویٰ ۲۳۷-۲۳۸ طبع انصر عرش۔

## تصرف ۱-۶

ب- عقد:

۳- عقد کے معنی لغت میں شماں اور عقد کے میں رک

اور اصطلاح میں اس کا معنی ہے: یہاں کا ربط قبول التزامی سے ہو جانا جیسے بیع اور نکاح وغیرہ کے عقد کا اس طرح ہو جانا کہ اس کے اثرات مرتب ہوئے لگیں۔

اور زرشتی نے بیان کیا ہے کہ، "تقداب اور عدم تقداب کے اعتبار سے عقد کی دو قسمیں ہیں:

ایک قسم وہ ہے جس کو عائد تھا کرتا ہے جیسے مدبر بنانا اور نذرین وغیرہ اور ایک قسم وہ ہے جس میں دو عقد کرنے والوں کا ہونا ضروری ہے جیسے بیع، اجارہ اور نکاح وغیرہ (۲)۔

تصرف، التزام اور عقد کے درمیان فرق:

۴- التزام، عقد اور تصرف کے معنی کے بارے میں فقہاء کے اقوال سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ عقد کا خواہ عام معنی لیا جائے یا خاص، تصرف اس سے زیادہ عام ہے، اس سے کہ تصرف کبھی ایسا ہوتا ہے جس میں کوئی التزام نہیں ہوتا جیسے چوری اور غصب وغیرہ، اسی طرح تصرف التزام سے بھی زیادہ عام ہے۔

تصرف کی انواع:

۵- تصرف کی دو انواع ہیں: فعلی تصرف اور قولی تصرف۔

پہلی نوع: فعلی تصرف:

۶- وہ ہے جس کا مکمل صدور جائے زبان کے عملی فعل ہو، اس معنی میں کہ وہ اقوال کے بجائے افعال سے حاصل ہوتا ہو اور اس کی

## تصرف

تعریف:

اسلمت میں تصرف معاملات میں اہل اختیار کرنے اور طلب کسب میں کوشش کرنے کو کہتے ہیں (۱)۔

یعنی اصطلاح میں تو فقہاء نے اپنی کتابوں میں تصرف کی کوئی تعریف نہیں بیان کی ہے، لیکن ان کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ تصرف وہ ہے جو انسان سے بالارادہ صادر ہو اور شریعت اس پر مختلف حکام مرتب کرے۔

متعلقہ الفاظ:

نفس - التزام:

۲- التزام "القرم" کا مصدر ہے، اور قرم کا مادہ لغت میں ثبوت، اقامہ، جوہر، کی چیز سے متعلق ہوے یا اس سے چٹ جائے کے معنی میں آتا ہے (۲)۔

اور اصطلاح میں التزام کہتے ہیں: انسان کا خود سے اپنے اپنے کسی چیز لازم کر لینا جو اس پر لازم نہیں تھی یعنی جو پہلے اس پر واجب نہیں تھی (۳)۔

لہذا وہ تصرف سے زیادہ عام ہے، اس لئے کہ تصرف تو اختیار و ارادہ سے ہوتا ہے۔

(۱) القاموس المحیط، المصباح، المصباح المہیر مادہ "صرف"۔

(۲) مصباح المہیر مادہ "قرم"۔

(۳) تحریر الکلام، مصباح ضمن فتح اعلیٰ لہذا، ۲۱۷۲ و ۲۱۷۳۔

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر، الکلیات للکلمی مادہ "عقد"۔

(۲) المحرر الوجہی ۳۷۲، ۳۷۳، طبع المصحح۔

## تصرف ۷-۱۲

مثالوں میں:

الف۔ غصب ہے اور یہ لغت میں کسی چیز کو جبراً اور ظلماً لے لینے کا نام ہے (۱)۔

اور اصطلاح میں کسی کے مال کو ظالمانہ طور پر یا جھٹ کے بغیر لے لینا ہے (۲)۔

چنانچہ نصب فعل ہے قول نہیں ہے۔

ب۔ باغ کا شتہ کی سے شمن پر قبضہ کرنا اور شتہ کی طاق سے مہیج کو حاصل کرنا۔ اسی طرح وہ تمام تصرفات جن کے کرنے میں تصرف کرنے والا بجائے قول کے اعمال پر بھروسہ کرتا ہے۔

دوسری نوع: قون تصرف:

۷۔ یہ وہ ہے جس کی بنیاد بجائے فعل کے اتفاق ہوں، اور اس میں تحریر و رمشا رہ بھی داخل ہے اور اس کی دونوں اقسام ہیں: تصرف قوی عقدی اور تصرف قوی غیر عقدی۔

سبب تصرف قون عقدی:

۸۔ یہ وہ ہے جس کا تمام رکنوں کے اتفاق سے ہونا ہو یعنی اس کو یہ سبب کی ضرورت ہوتی ہے جو طرفین سے صادر ہوں اور کسی معاملہ پر دونوں کے اتفاق کو بتاتے ہوں، اس نوع کی مثال وہ تمام عقود ہیں جو طرفین یعنی بیچنے والے اور خریدنے والے کے ہونے کے بغیر مکمل نہ ہوتے ہوں جیسے اجارہ، بیع، نکاح، سرمدات، اس سے کہ یہ عقود طرفین کی رضامندی کے بغیر مکمل نہیں ہوتے ہیں۔

اور ان کی تفصیل کا محمل ان عقود کی مخصوص اصطلاحات ہیں۔

ب۔ تصرف قوی غیر عقدی، اس کی دو قسمیں ہیں:

۹۔ پہلی قسم: وہ ہے جو کسی حق کو وجود میں لانے یا اس کو ختم کرنے یا ساتھ کرنے پر مناسب حق کے امتنانی رد و مراد عزیمت کو متضمن ہو، اور چونکہ اس میں عزیمت اور حقوق کو پیدا کرنے یا نہیں ساتھ کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اس لیے کبھی کبھار اس عقد کو تصرف عقدی بھی کہہ دیا جاتا ہے اور یہ اس حضرات کے قیوں پر ہوتا ہے جن کی رائے یہ ہے کہ اپنے عمومی معنی میں عقد اس عقود کو بھی شامل ہوتا ہے جو بیع و اجارہ کی طرح طرفین کے درمیان ہوتے ہیں، اور اس عقود کو بھی شامل ہوتا ہے جن کو تصرف تنہا کرتا ہے جیسے وقف، طلاق، برود و حلف وغیرہ جیسا کہ گزر چکا ہے، اور اس کی مثالوں میں وقف و طلاق ہیں، اس کی تفصیل ان دونوں کی مخصوص اصطلاحات میں ہے۔

۱۰۔ دوسری قسم: ایسا قوی تصرف ہے جو حقوق کو وجود میں لانے، انہیں ختم کرنے یا انہیں ساتھ کرنے کے ارادہ کو متضمن نہ ہو بلکہ یہ ان قوی کی دوسری قسم ہے جن پر شرعی احکام مرتب ہوتے ہیں، اور یہ قسم محض قوی تصرف ہے، عقود سے اس کی مشابہت نہیں ہوتی اور اس کی مثالوں میں دعویٰ اور اقرار ہیں، اس کی تفصیل دونوں کی مخصوص اصطلاحات میں ہے۔

۱۱۔ قوی تصرف فعل تصرف سے ممتاز تصرف کے موضوع اور اس کی صورت سے ہٹا ہے، نہ کہ اس معنی سے جس پر اس کی بنیاد ہوتی ہے۔

۱۲۔ تصرف فی، جنوں انواع قوی اور فعلی میں تصرفات کی تمام انواع داخل ہو جاتی ہیں، خود یہ تصرفات عبادات ہوں جیسے نماز، ربا، قہر، مرد و ریح۔

یا تملیکات (مالک بنانے والے تصرفات) اور معوضات ہوں جیسے بیع، اجارہ، صلح، تقسیم، اجارہ، مزارعت، مساقات، نکاح، حلق، اجازت اور قرض (مضاربہ)۔

اصطلاح: ربا، "عصر"

۲۸۸ طبع دربارہ



## تصریح

یہ تصریحات ہوں جیسے وقف، مہر، صدقہ، ورہین سے بری قرار

دینا۔

یہ قیدت (قید گائے، لے تصرفات) ہوں جیسے حجر، رجعت

ورہیل کو معزول کرنا۔

یہ التزامت ہوں جیسے ضمان، کفالت، حوالہ بری حاجت کا

الزام۔

یہ رتقاعات (ساتھ کرنے، لے تصرفات) ہوں جیسے طلاق،

حلیع، مذہب، دانا، ورہین سے بری کرنا۔

یہ ط، قات (چھوٹ، پینے، لے تصرفات) ہوں جیسے غایم کو

تجارت کی اجازت دینا، ورہیل کو تصرف کی مطلق اجازت دینا۔

یہ ولایت ہوں جیسے قضا، دامت، امامت، ورہیت کرنا۔

یہ شہادت ہوں جیسے قرار، گواہی، یحییٰ، ورہیں۔

یہ دوسرے کے مالی اور غیر مالی حقوق پر ریا، تیاں ہوں جیسے

غصب اور چوری۔

یہ جان، اعضا، نیز مال پر جنایات ہوں۔

اس لئے کہ انواع کے اختلاف کے باوجود یہ تصرفات اہل یا

اعمال ہونے سے خارج نہیں ہیں، لہذا اپنی، دونوں انواع قبولی اور فعلی

کے ساتھ تصرفات سب کو شامل ہے۔

ری تصرف کے صحیح، مراد ہونے کی شرط تو یہ بحث ان کے

بیان کرنے کا محل نہیں ہے، خواہ ان شرط کا تعلق تصرف کرے، لے

سے ہو یا خود تصرف سے، اس لئے کہ ان شرائط کے بیان کرنے کا محل

صرفات میں سے ہر ایک کی مخصوص اصطلاح ہے۔

## تصریح

جیسے: "تصریح"۔



ہونا ہی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے۔

اور اس لئے کہ اس میں تالیس (عیب چھپانا) اور ہزار (ضرر پہنچانا) ہے (۱)۔

وضی علم (اثر):

۳- امر: مالک، شافعی، احمد اور ابو یوسف اس طرف گئے ہیں کہ حیوان کا تقریر یا عیب ہے جس سے شہرہ کے سے خیر ثابت ہوتا ہے اور اس میں چو پائے اور غیر چو پائے کے "ا" کا تصدیق ہوتا ہے۔ لہٰذا ہیں، اور یہ اس لئے کہ اس میں واقعی دھوکا دینا ہے (۲)۔ اور حدیث ہے: "لا تصروا الابل والغنم، فمن ابتاعها بعد فإنه بحیر النظرین بعد أن یحتلبھا" (۳) یعنی شاء أمسک، وإن شاء ردھا ورد معها صاعاً من تمر" (۴) (بونت اور بکریوں کا تقریر مت کرو، اور جو اس کے بعد ان میں شہرہ لے گا تو اسے ان کے دوہنے کے بعد اس کو دو چیزوں میں سے بہتر پر غور و فکر کا اختیار ہوگا: اگر چاہے تو روک لے اور چاہے تو اسے لوٹا دے، اور اس کے ساتھ یک صاع کھجور لوٹا دے)، اور اگر اس کو دوہا ہے تو دودھ کا معوضہ لوٹائے گا، ان ائمہ کے درمیان یہ توکل تحقق ہے اگرچہ جیسا کہ آ رہا ہے معاملہ کی نوٹ میں ان کا اتفاق ہے، یہی طرح وہ اس پر بھی متفق ہیں کہ معاملہ چو پائیوں کے ساتھ مخصوص ہے (۵)۔

= روایت ابن ماجہ (۲/۵۳ طبع النسخ) سے ہے اور بیرون کہتے ہیں اس کی سند میں چار بھی ہے اور وہ تمام ہے۔  
(۱) ابھی ۳۹۳۔

(۲) اسی الطالب ۴/۶۱، ۶۲، ابھی ۳۹۳، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸

### تصریح ۴-۵

لوٹائے تو اس کے ساتھ ایک صاع نہ لوٹائے، اور اس حدیث میں کھجور کی صراحت اس کی تخصیص کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اس وقت کھجور مدینہ کی غالب غذا تھی (۱)۔

اور امام ابو یوسف کے نزدیک وہ ہے ہوئے دودھ کی قیمت لوٹائے گا، اس لئے کہ وہ تلف کی ہوئی چیز کا ضمان ہے، لہذا تمام تلف کر دینے کی طرح دودھ کی قیمت سے اس کی تحدید کی جائے گی (۲)۔ پھر جمہور کے نزدیک جب دودھ موجود ہو تو کیا خود اس کو لوٹا جائے؟ واجب ہوگا۔

امام احمد اس طرف گئے ہیں کہ شے کی کوئی دھوٹائی کا اختیار ہوگا بشطہ متفقہ نہ ہو، اور اس پر کوئی دھری چیز لازم نہیں ہوگی اور ہائج کے لئے اس کو مسترد کرنا جائز نہ ہوگا (۳)۔

کھجور کی عدم موجودگی کے وقت واجب ہونے والی چیز:

۵- حنابلہ اس طرف گئے ہیں کہ اس حال میں جس جگہ عقد و نفع ہو ہو وہاں (کے اعتبار سے) کھجور کی قیمت واجب ہوگی۔

۱۔ قول اصح میں ثانیہ اس طرف گئے ہیں کہ اس کے دودھ سب سے قریبی علاقہ جہاں پر کھجور ہو، کے اعتبار سے کھجور کی قیمت ہوگی۔

۲۔ قول کے مطابق اس کے دودھ پورے اعتبار سے کھجور کی قیمت ہوگی۔

۳۔ امام مالک کے نزدیک کھجور نہ ہونے سے حکم مختلف نہ ہوگا، اس لئے کہ ان کے یہاں مطلقاً شہر والوں کی غالب غذا کا ایک صاع

اور امام ابو حنیفہ اس طرف گئے ہیں کہ تصریح کی بنیاد پر جائز نہیں نہیں کرے گا اور اس کی وجہ سے خیال ثابت نہیں ہوگا، اس لئے کہ تصریح یہ نہیں ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ (جائز) مسترد نہ ہوتا دودھ سے اس جیسے جادوؤں سے کم دودھ دلا پاتا تو اس کو اس کی وجہ سے اختیار نہ ہوتا دودھ کی چیز کے چھپانے سے خیال نہیں ثابت ہوتا ہے جو حلیہ نہ ہو اور جادو کے ساتھ ایک صاع کھجور نہیں دینا کرے گا اس سے کہ زیادتی کا ضمان مثل سے ہوتا ہے یا قیمت سے اور کھجور نہ مثل ہے نہ قیمت بلکہ خریدار ہائج سے کسی کا "ارش" وصول کرے گا اور یہاں "ارش" سے مراد صحت کے نقص کا معاوضہ دینا ہے (۴)۔

### ۴- دودھ کے معاوضہ کی نوع:

معاوضہ دینے میں اور اس کی نوع میں فقہاء کا اختلاف ہے، چنانچہ امام احمد اس طرف گئے ہیں کہ معاوضہ ایک صاع کھجور ہے اور ثانیہ کے یہاں بھی صحیح قول یہی ہے (۲)۔ یہ مسلک ہے کہ اگر دودھ حدیث کی وجہ سے ہے جس میں کھجور کی صراحت ہے "ولین شاء ودھا ورد معھا صاعاً من تمر" (اور چاہے تو اسے لادے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور لودے)۔

۱۔ امام مالک اس طرف گئے ہیں کہ معاوضہ شہر کی غالب غذا سے ایک صاع ہوگا اور ثانیہ کا بھی دوسرا قول یہی ہے، اور امام مالک فرماتے ہیں: اس حدیث کے بعض طرق میں الفاظ اس طرح آئے ہیں: "ولین ودھا ورد معھا صاعاً من طعام" (۳) (اگر اس کو

(۱) الخریج فی ۵/۱۳۳، دودھ استعمال ہر مقامی میں نہیں ہے بلکہ موسم سے انہی ۱۵۱۳ء سے نقل کیا ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱، ۹۶، ۹۷۔

(۳) الخریج فی ۵/۱۳۳، دودھ استعمال ہر مقامی میں نہیں ہے بلکہ موسم سے انہی ۱۵۱۳ء سے نقل کیا ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱، ۹۶، ۹۷۔

(۲) الخریج فی ۵/۱۳۳، دودھ استعمال ہر مقامی میں نہیں ہے بلکہ موسم سے انہی ۱۵۱۳ء سے نقل کیا ہے۔

(۳) حدیث: "ولین ودھا ورد معھا صاعاً من طعام" کی روایت مسلم ۵۸۳۳ طبع نجف کے ہے۔

## تصریح ۶-۷

و جب ہے (۱)۔

و ہے ہوئے ۱۰۱ھ کے بدل میں و جب ہے اس نے نہیں دیا ہے۔

کیا دودھ کی کثرت اور قلت کے مابین حکم مختلف ہوگا؟

۶- جو حضرت مصرۃ جانور کے ساتھ ایک صاع لٹانے کی رائے رکھتے ہیں اس کے نزدیک اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نہ ۱۰۱ھ کی ثلث اور قلت کا کوئی اعتبار ہوگا اور نہ ہی اس میں کہ ایک صاع جانور کے دودھ کی قیمت کے مثل یا کم یا زیادہ ہے اس لئے کہ یہ یا بدل ہے جس کی تحدید شریعت نے کی ہے (۲)۔

مصرۃ کی وہ بھی کے جواز کے لئے شرط ہے کہ:

الف- مشتری یہ نہ جانے کہ وہ مصرۃ ہے اور نہ یہ اری کرنے و دہنے سے پہلے اس کو علم ہو جائے تو اس کے لئے خیار ثابت نہیں ہوگا۔

ب- بالک تصریح کا قصد کرے اور اگر اس کا قصد نہ کرے، مثلاً بھول سے یا کسی مشغولیت کی وجہ سے اس کو نہ دودھ سکے یا خود سے دودھ جمع ہو جائے تو خیار ثابت ہونے میں شافیہ کے یہاں و اقوال ہیں (۳)۔

حنا بلہ کے نزدیک مشتری کو لاحق ہونے والے ضرر کو دور کرنے کے لئے اسے خیار حاصل ہوگا اور ضرر کا دور کرنا شرعاً واجب ہے۔ تو یہ قصد کیا ہو یا نہ ہو بلکہ وہ عیب کے شاپہ ہو یا (۴)۔

ث- یہ کہ ۱۰۱ھ کے بعد اس کو لوٹاے، چنانچہ ۱۰۱ھ کے لئے پنے لوٹا دی تو بالاتفاق اس پر کچھ نہیں ہوگا، اس لئے کہ صاع و صرف

نیز اس حدیث کی وجہ سے جس میں صاع لوٹانے کو دہنے سے متقد یا یا ہے اور (۱۰۱ھ) پایا نہیں گیا۔

اثر مشتری مصرۃ کو رخصت کا ارادہ کرے اور "ارش" (معاوضہ) طلب کرے تو اس کو اس کا اختیار نہیں ہوگا اس سے کہ نبی کریم ﷺ نے مصرۃ کا کوئی "ارش" مقرر نہیں فرمایا ہے، آپ ﷺ نے تو صرف ۱۰۱ھ میں اس کے درمیان اختیار دیا ہے: "ان شاء امسک. وان شاء ردھا وصاعاً من تمر" (۱) (چاہے تو روک لے اور چاہے تو اسے لوٹا دے اور ایک صاع بھجور لوٹا دے)۔ اور اس لئے بھی کہ تصریح کوئی عیب میں ہے، لہذا اس کی وجہ سے کسی عوض کا مستحق نہیں ہوگا۔

۷- اگر ایک ہی عقد میں دو یا دو سے زیادہ مصرۃ جانور خریدے ہوں اور سب کو واپس کرے تو ہر مصرۃ کے ساتھ یک صاع لوٹائے گا، امام شافعی نیز امام مالک کے بعض اصحاب اسی کے قائل ہیں، اور بعض مالکیہ کہتے ہیں کہ سب میں ایک صاع ہوگا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من اشترى غنماً مصرۃ فاحتلبها، فإن رصبتها أمسكها، وإن سخطها فمعي حبتها صاع من تمر" (۲) (جو مصرۃ بکری خریدے اور اسے دودھ لے تو اگر چاہے تو اس کو روک لے اور اگر ما پسند کرے تو اس کے دوہنے میں ایک صاع بھجور ہوگا)۔

حنا بلہ لی، لیل نبی کریم ﷺ کے اس قول کا عموم ہے:

(۱) الفریقاۃ ۵/۱۳۳، شرح المروض ۴/۳۳، الفی ۳/۱۵۱۔

(۲) شرح الفریقاۃ ۵/۱۳۳، الفی ۳/۱۵۱، الفی ۳/۱۵۲، الفی ۳/۱۵۳۔

بہیۃ المحتاج ۳/۴۳۔

(۳) نہیۃ المحتاج ۳/۴۳، روض الطالب ۴/۱۱۲۔

(۴) الفی ۳/۱۵۷۔

(۱) روض الطالب ۴/۱۱۲، الفی ۳/۱۵۳، شرح الفریقاۃ ۵/۱۳۳۔

(۲) الفی ۳/۱۵۱، طبع بیاض، حدیث: "من اشترى غنماً مصرۃ..." کی

روایت بخاری (صحیح ۳/۶۸، طبع انتقادی) نے حضرت ابوہریرہؓ سے کی ہے۔

## تصریح ۸، تصفیق ۱

”من اشتری مصراً ومن اشتری محفلة“ (جو کوئی مصرافہ جانور خریدے، وہ جو وہ دھڑکا ہوا جانور خریدے) اور یہ ایک کو شامل ہے نیز جس کو وہ سودوں میں وہ چیزوں کا عوض بنایا جاتا ہے، وہ اس صورت میں بھی واجب ہوتا ہے سب وہ چیزیں ایک ہی سودوں میں ہوں جیسے عیب کا ”ش“ (معاوضہ)۔

## تصفیق

### تعریف:

۱- لغت میں تصفیق کے کئی معانی ہیں، ان میں ایک: کسی ضرب لگانا ہے جس کی آواز سنائی دے۔ اس میں وہ صفیق کی طرح ہے، کہا جاتا ہے ”صفیق بیدہ“ و ”صفیق“ (اپنے دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتی) (دونوں الفاظ) برابر ہیں اور حدیث میں ہے: ”التصبیح للرجال، والتصفیق للنساء“ (۱) (تسبیح مردوں کے لئے ہے اور تالی عورتوں کے لئے ہے)، مطلب یہ ہے کہ نمازی کو جب اپنی نماز میں کوئی چیز پیش آئے اور وہ اپنے بغل والے کو متنبہ کرنا چاہے تو عورت اپنے ہاتھوں سے تالی بجاتی ہے کی مرد مردوں سے تسبیح پڑھے گا۔

اور ”التصفیق بالید“ کا معنی ہے: ہاتھ سے آواز نکالنا، گوید کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی مراد لئے گئے ہیں: ”وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْفِيَةً“ (۲) (وہ خود ان کی نمازی خانہ کعبہ کے پاس کیا تھی بجز سنی بجانے اور تالی بجانے کے)، وہ لوگ تالیاں اور سنی بجاتے تھے اور ان کے گناہ میں یہی عبادت تھی، اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے ان کا

### خیار کی مدت:

۸- شافعیہ کے نزدیک خیار عیب کی طرح یہاں بھی ۱۰ ہفت روزہ ظہر پہ ہوگی اور مدت کے بارے میں حنابلہ کے تین قول ہیں: اول: یہ کہ وہ تین دن طے شدہ ہیں، ان کے زمرے سے پہلے لوٹنے کا اور ان کے بعد روکنے کا، اسے اختیار نہیں ہوگا، امام احمد کا قول ظاہر یہی ہے، اس لئے کہ مسلم کی حدیث ہے: ”لَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ“ (۱) (اس کو تین دن خیار حاصل ہوگا)۔

دوم: یہ کہ جب تصریح ثابت ہو جائے تو تین دن سے پہلے۔ اور بعد میں اس کے لئے لوٹنا جائز ہوگا، اس لئے کہ یہ خیار ثابت کرنے والی تدبیر (عیب چھپانا) ہے، لہذا اس کے واضح ہونے پر تمام تدبیرات و عیب چھپانے کی طرح وہ واپسی کا مختار ہوگا۔

سوم: یہ کہ تصریح کا علم ہونے کے بعد تین دن مکمل ہونے تک سے خیار حاصل رہے گا (۲)۔

ورم لکھ کے نزدیک ۱۰ ہفت روزہ من اختیار حاصل ہو جاتا ہے اور تیس دن ۱۰ ہفت روزہ واپسی نہیں کرے گا (۳)۔

(۱) حدیث: ”لَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ“ کی روایت مسلم (۱۵۵۸) طبع

مکمل (کے) ہے

(۲) کسی الطالب ۴/۱۱۴، الحنفی ۳/۱۵۵، ۱۵۵۳۔

(۳) طبرانی ۵/۱۳۵۔

(۱) حدیث: ”التصبیح للرجال و التصفیق للنساء“ کی روایت

بخاری (۱۸۳۷) طبع (تفسیر) نے اور مسلم (۳۱۸۱) طبع (کے) ہے

حضرت ابو یوسف سے کی ہے

(۲) سورۃ انفال ۵۳۔

## تصفیق ۲-۳

متنصہ بیتھ کہ نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کی عادت "نماز میں  
حاصل ڈال دینا"۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ بولع کے طور پر تالی بجا نام ہو۔

ور کہا جاتا ہے: **صق لہ بالیع والبعۃ** یعنی بیع واجب  
ہوتے وقت پنا تھ اس کے ساتھ پر مار پھر بیع کے لئے اس کا استعمال  
ہونے لگا کر چہ ہاتھ پر ہاتھ نہارا ہو۔

"زبحت صفقک للشراء" (تمہاری خریداری کا معاملہ نفق  
بخش رہا) اور **صفقة رابحة** (نفع بخش معاملہ) **صفقة خاسرة**  
(گھٹنے کا معاملہ)۔

"صفق بیدیدہ" (۲) تشدید کے ساتھ ایک ہاتھ کو دوسرے پر  
مارا۔

اور اصطلاحی معنی بھی لغوی معنی کے دائرہ سے خارج نہیں  
ہے، خواہ وہ عورت کی طرف سے نماز میں تمبلی کو اس امر میں تمبلی  
پر مار کر ہو جو اس کی کیفیت کے بیان میں غریب آئے گا یا وہ  
عورت یا مرد کی جانب سے ایک تمبلی کے اندرون کو دوسری تمبلی  
کے اندرون پر مار کر ہو جیسا کہ محفلوں اور خوشی کی تقریبات کا حال  
ہوتا ہے (۳)۔

## تصفیق کا شرعی حکم:

۲- تالی کبھی نماز پڑھنے والے کی طرف سے ہوتی ہے اور کبھی غیر  
مصلی کی طرف سے، چنانچہ جو مصلی کی طرف سے ہو تو وہ یا تو نماز کے

(۱) لسان العرب مادہ "صق"، القزطی، ۲/۴۰۰، ۴۰۱۔

(۲) القاموس، لسان العرب مادہ "صق"۔

(۳) الفتاویٰ الہدیہ ۱/۹۹، تلخیص المحتاج للرازی ۲/۳۲، المہذب فی فقہ الامام  
اشاعری ۱/۹۵، معیذ اللہوی بہائش لغزش علی مختصر فلیل ۱/۳۲۱، کشاف  
القناع علی متن الفتاویٰ ۱/۳۸۰ طبع مصر ۱۳۵۷ھ۔

کسی سو پر اپنے امام کو متنبہ کرنے کے لئے ہوگی یا پھر سامنے سے  
گزرنے والے کو، دفع کرنے کے لئے تاکہ اس بات پر متنبہ  
نہیں کہ وہ نماز میں ہے اور اس کو اپنے سامنے گزرنے سے روک  
دے۔ کیا نماز میں مصلی کی جانب سے طور ہو بولع ہوگی۔

اور جو غیر مصلی سے ہو وہ یا تو محفلوں میں ہوگی جیسے پیرائش  
اور خوشی کی تقریبات میں، یا خطبہ جمعہ کے دوران یا اس کی طرف  
سے کسی مصلی سے نماز میں دخول کی اجازت لینے کے لئے یا پھر روز  
دینے کے لئے ہوگی اور ان میں سے ہر ایک کا ایک حکم ہے۔

نماز کے کسی سو پر اپنے امام کو متنبہ کرنے کے لئے مصلی کا  
تالی بجانا:

۳- اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر امام کو نماز میں سہوا کوئی بات  
پیش آجائے تو اس کی اقدہ کرنے والوں کے لئے اس کو متنبہ کرنا  
مستحب ہے۔

اور عورت اور مرد میں سے ہر ایک کے متبار سے طریقہ تنبیہ  
میں کا اختلاف ہے کہ آیا یہ تنبیح کے وسیع ہوگی یا تالی بجانا، چنانچہ  
مرد کے اعتبار سے تنبیح کے انتخاب پر ن کا اتفاق ہے، اور عورت کے  
اعتبار سے تالی بجانے میں ان کا اختلاف ہے۔

حنفیہ، ثنائیہ "رجتا بلہ فرماتے ہیں کہ عورت کی طرف سے تنبیہ  
تالی بجانا ہوگی، اس لئے کہ حضرت اہل بن سعد کی روایت ہے، وہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِذَا مَا بَكُم شَيْءٌ  
فِي صَلَاتِكُمْ فَلْيَسْبِغِ الرِّجَالُ وَلْيَصْفِقِ النِّسَاءُ" (۱) (جب تم

(۱) صحیح مسلم ۳/۱۰۸، ابی داؤد ۴/۱۰۸، ترمذی ۵/۵۸۰، تحفہ عزت عبید الدعاس اور دارمی (۱/۳۷۳) مطبع کردہ  
دار احیاء التراث العربی (۱/۳۷۳) کی ہے اور جیسا کہ گزرتا ہے اس کی اصل صحیحین  
میں موجود ہے۔

## تصفیق ۳

کو اپنی نماز میں کوئی چیز پیش آنے تو مستحب کریں اور عورتیں مائیں بچائیں (اور اس لئے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "المسیح للرجال والتصفیق للنساء" (۱) (مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے مائیں ہے) اور اس بارے میں بھیجے عورتوں کے مثل ہوں گے (۲)۔

اور لکھنے عورت کے لئے نماز میں مائیں بچانے کو کثرت و قرار دیا ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا قول ہے: "من صلیٰ فی صلاتہ فیقل سبحان اللہ" (۳) (جس کو اپنی نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو وہ بہت اللہ کہے)، اور "من" عموم کا صیغہ ہے، لہذا تسبیح سے تمہید کرنے میں اس نے عورتوں کو بھی شامل کر لیا ہے، اسی لئے نہیں کہتے ہیں: وہ یعنی عورتیں اپنی نماز میں کسی نہ رت پر مائیں نہیں بچائیں گی اور آپ ﷺ کا قول: "التصفیق للنساء" (نائیں عورتوں کے لئے ہے) اس کی خدمت ہے، عورتوں کو اس کی بابت نہیں ہے، اس دلیل سے کہ اس پر عورتوں کا عمل نہیں رہا (۴)۔

پنے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کے لئے نماز پڑھنے والے کا مائیں بچانا:

۴۔ نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کا حکم

(۱) حدیث: "المسیح للرجال والتصفیق للنساء" کی روایت گزری ہے۔  
(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱/ ۹۹، ۱۰۳، ابن ماجہ ۱/ ۱۷۷، السنن ۱/ ۱۷۷، الترمذی ۱/ ۹۵، ۹۳، روضۃ المسکین ۱/ ۲۹۱، نہایۃ المحتاج للترکی ۲/ ۲۳، شرح منہاج المسلمین، حاشیہ قلبی ۱/ ۱۸۹، ۱۹۰، المغنی لابن قدامہ ۲/ ۵۳، طبع بیروت، کتب القضاہ ۱/ ۳۸۱، ۳۸۰، طبع مصر طبع۔

(۳) حدیث: "من صلیٰ فی صلاتہ فیقل سبحان اللہ" کی روایت بخاری، مسند ۱۰۷، طبع انتقادیہ اور مسلم (۱/ ۳۷۷، طبع المکتب) نے کی ہے۔  
(۴) حواہ الاکلیل ۱/ ۶۲، ۶۳، المشرع المکبیر ۱/ ۵۸، ۵۹، بکلیل الشرح مختصر فہمہ الحاج ولو کلیل بہامہ ۲/ ۲۹، طبع انجاء حلب، المشرقی علی مختصر فہمہ ۱/ ۳۲۱۔

نماز پڑھنے والے کے مریا عورت ہونے سے پس جاتا ہے۔ چنانچہ نماز پڑھنے والا اگر مریا ہو تو اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے سے تسبیح یا ریا آنکھ کے اشارہ سے ہوگا، اس سے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے: "التصفیق للرجال" (تسبیح مردوں کے لئے ہے)، اور حضرت اہل بن سعد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إذا نابکم فی صلاتکم شیء فیسبح الرجال" (۱) (بجب تم لوگوں کو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو مردوں کو تسبیح پڑھنا چاہئے)۔

اور جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ کی دونوں اولاد یعنی عمرو بن عبد ربیع رضی اللہ عنہما کے ساتھ کیا: "کاں بصری فی بیتھا فقام ولدها عمر لیمر بہن بدیہ، فشار الیہ ان فہ فوقف، ثم قامت بنتھا زینب لتمر بہن بدیہ، فشار الیہا ان فہی فابت ومرت، فلما فرغ من صلاتہ قال: ہں غلب" (۲) (جب آپ ﷺ حضرت ام سلمہ کے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو ان کے جیسے عمر آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے کے لئے اٹھے تو آپ ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ رک جاؤ، وہ رک گئے، پھر ان کی صاحبہ "زینب بنت ام سلمہ" آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے کے لئے اٹھیں تو آپ ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ رک جاؤ تو وہ نہ مانیں اور گزرتیں، پھر جب آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بیٹیاں عورتیں ریا و غائب آنے، یہاں ہیں)۔ اور ماری اگر عورت ہو تو گزرنے والے کو اس کا روکنا شرعیہ نہیں، چھیلنے کے باطن کو باطن میں چھیلنے کے ظاہر پر مار رہوگا، اس سے کہ

(۱) ان دونوں حدیثوں کی تخریج (مختصرہ) ۱/ ۱۲ میں گئی ہے۔  
(۲) حدیث: "من غلب" کی روایت ابن ماجہ نے حضرت ام سلمہ سے کی ہے (۳۰۵۱، طبع المکتب) بصری انرواک میں کہتے ہیں اس کی سند میں ضعف ہے۔

## تصفیق ۵

اس کے سے تالی بجا رہا ہے اور مت یا تسبیح کے درمیان اپنی آواز بلند نہیں کرے گی، اس سے عورتوں کے حال کا معنی ستر پر ہے، اور تسبیح کے درمیان رہنا اس سے مضروب نہیں ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "والتصفیق للنساء" (تالی بجا عورتوں کے لئے ہے) نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "والتصفیق للنساء" (عورتیں تالی بجا میں) حنفیہ کے یہاں سبوح بھی ہے (۱)۔

ثانیہ درمیان بزرگ نے لے کر نفع کرے کے سلسلہ میں، کے سے تسبیح اور عورت کے لئے تالی کے قائل نہیں ہیں بلکہ فرماتے ہیں: "نماز پر جتنے والا جس کی استطاعت رکھتا ہو اس کے درمیان بزرگ نے لے کر دے کے اس میں آسان سے آسان صورت کو مقدم رکھئے۔" ورنہ لکھتے ہیں کہ مصلیٰ کے لئے اپنے سامنے سے بزرگ لے کر دے کر زمین پر نفع رہا، جب ہے جو اس کی کوئی چیز تکلف نہ کرے، نہ اس کو مشغول کرے، اس کی طرف سے نفع نہ ہو نہ ہوا تو اس کی نماز کو بطل کرے گا (۲)۔

اس کی تفصیل "سترۃ السلاۃ" کی بحث میں ہے۔

نماز میں مرد کا تالی بجانا:

۵- مرد کے لئے نماز میں تالی بجانے کی مطابقت روایت پر متبادا اتفاق ہے، اس لئے کہ حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ (جنگل) ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے ساتھ ان کے

درمیان صلح کرانے کے لئے گئے تو رسول اللہ ﷺ روکے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس گئے اور کہا: اے ابو بکر! رسول اللہ ﷺ روکے گئے ہیں، اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو آیا آپ کو وہاں کی امامت سنبھالنے میں ہر مایہ رزم چاہتے ہو تو اس (میں امامت کر سکتا ہوں) تو حضرت بلالؓ نے امامت کی اور حضرت ابو بکرؓ آگے بڑھے، اور لوگوں کے لئے عکبر بھی اور رسول اللہ ﷺ صفوں میں چلتے ہوئے تشریف لائے، یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے تو لوگوں نے تالی بجا شروع کر دی، حضرت ابو بکرؓ اپنی نماز میں الفاتحہ نہیں فرماتے تھے، پھر جب لوگوں نے فاتحہ سے تالی بجا تو انہوں نے الفاتحہ فرما دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو نماز پر جانے کا حکم دیتے ہوئے اشارہ کیا، حضرت ابو بکرؓ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، اللہ کی حمد کی اور اسے چل کر پیچھے لوٹ آئے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر جب قارئین ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: "ایہا

ایہا الناس مالکم حین نأبکم شیء فی الصلاة أحدکم فی التصفیق؟ ایما التصفیق للنساء - من ماہہ شیء فی صلاة فلیقل: سبحان اللہ، فإیہ لا یسمعه أحد حین یقول: سبحان اللہ إلا التفت: یا أبا بکر! ما سمعک أن تصفی لسان حین فشرت إلیک؟ فقال أبو بکر: ما کان یسفی لسان ایی فحافہ أن یصلی بفسلیدی رسول اللہ ﷺ" (۱) (اے لوگو! کیا بات ہے جب نماز میں تم کو ایک چیز پیش آئی تو تم نے تالی بجا

(۱) حدیث: یا ایہا الناس مالکم حین نأبکم شیء فی الصلاة أحدکم فی التصفیق؟ ایما التصفیق للنساء - من ماہہ شیء فی صلاة فلیقل: سبحان اللہ، فإیہ لا یسمعه أحد حین یقول: سبحان اللہ إلا التفت: یا أبا بکر! ما سمعک أن تصفی لسان حین فشرت إلیک؟ فقال أبو بکر: ما کان یسفی لسان ایی فحافہ أن یصلی بفسلیدی رسول اللہ ﷺ (۱) (۱۶ ص ۳ طبع مجلس) نے کی ہے۔

(۱) الفتاویٰ الہدیہ ۱/ ۱۰۳، ابن ماجہ ۲۹۹، سنن الترمذی، حلیہ الطحاوی رحمہ اللہ ۲۰۲، ۲۰۱، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للرحمنی، حلیہ مجلس بہار ۱/ ۱۱۱، ۱۱۲۔  
(۲) حلیہ المدنی علی المشرع المکیر ۲/ ۲۳۶، المہذب فی فقہ امام شافعی ۱/ ۱۵، کتاب التعلات فی شریک التعلات ۲/ ۵۵ طبع مصر الحدیث۔



## تہذیب ۶-۷

شروع کر دیا، تالی بجا، تو صرف عورتوں کے لئے ہے، جس کو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو وہ سبحان اللہ ہے اس لئے کہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کو جو بھی نے گامتا چہ ہوگا، اسے ہو کر اسب میں نے آپ کو اشارہ کیا تو لوگوں کو نماز پر حائل سے آپ کو کس چیز نے روکا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کے لئے مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھاتا (چنانچہ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تالی بجا کر پختہ فرمائی، اور ان کو نماز کے عہد کا حکم نہیں دیا، اس میں مرد کے لئے نماز میں تالی بجانے کی کراہت پر دلیل ہے (۱)۔

نماز پڑھنے والے کا دوسرے کو داخل ہونے کی اجازت دینے کے لئے تالی بجانا:

۶- مالکیہ، شافعیہ، نزاریہ کو دوسرے کو متنبہ کرنے کی اجازت دی ہے، اور مالکیہ کے یہاں یہ مطلقاً تسبیح سے ہوتا، شافعیہ کے نزدیک مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا، ان دلائل کی وجہ سے جن کا یہ بزرگ ہے، حنفیہ، حنبلیہ سے اس کو کراہت رہی ہے (۲)۔

نماز میں ابوہریرہؓ کے طور پر تالی بجانا:

۷- شافعیہ کہتے ہیں درحالیہ کے بھی قول میں سے ایک یہی

(۱) مہدۃ المحتاج ۲/۵۵، فتاویٰ ہندیہ ۱/۹۹، ۱۰۳، المغنی لابن قدامہ ۲/۱۹۲، طبع مکتبۃ المدینہ، جوہر الاکلیل ۱/۶۲، ۶۳، فتح الباری بشرح صحیح البخاری ۲/۱۰۷، ۱۰۸۔

(۲) جوہر الاکلیل ۱/۶۲، ۶۳، المشرع الکبیر ۱/۸۵، مہذب الاکلیل بشرح مختصر ضیاء، المحتاج و نوکلیل بہامہ ۲/۲۹۲، طبع مکتبۃ المدینہ، المشرع علی مختصر غلیل ۱/۳۳۔

بے کھیل کے طور پر نماز میں تالی بجانا اس کو باطل کر دے گا، خواہ تالی کم ہی بجائی ہو، اس لئے کہ کھیل نماز کے منافی ہے اور اس میں اس صحیحین کی حدیث ہے: ”من مایہ شیء فی صلاتہ لم یسبح، وایضا التصبیح للنساء“ (جس کو نماز میں کوئی چیز پیش آئے وہ شیخ کر تالی تو صرف عورتوں کے لئے ہے) اور اس لئے بھی کہ وہ نماز کے منافی ہے۔

حنبلیہ کا قول یہ ہے کہ تالی اگر کم بجائے تو نماز باطل نہیں ہوتی، درحالیہ وہ تو باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ نماز کی جنس کے ملاوہ کا عمل ہے تو اس کا کثیر نماز کو باطل کر دے گا، خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر (۱)۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ جو کام عادتاً ہاتھوں سے یا جانا ہو وہ کثیر ہے، برخلاف اس کے جو ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے کہ وہ کبھی تکیں ہوتا ہے، اور وہ عمل کثیر جو نماز کے افعال میں سے ہو، نہ اس کی اصلاح کے لئے ہو، نماز کو باطل کر دیتا ہے، اور تالی عادتاً دونوں ہاتھوں سے ہی معانی جاتی ہے، لہذا اس حال میں وہ نماز میں ایسا عمل کثیر ہوگا جو مار کو باطل کر دیتا ہے، اس لئے کہ وہ نماز کے افعال کے منافی ہے (۲)۔

مالکیہ کے نزدیک تالی بجانا مار کے درمیان ہونے سے خالی نہیں ہے، اور اس پر عمل بیش کا حکم جاری ہوگا، اس سے کہ مار سے پھونک مارنے کی طرح دوسرے کے افعال کی جنس سے نہیں ہے، پھونکنا مار کو اسی طرح باطل کر دیتا ہے جیسے اس میں بوت سنا، اور اس کی دلیل حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے: نماز میں پھونکنا ممانہ بات

(۱) شرح منہاج المسلمین وحاشیہ قلیوبی علیہ ۱/۱۹۰، کشوف القناع عن متن الاقناع ۱/۳۸۰، ۳۸۱، طبع مکتبۃ المدینہ۔

(۲) رد المحتار، حاشیہ ابن عابدین ۱/۳۱۹، ۳۲۰، فتاویٰ ہندیہ ۱/۱۰۱، ۱۰۲، مہدۃ المحتاج علی مرآۃ المفاتیح ص ۷۷۔

اور کتاب کے یہاں بیعت یہ ہے کہ ایک تھیلی کے دروں کو  
دوسرے کے اوپری حصہ پر مارے (۱)۔

خطبہ کے دوران تالی بجانا:

۹- جمہور فقہاء کے نزدیک خطیب (کی بات سننے) کے سے  
خاصی و بنا واجب ہے اور ثانیہ کے ایک مکتب ہے اور کسی  
بنیاد پر جمہور کے ایک مکتب و بیعت حرام ہوں جو خطیب کی بات سننے  
کے لئے چپ رہنے کے منافی ہو جیسے کھانا چھینا، اور کسی چپ کا ملانا  
جس سے آواز پیدا ہو جیسے ورق، پتہ، تسبیح، اور روٹھان یا کسی ٹھکی  
ہونی بیچ کا مطالعہ کرنا، خطبہ کے دوران تالی بجانا، کسی تہذیب  
کے گناہ جس سے خطیب اور سامعین خطبہ پریشان ہو جائیں گے،  
اسی سبب سے آداب سماعت میں خلل پیدا کرنے اور مسجد کی بے حرمتی  
کرنے کی وجہ سے ایسا کرنا حرام ہوگا۔

اور جو شخص خطبہ کے دوران مسجد یا مسجد کے احاطہ میں تالی  
بجائے اس کی حرمت اس شخص کے مقصد میں رہی، ورنہ ہوتی ہے جو  
مسجد سے باہر بیٹھ کر ایسے لوگوں کے لئے کرے جو خطیب کی بات نہیں  
سن رہے ہیں (۲)۔

نماز اور خطبہ کے علاوہ جگہوں میں تالی بجانا:

۱۰- مارا اور خطبہ کے علاوہ جگہوں میں تالی بجانا اس صورت میں

(۱) کشاف القناع عن متن الإقناع ۳۸۰ طبع مصر ۱۹۲۳ء، طبع لاہور ۱۹۳۰ء، طبع لاہور ۱۹۳۰ء

(۲) المدخل لابن الحاج ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵

تشیقہ ۱-۲

جائزہ ہوگا جب وہ کسی معتہ حاجت کے لئے ہو جیسے اجازت لیا اور  
مکتبہ رسالہ شعائر پر ہنسنے کے ان میں خوبی پیدا کرنا یا عورتوں کا اپنے  
بیچوں کو دکھانا۔

وہ رنجیرِ خضرِ برت ہوتا بعض فقہاء نے اس کی حرمت کی صراحت کی ہے اور بعض نے اس کی کراہت کی صراحت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بخلِ لہو میں سے ہے یا بیت اللہ کے پاس اہل جاہلیت کی عبادت سے مشابہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءٌ وَتَضَلُّعٌ" (۱) (اور خود ان کی نماز (یعنی) خانہ (کعبہ) کے پاس کیا تھی بجز سیٹی بجانے اور تالی بجانے کے)۔

یہاں میں عورتوں سے مشابہت کا مسئلہ ہے، اس لئے کہ حدیث میں مذکور ہے کہ جب امام کو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تالی بجایا عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے، جبکہ تسبیح مردوں کے لئے ہے (۲)۔

= احكام القرآن للقرطبي ۷/۳۵۳، ۳۵۴، شرح المروسي ۱/۲۵۸،  
المصنف ۱۴۲-

( ) سورة انفطار ۵۵

(۲) ابن جابر بن ۵/۳۵۳، المدخل لابن الحاج ۴/۱۲، حاشیہ قلیوبی علی منہاج  
الطائبین ۱/۹۰، نہایت المحتاج للزلی ۴/۳۳، الجامع والحکام القرآن للقرطبی  
۷/۳۰۰، لا داب الاشریہ لابن ملطح ۹/۱۰۹، کف الرعاع عن غریبات الہود  
۱/۱۰۰، نہایت المحتاج للزلی ۲/۳۳، ۵/۳۳، الجامع والحکام القرآن  
للقرطبی ۴/۳۱۳، ۳/۳۱۳۔

ان استدلالوں میں جو کمزوری اور کمال اعتراضات میں ہیں وہ تخیلی نہیں ہیں اس لئے کہ اس کے باطل اور لہو ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ثواب نہیں ملے گا، تنہہ الا حوزی (۵/۲۶۶) اور ثواب سے خالی ہو جانے والی ہر چیز حرام نہیں ہو جاتی، اور جاہلیت کی عبادت سے مشابہت کا وجوہ بھی باقی نہیں رہا۔ اور آیت میں ثانی کی مذمت اس لئے ہے کہ وہ "اہلبیت" یعنی مسجد حرام کے پاس ہوتی تھی نیز انہوں نے اس کو اپنی نمار پڑھایا تھا، ورنہ ثانی بجائے میں عورتوں سے مشابہت صرف اس وقت ہوگی جب امام کے کچھ غیرہ کے موقع پر مرد نماز میں اپنے حق میں شروع تسبیح کے بدلہ میں ثانی بجائے (کھنکھ)۔

تقفی

تحریر:

۱۔ تفریق میں صفی الشیء سے ماخوذ ہے، جب کوئی چیز کا خلاسلے، اور ان سے ہے؛ صفیت الماء من القدی، تصفیة میں نے پانی سے خس و خاشاک زائل کر دیئے، "لسان العرب" اور "المصباح المیر" میں اسی طرح ہے۔

اور اصلاح میں تصفیہ سے وہ تمام کام مراد لئے جاتے ہیں جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فوت شدہ شخص کے حقوق اور امتزاعات کا احاطہ کیا جائے، اور ترکہ سے متعلق حقوق حق والوں یعنی اصحاب دین، موصی، لہم (جن کے لئے وصیت کی گئی ہو) اور ورثہ کو دیا کر دیئے جائیں۔

اجمالی حکم:

۲- اس معنی میں تعفیہ ایک نئی اصطلاح ہے جو قانون دانوں میں متعارف ہے، اور مذکورہ عنوان سے فقہاء نے اس پر بحث نہیں کی اُرچہ اسوں نے اس حقوق کو بیان کرنے پر بھرپور توجہ دی ہے جو ترکہ کے لئے یا اس کے ذمہ ہوتے ہیں، اور مبالغوں کے حقوق سے متعلقہ احکام بیان کرنے پر بھی پوری توجہ کی ہے تاکہ اصحاب حقوق کے حقوق محفوظ رہ سکیں، ان میں سے بعض بعض پر زیادتی نہ کر سکیں خاص طور پر اصحاب، یون اور مولوگ دن کے سے ترکہ کے کسی حصہ کی حیثیت کی نئی بیان کے حقوق محفوظ ہو سکیں۔

## تصليب

اس حكام في تفصيل "ترك"، "ارث"، "وصيت" اور "ايصال"

کی اصطلاح میں بیان کی گئی ہے۔

## تصليب

تعريف:

۱۔ لغت میں تصليب "صلب" کا مصدر ہے، اور وہ کئی معانی کے لئے آتا ہے۔ اس میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ قتل کرنے کا مشہور طریقہ، کہا جاتا ہے "صلب فلان صلباً"، و صلب تصليبا (نہاں کو سولی دی گئی) پناہ پر ترس مجید میں ہے: "وما قتلوه وما صلبوه، ولكن شبه لهم" (۱) (اور نہ تو انہوں نے انہیں قتل کیا اور نہ ان کو سولی دی لیکن ان کو اشتباہ میں ڈال دیا)۔

۲۔ قرآن میں قول فرعون کی حکایت ہے: "ولا وصلبکم فی حدود النحل" (۲) (اور تم کو ضرور سولی دیں گے مجبور کے تہوں میں)، اور اس کی اصل "لسان العرب" کے مطابق "صلیب" ہے، اور یہ لغت میں انسان یا حیوان کے تیل کو کہتے ہیں نہ مارتے ہیں؛ صلب: قتل کرنے کا یہ معروف طریقہ ہی صلیب سے مشتق ہے، اس لئے کہ مصلوب بی تپہ بی (یعنی اس کا تیل) بہتا ہے (۳)۔

۳۔ اور اس سے صلیب کا نام پڑا، یعنی دو ٹکری جس پر وہ ٹھکس بٹکا دیا جاتا ہے جس کو سولی سے رقل بیا جانے، پھر اس کا ستھان اس چیر کے لئے ہونے لگا جس کو عیسائی اس شکل میں بنا لیتے ہیں، صلیب کی



(۱) سورہ نساء ۱۵۷۔

(۲) سورہ طہ ۸۱۔

(۳) لسان العرب مادة "صلب"۔

## تصليب ۲-۲

جمع صلبان اور صلب ہے۔

اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور نماز میں صلیب کی شکل بنانے کی حرکت یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا اپنے دونوں ہاتھ کو ٹیوں پر رکھے، اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھے اور آپ ﷺ نے اس سے ممانعت اس لئے فرمائی ہے کہ وہ مصلوب (سولی دیئے ہوئے) شخص کی شکل کے مشابہ ہے، اور اس کے احکام ”مصدۃ“ میں دیکھ جائیں۔

متعلقہ الفاظ:

الف- تمثیل: (مثلاً کرنا)

۲- تمثیل شکل کا مصدر ہے، جو ”مثلت بالقتل مثلاً“ سے ماخوذ ہے، جب تم نے جبر تانک سزا کے طور پر مقتول کے (کان ماک) کانٹے ہوں اور تمہارے قتل کے اثرات اس پر ظاہر ہوں، ”مثلاً“ میں تشبیہ مبالغہ کا معنی پیدا کرنے کے لئے ہے (۱)۔

لہذا تصليب اور تمثیل میں تباہی کی بہت ہے، اس سے کہ تصليب کے معنی سزا کے لئے باہر ہونے کے ہیں اور تمثیل کے معنی صرف کان ماک ہونے اور کھرے کھرے کرنے کے ہیں۔

ب- صبر:

۳- صفت میں صبر کے ایک معنی انسان کو قتل کرنے کے سے کھڑے کرنے کے ہیں یا یہ کہ پردہ وغیرہ کسی دی روح کو رک کر رندہ باہر دھرایا جائے، پھر اسے کسی چیز سے جان سے مار ڈالنے تک مار جائے (۲)۔

لہذا صبر تصليب سے عام ہے، اس لئے کہ صبر کبھی سولی کے بغیر بھی ہوتا ہے۔

(۱) لسان العرب مادة ”شل“۔

(۲) لسان العرب۔

ب- تصيب: صيب کی فارسی یا کنی پڑا۔ یا یواریا کاغذ وغیرہ میں صلیب کی شکل کے نقش و نگار بنانے یا اشارہ سے صلیب بنانے کو کہا جاتا ہے، ابن عابدین کہتے ہیں: صلیب ۱۰۰ یہ ظلو کو کہتے ہیں جو یک دوسرے کو کاٹ رہے ہوں (۱) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث میں ہے: ”ان النبی ﷺ لم یکن یتروک فی بیتہ شیئا لہ تصائب الا بقضہ“ (۲) (نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس میں صلیب کے نقش و نگار ہوں مگر یہ کہ اس کو اکھاڑ دیتے تھے) یعنی صلیب کی جگہ کاٹ دیتے تھے، اور یک روایت میں ہے: ”نہی عن الصلاة فی الثوب المصلب“ (۳) (آپ ﷺ نے مصلوب کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا) یعنی جس میں صلیب کی طرح کے نقش و نگار ہوں (۴)۔

ج- حدیث میں آیا ہے: ”نہی النبی ﷺ عن المصلب فی الصلاة“ (۵) (نبی کریم ﷺ نے نماز میں صلیب کی شکل

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۱۹۹۳ء۔

(۲) حدیث: ”ان النبی ﷺ لم یکن یتروک فی بیتہ شیئا لہ...“ کی روایت بخاری (المجلد ۳۸۵/۱ طبع المکتب) نے کی ہے اور اس کی روایت ابوداؤد (۳۸۳/۳ طبع عزت عید الدعاس) و احمد (۵۲/۱ طبع المکتب لاسدی) نے اسی کے شکل کی ہے۔

(۳) حدیث: ”نہی عن الصلاة فی الثوب المصلب“ کو صاحب لسان العرب (۲/۱۱۳) نے نقل کیا ہے اور ہمارے سامنے حدیث کی جو کچھ ہیں ہم نے اس کو نقل نہیں پایا۔

(۴) لسان العرب۔

(۵) حدیث: ”نہی عن المصلب فی الصلاة“ کی روایت احمد (۳۰/۲) المکتب لاسدی) اور ابوداؤد (۵۵۱/۱ طبع عزت عید الدعاس) نے اس کے معنی کے ساتھ کی ہے اور حاکم نقل کرتے ہیں اس کی سند صحیح ہے (مخرج اہیاء علوم الدین) ۱/۱۲ طبع مصنفی لکھنؤ)۔

### تصليب ۳-۵

شرعی حکم:

اس کا حکم وہ امور پر مشتمل ہے:

الف۔ صلب یعنی قتل کا معروف طریقہ:

ب۔ صلیب سے متعلق حکام:

اول: تصليب بمعنی قتل کی معروف کیفیت کا حکم:

۴۔ سولی دینا قتل کا ایک مشہور طریقہ ہے۔ وہ یہ کہ جس کے قتل کا رادہ ہو اس کو کسی مٹے درخت یا کھڑی ٹکری پر اٹھایا جائے اور اس کے دونوں ہاتھ چوڑائی میں تکی ہوئی ٹکری پر پھیلا دیے جائیں اور وہ ہوں پھر وہ کو کھڑی ٹکری میں باندھ دیا جائے اور اس کو اپنی طرح چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے اور کبھی کبھی اس کے ہاتھوں اور پیروں کو ٹکڑی میں میخوں سے ٹھونک دیا جاتا ہے، اور کبھی پہلے اسے قتل کر دیا جاتا ہے اور جان ٹپکنے کے بعد اس کی تشہید کے لئے لکڑی پر سولی دی جاتی ہے۔

قتل کا یہ طریقہ زشت قوم ہر نبیوں اور رمیوں اور من سے پینے کے لوگوں میں رائج تھا، ورنہ آج میں ہر مسرت آتی ہے کہ فرعون نے اپنے دشمنوں کے ساتھ یہ عمل کرتا تھا، حضرت یوسف علیہ السلام کے قتل میں ہے: "يَا صَاحِبِ السُّجُنِ إِنَّا احْذَرُكَمَا فَيُسْقَىٰ رُبَّهُ حَمْرًا، وَ إِنَّمَا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رُكْبِهِ" (۱) (اے پیرانِ حبس! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور رہا وہ دوسرا اسے سولی دی جائے گی پھر اس کے سر کو پرہے (ٹوٹ ٹوٹ کر) کھا دیں گے)۔

اسلام نے قتل کے اس طریقہ کو حرام قرار دیا ہے، اس لئے کہ اس میں سخت عذاب، مثلاً اور تشہید ہے، نبی کریم ﷺ نے

(۱) سورہ یوسف ۱۸

فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قُتِلَ فَاَحْسِنُوا الْقُلَّةَ، وَإِذَا دُبِحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الدَّبْحَةَ، وَلِيَحْدَ احْدَكُمْ شَهْرَتُهُ، وَلِيُوجِزَ ذَبِيحَتُهُ" (۱) (اللہ تعالیٰ نے لازم کیا ہے کہ ہر کام کو اچھی طرح انجام دیا جائے لہذا جب قتل کرو تو اچھے طریقہ سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو، ورنہ تم میں سے (م) ایک کو حارثہ نہ لینی جائے اور اپنے ذبیحہ کو آرام دینا چاہئے)۔ اور "يَهْي عَنِ الْمُثَلَّةِ وَلَوْ بِالْكَتْبِ الْعُقُور" (۲) (آپ ﷺ نے مثلاً سے منع فرمایا، خواہ کات کھانے والے کتے کا مثلاً یا جائے)۔

۵۔ اس اصل سے کچھ محدود جماعتیں ہیں جن کی سزا سولی کاقتل کرنے والے مخصوص عوارض کی وجہ سے قتل کے بعد سولی مقرر کی گئی ہے، اور یہ تمام ذیل میں آ رہے ہیں:

الف۔ زمین میں فساد پھیلانا

حارثہ (رب فی: اک) کے ذریعہ زمین میں فساد پھیلانے کی سزا سولی مقرر ہوئی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يُنَا حِرَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَ رُسُلَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَ

(۱) حدیث: "إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلَ فَاَحْسِنُوا" کی روایت مسلم (۱۵۲۸/۳) طبع بیروت، المکتبۃ (۳۳/۳) طبع المکتبۃ (۳۳/۳) نے کی ہے الفاظ احمد کے ہیں۔

(۲) حدیث: "يَهْي عَنِ الْمُثَلَّةِ وَلَوْ بِالْكَتْبِ الْعُقُور" عائشہ فرماتے ہیں اس کی روایت طبرانی نے کی ہے اور اس کی سند متفق ہے (مجمع الرواۃ ۲۳۹/۱ طبع دارالکتب العربی)۔

لیکن یہ حدیث من الفاظ ثمرہ "يَهْي عَنِ الْمُثَلَّةِ وَالْمُهْمَةِ" (آپ سے لڑنے اور مثلاً کرنے سے منع فرمایا ہے) اضافہ کے بغیر آیت ہے اس کی روایت بخاری نے کی ہے (صحیح ۳۳/۴ طبع استنب)۔

## تصليب ۶

اَزْجُلْهَمْ مِّنْ حَلَابٍ اَوْ يُقَوَّا مِنَ الْاَرْضِ، ذٰلِكَ لَھُمْ حَزَنٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ، اَلَّذِیْنَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقَدَّرُوْا عَلَیْھُمْ فَاعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَصُوْزٌ رَّحِیْمٌ (۱) (جو لوگ اللہ سے اڑتے ہیں اور ملک میں سدھیا نے میں گئے، جتے ہیں ان کی سزا اس میں ہے کہ وہ قتل کے جائیں یا سولی؛ یہ جائیں یا ان کے ساتھ اور پھر مخالف جانب سے جائیں یا وہ ملک سے نکال؛ یہ جائیں یا یہ ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی اور شرت میں ان کے لئے برا عذاب ہے اور جو لوگ توبہ کر لیں قتل ان کے سزا میں ہے تاہم پاپا تو جانے رہو کہ پیش اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے۔)

اور اس جرم میں سولی کی سزا اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں پر شیر ہو جاتے ہیں، پر ان لوگوں کو خونزدہ کر دیتے ہیں اور نساء پھینکتے ہیں، لہذا ان کی سزا سولی مقرر ہوئی تاکہ ان کے مایوس نہ ہوں اور نساء کی برکت جائے۔

اور سولی کے سلسلہ میں فقہاء اختلاف ہے:

ایک قول یہ ہے کہ وہ حد ہے، اور اس کا قائم کرنا ضروری ہے اور ایک قول یہ ہے کہ امام کو سولی اور آیت میں مذکور نہ رہی۔ ان میں اس ترتیب اور تفصیل کے ساتھ اختیار ہے (۲) جس کو خرابی کی صحت میں دیکھا جائے۔

ڈکو پر سولی کی سزا نافذ کرنے کا طریقہ:

۶۔ فقہاء کے کلام کے استقراء سے اس بات پر ان کا اتفاق واضح

ہوتا ہے کہ ان کو سولی، یہ سے مراد یہیں ہے کہ اس کو زندہ لکڑی پر لٹایا جائے پھر مرنے تک اس پر چھوڑ دیا جائے پھر اس کا خداف ہے، چنانچہ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور ابو حنیفہ فرماتے ہیں: سے زندہ سولی پر لٹایا جائے۔ پھر سولی پر لٹے رہنے کی حالت میں نیزہ وار مار کر قتل کر دیا جائے اس لئے کہ سولی یک سزا ہے اور زندہ کو دی جاتی ہے نہ کہ مردہ کو۔ اور اس لئے کہ یہ بدلہ ہے مجربہ (اک) کا لہذا تمام بدلوں کی طرح یہ زندہ کی ہی میں شروع ہوگا (۱)۔

اور امام شافعی و امام احمد فرماتے ہیں: پہلے اسے قتل کیا جائے گا، پھر قتل کے بعد سولی دی جائے گی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سولی کے ذکر سے قتل کے ذکر کو مقدم رکھا ہے، لہذا جب اس پر دلوں جمع ہوں گے یہ ترتیب لازم ہوگی، اور اس لئے بھی کہ شریعت میں جب مطلق قتل بولا جائے تو کموار سے قتل (مراؤ) ہوتا ہے۔

اور اس لئے کہ سولی کے ذریعہ قتل کرنے میں اس کو عذاب دینا اور مثلہ کرنا ہے اور شریعت نے مثلہ سے منع کیا ہے۔

دوسری وہ مدت جس میں قتل کے بعد مصلوب لکڑی پر باقی رکھا جائے گا تو امام ابو حنیفہ، امام مالک فرماتے ہیں: تین دن تک نہ پایا جائے گا اور متبادلہ کہتے ہیں: کسی مدت کی تحدید کے بغیر اتنے عرصہ تک لٹکایا جائے گا جس میں اس کا معاملہ مشہور ہو جائے۔

اور مالکیہ کے نزدیک جب اس کی نعش بگڑنے کا اندیشہ ہو جائے تو اسے اتار دیا جائے گا (۲)۔

(۱) فقہاء نے منہج سے جو کچھ کا ذکر نہیں کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس کا استقراء منکر کی گزشتہ مخالفت کی وجہ سے نہ ہوا چاہئے، بلکہ عام معنی پر اتفاق کریں گے۔  
(۲) الدرر الحاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۳۳، المشرح الکبیر بہائش الحدیث ج ۳ ص ۳۳۹، قلیوبی ج ۳ ص ۳۰۰، المنی ج ۸ ص ۹۰، ۹۱۔

(۱) سورہ مائدہ ص ۳۳ ص ۳۳  
(۲) ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۰۰، طبع ۳۹۰، المشرح الکبیر مکتبۃ المنار ص ۳۶۷، الدرر الحاشیہ ج ۳ ص ۳۳۳، المشرح الکبیر ج ۳ ص ۳۳۳، المشرح الکبیر ج ۳ ص ۳۰۰، ۹۱۔

## تصليب ۷-۹

ب۔ جس نے عہدِ اُدھرے کو سولی دے کر قتل کیا ہو یہاں تک کہ وہ مر گیا ہو:

۷۔ امام مالک اور شافعی کا مسلک اور امام احمد کی ایک روایت یہ ہے کہ ولی مقتول کو حق ہے کہ قصاص کو اسی طرح قتل کرنے کا مطالبہ کرے جس طرح اس نے قتل کیا ہے، ان حضرات کا کہنا ہے کہ قصاص کا مطلب یہی ہے یعنی برہی اور یکسانیت اور اس کو کوار سے بھی قتل کا اختیار ہے تو رُوکوار سے قتل کرے اور قاتل نے اس سے سخت چیز سے قتل کیا ہو تو ولی نے مماثلت چھوڑ دی ہے۔ اور یہ اس کے حق کا ایک حصہ ہے، اس قول کا تقاضا یہ ہے کہ جہالت اگر سولی دے کر ہو تو ولی کے لئے موت ہو جانے تک اس کو سولی دیئے رہنا جائز ہوگا۔

اور امام ابو حنیفہ کا مسلک اور امام احمد کی ایک روایت یہ ہے کہ قصاص صرف تلوار سے ہوگا، اس بنیاد پر سولی کے رُوکوار اور تلوار سے قصاص نہیں ہوگی، اسی کے ساتھ حنفی نے صراحت کی ہے کہ ولی جب تلوار کے علاوہ سے قصاص لے گا تو اس کی تعزیر فی جائے لی، اور قصاص پٹی جگہ پر ہو جائے گا (۱)۔

ج۔ تعزیری سز میں سون دینا:

۸۔ ثنائیہ میں سے، وردی کہتے ہیں: تعزیری سز پانچ سو لے کر صرف تین سو تک سولی پر مردہ نکالنا جائز ہے یعنی اس کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے گا، حدیث ہے: "قد صلب رسول اللہ ﷺ ورجلا عسی حیث یقنن له" "ابوہاب" (۲) (بنی کریم علیہ السلام نے

(۱) الدرر عشرہ ابن ماجہ ج ۵ ص ۲۶۱، الفی ۵/۶۸۸۔

(۲) حدیث: "صلب رسول اللہ ﷺ ورجلا عسی" کا ہمیں کتب حدیث کے مراجع میں سرانگٹھ ملتا جو حاکم نے سننے والے ہاں اور دیلمی نے

ایک شخص کو پہاڑ پر سولی دی تھی، اسے ابوہاب کہا جاتا تھا) ثنائیہ، وردی فرماتے ہیں: سولی پر نکالنے کی مدت میں اس کو کھانے پینے اور نماز کے لئے ہنوار کرنے سے نہیں روکا جائے گا، اور وہ شارد سے نماز پڑھے گا اور سب اس کو چھوڑ دیا جائے تو وہ نماز کا عذر دے گا، متاثرین ثنائیہ نے اس کو قتل یا اس کو درست قرار دیا ہے، صاحب "مغنی المحتاج" فرماتے ہیں: یہ بتانا ہے کہ اس جاب میں مسلوب کو اطمینان سے نماز پڑھنے کا موقع دینا چاہئے جتنی کھانہ ہو ہنوار مثل نماز پڑھے پھر دوبارہ نکال دیا جائے۔

۹۔ مالکیہ میں سے، ابن فرحون نے "التبصرۃ" میں ماوردی کا قول نقل کیا ہے اور اس کا اثبات کیا ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک سولی پر لٹکا کر تعزیر کرنا جائز ہے، وردی نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس کی رعایت کی جائے گی، یہ حضرات فرماتے ہیں: اس وقت مسلوب اشارہ سے نماز پڑھے گا اگر اس کے لئے صرف یہی ممکن ہو، مآزاد کے جانے کے بعد اس پر عذر لازم نہیں ہوگا (۱)۔

۱۰۔ صلیب سے متعلق احکام:

صلیب سازی اور صلیب کو پھانسا:

۹۔ مسلمان کے لئے نہ تو صلیب بنانا جائز ہے، نہ اس کو بنانے کا حکم، نہ جائز ہے (۲) "اور مر" یہی چیز کا بنانا ہے جو صلیب بنانے کا

اس کو (احکام سلطانہ ص ۲۳۷ طبع مصلیٰ الحسنیٰ) میں ذکر کیا ہے اور وہ دینے کی اصل مصلیٰ چھوڑنے کے واسطے میں دیکھ دیتی ہے جس کی روایت ثنائی (۷/۲۵ طبع مصلیٰ الحسنیٰ) نے کی ہے اور اس کی اصل بخاری میں ہے۔

(۱) الاحکام سلطانہ لساوردی ص ۲۳۹، القلم طبع مصلیٰ الحسنیٰ ۱۳۲۷ھ، التبصرۃ لابن فرحون بمشرف علی لہامک ص ۲۴۰، القلم طبع مصلیٰ الحسنیٰ ۱۳۷۸ھ، کشف القناع عن متن الاقناع ص ۲۵۶، ص ۲۵۷، ملوۃ التبصر۔

(۲) رد المحتار ج ۳ ص ۵۱۳۔





صلیب کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

۱۲- صلیب کی چوری میں حنفیہ و حنبلیہ کے نزدیک قطع ہے (ہاتھ کاٹنا) نہیں ہے، خود دوسوے یا چاندی کی بیویوں نہ ہو، ورنہ وہ اس کی قیمت نصاب سے متجاوز ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ وہ منکر (برائی) ہے، لہذا چور کے لئے "بھی عن المنکر" کے طور پر توبہ کرنے کی نیت کی تاویل کر کے اباحت کی تاویل کر لی جائے گی، فتح القدیر میں فرماتے ہیں: برخلاف اس درہم کے جس میں تصویر ہو، اس لئے کہ اس کو عبادت کے لئے تیار نہیں کیا گیا ہے، لہذا توبہ کرنے کی اباحت کا شبہا بہت نہیں ہوگا۔

اور امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ اگر صلیب سی آرمی کے قبضہ میں کسی حرز (حفاظت) میں ہو جس میں کوئی شہ نہ ہو تو مال مالیت اور وجود حرز کی بنا پر صلیب کی چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے گا، اور اگر صلیب ان کی عبادت گاہ میں ہو اور اسے چھالے تو حرز نہ ہونے کی وجہ سے اس پر قطع (یہ) نہیں ہوگا۔

ابن عابدین کہتے ہیں: اپنے قول کی بنیاد پر اگر چوری ہو، سی حرز سے چوری کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اس لئے کہ سی کے سے کوئی تاویل نہیں ہے۔ فرمایا: اللہ یہ کہ کہا جائے کہ وہ سی تاویل شہ کے وجود کے لئے کافی ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (۱)۔

اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ مالکیہ کا مسلک اسی (تاویل) کے مثل پر جاری ہے جو ابن عابدین نے اپنے حکام کے آخر میں بتائی ہے۔ اس لئے کہ ان کے یہاں شراب کی چوری میں قطع یہ نہیں ہے، اگرچہ ذمی نے ذمی کے یہاں سے چھپائی ہو تو صلیب کی چوری میں بھی حکم اسی طرح ہوگا (۲)۔

اور ثانیہ نے صلیب وغیرہ حرام چیزوں کی چوری میں وہ حالتوں کے درمیان تفریق کی ہے، "وہا ہے کہ اگر غنیمت کے قصد سے چوری کی ہو تو قطع یہ نہیں ہوگا، ورنہ امام نووی کے قول کے مطابق تو اسے اس کے لئے ہے کہ اگر توبہ ہوئی صلیب نصاب تک پہنچتی ہو تو اس کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے گا (۱)۔

صلیب تلف کر دینا:

۱۳- ہر شخص سی مسلمان کی صلیب تلف کر دے، اس میں بالاتفاق کوئی ضمان نہیں ہوگا، اور اگر صلیب ذمیوں کی ہو تو اگر وہ اس کا اظہار کرتے ہوں تو اس کا ازالہ واجب ہوگا۔ اور ضمان بھی نہیں ہوگا۔ اور اگر اس کا صلیب اختیار کرنا ایسے طریقہ پر ہو جس پر ان کو باقی رکھا جاتا ہے جیسے وہ اس کو اپنے گرجا یا گھر کے اندر رکھتے ہوں، مسلمانوں سے اس کو پوشیدہ رکھتے ہوں، ظاہر یہ کرتے ہوں تو اگر اس کو کوئی غاصب غصب کرے تو بالاتفاق اس کا لوٹنا واجب ہوگا۔ اور اگر کوئی تلف کرنے والا تلف کر دے تو اس کی وجہ سے وجوب ضمان کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

چنانچہ حنفیہ کے یہاں تلف کرنے والے پر ضمان لازم ہوگا جس طرح اگر مسلمان ذمی کی شراب تلف کر دے تو حنفیہ کے نزدیک مسلمان پر ضمان لازم ہوتا ہے، کیونکہ شراب ذمیوں کے حق میں اسی طرح مال متقوم ہے جس طرح ہمارے حق میں سرکہ، اور ہمیں ان کو ان کے مذہب پر چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

ثانیہ حنبلیہ کے نزدیک مسلمان کسی مسلمان یا ذمی کو شراب یا خنزیر کا نشانہ نہیں دے گا اور جب ذمی کسی ذمی کی شراب یا خنزیر کو تلف کر دے تب بھی یہی حکم ہوگا، اس لئے کہ ان دونوں چیزوں کا تقوم

(۱) ابن عابدین ۳۳۱ھ، ۱۹۹۸ء، فتح القدیر ۵/۳۳۳، کتاب القصاص ۱/۳۱۱۔

(۲) رد المحتار علی شرح الکبیر ۳۳۱ھ۔

(۱) شرح المصابیح، صلیبیہ، قلیوبی ۳۸۷ھ۔



## تصلیب ۱۵

### مانی معاملات میں صلیب:

۱۵۔ کسی مسلمان کے لئے صلیب پہنچنا یا اس کے بنانے پر مزدوری نہ لے کر عاصی نہیں ہے۔ اور اگر اس کام کے سے مزدور رکھ جائے تو کارۃً مزدوری کا مستحق نہیں ہوگا اور یہ حرمت کی تہا جہاں وہ اس کے بنانے کے لئے مزدور رکھنے کی ممانعت کے بارے میں عام شرعی کا حد کے بموجب ہے (۱)۔

قلیوب فرماتے ہیں: تصویریں اور صلیبوں کا پہنچنا یا نہ نہیں ہے اگرچہ وہ نے یا چاہے یا طلب کی گئی ہوگی (۲)۔  
اور ایت شمس سے کڑی پہنچنا جائز نہیں ہے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس سے صلیب بنائے گا (۳)۔

ابن تیمیہ سے ایسے روزی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے میاویوں کے لئے ریشم کا یا کپڑا سیا جس میں سونے کی صلیب تھی تو یا اس کے سینے پر اس کو تارہ ہوگا اور یا اس کی اہل بیت ہوں گی نہیں؟ فرمایا: بسبب آدمی اللہ کی معصیت پر عات کرے تو تہہ کار ہوگا، چہ فرمایا: صلیب کا اہل بیت یا ہجیر اہل بیت کے بنانا جائز نہیں ہے، جیسا کہ قویں کا پہنچنا اور بنانا جائز نہیں ہے، جبکہ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ین اللہ حرم بیع الحمر و المینة و الحمریر و الاخصام" (۴) (اللہ تعالیٰ

نے) حکم) لکھا کہ شام کے مسلمانوں کو ناقوس بجانے اور رجا گھروں کے پر صلیب بند کرنے سے روکا جائے۔ "راہن میں سے ایسا کرنے والے پر جس شخص کو قدرت ہو جائے تو اس کا جینا بوالہلی پانے والے کا ہوگا (۱)۔

اسی طرح اگر وہ اس کو اپنے گھروں پر مخصوص مقامات پر بنا میں تو اس کو نہیں روکا جائے گا (۲)۔

اور اس کو صلیب پہننے، رکھوں یا ناقوس میں لٹکانے سے منع کیا جائے گا، اور اس ظہر سے اس کا معاہدہ نہیں ہوئے گا، بین ان میں سے جو یہ کرے گا اس کی تائب کی جائے گی (۳)۔  
اور تہو روں کے موسم میں جس طور پر وہ نظر رکھی جائے گی، اس سے کبھی وہ صلیب ظاہر کرنے کی کوشش کریں گے تو ان کو اس سے روکا جائے گا، اس لئے کہ حضرت عمرؓ والے معاہدہ میں مسلمانوں کے بازوؤں میں اس کے ظہر نہ کرنے کی شرط ہے۔

وران میں ایسا کرنے والے کی تائب کی جائے گی۔  
اور جس صلیب کو ظاہر کر رہے تھے اس کو توڑ دیا جائے گا، اور اس کے توڑے والے پر کچھ نہیں ہوگا (۴)۔

(۱) اس (کتاب) میں (بجائے نقان صلیب) (اس کا جینا بوالہلی) نقان سکھ (اگر اس میں رہے) ہے اور دستہ ہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

(۲) الخطاوی علی مدار الخار ۱۹۶۳ء، فتح القدیر ۵/۳۰۰، انکام بل القندہ ابن لقیم ص ۹، ۷، ۲۔

(۳) کشف القناع ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۴۔

(۴) جوہر اللکلیل ۱/۲۶۸، سہب الجلیل، مدار الخار و الکلیل ۳۸۵، مددنی علی الشرح الکبیر ۳۰۳۔

کیمیل کی رائے ہے کہ حضرت عمرؓ کے معاہدہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے توروہ "یا ایہ الذین آمنوا انزلوا بالانفوس" (اسے ایمان والو! اپنا کردہ مہروں کو لا سونہ لکھو! اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو کو لو! بپہنہ اللہ اذنا غافضہم) (اور پورا کرو مہر اللہ کا جب آپ میں مہر کرو) (سورہ بقرہ ۱۰۸) کی تعمیل کرتے ہوئے ان معاہدوں کو نافذ کرنا چاہئے جو ان کی خود پر دگی کے وقت اس سے کئے گئے تھے۔

(۱) الخطاوی علی مدار الخار ۱۹۶۳ء، فتح القدیر و جواہر ۱/۲۶۸، کشف القناع ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۴، زاد المعاد ۳/۲۳۵، طبع مصطفیٰ لکھنؤ۔

(۲) شرح لمہاج و ساریہ اقلیولی ۲/۵۸، الفتاویٰ الہدیہ ۳/۵۰۳۔

(۳) مجمع الجلیل ۱/۲۶۸، شرح ختمی اور اذات ۱۵۵۴، طبع دارالصارفینہ بمصر، خطاب ۲/۲۵۳۔

(۴) حدیث ابن اللہ حرم بیع الحمر و المینة و الحمریر و الاخصام کی روایت بخاری (فتح الباری ۳/۲۳۳، طبع استقبر) حدیث مسلم (۳/۲۰۷، طبع مصطفیٰ لکھنؤ) نے کی ہے۔

## تصویر ۱

نے شراب، مرد و خنزیر، اور تلوں کی بیع حرام کر دی ہے (۱) اور یہ بھی ثابت ہے کہ "ای السی مستحب لعل المصودین" (۱) (۲) آپ ﷺ سے تصویر بنانے والوں پر عنت فرمائی ہے۔

و صیب بنانے والے معصوم ہے۔ اس پر اللہ ہر اس کے رسول نے عنت فرمائی ہے۔ ورجوی عین حرام کا عوض لے جیسے شراب اٹھانے والے کی حدت، صیب بنانے والے کی حدت، زنا کی حدت وغیرہ تو اس کو صدقہ کر دے، "اور اس فعل حرام سے قہرے و عوض کا صدقہ کر دینا اس کے فعل کا کفارہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس عوض سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ غبیث عوض ہے، امام احمد نے شراب اٹھانے والے جیسوں کے بارے میں اس کی صراحت کی ہے وراصبہ مالک وغیرہ نے بھی اس کی سرامت کی ہے (۳)۔

## تصویر

### تعریف:

۱۔ لغت میں تصویر صورت ماری کو کہتے ہیں، ورسکی چیز کی صورت اس کی وہ خاص کیفیت ہے جس کے ذریعہ وہ دوسرے سے ممتاز ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے اسما میں "المصور" بھی ہے، اور اس کے معنی ہیں: وہ ذات جس نے تمام جوہات کی صورت بنائی، ان کو مرتب کیا اور ہر ایک کو ان کے اختلاف اور کثرت کے باوجود اس کی خاص شکل اور منفہ و بیکت عطا فرمائی (۱)۔

۲۔ حضرت ابن عمر کی حدیث میں چہرہ کو صورت کا نام دینا وارد ہوا ہے، وہ فرماتے ہیں: "بھی السی مستحب أن تضرب الصورة، فو نہیں عن الوسم فی الوجه" (۲) (نہی ﷺ نے صورت پر مارنے یا چہرہ پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے)، یعنی چہرہ پر مارنے سے اور جانور کے چہرہ پر نشان لگانے سے۔

۳۔ تصویر کسی چیز کی صورت یعنی اس کی صفت بیان کرنے کو بھی کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "صورت لعل الامر" یعنی میں نے فلاں سے معاملہ کی صفت بیان کی۔



(۱) لسان العرب مادة "صور"۔

(۲) حدیث: بھی أن تضرب الصورة۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۱۷۰۹ طبع انتقادی) نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کی ہے ورمسلم (۱۷۳۳ طبع الحلبي) نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔

(۳) حدیث: "لعل المصودین" کی روایت بخاری (صحیح ۳۱۳۳ طبع انتقادی) سے کی ہے۔

۴۔ مجموع الفتاویٰ الکبریٰ لاسی تیسر ۱۳۱/۳۳۲۔

## تصویر ۲-۳

و تصویر کسی چیز کی اس صورت کے بنانے کو بھی کہتے ہیں جوئی کی تمثال ہو یعنی اس چیز کے مماثل ہو اور اس کی مخصوص حرکت کو بیان کرے، خواہ صورت مجسم ہو یا غیر مجسم، یا جیسا کہ بعض متباد قیاس کرتے ہیں۔ سایہ الی ہو یا سایہ الی نہ ہو۔

اور تمام یہ سایہ الی صورت سے مراد وہ ہے جو تیس اجزاء (طول، عرض، و عمق) والی ہو یعنی، یکپہنے میں ممتد ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا حجم اس طرح کا ہو کہ اعضا، میں ہیں رہو اور چھو رہاں کوئی کرنا ممکن ہو۔

غیر مجسم صورت یا بے سایہ صورت وہ ہے جو سطح یا ۲۰ اجزاء (طول، عرض) والی ہو، اس کے اعضا، چھو سے نہیں بلکہ صرف دیکھ کر ممتاز ہوتے ہوں، اس لئے کہ وہ ابھرے ہوئے نہیں ہیں، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا پختی سطحوں پر ہی ہونی تصویریں۔

فقہاء کی اصطلاح میں تصویر، صورت کا وہی معنی ہے جو لغت میں ہے۔

در کبھی صورت کو ”تصویر“ بھی کہتے ہیں، اس کی جن تصاویر ہے، اور اس کے بارے میں حضرت عاشق کی حدیث وارد ہوئی ہے: ”امبطی عاقرامک هدا، فانه لا قوال تصاویرہ تعرض فی صلائی“ (۱) (اپنے اس پردہ کو ہم سے بنانا، اس لئے کہ اس کی تصویریں ہر ہر نہار میں میرے سامنے پڑتی ہیں)۔

## تصویر کی قسمیں:

۲- تم سے ہر بھری ہوئی، درپائیدار تصویروں کا جوہر یا ہے ان کے مادہ و تصویر کبھی واقعی ہوتی ہے، جیسے آئینہ میں کسی چیز کی صورت اور

یا فی ”چمک“ اسٹخوں پر اس کی صورت چنانچہ یہ صورت کی وقت تک رستی ہے جب تک وہ چیز سطح کے مقابل ہوتی ہے اور اگر وہ چیز سامنے سے ہٹ جاتی ہے تو تصویر مٹ جاتی ہے۔

اور غیر دائمی تصویر ہاں میں سے کی چیز کا سایہ بھی ہے، ایک چیز کا سایہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ روشنی کے کسی پرچشمہ کے مقابل ہوتی ہے۔

اسی قبیل سے وہ تصویریں بھی ہیں جن کو بعض سما می ”وہ میں لوگ استعمال کرتے تھے اور اس کو خیالی تصویریں یا سایہ کی خیالی تصویریں کہتے تھے (۱)“، وہ لوگ کاغذ کاٹ کر اشکس کی صورتیں بناتے تھے، ان میں چھوٹی لانیوں سے باندھ کر تہ سٹا کے سامنے آئیں حرکت دیتے تھے، اس کا سایہ کسی سفید نکرین پر پڑتا تھا جس کے پیچھے تماشا میں کھڑے ہوتے تھے اور حقیقت و دہیہ، یکہتے تھے جو تصویر کی تصویر ہوتی تھی۔

اور غیر دائمی تصویروں میں ٹیلی وژن کی تصاویر بھی ہیں، اس لئے کہ وہ اس وقت تک رہتی ہیں جب تک ریمل حرکت میں رہے اور جب ریمل رک جاتی ہے تو تصویر ختم ہو جاتی ہے۔

۳- چہر تصویر کبھی فوکی رمدہ عاقل، کی رمدہ کی ہوتی ہے مثلاً انسان کی تصویر یا غیر عاقل کی ہوتی ہے جیسے پردہ و شیر کی تصویر یا کسی غیر حیوان رمدہ چیز کی ہوتی ہے، جیسے درختوں، پھولوں، رنگھاس پھولوں کی تصویر یا جمادات کی ہوتی ہے، جیسے سورج، چاند، ستاروں اور پرانوں کی تصویر یا انسانی مصنوعات کی تصویریں جیسے گھر، گاڑی، مینار یا شتی کی تصویر۔

(۱) حدیث: ”امبطی عاقرامک هدا...“ کی روایت بخاری (اصح) ۲۸۳۲ طبع المکتبۃ السنی ہے

متعلقہ غلط:

نفس-تمثیل:

۴- تمثیل ”تمثال“ (تاء کے زیر کے ساتھ) کی جمع ہے اور کسی چیز کی تمثال دہری چیز میں اس کی تصویر کو کہتے ہیں، یہ ثالثت سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے: دو چیزوں کے درمیان مساوات، اور تمثیل کے معنی تصویر کے ہیں نہ جاتا ہے: ”مثلی له الشيء“ جب کوئی کسی کے سے کسی چیز کی یہی تصویر بنی رہے وہ یا وہ اس کو، پھر رہا ہو اور ”مثلت له كذا“ بسبب تم کی کے لئے اس کے بیٹے کی تصویر بنی تحریر وغیرہ سے کرو، حدیث میں ہے: ”لشد الناس عذابا معثل من الممثلین“ (۱) (عذاب میں سب سے زیادہ دردناک ہوگا جو مجسم (تصویر) بنانے والوں میں سے ہو)، اور ہر چیز کا سایہ اس کی تمثال ہے (۲)۔

(۱) حدیث: ”لشد الناس عذابا معثل من الممثلین“ کی روایت احمد (۱۷۷/۲ طبع المندھج) نے کی ہے اور احمد نے اسے سند پر اپنی تعلق میں اس کو صحیح قرار دیا ہے (۳۳۲/۲ طبع المعاد)۔  
(۲) لسان العرب مادة ”مثل“۔

یہ تو اصل لغت میں ہے جہاں تک دور حاضر کے استعمال کا تعلق ہے تو لفظ تمثال کا استعمال عرب نام میں کسی انسان یا مادی حیوان یا خیالی حیوان کی معنوی تصویر کے لئے ہوتا ہے۔ نہایت باجمادات کی تصویروں کے لئے اس کا استعمال نہیں ہوتا ہے اور یہ شرط بھی ہے کہ تصویر مجسم ہو، لہذا مثال کے طور پر معنوی نہایت اور عمارتوں کی تصویروں کو نہیں کہیں گے کہ یہ تمثال ہیں۔ اسی طرح انسان یا حیوان کی صورت اگر سطح ہو تو اسے تمثال نہیں کہیں گے۔

اور اس بات کو واضح کرنے والی چیز کہ لفظ ”تمثال“ کی اصلی لغوی وضع موجود استعمال کے مخالف ہے حضرت عائشہ کا یہ قول ہے: ”کان لنا سوراہة من حاتم“ (ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس میں ایک پردہ کی تمثال (تصویر) تھی)، اسی طرح ابن کا قول ”سورت مسهودة لي بقوام فيه مناجيل“ میں نے اپنے ایک دشمن کو ایسے پردہ سے بند کیا جس میں تمثال (تصاویر) تھیں اور پردہ مسطح ہوتا ہے نہ کہ مجسم۔

۵- تمثال ”صورت“ کے درمیان فرق یہ ہے کہ کسی چیز کی صورت سے مراد کبھی وہی چیز کی جاتی ہے اور کبھی دہری کوئی یہی چیز مراد کی جاتی ہے جو اصل کی محبت کی حکایت کرے، اور تمثال اس صورت کو کہتے ہیں جو کسی چیز کی حکایت کرے اور اس کے مثل ہو اور کسی چیز کی خواہ اپنی صورت کو اس کی تمثال نہیں کہہ جائے گا۔

۵- صحیح بخاری کی حدیث: ”ان المسيح الدجال يأتي ومعه تمثال الحية والمار“ (۱) (مسیح جاب اس جاب میں آئے گا کہ اس کے ساتھ جنت و دوزخ دونوں کی تمثال ہوں) سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمثال لغت میں جمادات کی صورتوں کے سے بھی مستعمل ہے، جہاں تک تاء کے ”عرب“ کا تعلق ہے تو اس کے کلام کے استقراء سے واضح ہوتا ہے کہ اکثر فقہاء ”صورت“ اور ”تمثال“ کے الفاظ کے استعمال میں کوئی فرق نہیں کرتے ہیں، البتہ بعض نے تمثال کو ذی روح کی صورت کے لئے یعنی انسان یا حیوان کی صورت کے لئے صوس کر یا ہے، خواہ وہ مجسم ہو یا مسطح وغیرہ ذی روح مثلاً سورن یا چاند، یا گھر کی تصویر، رہی صورت تو وہ اس سے عام ہے، ”ان عابدين“ نے ”المغرب“ کے حوالہ سے اسی کو نقل کیا ہے (۲)۔

یہاں پر بحث فقہاء کی حسب اصطلاح سے ہے، اور حسب اصطلاح یہی ہے کہ کبھی کی حکایت کرنے والی صورت اور تمثال دونوں ایک معنی میں ہیں۔

اور باوقات محمود روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمثال صفت میں نہیں اور جسم کھلونوں کی شکل میں نہیں اور کپڑوں میں کڑھے ہوئے نٹا نہیں تھے۔

- (۱) حدیث: ”يحيى ومعه تمثال الحية والمار“ کی روایت بخاری (۶۳/۲) طبع مجمع صحیح نے کی ہے اور ایک روایت میں ”تمثال“ ہے۔  
(۲) ابن ماجہ ۱/۲۲۵ طبع برواق، المغرب ۲/۲۲۵

ب- رسم

۶- رسم لغت میں کسی چیز کے ٹکڑے کو کہتے ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ ٹکڑے کے بقیہ کو کہتے ہیں، اور کسی چیز کا ٹکڑا کبھی کبھی برکت میں اس کے ہم مثل ہوتا ہے، یہیں سے انہوں نے ”رسم“ نام دیا، یہ ہو سکتی ہوئی ہے جس میں نقوش ہوتے ہیں اور اس کے وریدوں میں اشیاء پر مشابہ لکائی جاتی ہے جن کے پوشیدہ رکھنے کا رادہ ہوتا ہے تاکہ وہ استعمال نہ کی جائیں اور بن سیدہ کہتے ہیں کہ ”رسم“ کھر کو کہتے ہیں اور اسی سے ”مرسوم“ (لکھا ہو) ہے، اس لئے کہ اس پر کسی مہر کے ذریعہ مہر لگادی جاتی ہے (۱)۔  
ورسم موجودہ استعمال میں مسلح صورت یا مسلح تصویر کو کہتے ہیں جبکہ اس کو ماتھ سے بنایا ہو اور نو ٹو گرانی دلی تصویر کو رسم نہیں کہتے بلکہ کہا جاتا ہے: ”رسمت دارا نو انسا ما نو شجرة“ (میں نے گھر، انسان یا درخت کی تصویر بنائی)۔

ج- تزویق، نقش، روشی، و رسم (آر، رستہ کرنا، نقش و نگار بنانا، نشانات لگانا)

۷- یہ چاروں کلمات قریب قریب ایک معنی میں ہیں یعنی کسی مسلح یا غیر مسلح چیز میں کسی شکلوں کا نشانہ کر کے اس کو خوبصورت بنانا، خواہ یہ ہندو کی شکلیں ہوں یا نقش و نگار ہوں، قصاص یہ ہوں یا کوئی اور چیز۔ صاحب ”اللس“ کہتے ہیں: ثوب مصمم یعنی منقش کپڑا، ہر کہتے ہیں: نقش کے معنی میں: منمہ۔ لہذا یہ سب چیزیں صورتوں سے بھی ہونگے ہیں اور دوسری چیزوں سے بھی۔

د- سخت (ترشہ):

۸- سخت کے معنی ہیں: کسی سخت چیز جیسے پتھر یا کھری کے ٹکڑے کو کسی

(۱) سرسمرت لفظ ”رسم“۔

تیز چیز جیسے چھین یا چھری سے کاٹنے پر نہایت تک اس کا باقی رہنے والا حصہ مطلوبہ شکل پر باقی رہے تو ”رسم“ باقی رہنے والی چیز دوسری چیز کے مثل ہونی تو وہ مثال یا صورت ہوگی اور نہ نہ ہوگی۔

اس بحث کی ترتیب:

۹- یہ بحث مندرجہ ذیل احکام پر مشتمل ہوگی:

اول: انسانی صورت سے تعلق رکھنے والے احکام۔

دوم: تصویر یعنی صورتیں بنانے کے احکام۔

سوم: صورتیں رکھنے یعنی انہیں حاصل کرنے اور استعمال کرنے

کے احکام۔

چہارم: تعال اور تعارف کے اعتبار سے صورتوں کے احکام۔

پہلی قسم: انسانی صورت سے تعلق رکھنے والے احکام:

۱۰- انسان کو چاہے کہ اپنی باطنی صورت کی تکمیل پر توجہ دے یا نہ دے ساتھ اپنی ظاہری صورت کو خوبصورت بنانے کا بھی اہتمام رکھے، اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کر کے اس کا حق داکرے کہ اس نے اس کی شکل اچھی بنائی۔

اور باطنی صورت پر توجہ دینا لازماً انسانوں سے پاک ہو کر، اللہ کا شکر ادا کر کے اور پسندیدہ اخلاق سے آراستہ ہو کر ہوں۔

اور ظاہری صورت پر توجہ دینا غسل، صافائی، تھرائی کر کے، میل چیل کا ادا کر کے اور جائز زیب و زینت اختیار کر کے یعنی ہوں یہ اچھے طبوسات وغیرہ کا اہتمام کر کے ہوں۔

دیکھئے: ”ریخت“ کی اصطلاح۔

۱۱- انسان کے لئے اپنے اعضاء میں سے کسی عضو کو تلف کر کے یا جس وضع پر اللہ نے اس کو بنایا ہے اس سے نکال کر اپنے جسم کو بد شکل



دانا جائز نہیں ہے، اسی طرح دوسرے کے ساتھ ایسا کرنا بھی اس کے سے حال نہیں ہے لہذا یہ کہ جہاں اللہ نے اس کو اجازت دی ہو، یہی النبی ﷺ عن النبی و المظلة (۱) (بنی مریم علیہ السلام نے لوٹے اور مشد کرنے سے منع فرمایا ہے)۔

دیکھئے ”مظلة“ کی اصطلاح۔

اسی طرح اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ ایسا لباس پہن کر اپنے کو بد شکل بنائے جس سے لوگ اس سے بد کہیں اور وہ مروت لباس سے باہر ہو جائے دیکھئے ”اکھسہ“ کی اصطلاح۔

اور اسی قبیل سے یہ حدیث بھی ہے: ”نبی لی یسشی الرجل فی محل واحدہ“ (۲) (نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ وہی ایک ہی جوتے میں چلے) یعنی یک ہی جوتا ہو اور دوسرے میں نہ ہو اور مسلمانوں کے لئے خوشبو اور عطر لگانے کو اور عورت کے لئے اس کی مخصوص زینت کو شروع کیا گیا ہے۔

در ”اکتیل“ (سرمہ لکھا) ”اقتصاب“ (خشب لکھا) در ”صلی“ (زپور) کے مباحث دیکھے جائیں۔

۱۲۔ جہاں تک باطنی رحمت و شفقت ہے تو ”ابن تیمیہ“ فرماتے ہیں: ”باطنی جمال ہی بندے کی ذات میں اللہ تعالیٰ کی نکاح و کامرکز اور جائے محبت ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ”ابن اللہ لا یبظر الی صورکم و اموالکم، و لکن یبظر الی قلوبکم و اعمالکم“ (۳) (اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب و اعمال دیکھتا ہے) اور یہی باطنی جمال ظاہری صورت کو بھی مزین

(۱) حدیث: ”نبی عن النبی و المظلة“ کی روایت بخاری (۱۹/۵ طبع منقح) نے حضرت عبداللہ بن بریدہ انصاری سے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”نبی عن النبی و المظلة“ کی روایت مسلم (۱۶۹۱/۳ طبع منقح) نے حضرت جابر بن عبداللہ سے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”ابن اللہ لا یبظر الی صورکم و اموالکم“ کی روایت مسلم (۱۹۸۷/۳ طبع منقح) نے حضرت ابو ہریرہ سے کی ہے۔

کر دیتا ہے اگرچہ ظاہری صورت جمال والی نہ ہو، چنانچہ جس حد تک مناسب صورت کی روح کس فیض رقی ہے ہی کے بقدر اس کو خوبصورتی، رعب اور شیرینی کا ماحول ہوتا ہے، یونکہ موتوں کو اس کے ایمان ہی کے مطابق رعب اور عداوت عطا کی جاتی ہے، لہذا جو اس کو ملتا ہے وہ اس سے مرعوب ہو جاتا ہے اور جو اس سے گھٹتا ملتا ہے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے، یہ نگاہوں کا مشدد ہے اس سے کہ تم نیک آدمی کو باقرا صورت لوگوں میں سب سے خوش خلاق پاؤ گے، اگرچہ وہ خوبصورت نہ ہو، خاص طور سے اس وقت جبکہ اس کو رات کی مار کا بھی کچھ نہ ملے یا ہو، اس سے کہ رات کی نماز چھوڑ کر بچتی ہے۔

فرماتے ہیں: ”ما ظہری جمال تو وہی زینت ہے جس سے اللہ نے کچھ صورتوں کو چھوڑ کر کچھ کو مخصوص فرمایا ہے اور وہ خلق میں ریاضتی سے تعلق ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”یہد فی الخلق ما یشاء“ (۱) (وہ پیدا کرے جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے) مفسرین کہتے ہیں: اس سے مراد اچھی آواز اور حسین صورت ہے، دلوں میں اس سے طبعی محبت ہوتی ہے جیسے کہ ان کو پسند کرنا ہی اس سے میں ہوتا ہے۔

ابن تیمیہ فرماتے ہیں: جمال ظاہر و جہاں باطن و دنوں میں ہے، ایک اللہ تعالیٰ ہی ایسی نعمت ہیں جو تقویٰ و پرہیزگاری کے وسیعہ بندہ پر شکر واجب کرتی ہیں، اور ان سے اس کی خوبصورتی و چہرہ ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ رائے اپنی خوبصورتی کو اللہ کی مافرمائی میں استعمال کرے تو اللہ اس کے محاسن کو عیب اور برائی سے بدل دیتا ہے، نبی مریم علیہ السلام کی جمال کا حوالہ دے کر لوگوں کو باطنی جمال کی دعوت

دیتے تھے، حضرت حمیر بن عبد اللہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "أنت امرؤ حسن اللہ خلقک، لحسن خلقک" (۱) (تم ایسے شخص ہو جس کی شکل اللہ نے خوبصورت بنائی ہے لہذا تم اپنے اخلاق کو بھی خوبصورت بناؤ)۔  
 ورنہ کریم ﷺ تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ خوبصورت اور چہرہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین تھے۔

حضرت براء بن عازب سے پوچھا گیا: "آکان وجہ النبی ﷺ مثل السیف؟ فقال: لا، بل مثل القمر" (۲) (کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ ہتھوڑ کی طرح تھا؟ فرمایا: نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا)۔

ورنہ کریم ﷺ اس کو پسند فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس بھیج جانے والا قاصد خوب رو اور اچھے نام والا ہو، چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "إذا أبردتم إليّ بریداً فاجعلوه حسن الوجه حسن الاسم" (۳) (جب تم میرے پاس قاصد بھیجو تو خوبصورت چہرہ اور خوبصورت نام والے کو قاصد بناؤ)۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے گھر میں مومن بندوں کو حسن صورت سے نوازے گا جیسا کہ حدیث میں ہے: "أول دمرۃ تدخل الجنة عی صورة القمر ليلة البدر، والذین علی أثرهم کاشد کوکب إضاءۃ، فویہم علی قلب رجل واحد، یستحون

(۱) حدیث: "أنت امرؤ حسن اللہ خلقک، لحسن خلقک" کی روایت الخرائج میں ابن مساکر نے اپنا نسخہ میں کی ہے اور عراقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے جیسا کہ فیض البدر (۲/۵۵۲ طبع المکتبۃ البیروتیہ) میں ہے۔

(۲) حدیث: "مثل آکان وجہ النبی ﷺ مثل السیف؟ فقال: لا" کی روایت بخاری (۱/۵۶۵ طبع المستقر) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "إذا أبردتم إليّ بریداً..." کی روایت بخاری (۲/۵۵۲ طبع المستقر) نے کی ہے۔  
 ترجمہ: "اگر تم میرے پاس قاصد بھیجو تو اس کی شکل اچھی بنائی جائے"۔  
 (۱) بخاری (۱/۵۶۵ طبع المستقر) نے کی ہے۔

اللہ بکرۃ و عشیۃ، صورہم علی صورة القمر ليلة البدر" (۱) (جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودھویں رات کے چاند کی صورت میں ہوگی، اور جو ان کے بعد میں ہوں گے وہ بہت زیادہ چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے، ان کے دل ایک آفتاب کی طرح ہوں گے) (یعنی ان میں بے پناہ محبت ہوگی) صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی)۔

دوسری قسم: تصویر (صورتیں بنانے) کا حکم:

الف۔ بنائی ہوئی چیز کی شکل خوبصورت بنانا:

۱۳۔ کارم کے لئے مستحسن ہے کہ جب کوئی چیز بنائے تو اس کی شکل خوبصورت بنائے، اس لئے کہ یہ عمل کی مضبوطی اور عمدگی سے متعلق چیز ہے اور یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اپنی مدح خود کی ہے: "ذالک عہد الغیب والشہادۃ العزیز الرحمن الہی احسن کل شیء خلقہ و بنا خلق الإنسان من طین" (۲) (وہی جاننے والا ہے جو پوشیدہ اور ظاہر کا، زبردست ہے، رحیم ہے، وہی جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش گارے سے شروع کی)۔ اور فرمایا: "خلق السموات و الأرض بالحق و صورکم فأحسن صورکم و إلیہ المصیر" (۳) (اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا اور تمہارا نقش بنایا، سو تمہارا کیسا اچھا نقش بنایا، اور اسی کی طرف سب کی واپسی ہے)۔ اور حدیث میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: "إن اللہ یحب إذا عمل

(۱) روایت بخاری (۲/۵۵۲ طبع المستقر) نے کی ہے۔

(۲) طبع البعد۔ "کی روایت بخاری (۱/۵۶۵ طبع المستقر) نے کی ہے۔

(۳) سورۃ محمد ص ۵۷

(۴) سورۃ محمد ص ۵۷

أحدكم عملاً أن يتصه" (۱) (اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص کوئی کام کرے تو اسے اچھی طرح کرے)۔ اور فرمایا: "بِإِنَّ اللَّهَ كُتِبَ الْإِحْسَانُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَاذْكُفْلَهُمْ وَأَحْسِنُوا الْقِسْمَةَ، وَإِذَا دَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ" (۲) (اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو ستہ طور پر انجام دینے کو فرض کر دیا ہے لہذا جب قتل کرے تو جیسے مدار میں قتل کرے اور سب ذائقہ کرے تو جیسے مدار میں ذائقہ کرے)۔

ب- بنائی ہوئی چیزوں کی تصویر:

۱۴- اس شے کی تصویر بنانا جس میں بلا تعلق کوئی حرکت نہیں ہے جن کو انسان بناتا ہے جیسے گھر، گاڑی، کشتی اور مسجد وغیرہ کی تصویر، اس لئے کہ انسان کے لئے ان چیزوں کا بنانا جائز ہے۔ تو اسی طرح اس کی تصویر بنانا بھی جائز ہے۔

ج- اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جمادات کی تصویریں بنانا:

۱۵- اس قسم کے درمیان سے ۱۰۰۰ کے کسی اختلاف کے بغیر ان جمادات کی (ان کی خلقت کے مطابق) تصویر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے جیسے پرندوں، دیوبوں اور سمندروں کی تصویر بنانا اور سورن، چاند، آسمان اور ستاروں کی تصویر بنانا، البتہ اس چیز میں سے کسی کی تصویر بنانے کے ہو رکا اس صورت سے کوئی حرج نہیں ہوگا جب یہ معلوم ہو کہ جس (۱) حدیث: "مَنْ دَبَحَ دَبْحًا فَعَمِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلًا أَنْ يَتَصَهَّ" کی روایت ابو یوسف نے کی ہے جیسا کہ مجمع (۳۸۵ طبع القدسی) میں روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کی ہے جس میں مصعب بن ثابتؓ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی توفیق کی ہے اور ایک جماعت نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (۲) حدیث: "بِإِنَّ اللَّهَ كُتِبَ الْإِحْسَانُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ" کی روایت مسلم (۱۵۳۸ طبع النسخ) نے کی ہے۔

شخص کے لئے تصویر بنانی جائز ہے وہ جو اللہ کے اس تصویر بنانا کی بات کرتا ہے جیسے سورن اور ستاروں کے پجاری، ان عبادین نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس مسئلہ کے حکم کے لئے اس بات کے لئے کہ یہ ممنوع تصویر میں داخل نہیں ہے اس سے متصل نے والے مسئلہ اور اس کے بعد میں آنے والے (لال) سے متعلق دیا جاتا ہے۔

"حق اباری" میں ابن جریر نے ابو محمد بوٹی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے سورن اور چاند کی تصویر کی ممانعت کا ایک قول نقل کیا ہے، اس لئے کہ کچھ کفار بجاے اللہ کے انہوں کی عبادت کرتے ہیں۔

لہذا اسی وجہ سے اس کی تصویر بنانا ممنوع ہوگا، اور ابن جریر نے نبی کریم ﷺ کے ارشاد: "الدِّينُ بَصَاهُوهُ بِحَقِّ اللَّهِ" (۱) (جو لوگ اللہ کی رحمت خلق سے مشابہت اختیار کرتے ہیں) کے عموم سے اس کی توبہ کی ہے۔

نیز حدیث قدسی میں آپ ﷺ کے اس ارشاد سے بھی: "وَمَنْ أَظْلَمَ مِمَّنْ دَبَحَ بِحَقِّ خَلْقٍ كَخَلْقِي" (۲) (اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے جو میرے بنانے کی طرح بنانے لگے)، اس لئے کہ اس میں وہ بھی شامل ہے جس میں روح ہو، وہ بھی جس میں روح نہ ہو لیکن یہ حدیث مومل ہے اور وہی روح کے سے خاص ہے جیسا کہ آ رہا ہے (۳)۔

(۱) حدیث: "الدِّينُ بَصَاهُوهُ بِحَقِّ اللَّهِ" کی روایت بخاری (۳۸۵ طبع النسخ) نے کی ہے۔  
(۲) حدیث: "وَمَنْ أَظْلَمَ مِمَّنْ دَبَحَ بِحَقِّ خَلْقٍ كَخَلْقِي" کی روایت بخاری (۳۸۵ طبع النسخ) نے کی ہے اور مسلم (۱۶۱۸ طبع النسخ) نے کی ہے۔  
(۳) ابن ماجہ (۳۵۵۸ طبع النسخ) نے کی ہے اور ابوداؤد (۴۷۳۸ طبع النسخ) نے کی ہے۔

و نباتات و درختوں کی تصویر بنانا:

۱۶ - جمہور نقباء کے نزدیک گھس، درختوں، پہاڑوں اور تمام نباتاتی مخلوقات کی تصویر بنانے میں شرعی کوئی حرج نہیں ہے، خواہ وہ چل، اور ہوں یا نہ ہوں۔ یہ تصویریں کی اس شکل میں داخل نہیں جس سے روکا گیا ہے اور اس میں کوئی اختلاف منقول نہیں ہے، سوائے حضرت مجاہد سے منقول اس روایت کے کہ ان کی رائے چل اور درختوں کی تصویر بنانے کی حرمت کی ہے بغیر چل والے درختوں کی نہیں۔ تاجانی عیاض کہتے ہیں: یہ بات محمد کے علاوہ کسی نے نہیں کہی ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں: میر خیل ہے نہ محمد نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سن لی ہوگی، اس لئے کہ اس میں ہے: "فلیخلقوا ذرة، ولیخلقوا شجرة" (تو وہ ایک ذرہ پیدا کریں (۱)، اور وہ ایک جو پیدا کریں) (۲) اس لئے کہ ذرہ کے ذکر سے ذی روح کی طرف اشارہ ہے اور جو کے ذکر سے کھائی جانے والی نباتات کی طرف اشارہ ہے اور جس میں نہ روح ہو اور نہ چل آتے ہوں اس کی طرف اشارہ نہیں ہو (۳)۔

نباتات و درختوں کی تصویر کی حرمت امام احمد کے یہاں بھی

= الحسن، عاصمہ مدنی علی الشرح الکبیر للامام ابو ہاشم ۳۳۸/۲ طبع عینی الحسن، فتح الباری ۳۹۳/۱۰ طبع المنقہ۔

(۱) حدیث میں "ذرة" سے مراد چھوٹی ٹوٹی ہے جیسا کہ "المصباح المہر" میں ہے۔

(۲) حدیث: "فلیخلقوا ذرة، ولیخلقوا شجرة" کی روایت بخاری (فتح ۳۸۵/۱۰ طبع المنقہ) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے۔

(۳) حضرت مجاہد سے منقول امروہی کی روایت ابن ابی شیبہ نے "معنی" (طبع المہر) کی حدیث میں ۵۰۷/۸ میں کی ہے اور ان سے بھٹو نے نقل کیا ہے مثلاً دیکھئے فتح الباری ۳۹۵/۱۰ (کتاب المباحات ۹۷) نیز دیکھئے الطحاوی علی الدرر ۲۷۳، شرح المصباح عاصمہ الطحاوی ۲۷۳، من حاشیہ ابن ۳۶۱ شرح لا تخرج للشیخ منصور البیہقی المباحات مکتبہ انصار المدینہ ۲۸۰/۱ شرح الکبیر عاصمہ المدنی ۳۳۸/۲۔

ایک قول ہے اور غریب (مختار) اس کے خلاف ہے (۱)۔

جمہور کا استدلال اس بات سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا: "من صور صورة في الدنيا كتب في صريح فيها الروح، وليس بنافع" (۲) (جو دنیا میں کوئی صورت بنائے گا اس کو اس میں روح ڈالنے کا مکلف بنایا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک پائے گا)۔

چنانچہ ممانعت ذی روح کے سے مخصوص کرائی گئی اور درخت

اس میں سے نہیں ہے اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ہے کہ انہوں

نے مصصہ کو تصویر بنانے سے منع فرمایا پھر اس سے کہہ: "ترسم کوئی نباتی ہے تو درخت اور نہ ذی روح کی تصویر بناؤ، طحاوی کہتے ہیں: اور

اس لئے بھی کہ سب سرکات اپنے کے بعد نبیوں کی تصویر مباح ہے،

اس لئے کہ ان کے بعد موزوں میں رہتا تو اس سے نہ ذی روح کی

تصویر کی اصلاً حاجت معدوم ہوتی (۳)، بلکہ حضرت عائشہؓ کی بعض

روایات حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم

ﷺ سے فرمایا: "مر برأس التمثال فليقطع حتى يكون

كهيئة الشجرة" (۴) (تمثال (تصویر) کے سر کے بارے میں حکم

دیتے کہ اسے کاٹ دیا جائے، یہاں تک کہ درخت کی ہیئت میں

ہو جائے) تو یہ اس بات پر تنبیہ ہے کہ اصل میں درخت کی تصویر سے

ممانعت متعلق نہیں ہوتی۔

(۱) لا داب الشریعہ ابن ماجہ ۵۱۳۔

(۲) حدیث: "من صور صورة في الدنيا..." کی روایت بخاری (فتح ۳۸۵/۱۰ طبع المنقہ) نے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

(۳) فتح الباری ۳۹۳/۱۰، ۵۵۳، ۵۵۳، الطحاوی علی الدرر ۲۷۳۔

(۴) حدیث: "مر برأس التمثال فليقطع حتى يكون كهيئة الشجرة" کی روایت ابو داؤد (۳۸۸/۳)، تحقیق عزت عبید دھاس، ابوری مدنی (۵۵۵) طبع النجفی کے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہ تو وہ ہے جو عقبہ اس بات کے استدلال میں بیان کرتے ہیں کہ درخت، بات و غیر ذی روح کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے۔  
ورسند احمد میں حضرت علیؓ کی حدیث ہے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: ”ایھا ثلاث، لیس یلح علیک مدک مادام فیھا واحد مہا کلب، او جصابہ، او صودہ روح“ (۱) (وہ تین چیزیں ہیں، سب تک اس میں سے ایک بھی ہوگی سب ﷺ کے پاس کوئی فرشتہ، غل نہیں ہوگا: تا جہالت، جاہل کی تصویر)۔

۱۷- حیوان و نبات کی تصویر بنانا:

۱- تصویر کی اس سوئے میں فقہاء کے درمیان اختلاف اور تفصیل ہے جو اگلی سطروں میں، صبح ہوگی، اور جو لوگ تصویر کو ناجائز حرام کہتے ہیں ان کے قول کا تعلق پہلے بیان کردہ انواع کے بجائے خاص طور پر اسی قسم سے ہے۔

تصویر سے قبل مذہب میں:

۱۸- حضرت سیّدان علیہ السلام کے حق میں اور جنوں کے ان کے مطیع ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”یَعْمَلُونَ لَہٗ مَا یَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ وَ تَمَائِیلٍ وَ حِفَافٍ کَالْحِوَابِ“ (۲) (سیّدان کے سے وہ وہ چیزیں بنا دیتے جو ان میں ہونا منظور ہوتی ہیں، مش، خراپیں، محسے اور لگان جیسے حوض) کے تعلق حضرت مجاہد کہتے ہیں: وہ تانبے کی کچھ تصویریں تھیں، اس کی روایت طبرانی نے لی ہے، اور

(۱) حدیث: ”ایھا ثلاثہ لیس یلح علیک مدک مادام فیھا واحد“ کی روایت احمد (۸۵۱ طبع المذہب) نے کی ہے اس کی سند میں جہالت ہے الخیر بن ابی نعیم (۲۳۸ طبع المذہب)۔

(۲) سورہ سہار ۳۔

حضرت قتادہ کہتے ہیں: وہ شیخہ اور کنز کی ہوتی تھیں، اس کی روایت عبد الرزاق نے کی ہے، ابن جریر مانتے ہیں: یہ اس کی شریعت میں جائز تھا، وہ اپنے انبیاء و صالحین کی اس کی عبادت کی ہیئت میں شغلیں بناتے تھے تاکہ وہ بھی اس کی طرح عبادت کریں، ابو العالیہ کہتے ہیں: یہ اس کی شریعت میں حرام نہیں تھا، بھاس نے بھی اس کی طرح کی بات کہی ہے۔

ابن جریر کہتے ہیں: یمن صحیحین میں ثابت ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے پکڑا کر رکھ دیا، جو انہوں نے سر زمین حبشہ میں دیکھا تھا، اور اس کی خوبصورتی اور تصویروں کا، لکھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اولئک قوم کانوا ادا مات فیہم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا، وصوروا فیہ فذلک الصور، اولئک شرار الخلق عند اللہ“ (۱) (اس قوم کا جب تک کسی مرچا تھا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اس میں یہ تصویریں بناتے تھے، وہ اللہ کے برائے ترین خلائق ہیں) فرماتے ہیں: اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی شریعت میں یہ جائز ہوتا تو جس نے یہ کیا تھا اس پر آپ ﷺ نے بدترین خلائق ہونے کا اطلاق نہ کیا ہوتا، (ابن جریر نے) اسی طرح فرمایا ہے، یمن آیت سے مؤنثت کے سے اظہر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی مذمت قبروں پر مسجدیں بنانے اور مسجدوں میں تصویریں بنانے کی وجہ سے انہیں نہ مطلق تصویر بنانے پر، اللہ اعلم (۲)۔

(۱) حدیث: ”اولئک قوم کانوا ادا مات فیہم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ“ کی روایت بخاری (اصح ۵۲۳ طبع المذہب) اور مسلم (۳۷۱ طبع المذہب) نے کی ہے۔  
(۲) فتح الباری ۱۰/۳۸۲ (کتاب المباس ۸۸)، احکام القرآن ج ۱ ص ۲۴۳ تا ۲۴۴ کردہ قاطعہ و قاطعہ ۱۳۳۸ تحفہ سورہ سہار۔

سہمی شریعت میں نسا یا حیوان کی تصویر بنانا:

۱۹- ذی روح شیا جیسے کہ انسان یا حیوان کی تصویر بنانے کے حکم کے بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں:

۲۰- پہلا قول: یہ ہے کہ یہ حرام نہیں ہے، اور اس میں حرام صرف یہی ہے کہ یہ بت بنایا جائے جس کی بجائے اللہ تعالیٰ کے مبادی کی جائے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا تَعْبُدُوا مَا خَلَقُوا وَإِلَهُ حَقِّكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ" (۱) ((ابراہیم)) نے کہا: یا تم سب چیزوں کی پرستش کرتے ہو جنہیں خود ہی بنائے ہو حالانکہ تم کو اور جو کچھ تم بنائے ہو سب کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے)، اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَمَ بَيْعَ الْحَمَرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْمَخْزُورِ وَالْأَصْنَامِ" (۲) (اللہ اور اس کے رسول نے شرب، مرہ، رخنہ، ورتوں کی بیع حرام کر دی ہے)۔

دو تالکین باعثِ نصرتِ سیماں کے حق میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے: "يَعْمَلُونَ لَكَ مِثَارُثًا وَتُمَارِثُ مِثَارُثًا وَتُمَارِثُ مِثَارُثًا" (۳) (سیماں کے لئے وہ چیزیں بنا دیتے جو انہیں بنونا منظور ہوتیں، مثلاً بڑی عمارتیں اور محسے اور لگن جیسے حوس)۔ یہ لوگ کہتے ہیں: ہم سے پہلے کے لوگوں کی شریعت ہماری بھی شریعت ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَنُكَفِّرَنَّ عَنْكَ سَيِّئَاتِكَ وَلَنَجْزِيَنَّكَ أَجْرَكَ" (۴) (یہی لوگ ہیں جن کو اللہ سے مہبت کی تھی، سو آپ بھی ان کے

طریقے پر چلے)۔

اور اس حضرت نے مصورین کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بھی استدلال کیا ہے: "الَّذِينَ يَصَاهُونَ بِحَقِّ اللَّهِ" (۱)، اور بعض روایات میں ہے: "الَّذِينَ يَشْهَوْنَ بِحَقِّ اللَّهِ" اور حدیث قدسی میں: "وَرَأَى نَبِيَّكَ ﷺ" کے اس ارشاد سے بھی: "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ دَهَبَ بِمَخْلُوقٍ خَلَقًا كَحَقِيقَةٍ فَيُحَقِّقُهَا حَقًّا" (۲) (اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے جو اپنے طریقے بنائے گئے تو وہ ایک وحشی بنائے گا اور ایک وحشی پیدائیں)۔

موت کہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہوتی تو درست ہوتا، مگر اس کی تصویر بنانے کی حرمت کا تقاضا کرتی، حالانکہ ان چیزوں کی تصویر بنانا بالاتفاق حرام میں ہے، لہذا اس حدیث کو اس شخص پر محمول کرنا متعین ہو یا جو قحط و قحط کی کارگزاری کو پیش کرے، اور اس کے خلاف فقہ اپنی رائے کرے کہ وہ بھی اس کی طرح پیدا کرتا ہے۔

۲۱- ان کا استدلال مصورین کے حق میں نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بھی ہے: "إِنَّ نَفْسَ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ" (۳) (اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہوگا)، وہ کہتے ہیں کہ اگر اس کوہر تصویر پر محمول کیا جائے تو یہ شریعت اسلامیہ کے قواعد پر مشکل

(۱) حدیث کی تخریج (نفرہ نمبر ۱۵) میں گزر چکی ہے۔

(۲) حدیث: "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ دَهَبَ" کی تخریج (نفرہ نمبر ۵) میں گزر چکی ہے۔

(۳) حدیث: "إِنَّ نَفْسَ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ" کی روایت بخاری (صحیح ۳۸۲/۱۰ طبع السنہ) نے حضرت ابن مسعود سے کی ہے۔

(۱) سورہ صافات ۹۵، ۹۶۔

(۲) حدیث: "إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَمَ بَيْعَ الْحَمَرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْمَخْزُورِ وَالْأَصْنَامِ" کی روایت بخاری (صحیح ۳۲۳ طبع السنہ) اور مسلم (۳۲۰ طبع السنہ) نے کی ہے۔

(۳) سورہ سہ ۳۳۔

(۴) سورہ صافات ۹۰۔

## تصویر ۲۲-۲۳

ہو جائے گا، اس سے کہ تصویر بہت سے بہت تمام سنا ہوں کی طرح ایک سناہ ہے جو شرک، قتل نفس، زنا سے بڑھ کر نہیں ہے تو تصویر بنانے والا باغی و عذاب سب سے بڑھا ہوا ایسے ہوتا ہے اللہ، غیر اللہ کی عبادت کرنے کے لئے متاثر بنانے پر اس کو محمول سنا متعین ہو گیا، اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے گھر میں تصویروں کے استعمال کے بارے میں جو کچھ آتا ہے انہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے مثلاً اس کے بغیر تیرے کے رہی، بنا رہی اور فارسی و روم سے سنا لین دین سنا بھی ہے، اسی طرح صحابہ کرام کے تصاویر استعمال کرنے کے انفرامی حوالہ جن کا اس بحث کے دوران آئے گا اس سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے۔

آلوسی نے اس قول کو اپنی تفسیر میں سورہ سہا کی آیت نمبر ۱۳ کی تفسیر کے ضمن میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ نحاس، مکی ابن ابی طالب اور ابن افراس سے اس کو ایک جماعت سے نقل کیا ہے (۱) ابن ابی لوی سے اس جماعت کی تیس نہیں کی ہے، اس لئے فقہاء نے اپنی مفصل و مختصر کتابوں میں اس قول کو بیان نہیں کیا ہے، بلکہ اختلاف کے ذکر میں درج ذیل قول پر اکتفا کیا ہے:

۲۲- دوسرا قول: جو کہ مالکیہ اور بعض اسلاف کا مسلک ہے اور حنا بلہ میں سے ابن حمدان نے ان کی موافقت کی ہے، یہ ہے کہ تصویریں وہی حرام ہوں گی جن میں مندرجہ ذیل شرطیں جمع ہو جائیں:

پہلی شرط: یہ کہ وہ انسان یا حیوان کی ایسی صورت ہو جس کا سایہ ہو چکی ہو جسم، جمال (سینہ) ہو، چنانچہ اگر وہ مسطح ہو تو اس کا بنانا (۲) تفسیر مائتہ فی روح المعانی (القاهرة دار الفکر للطباعة و النشر ۱۹۵۵ء) ۱۹۴۲ء مجلد "الرقیۃ السلاوی" (۱۳۸۷ھ تا ۱۳۸۹ھ) ص ۵۷، ۵۸ میں مذکور شدہ محمد وجہ الخلیل کے مقالہ میں اس قول کو شیخ عبد الخیر جادویش کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

حرام نہ ہوگا ۱۴۰، پورا کاغذ یا پٹے میں نقوش تصویر، بلکہ مکرر ہوگا۔

اور یہیں سے ابن العربی نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ سایہ والی تصویر بنانا حرام ہے۔

دوسری شرط: یہ کہ وہ پورے حصہ والی ہو اور ترکیبیے عضو کی ہی والی ہو جس کے نقد اس پر حیوان زندہ نہیں رہتا تو حرام نہیں ہوتی جیسے کہے ہوئے مر یا پختے ہوئے ہیٹ یا سیدہ والی تصویر بنائے۔

تیسری شرط: یہ کہ تصویر کو مانا یا پتھر بکری اور اس جیسی کسی چیز سے بنائے جو ماقی رہتی ہے، اس سے کہ باقی نہ رہنے والی چیز جیسے دیوڑ کے تھک یا کندھے سے بنائے سے تصویر بنانا حرام نہ ہوگا، اس لئے کہ پانی خشک ہو جانے پر وہ ٹوٹ جائے گی، ساتھ اس نوع میں ان حضرات کے یہاں اختلاف ہے، چنانچہ ان میں سے اکثر کا کہنا ہے کہ تصویر بنانا حرام ہوگا، خواہ ایسی چیز سے ہو جو باقی نہیں رہتی۔

اور جیسا کہ نووی نے بیان کیا ہے تحریم کا سایہ والی تصویروں میں سے بعض اسلاف سے بھی منقول ہے (۱)۔

اور حنا بلہ میں سے ابن حمدان کہتے ہیں: صورت (یعنی حرام تصویر) سے مراد وہ ہے جس کا طول، عرض، عمق، الاجسم بنایا گیا ہو۔

۲۳- تیسرا قول: یہ ہے کہ کسی روح کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے،

(۱) متن طویل مع شرح الدرر و صافیۃ الدہوقی ۲/۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸،

یعنی خود تصویر کا سایہ ہو یا نہ ہو، خفیہ، شافیہ اور حجابہ کا مسلک یہی ہے۔ وہ وہی نے تو شدت اختیار کر کے اس پر اجماع کا دعویٰ کر دیا ہے، اور جہاں کا دعویٰ محل نظر ہے جس کی تفصیل آنے والے بیان سے معلوم ہوگی، اور جہاں کی صحت پر منہم نے شک ظاہر کیا ہے جیسا کہ ”الخطبہ علی الدن“ کے حاشیہ میں ہے ”وہ خطبہ یہی ہے۔ اس لئے کہ نثر چکا ہے کہ مالکیہ مسلک صورت پر تحریم کی رائے نہیں رکھتے ہیں۔ اب کے یہاں اس کے بارے میں مسلک میں اختلاف نہیں ہے۔

وہ یہ تحریم جمہور کے نزدیک فی الجملہ ہے۔ ان کے یہاں بعض مختلف عید یا مختلف فیہ حالات مستثنیٰ ہیں، جن کا بیان بعد میں غلطی سے آئے گا۔

وہ حرام تصویر کشی کے درجے میں متاثر ہے مہرمت کی ہے کہ یہ سہار میں سے ہے، وہ کہتے ہیں اس لئے کہ اس کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کے قول: ”إن أشد الناس عذاباً يوم القيامة المصوّرون“ کی صورت میں وعید آئی ہے کہ (قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب میں مصور ہوں گے) (۱)۔

تصویر کی فی الجملہ حرمت کے بارے میں دوسرے اور تیسرے اقوال کے دلائل:

۲۴ - تصویر کے فی الجملہ حرام ہونے پر علماء نے دو روایتیں بیان کیں ہیں:

(۱) الخطابی علی الدن، ۲/۴۷۳، م (طبع مکتبۃ المکاتبات الدینیہ، قاہرہ ۱۳۸۱ھ) ۱/۸۲، الرواجح من اختلاف الکبار لابن حجر مکی، ۲/۴۸۲، (اصناف فی معرفۃ الرجال من اختلاف الروایۃ المسنی (طبعہ دار السنۃ قاہرہ) ۲/۴۷۳۔

(۲) کشف القناع للہوئی شرح الاقناع للجلوی المسنی (مکتبۃ العصر الجہد بیروت) ۱/۲۷۹، ۲/۲۸۰، (ادب الشریعہ لابن مفلح ۵۱۳ھ، حدیث کی تخریج و تفسیر نمبر ۳ پر گزری ہوئی ہے۔

پہلی حدیث: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ”قدم رسول اللہ ﷺ من سفر، وقد سترت سهوة لي بقرام فيه تماثيل، فلما رآه رسول الله ﷺ هككه، وتلون وجهه، فقال يا عائشة، أشد الناس عذاباً يوم القيامة الذين يصاؤون بحلق الله۔ قالت عائشة، ففطعناه فجمعنا منه وسادة أو وسادتين“ (نبی کریم ﷺ ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنے ایک حلق کو چادر سے احاطہ رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو پھر زلا اور آپ ﷺ کے چہرہ کا رنگ چل یا دھڑلایا، سے عشاء قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی صفت خلق سے مشابہت اختیار کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: چنانچہ ہم نے اس کو کاٹ ڈالا اور اس سے ایک یا دو ٹکڑے بنا دیے) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”إن من أشد الناس عذاباً يوم القيامة الذين يشبهون بحلق الله“ (۱) (قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی صفت خلق سے مشابہت اختیار کرتے ہیں)، اور ایک دوسری روایت میں فرمایا: ”إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة، ويقال لهم: أحيوا ما خلقتم“ (ان تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا: تم نے جس کو بنایا ہے اس کو زندہ کرو)۔

اور ایک روایت میں ہے: ”إنها قالت فاحدث العترة فجعلته مرفقة فو مرفقتين، وكان يرتفق بهما في البيت“

(۱) حدیث عائشہؓ أشد الناس عذاباً يوم القيامة الذين يصاؤون بحلق الله۔ کی روایت بخاری (اصح ۱۰/۳۸۷، طبع المنقیر) اور مسلم (۳/۱۶۸، طبع المنقیر) کے کی ہے۔



(۱) فرماتی ہیں: تو میں سے پر وہ کو یا ہر اس سے ایک یا دو گئے بنائے، چنانچہ گھر میں آپ ﷺ ان پر یلگاتے تھے (یہ روایات متعلق علیہ ہیں) (۱) اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ کے ارشاد: "إن أشد الناس عذاباً يوم القيامة المصردون" (قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب میں مصروف ہوں گے) کی روایت شیخین نے حضرت بن مسعود سے بھی مروفا کی ہے (۲)۔

ور آپ ﷺ کے ارشاد: "إن أصحاب هذه الصور بعد يوم القيامة يقال لهم: أحيوا ما خلقتم" (ان تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے گا: جس کو تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو)، کی روایت بھی شیخین نے حضرت بن عمر سے کی ہے۔

دوسری حدیث: حضرت عائشہ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: "واعد رسول الله ﷺ جبریل أن يأتيه في ساعة، فحاءت نكك الساعة ولم يأت. قالت: وكان بيده عصا فطرحها، وهو يقول: ما يخلق الله وعده ولا رسله ثم انتفت، فإذا جروكلب تحت سريره، فقال: متى دخل هذا الكلب؟ فقلت: والله ما دريت به فامر به فأخرج، فحاءت جبريل، فقال له رسول الله ﷺ: وعلمتني فحسنت لك ولم تقني؟ فقال: معني الكلب الذي

(۱) حدیث: "إن أشد الناس عذاباً يوم القيامة المصردون بخلق بلد..." کی روایت مسلم (۱۶۶۷/۳ طبع اٹلی) نے کی ہے۔

اور حدیث: "إن أصحاب هذه الصور يخلقون يوم القيامة..." کی روایت بخاری (۳۸۹/۱۰ طبع انتقیر) اور مسلم (۱۶۶۷/۳ طبع اٹلی) نے کی ہے اور حدیث: "فأخذت السم فجعلته مرققة" کی روایت مسلم (۱۶۶۷/۳ طبع اٹلی) نے کی ہے۔

(۲) اس حدیث کی تحریر فقہ نمبر ۲۳ میں گزری ہے۔

كان في بيتك إلا لا مدخل بيتا فيه كلب ولا صورة" (رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل سے ایک وقت "نہ ہندہ یا، اور یہ وقت آیا اور وہ میں آئے فرماتی ہیں: "پ آپ ﷺ کے ماتھ میں ایک انداز تھا، آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: "لہ اللہ ہندہ خدائی کرتا ہے ورنہ اس کے فرستادے۔ پھر آپ ﷺ متوجہ ہوئے تو یہ دیکھتے ہیں کہ ایک تخت کے نیچے کتے کا بچہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تہ کب آیا؟ میں نے کہا: بچہ انجھے اس کا پیٹ میں پا، پھر آپ ﷺ نے اس کے مارے میں حکم یا، اور اس کو نکال دیا، اور حضرت جبریل آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا، میں آپ کے لئے بیٹھا رہا، اور آپ میں سے؟ کئے گئے: مجھ کو اس کتے نے رک، یا جو آپ ﷺ کے گھر میں تھا، ہم یہ گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں آیا تصویر ہو)۔

حضرت میمونہ نے اسی جیسا واقعہ نقل کیا ہے، اور اس میں حضرت جبریل کا یہ قول ہے: "إلا لا مدخل بيتا فيه كلب ولا صورة" (۱) (ہم ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں آیا تصویر ہو)۔ حضرت علی بن ابی طالب نے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں حضرت جبریل کا واقعہ بیان کا رشتہ بنا دیا، اس واقعہ کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔

تیسری حدیث: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ حدیث میں سید یا مرہ ان کے ایک ایسے گھر میں داخل ہوئے جو زیر تعمیر تھا، اور ایک مصور کو دیواروں میں تصویر بناتے ہوئے دیکھا، تو انہوں

(۱) حدیث: "واعد رسول الله ﷺ جبريل أن يأتيه في ساعة، فحاءت نكك الساعة ولم يأت. قالت: وكان بيده عصا فطرحها، وهو يقول: ما يخلق الله وعده ولا رسله ثم انتفت، فإذا جروكلب تحت سريره، فقال: متى دخل هذا الكلب؟ فقلت: والله ما دريت به فامر به فأخرج، فحاءت جبريل، فقال له رسول الله ﷺ: وعلمتني فحسنت لك ولم تقني؟ فقال: معني الكلب الذي

(۲) حدیث: "إلا لا مدخل بيتا فيه كلب ولا صورة" کی روایت مسلم (۱۶۶۷/۳ طبع اٹلی) نے کی ہے۔

## تصویر ۲۵

رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو بھیجا تھا کہ تم کسی بھی تصویر کو نہ بنائے بغیر، کسی ایسی چیز کو نہ بنائے جس کے بغیر مت چھوڑنا۔

تصویر کے حرام ہونے کی علت:

۲۵- تصویر کے حرام قرار دینے کی علت کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف نظر ہے۔

پہلی وجہ: یہ ہے کہ صلیبی تصویر کے مدد اللہ تعالیٰ کی صفت خلق سے پانی جانے والی مشابہت ہے، اور اس قبیل کی اصل سابقہ احادیث میں وارد ہوئی ہے جیسے حضرت عائشہؓ کی حدیث کے الفاظ: "الذين بضاهون بخلق الله" (۱) (جو اللہ کی صفت خلق سے مشابہت اختیار کرتے ہیں)، اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث: "ومن اعظم ممن ذهب بخلق خلقا كخلقى" (۲) (اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے)، اور اس کی شاہد یہ حدیث بھی ہے: "من صور صورة كلف أن يبيع فيها الروح" (۳) (جو کوئی تصویر بنائے گا اس کو اس میں جان ڈالنے کا تکلف بنایا جائے گا)، اور یہ حدیث بھی کہ "أشد الناس عذابا يوم القيامة المصورون، يقال لهم: احيوا ما خلقتم" (۴) (قیامت کے دن لوگوں میں سب سے شدید عذاب میں مصور ہوں گے، ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ بنایا

نے فرمایا: "قال الله تعالى: ومن اعظم ممن ذهب بخلق خلقا كخلقى" (۱) (میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ ایک پیونٹی عی پیدا کر لیں یا ایک نہی پیدا کر لیں یا ایک جوی پیدا کر لیں)۔

چوتھی حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا کہ: "میں ایک ایسا آدمی ہوں جس کا کام تصویر بنانا ہے، آپ اس مسئلہ میں میری رہنمائی فرما میں، انہوں نے فرمایا: مجھ سے قریب ہو جاؤ وہ آپ سے قریب ہو گیا، پھر فرمایا: مجھ سے قریب ہو جاؤ وہ آپ سے قریب ہو گیا، یہاں تک کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا، اور فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنا ہے تم کو بتاتا ہوں "کل مصور في النار، يحمل له بكل صورة صورها نفسا، فيعذب في جهنم" (۲) (میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر مصور جہنم میں ہوگا، ہر بنائی ہوئی تصویر کے بدلہ اس کے لئے ایک جان پیدا کر دی جائے گی، جو جہنم میں اس کو عذاب دے گی) پھر فرمایا: اگر تم کو ایسا مسمیٰ ہے تو ورختہ اور غیر ذی روح کی تصویر بناؤ۔

پانچویں حدیث: ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا: "ألا أبشرك علي ما بعثني عليه رسول الله ﷺ: ألا تدع صورة إلا طمسها، ولا قبراً مشرفاً إلا سويت" (۳) (کیا میں تم کو اس مہم پر نہ بھیجوں جس پر

(۱) اس حدیث کی تخریج فقہ رقم ۱۵) میں گزر چکی ہے۔

(۲) حدیث: "کل مصور في النار" کی روایت مسلم (۱۷۰۳ طبع اعلیٰ) کے ہے۔

(۳) حدیث: "ألا أبشرك علي ما بعثني به رسول الله ﷺ" کی روایت

= مسلم (۶۶۶۴، ۶۶۶۵ طبع اعلیٰ) نے کی ہے۔

(۱) اس روایت اور "بضاهون بخلق الله" والی روایت میں حضرت عائشہؓ سے روایت کرنے میں عبد الرحمن بن قاسم منفرد ہیں اور ان کی حدیث صحیح بخاری (کتاب البیاس، باب ۹۱) اور مسلم (کتاب البیاس، باب ۹۲، ۹۱) میں بھی ہے۔

(۲) حدیث کی تخریج (فقہ رقم ۱۵) میں گزر چکی ہے۔

(۳) حدیث کی تخریج (فقہ رقم ۱۶) میں گزر چکی ہے۔

(۴) حدیث کی تخریج (فقہ رقم ۱۵) میں گزر چکی ہے۔

ہے اس کو زندہ کرو۔

اور اس توجیہ کو بے اثر کرنے والی چیزیں ہیں:

۱۔ یہ کہ اس چیز سے معطل کرنا سورت، چاند، پیرازہں،

درخت اور اس کے علاوہ ہر غیر حیوانی روح اشیاء کی تصویر سازی کی حرمت کی ممانعت کا متقاضی ہے۔

دوم: یہ کہ یہ تقیید ٹریوں کی چیزوں، کچے ہوئے عضو اور اس

کے علاوہ اس چیزوں کی تصویر بنانے کی ممانعت کی بھی متقاضی ہے

جس کو علماء نے حرمت کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ ان وجہ سے

بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اس ملک سے معطل کرنے سے وہ

شخص مقصود ہے جو خالق عزوجل کی قدرت کو چیلنج کرتے ہوئے

تصویر بنائے اور یہ سمجھے کہ وہ اس کی طرح پیدا کرے پر قادر ہے، لہذا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عاجزی اس طور پر دکھائے گا کہ اس کو

ن تصویروں میں جان ڈالنے کا مکلف بنائے گا۔

نووی کہتے ہیں: جہاں تک روایت ”نفسہ علیہا“ (زیادہ

عذاب میں رہے گا) حتمی ہے تو وہ اس شخص پر محمول ہے جو تصویر اس

لئے بنانا ہے تاکہ اس کی پوجا کی جائے، اور ایک قول یہ ہے کہ یہاں

شخص کے بارے میں ہے جو اس معنی کا قصد کرے جو حدیث میں ہے

یعنی اللہ کی صفت خلق سے مشابہت اور اس کا عقیدہ رکھے تو وہ کافر

ہے، اس کے سے وہی عذاب شدید ہوگا جو کفار کے لئے ہے اور اگر

کی زیادتی کی وجہ سے اس کا عذاب ”رہی برہ جائے گا“ (۱)۔

اس تخیل کی تابعدار بات سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس

شخص کے حق میں ایسی ہی بات کہی ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ بھی اللہ

کی طرح نازل کر سکتا ہے وہ یہ کہ اس سے زیادہ ظلم کرے ملا کوئی نہیں

ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ومن اظلم من العوری علی

اللہ کذباً“ (۲) ”وَلَمْ يُوْحِ الْيَٰسِرَ الْيَٰسِرَۃَ، وَمَنْ قَالَ

مَسْنُونٌ مِّثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ“ (۱) (اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے

جو اللہ پر جھوٹ سمیت گھڑ لے یا کہنے لگے کہ میرے اوپر وحی آتی ہے،

ماتخالیکہ اس پر کچھ بھی وحی نہیں کی گئی ہے، اور اس سے بڑھ کر ظالم

کون ہوگا) جو کہے کہ جیسا (کلام) خدا نے نازل کیا ہے میں بھی ایسا

ہی نازل کروں گا)۔ تو یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو خالق سے

اس کے امر اور وحی میں برابری کا دعویٰ کرے اور پرہیزگار اس شخص کے

بارے میں ہے جو اس کی صفت خلق میں برابری کا دعویٰ کرے اور

دونوں شدید عذاب میں ہوں گے۔

اور اس کو حقیق کرنے والی چیزوں میں حضرت ابوہریرہؓ کی اس

روایت کا اشارہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

”ومن اظلم ممن ذهب بخلق حقیقا کحقیقی“ (اس سے زیادہ

ظالم کون ہے جو میری طرح پیدا کرنے چاہے) اس لئے کہ

”ذهب“ یہاں پر قصد کرنے کے معنی میں ہے، ابن حجر نے اسی سے

اس کی تفسیر کی ہے (۲) اس طرح اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس قصد

کی وجہ سے وہ لوگوں میں سب سے زیادہ ظلم کرنے والا ہے، اور وہ یہ

ہے کہ وہ اللہ کے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے کا قصد کرے،

اور محاسن نے ایک قول یہ نقل کیا ہے کہ ان حدیث سے مراد وہ

شخص ہے جو اللہ کو اس کی مخلوق سے تشبیہ کرے۔

۲۶۔ دوسری وجہ: تصویر کا غیر اللہ کی تعظیم میں لٹو کا وسیلہ ہونا ہے،

یہاں تک کہ تصویروں کے سبب گمراہی اور فتنہ تک معاند پہنچ جاتا ہے

اور اللہ کے بجائے ان کی عبادت ہوتی ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ

نبی کریم ﷺ کی بعثت اس حال میں ہوئی کہ لوگ ایسے مجسمے نصب

کرتے تھے جن کی عبادت کرتے تھے، اس کا عقیدہ تھا کہ یہ بت نہیں

(۱) سورہ صافات ۳۳۔

(۲) فتح الباری ۱۰/۳۸۶۔

(۳) شرح النووی علی صحیح مسلم کتاب اللباس ۱۱۹۔

## تصویر ۲

اللہ کا زیادہ قریب عباد میں گئے پھر شرک اور بت پرستی کو مانتے ہوئے اور یہ طرز برتتے ہوئے کہ اس کا سب سے بڑا شعار "لا الہ الا اللہ" ہے اور اس لوگوں کو یقین فترہ دیتے ہوئے امام آیا اور حجت و دلائل نیز سیف و شنان (تکوار اور نیزہ) یعنی استدلال اور قوت کے استعمال کے علاوہ اس کے لئے شریعت امامی نے جو طریقہ اختیار کئے اس میں یک یہ بھی تھا کہ اس نے ایسی چیزوں کا رٹ دیا جو مگر ایسا سیدہ بننے کی صلاحیت رکھتی تھیں مگر یہ منفعت بخش یا کم منفعت بخش تھیں اور اس کے رٹنے سے روک دیا۔

بن العزہ بنی کہتے ہیں: "ہماری شریعت میں تصویر کی ممانعت کرنے والی چیز "اللہ" نام وہ ہے جس پر عرب تھے، یعنی بت اور صنم پر بتی تصویر بناتے تھے اور پوجا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے درمیدی کو قسم کر دیا۔

پھر بن العزہ بنی اشارہ دیا ہے کہ مضامین (مشابہت) کی نقیص جو کہ منصوص ہے، اس معترضہ طبع سے مانع نہیں ہے فرماتے ہیں: تصویر سے منع فرمایا اور اللہ کی صفت خلق سے مشابہت کا ذکر کیا اور اس (صفت مستنبطہ) میں اس پر انصاف ہے یعنی اللہ کے بجائے ان کی عبادت تو اللہ نے اس پر متنبہ کیا کہ تصویر میں کا ناما معصیت ہے تو ان کی عبادت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے (۱)۔

حکایت بیان کرنے میں اس نقطہ نظر کے قائلین نے اس حدیث کو سند ہندی ہے جو صحیح بخاری میں سورہ نوح کی تفسیر میں وہ سوائے یغوث، یعوق، و نسر کے سب سے میں بحوالہ عطاء بن ابراہیم ماسن تعلیقاً لکھی ہے فرماتے ہیں: یہ قوم نوح کے کچھ نیک لوگوں کے نام ہیں، جب یہ ملاک ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ان مجسموں میں وہ بیٹھا کرتے تھے، ان ملائیس نصب

(۱) نظام اقرآن لائن العربیہ ۱۵۸۸۔

کر، اور ان کو انیس کا نام دے دو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس کی پوجا نہیں ہوتی تھی۔ ماں تک کہ جب یہ لوگ ملاک ہو گئے اور علم مٹ گیا تو ان کی پوجا ہونے لگی (۱)۔

لہٰذا درمیدی کے لئے شریعت نے اس حد تک تصویر کی ممانعت کا ارادہ کیا ہے؟ کیا مطلقاً تصویر کی ممانعت کا یہ نصب کردہ تصویروں کے بجائے صرف نصب کردہ تصویروں کا یا تمام تصاویر کی ممانعت کا جن کا سایہ ہوتا ہے؟ اس سے کعبہ کی عبادت نہیں کی جاتی ہے، یہ نیز علماء کے درمیان محل اختلاف ہے۔

اس نقطہ نظر کی بنیاد پر بعض علماء کی رائے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے شدت اختیار فرمائی اور بتوں کو توڑنے یا تصویروں کے آلودہ کرنے کا حکم دیا پھر جب یہ بات معروف و مشہور ہو گئی تو مسطح تصویروں کی ممانعت کی "فرمایا: الا دقما فی ثوب" (مگر جو کپڑے پر نقش کے انداز میں ہو)۔

۲۔ تیسری وجہ: یہ ہے کہ طبع محض ان مشرکین کے فعل سے مشابہت ہے جو بت تراشتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے گرچہ مصور اس کا قصد بھی نہ کرے اور اگرچہ اس صورت کی عبادت نہ بھی کی جائے جو اس نے بنائی ہے لیکن یہ حال اس حال کے مشابہ ہے جیسا کہ ہم کو ظلوٹ شمس اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے تاکہ ہم اس سلسلہ میں اس وقت اس کو مجبورہ کرنے والے کے مثل نہ ہوں جیسا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "فانہ یسجد لہا حیثہ الکفار" (۲) (اس لئے کہ اس وقت کفار اس کو مجبورہ کرتے

(۱) حضرت ابن عباسؓ کے مرنے کی روایت بخاری (صحیح البخاری ۶۶۶/۸ طبع استغیر) نے کی ہے اور دیکھئے تفسیر ابن کثیر، تفسیر الطبری سورہ نوح کی آیت کی تفسیر میں ابن حجر نے دوسری روایات بھی نقل کی ہیں۔

(۲) حدیث: "و حیثہ یسجد لہا الکفار" کی روایت مسلم (۵۰۷/۵ طبع المجلد) نے حضرت عمرو بن موملہؓ سے کی ہے۔

ہے جس میں شارب کا اور چہل رہا ہو تو انہوں سے اس کا امتناع تحریم کا اثر ہے، مسلک نہیں، فقہاء علم۔

تصویریں بنانے سے متعلق بحث کی تفصیل:  
اہل تشیع (سایہ دہلی) تصویریں:

۲۹- سایہ لائل کو اختیار کرتے ہوئے جمہور علماء کے نزدیک تشیع تصویریں بنانا حرام ہے اس میں دو مستثنیٰ ہے جس کو بچوں کے نہیں جیسی چیزوں کے لئے بنایا گیا ہو یا دھتیرہ پامال ہو یا اس کا ایسا عضو کٹا ہو جو جس کے بغیر دوزخ نہیں رہتا وہ وہاں شیبہ میں سے ہو جو باقی نہیں رہتی جیسے منہائی یا گندھے ہوئے آنے کی صورتیں، اس میں کچھ اختلاف اور تفصیل بھی ہے جو ذیل کے مباحث سے واضح ہو جائے گی۔

مسلک: تصویریں بنانا:

مسلک (بغیر سایہ دہلی) تصویریں بنانے کے بارے میں  
پہا قول:

۳۰- مالکیہ اور حنفیہ کراہت کے ساتھ یا نہیں ہے، ان کا مسلک یہ ہے کہ مسلک تصویریں بنانا کراہت کے ساتھ مطلق جائز ہے میں کراہت تصویر اس انداز میں ہو جس کو بغیر سمجھا جاتا ہے تو کراہت نہیں ہے بلکہ خلاف اولیٰ ہے اور جب تصویر کا ایسا عضو کٹا ہوا ہو جس کے مفقود ہونے کے ساتھ وہ کی باقی نہیں رہتی ہے تو کراہت زائل ہو جائے گی۔

۳۱- اس مسلک کے مندرجہ ذیل لائل ہیں:

(۱) حضرت ابو ظہر اور ان سے حضرت زید بن خالد انہی کی حدیث جس کی روایت ہلال بن حنیف صحابی نے بھی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لا تدخل الملائكة بیتا فيه صورة، إلا

ہیں) لہذا اس وقت نماز مکروہ ہے، اس لئے کہ مشابہت سے انوقت پیدا کر رہی ہے، ان تفسیر نے اس معنی کی طرف اشارہ کیا ہے، اور ان حجر نے بھی اس پر تنبیہ کی ہے، چنانچہ انہوں نے فرمایا: بتوں کی صورت ہی تصویر کی ممانعت میں اصل ہے (۱) میں اس مسلک کا قائل ہو جاؤ تو یہ درست سے زیادہ لی متقاضی نہیں ہے۔

۲۸- چوتھی وجہ: یہ ہے کہ کسی جگہ تصویر کا وجود وہاں مالک کے دخول سے مانع ہوتا ہے، حضرت عائشہ اور حضرت علی کی حدیث میں اس کی صراحت آئی ہے۔

اور بہت سے علماء نے اس تعلیل کا رد کیا ہے، اور جیسا کہ آ رہا ہے ان میں حنا بلکہ بھی ہیں، ان حضرات نے فرمایا: حدیث کی یہ صریحت نہ، بلکہ یہ گھر میں داخل نہیں ہوتے میں جس میں تصویر ہو، تصویر کی ممانعت کی متقاضی نہیں ہے جیسے کہ جنابت، اس لئے کہ وہ بھی مالک کے دخول سے مانع ہوتی ہے، اس لئے کہ بعض روایات میں ہے: "لا تدخل الملائكة بیتا فيه صورة ولا كتب ولا حسب" (۲) (۳) یہ گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتاب (جہنی ہو) تو اس سے جنابت کی ممانعت لازم نہیں آتی ہے۔

۱- شاید مالک کا داخل ہونے سے نہ صرف اس لئے ہے کہ تصویر حرام ہے جیسا کہ مسلمان کے لئے، یہ وہ حیوان پر بیعتا حرام

(۱) تفسیر المصباح، مستقیم خاندان، صاحب النظم (مطبعہ اصدار الدین محمد برکاتہ ۱۳۶۹ھ) ص ۳، فتح الباری ۱۰/۳۵۵۔

اور شیخ محمد رشید رضا جلد "المنار" (۵/۳۰، طبع ۱۳۲۰ھ) نمبر فرماتے ہیں: تصویر حرام اور بچے کی حقیقی علت یہی ہے۔

(۲) حدیث: "لا تدخل الملائكة بیتا فيه صورة ولا كتب ولا حسب" کی روایت ابو داؤد (۳۸۳۳ تحقیق عزت عید دہاس) نے کی ہے اور اس کی سند میں جہرہ۔ جہرہ ان (۳۸۳۳) طبع اہل سنت۔

دَقَمًا فِي ثَوْبٍ“ (۱) (فرشتے ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو۔ یہ کپڑے میں نقش ہو)۔ چنانچہ یہ حدیث مفید ہے، لہذا تصویر سے ممانعت و مصورین پر عنت کے سلسلہ میں اور تمام حدیث کو ان پر محمول یا جائے گا۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں حدیث کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْحَبِيثِ الْقَدَسِيِّ وَ مِنْ أَكْثَرِ مَسْ دَهَبٍ يَخْلُقُ حَلَقًا كَحَلَقِي، فَلْيَحْلِقُوا دُرَّةً، لَوْ لِيَحْلِقُوا حَبَّةً“ (۲) (اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے: اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کوئی ہوگا جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے تو وہ ایک چوٹی ہی پیدا کریں یا ایک دانہ پیدا کریں)۔

اس حدیث سے استدلال اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان جاندوروں کو مسطح طور پر نہیں پیدا فرمایا ہے بلکہ ان کو منقسم پیدا فرمایا ہے (۳)۔

(۳) تصویروں کا نبی کریم ﷺ کے گھروں میں استعمال کیا جانا، جیسا کہ گزر چکا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پردہ کے دو گواؤں کی بنائے تھے اور آپ ﷺ ان کو استعمال فرمایا کرتے تھے، اور بعض روایات میں ہے: ”وَلِي لِبَهِمَا الصُّورُ“ (اور ان دونوں میں تصویریں تھیں)۔

اور بعض روایات حدیث میں ہے وہ فرماتی ہیں: ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس میں ایک پردہ کی تصویر تھی، اور غل ہوئے، ملا جب غل ہوتا تھا تو وہ سامنے پڑتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

( ) حدیث: ”لَا يَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ إِلَّا دَقَمًا فِي ثَوْبٍ“ کی روایت بخاری (صحیح ۳۸۹۱۰ طبع انتقید) اور مسلم (۳۸۱۵ طبع الحلی) کے ہے۔

(۲) اس حدیث کی تخریج (نقشہ نمبر ۱۵) میں گزری ہے۔  
(۳) اس میں ۵ ذکر کر حجر نے صحیح ۳۸۹۱۰ میں کیا ہے۔

”حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كَلَّمَا دَخَلْتُ فَرْقَتَهُ، ذَكَرْتُ الدُّنْيَا“ (اس کو پٹا، اس لئے کہ بسبب بھی میں داخل ہوتا ہوں، اس کو دیکھتا ہوں تو ایسا آتی ہے) تو آپ ﷺ نے (پتہ دینے کے حکم کی) یہ ملت بیاں کی، اور آپ ﷺ اس کے بڑے حریص تھے کہ ایسے امور، اس کی روایت آپ ﷺ کو اللہ کی دعوت دینے اور اللہ کی بات کے لئے فارغ رہنے سے نہ روکے، اور یہ چیز پٹی مت پر اس کو زبردستی کی متنازع نہیں ہے۔

اور حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا: ”أَمِيطِي عَنَّا طَرَامِكَ هَذَا، فَإِنَّ تَصَاوِيرَهُ لَأَتْرَاكَ تَعْرِصُ لِي فِي صَلَاتِي“ (۴) (ہاں یہ پردہ مجھ سے بنا، اس لئے کہ اس کی تصویریں ہر نماز میں میرے سامنے آجایا کرتی ہیں)، اور ایک تیسری روایت میں جب آپ ﷺ نے پردہ چاکر فرمایا تو ایک دوسری ملت بیاں کی و فرمایا: ”يَا عَائِشَةُ لَا تَسْتَرِي الْحِمَارَ“ (۵) (اے عائشہ! یہ پردہ نہ! الا یہ) اور فرمایا: ”إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوا الْحِجَابَةَ وَالطَّبِيبُ“ (۶) (اللہ تعالیٰ نے ہم کو پتھر، مٹی کو کپڑا پرتانے یعنی پردہ لانے کا حکم نہیں دیا ہے)۔

اور نبی کریم ﷺ کے مولا حضرت سفینہؓ کی حدیث اس معنی کو بخٹے انداز میں واضح کرتی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے نبی

(۱) حدیث: ”حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كَلَّمَا دَخَلْتُ فَرْقَتَهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا“ کی روایت مسلم (۳۸۱۵ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”أَمِيطِي عَنَّا طَرَامِكَ هَذَا، فَإِنَّ تَصَاوِيرَهُ لَأَتْرَاكَ تَعْرِصُ لِي فِي صَلَاتِي“ کی روایت بخاری (صحیح ۳۸۹۱۰ طبع انتقید) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”يَا عَائِشَةُ لَا تَسْتَرِي الْحِمَارَ“ کی روایت بخاری (صحیح ۳۸۹۱۰ طبع انتقید) اور مسلم (۳۸۱۵ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۴) حدیث: ”إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوا الْحِجَابَةَ وَالطَّبِيبُ“ کی روایت مسلم (۳۸۱۵ طبع الحلی) نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے۔

## تصویر ۳۱

کی تاریخ میں لکھی جانے والی کتابوں کے بیان کے مطابق حضرت عمرؓ نے فارسی سانچے پر درہم ڈھالے تھے، اور اس میں تصویریں تھیں، اور حضرت معاویہؓ نے دینار ڈھالے تھے، صلیب مٹانے کے بعد اس میں تصویریں باقی تھیں، اور عبدالملک نے دینار ڈھالے اور اس میں تلواریں ہوتے ہوئے اس کی تصویر تھی پھر عبدالملک اور ہشام نے اس کو تصویر سے خالی کر کے ڈھالیایا (۱)۔

(۵) پر اس میں درہم کے علاوہ دوسری سطح چیزوں میں بعض صحابہ اور تابعین سے منقول تصویروں کا استعمال، اسی میں حضرت زید بن خالد غسانی کا تصویروں والے پردہ کا استعمال آتا ہے، آپ کی حدیث صحیحین میں ہے، اور اس کا استعمال حضرت ابو طلحہؓ نے یہاں کہا، ابن حنیفہؓ نے اس کا اثبات کیا، اس حدیث موطا میں اور ترمذی و نسائی کے یہاں ہے اور ان سب کا استناد نبی کریم ﷺ کے ارشاد: "الا دقعا فی ثوب" (مگر یہ کہ کپڑے میں نقش کے طور پر ہو) سے تھا، جس کی روایت ان صحابہ نے کی۔

اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عروہ بن الزبیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ حضرت عروہ ایسے گاؤں گویوں (مسندوں) پر ٹیک لگاتے تھے جن میں پرندوں اور انسانوں کی تصویریں ہوتی تھیں (۲)۔

اور طحاوی نے اپنی سندوں سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ بن حصین صحابی کی گلوٹھی پر ایک تلواریں ہوتے ہوئے آوی تھا، ورنہ ابن ابی شیبہ نے حضرت نعمان بن مقرن کی گلوٹھی پر یہ ایک چیر

رہیم ﷺ کو آپ گھر بگوت دی، چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے پھر پناہ تھ رکھا، اور وہیں لوٹ گئے تو حضرت فاطمہ نے حضرت سٹی سے فرمایا: آپ اس سے ملتے ہو، دیکھتے کہ آپ ﷺ کو کس بات نے وہیں روک دیا ہے، چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پیچھے ہوئے ہو کر کہہ دیا: رسول اللہ آپ کو کس بات نے وہیں روک دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "إله ليس لي، أو قال ليس لي مدخل بيضاء مرقاة" (۱) (میرے لئے یا کسی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ کسی نقش و نگار سے ہوئے گھر میں داخل ہو)۔

اور بخاری، ابوداؤد کے یہاں اس کی روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کی ہے اور اس کی روایت میں ہے: "فروا من صوراً موشياً" (۲) (آپ سے بچنا، تصویر پر دیکھنا)، اور اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "مالنا وللدينا، مالنا وللرقم" (ہمیں دنیا سے کیا و سہ، ہمیں نقش و نگار سے کیا واسطہ) تو حضرت فاطمہ نے روایت کیا تو آپ اس کے بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "توسلمن به الی اهل حاحا" (۳) (تم اس کو ضرورت مندوں کے پاس بھیج دو) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ پردہ میں تصویریں تھیں (۴)۔

(۴) نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کا رویہ دینار اور قاری درہم استعمال کرنا جبکہ ان پر ان کے بادشاہوں کے نوٹ ہوتے تھے اور ان کے پاس اس کے علاوہ سوائے پیسوں کے کوئی سکہ نہ تھا اور سلوں

(۱) حدیث: "إله ليس لي، أو قال ليس لي مدخل بيضاء مرقاة" کی روایت ابوداؤد (۱۳۳۸) ترمذی (۱۳۳۸) حاکم (۱۳۳۸) نے کی ہے اور ابن حبان نے مختصراً اس کی تصحیح کی ہے (مصر ۳۵۲) اور درمیان طبع انتہی۔

(۲) حدیث: "مالنا وللدينا، مالنا وللرقم" کی روایت بخاری (۱۵۵۸) ۲۲۸ طبع منعلیہ) اور ابوداؤد (۸۲۸۳) ترمذی (۱۳۳۸) حاکم (۱۳۳۸) نے کی ہے۔

(۳) جامع الاصول ۵/۵۸۳

(۱) اس کے لئے کتابت اللہ باریک دلائی کی لکھنؤ عربی سیدامہ المصنوعہ، ص (۱۵۵) مجمع الطلوع العربی ۲/۵۳۷ (مصر ۱۸۶۲، ۲۰۰۸، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴) کتاب التلوین العربیہ، علم الامارات وانشاس المکرلی اور اسی کی ضمن میں (۱۵۵) الاسلامیہ پر مقرر کی کی کتاب کی طرف رجوع کیجئے۔

(۲) معنی ابن ابی شیبہ ۵۰۶/۸ طبع المکتبہ

مسطح تصویریں بنانے کے بارے میں دوسرا قول:

۳۲- سایہ والی تصویر کے بنانے کی طرح یہ بھی حرام ہے، یہ جمہور فقہاء یعنی حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ کا قول ہے، اور بہت سے سلف سے منقول ہے۔

اور اس قول کے بعض قائلین نے کائی ہوئی تصویریں، پامال تصویریں، اور کچھ دوسری چیزوں کو مستحکم کیا ہے، جیسا کہ اس بحث کے بقیہ حصہ میں مذکور ہے۔

اس حضرات نے تحریم کے لئے نبی کریم ﷺ کی مصویرین کے حق میں لعنت کرنے سے تعلق و راہ ہونے والی احادیث کے اطلاق کو حجت بنایا ہے، اور اس بات کو بھی کہ مصور کو قیامت کے اس طور پر عذاب ہوگا کہ ہر بنائی ہوئی تصویر میں اس کو روح پھونکنے کا تکلف بنایا جائے گا، اور اس سے دشمنوں وغیرہ وغیرہ کی روح کی تصویریں پہلے ذکر کردہ دلائل کی وجہ سے حرام ہوں گی، اور اس کے علاوہ بقیہ تحریم پر باقی رہیں گی، لہذا چاہے یہ مستطیع تصویریں کے بنانے کی حاجت کے لئے نبی کریم ﷺ کے ان روایتوں کے استعمال سے جن میں تصویریں تھیں، نیز صحابہ و تابعین کے اس کے استعمال کرنے سے استدلال کرنے کا تعلق ہے تو تصویر کا استعمال حرام جائز بھی ہواں کے بنانے کے جواز سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے کہ اس تصویر بنانے کی حرمت اور مصور پر لعنت کے مسئلے میں اختلاف ہوتا ہے، اور یہ تصویر والے سامان کے استعمال کے علاوہ ایک وجہ کی چیز ہے، اور بعض روایات میں اللہ کی صفت خلق سے مناسبات اور مشابہت کو طسٹ بنایا گیا ہے، اور یہ سادہ استعمال میں متعلق نہیں ہوتا (۱)۔

سمیٹے ہوئے اور ایک پیر پھیلائے ہوئے بارہ سٹھما کا نقش تھا، اور حضرت قاسم سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کی انگلی پر وہ بکھریوں کے نقش تھے، اور حضرت عبداللہ بن ایمان کی انگلی پر نقش وہ ساری تھے، اور روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ کی انگلی پر نقش وہ بکھریاں تھیں (۱)۔

اور ابن شیبہ نے اپنی سند سے ابن عوف سے نقل کیا ہے کہ وہ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور وہ بالائی مکہ کے پٹنگھر میں تھے، فرماتے ہیں: تو میں نے ان کے گھر میں ابن کا ایک چھپرہ کھٹ دیکھا جس پر وہ لکھا تھا کہ "وہ نقاشی تصویریں تھیں۔" ابن جبر فرماتے ہیں: قاسم بن محمد فقہاء مدینہ میں سے ایک ہیں، یہ حضرت عائشہ کی حدیث کے راوی ہیں، اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے افضل تھے (۲)۔

اور احمد بن حنبلہ نے اپنی سند سے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے: فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عباس کے پاس ان کی ایک تکلیف کی وجہ سے جو ان کو لاحق ہوئی تھی حیات کے لئے لیا، میں نے کہا: انگلیٹھی میں یہ تصویریں کیسی ہیں؟ فرمایا کہ: یہ جیسے نہیں ہو کہ ہم سے ان کو آگ سے جلا رکھا ہے، پھر جب مسور چلے گئے تو فرمایا: ان تصاویر کے سر کاٹ ڈالو، لوگوں سے کہنا کہ وہ اب اس آگ میں آگے نہیں جائیں گے، تو یہ سب کے لئے ریا، مگر ہم بازاری کا باعث ہوتا (یعنی یہ زیادہ قیمت میں فرحت ہو تھیں) فرمایا: نہیں! اور ان کے سروں کو کاٹنے کا حکم دیا (۳)۔

(۱) صحیح ابی داؤد، طبع ۱۳۳۳ھ، ص ۲۱۶۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ، طبع ۱۳۸۸ھ، ص ۵۰۹، اور ابن حجر سے اس کو فتح المبارکی میں

نقل کیا ہے، ص ۸۸/۱۰

۳۔ مسند احمد، ص ۲۰۰

(۱) ابن ماجہ، ص ۳۳۷



سوم۔ کافی ہوئی تصویریں اور آدھے دھڑ کی تصویریں وغیرہ:

۳۳۔ پیڑ چٹا ہے۔ مالید انسان یا حیوان کی تصویر کی حرمت کی رائے نہیں رکھتے ہیں خواہ تصویر تمام پتھروں کی شکل میں ہو یا مسطح صورت ہو بشرطیکہ اس ظاہر کی عشاء میں سے ہی منظر کی بنی ہو جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہتا ہے جیسے کہ وہ کہتے ہوئے مرد لایا پختہ ہوئے ہیٹ یا سیمہ والا ہو۔

درمیانہ بھی اسی طرح کہتے ہیں جیسا کہ ”امعی“ میں آیا ہے: ”ترتیباً تصویر بغیر سر کے بدن کی بغیر بدن کے سر کی ہو یا اس کا سر بناد جائے اور اس کا بقیہ بدن بغیر حیوان کی صورت ہو تو یہ ممانعت میں داخل نہیں ہوگا اور ”افروع“ میں ہے: اگر تصویر میں سے ایسی چیز زائل کر دی جائے جس کے نہ ہونے کے ساتھ زندگی باقی نہیں رہتی تو منصوص قول میں مکروہ نہیں ہوگا، اور اسی کی طرح حرمت منیہ دینی صورت و رسم اور اس کی تصویر بنانے کا حکم ہے (۱)۔

یہی شافعیہ کا بھی مسلک ہے اور اس کے بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف منقول نہیں ہے، سوائے متولی کے مذکور کرنے کے، البتہ اس صورت میں ان کا اختلاف ہے جب کتا ہوا حصہ سر کے علاوہ ہو اور مرد باقی ہو، اور اس حاکمیت میں اس کے یہاں رائج تحریم ہے، ”سنی الطالب“ اور اس پر رٹا کے حاشیہ میں آیا ہے: اسی طرح جب تصویر کا مرکب ہے، کو بیہوشی کہتے ہیں اسی طرح اس کا بھی حکم ہوگا جس کے بغیر سر کی تصویر بنانی ہی ہو، جہاں تک بغیر بدن کے مرہم کا تعلق ہے تو کیا (ان کی تصویر) حرام ہے؟ اس میں تردد ہے، اور حرمت رائج ہے، رٹا کہتے ہیں: ”حاوی“ میں یہ قول ہے:

(۱) امعی ۷/۷، وردیکھے کتاب المحتاج ۵/۱۷۱، الفرضی ۳۰۳، افروع ۳۵۳، ۳۵۴

انہوں نے اس کی بنیاد اس پر رکھی ہے کہ یہ ایسے حیوان کی تصویر بنانا جائز ہے جس کی کوئی نظیر نہ ہو، ”رسم“ سے جا بڑھ کر دیکھیں تو وہ بھی جائز ہے مرنہ ما جائز ہوگا اور یہی صحیح ہے اور اس کا قول ”حیوان کی تصویر حرام ہے“ دونوں کو شامل ہے۔

اور ”تخت المحتاج“ کی عبارت کا ظاہر اس کا جواز ہے، اس نے کہ اس نے فرمایا: ”درمیانہ“ ہونے کی طرح ہی ایسی چیز کا مفقود ہونا بھی ہے جس کے بغیر زندگی باقی نہیں رہ سکتی (۲)۔

چہارم۔ خیالی تصویریں بنانا:

۳۴۔ شافعیہ صراحت کرتے ہیں کہ انسان یا حیوان کی خیالی تصویریں تحریم میں داخل ہیں، وہ فرماتے ہیں: ایسی چیز بھی حرام ہوگی جس کی مخلوقات میں نظیر نہ ہو، جیسے مرد والا انسان یا چرچ والا ٹیل اور صاحب ”روض الطالب“ کا کلام جواز کے ایک قول کے وجود کا اشارہ کر رہا ہے۔

دریہ واضح ہے کہ یہ تفصیل بچوں کے کھلونوں کے علاوہ میں ہے، اور حضرت عائشہؓ کی حدیث میں وارد ہوا ہے: ”انہ کان فی لعبھا فارس لہ جناحان، وان النبی ﷺ صعبک لمارآھا حتی بلغت بواجذہ“ (۲) (ان کے کھلونوں میں ایک ایسا گھوڑا بھی تھا جس کے پر تھے اور یہ کہ نبی کریم ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو مس پرے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار کے دم سے مت خاب ہو گئے)۔

(۱) تحت المحتاج ۷/۲۳۳، اسنی الطالب و حاشیہ ۲۲۶/۳، اقلیو بی علی شرح المہاج ۳۷۷۔

(۲) اسنی الطالب ۲۲۶/۳، اقلیو بی علی المہاج ۳۷۷، حاشی تحت المحتاج ۳۳۲/۷۔

اور حضرت عائشہؓ کی حدیث کی تخریج و ترمیم نمبر ۳۸ میں آئے گی۔

پنجم: پاپال تصویریں بنانا:

۳۵- یہاں ہے کہ اکثر علماء اس صورت میں مجسم اور مطمح تصویریں کو رکھنے اور استعمال کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں جب وہ حقیر، پاپال ہو، خواہ وہ کئی ہوئی ہو یا پوری ہو، جیسے وہ تصویر جو زمین یا ستر، فرش، لکیر یا اس جیسی جگہ پر ہو۔

اور اسی کی بنیاد پر بعض علماء ایسے تو بنانے کے جواز کی طرف گئے ہیں جس کا استعمال اس طرح سے ہو، جیسے کہ ان لوگوں کی خاطر ریشم بننے کا ہے جن کے لئے اس کا استعمال حار ہے۔ اور فی الجملہ یہی مسلک مالکیہ کا ہے لہذا ان کے یہاں یہ خلاف اولیٰ ہے۔

شافعیہ کے یہاں وہ قول میں: ان میں منع تحیم (باقول) ہے اور جیسا کہ ابن عابدین نے صراحت کی ہے۔ یہی مسلک حنبلیہ کا بھی ہے اور ابن حجر نے شافعیہ میں سے متولی سے غل کیا ہے کہ انہوں نے زمین پر تصویر بنانا کی اجازت دی ہے (۱)۔

اس مسئلہ میں ہم کو حنبلیہ کی کوئی صراحت نہیں ملی، لہذا احادیث یہی ہے کہ ان کے یہاں یہ تصویر کی حرمت ہی میں مندرج ہے۔  
اور ”امتہان“ (حقیر و پاپال ہونے) کے معنی کی تفصیل عنقریب آئے گی۔

ششم: مٹی، مٹھائی اور جلدی خراب ہو جانے والی چیزوں سے تصویریں بنانا:

۳۶- جو باقی رکھنے کے سے اختیار نہیں کی جاتی ہیں ایسی تصویریں کے بنانے میں مالکیہ کے دو اقوال ہیں، جیسے وہ تصویر جو گندھے ہوئے آٹے سے بنائی جاتی ہے، اور مشہور قول ممانعت کا ہے، اور

(۱) حلیہ درمحل علی الشرح الکبیر ۳/۳۸۸، مجمع الجلیل شرح مختصر قلیل ۳/۱۶۷، حلیہ عمیر علی شرح الصحاح ۳/۴۹۸، ۴۹۹، نہایۃ النکاح ۶/۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، الطائف بحلیہ المری ۳/۴۲۶، ابن عابدین ۱/۳۳۷۔

مدہوی نے انہوں کو ذی طرح غل کر کے فرمایا: جو زوالا توں صغ کا ہے اور اس کے لئے انہوں نے اس تصویر کی مثال دی ہے جس کو آنے یا اثر بوزد کے چھلکے سے بنایا جائے، اس سے کہ جب وہ خشک ہوئی دست جائے گی۔ اور شافعیہ کے یہاں ایک اس کا بنانا حرام ہے اور پنچا حرام نہیں ہے (۱)۔

شافعیہ کے علاوہ کے یہاں ہم کو کوئی صراحت نہیں ملی۔

ہفتم: بڑے کیوں کے کھلونے (گڑیا) بنانا:

۳۷- اکثر علماء نے تصویر اور مجسم بنانے کی حرمت سے بچوں کے کھلونے بنانے کو مستثنیٰ قرار دیا ہے، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا مسلک یہی ہے۔

قاضی عیاض نے اکثر علماء سے اس کا جواز نقل کیا ہے، اور نووی نے شرح مسلم میں ان کی پیروی کی ہے اور فرمایا: سایہ والی تصویر اور اس کے بنانے کی ممانعت سے بچوں کے کھلونے کا استثنا اس کے بارے میں وارد ہونے والی رخصت کی وجہ سے ہے۔

اور اس سے مراد اس کا جواز ہے، خواہ کھلونا کسی انسان یا حیوان کی تصویر کی صورت میں ہو اور مجسم یا غیر مجسم ہو اور خواہ حیوانات میں اس کی نظیر ہو یا نہ ہو، جیسے وہ پرہیز، اٹا گھوڑ۔

حنابلہ نے جواز کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس کا سر نہ ہو ہو یا ایسا منقسم ہو جس کے بغیر بدن باقی نہیں رہتی ہے اور بقیہ تمام علماء یہ شرط نہیں لگاتے (۲)۔

۳۸- اس استثناء کے لئے جمہور نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

- (۱) فتح الباری ۱۰/۳۸۸، الدرر ۲/۳۳۷، الخرق ۳/۳۰۳، القیو فی علی شرح الصحاح ۳/۴۹۷۔  
(۲) فتح الباری ۱۰/۳۹۵، ۳۹۷، حلیہ درمحل ۲/۳۳۸، الطائف بحلیہ المری ۳/۴۲۶، نہایۃ النکاح ۶/۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰۔

شلال کیا ہے، وہ فرماتی ہیں: "كنت ألعب بالبنات عند النبي ﷺ، وكان لي صواحب يلعبن معي، فكان رسول الله ﷺ إذا دخل يتفحصهن، فيسربهن إلي، فيلعبن معي" (۱) (میں نبی کریم ﷺ کے یہاں لڑکیوں سے شیلیاں تھیں اور میری کچھ بیسیاں بھی میرے ساتھ شیلیاں تھیں اور جب رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے تو وہ چھپ جاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ ان کو میرے پاس بھیجتے تھے اور وہ میرے ساتھ شیلیاں تھیں)۔

دوسری روایت میں ہے فرماتی ہیں: "قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة تبوك او حير، وفي سهرتها ستر، فلهبت ريح فكشفت ناحية الستر عن بنات لعاشمة لعب، فقال: ما هذا يا عائشة؟ قالت: بناتي، وراي بهن فرسالتها جناحا من وقاع، فقال: ما هذا الذي اري وسطهن؟ قالت فرس لهن فقال: وما هذا الذي عليه؟ قالت: جناحا، فقال فرس له جناحا؟ قالت: اما سمعت ان لسليمان حيلاً لها اجمحة؟ قالت: لاصحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رابت نواحدة" (۲) (نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ حیر سے واپس تشریف لائے اور ان (حضرت عائشہؓ) کی کھڑکی پر پردہ تھا، تو وہ اپنی لڑکیوں سے پردہ کے گوشہ سے حضرت عائشہؓ کی کڑیاں خارج ہوئیں، تو آپ ﷺ سے پوچھا: کیا یہ لڑکیاں ہیں؟ کہنے لگیں: میری لڑکیاں ہیں، اور ان کے درمیان آپ ﷺ نے ایک گھوڑا دیکھا جس کے

کپڑوں کے ٹکڑے کے اوپر تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ یہ ہے جس کو میں ان کے بیچ میں دیکھ رہا ہوں؟ کہا: یہ گھوڑا ہے فرمایا: اور یہ اس کے اوپر یا لگا ہوا ہے؟ کہا: اوہریں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پردوں والا گھوڑا؟ کہنے لگیں: یہ آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سیراں مایہ السلام کے گھوڑوں کے ہار تھے؟ فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ مس پرے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بیچ کے انت ظاہر ہو گئے)۔

ثالثاً، ثانیہ اور ثالثہ نے صوفے بنانے کے اس استثناء کو تربیت اللہ کے ممبر بچوں کو عادی بنانے کی حاجت سے معطل کیا ہے۔

اور یہ خلیل اس صورت میں تو ظاہر ہے جب صوفیا انسان کی تربیت پر ہوا، پردے والے گھوڑے کے معاملہ میں ظاہر نہیں ہے، اسی وجہ سے جیسی نے خلیل اس سے بھی کی ہے اور دوسری چیز سے بھی، اور ان کے کلام کے الفاظ یہ ہیں: فرمایا: بچوں کو اس میں دو فائدے ہیں: ایک فوری، دوسرا دائمی سے ظاہر ہوتا ہے، لڑائی فائدہ دیتی ہے اس انہیت کا حصول ہے جو بچوں کی نشوونما کا ایک سرچشمہ ہے، اس لئے کہ بچے جب خوشحال، خوش دل اور منشرح ہو تو زیادہ طاقتور اور چھٹی نشوونما ہوتا ہے، اس لئے کہ خوشی دل میں انہیٹ پیدا کرتی ہے، اور دل کے انہیٹ سے روح میں انہیٹ پیدا ہوتا ہے اور اس کا پھیلنا بدن بھر میں ہوتا ہے اور اس کے اثر کی طاقت اعضا اور جوارح میں ہوتی ہے۔

رابعاً نیزہ والا فائدہ تو وہ اس سے بچوں کی دیکھ بھال، محبت اور ان کی شفقت سے متاثر ہو جائیں گی، مریضوں کی طبیعتوں کا ترمیم بن جائے گا یہاں تک کہ جب وہ بڑی ہو جائیں گی، اور جس الامور سے خوش ہو اترتی تھیں اس کو پہننے سے، کچھ لیں تو ن

(۱) حدیث: "كنت ألعب بالبنات" کی روایت بخاری (الحج ۵۲۶/۱۰) طبع مستقیم) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "قدم رسول الله ﷺ من غزوة حير" کی روایت ابودرداء (۲۲۷/۵) تحقیق عزت عید دھاس) نے کی ہے اور اس کی سند صحیح

کے حقوق کے لئے ان کا بھی حال ہوگا جیسے کہ ان جھوٹی شبیہوں کے لئے تھا (۱)۔

بن حجر نے ”فتح الباری“ میں بعض سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ کھونے بنانا حرام ہے اور اس کا جواز پہلے محتاج تصویر کی ممانعت کے عموم سے منسوخ ہو گیا (۲)۔

اور اس کا رد یوں کیا جاتا ہے کہ فتح کا دعویٰ اپنے مثل دعویٰ کے معارض ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھونے کی اجازت بعد لی ہو۔

مذہب زین کھونے سے متعلق حضرت عائشہ کی حدیث میں اس کی تائید پر دلالت کرنے والی چیز موجود ہے اس لئے کہ اس میں ہے کہ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی غزوہ تبوک سے ۱۰ ہجری کے موقع کا ہے، تو ظاہر یہی ہے کہ یہ حد واقعہ ہے۔

ہشتم: تعلیم وغیرہ جیسی مصلحت سے تصویر بنانا:

۳۹-۴۰۔ م۔ نقباء میں سے کسی کو بھی نہیں پایا جس نے اس سے تعرض کیا ہو سوائے اس کے جس کا ذکر انہوں نے بچوں کے حلقوں کے بارے میں کیا ہے کہ عام تحریم سے اس کو مستثنیٰ کرنے کی سلسلہ بچوں کو بچوں کی تربیت کا عامی بنانا ہے جیسا کہ جمہور فقہاء کا قول ہے، یہ عامی بنانا درحقیقت شہ نرا کی مصلحت سے بچوں کا امنیت حاصل کرنا اور مسرت میں اضافہ ہونا جیسا کہ صحیحی کا قول ہے، اور سبب تحریم (یعنی ان کا ذی روح کی تصویر ہونا) کے قیام کے باوجود اس مصلحت سے تصویریں بنانا مباح ہے، اور تعلیم و تدریس وغیرہ کے مقصد سے تصویر بنانا اس سے خارج نہیں ہے۔

(۱) الصحاح فی شعب لایمن للعلانی، (بیروت، دار الفکر، ۱۳۹۹ھ ص ۲۱)

مراغب و معراجی (۱۳۷۷ھ)

(۲) فتح الباری ۱/۱۹۵ ص

تیسری قسم: تصویریں رکھنا اور ان کا استعمال کرنا:

۴۰- جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ صورت بنانے کی حرمت سے تصویر رکھنے کی حرمت یا ان کے استعمال کرنے کی حرمت لازم نہیں ہے، اس لئے کہ ذی روح کی تصویر بنانے کی حرمت میں سخت خصوص وارد ہوتی ہیں، جن کا تذکرہ ہو چکا ہے، اس میں سے مصور پر لعنت ہوا، جہنم میں اس کا عذاب آیا جانا اور لوگوں میں سب سے زیادہ مذاب میں ہونا یا سب سے زیادہ عذاب والے لوگوں میں ہونا بھی ہے۔ اور اس میں سے کوئی چیز تصویر رکھنے کے بارے میں وارد نہیں ہوتی ہے، اور اس کے استعمال کرنے والے میں حرمت تصویر کی سلسلہ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت غلط سے مشابہت اختیار نہ کرنا متعلق نہیں ہوتی ہے۔ اس کے باوجود تصویر رکھنے اور استعمال کرنے کی ممانعت پر دلالت کرنے والی چیزیں وارد ہوتی ہیں، البتہ اس سلسلہ میں وارد ہونے والی احادیث میں کسی عذاب کا ذکر یا ایسا قریب نہیں ہے جس سے پتہ چلتا کہ تصویروں کا رکھنا کبار میں سے ہے، اس بنیاد پر جن صورتوں کا رکھنا حرام ہے ان کے رکھنے والے کا حکم یہ ہوگا کہ اس نے صغیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کیا ہے، البتہ اس قول کے مطابق کہ صغیرہ پر اصرار کرنا بھی کبیرہ ہوتا ہے، اگر اصرار کا تحقق ہو جائے تو کبیرہ گناہ ہو جائے گا، اس کا تحقق نہ ہونے پر یا اس کا قائل نہ ہونے پر کہ صغیرہ و کبیرہ اصرار کبیرہ ہوتا ہے، ایسا نہیں ہوگا۔

نومی نے صحیح مسلم میں صورتوں کی حدیث کی شرح میں تصویر بنانے اور رکھنے کے حکم کے درمیان فرق پر متنبہ کیا ہے، اور ثانیہ میں سے شبراہی نے بھی اس پر متنبہ کیا ہے اور اکثر فقہاء کا کلام اسی پر جاری ہے (۱)۔

(۱) شرح صحیح مسلم للنووی ۱/۱۰۰، حاشیہ الشرح علی شرح الصحاح ج ۱ ص ۲۸۹، ۲۸۸

اور تصویریں رکھنے کی ممانعت پر ولایت کرنے والی احادیث میں سے کچھ یہ ہیں:

(۱) "ان السیئۃ ھک السر الذی فیہ الصورۃ" (ہی کریم ﷺ نے اس پردہ کو چاک نہ کیا جس میں تصویر تھی) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: "احرمہ عینی" (۱) (اس کو مجھ سے دور رکھو) یہ حدیث گزرجی ہے۔

(۲) وراہی میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان البیت الذی فیہ الصور لاتدخلہ الملائکۃ" (۲) (جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے)۔

(۳) اسی قبیل سے حضرت علی بن ابی طالب کی یہ حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو مدینہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: "لاتبدع صوراۃ الاطمستھا" (کسی تصویر کو ناپے بغیر نہ چھوڑنا) اور ایک روایت میں ہے: "لا لطمحتھا ولا قبراً مشرفاً الا صوبتہ" (لو وہ کئے بغیر مت چھوڑنا، کسی قبر کی طرف نہ دیکھو نہ کئے بغیر مت چھوڑنا) اور ایک روایت میں ہے: "ولا صما الا کسر قہ" (۳) (اور کسی بت کو توڑے بغیر مت چھوڑنا)۔

۳۱- اس کے ہائے علی نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ و تابعین سے کئی قسم کی ذی روح تصویروں کا استعمال منقول ہے، اور اس کی وضاحت کرنے والی روایات کا ذکر پہر گزر چکا ہے (فقہ ۳۱)۔ یہاں ہم اس روایت کا اضافہ کریں گے کہ حضرت انیسال بن ابی جلیجی پر ایک شیر و شیرنی تھی جس کے درمیان ایک (انسانی) بچہ

تھا جس کو دونوں چھو رہے تھے، اور یہ اس لئے تھا کہ بخت نصر سے نہ آیا کہ ایک بچہ پیدا ہوگا تمہاری ملاکت اسی کے ہاتھ ہوگی تو وہ تمام نوزائیدہ بچوں کو قتل کرنے کا پھر جب حضرت دانیال کی ماں کے یہاں ولادت ہوئی تو انہوں نے اس کو سامانی کی امید میں ایک جہازی میں ڈال دیا اور اللہ نے اس کی حفاظت کے سے ایک شیر کو اور دودھ پلانے کے لئے ایک شیرنی کو مقرر کر دیا، تو انہوں نے اس کو اپنی انگلی میں نقش کرا لیا تاکہ یہ ان کی نگاہوں میں رہے، تاکہ وہ اللہ کی نعمت کو یاد رکھیں، اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حضرت دانیال کی لاش اور انگلی پائی گئی اور حضرت عمرؓ نے انگلی حضرت ابوہریرہؓ کی شہری کے خولہ تروی (۱) تو یہ ابھی بیوں کا فعل ہوا۔

۳۲- درج ذیل تصویروں کا استعمال جائز ہے اور جن کا استعمال ناجائز ہے ان کے بارے میں فقہاء کے قول اور ان متعارض احادیث کے درمیان ان کے تطبیق کرنے کا بیان عنقریب آئے گا۔

جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے: ۳۲- صحیحین اور غیر صحیحین میں حضرت عائشہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے، وغیرہ صحیحین میں حضرت علیؓ، حضرت میمونہ، حضرت ہرمیہ، حضرت ابوخلدہ، حضرت زید بن خالدؓ وغیرہ کی روایت سے یہ بات نہیں اتفاق کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے قول سے ثابت ہے۔

نوہی کہتے ہیں: علماء کا قول ہے: جس گھر میں تصویر ہوں میں داخل ہونے سے فرشتوں کے رک جانے کا جب اس کا کھلی ہوئی معصیت ہوتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت خلق سے مشابہت

(۱) اس مضمون کی حدیث کی تخریج (فقہ ۳۱) میں گزرجی ہے۔

(۲) اس حدیث کی تخریج (فقہ ۳۱) میں گزرجی ہے۔

(۳) اس مضمون کی حدیث کی تخریج (فقہ ۳۱) میں گزرجی ہے۔

(۱) الخطاوی علی مرتبی اصلاح ص ۲۳۸، تاریخ ابن کثیر ص ۱۸۸، تفسیر البحر المستقیم (طبع ۱۳۶۰ھ) ص ۳۳۹۔

کہ وہ تصویر جس کے مکاں میں ہونے سے فرشتے مکاں میں داخل ہونے سے رک جاتے ہیں، وہ ہے جو اپنی برکت کے ساتھ بندگی پر ہو، ممتحن (حقیر) نہ ہو، اور اگر وہ ممتحن ہو یا غیر ممتحن ہو میں نصف سے کاٹ کر اس کی برکت بدل دی گئی ہو تو ایسی تصویر فرشتوں کے داخل ہونے میں رکاوٹ نہیں ہے (۱)۔

اور ابن عابدی کے کلام میں اس پر اصرار کرنے والی عبارت ہے کہ حبیب کا ظہر مذہب یہ ہے کہ وہ تصویر جس کا گھر میں باقی رکن عمرہ نہیں ہے، ملائکہ کے گھر میں داخل ہونے سے مانع نہیں ہوتی، خواہ کانی ہوئی تصویریں ہوں یا چھوٹی تصویریں ہوں یا ممتحن تصویریں ہوں یا ذہکی ہوئی ہوں وغیرہ، اس لئے کہ ان تمام میں اس تصویروں کے پجاریوں سے مشابہت نہیں ہے، اس لئے کہ وہ چھوٹی یا ممتحن تصویروں کی مبادت نہیں کرتے ہیں، بلکہ بڑی صورت کا نصب کرتے ہیں اور اس کا رد کرتے ہیں (۲)۔

ابن ہاشم کہتے ہیں: ”ایسے گھر میں، ملائکہ داخل نہ ہونا جس میں تصویریں ہوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ممتحن ہے نہ مانتے ہیں؛ یہ اس حدیث کے مثل ہے: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رَلْفَةً وَبِهَا حَرَمٌ“ (۳) (فرشتے ایسے وقتوں کی مصدقہ ہیں کرتے ہیں کے ساتھ تھکنی ہو) اس لئے کہ یہ ایسے وقتوں پر محسوس ہے جس میں رسول اللہ ﷺ ہوں، کیونکہ یہ محال ہے کہ حاجی اور عمرہ کرنے والے بیت اللہ کے قصد سے وقتوں پر نکلیں اور ملائکہ ان کے ساتھ نہ ہوں جبکہ وہ اللہ کا بند ہیں، اور اس قول کا مآل یہ ہے کہ ملائکہ سے مراد وحی کے فرشتے ہیں، اور وہ بجائے دوسرے فرشتوں کے جبرئیل

اختیار رہا بھی ہے، و بعض تصویریں ان چیزوں کی صورت پر ہوتی ہیں جن کی اللہ کے سو عبادت کی جاتی ہے، لہذا اس کے اختیار کرنے والے کو گھر میں فرشتوں کے داخلہ، اس کے گھر میں نماز پڑھنے، اس کے لئے استغفار کرنے، اس کے لئے اس کے گھر میں برکت کی دعا کرنے، و شیطان کی اذیت کو اس سے دور کرنے سے غروہی کی سزا دی گئی۔

درجیہ کہ ”فتح الباری“ میں ہے کہ طبعی فرماتے ہیں فرشتے اس سے داخل نہیں ہوتے کہ تصویریں رکھنے والا ان کنارے مشابہ ہو یا ہے جو اپنے گھر میں تصویریں رکھتے ہیں اور ان کی مبادت کرتے ہیں، لہذا یہ حدیث، ملائکہ کو ممانعت ہوتی ہے، تو وہی فرماتے ہیں: یہ فرشتے جو یہ گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، رحمت کے فرشتے ہیں، وہ ہے حلقہ (حفاظت کرنے والے فرشتے) تو وہ ہر گھر میں داخل ہوتے ہیں اور کسی حال میں بنی آدم سے جدا نہیں ہوتے، اس لئے کہ وہ ان کے اعمال کا شمار کرنے اور اس کو لکھنے پر مامور ہیں، پھر نووی فرماتے ہیں: یہ ہر تصویر میں عام ہے یہاں تک کہ جو ممتحن (حقیر) ہو اس میں بھی اور خطاوی نے ان سے نقل کیا ہے کہ فرشتے درہم و دنانیر تک کی تصویروں کی وجہ سے دخول سے رک جاتے ہیں۔

در نووی کے اس قول میں مبالغہ اور کھلا تشدد ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے پردہ کو چاک کر دیا اور اس سے دو بچے بنائے، تو نبی کریم ﷺ ان پر لپک لگاتے تھے، مگر تصویریں، جنوں میں ہو، تمہیں، اور آپ ﷺ، راہم ۱۰۰ مانیر اپنے گھر میں باقی رکھنے میں حرج نہیں محسوس کرتے تھے جبکہ ان میں تصویریں ہوتی تھیں، اور اگر یہ چیز فرشتوں کے آپ کے گھر میں داخل ہوئے سے مانع ہوتی تو آپ گھر میں ان کو باقی نہ رکھتے، ان نے جس حجر فرماتے ہیں: ان حضرات کا قول راجح ہے جو فرماتے ہیں

(۱) شرح الخواریج مسلم ۱۱/۲۲۲، فتح الباری ۱۰/۳۹۲، ۳۹۳

(۲) ابن ماجہ ۱/۳۳۷

(۳) حدیث: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رَلْفَةً وَبِهَا حَرَمٌ، ممتحن

(۳/۱۶۲۲ طبع اعلیٰ) نے کی ہے

## تصویر ۴۳-۴۵

الف۔ جس کی ممانعت پر ممانعت کا قول قریب قریب متفق ہے، وہ ہے جو مندرجہ ذیل امور کی جامع ہو:

الف۔ کی روح (جامدہ) کی تصویر ہو بشرطیکہ تمسم ہو۔

ب۔ کامل الاضواء ہو اور اس ظاہری مضاء میں سے کوئی عضو نکلا نہ ہو جس کے بقعہ اس پر مدنی باقی نہیں رہتی ہے۔

ج۔ وہ نصب کی ہوئی یا ازار کے مقام پر تہیزاں ہو، اس صورت میں نہیں جب وہ حقیر و پامال ہو۔  
د۔ چھوٹی نہ ہو۔

ه۔ بچوں کے کھیل وغیرہ میں سے نہ ہو۔

و۔ اس چیز میں سے نہ ہو جو جلدی شرب ہو جاتی ہیں، اس شرط کی جامع تصویر کی حرمت میں بھی یک قوم نے اختلاف کیا ہے، لیکن ان کا نام نہیں آتا ہے، جیسا کہ پہلے نقل کیا گیا، لیکن یہ کمزور اختلاف ہے، اور ہم اس شرط سے خارج ہر نوٹ کا حکم بیان کریں گے۔

الف۔ مسطح تصویروں کا استعمال کرنا اور رکنا:

۴۵۔ مالکیہ اور ان کے موافقین کی رائے ہے کہ مسطح تصویروں کا استعمال حرام نہیں ہے، بلکہ اگر وہ نصب کی ہوئی ہو تو مکروہ ہے، اور محض (خفارت سے رکھی ہوئی) ہو تو ان کا استعمال خدشہ الی ہے (۱)۔

غیر مالکیہ کے یہاں (ترغیہ نصیص کے مطابق) جب شرط پوری ہو جائے تو استعمال کے اعتبار سے مسطح و مجسم صورتیں حرمت میں نہ آتیں۔

عدیہ السام ہیں، اس تجربے اس کو وہی اور ابن مسراج سے نقل کیا ہے اور اس کا مآل یہ ہے کہ ممانعت بنی کریم علیہ السلام کے زمانہ اور اس جگہ کے ساتھ مخصوص ہے جس پر آپ علیہ السلام ہوں، اور آپ کی وفات سے راہبہ تمام ہوئی، اس لئے کہ آئمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے (۲)۔

نسائی مصنوعات نیز جمادات و نباتات کی تصویریں رکھنا اور استعمال کرنا:

۴۴۔ مصنوعات انسانی اور جمادات و نباتات کی تصویریں کا رکھنا اور استعمال کرنا جاری ہے، خواہ گاڑی ہوئی ہو یا انسان ہوئی ہو، یا رکھی ہوئی محض (حقیر) ہوں، اسی طرح خواہ وہ پتھر میں، چیتوں یا زمین پر منقش ہوں، اور خواہ وہ مسطح ہوں جیسا کہ ہوتا ہے یا تمسم ہوں، جیسے مصنوعی چول اور نباتات اور کشتیوں، طیاروں، گاڑیوں، گھرؤں اور پہاڑوں وغیرہ کے ماڈل، نیز سیاروں، ستاروں اور سورج اور چاند کے ساتھ ساتھ آسانی برتن کے ٹکسے اور خودوں کو کسی ضرورت اور نفع کے لئے استعمال کیا جائے یا صرف زینت اور خوبصورتی کے لئے، چنانچہ ان سب میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے، مگر یہ کہ کسی عارض کی وجہ سے حرام ہو جائیں، جیسے کہ تمام رکھی جانے والی چیزوں میں اصل کے مطابق وہ عام حالات سے اسراف کی حد تک باہر ہوں۔

نسائت یا حیوان کی تصویریں رکھنا اور استعمال کرنا:

۴۴۔ تصویر کی ایک قسم کے استعمال کی حرمت پر علماء کا اجماع ہے، اور یہ وہ ہے جو بہت ہو، اور اللہ کے بجائے اس کی عبادت ہوتی ہو، اس کے علاوہ قسم میں سے کوئی بھی اختلاف سے خالی نہیں ہے،

(۱) المدونۃ ۴/۲۸۸ شرح مجمع البکلی ۴/۱۷۱۔

ب- کائی ہوئی تصویروں کا استعمال کرنا اور رکھنا:

۴۶- جب تصویر، خواہ مجسم ہو یا مطبوعہ، کا کوئی ایسا عضو دکھایا جائے جو جس کے کئے ہوئے کے ساتھ زندگی باقی نہیں رہتی ہے تو اس وقت تصویر کا استعمال جائز ہوگا، یہ جمہور میں یعنی حبیب، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا قول ہے، اور اس جگہ بعض مخالفین جیسے شافعیہ نے بھی ماست پر اتفاق کیا ہے، چنانچہ وہ تصویر بنانے کی حرمت کی رائے رکھتے ہیں، لیکن رکھنے کی حرمت موقوف نہیں ہے، اور خود تصویر کو اصل ہی سے کٹا ہوا بنا دیا گیا ہو یا اس کو مکمل بنایا گیا ہو، پھر اس کی کوئی ایسی چیز کاٹنا یا فی ہوجس کے کئے ہوئے کے ساتھ زندگی باقی نہیں رہتی ہے اور خود تصویر نصب کی ہوئی ہو یا نصب کر دہ نہ ہو جیسا کہ بعد والے مسئلہ میں آئے گا۔

۴۷- اس کی دلیل گزری ہوئی یہ حدیث ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: ”مَنْ هَرَأَسَ التَّمَاثِيلَ فَلْيَقْطَعْ حَتَّى يَكُونَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ“ (۱) (تصویر کے سر کے پارے میں حکم دیجئے کہ اس کو کاٹ ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ درخت کی صورت کی طرح ہو جائے)، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”إِنْ فِي الْبَيْتِ سِتْرٌ، وَفِي الْحَانِطِ تَمَاثِيلٌ، فَافْطَعُوا دُورُسَهَا فَاجْعَلُوهَا بِسَاطًا أَوْ مَسَانِدَ فِلَاطُونَهُ، فَإِنَّا لَأَنْدَخِلُ بِهَا فِيهِ تَمَاثِيلَ“ (۲) (گھر میں پردہ ہے اور بیرونی تصویریں ہیں تو ان کے سروں کو کاٹ ڈالو، اور انہیں ستر یا تختیہ بنا دو اور

(۱) اس کی تخریج، فقرہ ۱۶۱ میں گزری ہوئی ہے۔

(۲) حدیث: ”إِنْ فِي الْبَيْتِ سِتْرٌ، وَفِي الْحَانِطِ تَمَاثِيلٌ“۔ ”کی روایت احمد (۳۰۸ طبع المصنف) نے حضرت ابو یوسف سے کی ہے اور اس کی روایت ترمذی (۲۸۰۸ طبع المصنف) نے حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق سے کی ہے اور نیز مایہ بعد حدیث حسن صحیح ہے۔

۱ سے روایت اس لئے کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں) اور یہ کائی نہیں ہے کہ تصویر سے ”نکھوں، بھوئیں، ماتھوں یا پیرہن کو دکھایا جائے، بلکہ ضروری ہے کہ زائل ہونے والا عضو اعضا میں سے ہو جس کے زائل ہونے کے ساتھ زندگی باقی نہیں رہتی، جیسے سر کاٹنا، چہرہ کاٹنا، سینہ یا پیٹ کاٹنا، ان اعضاء میں سے ہونے سے ہوجسے سارے سر پر ہی دیا جائے یہاں تک کہ اس کا کوئی اثر نہ باقی بچے یا کسی کو نہ دیکھ دے اسے پائش کر کے ہو یا سے زرش کر دیا دھو کر ہو، رہا سر کو اس کے حال پر باقی رکھ کر کوئی اعضاء کے درمیان جسم سے علاحدہ کرنا تو اس سے ترہت ختم نہیں ہوگی، اس سے کہ بعض پردے منقطع رہتے ہیں لہذا اس سے قطع تحقیق میں ہوگا۔

حنبلیہ میں سے صاحب ”شرح لائق“ کہتے ہیں: ”تصویر کے اعضاء میں سے اس کا سر کاٹ دے تو ترہت میں رہے گی یہ اس کا کوئی ایسا منہ کاٹ دے جس کے قاتمہ سے بدن کی باقی نہیں رہتی تو وہ سر کاٹنے کی طرح ہوگا، جیسے اس کا سینہ یا پیٹ (کاٹ دے) یہ اس کے بدن سے علاحدہ سر بنادے، اس لئے کہ یہ ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

مالکیہ میں سے صاحب ”مخ اخیل“ کہتے ہیں: ”بدن حرام وہ ہے جو ان خارجی اعضاء کو کامل طور پر رکھنے والی حیوان کے ہیرہ و درندہ نہیں رہتا اور اس کا سایہ ہو۔

ابن تیمیہ کا اس صورت میں جب باقی رہنے والا عضو سر ہو اختلاف ہے اور یہ قول ہے:

ایک یہ کہ یہ حرام ہوگی، اور راجح یہی ہے، دوسرے یہ کہ حرام نہیں ہے اور ان ایسے تزاو کاٹ دینا جس کے کاٹنے کے ساتھ زندگی باقی نہیں رہ سکتی بقیہ کو مباح کر دے گا جیسا کہ اگر سر کاٹا اور بقیہ اعضاء



باقی رہے (۱)۔

منقول (عبارت) تصویروں کی طرف دیکھنے کی بحث میں رہی ہے۔

ج۔ نصب کی ہوئی تصویروں اور حقارت سے رکھی ہوئی تصویروں کا استعمال کرنا اور رکھنا:

۳۹۔ جمہور کی رائے ہے کہ وہی روح کی تصویریں رکھنا خود دشمن ہوں یا غیر دشمن۔ ایسی حالت کے ساتھ حرام ہے جس میں وہ حلق یا نصب ہوں، اور یہ ان مکمل تصویروں میں ہے جن کا کوئی ایسا عضو نہ کاٹا گیا ہو جس کے (کانٹے کے) ساتھ رمدی ہوتی نہیں رہتی، ورنہ سابقہ فقرہ میں گزری ہوئی تفصیل کے مطابق اس کا کوئی عضو کاٹ دیا جائے تو اس کا نصب کرنا اور لٹکانا جائز ہوگا، اور اگر تصویر مسطح ہو تو مالکیہ کے ایک اہل سنت کے ساتھ اس کا لٹکانا جائز ہے۔

القاسم بن محمد سے ان تصویروں کو لٹکانے کی اجازت منقوس ہے جو کپڑوں میں ہوتی ہیں، اور تصویرین پر عنت کے بارے میں حضرت عائشہ کی حدیث کے راوی ہیں، اور فقہ تفتویٰ میں آپ اہل مدینہ کے فصل لوگوں میں تھے۔

جب تصویر رکھی جائے اور وہ محسن (حقارت سے ڈالی ہوئی) ہو تو جمہور کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسے کہ زمین میں بچھے ہوئے بستر میں یا فرش پر یا اسی طرح کی (کسی اور جگہ ہو)، اور حنابلہ و مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ مکروہ بھی نہیں ہے، البتہ مالکیہ کا قول ہے کہ اس بقت وہ خلاف اولیٰ ہے۔

۱۔ نصب کی ہوئی اور محسن تصویر کے درمیان حضرت نے چہ فرق یہ بیان کی ہے کہ جب تصویر انجی کی ہوئی ہو تو وہ معظم ہوتی ہے، ورنہ تو اس سے مشابہ ہو جاتی ہے، اور وہی وہ جوز میں، غیرہ میں ہو تو وہ تو اس سے مشابہ نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ بتوں والے ان کو نصب کرتے اور عبادت کرتے ہیں اور ان کو حقارت سے نہیں ڈالتے۔

”اسی المطلب“ اور اس کے حاشیہ میں آیا ہے کہ اگر اس کا سر کاٹا تب بھی اسی طرح ہوگا، کو کچھ فی فرماتے ہیں: جس کی تصویر بغیر سر کے بنائی جائے اس کا بھی یہی حکم ہوگا، اور ہے جسموں کے بغیر سر تو آیا وہ حرام ہیں؟ اس میں تردد ہے اور حرمت رائج ہے، مٹی کہتے ہیں: حادی میں یہ وہ اقوال ہیں، ورنہ وہ اس کی بناء انہوں نے اس پر رکھی ہے کہ یہاں سے تصویر بنانا جائز ہے جس کی کوئی قطع نہ ہو، ورنہ یہ جائز تر رہے گا تو وہ بھی جائز ہوگا، ورنہ نہیں، اور یہی (بعد الامامی) صحیح ہے۔

ورنہ وہی ورنہ اس کا سر کے حاشیہ میں ہے: چلے نہ وہ حدیث کا مفقود ہو اس کے مفقود ہو کر کی طرح ہے۔

۳۸۔ باحث کے لئے یہ کافی ہے کہ تصویر کا سینہ پا پیٹ پہنا ہوا ہو، نصب مالکیہ، حنابلہ اور بعض شافعیہ نے اس کی صراحت کی ہے، بن عابدین فرماتے ہیں: مثلاً جب پیٹ میں سورخ ہو تو کیا وہ اسی میں سے ہے؟ ظاہر یہ ہے کہ اگر سورخ، تباہ ہو جس سے اس کا نقص ظاہر ہوتا ہو تو ہاں ورنہ نہیں، جیسے کہ اگر سورخ ڈھرا رکھے کے لئے ہو جس سے تصویر ظہر کے جیسے سایہ کی وہ خیالی تصویر جس سے کیا جاتا ہے، اس لئے کہ اس کے ساتھ مکمل تصویر باقی رہتی ہے، اور خیالی کی تصویریں کے بارے میں انہوں نے یہ جو کچھ کہا ہے اس میں بعض شافعیہ نے اس کی مخالفت کی ہے، اس کی رائے یہ ہے کہ جو پنہاں اس کے درمیان میں ہوتی ہے وہ نہ صحت کے ارادہ کے لئے کافی ہے، جیسا کہ شیخ بریم باجوری سے اس کی صراحت کی ہے (۲) اور ان سے

(۱) ابن عابدین ۳۳۶، ۳۳۷، شرح معجم الجلیل ۱/۱۶۹، اسکی المطلب، حاشیہ ۳۳۶، ۳۳۷، تحفہ النکاح ۲/۳۳۲، ۳۳۳، کشاف القناع ۵/۱۷۷، الفروع ۵/۵۳۳، (۲) تحفہ النکاح و حاشیہ ۲/۳۳۳، ۳۳۵، انہی ۵/۱۷۷، ابن عابدین ۳۳۶، حاشیہ المباحث علی ابن قاسم ۱/۱۳۱۔

۵۰/۱۰۰

ور کبھی گمان ہوتا ہے کہ کلفتی ہوئی تصویر کا نصب کر کے باقی رکھنا جائز نہیں ہے، بین سنت میں اس کے جواز پر ولایت کرنے والی چیز ملتی ہے، ”یہ وہی حدیث ہے جس کو ہم نے پہلے نقل کیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: ”مر برأس الشيطان فيقطع حصى يكون كهيئة الشجرة“ (تصویر کے سر کے بارے میں حکم، تجھے کہا ہے کاٹ، یا جاے۔ یہاں تک کہ وہ درخت کی برکت میں ہو جاے) ”یہ وہی حدیث میں ان کا ارشاد ہے: ”فإن كنت لا بد لاعلا فاقطع وء وسها تو اطعمها وساند او اجعلها بسطا“ (اگر تم ضروری کرنے والے ہو تو ان کے سروں کو کاٹ ڈالو یا ان سے نگلیہ کاٹ لو یا بستر بناؤ)، اس لئے کہ یہ حدیث کاٹنے کے بعد نصب کی ہوئی حالت میں ان کے باقی رکھنے کے جواز پر ولایت کرتی ہیں۔

اور گھر میں مہسن تصویر باقی رہنے کی دلیل میں حضرت عائشہؓ کی گزشتہ حدیث ہے کہ ”انہا قطعت الستر وجعلته وسادتين، وكان انبيىٰ من تحتكى، عليهما وفيهما الصور“ (انہوں نے دو کپڑے لٹا دیے اور اس سے وہ تنکے بنائے، اور بنی کریم ﷺ ان دونوں پر ٹیکے کاتے تھے، جبکہ ان میں تصویریں تھیں)۔

حضرت عکرمہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں: ”وہ حضرات تصاہیر میں سے کوئی نہ سمجھتے تھے بن کو نصب یا یا ہو“۔ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ہوں میں کوئی حریف نہیں سمجھتے تھے، ”راہقام بن محمد ایسے نکرہ پر ٹیک لگاتے تھے جس میں تصویریں تھیں (۱)۔“

اسی لئے تصویر کا سر کاٹنے کے پاس نہ رہے کہ بعد میں خبر کہتے

( ) شرح منية البصائر ص ۳۵ شرح الصواع ص ۴۹، الفی فی فتح الباری  
۱/ ۸۸ ص ۳۳ الخرشی ص ۴۳، الاضاف ۱/ ۳۶ ص ۴۲، کتاف  
القناع ۵/ ۱۷، ۴/ ۴۷، ابن طایفین ۱/ ۳۶، الادب المشرع



تین: اس حدیث میں ان حضرات کے قول کی ترجیح ہے جو اس طرف گئے تین کہ وہ تصویر جو اس گھر میں، اللہ کے دخول سے مانع ہوتی ہے جہاں وہ ہو، ہو، ہو ہے) جو اس گھر میں صبح کی ہوئی ہو، اور رچی عزت پر باقی ہو، اور اگر وہ منٹھس ہو یا غیر منٹھس ہو یہیں اس کی ہیئت اس کا ہر رکات کے یا تصویر کا نصف حصہ رکات کے بدلے دی گئی تو فرشتوں کے داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

۵۰۔ کون سا نصب کرنا ممنوع ہے، اس کے بارے میں بعض شافعیہ کہتے ہیں: کسی طرح کا بھی نصب کرنا ہو یہاں تک کہ ایسے لوٹے کے استعمال کے بارے میں صاحب ”اللمعات“ کوثر ۱۱ ہے جس میں تصویریں ہوں، اور ان کا میلان ممانعت کی طرف ہے، کیونکہ لوٹا کھڑا ہوتا ہے: اور وہ نگینوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر ان کو کھڑا کر کے استعمال کیا جائے تو حرام ہوگا اور نصب نہ کر کے استعمال کیا جائے تو حرام ہوگا۔

بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ منورہ اصعب سماں کے سے  
خاص ہے جس میں تعظیم غائب ہوتی ہو، چنانچہ جوئی کہتے ہیں: جو  
تصویریں پہاڑوں میں درکھڑی ہیں ہوتی ہیں، وحرار میں یوں کی، اس  
لئے کہ یہ ان کا امتحان (خوارت سے) ہے، در حضرت لقاسم  
بن محمد سے جو کچھ زرا ہے یہ اس کے موافق ہے۔

رائی کہتے ہیں: تصویروں کا حمام یا گزرگاہ میں نصب کرنا حرام نہیں ہے، برخلاف ان کے جن کو مجلسوں اور اعزاز کی جگہوں میں نصب کیا جائے، یعنی اس لئے کہ گزرگاہ اور حمام میں وہ مہمیں (پامال) ہوتی ہیں، مجالس میں مکرم ہوتی ہیں، اور حجابہ میں سے صاحب "المغنی" کے کلام کا خطاب یہ ہے کہ حمام وغیرہ میں تصویریں نصب کرنا حرام ہے۔

- 47

$$\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} \frac{d}{dt} \right) \quad (1)$$

## تصویر ۵۱-۵۲

ہے، مزنی کہتے ہیں: "ہر کی روح کی تصویر جب موصوب کی ہوئی ہو (۱)، اور دین شیعہ نے حواء سے اور حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کلواد کے زیور میں کوئی حرق نہیں ہے، اور گھر کی فضا (حیثیت) میں اس (تصویر) سے کوئی حرق نہیں ہے، اور اس میں مکرہ و موبہ ہے جس کو نصب کر یا یا ہو (۲)۔"

اور اس کی اصل حضرت سام بن عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، چنانچہ مسند امام احمد میں حضرت لیث بن ابی سعیدؓ سے مروی ہے کہ اسوں نے فرمایا: میں حضرت سام کے پاس آیا، اور وہ ایک بے تکلیف پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، ان میں پردہ اور جنگلی جانوروں کی تصاویر تھیں، میں نے کہا: یا یہ مکرہ و موبہ ہیں؟ فرمایا: نہیں، ان میں مکرہ و موبہ صرف موبہ ہے جس کو نصب کر یا یا ہو (۳)۔"

بچوں کے مجسم اور خیمہ مجسم کھلونوں کا استعمال:  
۵۲- اگر چنانچہ کہ فقہاء کا قول مذکورہ کھلونے بنانے کے جواز کا ہے، لہذا اس کا استعمال سنا بہرہ ولی جائز ہے، قاضی عیاض نے ص ۱۰۷ سے اس کا جواز نقل کیا ہے، "وہ صحیح مسلم کی شرح میں نووی نے اس کی پیروی کی ہے، کہتے ہیں، قاضی نے کہا: چھوٹی بچیوں کے سے رخصت ہے (۴)۔"

اور چھوٹی بچیوں سے مکرہ و موبہ جو ان میں بائع نہ ہوں، خطابی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (گڑبوں) سے متعلق حضرت عائشہؓ کو رخصت اس لئے کی کہ وہ اس وقت بائع تھیں، اس جہز فرماتے ہیں: یہ بات بزم سے بہانہ نظر ہے، ہاں اس کا اتنا ہے، اس سے کہ

اس کے ساتھ ہی شافعیہ نے جن تصویروں کے مجسم ہونے کی صراحت کی ہے، ان میں وہ بھی ہے جو پتال، ستر ڈھان اور پلٹ میں ہو (۱)، اور بعض شافعیہ کے نزدیک ان کی تصویریں بھی مجسمہ (قدرت سے ڈالی ہوئی) تصویروں سے ملحق ہیں، مثلاً کہتے ہیں: میرے ہر ایک دورہ وینا جن پر تصویریں ہوں اس قسم سے ہیں جن پر نگہ نہیں کی جائے کی اس لئے کہ شریعت نے اور معاملہ کرنے کی وجہ سے وہ مجسم ہیں، ورنہ بھیر ہی نگہ کے ان کے ماریہ تعامل کرتے تھے، ورنہ ہم حسیا کہ مشہور ہے، عبد الملک بن مروان عی کے عہد میں بنائے گئے تھے اور زکشی نے بھی اسی کے مثل بات کہی ہے (۲)۔"

۵۱- یہ تو جس میں تعظیم یا اہانت ظاہر ہو اس کے حکم کا بیان ہے، ورنہ وہ جس میں دونوں اوصاف میں سے کوئی بھی ظاہر نہ ہو جیسے وہ تصویر جو کسی کتاب میں چھپی ہوئی ہو یا میز کی دراز، الماری یا پانی پر بغیر نصب کے رکھی ہوئی ہو تو منجر وغیرہ سے نقل کر کے قلیوٹی کے کلام میں ہے: جس میں حیوان کی تصویر ہو اس کا پڑنا، رومہ ماہر سی صندوق یا ہنگی ہوئی چیز میں رکھا جائے (۳)، "وہ مجسمہ الماری" کی عبارت و علامت کرتی ہے کہ حرمت نصب کر وہ تصویر ہی یک متحدہ

(۱) فتح المباری ۱۰/۸۸ ص ۹۹ شرح المسماج، حاشیہ اربعہ فی ص ۲۷۷، نہایۃ المحتاج ۱/۱۹ ص ۱۹۷ تحت المحتاج بحمدہ المشرقی ۷/۳۲ ص ۳۲۲ اسی الطالب ص ۲۲۶، افسی ۷/۱۰۔

ہر ایک مجسم (ان تصویروں کا) ہونا چاہئے جو استعمال کے من تمام آلات میں ہوئی ہیں جس کو نصب نہیں کیا جاتا جیسے بچہ، پھری ہو اگر ضرب یز (ان تصویروں کا ہونا چاہئے) جو سترخونوں کے فرش و درختوں میں ہوتی ہیں یز ان تصویروں کا جو مصنوعی خود کار و استعمال کے لئے تیار کئے گئے آلات اور سامان میں ہوتی ہیں، جیسے وہ تصویریں جو استعمال کے لئے تیار کئے گئے حیرت میں ہوتی ہیں۔

(۲) الماری علی اسی الطالب ص ۲۲۶ نہایۃ المحتاج ۱/۱۹ ص ۱۹۷۔

(۳) المسماج بحمدہ المشرقی ۷/۳۲ ص ۳۲۲۔

(۱) فتح المباری ۱۰/۸۸ ص ۹۹ شرح المسماج بحمدہ المشرقی ۷/۳۲ ص ۳۲۲۔

(۲) المسماج ۸/۳۸۲۔

(۳) المسماج ۷/۱۳ طبع احمدیہ، و فرمایا: اس کی تصدیق ہے۔

(۴) فتح المباری ۱۰/۵۲ شرح انووی علی مسلم ۱۱/۸۲ شرح المسماج ص ۲۴۔

### تصویر ۵۳-۵۶

مرضی ہوتی تو اپنے چھوے بچوں کو بھی رھوتے تھے، مارے کو لے کر مسجد جاتے تھے، اور ہم ان کے لئے اون سے کھلونے تیار کیا کرتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو وہ کھلوا اس کو دیتے تھے، ماں تک کہ وہ ان کا وقت پھینا تھا۔

۵۵- غالبہ یہ شیطانی کاٹنے میں منہ میں کھلوا بغیر سر کا ہوا کتے ہوئے سر کا ہوا، جیسا کہ نذر چکا ہے "اور ان کی مر" یہ ہے کہ نذر باقی رہنے والا (محمد) مر ہوا مر جسم سے حدود ہوتا جا رہا ہوگا جیسا کہ نذر چکا، "اور ان حضرات نے فرمایا: ولی کے سے پنی پرورش کے تحت رہنے، ولی چھوٹی بچی کے لئے شق کرنے کے مقصد سے اس کے مال سے بغیر تصویر، کھلوا شریعہ تصریح کے مطابق جائز ہے (۲)۔

ایک کپڑے پہننا، جن میں تصویریں ہوں:

۵۶- حنیہ اور مالکیہ کے برائے ایک کپڑے پہننا مکروہ ہے جن میں تصویریں ہوں، حنیہ میں سے صاحب "نحاسہ" کہتے ہیں: "اس میں مار پڑھیں" میں حنیہ کے یہاں اس صورت میں کرابت رائل ہو جائے لی جب آدمی تصویر کے اوپر اس کو چھپانے والا ہو، ایک ایسا لے، (ایسا) کرے تو اس میں مار مکروہ نہیں ہے (۳)۔

ثانیہ کے برائے ایک کپڑے کا پہننا جس میں تصویریں ہوں جائز ہوتا جبکہ اسوں نے صراحت کر دی ہے کہ پہننے جانے والے کپڑے میں تصویر (مکرہ) ہے، پس پہننا اس کو مکروہ نہیں رہتا

- (۱) حنیہ: "اس کان أصبح صانعا۔" کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰۰ طبع انتہی) اور مسلم (۲/۹۹۲ طبع النجفی) نے کی ہے۔
- (۲) کتاب النکاح ۲۸۰ شرح النجفی ۲/۲۹۳، وصاف ۵/۳۳۱۔
- (۳) ابن ماجہ ۱/۲۶۶، الترمذی علی صغیر ۲/۲۰۴۔

غیر بغیر میں حضرت عائشہؓ پچود سال کی تھیں، رما غزوہ تبوک تو آپ اس میں قطعی طور سے بالغ ہوئی تھیں (۱)، لہذا اس میں اس کی ولایت ہے کہ رخصت صرف نہیں پر منحصر نہیں ہے جو ان میں مانا ہی ہوں، بلکہ جب تک اس کی ضرورت باقی ہو، بلوغ کے بعد کے مرحلہ تک بھی (رخصت) متعدی ہو جائے گی۔

۵۳- اور اس رخصت کی علت "ولایت کی تربیت کے کام کا ان کو عادی بنانا ہے، اور عیسائی کے حوالہ سے نقل گزر چکی ہے کہ بچوں کو مانوس اور خوش کرنا بھی علت ہے (۲) اور اس سے ان کو نشاط، حاجت فرحت، چمکی نشوونما اور مزہ پہنچنے کا (مذہب) حاصل ہوتا ہے، تو اس بنیاد پر بچوں میں صرف لڑکیوں تک معاملہ محدود نہیں رہے گا، بلکہ لڑکوں کی طرف بھی توجہ دکر جائے گا، اور اس کی صراحت کرنے والوں میں امام ابو یوسف بھی ہیں، چنانچہ "الغلیہ" میں ان سے منقول ہے: کھلوا بیٹنا اور بچوں کا اس سے کھینا جائے (۳)۔

۵۴- لڑکیوں کے ساتھ ساتھ بچوں کے لئے ہا تصویر کھلونوں کے جواز کو مؤکد کرنے والی چیزوں میں وہ حدیث بھی ہے جو صحیحین میں حضرت رقیہ بنت معوذ انصاریہؓ سے ثابت ہے کہ وہ کہتی ہیں: "ارسل رسول اللہ ﷺ غداة عاشوراء الى قرى الانصار التي حول المدينة: من كان أصبح صائما فليتم صومه، ومن كان أصبح مفطرا فليتم بقية يومه" (رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کی صبح مدینہ کے رومہ انصاریوں کی۔ بتیوں میں پیغام بھیج کر جس سے روزہ کی حالت میں صبح کی ہے وہ اپنا رومہ پورا کرے، اور جس نے بغیر روزہ رکھے صبح کی ہے وہ اپنا بقیہ دن پورا کرے)، چنانچہ اس کے بعد اس کا روزہ ہم بھی رکھتے تھے اور اللہ کی

(۱) فتح الباری ۵/۵۷۷۔

(۲) انصاف لثعلب لابن ۳/۹۷، الحدیث ۳۳۸۔

(۳) ابن ماجہ ۱/۲۶۶، الترمذی ۲/۲۰۴۔

## تصویر ۵۷-۵۸

ہمارے علماء کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ جو تصویر نماز میں راست کا اثر نہ  
باتق ہو اس کا باقی رکنا مکروہ نہیں ہے اور "افتح" وغیرہ میں صریحت  
کی ہے کہ چھوٹی تصویر گھر میں مکروہ نہیں ہے اور "فتو" ہے کہ حضرت  
ابو ہریرہؓ کی انگلی میں دکھایا گیا ہونی تھیں۔

اور "تارخانیہ" میں ہے: "اگر چہ مدی کی انگلی پر تصاویر ہوں تو  
مکروہ نہ ہوگا۔" اور اس کا حکم پانچوں کی تصویروں کی طرح نہیں ہوگا  
اس لئے کہ یہ چھوٹی ہے (۱) اور بعض صحابہؓ سے نقل نزع کی ہے کہ  
اسوں نے انگلیوں پر تصویریں استعمال کیں، چنانچہ حضرت عمر بن  
ابن حفصہؓ کی انگلی کا نقش ایک گوارا سوئے ہوئے آدمی تھا، اور  
حضرت عبداللہ بن ابی مرثدہؓ کا نقش دو سارس اور حضرت نعل بن مقرنؓ  
کی انگلی پر بارہ شمشاد تھا (۲)۔

اور نفع حنیفہ کے رد ایک چھوٹی تصویروں کا حکم بڑی تصویروں  
سے مختلف نہیں ہے، بلکہ یہ تصویر جو مکروہ نامیہ پر ہوتی ہے، ثانیہ  
کے یہاں چھوٹی ہونے کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس سے چار ہے کہ وہ  
مختص (پائل) ہوتی ہے جیسا کہ مزرعہ پکا ہے، اور حنا بد نے  
صراحت کی ہے کہ ایسی انگلی میں پہننا چاہئے جس میں تصویر  
ہو (۳)۔

### تصویروں کی طرف دیکھنا:

۵۸- مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک حرام تصویریں دیکھ حرام ہے  
لیکن جب ان کا استعمال مباح ہو، جیسے کہ وہ فی ہوتی یا ممہیں ہوں تو

(۱) ابن ماجہ ۱۷۱، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴

بعد ان نقش تصویر کی طرف دیکھنے سے بدرجہ اولیٰ حرمت مصاہرت نہیں پیدا ہوئی (۱)۔

۵۹- ثانویہ کے نزدیک پانی یا آمینہ میں، یہ خود شہوتی سے ہو، حرام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: اس سے کہ یہ صرف عورت کا خیاں ہے۔ عورت نہیں ہے۔ اور شائبہ جو کہتے ہیں: حیواں کی یہی تصویریں، عینا جاز ہے جو انہی ہوتی نہ ہوں یا یہی حرمت میں ہوں جن کے ساتھ دوزندہ نہیں رہتے، جیسے کہ کاسریہ اور میانی مہرکن ہوا ہو۔ یا ہیٹ چنے ہوئے ہوں، اور یہی سے سایہ کے معروف خیاں کے دیکھنے کا جواز معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ پیٹ پٹنے ہوئے مائے ہوتے ہیں (۲)، صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أرىك في المنام، يعني، بك الملك في سرقه من حبري، فقال لي هذه امرقك، فكشفت عن وجهك الثوب، فإذا أنت هي" (۳) تم مجھے خواب میں اس حال میں دکھائی گئی کہ فرشتہ تم کو ریشم کے ایک ٹکڑے میں لایا، اور اس نے مجھ سے کہا: یہ تمہاری بیوی ہے، چنانچہ میں نے تمہارے چہرہ سے کپڑا ہٹا دیا تو وہ تم ہی تھیں، ابن حجر کہتے ہیں آخری کے یہاں: امرق طریق سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے: "لقد بول جبريل بصورتني في راحته حين مر رسول الله ﷺ، ان يتروحني" (حضرت جبریل علیہ السلام اپنی تھیلی میں میری تصویر لے کر مارے ہوئے جس وقت آپ ﷺ کو مجھ سے نکاح کا حکم دیا)، چنانچہ اس حدیث میں مرد

ساکو دیکھنا حرام نہیں ہوگا۔

دیکھنے کی حرمت کی علت بیان کرتے ہوئے درود کہتے ہیں: اس لئے کہ حرام کو دیکھنا حرام ہے (۱)۔

حناہ کے نزدیک حرام تصویر کی طرف دیکھنا اس کے تصویر ہونے کی حیثیت سے حرام نہیں ہوگا۔

ابن قدامہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ جب شام آئے تو عیسائیوں نے ان کے لئے کھانا تیار کیا اور ان کو دعوت دی، آپ نے پوچھا: کھانا کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: گھر میں تو آپ۔ حائے سے انکار کر دیا، اور حضرت علیؓ سے کہا: لوگوں کو لے جایا، کھانا کھائیں، چنانچہ حضرت علیؓ لوگوں کو لے گئے اور رجا میں داخل ہوئے۔ اور آپ نے یہ لوگوں سے کہا: کھانا کھاؤ، اور حضرت علیؓ تصویر میں کی طرف دیکھنے لگے اور کہا: میرا دشمن کے لئے یا تھا، اور نہ آتا ہے، اور کھانا کھا پیتے (۲)۔

حنفیہ کے یہاں، ہم کو اس کے بارے میں کوئی مصلحت نہیں ملی، لیکن ابن عابدین کہتے ہیں: کیا نقش تصویر کی طرف شہوت سے دیکھنا حرام ہوگا؟ محل تراویح ہے، اور میں نے اس کو دیکھا نہیں ہے، بعد از چوتھ کر پڑ جائے۔

تو اس کا ظاہر یہ ہے کہ شہوت نہ ہوئے پر یہ حرام نہ ہوگا۔

ملا وہ از میں دوسرے مذاہب کے بجائے مسلک حنفیہ کی یہ بات معصوم ہے کہ وہی جب شہوت کے ساتھ کسی عورت کی مخصوص شرمگاہ دیکھے تو اس سے حرمت مصاہرت ہو جاتی ہے، عیناً آراء میں میں شرمگاہ کی صورت (عکس) دیکھے تو اس سے حرمت نہیں پیدا ہوتی ہے، اس لئے کہ اس نے اس کا عکس دیکھا ہے، خود اس کو نہیں دیکھا،

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۵/۲۳۸، ۲۸۱/۲۔

(۲) اہلبیوی علی شرح لمہاج ۴۰۸/۳، حلیہ الباجری علی ابن کاسم ۳۱، ۹۹/۲۔

(۳) حلیہ الباجری علی شرح لمہاج ۴۰۸/۳، حلیہ الباجری علی ابن کاسم ۳۱، ۹۹/۲۔

(۱) شرح مختصر غیل، حاشیہ لدوقی ۳۳۸/۲، حلیہ البیوی علی شرح لمہاج ۳۹۷/۳۔

(۲) اہلبیوی علی شرح لمہاج ۳۹۷/۳۔

کے اس عورت کی طرف نگاہ نہ کرنے کا ذکر ہے جس کی طرف دیکھنا حلال ہوتا ہے، جب تک کہ زری ہوئی تفصیل اور اختلاف کے مطابق تصویر حرام نہ ہو، واللہ اعلم۔

اسی جگہ داخل ہونا جہاں تصویریں ہوں:

۶۰- اس جگہ داخل ہونا جائز ہے جس کے داخل ہونے والے کو معلوم ہو کہ اس میں حرم طور پر تصویریں نصب ہیں، اور چہ دخول سے پہلے اس کو جانتا ہو، اگر داخل ہو جائے تو دیکھنا اس پر واجب نہیں ہوگا۔

یہ سب حنا بلہ کا مسلک ہے، بخل کی روایت میں امام احمد نے اس شخص سے فرمایا جس نے ان سے یہ کہہ کر سوال کیا تھا کہ جب ان کے درمیں دست خوان رکھتے وقت ہی تصویریں دیکھ تو کیا نکل جائے؟ فرمایا: ہم پر تنگی نہ رہے، جب تصویریں دیکھیں تو ان سے روک دے یعنی اٹھ کر مرواوی ”صحیح الفروع“ میں کہتے ہیں: یہ حنا بلہ کے اقوال میں سے صحیح قول ہے، امام احمد کے کلام کا حوالہ یہی ہے، ”معنی“ میں ہی پرہیز کیا ہے، بلکہ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں حضرت ام ایمنہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تیر سے قال نکالتے ہوئے تصویریں دیکھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”قاتلہم اللہ! لقد علموا انہما لم يستقسما بها قط“ (۱) (اللہ ان کو ملاک کرے، وہ جانتے تھے کہ

(۱) حدیث: ”دخل الکعبۃ فرأی فیہا صورۃ یبراہیم۔“ کی روایت بخاری (صحیح ۳۶۸ طبع انتقیر) نے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے اور عروسی نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی حدیث کی روایت کی ہے ”دخلت علی رسول اللہ ﷺ فی الکعبۃ فرأی صورۃ لدھا بقاء لابیہ بہ فصور بہ الصورۃ“ (میں کعبہ میں رسول اللہ کے پاس داخل ہوا آپ کے کچھ تصویریں دیکھیں، پانی مگولا، میں پانی لے آیا تو آپ ﷺ نے پانی

ان میں نے کبھی تیر سے قال نہیں کیا)، اس حضرت کا کہنا ہے: ”اور اس لئے بھی کہ میںوں پر حضرت عمرؓ کی شرط میں یہ بھی ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے اپنے رجا گھر ہوں کے دروازے شہدہ کر لیں، تاکہ اس میں رات گزارنے کے لئے داخل ہوں، نیز رادھیروں کے لئے ان کے چوپایوں کے ساتھ (رجا گھر ہوں کے دروازے کھول دیں) اور اسوں نے مسلمانوں کے ساتھ حضرت علی کے رجا گھر میں داخل ہونے اور تصویر دیکھنے کا واقعہ (جیسا کہ ذکر چکا ہے) ذکر کیا ہے۔ اس لوگوں نے کہا: اور اس سے وہ حدیث مانع نہیں ہوگی کہ وہ جگہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو“ اس لئے کہ یہ حدیث ہم پر اس میں داخل ہونے کی حرمت میں ثابت کر رہی ہے جیسے کہ ہم پر ہی ایسے گھر میں دخول کی ممانعت میں ثابت کر رہی ہے جس میں تاجنہی یا خاص ہو یا نہ ہو، یہ وہی ہے کہ اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (۱)۔

۶۱- اسی طرح ہمارے مسلک مائلیہ کا منہ تمام تصویروں کے بارے میں ہے جو ان کے مسلک کے مطابق حرام وضع پر نہ ہوں یا غیر تمام تصویریں ہوں، اور ہیں حرام تصویریں (یعنی تمام تصویریں جو حرام وضع پر ہوں) تو ان کی وجہ سے دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہوگا، جیسا کہ آرہا ہے اور ان کے کلام میں ہم کو کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اسی جگہ داخل ہونے کا حکم واضح کرتی جہاں تصویر ہو۔

۶۲- اس کے بارے میں شافعیہ کے مسلک میں اختلاف ہے، اور ان کے یہاں رائج یہ ہے (اور یہی حنا بلہ کا رجوع قول بھی ہے) کہ ایسی جگہ داخل ہونا حرام ہے جہاں حرام وضع پر تصویریں نصب

تصویر پر دے مارا) ابن حجر نے فتح الباری میں اس کی تصحیح کی ہے (۳۶۸ طبع انتقیر)۔

(۱) انہی ۷/۸، الاصابہ ۳۶۸/۸، الفروع ۳۰۷/۵۔

ہوں، کہتے ہیں: اس لئے کہ فرشتے ایسی جگہ داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، امام شافعی کہتے ہیں: اگر ایسی جگہ کی روح تصویریں دیکھتے تو جہاں یہ تصویریں ہیں اس گھر میں داخل نہ ہو، بیش طیکہ وہ صلب کی ہوئی ہوں، روہ کی نہ جاتی ہوں، اور اگر روہ کی جاتی ہوں تو داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور شامعیہ کا وہ قول یہ ہے کہ دخول حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے، یہی صاحب "القریب" صید لائی، امام (یعنی امام احمد بن) حنبلہ نے فرمایا "الوہیہ" میں، اسنادی کا قول ہے۔

اس حضرت کا کہنا ہے کہ یہ درست اس صورت میں ہے جب تصویریں بیٹھنے کی جگہ میں ہوں، چنانچہ اگر رگاد یا نشست کے در و در سے دم ہوں تو مکروہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ گھر سے باہر کی طرح ہوں گی اور کہا گیا: اس لئے کہ گزرگاد میں وہ مہمن (پامال) ہوں گی (۱)۔

یہی جگہ کی دعوت قبول کرنا جس میں تصویریں ہوں:

۶۳- دینہ کی دعوت یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا جمہور کے نزدیک واجب ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "من لم یجب الدعوة فقد عصی اللہ ورسولہ" (۲) (جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی) اور کہا گیا کہ یہ سنت ہے اور کسی موقع کی دعوت قبول کرنا واجب ہے۔

اور تمام حالتوں میں اگر اس جگہ حرام اللہ میں تصویریں ہوں یا اسی کے مثل کوئی اور کھلی برائی ہو، اور دعوت میں بلایا ہوا شخص آنے سے پہلے اس کو جان لے تو فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ دعوت قبول کرنا

(۱) امام شافعی رحمہ اللہ ۱۸۲ مطبوعہ الکلیات لا درہم تحتہ الفتاویٰ ۴/۲۳۳، اسکی المطاب ۳۲۱/۳۲۲۔

(۲) حدیث: "من لم یجب الدعوة فقد عصی اللہ ورسولہ" کی روایت مسلم (۱۰۵۵/۴ طبع المجلد) نے حضرت امیر مومنین کی ہے۔

واجب نہ ہوگا، اس لئے کہ دعوت دینے والے نے منکر (کھلی ہوئی برائی) کا ارتکاب کر کے خواہ اپنی حرمت (احترام) کو ہتھکڑیا ہے۔

لہذا اس کی ذمہ داری کے طور پر اس کے فعل سے روکے کے سے قبولیت (دعوت) ترک کر دی جائے گی، اور بعض لوگ جیسے شافعی کہتے ہیں: اس وقت دعوت کو قبول کرنا حرام ہے۔

چہ کہا گیا ہے کہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے حاضر ہونے پر اس کو مانا یا جائے گا یا اس کے لئے اس کا نام نہیں ہوگا اس سے اس کا حاضر ہونا واجب ہو جائے گا (۱) اور مسئلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جس کو "دعوت" کی اصطلاح میں دیکھا جائے۔

حرام تصویر کے ساتھ اس صورت میں کیا کیا جائے جب وہ کوئی ایسی چیز ہو جس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے؟

۶۴- تصویر کو اس کی حرام وضع سے ایسی وضع کی طرف نکال دینا چاہ جس سے وہ حرمت سے نکل جائے، اور اس کو کلی طور پر تلف کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر وہ نصب کی ہوئی ہو تو اس کا اتار دینا کافی ہوگا۔

پھر اگر اس کی جگہ میں اس کا باقی رکھنا ضروری ہو تو منکر کا بدن سے فائدہ دینا یا سیر یا بیٹ پھار دینا اور اسے چھو دیکھنا یا اس کا مانا دینا یا کسی ایسے چیز سے اس کا مانا دینا جو اس کے شکائے تم سے یا تصویر اگر ان چیزوں میں سے ہو جس کا ہوا ان میں سے ہوتا ہے تو اس کا ہوا مانا کافی ہوگا، اور اگر تصویر نکلے ہوئے کپڑے پر نصب کئے ہوئے ہو تو میں بتاؤ یہ کافی ہوگا کہ اس پر اس طرح بنائی کر دے جو اس کا صاحب لے، اس کا بدن کہتے ہیں: اگر وہ کسی

(۱) الدعوات ابن ماجہ ۲۲۱/۵، الحرق علی لیل ص ۳۳۳، اسکی المطاب ۳۲۵/۳۲۶، یعنی ۸/۷۸، ص ۳۳۶/۸، کثرت الفتاویٰ ۱۷۰/۵۔



## تصویر ۶۵-۶۶

دھاگے سے (سر کے پٹی حالت پر باقی رہتے ہوئے) سر کو نسیم سے کاٹ دے تو یہ براہستہ فی غی نہیں کرے گا، اس لئے کہ بعض پرہیزگار کٹھنہ دہاتے ہیں، لہذا اس سے کانا تحقیق نہیں ہوگا (۱)۔

۶۵- اس مسئلہ کی دلیل حضرت علیؓ کی یہ حدیث ہے ”بعثہ الی المدینہ و امرہ لی یسوی کل قبر، ویکسر کل صم، ویظمس کل صودۃ“ (۲) (نبی کریم ﷺ نے ان کو مدینہ بھیجا، اور اس کو حکم دیا کہ ہر قبہ پر ایسا زور دے کہ بت توڑ دے۔ اور ہر تصویر کے سر کے پیریا مٹائے یا اس میں بائیں اس کے منہ کی صورت میں اختلاف ہے جب تصویر اس کے پیچھے ہو، ”رذیہ و قوی اس کا مکر وہ ہونا ہے، اور اگر اس کے چہرے کے نیچے یا پیشانی کی جگہ پر ہوا بشرطیکہ اس پر محدود نہ کرنا ہو یا اس کے ماتھ میں ہو، یا وہ کسی بنو دیہی کی پٹے سے سے چھپی ہوئی ہو یا وہ چھوٹی ہو تو مکر وہ نہ ہوگا، اس لئے کہ چھوٹی تصویر کی عبادت میں کی جاتی ہے، لہذا اس پر بت کا حکم نہیں ہوگا (۱)۔

اور اس حدیث کی سند احمد کی روایات میں یہ باتیں وارد ہوئی ہیں کہ وہ تصویر کو آلودہ یا سیاہ کر دیں، یا تراش دیں یا زریں، سر گرانے کی رو بہت صحیح ہے (۳) اور ان روایات میں سے کسی میں تصویر کا توڑنا یا تکلف کرنا نہیں ہے جیسا کہ بتوں کو توڑنے کی صراحت ہے، اور اس پر وہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی حدیث بھی دلیل ہے جس میں تصویریں تھیں، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اعزہ عسی“ (اس کو میرے پاس سے ہٹا دو) اور ایک روایت میں ہے: ”انہ ہتکہ ہمدہ“ (آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے چاک کر دیا) اور دوسری میں ہے: ”انہ امر بحملہ و ساند“ (اس سے تکیہ ہٹانے کا حکم دیا)۔

## تصویریں و نمازی:

۶۶- اس بات پر فقہ متفق ہیں کہ جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس

(۱) ابن ماجہ ۱/۳۶۱، کشاف ۱/۲۸۰، ۵/۵۰۷، ۵/۵۱۱، المغنی ۵/۵۱۷، فتح الباری ۱۰/۳۹۲، اسنی الطالب ۲/۲۶۳، الخطاوی علی مدار ۲/۲۷۳۔

(۲) حدیث کی تخریج (فخر نمبر ۲۳) میں گزر چکی ہے۔

(۳) سند احمد، تحقیق احمد شاہ کرمی، حدیث نمبر ۱۳۳۸ اور دوسری روایات حدیث نمبر ۱۵۷۷، ۱۵۸۰، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷

۱۔ وہ تصویر (مکروہون) جو گھر میں اس کے پیچھے یا حجت میں اس کے  
پہلو یا اس کے کسی پہلو کی طرف ہو، رہا تصویر وہ پر عبدہ سنا تو وہ شت  
تقی الدین بن تیمیہ کے نزدیک مکروہ ہے، ”المکروہ“ میں فرماتے  
ہیں: یہ مکروہ نہیں ہے، اس سے کہ اس پر یہ بات صاف نہیں آتی کہ  
اس نے اس کا رشتہ کر کے نماز پر حجتی ہے، اور اس کا ایسا نگاہ لے رہا  
جس میں تصویر ہو یا یہ کچھ یا اس جیسی چیز جیسے دینار یا درہم انما  
جس میں تصویر ہو مکروہ ہوگا (۱)۔

۲۔ لکھ کے یہاں ہم نے اس مسئلہ سے تعرض نہیں پایا، البتہ  
انہوں نے مسجد کے قبلہ یا اس کے کسی جزء میں نقش و نگار بنانے کا ذکر  
کیا ہے جیسا کہ اس کے بعد آئے گا۔

کعبہ، مسجدوں اور عبادت کی جگہوں میں تصویریں:

۶۷- عبادت کی جگہوں کو تصویروں کے وجود سے پاک رکھنا  
چاہئے تاکہ معتمد ان کی عبادت تک نہ پہنچ جائے، جیسا کہ حضرت  
بن عباس کا قول گزر چکا ہے کہ قوم نوح کی اپنے بتوں کی عبادت  
کرنے کی اصل یہ تھی کہ وہ نیک لوگ تھے، پھر جب وہ مر گئے تو انہوں  
سے ان کی تصویریں بنالیں، پھر ان کی عبادت کی ”یہ بھی گزر چکا ہے  
کہ عقبہ میں سے بعض تصویر کے وجود کے ساتھ نماز کی رُکاوٹ کے  
قابل ہیں، اگرچہ وہ مصنی کے پہلو کی جانب یا پیچھے یا اس کے محلِ سجود  
میں ہو، اور مسجدوں کو اسی طرح مکروہات سے بچایا جائے گا جیسا کہ  
حرم سے بچایا جاتا ہے۔

۶۸- حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں وارد ہوا ہے: ”دخل  
الكعبة فرأى فيها صورة إبراهيم وصورة مريم عليهما  
السلام فقال: أفا هم فقد سمعوا أن الملائكة لا تدخل

بنا فيه صورة، هذا إبراهيم مصور فما له يستقسم“ (۱) نبی  
کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں حضرت ابراہیم اور  
حضرت مریم علیہما السلام کی تصویریں پائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
جہاں تک ان کا تعلق ہے تو انہوں نے سن رکھا تھا کہ یہ گھر میں  
فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو یہ حضرت ابراہیم کی تصویر  
بنائی ہوئی ہے تو انہیں کیا ہوا کہ قال نکال رہے ہیں) اور ایک  
روایت میں ہے: ”أنه لما رأى الصور في البيت لم يدخل  
حتى أمر بها فمحيته، ورأى إبراهيم ومريم عليهما  
السلام بمذبحهما الأبرام فقال: فاتمهم الله، والله إن  
استقسما بالأبرام لقط“ (۲) (آپ نے جب بیت اللہ میں  
تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے ان کے  
بارے میں حکم دیا، اور ان کو ناپا کیا، اور حضرت ابراہیم و مریم علیہما  
سلام کو، کیونکہ ان کے ہاتھوں میں تیر ہیں تو آپ ﷺ نے  
فرمایا: اللہ انہیں ہلاک کرے، اللہ کی قسم انہوں نے کبھی بھی تیروں  
سے نال میں نکالی)۔

اور حدیث میں وارد ہے: ”أن النبي ﷺ أمر بالصورة  
كلها فمحيته، فلم يدخل الكعبة وفيها من الصور  
شيء“ (۳) (نبی کریم ﷺ نے تمام تصویروں کے بارے میں حکم  
دیا تو ان کو ناپا دیا گیا اور آپ ﷺ اس حال میں کعبہ میں داخل نہیں  
ہوئے کہ اس میں تصویریں ہیں میں سے کچھ بھی ہو)۔

(۱) کعبہ میں آپ ﷺ کے داخل ہونے کے سلسلے میں حضرت ابن عباسؓ کی  
حدیث سے منقول دونوں روایتیں بخاری (صحیح ۶۷۷۷) و معجم المستقر ۷۷۷  
نقل کی ہیں۔

(۲) حدیث ”أمر بالصورة“ کواری میں ”أجر مكة“ (۱۰۳۰) مع  
کردہ مکتبہ خیاط) میں ایک دوسرے کو توہم سے پہنچانے والے کئی صحیح طرق  
سے بیان کیا ہے۔

میں داخل ہوا اور ان میں نماز پڑھنا مذہب کے صحیح قول کے مطابق بغیر کراہت جائز ہے۔

اور حنا بلہ کے ایک ہرے قول میں، وہ بھی حنفی کا بھی قول ہے ان میں داخل ہوا گھروہ ہے۔ اس سے کہ وہ شیاطین کی تاجگاہ ہوتے ہیں۔ اور اٹھٹا فیہ کہتے ہیں: مسلمان کے سے سے رجا میں داخل ہوا حرام ہے جس میں مطلق تصویریں ہوں۔

چوتھی: تصویروں کے احکام:

الف- تصویریں اور ان کے ذریعہ معاملات:

۷۰۔ وہ تصاویر جن کا بنانا حلال ہے، جیسے مالکیہ کے نزدیک مطلقاً مسطح تصویریں اور کائی ہوئی تصویریں، بچوں کے کھلونے، مٹھائی اور ان چیزوں میں تصویریں جو جلد شرب ہو جاتی ہیں وغیرہ، اس تفسیر اور اختلاف کے مطابق بوزر چکا ہے، اس کی شریعہ فراموش کرنا، ان کے بنانے کا حکم دینا، ان کے بنانے پر چارہ کرنا صحیح ہے، ان کی قیمت حلال ہے، اور ان کے بنانے پر لی جانے والی اجرت حلال ہے، یہی حکم اس پر جاری ہونے والے تمام معاملات کا ہے اور ولی کے لئے جائز ہے کہ اپنی پرورش میں موجود بچی کے لئے اس کے مال سے ملنے والے شریعہ، اس لئے جیسا کہ گزر چکا ہے، اس میں شق کرانے کی منسلک ہے۔

۷۱۔ وہ تصاویر جن کا بنانا حرام ہے تو عمرات کے عام قاعدہ کے مطابق ان کے بنانے کا اجارہ حلال نہ ہوگا، اور اہل سنت و اہل حق بنانے کا حکم دینا، ان پر اعانت کرنا (بھی) حلال نہ ہوگا، قیود بی کہتے ہیں: "حرام پیشہ مرت کو مانتا رہتا ہے جیسے مصور، مرناروی نے

و مصیبتیں میں حضرت عائشہ سے مرہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب مرض کی تکلیف ہوئی تو آپ کی بعض ازواج نے ایک رجا گھر کا فرمایا جس کو انہوں نے سر زمین حشد میں دیکھا تھا جس کو ماریہ کہہ جاتا تھا، ورام سلمہ ورام حبیبہ رض حشد آچکی تھیں تو انہوں نے اس کی خوبصورتی و تصویروں کا فرمایا تو آپ نے اپنا راجہ یا ہر فرمایا: "اولئك اذاعت فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجداً، ثم صودوا فيه تلك الصور، اولئك شرار الخلق" (ان لوگوں کا جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تھا تو اس کی قبر پر ایک مسجد بنا دیتے تھے، پھر اس میں یہ تصویریں بنانا دیتے تھے، یہ بدترین خدائن ہیں) اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ مسجدوں میں تصویریں حرام ہیں، واللہ اعلم۔

۷۲۔ رجا گھروں وغیرہ میں عبادت گاہوں میں تصویریں: ۶۹۔ ان رجا گھروں اور عبادت گاہوں کی تصویروں سے تعرض نہیں کیا جائے گا جن کو صلح کے ذریعہ اسلامی علاقوں میں باقی رکھا گیا ہو جب تک کہ وہ اندر ہوں۔

۷۳۔ ممبر کے رجا ایک یہ مسلمانوں کے رجا گھر میں داخل ہوئے سے مانع نہ ہوں گی، اور "یعنی" کے حوالہ سے یہ گزر چکا ہے کہ حضرت علی مسلمانوں کو لے کر رجا میں داخل ہوئے، اور تصویر میں کو دیکھنے گئے، اور حضرت عمرؓ نے اہل رجا پر شرط رکھی کہ وہ اپنے گرجا گھروں کے دروازوں کو وسیع کریں تاکہ مسلمان اور گزرنے والے اس میں داخل ہوں۔

اس سے حنا بد کہتے ہیں کہ مسلمان کے لئے رجا گھر "رہیسا

(۱) انہی ۷۲، ۷۳ اور ۷۴ ص ۲۹۱ میں ملایا ہے، شیخ میرزا ابوالحسن علی شریعہ ص ۲۳۵، ۲۳۶

(۲) حدیث: "اولئك اذاعت فيهم الرجل الصالح" کی روایت بخاری، شیخ ۵۲۳ طبع انتقیر اور مسلم (۲۷۱ طبع انتقیر) سے کی ہے۔

شدہ اختیار کیا ہے، چنانچہ انہوں نے جیسا کہ ”تختہ النجاشی“ میں ہے، مصور کے لئے قیمت مثل مقرر کی ہے۔

۷۱۔ جن تصویریں کا رکھنا اور استعمال کرنا حرام ہوتا ہے تمام محرمات کی طرح اس کی خرید و فروخت کرنا، سب کرنا، ان کو بیعت رکھنا، رہن رکھنا، اس کی حفاظت پر جادہ کرنا، وقف کرنا اور اس کی ہبست کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”ان الله ورسوله حرم بيع الحمر والحمية والحويو والاصنام“ (۱) (اللہ اور اس کے رسول نے شرب، مہر، رخنہ، اور بتوں کی فروخت کو حرام قرار دیا ہے) اور جو اس میں سے کسی چیز پر شریعت لے گا تو وہ ضیعت مانی ہوگی جس کا صدقہ کرنا لازم ہوگا، ان تیسہ کہتے ہیں: اور اس کے مالک کے پاس اس کو وہ ایسی نہیں یا حائے گا، اس لئے کہ وہ چاروں طرف وصول کر چکا ہے، جیسا کہ شراب اٹھانے والے جیسے لوگوں کے بارے میں امام احمد نے صراحت کی ہے، اور اس پر امام مالک کے اصحاب و روایتوں نے صراحت کی ہے۔

۷۲۔ یہ اس صورت میں ہے جب حرام تصویر میں اس کی حرام تصویر کے علاوہ کوئی اور منفعت نہ ہو، اور اگر کچھ تبدیلی کے بعد وہ کسی منفعت کے لائق ہو جائے تب بھی بلاغیہ کے حکام کا ظاہر اس کی ممانعت ہے۔

رہی ثانوی کہتے ہیں: بصیرت کے باب میں امام کے حکام کا اقتضا اس حال میں بیعت کی صحت کا ہے، اور اس میں کوئی اختلاف نہ ہوا چاہئے، اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے جس کو ”الردعہ“ میں متولی سے اس صورت میں نہ کی بیعت کے بارے میں تعلق غل یا ہے، اور اس کی مخالفت نہیں کی ہے جب وہ شرط بیعت کے موافق (یا اس) کے

(۱) حدیث ”ان الله ورسوله حرم بيع الحمر والحمية والحويو والاصنام“ کی روایت بخاری (صحیح ۳۲۳۴ طبع انتقادی) اور مسلم (۳۸۷۷ طبع النجاشی) نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے۔

لائق ہو، ورنہ نہیں، اور ان کے مثل وہ ہے جو ”الردعہ“ میں حاشیہ ابن عابدین میں ہے: بچہ کو مانوس کرنے کے مقصد سے ٹھیکرے (نی) کا تیل یا گھوڑا شریعہ تو صحیح نہیں ہوتا اور اس کی کوئی قیمت نہیں ہے، اور اس کے برخلاف یہ بھی نہیں صحیح ہوگی اور اس کو تلف کرنے والا ضامن ہوگا، اور اگر وہ مزیید قتل کا ہوتا ظاہر کے مطابق بالاتفاق جائز ہے، اس لئے کہ اس سے نفع حاصل نہیں ہے، اور امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ خلوئے شریعہ اور بچوں کا اس سے کھینا جائز ہے (۱)۔

تصویریں اور آلات تصویر تلف کرنے میں ضمان:

۷۳۔ جو حضرات تصاویر کی کسی ایسی نوع کی حرمت کے قائل ہیں جو کسی متعین وضع پر استعمال ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ تصویر کو کسی وضع کی طرف نکل لینا چاہئے جس میں وہ حرام نہ ہو، اور امام بخاری نے تصویریں توڑنے پر باب باندھا ہے، لیکن اس کی صراحت کرنے والی کوئی حدیث یا اس میں کی ہے، بلکہ ایک مہر کی حدیث یعنی حضرت عائشہؓ کا قول نقل کیا ہے: ”کان النبی ﷺ لا یترک فی بیتہ شیئاً فیہ تصالیب الا نقصہ“ (نبی کریم ﷺ نے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس میں صلیب کی تصویر ہو، اگر اس کو توڑ دیتے تھے)، اور ایک روایت میں ہے: ”الا نقصہ“ (۲) (توڑ اس کو کاٹ دیتے تھے)۔ اور امام بخاری نے شاید اس سے صلیب

(۱) شرح الروضہ جامعہ لرحلی ۲، ۱۰، ۳۵۲، ۳۶، ۳۷، شرح الصواعق جامعہ اقلیوی ۳، ۵۸، ۳۲۱، ۳۲۲، جامعہ الدہلی علی بشرح الکبیر ۳، ۳۳۸، ۳۳۹، ۱۰، کتاب القناع اور ۲۸۰، وادب الشریعہ ۳، ۵۳۳، الفتاویٰ الکبریٰ لابن تیمیہ ۲۲، ۳۲۱، ۳۲۲، المحیط فی علی مرآتی اختلاص مسند ۲۲۹، ابن ماجہ بن علی الدر المختار ۳، ۴۳، تختہ النجاشی ۷۲، ۳۳۔

(۲) حدیث ”کان لا یترک فی بیتہ شیئاً فیہ تصالیب الا نقصہ“ کی روایت بخاری (صحیح ۳۸۵۱، طبع انتقادی) نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے۔

## تصویر ۷۴

چیز کی حرمت (احترام) اس کی منفعت کے باوجود ساتھ ہوگئی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ضامن ہوگا (۱)۔

تصاویر کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

۷۴۔ ان تصاویر کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے جن کے ٹوٹنے ہوئے ہونے پر قیمت نہیں ہوتی یا تنی قیمت ہوتی ہے جو نصاب کو نہیں پہنچتی۔

راماں کے علاوہ میں تو خنیہ کا مسلک، شافعیہ کے یہاں قول مرجوح اور حنابلہ کا ایک قول جو مذہب معتبر ہے، یہ ہے کہ اگر ابوالمعلب کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے، اس لئے کہ اس کے لہو کے لائق ہونے سے یہ شبہ ہو گیا کہ چور نے ہو سکتا ہے کہ نکیر کا قصد کیا ہو، اور چیز کی چوری توڑنے کی تاویل کے لئے ہو، چنانچہ یہ بات ہاتھ کاٹنے سے مانع ہوگی، لہذا حرام تصویروں میں بھی ان کے ر ایک اسی طرح کہا جانا چاہئے، اگرچہ نوٹی ہونے پر سبب تک پہنچ جائے، حنابلہ میں سے صاحب ”المقتطع“ کہتے ہیں: اگر کوئی ایسا برتن جس میں شراب ہو یا صلیب یا سونے کا بت چوری کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے، صاحب ”الانسان“ کہتے ہیں: یہی مذہب (مختار) ہے اور جمہور اصحاب اہل کے قائل ہیں، اس لئے کہ حرام صنعت کی وجہ سے شی کی حرمت (احترام) ختم ہوگئی ہے، لہذا اس کے ٹوٹنے ہوئے کی بھی ایسی حرمت باقی نہیں رہے گی کہ اس کے سبب ہاتھ کاٹنے کا اتحقاق ہو، خود چوری سے نکیر کا ارادہ کرے یا نہ کرے، اور مالکیہ کا مسلک اور ثنائیہ کے نزدیک قول اصح اس صورت میں ہاتھ کاٹنے کے، جو ب کا ہے جب نوٹی ہوئی (تصویر کی قیمت) نصاب تک پہنچ جائے۔

توڑنے پر حرام تصویروں کو قیاس کرنا مراد لیا ہے اس لئے کہ دونوں کے درمیان اس میں اشتراک ہے کہ ان کی عبادت بجائے اللہ کے کی جاتی ہے، بین آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے اس پر وہ کے بارے میں جس میں تصاویر تھیں فرمایا تھا: ”احرہ عسی“ (اس کو میرے پاس سے ہٹا دو)، اور ایک روایت میں ہے: ”امہ ہسکہ“ (آپ ﷺ نے اس کو پھیر دیا) یعنی اس کی جگہ سے کھینچی یا یہاں تک کہ وہ نصب نہیں رہ گیا، حضرت جبریلؑ کی حدیث میں ہے: ”لعمر بصبغ و سادین من المستر“ (انہوں نے پردہ سے دو عکس بنانے کا حکم دیا)، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس میں تصویر ہو اس کو تلف نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ اس کو دہرے مباح طریقہ پر استعمال کرنا ممکن ہو۔

بین حرام تصویر اگر تلف کئے بغیر نہ مٹتی ہو تو اقسام واجب ہوگا اور اس کا تصور شاذ و نادر ہے، جیسے وہ مجسم تصویر جو کسی دیوار وغیرہ میں اس طرح پیوست ہو کہ جب اس کو اس کی جگہ سے ہٹایا جائے یا سیدھا پیٹ پھاڑ جائے یا سر کاٹا جائے تو تلف ہو جائے، اور اس نوٹی کی تصویر کو تلف کرے، الا ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کو تلف سے بغیر معصیت رائل نہیں ہوسکتی۔

جو شخص کسی تصویر کو تلف کر دے جس سے نفع اٹھانا غیر حرام وضع پر ممکن تھا تو تلف کی گئی چیزوں کے ضمان کی اصل کے مطابق اس کو تلف کر دہ چیز کا اس حرام کارگیری سے خالی کر کے ضمان ہونا چاہئے۔

یہ نام بوضیفہ کے مسلک کا معتنا، ثنائیہ کا قول اصح اور مالکیہ کے کلام کا ظاہر ہے۔

در حنابلہ کے مسلک کا قیاس یہ ہے کہ تلف کرنا جائز ہے اور صاب نہیں ہوگا، اس سے کہ حرام میں استعمال کرے کی وجہ سے اس

(۱) ابن ماجہ ص ۱۹۹، ۱۹۸، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۴۸، شرح مختصر لکھنؤ ص ۲۳۳ (دیکھئے: ۱۶۵)۔

## تضییب ۱-۴

اور جہو رقبہ اس طرف گئے ہیں کہ اگر چہ ری کے ہوئے  
ور ہم وہاں پر تصویریں ہوں تو یہ ہاتھ کاٹنے کے وجہ سے نافع  
نہ ہوں، حشر کہتے ہیں: اس لئے کہ نگوں کو صرف شول  
(مالہ ری) کے سے تیار کیا جاتا ہے، لہذا اس میں کوئی تاویل نہیں  
جس کی بین حناہ کے یہاں یک قول میں اس میں تفریق ہے کہ نیک کا  
قصہ نہ ہو تا جے گا ہر اس کا قصہ نہ رہے تا جے گا (۱)  
واللہ اعلم۔

## تضییب

### تعریف:

۱- تضییب: درص کے معنی لغت میں: کسی چیز کو اچا ہے اور یک کو  
مرے میں، اخل کرنے کے ہیں، اور یکتوں یہ ہے کہ اس کے معنی  
تیرہ: کسی چیز کو سنبوٹی سے پکڑنا تاکہ ہاتھ سے نہ چھوٹے، اور کہا جاتا  
ہے: "صب الحشب بالعلید لو الصفر" (جب کوئی لکڑی کو  
لوہے یا پتیل سے باندھے)، اور "صب انسانہ" (اس نے اپنے  
دانتوں کو سونے یا چاندی یا کسی اور چیز سے باندھا)۔

۲- "صبہ" ایک چوڑا لونا ہوتا ہے جس سے دروازہ کھاتا  
ہے، اور شکاف پر جانے کی صورت میں اس سے برتن کو جوڑا جاتا ہے۔  
۳- تضییب کی شرعی اصطلاح لغوی معنی سے کسی چیز میں بھی  
مختلف نہیں ہے (۱)۔



### متعلقہ الفاظ:

- ۲- حیر: اس کا ایک معنی یہ ہے کہ آدمی حاجت مندی کے بعد ماں  
اور بوجے یا اس کی بدی بونے کے بعد صبح ہو جائے۔
- ۳- وصل: یہ "وصل الثوب لو الخف وصلة" (اس نے  
کپڑے یا خف کو جوڑا) سے ماخوذ ہے۔
- ۴- تشعیب: یعنی کسی چیز کا جمع ساء، اور یک کو، مرے سے جوڑنا یا

(۱) متن لغوی، الصحاح مادة "صب"، حاشیہ من مابہ فی ۵/۲۱۹۔

(۲) ابن ماجہ ج ۳ ص ۱۹۹، الموطا علی الشرح للکبیر ج ۳ ص ۳۶۱، الاصابہ ج ۱ ص ۲۶۱۔

## تھیب ۵-۷

طہ حدہ کرنا، لہذا وہ اضداد میں سے ہے (۱)۔

۵- تطعمہ: یہ "طعم" کا مصدر ہے اور اس کی اصل طعم ہے، کہا جاتا ہے: "طعم العص او الفروع" (شئی یا ثاٹھ نے دھری، درخت کی شئی سے پیوند لگنا قبول کر لیا)۔

وطعم کدا بعصر کلما، یعنی اس کی تقویت یا تسخیر کے لئے یا اس سے دھری قسم نکالنے کے لئے فلاں عنصر کا پیوند یا لکھنا، "وطعم الحشب بالصدف" سیپ کو زریب و زینت کے لئے نکڑی میں جوڑ دیا (۲)۔

و رفقاء کے بریک تطعمیم یہ ہے کہ نکڑی یا سی اور پیچ کے برتن میں رز سکا کھوے، اور اس میں رزھے کے قدر سوسے یا چادی دیر و کاکھور کے لہذا تھیب و تطعمیم کے درمیان فرق یہ ہے کہ تھیب اصلاح کے لئے ہوتی ہے، رسی تطعمیم تو دھری سے ہوتی ہے، دھری عام طور سے بیہ زینت کے لئے ہوتی ہے (۳)۔

۶- تھیبہ: یہ کسی چیز پر سوسے یا چادی یا اس طرح کی حالت کا پانی چڑھانا ہے (۴)۔

شرعی حکم:

۷- تھیبہ اس طرف کے ہیں کہ تھیب (سوسے یا چادی کے چڑھانا) اور سوسے یا چادی سے چڑھائے ہوئے برتن کا استعمال کرنا جائز ہے، اس سے کہ وہ مباح یعنی باقی برتن کے تابع ہے، لہذا وہ معمولی چڑھائے ہوئے کہ شہد ہو یا، عین تھیب و رفقاء تھیب کے بریک تھیبہ ہے عین اس پر لازم ہے کہ تھیبہ "براکام میں ماتھ

لگانے کی جگہ (میں تھیب سے) جتناب کرے اور چڑھائے ہوئے برتن سے پینے میں نہ سے چڑھائے ہوئے سے پرہیز کرے۔

ابن عابدین کہتے ہیں: "تھیب سے مراد اس مضمون کو چڑھانا ہے جس کے دھری اس کا استعمال مقصود ہوتا ہے، اور اس میں امام ابو حنیفہ اور ان کے صاحبزادوں کے درمیان اختلاف ہے جس کو مطولات میں دیکھا جاسکتا ہے (۱)، اور تھیب کے احکام کی تفصیل "ذہب"، "انہ" اور "آب" کی اصطلاحات میں ہے۔

مالکیہ اپنے رائج مسلک میں ان سب کی حرمت کی طرف گئے ہیں، اس کے یہاں سونا، چاندی، چھوٹا، بڑا اور ضرورت سے بغیر ضرورت سب پر اہم ہیں (۲)۔

شافعیہ و حنابلہ اس طرف گئے ہیں کہ برتن کا سونے سے باندھنا تو مطلقاً حرام ہے، اور بطور عرف چاندی کے بڑے پتر سے جوڑنا، بغیر حاجت مثلاً زینت کے لئے بھی اسی طرح حرام ہے، اور اگر برتن میں اصلاح کی ضرورت کے لئے چاندی والا پتر چھوٹا سا ہو تو مکروہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ بخاری کی روایت ہے: "لن قدح النبی ﷺ انکسر فتجد مکان الشعب سلسلة من فضة" (۳) (بن کریم علیہ السلام کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹکاف کی جگہ چاندی کی ایک لڑی جمائی)۔

اور اگرچہ ضرورت سے زیادہ ہو، وہ چھوٹا ہو یا کسی ضرورت کے لئے ہو، تو قول اصح میں مکروہ ہوگا (۴)۔

(۱) ابن ماجہ ۲۱۹/۵۔

(۲) شرح ابن عابدین ۱/۲۵۷، مجمع الزوائد ۱۲/۱۲۹، الدر المنثور ۱۲/۳۷۳۔

(۳) حرمۃ من فضة من لیس فی حدیث البخاری (اصح ۲۱۲/۵، مجمع الزوائد ۱۲/۳۷۳)۔ حضرت انس بن مالک سے کی ہے۔

(۴) اس کی مطالبہ ۱/۲۵۷، انہی لابن قدامہ ۱/۲۵۷۔

(۱) مختار الصحاح ۱/۲۵۷، "جر"، "وسل"، "شعب"۔

(۲) مسند العرب، المجمع الموسیط۔

(۳) کشف القناع ۵۲/۵۔

(۴) مسند العرب، المختار ابن ماجہ ۲۱۹/۵، ہدایہ الحاج ۱/۵۰۔

## تضمیر ۱-۲

وہاں سلسلہ میں مکمل تفصیل ”دب“، ”نہ“، ”ہر“، ”آپ“ کی  
صفا، حالت میں دیکھی جائے۔

## تضمیر

### تعریف:

۱- تضمیر لغت میں: ضمیر (نیم کے سکون کے ساتھ) اور  
ضمیر (نیم کے ضمہ کے ساتھ) بمعنی دہلا پن اور پیٹل چما سے  
معنی ماحوہ ہے (۱)، یعنی گھوڑے کو چارہ دیا جائے یہاں تک کہ وہ  
موٹا اور طاقتور ہو جائے، پھر اس کا چارہ کم کر دیا جائے اور گز ارہ  
کے لائق دیا جائے اور کسی کمرہ میں داخل کر کے مھول سے اُٹھانپ  
دیا جائے یہاں تک کہ گرم ہو کر پسینہ بہاے، تو جب اس کا پسینہ  
ٹٹک ہو جائے گا تو کدشت کم ہو جائے گا، اور اُڑنے پر مشہور  
ہو جائے گا (۲)۔

۲- عربوں کے یہاں تضمیر (اُچا کرنے) کی مدت چار بیس  
دن ہے، اور اس مدت کو نیزہاں پر گھوڑا دیا جاتا ہے اس کو مصما  
کہتے ہیں (۳)۔

متعلقہ الفاظ:

### سباق:

۴- سباق ہر مسابقتہ ایک معنی میں ہیں، کہا جاتا ہے ”سابقہ  
مسابقۃ و مسابقا“ اور ”سباق، سبق“ (دو کے سکون کے ساتھ)



(۱) لسان العرب لکھنؤ دار الفکر

(۲) مجمع التاریخ ۸، ۱۰، ۱۱، فتح الباری لابن حجر ۱، ۲، ۳، ۴

(۳) الصحاح لسان العرب لکھنؤ



## تضمیر ۳

سے ماخوذ ہے، جس کا معنی دوزخ اور جہنم میں آگے بڑھ جانا ہے۔  
 رہا سبق (باء کے فتح کے ساتھ) تو اس کے معنی اس انعام کے  
 ہیں جس کے سے مقابلہ کیا جاتا ہے (۱)۔  
 ورس کے ورتضمیر کے درمیان تعلق یہ ہے کہ تضمیر کا کام  
 بعض مقامات و دوزخ کے مقابلہ میں ولایت حاصل کرنے کے مقصد سے  
 کیا جاتا ہے۔

### جمالی حکم و بحث کے مقامات:

۳- جمہور فقہاء گھوڑوں کی تضمیر (دباؤ کرنے) کی مطلقاً ماحولیت  
 یہ: جب ان کو غزوہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہو تو تضمیر کے احتیاب کی  
 رائے رکھتے ہیں (۲)۔

اس باب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے کچھ یہ

ہیں:

حضرت تابع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں  
 نے فرمایا: "سابق رسول اللہ ﷺ بین الخیل التي قد  
 صمرت فأرسلها من الحمراء، وكان أمدھا ثنية الوداع  
 فقلت لموسی بن عقیبة: فکم کان بین ذلک؟ قال ستة  
 أميال أو سبعة و سابق بین الخیل التي لم تصمر،  
 فأرسلها من ثنية الوداع، وكان أمدھا مسجدة ہی ذریق  
 قلت: فکم بین ذلک؟ قال: میل أو نحوه۔ فكان ابن  
 عمر ممن سابق فیہا" (۳) (ابن کریم رحمہ اللہ کے تضمیر (۰) ہے)

(۱) التلمیذ و عمیرہ ۳/ ۲۶۳، لسان العرب الجید مادة "صمر"۔

(۲) التلمیذ و عمیرہ ۳/ ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۳، ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۱، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۶۷، ۴۶۹، ۴۷۱، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۷۷، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۸۵، ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۷، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۳۷، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۱، ۵۶۳، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۱، ۵۷۳، ۵۷۵، ۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۳، ۵۸۵، ۵۸۷، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۳، ۵۹۵، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۰۷، ۶۰۹، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۳، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۹، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۷، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۵، ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۱، ۶۵۳، ۶۵۵، ۶۵۷، ۶۵۹، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۷۳، ۶۷۵، ۶۷۷، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۳، ۶۸۵، ۶۸۷، ۶۸۹، ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۵، ۶۹۷، ۶۹۹، ۷۰۱، ۷۰۳، ۷۰۵، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۱، ۷۱۳، ۷۱۵، ۷۱۷، ۷۱۹، ۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۲۹، ۷۳۱، ۷۳۳، ۷۳۵، ۷۳۷، ۷۳۹، ۷۴۱، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷، ۷۴۹، ۷۵۱، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۵، ۷۶۷، ۷۶۹، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۷، ۷۷۹، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۵، ۷۸۷، ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۷، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۵، ۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۷، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۳، ۸۳۵، ۸۳۷، ۸۳۹، ۸۴۱، ۸۴۳، ۸۴۵، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۵۳، ۸۵۵، ۸۵۷، ۸۵۹، ۸۶۱، ۸۶۳، ۸۶۵، ۸۶۷، ۸۶۹، ۸۷۱، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۷۹، ۸۸۱، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۱، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۷، ۸۹۹، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۱۱، ۹۱۳، ۹۱۵، ۹۱۷، ۹۱۹، ۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۵، ۹۲۷، ۹۲۹، ۹۳۱، ۹۳۳، ۹۳۵، ۹۳۷، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۴۳، ۹۴۵، ۹۴۷، ۹۴۹، ۹۵۱، ۹۵۳، ۹۵۵، ۹۵۷، ۹۵۹، ۹۶۱، ۹۶۳، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۹، ۹۷۱، ۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۷۹، ۹۸۱، ۹۸۳، ۹۸۵، ۹۸۷، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۷، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۹، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۱۷، ۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳، ۱۰۲۵، ۱۰۲۷، ۱۰۲۹، ۱۰۳۱، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، ۱۰۳۹، ۱۰۴۱، ۱۰۴۳، ۱۰۴۵، ۱۰۴۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۱، ۱۰۵۳، ۱۰۵۵، ۱۰۵۷، ۱۰۵۹، ۱۰۶۱، ۱۰۶۳، ۱۰۶۵، ۱۰۶۷، ۱۰۶۹، ۱۰۷۱، ۱۰۷۳، ۱۰۷۵، ۱۰۷۷، ۱۰۷۹، ۱۰۸۱، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵، ۱۰۸۷، ۱۰۸۹، ۱۰۹۱، ۱۰۹۳، ۱۰۹۵، ۱۰۹۷، ۱۰۹۹، ۱۱۰۱، ۱۱۰۳، ۱۱۰۵، ۱۱۰۷، ۱۱۰۹، ۱۱۱۱، ۱۱۱۳، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷، ۱۱۱۹، ۱۱۲۱، ۱۱۲۳، ۱۱۲۵، ۱۱۲۷، ۱۱۲۹، ۱۱۳۱، ۱۱۳۳، ۱۱۳۵، ۱۱۳۷، ۱۱۳۹، ۱۱۴۱، ۱۱۴۳، ۱۱۴۵، ۱۱۴۷، ۱۱۴۹، ۱۱۵۱، ۱۱۵۳، ۱۱۵۵، ۱۱۵۷، ۱۱۵۹، ۱۱۶۱، ۱۱۶۳، ۱۱۶۵، ۱۱۶۷، ۱۱۶۹، ۱۱۷۱، ۱۱۷۳، ۱۱۷۵، ۱۱۷۷، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱، ۱۱۸۳، ۱۱۸۵، ۱۱۸۷، ۱۱۸۹، ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۵، ۱۱۹۷، ۱۱۹۹، ۱۲۰۱، ۱۲۰۳، ۱۲۰۵، ۱۲۰۷، ۱۲۰۹، ۱۲۱۱، ۱۲۱۳، ۱۲۱۵، ۱۲۱۷، ۱۲۱۹، ۱۲۲۱، ۱۲۲۳، ۱۲۲۵، ۱۲۲۷، ۱۲۲۹، ۱۲۳۱، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵، ۱۲۳۷، ۱۲۳۹، ۱۲۴۱، ۱۲۴۳، ۱۲۴۵، ۱۲۴۷، ۱۲۴۹، ۱۲۵۱، ۱۲۵۳، ۱۲۵۵، ۱۲۵۷، ۱۲۵۹، ۱۲۶۱، ۱۲۶۳، ۱۲۶۵، ۱۲۶۷، ۱۲۶۹، ۱۲۷۱، ۱۲۷۳، ۱۲۷۵، ۱۲۷۷، ۱۲۷۹، ۱۲۸۱، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵، ۱۲۸۷، ۱۲۸۹، ۱۲۹۱، ۱۲۹۳، ۱۲۹۵، ۱۲۹۷، ۱۲۹۹، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۰۵، ۱۳۰۷، ۱۳۰۹، ۱۳۱۱، ۱۳۱۳، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۵، ۱۳۲۷، ۱۳۲۹، ۱۳۳۱، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵، ۱۳۳۷، ۱۳۳۹، ۱۳۴۱، ۱۳۴۳، ۱۳۴۵، ۱۳۴۷، ۱۳۴۹، ۱۳۵۱، ۱۳۵۳، ۱۳۵۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۷۱، ۱۳۷۳، ۱۳۷۵، ۱۳۷۷، ۱۳۷۹، ۱۳۸۱، ۱۳۸۳، ۱۳۸۵، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹، ۱۳۹۱، ۱۳۹۳، ۱۳۹۵، ۱۳۹۷، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۴۰۳، ۱۴۰۵، ۱۴۰۷، ۱۴۰۹، ۱۴۱۱، ۱۴۱۳، ۱۴۱۵، ۱۴۱۷، ۱۴۱۹، ۱۴۲۱، ۱۴۲۳، ۱۴۲۵، ۱۴۲۷، ۱۴۲۹، ۱۴۳۱، ۱۴۳۳، ۱۴۳۵، ۱۴۳۷، ۱۴۳۹، ۱۴۴۱، ۱۴۴۳، ۱۴۴۵، ۱۴۴۷، ۱۴۴۹، ۱۴۵۱، ۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۱۴۵۷، ۱۴۵۹، ۱۴۶۱، ۱۴۶۳، ۱۴۶۵، ۱۴۶۷، ۱۴۶۹، ۱۴۷۱، ۱۴۷۳، ۱۴۷۵، ۱۴۷۷، ۱۴۷۹، ۱۴۸۱، ۱۴۸۳، ۱۴۸۵، ۱۴۸۷، ۱۴۸۹، ۱۴۹۱، ۱۴۹۳، ۱۴۹۵، ۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۱، ۱۵۰۳، ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۱، ۱۵۱۳، ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۱۹، ۱۵۲۱، ۱۵۲۳، ۱۵۲۵، ۱۵۲۷، ۱۵۲۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳، ۱۵۳۵، ۱۵۳۷، ۱۵۳۹، ۱۵۴۱، ۱۵۴۳، ۱۵۴۵، ۱۵۴۷، ۱۵۴۹، ۱۵۵۱، ۱۵۵۳، ۱۵۵۵، ۱۵۵۷، ۱۵۵۹، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، ۱۵۶۵، ۱۵۶۷، ۱۵۶۹، ۱۵۷۱، ۱۵۷۳، ۱۵۷۵، ۱۵۷۷، ۱۵۷۹، ۱۵۸۱، ۱۵۸۳، ۱۵۸۵، ۱۵۸۷، ۱۵۸۹، ۱۵۹۱، ۱۵۹۳، ۱۵۹۵، ۱۵۹۷، ۱۵۹۹، ۱۶۰۱، ۱۶۰۳، ۱۶۰۵، ۱۶۰۷، ۱۶۰۹، ۱۶۱۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۱۷، ۱۶۱۹، ۱۶۲۱، ۱۶۲۳، ۱۶۲۵، ۱۶۲۷، ۱۶۲۹، ۱۶۳۱، ۱۶۳۳، ۱۶۳۵، ۱۶۳۷، ۱۶۳۹، ۱۶۴۱، ۱۶۴۳، ۱۶۴۵، ۱۶۴۷، ۱۶۴۹، ۱۶۵۱، ۱۶۵۳، ۱۶۵۵، ۱۶۵۷، ۱۶۵۹، ۱۶۶۱، ۱۶۶۳، ۱۶۶۵، ۱۶۶۷، ۱۶۶۹، ۱۶۷۱، ۱۶۷۳، ۱۶۷۵، ۱۶۷۷، ۱۶۷۹، ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، ۱۶۸۵، ۱۶۸۷، ۱۶۸۹، ۱۶۹۱، ۱۶۹۳، ۱۶۹۵، ۱۶۹۷، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۳، ۱۷۰۵، ۱۷۰۷، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۱۷، ۱۷۱۹، ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۵، ۱۷۲۷، ۱۷۲۹، ۱۷۳۱، ۱۷۳۳، ۱۷۳۵، ۱۷۳۷، ۱۷۳۹، ۱۷۴۱، ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۷۴۷، ۱۷۴۹، ۱۷۵۱، ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ۱۷۵۷، ۱۷۵۹، ۱۷۶۱، ۱۷۶۳، ۱۷۶۵، ۱۷۶۷، ۱۷۶۹، ۱۷۷۱، ۱۷۷۳، ۱۷۷۵، ۱۷۷۷، ۱۷۷۹، ۱۷۸۱، ۱۷۸۳، ۱۷۸۵، ۱۷۸۷، ۱۷۸۹، ۱۷۹۱، ۱۷۹۳، ۱۷۹۵، ۱۷۹۷، ۱۷۹۹، ۱۸۰۱، ۱۸۰۳، ۱۸۰۵، ۱۸۰۷، ۱۸۰۹، ۱۸۱۱، ۱۸۱۳، ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۱، ۱۸۲۳، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۲۹، ۱۸۳۱، ۱۸۳۳، ۱۸۳۵، ۱۸۳۷، ۱۸۳۹، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ۱۸۴۵، ۱۸۴۷، ۱۸۴۹، ۱۸۵۱، ۱۸۵۳، ۱۸۵۵، ۱۸۵۷، ۱۸۵۹، ۱۸۶۱، ۱۸۶۳، ۱۸۶۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۹، ۱۸۷۱، ۱۸۷۳، ۱۸۷۵، ۱۸۷۷، ۱۸۷۹، ۱۸۸۱، ۱۸۸۳، ۱۸۸۵، ۱۸۸۷، ۱۸۸۹، ۱۸۹۱، ۱۸۹۳، ۱۸۹۵، ۱۸۹۷، ۱۸۹۹، ۱۹۰۱، ۱۹۰۳، ۱۹۰۵، ۱۹۰۷، ۱۹۰۹، ۱۹۱۱، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵، ۱۹۱۷، ۱۹۱۹، ۱۹۲۱، ۱۹۲۳، ۱۹۲۵، ۱۹۲۷، ۱۹۲۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۳، ۱۹۳۵، ۱۹۳۷، ۱۹۳۹، ۱۹۴۱، ۱۹۴۳، ۱۹۴۵، ۱۹۴۷، ۱۹۴۹، ۱۹۵۱، ۱۹۵۳، ۱۹۵۵، ۱۹۵۷، ۱۹۵۹، ۱۹۶۱، ۱۹۶۳، ۱۹۶۵، ۱۹۶۷، ۱۹۶۹، ۱۹۷۱، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۱، ۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳، ۱۹۹۵، ۱۹۹۷، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱، ۲۰۰۳، ۲۰۰۵، ۲۰۰۷، ۲۰۰۹، ۲۰۱۱، ۲۰۱۳، ۲۰۱۵، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹، ۲۰۲۱، ۲۰۲۳، ۲۰۲۵، ۲۰۲۷، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱، ۲۰۳۳، ۲۰۳۵، ۲۰۳۷، ۲۰۳۹، ۲۰۴۱، ۲۰۴۳، ۲۰۴۵، ۲۰۴۷، ۲۰۴۹، ۲۰۵۱، ۲۰۵۳، ۲۰۵۵، ۲۰۵۷، ۲۰۵۹، ۲۰۶۱، ۲۰۶۳، ۲۰۶۵، ۲۰۶۷، ۲۰۶۹، ۲۰۷۱، ۲۰۷۳، ۲۰۷۵، ۲۰۷۷، ۲۰۷۹، ۲۰۸۱، ۲۰۸۳، ۲۰۸۵، ۲۰۸۷، ۲۰۸۹، ۲۰۹۱، ۲۰۹۳، ۲۰۹۵، ۲۰۹۷، ۲۰۹۹، ۲۱۰۱، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۰۷، ۲۱۰۹، ۲۱۱۱، ۲۱۱۳، ۲۱۱۵، ۲۱۱۷، ۲۱۱۹، ۲۱۲۱، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۷، ۲۱۲۹، ۲۱۳۱، ۲۱۳۳، ۲۱۳۵، ۲۱۳۷، ۲۱۳۹، ۲۱۴۱، ۲۱۴۳، ۲۱۴۵، ۲۱۴۷، ۲۱۴۹، ۲۱۵۱، ۲۱۵۳، ۲۱۵۵، ۲۱۵۷، ۲۱۵۹، ۲۱۶۱، ۲۱۶۳، ۲۱۶۵، ۲۱۶۷، ۲۱۶۹، ۲۱۷۱، ۲۱۷۳، ۲۱۷۵، ۲۱۷۷، ۲۱۷۹، ۲۱۸۱، ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، ۲۱۸۷، ۲۱۸۹، ۲۱۹۱، ۲۱۹۳، ۲۱۹۵، ۲۱۹۷، ۲۱۹۹، ۲۲۰۱، ۲۲۰۳، ۲۲۰۵، ۲۲۰۷، ۲۲۰۹، ۲۲۱۱، ۲۲۱۳، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷، ۲۲۱۹، ۲۲۲۱، ۲۲۲۳، ۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۲۹، ۲۲۳۱، ۲۲۳۳، ۲۲۳۵، ۲۲۳۷، ۲۲۳۹، ۲۲۴۱، ۲۲۴۳، ۲۲۴۵، ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۵۱، ۲۲۵۳، ۲۲۵۵، ۲۲۵۷، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۲۶۳، ۲۲۶۵، ۲۲۶۷، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱، ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۲۲۷۷، ۲۲۷۹، ۲۲۸۱، ۲۲۸۳، ۲۲۸۵، ۲۲۸۷، ۲۲۸۹، ۲۲۹۱، ۲۲۹۳، ۲۲۹۵، ۲۲۹۷، ۲۲۹۹، ۲۳۰۱، ۲۳۰۳، ۲۳۰۵، ۲۳۰۷، ۲۳۰۹، ۲۳۱۱، ۲۳۱۳، ۲۳۱۵، ۲۳۱۷، ۲۳۱۹، ۲۳۲۱، ۲۳۲۳، ۲۳۲۵، ۲۳۲۷، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۳، ۲۳۳۵، ۲۳۳۷، ۲۳۳۹، ۲۳۴۱، ۲۳۴۳، ۲۳۴۵، ۲۳۴۷، ۲۳۴۹، ۲۳۵۱، ۲۳۵۳، ۲۳۵۵، ۲۳۵۷، ۲۳۵۹، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳، ۲۳۶۵، ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۷۱، ۲۳۷۳، ۲۳۷۵، ۲۳۷۷، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، ۲۳۹۵، ۲۳۹۷، ۲۳۹۹، ۲۴۰۱، ۲۴۰۳، ۲۴۰۵، ۲۴۰۷، ۲۴۰۹، ۲۴۱۱، ۲۴۱۳، ۲۴۱۵، ۲۴۱۷، ۲۴۱۹، ۲۴۲۱، ۲۴۲۳، ۲۴۲۵، ۲۴۲۷، ۲۴۲۹، ۲۴۳۱، ۲۴۳۳، ۲۴۳۵، ۲۴۳۷، ۲۴۳۹، ۲۴۴۱، ۲۴۴۳، ۲۴۴۵، ۲۴۴۷، ۲۴۴۹، ۲۴۵۱، ۲۴۵۳، ۲۴۵۵، ۲۴۵۷، ۲۴۵۹، ۲۴۶۱، ۲۴۶۳، ۲۴۶۵، ۲۴۶۷، ۲۴۶۹، ۲۴۷۱، ۲۴۷۳، ۲۴۷۵، ۲۴۷۷، ۲۴۷۹، ۲۴۸۱، ۲۴۸۳، ۲۴۸۵، ۲۴۸۷، ۲۴۸۹، ۲۴۹۱، ۲۴۹۳، ۲۴۹۵، ۲۴۹۷، ۲۴۹۹، ۲۵۰۱، ۲۵۰۳، ۲۵۰۵، ۲۵۰۷، ۲۵۰۹، ۲۵۱۱، ۲۵۱۳، ۲۵۱۵، ۲۵۱۷، ۲۵۱۹، ۲۵۲۱، ۲۵۲۳، ۲۵۲۵، ۲۵۲۷، ۲۵۲۹، ۲۵۳۱، ۲۵۳۳، ۲۵۳۵، ۲۵۳۷، ۲۵۳۹، ۲۵۴۱، ۲۵۴۳، ۲۵۴۵، ۲۵۴۷، ۲۵۴۹، ۲۵۵۱، ۲۵۵۳، ۲۵۵۵، ۲۵۵۷، ۲۵۵۹، ۲۵۶۱، ۲۵۶۳، ۲۵۶۵، ۲۵۶۷، ۲۵۶۹، ۲۵۷۱، ۲۵۷۳، ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، ۲۵۷۹، ۲۵۸۱، ۲۵۸۳، ۲۵۸۵، ۲۵۸۷، ۲۵۸۹، ۲۵۹۱، ۲۵۹۳، ۲۵۹۵، ۲۵۹۷، ۲۵۹۹، ۲۶۰۱، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۰۷، ۲۶۰۹، ۲۶۱۱، ۲۶۱۳، ۲۶۱۵، ۲۶۱۷، ۲۶۱۹، ۲۶۲۱، ۲۶۲۳، ۲۶۲۵، ۲۶۲۷، ۲۶۲۹، ۲۶۳۱، ۲۶۳۳، ۲۶۳۵، ۲۶۳۷، ۲۶۳۹، ۲۶۴۱، ۲۶۴۳، ۲۶۴۵، ۲۶۴۷، ۲۶۴۹، ۲۶۵۱، ۲۶۵۳، ۲۶۵۵، ۲۶۵۷، ۲۶۵۹، ۲۶۶۱، ۲۶۶۳، ۲۶۶۵، ۲۶۶۷، ۲۶۶۹، ۲۶۷۱، ۲۶۷۳، ۲۶۷۵، ۲۶۷۷، ۲۶۷۹، ۲۶۸۱، ۲۶۸۳، ۲۶۸۵، ۲۶۸۷، ۲۶۸۹، ۲۶۹۱، ۲۶۹۳، ۲۶۹۵، ۲۶۹۷، ۲۶۹۹، ۲۷۰۱، ۲۷۰۳، ۲۷۰۵، ۲۷۰۷، ۲۷۰۹، ۲۷۱۱، ۲۷۱۳، ۲۷۱۵، ۲۷۱۷، ۲۷۱۹، ۲۷۲۱، ۲۷۲۳،

## تطیب ۱-۳

جاتا ہے: ”فلان بذاوی“ یعنی فلاں کا علاج یہاں رہا ہے۔  
اور ”تطیب“ اور ”تداوی“ کے درمیان فرق یہ ہے کہ تطیب  
مرض کی تشخیص کرنے اور مرض کا علاج کرنے کا نام ہے اور تداوی  
اس کے لیے کو کہتے ہیں۔

## تطیب

### شرعی حکم:

۳- علاج و معالجہ کا سبب فرض کیا ہے، چنانچہ مسلمانوں کے ملک  
میں فن طب کے اصول سے استفادہ لوگوں کا کثرت سے ہونا واجب  
ہے، اور تفصیل ”اتراف“ (پیشہ اختیار کرنے) کی اصطلاح میں  
دیکھی جائے۔

اور جہاں تک عملاً دوا علاج کرنے کا تعلق ہے تو اس میں اصل  
اس کا مباح ہونا ہے، اور کبھی کبھی اس صورت میں منہ دہ بھی ہو جاتا  
ہے جب لوگوں کو علاج و معالجہ کے بارے میں ہدایات دینے میں نبی  
کریم ﷺ کا اسود اختیار کرنے کی نیت شامل ہو یا مسلمانوں کو فائدہ  
پہنچانے کی نیت سے، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس طرح کے  
ارشاد میں داخل ہے: ”وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَتْ مِثْلَ نَفْسٍ آتَتْهَا  
حَيَاتًا“ (۲) اور جس نے ایک کو بچالیا تو گویا اس نے سارے  
آدمیوں کو بچالیا، اور اس حدیث نبوی میں داخل ہے: ”مَنْ  
اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَصِلَ إِلَى بَيْتِهِمْ“ (۳) (تم میں سے جو شخص  
اپنے بھائی کو فتح پہنچا سکتا ہو فتح پہنچا دے)۔

الایہ کہ کوئی دوا تطیب نہ پائے جانے کی بنا پر یہ معذور کی  
جہ سے کوئی شخص متعین ہو تو اس کے سے علاج معالجہ رہا، جب

### تعریف:

اسفلت میں تطیب کے کئی معانی ہیں، ان میں سے ایک معنی دوا  
علاج کرنے کے ہیں، اور یہاں یہی معنی مراد ہے۔

کہا جاتا ہے: ”طَبَّ فلان فلان“ یعنی فلاں نے فلاں کا  
علاج کیا ”وَحَاءَ يَسْتَنْصِبُ لَوْحَةً“ یعنی ۱۰۰ تہجیز رائے کے  
لئے آدھ کہ اس کے مرض کے لئے کوئی مناسب ہے۔

اور طب کے معنی جسمانی اور نفسانی علاج کے ہیں اور ”رجل  
طَبَّ وطِيب“ کے معنی ہیں: طب کا جاننے والا آدمی۔

”الطَّبُّ وَ الطَّيْبُ“ (طب کی دو لغات ہیں)، اور ”تطبت  
لہ“ یعنی اس نے اس کے لئے حکیموں سے پوچھا۔

اور اصلاً تطیب: معاملات میں مہارت رکھنے والے اور جاننے  
والے کا نام ہے، اور اسی سے اس تطیب (ڈاکٹر حکیم) کا بھی نام پڑا یا  
ہو مریموں وغیرہ کا علاج کرتا ہے (۱)۔

اس کا اصطلاحی معنی اس کے لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

### متعلقہ الفاظ:

### تداوی:

۲- تداوی: دوا دینا، اور ہی سے دوا یعنی علاج کرنا بھی ہے، کہا

(۱) لسان العرب والاصطلاح لمرادہ ”طیب“۔

(۲) سورہ مائدہ ۳۲

(۳) حدیث: ”مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَصِلَ إِلَى بَيْتِهِمْ“ کی روایت مسلم (۴۶/۳)

طبع لکھنؤ کے حضرت چاہر بن عبد اللہ سے کی ہے۔

(۴) لسان العرب والاصطلاح لمرادہ ”طیب“۔

ہوگا۔

اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس کی روایت انصار کے ایک شخص نے کی ہے، وہ کہتے ہیں: عاد رسول اللہ ﷺ رجلاً بہ جوح، فقال رسول اللہ ﷺ ادعوا لہ طیب بنی فلان قال: اذبحوا لہ جاء، فقالوا: یا رسول اللہ ویسی الدواء شیناً؟ فقال: سبحان اللہ وهل أنزل اللہ من شاء فی الارض إلا جعل لہ شعاعاً؟ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کی حیرت کی جس کو زخم کا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے نہ ساقیہ کا مہیب (عکیم) بلو لو، کہتے ہیں: چنانچہ لوگوں نے اس کو ہدیہ اور دوا کیا، تو لوگوں نے چہا: اے اللہ کے رسول! یا ۱۰۰ کچھ فائدہ پہنچاتی ہے؟ فرمایا: سناں اللہ اللہ نے زمین پر جتنی بھی یہاریں مازل کی ہیں، ان کی شعاع بھی پیدا کی ہے)۔

در حضرت جامد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجاز چونک سے منع فرمایا: تو عمرہ بن ترم کے حامد بن ۱۰ لے جاتے ہو۔ عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں جہاز چہا تک ہوتی تھی جس سے ہم کچھ کھانے کا علاج کرتے تھے اور آپ نے جہاز چھوٹک سے منع کر دیا ہے کہتے ہیں: ان لوگوں نے دو جہاز چھوٹک آپ کے سامنے پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ما اری بہا ہائسا، من استطاع منکم ان یضع احادہ فلیضعہ" (۳) (میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو اپنے بھائی کو قلع پہنچا سٹا، وہ اس سے منع پہنچا: ہے)۔

(۱) الموسوعۃ الفقیہیہ بالکویت ۲/۴۷۳، لادب الشریعہ لابن مفلح ۵/۵۹۲، ۶/۶۰۳  
(۲) حدیث: "عاد رسول اللہ ﷺ رجلاً بہ جوح..." کی روایت احمد (۵/۳۷۵) طبع النہدیہ نے کی ہے اور چٹی کہتے ہیں اس کے تمام روای صحیح کے روای ہیں (۵/۸۳۱ طبع النہدی)۔

(۳) حدیث: "من استطاع منکم ان یضع احادہ فلیضعہ" کی تخریج (تھرہ نمبر ۳) میں گزر چکی ہے۔

اور فرمایا: "لا یاس بالرفی مالہ یکن فیہا شرک"

(جہاز چھوٹک میں اس وقت تک کوئی حرج نہیں ہے جب تک اس میں کوئی شرک نہ ہو)۔

اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے فعل میں یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے "استمال کی، چنانچہ امام احمد نے پٹی مسند میں یہ روایت کی ہے: "ان عمروۃ کان یقول لعائشۃ رصبی اللہ عیہا یا امناہ لا اعجب من فہمک، اقول: زوجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بنت نبی بکر، ولا اعجب من علمک بالشعر و انہام الناس، اقول: امۃ نبی بکر، وکان اعلم الناس لو من اعلم الناس، ولكن اعجب من علمک بالطب، کیف ہو؟ ومن انہ ہو؟ قال: فصریت علی منکبہ وقالت: انی غریبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسقم عند آخر عمرہ، او فی آخر عمرہ، فکانت تقدم علیہ و لود العرب من کل وجہ، فصنعت لہ الاطعمات، وکنت اعالجہا، فمسنۃ" (حضرت عمرو حضرت عائشہ سے کہہ رہے تھے: "ما پاں! مجھے آپ کی سمجھ پر تعجب نہیں ہوتا، کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہے، حضرت ابو بکر کی بیٹی ہیں، اور مجھے آپ کی شعر و نثر سے، اقیثت پر بھی تعجب نہیں، یہ تکہ میں کہتا ہوں کہ آپ حضرت ابو بکر کی صاحبہ اوی ہیں، اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ تف تھے یا سب سے زیادہ تف لوگوں میں سے تھے، لیکن میں طب سے آپ کی اقیثت پر ضہ، و تعجب کرتا ہوں کہ ایسے ہوتی "رہاں سے ہوتی، کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے ان کے مومنہ سے پر ضہ ب لانی مرنبہ: "سے ننھے عمرہ و اپنی کریم

(۱) حدیث: "لا یاس بالرفی مالہ یکن فیہا شرک" کی روایت مسلم (۳/۷۳۷) طبع النہدیہ نے حضرت عوف بن مالک اشجعی سے کی ہے۔

تجربہ

لئے اجنبی ہو تو کسی ایسے شخص کی موجودگی ضروری ہے جس کی موجودگی میں کسی ناجائز چیز کے واقع ہونے سے اطمینان ہو، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کا قول ہے: "إلا لا يحمون رجل بامرأة إلا كان فاحشاً ما" (۱) (باخبر ہو کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں رہتا ہے تو یہ تک اہل کافیر شیطان ہوتا ہے)۔

اور ثانیہ نے اس صورت میں طب سے بخوبی واقف کی عورت کے نہ ہونے کی شرط لگائی ہے، جبکہ مریض کوئی عورت ہو، اگرچہ طلاق کرنے والی عورت کافر عی کیوں نہ ہو، اور جب مریض مرد ہو تو اس سے بخوبی واقف کسی مرد کی فیہ موجودگی (کی شرط لگائی ہے)۔

اسی طرح اسوں نے اس بات کی بھی شرط رکھی ہے کہ امانت دار: اکہ کی موجودگی میں غیہ امانت دار: مسلمان کی موجودگی میں ذمی اور مسلم لیڈی: اکہ کی موجودگی میں ذمی لیڈی: اکہ یہ ہو۔

ملکیوں کہتے ہیں: عورت کے مدحت میں مسلمان بیڑی (اکبر) کو مقدم رکھا جائے گا۔ پھر غیر مسلم بنق مسلمان بچہ کو پھر مسلم بنق کو۔ پھر غیر مسلم بنق کو پھر مسلم بنق کو پھر خانہ عورت کو پھر مسلمان حرم کو۔ پھر خانہ حرم کو پھر اجنبی مسلمان کو پھر خانہ کو۔

اور دینِ تحریمی سے محرم پر ہاظر کو مقدم کرنے پر اعتراض کیا ہے اور اسوں نے کہا ہے کہ قائل ترجیح بات یہ معصوم ہوتی ہے کہ محرم وغیرہ کو ہاظر عورت پر مطلقاً مقدم رکھا جائے، یہ تو مکہ محرم جو، کچھ سکتا ہے وہ ہاظر نہیں، کچھ سکتی۔

اسی طرح شائعہ نے ریا و حادق ملیب کو مطلقاً دھرم پر  
مقدم کرنے کی سرانست لی ہے، اگرچہ وہ غیر جنس مرغیہ مذمب ہاے

(۱) حدیث: ”اَلَا لَا يَخْلُوْنَ“ کی روایت ترمذی (۳۶۶/۳) میں ہے (مخلص) اور حاکم (۱۱۳، ۱۱۵) نے کی ہے حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور ابی یوسف کی روایت کی ہے۔

ﷺ نے اپنی سبھی عمر میں یہاں رہا کرتے تھے تو آپ کے پاس ہر طرف سے عربوں کے ہلو آتے تھے، اور مختلف چیزیں (بطور دوا) تجویز کرتے تھے، ورنہ میں دینی تھمی تو ہیں سے (طب سے واقفیت) ہوئی، اور ایک روایت میں ہے: "ان رسول اللہ کثرت اسقامہ، فكان يقدم عليه اطباء العرب والعجم، فيصفون به فقال له" (نبی کریم ﷺ کی یہاں بہت کمزوریاں تھیں تو آپ کے پاس عرب و عجم کے اطباء آتے تھے اور خد تجویز کرتے تھے اور علاج نام کرتے تھے)۔

ورق کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا: علم دو  
ہیں: ایک دین اور دوسرا جسموں کا علم (۲)۔

طبيب کا ستر کی طرف دیکھتے:

۴۔ فقہاء اس بات پر اتفاق ہے کہ حکیم کے لئے ستر، ٹینا اور چھوٹا  
ملٹن کے سٹے جا رہے ہیں۔ اور مرض کے محل میں اس کا ٹینا بدر  
صورت ہوگا۔ اس سے کہہ دیا کہ قدرت نہایت تکلیف دہ ہوئی  
ہے، لہذا اسوائے مرض کی جگہ کے ہتھ جگہوں سے ہٹنا ہو سکے گا  
جہاں کے ساتھ صرف محل حاجت کھولا جائے اور اس سے پہلے ہی  
کسی عورت کو نہ ہٹے۔ دیکھا جائے جو عورتوں کا مایہ کرے اس لئے  
کہ جنس کا اپنی جنس کی طرف دیکھنا تنہا ہوتا ہے۔

برٹانویہٴ نابھہ اس طرف گئے ہیں کہ ملہیب جب مریضہ کے

(۱) حدیث: "ان عروۃ کان یقول لعائشہ: "کی روایت ہے احمد (۱/۱۷۷ طبع  
 المکرمہ) کے کہ ہر روز کئی کئی (۲۳۲ طبع المکرمہ) کئی کئی ہیں وہ اس  
 حدیث کے ایک روایت عبد اللہ بن مسعود نے بھی روایت فرماتے ہیں یہ  
 مستقیم لحدیث ہیں اور ان میں کچھ ضعف ہے۔

(۳) انوکھہ اردو فی ۱۳۹۲ھ روضۃ الطالبین ۱/۶۶، لاقاح الفریجنی الخلیفہ  
۱۳۹۳ھ، اہمسی لاجین قدیمہ ۵۳۹۵ھ، روضۃ الطالبین ۱/۶۶، نورانی کے بعد کے  
مضامین، ونجمۃ الاحادیث ۱/۹۰ طبع اجماعہ جدیدہ۔

## طہیب ۵-۶

یوں نہ ہو۔

ہو لیابی دشوار ہے، یہی حکم اس وقت ہوگا جب مدت کے دوران ہی مریض مر جائے۔

مقابلہ نے صراحت کی ہے کہ ڈسہ پر دو دینے کی شرط کا صحیح نہیں ہے۔ اور یہ مالکیہ کا بھی ایک قول ہے کہ اس میں نفیس اور حق کا انتفاع ہو رہا ہے۔ اور مالکیہ کے یہاں دوسرا قول جو زکا ہے۔

اور حیات معالجہ کے امکان کا زمانہ نہ رہنے کے باوجود اپنے آپ کو حوالہ نہ دینے سے طہیب مدت کا مستحق ہوگا۔ پھر مریض باقی رہنے کے باوجود مریض حیات سے رک جائے تو طہیب اپنے آپ کو حوالہ نہ دینے، نیز حیات کا زمانہ نہ رہ جانے کی مدت تک اجرت کا مستحق ہوگا، اس لئے کہ اجارہ ایک لازمی عقد ہے، اور طہیب نے پان لرض پورا کر لیا ہے۔

دوسری دو صورت جب طہیب نے اپنے آپ کو حوالہ کر دیا ہو اور حیات کے امکان کے زمانہ سے پہلے ہی مریض کو سکون ہو یا ہو تو مسموم قتل (حنی، مالکیہ، مقابلہ، بعض ثانیہ) اس وقت جاری ہو جائے پھر مستحق ہیں (۱)۔

۶۔ طہیب کا شملایی کی شرط کا ناما جاری ہے، اور ابن قدامہ نے ابن ابی موسیٰ سے جو نقل کیا ہے، چونکہ ان کا کہنا ہے کہ طہیب کے شملایی کی شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس سے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے جب ایک شخص پر مہم کیا تو اس سے شملایی کی شرط لگائی تھی، ابن قدامہ کہتے ہیں: انشاء اللہ یہی صحیح (قول) ہے، لیکن یہ عمل کا بدلہ ہوگا اجارہ نہ ہوگا، اس لئے کہ اجارہ میں مدت یا عمل

حضرات نے اس کی بھی صراحت کی ہے کہ اگر ایسا طہیب پایا جائے جو اجرت مثل سے زیادہ لئے بغیر راضی نہ ہوتا ہو اس وقت وہ نہ ہونے کے مثل ہوگا، یہاں تک کہ اگر اجرت مثل سے کم پر راضی ہونے والا کوئی کافر اور صرف اجرت مثل ہی پر راضی ہونے والا کوئی مسلمان پایا جائے تو قتال یہ ہے کہ مسلمان نہ ہونے کے مثل ہوگا۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ عورت کی مخصوص شرمگاہ کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے الا یہ کہ اس کی اذیت تک نہ ہو، اس سے دیکھنا بغیر نہ پہنچا جاسکتا ہو، اور اگر طہیب کو عورتوں کے مریض کی شرمگاہ دیکھنے سے کفایت ہو جاتی ہو تو اس کے لئے شرمگاہ دیکھنا مباح ہوگا (۲)۔

علاج کے لئے ڈاکٹر کو اجرت پر رکھنا:

۵۔ علاج کے لئے ڈاکٹر کو اجرت پر رکھنے کے جو ارہم قائل متفق ہیں، اس لئے کہ یہ ایسا کام ہے جس کی حاجت ہوتی ہے اور جس کی شرعاً حاجت ہے، لہذا اتمام مباح کاموں کی طرح اس پر اجارہ کرنا جائز ہے، البتہ ثانیہ نے اس عقد کی صحت کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ ڈاکٹر اس معنی میں مہر ہو کہ اس کی غلطی مادی ہو، اور اس کے لئے ان کے یہاں تجربہ بکائی ہے اگرچہ علم کے اعتبار سے مہر نہ ہو۔

اور ڈاکٹر سے جاری مدت پر عقد نہ ہوگا نہ کہ شملایی کی امر کام پر، چنانچہ اگر مدت پوری ہو جائے تو طہیب کو پوری اجرت ملے گی، مریض شملایی ہو ہو یا نہ ہو، اور اگر مدت پوری ہونے سے پہلے شملایی ہو گیا تو بقیہ مدت کا جاری فسخ ہو جائے گا، یہ تک معتق مالکیہ کی

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۵۰، حاشیہ الد علی ج ۳/۳۰، انوار کرم الدینی ج ۳/۶۵،  
قلوبی وغیرہ ج ۳/۸۷، شرح بک الدب ج ۳/۱۳، شافعی القناع ج ۳/۱۳، انشی ج ۵/۵۳۹، ۵۳۲، ۵۳۳۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳/۵۱۶، ۵۳۷، انوار کرم الدینی ج ۳/۶۶، ۶۷، حاشیہ  
مشروانی، ابن القاسم علی عقد الحجاج ج ۲/۲۰۲، ۲۰۳، کتاب القناع ج ۳/۵۳۔

## طبيب ۷

معلوم کا ہونا ضروری ہے۔

وہ لکھنے نے بھی اس کی اجازت دی ہے، چنانچہ ”اشرح  
الصغیر“ میں ہے: اگر کسی طبیب نے اس سے شقیانی کی شرط لگانی ہو  
شقیانی کے حصول کے بغیر وہ اہل سنت کا مستحق نہیں ہوگا۔ اور اس کی  
”تفصیل“ جارد“ کی اصطلاح میں زریحی ہے (۱)۔

اور اگر طبیب کے معالجہ سے پہلے ہی تکلیف تم ہو جائے اور  
مریض شقیان ہو جائے تو یہ یہاں مذکور ہوگا جس سے اجازت  
ہو جائے گا۔

بن عابدین کہتے ہیں: جب اس دائرہ میں آرام ہو جائے  
جس کو کھڑنے کے لئے طبیب سے اجازت کیا گیا تھا، تو یہ یہاں مذکور  
ہے جس سے جارد منع ہو جائے گا، اور اس میں کسی نے اتفاق نہیں  
کیا ہے، حتیٰ کہ ان لوگوں نے بھی جو عذر کو موجب منع نہیں تسلیم  
کرتے، چنانچہ شافعیہ اور حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ جو کسی آدمی  
سے جارد کرے کہ وہ اس کی دائرہ نکال دے، پھر تکلیف میں ہی  
ہو جائے یا یہ کہ (اسے اجازت پر رکھا تاکہ) اس کی آنکھ میں سرمہ  
لگا دے، پھر کام انجام دینے سے پہلے ہی آنکھ ٹھیک ہو جائے تو جس  
چیز پر عقد کیا گیا ہے اسے وصول کرنے کی دشواری کی وجہ سے متفق  
ہو جائے گا (۲)۔

طبيب کا تلف کردہ چیز کا ضامن ہونا:

۷۔ طبیب کو ضامن بنایا جائے گا بشرطیکہ وہ طب کے اصول سے

ماہر اکتف ہو یا اس میں ماہر نہ ہو اور کسی مریض کا علاج کرے، اور علاج  
کی وجہ سے اس کو مالا کرے یا کوئی عیب پیدا کرے، یا طب کے  
اصول جانتا ہو اور حادثات میں کوتاہی کرے اور ملاکت یا عیب سرایت  
کر جائے یا تو حادثات جانتا ہو اور کوتاہی بھی نہ کرے، بین مریض کی  
اجازت کے بغیر اس کا علاج کیا ہو، جیسے کہ بچہ کا ختنہ اس کے ولی کی  
اجازت کے بغیر یا بچہ کا ختنہ جبراً یا اس کے سونے کی حالت میں کیا  
ہو، یا مریض کو کوئی دوا جبراً کھلائے اور اس سے تلف یا عیب پیدا  
ہو جائے یا کسی بچہ کی طرف سے ہونے کے سبب غیر معتبر اجازت سے  
حالات کیا ہو، بہرہ اجازت وکیل کے طور پر ہاتھ جو بزرگ کاٹنے یا پچھنا  
لگانے یا ختنہ کرنے کی ہو، اور یہ ملاکت یا عیب کا سبب بن گیا ہو، تو  
ان تمام صورتوں میں وہ اپنے علاج پر مرتب ہونے والے نقصانات کا  
ضامن دے گا (۱)۔

اور اگر اس کی اجازت دی گئی ہو، اجازت معتبر بھی ہو، اور وہ  
حقوق ہو اور اس کے ہاتھ سے جنایت نہ ہوتی ہو، اور جس میں  
اجازت دی گئی ہے اس سے تجاوز نہ کیا ہو، اور ملاکت سرایت  
کر جائے تو ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس نے ایک ہی مباح فعل  
کیا ہے جس کی اجازت تھی (۲) اور اس لئے کہ سرایت کر جانے کی  
وجہ سے جو چیز تلف ہوتی ہے اگر وہ بجائے جہالت، کوتاہی کے کسی  
اجازت یافتہ سبب سے ہو تو ضمان میں ہوتا، اس جہاں پر طبیب،  
تہاں، پچھنا لگانے والے اور ختنہ کرنے والے پر جہد میں اجازت

= الامام الشافعی ۱۰۶ھ، المغنی لابن قدامہ ۵۳۹ھ، ۵۴۱ھ، ۵۴۳ھ، اور  
الموسمۃ ۳۰۰ھ، ۳۰۱ھ، ۳۰۲ھ، ۳۰۳ھ، ۳۰۴ھ، ۳۰۵ھ، ۳۰۶ھ، ۳۰۷ھ، ۳۰۸ھ، ۳۰۹ھ، ۳۱۰ھ، ۳۱۱ھ، ۳۱۲ھ، ۳۱۳ھ، ۳۱۴ھ، ۳۱۵ھ، ۳۱۶ھ، ۳۱۷ھ، ۳۱۸ھ، ۳۱۹ھ، ۳۲۰ھ، ۳۲۱ھ، ۳۲۲ھ، ۳۲۳ھ، ۳۲۴ھ، ۳۲۵ھ، ۳۲۶ھ، ۳۲۷ھ، ۳۲۸ھ، ۳۲۹ھ، ۳۳۰ھ، ۳۳۱ھ، ۳۳۲ھ، ۳۳۳ھ، ۳۳۴ھ، ۳۳۵ھ، ۳۳۶ھ، ۳۳۷ھ، ۳۳۸ھ، ۳۳۹ھ، ۳۴۰ھ، ۳۴۱ھ، ۳۴۲ھ، ۳۴۳ھ، ۳۴۴ھ، ۳۴۵ھ، ۳۴۶ھ، ۳۴۷ھ، ۳۴۸ھ، ۳۴۹ھ، ۳۵۰ھ، ۳۵۱ھ، ۳۵۲ھ، ۳۵۳ھ، ۳۵۴ھ، ۳۵۵ھ، ۳۵۶ھ، ۳۵۷ھ، ۳۵۸ھ، ۳۵۹ھ، ۳۶۰ھ، ۳۶۱ھ، ۳۶۲ھ، ۳۶۳ھ، ۳۶۴ھ، ۳۶۵ھ، ۳۶۶ھ، ۳۶۷ھ، ۳۶۸ھ، ۳۶۹ھ، ۳۷۰ھ، ۳۷۱ھ، ۳۷۲ھ، ۳۷۳ھ، ۳۷۴ھ، ۳۷۵ھ، ۳۷۶ھ، ۳۷۷ھ، ۳۷۸ھ، ۳۷۹ھ، ۳۸۰ھ، ۳۸۱ھ، ۳۸۲ھ، ۳۸۳ھ، ۳۸۴ھ، ۳۸۵ھ، ۳۸۶ھ، ۳۸۷ھ، ۳۸۸ھ، ۳۸۹ھ، ۳۹۰ھ، ۳۹۱ھ، ۳۹۲ھ، ۳۹۳ھ، ۳۹۴ھ، ۳۹۵ھ، ۳۹۶ھ، ۳۹۷ھ، ۳۹۸ھ، ۳۹۹ھ، ۴۰۰ھ، ۴۰۱ھ، ۴۰۲ھ، ۴۰۳ھ، ۴۰۴ھ، ۴۰۵ھ، ۴۰۶ھ، ۴۰۷ھ، ۴۰۸ھ، ۴۰۹ھ، ۴۱۰ھ، ۴۱۱ھ، ۴۱۲ھ، ۴۱۳ھ، ۴۱۴ھ، ۴۱۵ھ، ۴۱۶ھ، ۴۱۷ھ، ۴۱۸ھ، ۴۱۹ھ، ۴۲۰ھ، ۴۲۱ھ، ۴۲۲ھ، ۴۲۳ھ، ۴۲۴ھ، ۴۲۵ھ، ۴۲۶ھ، ۴۲۷ھ، ۴۲۸ھ، ۴۲۹ھ، ۴۳۰ھ، ۴۳۱ھ، ۴۳۲ھ، ۴۳۳ھ، ۴۳۴ھ، ۴۳۵ھ، ۴۳۶ھ، ۴۳۷ھ، ۴۳۸ھ، ۴۳۹ھ، ۴۴۰ھ، ۴۴۱ھ، ۴۴۲ھ، ۴۴۳ھ، ۴۴۴ھ، ۴۴۵ھ، ۴۴۶ھ، ۴۴۷ھ، ۴۴۸ھ، ۴۴۹ھ، ۴۵۰ھ، ۴۵۱ھ، ۴۵۲ھ، ۴۵۳ھ، ۴۵۴ھ، ۴۵۵ھ، ۴۵۶ھ، ۴۵۷ھ، ۴۵۸ھ، ۴۵۹ھ، ۴۶۰ھ، ۴۶۱ھ، ۴۶۲ھ، ۴۶۳ھ، ۴۶۴ھ، ۴۶۵ھ، ۴۶۶ھ، ۴۶۷ھ، ۴۶۸ھ، ۴۶۹ھ، ۴۷۰ھ، ۴۷۱ھ، ۴۷۲ھ، ۴۷۳ھ، ۴۷۴ھ، ۴۷۵ھ، ۴۷۶ھ، ۴۷۷ھ، ۴۷۸ھ، ۴۷۹ھ، ۴۸۰ھ، ۴۸۱ھ، ۴۸۲ھ، ۴۸۳ھ، ۴۸۴ھ، ۴۸۵ھ، ۴۸۶ھ، ۴۸۷ھ، ۴۸۸ھ، ۴۸۹ھ، ۴۹۰ھ، ۴۹۱ھ، ۴۹۲ھ، ۴۹۳ھ، ۴۹۴ھ، ۴۹۵ھ، ۴۹۶ھ، ۴۹۷ھ، ۴۹۸ھ، ۴۹۹ھ، ۵۰۰ھ، ۵۰۱ھ، ۵۰۲ھ، ۵۰۳ھ، ۵۰۴ھ، ۵۰۵ھ، ۵۰۶ھ، ۵۰۷ھ، ۵۰۸ھ، ۵۰۹ھ، ۵۱۰ھ، ۵۱۱ھ، ۵۱۲ھ، ۵۱۳ھ، ۵۱۴ھ، ۵۱۵ھ، ۵۱۶ھ، ۵۱۷ھ، ۵۱۸ھ، ۵۱۹ھ، ۵۲۰ھ، ۵۲۱ھ، ۵۲۲ھ، ۵۲۳ھ، ۵۲۴ھ، ۵۲۵ھ، ۵۲۶ھ، ۵۲۷ھ، ۵۲۸ھ، ۵۲۹ھ، ۵۳۰ھ، ۵۳۱ھ، ۵۳۲ھ، ۵۳۳ھ، ۵۳۴ھ، ۵۳۵ھ، ۵۳۶ھ، ۵۳۷ھ، ۵۳۸ھ، ۵۳۹ھ، ۵۴۰ھ، ۵۴۱ھ، ۵۴۲ھ، ۵۴۳ھ، ۵۴۴ھ، ۵۴۵ھ، ۵۴۶ھ، ۵۴۷ھ، ۵۴۸ھ، ۵۴۹ھ، ۵۵۰ھ، ۵۵۱ھ، ۵۵۲ھ، ۵۵۳ھ، ۵۵۴ھ، ۵۵۵ھ، ۵۵۶ھ، ۵۵۷ھ، ۵۵۸ھ، ۵۵۹ھ، ۵۶۰ھ، ۵۶۱ھ، ۵۶۲ھ، ۵۶۳ھ، ۵۶۴ھ، ۵۶۵ھ، ۵۶۶ھ، ۵۶۷ھ، ۵۶۸ھ، ۵۶۹ھ، ۵۷۰ھ، ۵۷۱ھ، ۵۷۲ھ، ۵۷۳ھ، ۵۷۴ھ، ۵۷۵ھ، ۵۷۶ھ، ۵۷۷ھ، ۵۷۸ھ، ۵۷۹ھ، ۵۸۰ھ، ۵۸۱ھ، ۵۸۲ھ، ۵۸۳ھ، ۵۸۴ھ، ۵۸۵ھ، ۵۸۶ھ، ۵۸۷ھ، ۵۸۸ھ، ۵۸۹ھ، ۵۹۰ھ، ۵۹۱ھ، ۵۹۲ھ، ۵۹۳ھ، ۵۹۴ھ، ۵۹۵ھ، ۵۹۶ھ، ۵۹۷ھ، ۵۹۸ھ، ۵۹۹ھ، ۶۰۰ھ، ۶۰۱ھ، ۶۰۲ھ، ۶۰۳ھ، ۶۰۴ھ، ۶۰۵ھ، ۶۰۶ھ، ۶۰۷ھ، ۶۰۸ھ، ۶۰۹ھ، ۶۱۰ھ، ۶۱۱ھ، ۶۱۲ھ، ۶۱۳ھ، ۶۱۴ھ، ۶۱۵ھ، ۶۱۶ھ، ۶۱۷ھ، ۶۱۸ھ، ۶۱۹ھ، ۶۲۰ھ، ۶۲۱ھ، ۶۲۲ھ، ۶۲۳ھ، ۶۲۴ھ، ۶۲۵ھ، ۶۲۶ھ، ۶۲۷ھ، ۶۲۸ھ، ۶۲۹ھ، ۶۳۰ھ، ۶۳۱ھ، ۶۳۲ھ، ۶۳۳ھ، ۶۳۴ھ، ۶۳۵ھ، ۶۳۶ھ، ۶۳۷ھ، ۶۳۸ھ، ۶۳۹ھ، ۶۴۰ھ، ۶۴۱ھ، ۶۴۲ھ، ۶۴۳ھ، ۶۴۴ھ، ۶۴۵ھ، ۶۴۶ھ، ۶۴۷ھ، ۶۴۸ھ، ۶۴۹ھ، ۶۵۰ھ، ۶۵۱ھ، ۶۵۲ھ، ۶۵۳ھ، ۶۵۴ھ، ۶۵۵ھ، ۶۵۶ھ، ۶۵۷ھ، ۶۵۸ھ، ۶۵۹ھ، ۶۶۰ھ، ۶۶۱ھ، ۶۶۲ھ، ۶۶۳ھ، ۶۶۴ھ، ۶۶۵ھ، ۶۶۶ھ، ۶۶۷ھ، ۶۶۸ھ، ۶۶۹ھ، ۶۷۰ھ، ۶۷۱ھ، ۶۷۲ھ، ۶۷۳ھ، ۶۷۴ھ، ۶۷۵ھ، ۶۷۶ھ، ۶۷۷ھ، ۶۷۸ھ، ۶۷۹ھ، ۶۸۰ھ، ۶۸۱ھ، ۶۸۲ھ، ۶۸۳ھ، ۶۸۴ھ، ۶۸۵ھ، ۶۸۶ھ، ۶۸۷ھ، ۶۸۸ھ، ۶۸۹ھ، ۶۹۰ھ، ۶۹۱ھ، ۶۹۲ھ، ۶۹۳ھ، ۶۹۴ھ، ۶۹۵ھ، ۶۹۶ھ، ۶۹۷ھ، ۶۹۸ھ، ۶۹۹ھ، ۷۰۰ھ، ۷۰۱ھ، ۷۰۲ھ، ۷۰۳ھ، ۷۰۴ھ، ۷۰۵ھ، ۷۰۶ھ، ۷۰۷ھ، ۷۰۸ھ، ۷۰۹ھ، ۷۱۰ھ، ۷۱۱ھ، ۷۱۲ھ، ۷۱۳ھ، ۷۱۴ھ، ۷۱۵ھ، ۷۱۶ھ، ۷۱۷ھ، ۷۱۸ھ، ۷۱۹ھ، ۷۲۰ھ، ۷۲۱ھ، ۷۲۲ھ، ۷۲۳ھ، ۷۲۴ھ، ۷۲۵ھ، ۷۲۶ھ، ۷۲۷ھ، ۷۲۸ھ، ۷۲۹ھ، ۷۳۰ھ، ۷۳۱ھ، ۷۳۲ھ، ۷۳۳ھ، ۷۳۴ھ، ۷۳۵ھ، ۷۳۶ھ، ۷۳۷ھ، ۷۳۸ھ، ۷۳۹ھ، ۷۴۰ھ، ۷۴۱ھ، ۷۴۲ھ، ۷۴۳ھ، ۷۴۴ھ، ۷۴۵ھ، ۷۴۶ھ، ۷۴۷ھ، ۷۴۸ھ، ۷۴۹ھ، ۷۵۰ھ، ۷۵۱ھ، ۷۵۲ھ، ۷۵۳ھ، ۷۵۴ھ، ۷۵۵ھ، ۷۵۶ھ، ۷۵۷ھ، ۷۵۸ھ، ۷۵۹ھ، ۷۶۰ھ، ۷۶۱ھ، ۷۶۲ھ، ۷۶۳ھ، ۷۶۴ھ، ۷۶۵ھ، ۷۶۶ھ، ۷۶۷ھ، ۷۶۸ھ، ۷۶۹ھ، ۷۷۰ھ، ۷۷۱ھ، ۷۷۲ھ، ۷۷۳ھ، ۷۷۴ھ، ۷۷۵ھ، ۷۷۶ھ، ۷۷۷ھ، ۷۷۸ھ، ۷۷۹ھ، ۷۸۰ھ، ۷۸۱ھ، ۷۸۲ھ، ۷۸۳ھ، ۷۸۴ھ، ۷۸۵ھ، ۷۸۶ھ، ۷۸۷ھ، ۷۸۸ھ، ۷۸۹ھ، ۷۹۰ھ، ۷۹۱ھ، ۷۹۲ھ، ۷۹۳ھ، ۷۹۴ھ، ۷۹۵ھ، ۷۹۶ھ، ۷۹۷ھ، ۷۹۸ھ، ۷۹۹ھ، ۸۰۰ھ، ۸۰۱ھ، ۸۰۲ھ، ۸۰۳ھ، ۸۰۴ھ، ۸۰۵ھ، ۸۰۶ھ، ۸۰۷ھ، ۸۰۸ھ، ۸۰۹ھ، ۸۱۰ھ، ۸۱۱ھ، ۸۱۲ھ، ۸۱۳ھ، ۸۱۴ھ، ۸۱۵ھ، ۸۱۶ھ، ۸۱۷ھ، ۸۱۸ھ، ۸۱۹ھ، ۸۲۰ھ، ۸۲۱ھ، ۸۲۲ھ، ۸۲۳ھ، ۸۲۴ھ، ۸۲۵ھ، ۸۲۶ھ، ۸۲۷ھ، ۸۲۸ھ، ۸۲۹ھ، ۸۳۰ھ، ۸۳۱ھ، ۸۳۲ھ، ۸۳۳ھ، ۸۳۴ھ، ۸۳۵ھ، ۸۳۶ھ، ۸۳۷ھ، ۸۳۸ھ، ۸۳۹ھ، ۸۴۰ھ، ۸۴۱ھ، ۸۴۲ھ، ۸۴۳ھ، ۸۴۴ھ، ۸۴۵ھ، ۸۴۶ھ، ۸۴۷ھ، ۸۴۸ھ، ۸۴۹ھ، ۸۵۰ھ، ۸۵۱ھ، ۸۵۲ھ، ۸۵۳ھ، ۸۵۴ھ، ۸۵۵ھ، ۸۵۶ھ، ۸۵۷ھ، ۸۵۸ھ، ۸۵۹ھ، ۸۶۰ھ، ۸۶۱ھ، ۸۶۲ھ، ۸۶۳ھ، ۸۶۴ھ، ۸۶۵ھ، ۸۶۶ھ، ۸۶۷ھ، ۸۶۸ھ، ۸۶۹ھ، ۸۷۰ھ، ۸۷۱ھ، ۸۷۲ھ، ۸۷۳ھ، ۸۷۴ھ، ۸۷۵ھ، ۸۷۶ھ، ۸۷۷ھ، ۸۷۸ھ، ۸۷۹ھ، ۸۸۰ھ، ۸۸۱ھ، ۸۸۲ھ، ۸۸۳ھ، ۸۸۴ھ، ۸۸۵ھ، ۸۸۶ھ، ۸۸۷ھ، ۸۸۸ھ، ۸۸۹ھ، ۸۹۰ھ، ۸۹۱ھ، ۸۹۲ھ، ۸۹۳ھ، ۸۹۴ھ، ۸۹۵ھ، ۸۹۶ھ، ۸۹۷ھ، ۸۹۸ھ، ۸۹۹ھ، ۹۰۰ھ، ۹۰۱ھ، ۹۰۲ھ، ۹۰۳ھ، ۹۰۴ھ، ۹۰۵ھ، ۹۰۶ھ، ۹۰۷ھ، ۹۰۸ھ، ۹۰۹ھ، ۹۱۰ھ، ۹۱۱ھ، ۹۱۲ھ، ۹۱۳ھ، ۹۱۴ھ، ۹۱۵ھ، ۹۱۶ھ، ۹۱۷ھ، ۹۱۸ھ، ۹۱۹ھ، ۹۲۰ھ، ۹۲۱ھ، ۹۲۲ھ، ۹۲۳ھ، ۹۲۴ھ، ۹۲۵ھ، ۹۲۶ھ، ۹۲۷ھ، ۹۲۸ھ، ۹۲۹ھ، ۹۳۰ھ، ۹۳۱ھ، ۹۳۲ھ، ۹۳۳ھ، ۹۳۴ھ، ۹۳۵ھ، ۹۳۶ھ، ۹۳۷ھ، ۹۳۸ھ، ۹۳۹ھ، ۹۴۰ھ، ۹۴۱ھ، ۹۴۲ھ، ۹۴۳ھ، ۹۴۴ھ، ۹۴۵ھ، ۹۴۶ھ، ۹۴۷ھ، ۹۴۸ھ، ۹۴۹ھ، ۹۵۰ھ، ۹۵۱ھ، ۹۵۲ھ، ۹۵۳ھ، ۹۵۴ھ، ۹۵۵ھ، ۹۵۶ھ، ۹۵۷ھ، ۹۵۸ھ، ۹۵۹ھ، ۹۶۰ھ، ۹۶۱ھ، ۹۶۲ھ، ۹۶۳ھ، ۹۶۴ھ، ۹۶۵ھ، ۹۶۶ھ، ۹۶۷ھ، ۹۶۸ھ، ۹۶۹ھ، ۹۷۰ھ، ۹۷۱ھ، ۹۷۲ھ، ۹۷۳ھ، ۹۷۴ھ، ۹۷۵ھ، ۹۷۶ھ، ۹۷۷ھ، ۹۷۸ھ، ۹۷۹ھ، ۹۸۰ھ، ۹۸۱ھ، ۹۸۲ھ، ۹۸۳ھ، ۹۸۴ھ، ۹۸۵ھ، ۹۸۶ھ، ۹۸۷ھ، ۹۸۸ھ، ۹۸۹ھ، ۹۹۰ھ، ۹۹۱ھ، ۹۹۲ھ، ۹۹۳ھ، ۹۹۴ھ، ۹۹۵ھ، ۹۹۶ھ، ۹۹۷ھ، ۹۹۸ھ، ۹۹۹ھ، ۱۰۰۰ھ، ۱۰۰۱ھ، ۱۰۰۲ھ، ۱۰۰۳ھ، ۱۰۰۴ھ، ۱۰۰۵ھ، ۱۰۰۶ھ، ۱۰۰۷ھ، ۱۰۰۸ھ، ۱۰۰۹ھ، ۱۰۱۰ھ، ۱۰۱۱ھ، ۱۰۱۲ھ، ۱۰۱۳ھ، ۱۰۱۴ھ، ۱۰۱۵ھ، ۱۰۱۶ھ، ۱۰۱۷ھ، ۱۰۱۸ھ، ۱۰۱۹ھ، ۱۰۲۰ھ، ۱۰۲۱ھ، ۱۰۲۲ھ، ۱۰۲۳ھ، ۱۰۲۴ھ، ۱۰۲۵ھ، ۱۰۲۶ھ، ۱۰۲۷ھ، ۱۰۲۸ھ، ۱۰۲۹ھ، ۱۰۳۰ھ، ۱۰۳۱ھ، ۱۰۳۲ھ، ۱۰۳۳ھ، ۱۰۳۴ھ، ۱۰۳۵ھ، ۱۰۳۶ھ، ۱۰۳۷ھ، ۱۰۳۸ھ، ۱۰۳۹ھ، ۱۰۴۰ھ، ۱۰۴۱ھ، ۱۰۴۲ھ، ۱۰۴۳ھ، ۱۰۴۴ھ، ۱۰۴۵ھ، ۱۰۴۶ھ، ۱۰۴۷ھ، ۱۰۴۸ھ، ۱۰۴۹ھ، ۱۰۵۰ھ، ۱۰۵۱ھ، ۱۰۵۲ھ، ۱۰۵۳ھ، ۱۰۵۴ھ، ۱۰۵۵ھ، ۱۰۵۶ھ، ۱۰۵۷ھ، ۱۰۵۸ھ، ۱۰۵۹ھ، ۱۰۶۰ھ، ۱۰۶۱ھ، ۱۰۶۲ھ، ۱۰۶۳ھ، ۱۰۶۴ھ، ۱۰۶۵ھ، ۱۰۶۶ھ، ۱۰۶۷ھ، ۱۰۶۸ھ، ۱۰۶۹ھ، ۱۰۷۰ھ، ۱۰۷۱ھ، ۱۰۷۲ھ، ۱۰۷۳ھ، ۱۰۷۴ھ، ۱۰۷۵ھ، ۱۰۷۶ھ، ۱۰۷۷ھ، ۱۰۷۸ھ، ۱۰۷۹ھ، ۱۰۸۰ھ، ۱۰۸۱ھ، ۱۰۸۲ھ، ۱۰۸۳ھ، ۱۰۸۴ھ، ۱۰۸۵ھ، ۱۰۸۶ھ، ۱۰۸۷ھ، ۱۰۸۸ھ، ۱۰۸۹ھ، ۱۰۹۰ھ، ۱۰۹۱ھ، ۱۰۹۲ھ، ۱۰۹۳ھ، ۱۰۹۴ھ، ۱۰۹۵ھ، ۱۰۹۶ھ، ۱۰۹۷ھ، ۱۰۹۸ھ، ۱۰۹۹ھ، ۱۱۰۰ھ، ۱۱۰۱ھ، ۱۱۰۲ھ، ۱۱۰۳ھ، ۱۱۰۴ھ، ۱۱۰۵ھ، ۱۱۰۶ھ، ۱۱۰۷ھ، ۱۱۰۸ھ، ۱۱۰۹ھ، ۱۱۱۰ھ، ۱۱۱۱ھ، ۱۱۱۲ھ، ۱۱۱۳ھ، ۱۱۱۴ھ، ۱۱۱۵ھ، ۱۱۱۶ھ، ۱۱۱۷ھ، ۱۱۱۸ھ، ۱۱۱۹ھ، ۱۱۲۰ھ، ۱۱۲۱ھ، ۱۱۲۲ھ، ۱۱۲۳ھ، ۱۱۲۴ھ، ۱۱۲۵ھ، ۱۱۲۶ھ، ۱۱۲۷ھ، ۱۱۲۸ھ، ۱۱۲۹ھ، ۱۱۳۰ھ، ۱۱۳۱ھ، ۱۱۳۲ھ، ۱۱۳۳ھ، ۱۱۳۴ھ، ۱۱۳۵ھ، ۱۱۳۶ھ، ۱۱۳۷ھ، ۱۱۳۸ھ، ۱۱۳۹ھ، ۱۱۴۰ھ، ۱۱۴۱ھ، ۱۱۴۲ھ، ۱۱۴۳ھ، ۱۱۴۴ھ، ۱۱۴۵ھ، ۱۱۴۶ھ، ۱۱۴۷ھ، ۱۱۴۸ھ، ۱۱۴۹ھ، ۱۱۵۰ھ، ۱۱۵۱ھ، ۱۱۵۲ھ، ۱۱۵۳ھ، ۱۱۵۴ھ، ۱۱۵۵ھ، ۱۱۵۶ھ، ۱۱۵۷ھ، ۱۱۵۸ھ، ۱۱۵۹ھ، ۱۱۶۰ھ، ۱۱۶۱ھ، ۱۱۶۲ھ، ۱۱۶۳ھ، ۱۱۶۴ھ، ۱۱۶۵ھ، ۱۱۶۶ھ، ۱۱۶۷ھ، ۱۱۶۸ھ، ۱۱۶۹ھ، ۱۱۷۰ھ، ۱۱۷۱ھ، ۱۱۷۲ھ، ۱۱۷۳ھ، ۱۱۷۴ھ، ۱۱۷۵ھ، ۱۱۷۶ھ، ۱۱۷۷ھ، ۱۱۷۸ھ، ۱۱۷۹ھ، ۱۱۸۰ھ، ۱۱۸۱ھ، ۱۱۸۲ھ، ۱۱۸۳ھ، ۱۱۸۴ھ، ۱۱۸۵ھ، ۱۱۸۶ھ، ۱۱۸۷ھ، ۱۱۸۸ھ، ۱۱۸۹ھ، ۱۱۹۰ھ، ۱۱۹۱ھ، ۱۱۹۲ھ، ۱۱۹۳ھ، ۱۱۹۴ھ، ۱۱۹۵ھ، ۱۱۹۶ھ، ۱۱۹۷ھ، ۱۱۹۸ھ، ۱۱۹۹ھ، ۱۲۰۰ھ، ۱۲۰۱ھ، ۱۲۰۲ھ، ۱۲۰۳ھ، ۱۲۰۴ھ، ۱۲۰۵ھ، ۱۲۰۶ھ، ۱۲۰۷ھ، ۱۲۰۸ھ، ۱۲۰۹ھ، ۱۲۱۰ھ، ۱۲۱۱ھ، ۱۲۱۲ھ، ۱۲۱۳ھ، ۱۲۱۴ھ، ۱۲۱۵ھ، ۱۲۱۶ھ، ۱۲۱۷ھ، ۱۲۱۸ھ، ۱۲۱۹ھ، ۱۲۲۰ھ، ۱۲۲۱ھ، ۱۲۲۲ھ، ۱۲۲۳ھ، ۱۲۲۴ھ، ۱۲۲۵ھ، ۱۲۲۶ھ، ۱۲۲۷ھ، ۱۲۲۸ھ، ۱۲۲۹ھ، ۱۲۳۰ھ، ۱۲۳۱ھ، ۱۲۳۲ھ، ۱۲۳۳ھ، ۱۲۳۴ھ، ۱۲۳۵ھ، ۱۲۳۶ھ، ۱۲۳۷ھ، ۱۲۳۸ھ، ۱۲۳۹ھ، ۱۲۴۰ھ، ۱۲۴۱ھ، ۱۲۴۲ھ، ۱۲۴۳ھ، ۱۲۴۴ھ، ۱۲۴۵ھ، ۱۲۴۶ھ، ۱۲۴۷ھ، ۱۲۴۸ھ، ۱۲۴۹ھ، ۱۲۵۰ھ، ۱۲۵۱ھ، ۱۲۵۲ھ، ۱۲۵۳ھ، ۱۲۵۴ھ، ۱۲۵۵ھ، ۱۲۵۶ھ، ۱۲۵۷ھ، ۱۲۵۸ھ، ۱۲۵۹ھ، ۱۲۶۰ھ، ۱۲۶۱ھ، ۱۲۶۲ھ، ۱۲۶۳ھ، ۱۲۶۴ھ، ۱۲۶۵ھ، ۱۲۶۶ھ، ۱۲۶۷ھ، ۱۲۶۸ھ، ۱۲۶۹ھ، ۱۲۷۰ھ، ۱۲۷۱ھ، ۱۲۷۲ھ، ۱۲۷۳ھ، ۱۲۷۴ھ، ۱۲۷۵ھ، ۱۲۷۶ھ، ۱۲۷۷ھ، ۱۲۷۸ھ، ۱۲۷۹ھ، ۱۲۸۰ھ، ۱۲۸۱ھ، ۱۲۸۲ھ، ۱۲۸۳ھ، ۱۲۸۴ھ، ۱۲۸۵ھ، ۱۲۸۶ھ، ۱۲۸۷ھ، ۱۲۸۸ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۹۰ھ، ۱۲۹۱ھ، ۱۲۹۲ھ، ۱۲۹۳ھ، ۱۲۹۴ھ، ۱۲۹۵ھ، ۱۲۹۶ھ، ۱۲۹۷ھ، ۱۲۹۸ھ، ۱۲۹۹ھ، ۱۳۰۰ھ، ۱۳۰۱ھ، ۱۳۰۲ھ، ۱۳۰۳ھ، ۱۳۰۴ھ، ۱۳۰۵ھ، ۱۳۰۶ھ، ۱۳۰۷ھ، ۱۳۰۸ھ، ۱۳۰۹ھ، ۱۳۱۰ھ، ۱۳۱۱ھ، ۱۳۱۲ھ، ۱۳۱۳ھ، ۱۳۱۴ھ، ۱۳۱۵ھ، ۱۳۱۶ھ، ۱۳۱۷ھ، ۱۳۱۸ھ، ۱۳۱۹ھ، ۱۳۲۰ھ، ۱۳۲۱ھ، ۱۳۲۲ھ، ۱۳۲۳ھ، ۱۳۲۴ھ، ۱۳۲۵ھ، ۱۳۲۶ھ، ۱۳۲۷ھ، ۱۳۲۸ھ، ۱۳۲۹ھ، ۱۳۳۰ھ، ۱۳۳۱ھ، ۱۳۳۲ھ، ۱۳۳۳ھ، ۱۳۳۴ھ، ۱۳۳۵ھ، ۱۳۳۶ھ، ۱۳۳۷ھ، ۱۳۳۸ھ، ۱۳۳۹ھ، ۱۳۴۰ھ، ۱۳۴۱ھ، ۱۳۴۲ھ، ۱۳۴۳ھ، ۱۳۴۴ھ، ۱۳۴۵ھ، ۱۳۴۶ھ، ۱۳۴۷ھ، ۱۳۴۸ھ، ۱۳۴۹ھ، ۱۳۵۰ھ، ۱۳۵۱ھ، ۱۳۵۲ھ، ۱۳۵۳ھ، ۱۳۵۴ھ، ۱۳۵۵ھ، ۱۳۵۶ھ، ۱۳۵۷ھ، ۱۳۵۸ھ، ۱۳۵۹ھ، ۱۳۶۰ھ، ۱۳۶۱ھ، ۱۳۶۲ھ، ۱۳۶۳ھ، ۱۳۶۴ھ، ۱۳۶۵ھ، ۱۳۶۶ھ، ۱۳۶۷ھ، ۱۳۶۸ھ، ۱۳۶۹ھ، ۱۳۷۰ھ، ۱۳۷۱ھ، ۱۳۷۲ھ، ۱۳۷۳ھ، ۱۳۷۴ھ، ۱۳۷۵ھ، ۱۳۷۶ھ، ۱۳۷۷ھ، ۱۳۷۸ھ، ۱۳۷۹ھ، ۱۳۸۰ھ، ۱۳۸۱ھ، ۱۳۸۲ھ، ۱۳۸۳ھ، ۱۳۸۴ھ، ۱۳۸۵ھ، ۱۳۸۶ھ، ۱۳۸۷ھ، ۱۳۸۸ھ، ۱۳۸۹ھ، ۱۳۹۰ھ، ۱۳۹۱ھ، ۱۳۹۲ھ، ۱۳۹۳ھ، ۱۳۹۴ھ، ۱۳۹۵ھ، ۱۳۹۶ھ، ۱۳۹۷ھ، ۱۳۹۸ھ، ۱۳۹۹ھ، ۱۴۰۰ھ، ۱۴۰۱ھ، ۱۴۰۲ھ، ۱۴۰۳ھ، ۱۴۰۴ھ، ۱۴۰۵ھ، ۱۴۰۶ھ، ۱۴۰۷ھ، ۱۴۰۸ھ، ۱۴۰۹ھ، ۱۴۱۰ھ، ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۲ھ، ۱۴۱۳ھ، ۱۴۱۴ھ، ۱۴۱۵ھ، ۱۴۱۶ھ، ۱۴۱۷ھ، ۱۴۱۸ھ، ۱۴۱۹ھ، ۱۴۲۰ھ، ۱۴۲۱ھ، ۱۴۲۲ھ، ۱۴۲۳ھ، ۱۴۲۴ھ، ۱۴۲۵ھ، ۱۴۲۶ھ، ۱۴۲۷

## تطبیق ۷

دی گئی ہو، ورنہ کوئی نہ کریں، یہ محل معتاد سے تجاوز نہ کریں، ضمانت نہیں ہوگا، ورنہ ضمانت لازم ہو جائے گا (۱)۔

بن قدامہ کہتے ہیں: پچھنا گانے والا، ختنہ کرنے والا اور حکیم جب وہ کام کریں جس کا نہیں حکم دیا گیا ہو تو ہشٹھوں کے ساتھ ضمانت نہیں ہوں گے:

ایک یہ کہ اپنے پیشہ میں مہارت والے ہوں، چنانچہ جب وہ اس طرح نہ ہوں تو یہ فعل حرام ہوگا ورنہ اہمیت کے ضمانت ہوں گے۔

دوسرے یہ کہ جس کو کاٹنا چاہئے اس سے تجاوز نہ کریں، چنانچہ اگر وہ مہر ہو، رت ہو، رگ ہو، یا کسی قطع کے علاوہ کسی یا ایسے وقت میں کاٹ لے جس میں کاٹنا اچھا نہیں ہوتا یا اس طرح کی کوئی اور چیز ہو تو اس میں کل کا ضمانت ہوگا، اس لئے کہ یہ ایسا ایجاب ہے جس کا ضمانت عمدہ و رخصت سے نہیں بدلتا ہے، لہذا یہ ایجاب مال سے شاید ہو گیا۔

درتصاص میں کاٹنے والے اور چور کا ہاتھ کاٹنے والے کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا، پھر کہا: ہمیں اس میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے (۲)۔

اسوقی کہتے ہیں: جب ختنہ کرے ملائی بچہ کا ختنہ کرے یا طیب کی مریش کو پالے یا اس کا کوئی منہ کاٹے یا اس کو اسنے مرہ اس سے مر جاے تو ہشٹھوں میں سے کسی پر بھی ضمانت نہیں ہوگا، نہ اس کے مال میں، نہ اس کے عاقلہ پر، اس لئے کہ یہ منہ میں سے ہے جس میں عمدہ میں کاٹنا ہوتا ہے، تو گویا صاحب مرض کو جو

کچھ لاحق ہوا ہے اسی نے اس کے لئے اپنے کو پیش کیا تھا، اور یہ اس وقت ہے جب ختنہ کرنے والا یا طیب، اہمیت رکھنے والوں میں سے ہو اور اپنے فعل میں ملوث نہ رہے، اور اگر اپنے فعل میں ملوث رہ جائے اور وہ اہمیت رکھنے والوں میں سے ہو تو اہمیت اس کے عاقلہ پر ہوگی۔

اور اگر اہمیت رکھنے والوں میں نہ ہو تو سے نہ اس کا جائے گی۔ اور اہمیت کے اس کے عاقلہ پر یا خود اس کے مال میں ہونے کے سلسلہ میں، اقول میں:

پہلا ابن اہم کا اور دوسرا امام مالک کا، اور رائج یہی ہے، اس لئے کہ اس کا فعل عدا ہے، عاقلہ عدا کو میں، اہمیت کرتے (۱)۔

اور "لہدیہ" میں ہے کہ محمد بنم الدین سے کسی بچی کے بارے میں پوچھا یا جو چیت سے نہ پڑی تھی، اس کا سر کھل یا تھا تو بہت سے نہ احوں نے کہا کہ اگر تم نے اس کا سر چاک یا تو وہ مر جائے گی، اور ان میں سے ایک نے کہا: اگر تم نے آج ہی سر چاک نہیں کیا تو وہ مر جائے گی، اور میں چاک کروں گا اور اسے اچھا کر دوں گا، چنانچہ اس نے چاک کیا، اور وہ بچی ایک یا دو دن بعد مرنے لگا، یہ وہ ضمانت ہوگا؟ تو اسوں نے تباہی، بر غور یا پھر کہا: نہیں، بشرطیکہ چارٹ سے چاک نہ کیا ہو، اور پھر بازارا معتاد (جگہ پر) ہو، اور بہت زیادہ غیر معمولی نہ ہو، پوچھا: کیا؟ اور اگر یہ کہا ہو کہ اگر وہ مرنے تو میں ضمانت ہوں گا تو کیا ضمانت ہوگا؟ تو تھوڑی دیر غور کیا، پھر فرمایا: نہیں، اور ضمانت کی شرط لگانے کا اعتبار نہیں کیا، اس لئے کہ مفتی بقول کے مطابق اثنین پر ضمانت کی شرط لگانا باطل ہے (۲)۔

اور "مختصر الخاوی" میں ہے کہ جس کو کسی غلام کے پچھنا گانے یا کسی بچہ یا بیٹی تہ است کرنے کے لئے اجارہ پر رکھا جائے اور وہ یہ

(۱) ابن ماجہ ۵/۳۳، الاضیاء شرح الفقار ۲۲۶/۱ طبع مصطفیٰ لکھنؤ ۱۳۶۱ھ، التاج، وکیل ہماش سراج، لکھنؤ ۲۰۱۱ھ، شرح المستدرک ۵۰۵، مہیۃ التاج ۴/۲۹۱، طبع دار المعیونہ ۱۱۰۰ھ، المستدرک شرح الکبیر، ۲۰۱۱۔  
(۲) ابن ماجہ ۵/۳۳، الاضیاء شرح الفقار ۲۲۸/۱، المستدرک ۲۲۸/۱، غلاب ۲۰۰۰، ۲۰۰۱ء جاریہ۔

(۱) مہیۃ الدوسلی علی شرح الکبیر ۲۸/۲۸۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۳۳۔

## طہیب ۷

اور رسی وہ صورت جب پچھٹایا اب ہو جائے تو کھل کاٹے کو  
جس کی اجازت تھی کا عدم قرار دیا جائے گا اور شفعہ کاٹنے کی اجازت  
تھی ہی نہیں، لہذا شفعہ کا پورا شمار یعنی دیت و جب ہو کی رک۔

عمل کرے، پھر وہوں اس کے عمل سے مر جائیں تو اس پر ضمان نہیں  
ہوگا، اس سے کہ اصل عمل کی اجازت حاصل تھی، لہذا اس سے جو چیز  
ظاہر ہو وہ اس کے ذمہ قائل ضمان نہیں ہوئی، سو اسے اس صورت کے  
جب اس نے خدی کی ہو تو اس وقت وہ ضمان ہوگا، اسی طرح سب  
اس کے ہاتھ میں خارش ہو وہ وہ پنا ہاتھ کاٹنے کے لئے ہی شخص سے  
جاء کرے اور مر جائے تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا (۱)۔

اور جس کو ہی مریض کی رُخ کو کھانے کے لئے احادیث رکھا  
تھا وہ وہ خطی کر جائے، اور جس کو کھانے کا حکم یا یا تھا اس  
کے علاوہ کسی اور کو کھانے لے تو اس کا ضمان ہوگا اس لئے کہ یہ اس  
کی جہالت میں سے ہے (۲)۔

اور طہیب اگر خطی کر جائے، اس طرح کہ مریض کو ایسی  
پلادے جو اس کے مرض کے موافق نہ ہو یا ختم کرے، لے یا کاٹنے  
و لے کا ہاتھ چھل جائے اور کاٹنے میں تجاوز کر جائے، تو اگر وہ  
و قفیت رکھنے والوں میں سے ہو اور اس نے اپنے کو (طہیب ظاہر  
کر کے) بھوکہ دیا نہ کی ہو تو یہ ظاہر (یعنی اس کے عاقل نہ اشت  
کریں گے) الا یہ کہ تہانی سے کم ہو تو اس کے مال سے (ضمان) ہوگا،  
اور اگر وہ ماہر نہ ہو تو کو طہیب ظاہر کر کے بھوکہ دیا نہ کی ہو تو اس سے  
دی جائے گی (۳)، اور جو شخص ختم کرے، لے کو کسی بچہ کے ختم  
کرنے کا حکم دے، چنانچہ ختم کرے، ملا ختم کرے، اور بچہ کی سپاری  
کاٹ لے، اور بچہ اس سے مر جائے تو ختم کرے، لے کے عاقلہ  
پر نصف دیت ہوگی، اس لئے کہ موت و انحال سے واقع ہوئی ہے  
ن میں سے ایک کی اجازت تھی یعنی قلعہ کاٹنا، اور دوسرے کی اجازت  
نہیں تھی یعنی سپاری کاٹنا، لہذا نصف ضمان ہوگا۔

(۱) مختصر الطحاوی ۳۹۔

(۲) ایسی لاس قد امہ ۵/ ۵۳۳ طبع ریاض الملحہ، منہاج العالمین ۳۰۳۔

(۳) ۲۱۶ نوکلیل ۹۰۳۔

(۱) ابن ماجہ ۵۰۰۰۔



تطبيق ١-٢

بازہ میں نماز پڑھی۔ اور تہنیدیوں کے درمیان تیشیق کی، مردہوں کو رانوں کے درمیان رکھا تو میرے ہانے مجھے منع کیا، مرنہذا نام اس طرح کرتے تھے، پھر اس سے ہمیں روک دیا گیا، اور ہمیں حکم دیا گیا کہ اپنے ماتحت خُصوں پر رہیں (۱)۔

یہ بات مشہور ہے کہ سخاوی کے قول "انہم کرتے تھے:" "ہمیں حکم دیا گیا" اور "ہمیں رہنمایا" کو اس بات پر محسوس کیا جائے گا کہ وہ مرتبہ (۲)۔

ان حضرات نے حضرت انسؓ سے مروی نبی کریم ﷺ کے اس قول سے بھی استدلال کیا ہے: ”إِذَا دَخَلْتَ فِصْحَ يَدِيكَ عَلَى دَكْتَمِكَ وَفَرَجَ بَيْنَ أَصَابِعِكَ“ (۳) (جب تم رکوع ترکہ تو اپنے ہاتھوں پر رکھ اور انگلیوں کو کشاؤ کرلو)۔

صحیح مسلم کی شرح میں تو یہی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور اس کے دونوں ثائیر و حائقہ اور سوا اس طرف گئے ہیں کہ سنتِ تعلیق ہے۔ چنانچہ مسلم نے حضرت حائقہ اور سوا سے روایت کی ہے کہ: دونوں حضرت عبداللہؓ کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: کیا تمہارے معتقد یوں نے نماز پڑھ لی، دونوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ دونوں کے درمیان کفر ہے ہو گئے۔ اور انہوں میں سے ایک کو اپنی

(۱) حضرت مصعب کی حدیث: "صلوات اِلیٰ جِنبِ اَہْلِ عِلْقَتِہِہِیں بھیجی۔۔۔" کی روایت بخاری (۱/ ۲۷۳) طبع مشرقیہ اور مسلم (۱/ ۳۸۰ طبع مکتبہ) نے کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲) البیان ۱۴۸، ۱۴۹ طبع دار الفکر الجبجی ۱۳۱۱، کشف القناع ۱۳۶۶ طبع مکتبه انصار اسلامیه، الکافی لابن محمد لبر ۱۳۰۳، شائع کرده مکتبه یاغی، مجمع الفوائد ۱۳۰۳ طبع انصاریه، صحیح مسلم بشرح النووی ۱۳۰۵ طبع انصاریه، الاثر ۱۳۰۵، نزل الاله ۱۳۰۳ طبع انصاریه۔

(۳) حدیث: "إِذَا رَكَعْتَ لِمَنْ يَحْتَجُكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ" کی روایت ابن عمرؓ کے "الکامل" میں حضرت انسؓ سے کی ہے (الکامل ۶/۲۸۶ طبع دار الفکر) اور اس کے دوسری یعنی کثیر بن عبد اللہ النخعی (رضی اللہ عنہ) سے اسے منقول قرار دیا ہے۔

## تطبیق

تحریر:

اساعت میں تطبیق "طبق" کا مصدر ہے، اس کے معانی میں سے  
مسواحت (یہ ایہ کی کرنا) عام کرنا اور پرودہ ڈالنا بھی ہیں، اور تطبیق یا  
صل: دو شئی ہے جو دوسری شئی کے بالکل یہ ایہ ہو اور اس شئی کے تمام  
اثرات کو پرودہ کے اندر میں ڈھانپے ہوئے ہو، اور کیا حاتا ہے:  
"طبق السحاب العو" (جب بال بال نضا میں چھا جائے)، اور  
"طبق السماء وجه الارض" (جب پانی زمین کی سطح کو ڈھانپ  
لے) اور "طبق العمیم" (جب بال بال عام بارش برساے) (۱)۔

درفتنی صلاح میں تخلیق یہ ہے کہ ہمارے ہاں میں نے اللہ اپنی ایک  
تیمیں کے عہدوں کو دھری تعلیمی کے اندرون پر رکھے اور دونوں کو  
مستونوں اور رتبوں کے درمیان کرے (۲)۔

جمادى الثانیہ:

۲- جمہور فقہاء و رکوع کی حالت میں تحقیق فی مراثیت فی رائے رکھتے ہیں، ان حضرات کی حجت وہ حدیث ہے جو حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ کے

۲۔ "سرس" سے "سورسٹری" الفاس لفظ، اصلاح، اصلاح لفظ =  
"سورسٹری"

(٢) المدخ في شرح المتق ٢٢٦ طبع المكتب الإسلامي، المجموع للعوادي  
١٣٨٤ طبع النسخة بمثل الأوطار ٢٢٣ طبع احسانية

## تطفل

و ان طرف اور دوسرے کو باہر میں طرف نریا پھر ہم نے رکون یا ہر  
پہ ہاتھ پہ تھنوں پر رکھے تو ہمارے ہاتھوں پر ضرب لگائی، پھر  
پہ ہاتھوں کے درمیان تطبیق کی، پھر وہیوں کو اپنی رانوں کے  
درمیان ریا، پھر جب نماز پر چلی تو کہا: "ہکما فعل رسول اللہ  
ﷺ" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا)۔

یعنی کہتے ہیں: حضرت امیر مسلم نجفیؒ اور ابو جید نے اسی کو اختیار  
لیا ہے، ورنہ ہی نے حضرت کے فعل کی علت یہ بتائی ہے کہ ان  
حضرت کو تاریخ یعنی حضرت مصعب بن سعد کی مذکورہ حدیث نہیں  
پہنچی (۲)۔

### تعریف:

۱- تطفل لغت میں "تطفل" کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: "ہو  
متطفل فی الأعراس والولائم" یعنی وہ شادیوں اور ولیموں میں  
ظہیل بن زبانا ہے، اصحی کہتے ہیں: ظہیل وہ ہے جو بدے بغیر قوم  
میں داخل ہو جائے (۱)۔

۲- ماہر کا استعمال اس معنی سے ہوا کہ اس نے  
چٹائی "بہایہ الجمال" میں اس کی تعریف یہ کی ہے: وہ کسی شخص  
کا کھانے کے لئے دوسرے کی اجازت یا معتبر ہے۔ یا نہ مندی کے  
لم کے بغیر اس کے گھر میں داخل ہوا ہے (۲)۔

### متعلقہ الفاظ:

الف- ضیف (مہمان):

۲- ضیف لغت میں: ملاقاتی مہمان کو کہتے ہیں، اور اس کی اصل یہ  
ہے کہ دو صاف کا مصدر ہے، اسی لئے اس کا اطلاق واحد و غیر  
واحد پر ہوتا ہے، اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ  
صِيفِي فَلَا تَفْصَحُونَ" (۳) (لو ط نے کہا: یہ لوگ میرے مہمان



(۱) المصباح المیزان لمربطاج العرب، بیروت، طبع ۱۳۸۰ھ، ج ۱، ص ۳۸۰، طبع المصباح  
ماہر "تطفل"۔  
(۲) نہایہ الجمال، ص ۳۷۷۔  
(۳) سورۃ الحجر ۷۸۔

(۱) حضرت علامہ ورحمۃ اللہ علیہ کی حدیث فقال "اصطی من  
حدیثکم"۔ کی روایت مسلم (۳۸۰۳۷۹) طبع المصباح نے کی ہے۔  
(۲) صحیح مسلم بشرح النووی ۱۵/۵-۱۷، عمدۃ القاری ۱۶/۳۷۳، المجموع ۱۱/۳۷۳  
منابہ ۷۸/۳۔

### تفصل ۳-۴

ہیں سو مجھے عام لوگوں میں نصیحت مت کر۔ اور مطابقت بھی جائز ہے تو کہا جائے گا: ”ہذان ضیعاں“ (یہ دونوں مسمان ہیں)۔

جہاں تک ”صیغہ“ کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے جو مسمان کے ساتھ ظنی بن رہتا ہے، اس طرح صیغہ ظنی کے مقابلہ میں خاص ہے، اور دعوت کے بغیر لوگوں کے پیٹے پائے میں شامل ہونے والے پر ”بطل“ کا طریق یہ جاتا ہے (۱)۔

فقہاء کی اصطلاح میں: ضیف وہ شخص ہے جو دوسرے کی دعوت پر خواہ مخویہ ہی کیوں نہ ہو یا اس کی رضامندی معلوم ہونے پر کھانے میں شریک ہو۔ اور ضیف کی ضد ظنی ہے (۲)۔

### ب- فضول:

۳- فضولی: فضل کی جمع فضول سے ماخوذ ہے، اور کبھی کبھی جمع کا مستعمل اس چیز کے معنی میں جس میں کوئی بے مانی نہ ہو، مگر کے اندر رہتا ہے، اسی وجہ سے جمع کے اتنا ظاہر میں جمع کی طرف نسبت کی گئی، اور جو لا یعنی کام میں مشغول ہوا سے فضولی کہا گیا ہے۔

اور اصطلاح میں: بغیر اجازت اور ولایت کے دوسرے کی طرف سے تصرف کرے کا نام ہے، اور زیادہ تر یہ عقو میں ہوتا ہے، جہاں تک تفصل (ظنی بننے) کا تعلق ہے تو وہ زیادہ تر مایات میں ہوتا ہے، اور کبھی کبھی معنویت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

### ظنی بننے کا شرعی حکم:

۴- مابعدیہ، ثانیہ اور ثالثہ سے صراحت کی ہے، اور تنفیہ کے قول سے بھی یہی متبادر ہے کہ بغیر دعوت اور بغیر رضامندی جانے والے دوسرے

کے کھانے میں شرکت نہ حرام ہے بلکہ بار بار ایسا کرے تو اس سے فاسق ہو جائے گا۔ اس لئے کہ بنی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”من دعی فلم یجب لہ عسی الہ ورسولہ، ومن دخل علی غیر دعوة دخل سارقا وخروج معیہ“ (۱) (جس کو دعوت کی گئی ہو اس نے قبول نہیں کی تو اس نے لہذا اور اس کے رسول کی ممانعت کی، اور جو دعوت کے بغیر داخل ہوا وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور ڈکیتی کی حیثیت سے نکلا)، تو کیا جس کھانے کی دعوت نہ دی گئی ہو اس میں اس کے داخلہ کو اس پرور کے داخل ہونے سے تشبیہ کی گئی ہے جو مالک کے ارادہ کے بغیر داخل ہو جاتا ہے، اس لئے کہ وہ داخل ہونے والوں میں چھپ کر آیا، اور کھانے کے بعد اس کے نکلنے کو اس شخص کے نکلنے سے تشبیہ کی گئی ہے جو کسی قوم پر لوٹ مار مچائے اور ظاہر ہو کر اٹھے، اس سے کہ رک: یہ جانے کے خوف سے دو چھپ رہا، نکل ہو، اور نکلنے کے بعد وہ اپنی حاجت پوری کر چکا ہے، لہذا اس کو چھپنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے (۲)۔

ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ ظنی بننے میں سے یہ بھی ہے کہ کسی عالم یا پیر کی دعوت کی جائے اور اس کی جماعت دعوت دینے والے کی اجازت یا رضامندی کے علم کے بغیر اس میں شریک ہو جائے، اور بعض علماء یہ رائے رکھتے ہیں کہ جب مدعو کا یہ حال معروف ہو کہ جب بھی وہ آئے گا اس کے ساتھ لگے رہنے والوں میں سے کوئی ضرور آئے گا، تو اس کو اجازت ہی کی طرح سمجھا جائے گا اور

(۱) حدیث: ”من دعی فلم یجب لہ عسی الہ ورسولہ“ کی روایت ابو داؤد (۱۲۵۴) تخریج عزت حمید دماس نے کی ہے اور اس کے ایک روایت کی جہالت کی وجہ سے ابو داؤد نے اس کو مصلحتاً ادرج ہے۔  
(۲) کلیۃ العمیرہ ۲۹۸، نہایت لکھنؤ ۱۹۶۱ء، المرقی ۳۹۹، ۴۰۰، نیل واظار للحوکاۃ ۱۸۰، ۱۷۵، طبع مطبعہ احیاء مصر ۲۵۷ھ۔

(۱) حیدر، المصباح المیر۔  
(۲) حیدر، المصباح المیر، کلیۃ العمیرہ ۲۹۸، ۳۰۰

## تفیل ۵، تطیف ۱-۳

”نصیب“ ”موت“ کی اصطلاح میں ہے (۱)۔

طیفی کی گوی:

۵- نقبہ وکاس ہوت پر شاق ہے۔ طیفی کی شہادت اُردو مارا۔ طیفی بنتا ہو، حدیث مذکور کی وجہ سے روئے کی جائے لی اور اس لئے بھی کہ وہ حرم کھڑا ہے ورنہ کام کر رہا ہے جس میں قنات، شہادت اور شرفت دارہ ال ہے۔

بن صبار کہتے ہیں: اس کے بار بار کرنے کی شرط اس لئے ہے کہ ہو سکتا ہے کبھی اس کو شہد ہو گیا ہو یہاں تک کہ کھانے کا مالک اس کو روک دے اور جب یہ بار بار ہو تو گھیا پن اور بے غیرتی بن جائے گا (۲)۔

## تطیف

تعریف:

۱- لغت میں تطیف ماپ تول میں می کرنے کو کہتے ہیں، اور اس سے اللہ تعالیٰ کا قول بھی ہے: ”وَبَلِّغْ لَدِمَطْفِیْن“ (۱) (بڑی شہابی ہے (ماپ تول میں) می کرنے والوں کی)۔

لہذا تطیف موعی ہے جس کے ذریعہ کرنے والا ماپ یا توں میں نہایت رہتا ہے (۲)۔

۲- رقتہ، کاس کا استعمال برنامفوی معنی سے پامیں ہے۔

متعلقہ الفاظ:

توفیہ:

۲- ”توفیہ الشیء“ کسی چیز کا پورا پورا دے دینا ہے (۳)۔

لہذا تطیف توفیہ کی ضد ہے (۴)۔



اجمالی حکم:

۳- تطیف ممنون ہے، اور بے غیرتی کے ساتھ ساتھ وہ خیریت اور ناجائز طور پر مال پر پنے کی ایک قسم ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

(۱) سورہ المطففین ۱-۲

(۲) لسان العرب، تاج المروس، الصحاح، لاد، طوف۔

(۳) المعردات للراغب، المعجم، الصحاح، لاد، ”وئی“۔

(۴) احکام القرآن لابن العربي، ۱۸۵۵، طبع، عیسیٰ الخلیف۔

(۱) الذریعی ۲/۳۸۸، کتاب الفتن، ۵/۱۸۰، حاشیہ اقلیوی، ۲۹۸/۳۔

(۲) جوہر لولکیل، ۲/۳۲۶، ابن ماجہ، ۳۸۱، الفتاویٰ الہندیہ، ۳/۶۹۳، المرقی، ۳/۳۲۳، الخرش، ۳/۹۳، ۳/۷۷، روضۃ الطالبین، ۱۱/۳۳۲، عیسیٰ، ۱۸۔

### تطفیف ۴

ماپ تول کے معاملہ کو بہت ہی ہے۔ "ہی آیات میں، جن کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ نے فرمایا: "اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا مَكُونُوا مِنَ الْمُحْسِرِينَ، وَدُونُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ، وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ" (۱) (تم لوگ پورا ماپا کرو اور نقصاں بھیجی نہ لے نہ ہو، ورنہ تیرے سے ڈلا رہا، "لوگوں کا نقصان ان کی چیزوں میں نہ کیا کرو، اور ملک میں فساد مت پھیلانا") "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كُلْتُمْ وَدُونُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ" (۲) (اور جب ماپ تو پوری پوری رکھ کر، اور وزن بھی صحیح تر ازہ سے یا نہ) ان طرح اللہ نے کم ماپ تول کرنے والے کو ویل (بنی بانی) کی عید سنائی، اور قیامت کے دن کے عذاب سے خوف دلایا، "وَفَرَّمَا: "وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ، أَلَمْ يَكُنْ إِذَا كُتِلُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ، وَإِذَا كَانُوا لَهُمْ أَوْزَنُهُمْ يَبْخُسُونَ، أَلَا يَظُنُّ لَوْلَا ذَٰلِكَ قُلُوبُهُمْ مَّبْعُوثَاتٌ لِّيَوْمٍ عَظِيمٍ، يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ" (۳) (بڑی خرابی ہے (ماپ تول میں) کی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیں پوری ہی لے لیں "اور جب انہیں ماپ کر یا تول کر لیں تو جھٹکیں، یا کہیں ان کا یقین نہیں کہ وہ مردمان سے جا میں گئے ایک بڑے سخت دن میں، جس دن کہ (تمام) لوگ پرہیزگار کے رہ کر کھڑے ہوں گے)۔

در حدیث میں ہے: "خمس بخمس، فیل یا رسول اللہ وما خمس بخمس؟ قال ما نقص قوم العهد الا سلب

(۱) سورہ بقرہ ۸۳، ۸۴۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۵۵۔

(۳) سورہ بقرہ ۲۶۱، ۲۶۲ اور دیکھئے الرواج ۲۰۰، طبع مطبعہ الادب الکبار مدنی دہلی ۱۶۲ طبع مؤسسۃ علوم القرآن، الحبشہ فی الاسلام لاہور ۱۳۳۸ طبع ۱۳۳۸ طبع کردہ المکتبۃ المطبوعۃ بکیر القزطی ۲۳۸۔

اللہ علیہم عدوہم، وما حکموا بغیر ما أُنزل اللہ إلا فشا فیہم الفقر، وما ظہرت فیہم الفاحشۃ إلا فشا فیہم الموت، ولا طعموا الکیل إلا معوا البیات وأخذوا بالسبی، ولا معوا الزکاۃ إلا حبس عنہم المطر" (۱) (پانچ چیزیں پانچ چیزیں ہیں کہ بدلہ میں ہوتی ہیں، کہہ دیا رسول اللہ ﷺ پانچ چیزیں کے بدلہ پانچ چیزیں ہیں، فرمایا: جب بھی کوئی قوم معاملہ دوزے فتنہ ان پر ان کے دشمن کو ناب سراگے گا، اور جب اللہ کے مازلزلہ دوزے فتنہ ان پر ان کے دشمن سریں گے ان میں فقر پھیل جائے گا، اور جب بھی ان میں فحش (برائی و بے حیائی) چھپنے کی س میں موت پھیل جائے گی، اور جب بھی ماپنے میں کمی کریں گے عید "اور رک ہی جائے گی، اور قسط سے دو چار ہوں گے، اور جب بھی رکاوٹ رکھیں گے بارش رک ہی جائے گی)۔

مانع کہتے ہیں: ابن عمرؓ بائٹ کے پاس سے گزرتے تھے وہاں سے کہتے تھے: اللہ سے: "ماپ تول پورا پورا کرو، اس لئے کہ ماپ تول میں کمی کرنے والے قیامت کے دن کھڑے کر دیئے جائیں گے یہاں تک کہ پیسہ انہیں نکالنے لگے گا۔ اور ابن عمرؓ نے ملائی سرحت عقل کی ہے کہ وہ یہ دیکھتا ہوں میں سے ہے اور اس کو رائج قرار دیا ہے (۲)۔

ماپ تول میں کمی پر روک لگانا اور اس کی تہذیب:

۴- احتساب کرنے والے کے ذمہ ماپ تول، پیمانوں، ترازوؤں،

(۱) حدیث "خمس بخمس" کی روایت طبرانی نے الکبیر "۳۵۰ طبع الوطن طبرانی میں کی ہے مندرجہ کہتے ہیں اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے اور اس کی سند حسن کے درجہ کے قریب ہے اور اس کے کئی شواہد ہیں (الترغیب والترہیب ۵۳۳ طبع معصیٰ حسن)۔

(۲) انصیر الکبیر للرازی ۱۸۸، ۱۸۹، انصیر البیاض ۳۵۹، طبع دار الفکر انتقادات طبریہ ۵۰۲، طبع مطبعہ جاریہ الخراج و ابن حجرؒ مکی ۹۲۔

## تطہیر، تطہیر

ہاتھوں میں کی رنے پر رک گنا بھی ہے، چنانچہ اس کو چاہئے کہ باپ  
توں رنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے مذاب سے ڈارے اور خوف لارے،  
در نقس ہی رنے سے روکے، اور ان میں سے سب بھی ہی سے  
خینت ظاہر ہو اس کی اس پر تعزیر و آشیہ رے تاک اس کی وجہ سے  
وہم سبور رہیں (۱)۔

## تطہیر

یہی ہے "طہارت"۔

## تطہیر

یہی ہے "طہارت"۔

ور جب باپ تول میں جملگز اواقع ہو تو محتسب (اسپیکٹر) کے  
نے اس میں غور کرنا اس شرط پر جائز ہوگا کہ جملگز نے کے ساتھ اس  
میں تی حد و ریک وہم سے کا کار نہ ہو، اور اگر معاملہ ایک وہم سے  
کار کرنے ورحمدا نے تک پہنچ جائے تو جانچ کے حکام کے مقابلہ  
میں اس پر غور کرنے کا زیادہ حق کا ضیوں کو ہوگا، اس لئے کہ فیصلہ  
کرنے کے زیادہ حق واروی ہیں، اور اس میں تاویب اسپیکٹر کے ذمہ  
ہوگی۔

ور اگر حاکم ہی اس کی ذمہ داری سنبھال لے تو اس کے فیصلہ  
سے مربوط ہونے کے سبب (یہ بھی) جائز ہوگا (۲)۔

ور فقہاء، اے ان تہم میں پر تفصیل سے کلام یا ہے جو باپ  
توں میں تطہیر و رکی رہنے کے لئے اختیار کی جائیں گی، مثلاً:  
مختسب کا، لکوں و غفت کے وقت بات کے جنوں، غم و کی حقیت  
کنا، ور پچانوں نیز جس چیز کے، رعیہ پچانہ میں ی کرتے ہیں اس  
کی نگہداشت اور اس پر بار و نظر کرتے رہنا، غم و (۳)، لہذا اس کے  
لئے "حسہ" کی کتابوں میں ان کے محل نیز "حسہ" اور "نفس" کی  
مطابقت کی طرف رجوع کریں۔



- (۱) الاحکام السلطانیہ لابی علی رص ۲۹۹ طبع دارالکتب الطہیرہ الاحکام السلطانیہ  
مرور دی رص ۲۴۰ طبع مطبعۃ المساعده سالم القرین الاحکام الخیر رص ۸۶  
طبع دارالفتون کیمبرج و الخیرہ فی الاسلام ابن تیمیہ رص ۳۔  
(۲) الاحکام السلطانیہ لابی علی رص ۳۰۰ و مرور دی رص ۲۴۰۔  
(۳) غایۃ المرشد فی طلب الخیرہ رص ۲۰، ۱۸ طبع دارالکتاب سالم القرین الاحکام  
الخیرہ ۸۶، ۸۳ طبع دارالفتون کیمبرج۔

## تطوع

ہے، اور یہی غیر حنفی اہل اصول کی رائے ہے، اور یہی فقہ مالکیہ کی عبارات سے سمجھ میں آتا ہے (۱)۔

اور اس معنی میں تطوع کا اطلاق: سنت، مندوب، مستحب، نفل، اور ایسا فعل جس کی ترغیب کی گئی ہو، قربت، حسن، و حسن پر ہوتا ہے، چنانچہ یہ مترادف الفاظ ہیں۔

وہم: یہ کہ تطوع وہ ہے جو نفل، و احسان و سنن کے علاوہ ہو، یہ حنفی اصطلاح کا نقطہ نظر ہے چنانچہ ”کشف الاستار“ میں ہے: سنت فرضیت اور وجوب کے بغیر دین میں اختیار کیا جانے والا طریقہ ہے، دینی تعریف نفل کی جس کو مندوب، مستحب اور تطوع بھی کہا جاتا ہے، تو کہا جاتا ہے کہ یہ وہ ہے کہ شریعت میں جس کا ترک کرنے سے بہتر ہو (۲)۔

سوم: تطوع وہ ہے جس کے سلسلہ میں کوئی مخصوص نفل و رکن ہو بلکہ آدمی اسے ابتداء شروع کرے، یہ بعض مالکیہ اور شافعیہ میں سے کاشی مسین، غیر دکان نقطہ نظر ہے (۳)۔

تطوع اور اس کے مترادفات کے معنی میں یہی نقطہ ہائے نظر ہیں، ابانہ غیر حنفی اہل اصول نے جو کچھ ذکر کیا ہے، مرقیہ، (۱) اس میں حنفی بھی شامل ہیں) نے جو کچھ اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے اس کا جائزہ لینے والا محسوس کرتا ہے کہ وہ تطوع کا اطلاق کر کے فرائض و واجبات کے علاوہ کے لئے توسیع کرتے ہیں، اور اس طرح تطوع،

(۱) تعریضات للبحر جالی الہدایہ فی شرح ہدایہ ۵۲۷، ۵۲۸، کشف القناع ۱۷۱، ۱۷۲، المجموع شرح المہذب ۲۳، ۲۴، الکافی لابن عبد البر ۲۵۵، ۲۵۶، طاب ۵۵۲، ۵۵۳، مجمع الجوامع ۸۹، شرح المکوکب المہر ۱۲۶، غنیۃ المحتاج ۱۰۰، ۱۰۱، زاد المعاد ۶۱۔

(۲) کشف الاستار ۳۰۲، مجمع کردہ دار الکتاب العربی، کشف المستدرکات النون ما تکتب ”طوع“، ”نفل“۔

(۳) المواقیہ فی شرح طاب ۶۶، غنیۃ المحتاج ۱۰۰، ۱۰۱، مجمع الجوامع ۹۰۔

## تطوع

تعریف:

۱- تطوع: تحریر کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: ”تطوع بالشیء“: چیز تحریر کی۔

راغب کہتے ہیں: تطوع اصل میں: اعانت میں کلف کرنے کو کہتے ہیں، و عرف میں: کسی چیز کو رضا کارانہ طور پر کرنے کو کہتے ہیں جو لازم نہ ہو، جیسے کوئی چیز علی طور پر کرنا (۱)، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”لَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ“ (۲) (اور جو کوئی خوشی خوشی نیکی کرے اس کے حق میں بہتر ہے)۔

اور فقہاء نے جب تطوع کی تعریف کرنے کا ارادہ کیا تو مصدر کی تعریف سے ہٹ کر ایسی چیز کی تعریف کی جو حاصل مصدر ہے، چنانچہ انہوں نے مصدر، ح میں اس کے تیس معانی، کرتے:

اول: یہ کہ یہ اس چیز کا نام ہے جس کو فرائض و واجبات پر اضافہ کر کے شروع کر دیا گیا ہے یا جو غیر واجب اعانت کے ساتھ مخصوص ہے، یا یہ ایسا فعل ہے جس کا تاکید کے ساتھ مطالبہ نہ کیا گیا ہو، اور یہ سب متقارب معنی ہیں، یہ تو وہ ہے جس کا ترجمہ فقہاء و حنفیہ سے کیا ہے، اور یہی حناجلہ کا مسلک ”ارشاد فقہیہ کا قول مشہور

(۱) سب العرب، المصباح المہر، المصباح اللغوی، العظیم المصنف فی شرح عرب المہذب ۸۹، المعردات للراغب الاصفہانی۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۸۲۔

## تطوع ۲

سنت، غل، مندوب، مستحب، اور مرغب فیہ مترادف الفاظ ہو جاتے ہیں، اسی سے اسکی کہتے ہیں کہ اختلاف عقلی ہے (۱)۔

نیز وہ سے زیادہ بات یہ ہے کہ تطوع کے بارے میں غل ہونے والی بعض چیزیں مرتبہ میں بعض دوسری چیزوں سے اہلی درجہ کی ہوتی ہیں، تو اس کا اہلی درجہ سنت مومکدہ ہے جیسے جمہور کے ایک عیدین اور ہتر اور حبیب کے نزدیک فجر کی دو رکعت، اس کے بعد مندوب یا مستحب کا درجہ ہے جیسے تہ اسجد اور اس کے بعد وہ ہے جس کو انسان ابتدا کرتا ہے، لیکن یہ سب تطوع کہنا میں لی (۲) اور اس کی اصل یہ ہے کہ ایک شخص سے جس نے نماز روزہ و زکوٰۃ کے فرائض کی جائگاری کر لینی جانے کے بعد یہ سوال کیا تھا کہ میرے اوپر اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لا، الا لی تطوع (۳) (نہیں! الا یہ کہ تم بطور تطوع کرو)۔

## تطوع کی قسمیں:

۲- تطوع میں سے بعض وہ ہیں جن کی عبادات میں غلہ ہوتی ہے جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد، اور اصل یہی ہے، تطوع کا لغوی معنی کرتے وقت تہور معنی یہی ہوتے ہیں۔

۱- عبادات میں تطوع کی اعتبار سے اپنی جنس میں مختلف ہو جاتا ہے، چنانچہ وہ رتبہ کے اعتبار سے بھی مختلف ہوتا ہے، اس لئے کہ اس میں کچھ وہ ہیں جو مومکدہ ہوتے ہیں، جیسے فرائض کے ساتھ

والی (سنن) رواتب، اور اس میں کچھ وہ ہیں جو اس سے کم درجہ کے ہوتے ہیں، جیسے تہ اسجد، اور اس میں کچھ وہ ہیں جو اس سے بھی کم مرتبہ والے ہوتے ہیں جیسے اس رات کی مطلق نفل۔

اور روزوں میں یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کا روز بھی اس میں سے ہے، چنانچہ یہ دنوں بقیہ دنوں کے روزوں سے مرتبہ میں بلند ہیں، اور رمضان کے آخری عشرہ میں متکاف سنا بقیہ دنوں کے متکاف سے افضل ہے، جیسا کہ عبادات میں تطوع اطلاق و تہیید کے اعتبار سے اپنی جنس میں مختلف ہو جاتا ہے، تو اس میں بعض مقید ہوتے ہیں، خواہ تہیید وقت سے ہو یا سبب سے جیسے چاشت (کی نماز)، تحسیر اسجد اور فرائض کے ساتھ رواتب، اور بعض مطلق ہوتے ہیں جیسے رات یا دن میں مطلق نفل۔

اور عدد کے اعتبار سے بھی مختلف ہوتے ہیں جیسے فرائض کی رواتب (سنتیں) کہ جمہور کے نزدیک یہ اس ہیں، اور حبیب کے نزدیک بارہ راتیں ہیں، اور صحیح سے پہلے، و ظہر سے پہلے (سب کے بارے میں چار)، اس کے بعد، و مغرب بعد، و عشاء بعد، اور تطوع رات، دن میں جمہور کے نزدیک وہ دن راتیں ہوں گی۔

۱- رتبیہ کے بارے میں ایک امام سے چار رتہ میں افضل ہیں، اور امام ابو حنیفہ کے بارے میں ایک ہی کے مثل رات کے تطوع بھی ہوں گے، برخلاف صاحبین کے اور اسی (صاحبین کے قول) پر فتویٰ ہے (۴)۔

۱- رگزرنے والی بحث میں خاصی تفصیل ہے جس کو (سنن رواتب اور نفل) میں نیز جن کے اس سلسلہ میں ابواب ہیں ان میں دیکھا جاسکتا ہے، مثلاً ”عید“، ”کسوف“، ”ر“، ”ستقاء“ وغیرہ۔

(۱) البدیع ۱/۸۳، ۲/۴۳، ۳/۴۵، ۴/۶۱، ۵/۶۱، ۶/۶۱، ۷/۶۱، ۸/۶۱، ۹/۶۱، ۱۰/۶۱، ۱۱/۶۱، ۱۲/۶۱، ۱۳/۶۱، ۱۴/۶۱، ۱۵/۶۱، ۱۶/۶۱، ۱۷/۶۱، ۱۸/۶۱، ۱۹/۶۱، ۲۰/۶۱، ۲۱/۶۱، ۲۲/۶۱، ۲۳/۶۱، ۲۴/۶۱، ۲۵/۶۱، ۲۶/۶۱، ۲۷/۶۱، ۲۸/۶۱، ۲۹/۶۱، ۳۰/۶۱، ۳۱/۶۱، ۳۲/۶۱، ۳۳/۶۱، ۳۴/۶۱، ۳۵/۶۱، ۳۶/۶۱، ۳۷/۶۱، ۳۸/۶۱، ۳۹/۶۱، ۴۰/۶۱، ۴۱/۶۱، ۴۲/۶۱، ۴۳/۶۱، ۴۴/۶۱، ۴۵/۶۱، ۴۶/۶۱، ۴۷/۶۱، ۴۸/۶۱، ۴۹/۶۱، ۵۰/۶۱، ۵۱/۶۱، ۵۲/۶۱، ۵۳/۶۱، ۵۴/۶۱، ۵۵/۶۱، ۵۶/۶۱، ۵۷/۶۱، ۵۸/۶۱، ۵۹/۶۱، ۶۰/۶۱، ۶۱/۶۱، ۶۲/۶۱، ۶۳/۶۱، ۶۴/۶۱، ۶۵/۶۱، ۶۶/۶۱، ۶۷/۶۱، ۶۸/۶۱، ۶۹/۶۱، ۷۰/۶۱، ۷۱/۶۱، ۷۲/۶۱، ۷۳/۶۱، ۷۴/۶۱، ۷۵/۶۱، ۷۶/۶۱، ۷۷/۶۱، ۷۸/۶۱، ۷۹/۶۱، ۸۰/۶۱، ۸۱/۶۱، ۸۲/۶۱، ۸۳/۶۱، ۸۴/۶۱، ۸۵/۶۱، ۸۶/۶۱، ۸۷/۶۱، ۸۸/۶۱، ۸۹/۶۱، ۹۰/۶۱، ۹۱/۶۱، ۹۲/۶۱، ۹۳/۶۱، ۹۴/۶۱، ۹۵/۶۱، ۹۶/۶۱، ۹۷/۶۱، ۹۸/۶۱، ۹۹/۶۱، ۱۰۰/۶۱، ۱۰۱/۶۱، ۱۰۲/۶۱، ۱۰۳/۶۱، ۱۰۴/۶۱، ۱۰۵/۶۱، ۱۰۶/۶۱، ۱۰۷/۶۱، ۱۰۸/۶۱، ۱۰۹/۶۱، ۱۱۰/۶۱، ۱۱۱/۶۱، ۱۱۲/۶۱، ۱۱۳/۶۱، ۱۱۴/۶۱، ۱۱۵/۶۱، ۱۱۶/۶۱، ۱۱۷/۶۱، ۱۱۸/۶۱، ۱۱۹/۶۱، ۱۲۰/۶۱، ۱۲۱/۶۱، ۱۲۲/۶۱، ۱۲۳/۶۱، ۱۲۴/۶۱، ۱۲۵/۶۱، ۱۲۶/۶۱، ۱۲۷/۶۱، ۱۲۸/۶۱، ۱۲۹/۶۱، ۱۳۰/۶۱، ۱۳۱/۶۱، ۱۳۲/۶۱، ۱۳۳/۶۱، ۱۳۴/۶۱، ۱۳۵/۶۱، ۱۳۶/۶۱، ۱۳۷/۶۱، ۱۳۸/۶۱، ۱۳۹/۶۱، ۱۴۰/۶۱، ۱۴۱/۶۱، ۱۴۲/۶۱، ۱۴۳/۶۱، ۱۴۴/۶۱، ۱۴۵/۶۱، ۱۴۶/۶۱، ۱۴۷/۶۱، ۱۴۸/۶۱، ۱۴۹/۶۱، ۱۵۰/۶۱، ۱۵۱/۶۱، ۱۵۲/۶۱، ۱۵۳/۶۱، ۱۵۴/۶۱، ۱۵۵/۶۱، ۱۵۶/۶۱، ۱۵۷/۶۱، ۱۵۸/۶۱، ۱۵۹/۶۱، ۱۶۰/۶۱، ۱۶۱/۶۱، ۱۶۲/۶۱، ۱۶۳/۶۱، ۱۶۴/۶۱، ۱۶۵/۶۱، ۱۶۶/۶۱، ۱۶۷/۶۱، ۱۶۸/۶۱، ۱۶۹/۶۱، ۱۷۰/۶۱، ۱۷۱/۶۱، ۱۷۲/۶۱، ۱۷۳/۶۱، ۱۷۴/۶۱، ۱۷۵/۶۱، ۱۷۶/۶۱، ۱۷۷/۶۱، ۱۷۸/۶۱، ۱۷۹/۶۱، ۱۸۰/۶۱، ۱۸۱/۶۱، ۱۸۲/۶۱، ۱۸۳/۶۱، ۱۸۴/۶۱، ۱۸۵/۶۱، ۱۸۶/۶۱، ۱۸۷/۶۱، ۱۸۸/۶۱، ۱۸۹/۶۱، ۱۹۰/۶۱، ۱۹۱/۶۱، ۱۹۲/۶۱، ۱۹۳/۶۱، ۱۹۴/۶۱، ۱۹۵/۶۱، ۱۹۶/۶۱، ۱۹۷/۶۱، ۱۹۸/۶۱، ۱۹۹/۶۱، ۲۰۰/۶۱، ۲۰۱/۶۱، ۲۰۲/۶۱، ۲۰۳/۶۱، ۲۰۴/۶۱، ۲۰۵/۶۱، ۲۰۶/۶۱، ۲۰۷/۶۱، ۲۰۸/۶۱، ۲۰۹/۶۱، ۲۱۰/۶۱، ۲۱۱/۶۱، ۲۱۲/۶۱، ۲۱۳/۶۱، ۲۱۴/۶۱، ۲۱۵/۶۱، ۲۱۶/۶۱، ۲۱۷/۶۱، ۲۱۸/۶۱، ۲۱۹/۶۱، ۲۲۰/۶۱، ۲۲۱/۶۱، ۲۲۲/۶۱، ۲۲۳/۶۱، ۲۲۴/۶۱، ۲۲۵/۶۱، ۲۲۶/۶۱، ۲۲۷/۶۱، ۲۲۸/۶۱، ۲۲۹/۶۱، ۲۳۰/۶۱، ۲۳۱/۶۱، ۲۳۲/۶۱، ۲۳۳/۶۱، ۲۳۴/۶۱، ۲۳۵/۶۱، ۲۳۶/۶۱، ۲۳۷/۶۱، ۲۳۸/۶۱، ۲۳۹/۶۱، ۲۴۰/۶۱، ۲۴۱/۶۱، ۲۴۲/۶۱، ۲۴۳/۶۱، ۲۴۴/۶۱، ۲۴۵/۶۱، ۲۴۶/۶۱، ۲۴۷/۶۱، ۲۴۸/۶۱، ۲۴۹/۶۱، ۲۵۰/۶۱، ۲۵۱/۶۱، ۲۵۲/۶۱، ۲۵۳/۶۱، ۲۵۴/۶۱، ۲۵۵/۶۱، ۲۵۶/۶۱، ۲۵۷/۶۱، ۲۵۸/۶۱، ۲۵۹/۶۱، ۲۶۰/۶۱، ۲۶۱/۶۱، ۲۶۲/۶۱، ۲۶۳/۶۱، ۲۶۴/۶۱، ۲۶۵/۶۱، ۲۶۶/۶۱، ۲۶۷/۶۱، ۲۶۸/۶۱، ۲۶۹/۶۱، ۲۷۰/۶۱، ۲۷۱/۶۱، ۲۷۲/۶۱، ۲۷۳/۶۱، ۲۷۴/۶۱، ۲۷۵/۶۱، ۲۷۶/۶۱، ۲۷۷/۶۱، ۲۷۸/۶۱، ۲۷۹/۶۱، ۲۸۰/۶۱، ۲۸۱/۶۱، ۲۸۲/۶۱، ۲۸۳/۶۱، ۲۸۴/۶۱، ۲۸۵/۶۱، ۲۸۶/۶۱، ۲۸۷/۶۱، ۲۸۸/۶۱، ۲۸۹/۶۱، ۲۹۰/۶۱، ۲۹۱/۶۱، ۲۹۲/۶۱، ۲۹۳/۶۱، ۲۹۴/۶۱، ۲۹۵/۶۱، ۲۹۶/۶۱، ۲۹۷/۶۱، ۲۹۸/۶۱، ۲۹۹/۶۱، ۳۰۰/۶۱، ۳۰۱/۶۱، ۳۰۲/۶۱، ۳۰۳/۶۱، ۳۰۴/۶۱، ۳۰۵/۶۱، ۳۰۶/۶۱، ۳۰۷/۶۱، ۳۰۸/۶۱، ۳۰۹/۶۱، ۳۱۰/۶۱، ۳۱۱/۶۱، ۳۱۲/۶۱، ۳۱۳/۶۱، ۳۱۴/۶۱، ۳۱۵/۶۱، ۳۱۶/۶۱، ۳۱۷/۶۱، ۳۱۸/۶۱، ۳۱۹/۶۱، ۳۲۰/۶۱، ۳۲۱/۶۱، ۳۲۲/۶۱، ۳۲۳/۶۱، ۳۲۴/۶۱، ۳۲۵/۶۱، ۳۲۶/۶۱، ۳۲۷/۶۱، ۳۲۸/۶۱، ۳۲۹/۶۱، ۳۳۰/۶۱، ۳۳۱/۶۱، ۳۳۲/۶۱، ۳۳۳/۶۱، ۳۳۴/۶۱، ۳۳۵/۶۱، ۳۳۶/۶۱، ۳۳۷/۶۱، ۳۳۸/۶۱، ۳۳۹/۶۱، ۳۴۰/۶۱، ۳۴۱/۶۱، ۳۴۲/۶۱، ۳۴۳/۶۱، ۳۴۴/۶۱، ۳۴۵/۶۱، ۳۴۶/۶۱، ۳۴۷/۶۱، ۳۴۸/۶۱، ۳۴۹/۶۱، ۳۵۰/۶۱، ۳۵۱/۶۱، ۳۵۲/۶۱، ۳۵۳/۶۱، ۳۵۴/۶۱، ۳۵۵/۶۱، ۳۵۶/۶۱، ۳۵۷/۶۱، ۳۵۸/۶۱، ۳۵۹/۶۱، ۳۶۰/۶۱، ۳۶۱/۶۱، ۳۶۲/۶۱، ۳۶۳/۶۱، ۳۶۴/۶۱، ۳۶۵/۶۱، ۳۶۶/۶۱، ۳۶۷/۶۱، ۳۶۸/۶۱، ۳۶۹/۶۱، ۳۷۰/۶۱، ۳۷۱/۶۱، ۳۷۲/۶۱، ۳۷۳/۶۱، ۳۷۴/۶۱، ۳۷۵/۶۱، ۳۷۶/۶۱، ۳۷۷/۶۱، ۳۷۸/۶۱، ۳۷۹/۶۱، ۳۸۰/۶۱، ۳۸۱/۶۱، ۳۸۲/۶۱، ۳۸۳/۶۱، ۳۸۴/۶۱، ۳۸۵/۶۱، ۳۸۶/۶۱، ۳۸۷/۶۱، ۳۸۸/۶۱، ۳۸۹/۶۱، ۳۹۰/۶۱، ۳۹۱/۶۱، ۳۹۲/۶۱، ۳۹۳/۶۱، ۳۹۴/۶۱، ۳۹۵/۶۱، ۳۹۶/۶۱، ۳۹۷/۶۱، ۳۹۸/۶۱، ۳۹۹/۶۱، ۴۰۰/۶۱، ۴۰۱/۶۱، ۴۰۲/۶۱، ۴۰۳/۶۱، ۴۰۴/۶۱، ۴۰۵/۶۱، ۴۰۶/۶۱، ۴۰۷/۶۱، ۴۰۸/۶۱، ۴۰۹/۶۱، ۴۱۰/۶۱، ۴۱۱/۶۱، ۴۱۲/۶۱، ۴۱۳/۶۱، ۴۱۴/۶۱، ۴۱۵/۶۱، ۴۱۶/۶۱، ۴۱۷/۶۱، ۴۱۸/۶۱، ۴۱۹/۶۱، ۴۲۰/۶۱، ۴۲۱/۶۱، ۴۲۲/۶۱، ۴۲۳/۶۱، ۴۲۴/۶۱، ۴۲۵/۶۱، ۴۲۶/۶۱، ۴۲۷/۶۱، ۴۲۸/۶۱، ۴۲۹/۶۱، ۴۳۰/۶۱، ۴۳۱/۶۱، ۴۳۲/۶۱، ۴۳۳/۶۱، ۴۳۴/۶۱، ۴۳۵/۶۱، ۴۳۶/۶۱، ۴۳۷/۶۱، ۴۳۸/۶۱، ۴۳۹/۶۱، ۴۴۰/۶۱، ۴۴۱/۶۱، ۴۴۲/۶۱، ۴۴۳/۶۱، ۴۴۴/۶۱، ۴۴۵/۶۱، ۴۴۶/۶۱، ۴۴۷/۶۱، ۴۴۸/۶۱، ۴۴۹/۶۱، ۴۵۰/۶۱، ۴۵۱/۶۱، ۴۵۲/۶۱، ۴۵۳/۶۱، ۴۵۴/۶۱، ۴۵۵/۶۱، ۴۵۶/۶۱، ۴۵۷/۶۱، ۴۵۸/۶۱، ۴۵۹/۶۱، ۴۶۰/۶۱، ۴۶۱/۶۱، ۴۶۲/۶۱، ۴۶۳/۶۱، ۴۶۴/۶۱، ۴۶۵/۶۱، ۴۶۶/۶۱، ۴۶۷/۶۱، ۴۶۸/۶۱، ۴۶۹/۶۱، ۴۷۰/۶۱، ۴۷۱/۶۱، ۴۷۲/۶۱، ۴۷۳/۶۱، ۴۷۴/۶۱، ۴۷۵/۶۱، ۴۷۶/۶۱، ۴۷۷/۶۱، ۴۷۸/۶۱، ۴۷۹/۶۱، ۴۸۰/۶۱، ۴۸۱/۶۱، ۴۸۲/۶۱، ۴۸۳/۶۱، ۴۸۴/۶۱، ۴۸۵/۶۱، ۴۸۶/۶۱، ۴۸۷/۶۱، ۴۸۸/۶۱، ۴۸۹/۶۱، ۴۹۰/۶۱، ۴۹۱/۶۱، ۴۹۲/۶۱، ۴۹۳/۶۱، ۴۹۴/۶۱، ۴۹۵/۶۱، ۴۹۶/۶۱، ۴۹۷/۶۱، ۴۹۸/۶۱، ۴۹۹/۶۱، ۵۰۰/۶۱، ۵۰۱/۶۱، ۵۰۲/۶۱، ۵۰۳/۶۱، ۵۰۴/۶۱، ۵۰۵/۶۱، ۵۰۶/۶۱، ۵۰۷/۶۱، ۵۰۸/۶۱، ۵۰۹/۶۱، ۵۱۰/۶۱، ۵۱۱/۶۱، ۵۱۲/۶۱، ۵۱۳/۶۱، ۵۱۴/۶۱، ۵۱۵/۶۱، ۵۱۶/۶۱، ۵۱۷/۶۱، ۵۱۸/۶۱، ۵۱۹/۶۱، ۵۲۰/۶۱، ۵۲۱/۶۱، ۵۲۲/۶۱، ۵۲۳/۶۱، ۵۲۴/۶۱، ۵۲۵/۶۱، ۵۲۶/۶۱، ۵۲۷/۶۱، ۵۲۸/۶۱، ۵۲۹/۶۱، ۵۳۰/۶۱، ۵۳۱/۶۱، ۵۳۲/۶۱، ۵۳۳/۶۱، ۵۳۴/۶۱، ۵۳۵/۶۱، ۵۳۶/۶۱، ۵۳۷/۶۱، ۵۳۸/۶۱، ۵۳۹/۶۱، ۵۴۰/۶۱، ۵۴۱/۶۱، ۵۴۲/۶۱، ۵۴۳/۶۱، ۵۴۴/۶۱، ۵۴۵/۶۱، ۵۴۶/۶۱، ۵۴۷/۶۱، ۵۴۸/۶۱، ۵۴۹/۶۱، ۵۵۰/۶۱، ۵۵۱/۶۱، ۵۵۲/۶۱، ۵۵۳/۶۱، ۵۵۴/۶۱، ۵۵۵/۶۱، ۵۵۶/۶۱، ۵۵۷/۶۱، ۵۵۸/۶۱، ۵۵۹/۶۱، ۵۶۰/۶۱، ۵۶۱/۶۱، ۵۶۲/۶۱، ۵۶۳/۶۱، ۵۶۴/۶۱، ۵۶۵/۶۱، ۵۶۶/۶۱، ۵۶۷/۶۱، ۵۶۸/۶۱، ۵۶۹/۶۱، ۵۷۰/۶۱، ۵۷۱/۶۱، ۵۷۲/۶۱، ۵۷۳/۶۱، ۵۷۴/۶۱، ۵۷۵/۶۱، ۵۷۶/۶۱، ۵۷۷/۶۱، ۵۷۸/۶۱، ۵۷۹/۶۱، ۵۸۰/۶۱، ۵۸۱/۶۱، ۵۸۲/۶۱، ۵۸۳/۶۱، ۵۸۴/۶۱، ۵۸۵/۶۱، ۵۸۶/۶۱، ۵۸۷/۶۱، ۵۸۸/۶۱، ۵۸۹/۶۱، ۵۹۰/۶۱، ۵۹۱/۶۱، ۵۹۲/۶۱، ۵۹۳/۶۱، ۵۹۴/۶۱، ۵۹۵/۶۱، ۵۹۶/۶۱، ۵۹۷/۶۱، ۵۹۸/۶۱، ۵۹۹/۶۱، ۶۰۰/۶۱، ۶۰۱/۶۱، ۶۰۲/۶۱، ۶۰۳/۶۱، ۶۰۴/۶۱، ۶۰۵/۶۱، ۶۰۶/۶۱، ۶۰۷/۶۱، ۶۰۸/۶۱، ۶۰۹/۶۱، ۶۱۰/۶۱، ۶۱۱/۶۱، ۶۱۲/۶۱، ۶۱۳/۶۱، ۶۱۴/۶۱، ۶۱۵/۶۱، ۶۱۶/۶۱، ۶۱۷/۶۱، ۶۱۸/۶۱، ۶۱۹/۶۱، ۶۲۰/۶۱، ۶۲۱/۶۱، ۶۲۲/۶۱، ۶۲۳/۶۱، ۶۲۴/۶۱، ۶۲۵/۶۱، ۶۲۶/۶۱، ۶۲۷/۶۱، ۶۲۸/۶۱، ۶۲۹/۶۱، ۶۳۰/۶۱، ۶۳۱/۶۱، ۶۳۲/۶۱، ۶۳۳/۶۱، ۶۳۴/۶۱، ۶۳۵/۶۱، ۶۳۶/۶۱، ۶۳۷/۶۱، ۶۳۸/۶۱، ۶۳۹/۶۱، ۶۴۰/۶۱، ۶۴۱/۶۱، ۶۴۲/۶۱، ۶۴۳/۶۱، ۶۴۴/۶۱، ۶۴۵/۶۱، ۶۴۶/۶۱، ۶۴۷/۶۱، ۶۴۸/۶۱، ۶۴۹/۶۱، ۶۵۰/۶۱، ۶۵۱/۶۱، ۶۵۲/۶۱، ۶۵۳/۶۱، ۶۵۴/۶۱، ۶۵۵/۶۱، ۶۵۶/۶۱، ۶۵۷/۶۱، ۶۵۸/۶۱، ۶۵۹/۶۱، ۶۶۰/۶۱، ۶۶۱/۶۱، ۶۶۲/۶۱، ۶۶۳/۶۱، ۶۶۴/۶۱، ۶۶۵/۶۱، ۶۶۶/۶۱، ۶۶۷/۶۱، ۶۶۸/۶۱، ۶۶۹/۶۱، ۶۷۰/۶۱، ۶۷۱/۶۱، ۶۷۲/۶۱، ۶۷۳/۶۱، ۶۷۴/۶۱، ۶۷۵/۶۱، ۶۷۶/۶۱، ۶۷۷/۶۱، ۶۷۸/۶۱، ۶۷۹/۶۱، ۶۸۰/۶۱، ۶۸۱/۶۱، ۶۸۲/۶۱، ۶۸۳/۶۱، ۶۸۴/۶۱، ۶۸۵/۶۱، ۶۸۶/۶۱، ۶۸۷/۶۱، ۶۸۸/۶۱، ۶۸۹/۶۱، ۶۹۰/۶۱، ۶۹۱/۶۱، ۶۹۲/۶۱، ۶۹۳/۶۱، ۶۹۴/۶۱، ۶۹۵/۶۱، ۶۹۶/۶۱، ۶۹۷/۶۱، ۶۹۸/۶۱، ۶۹۹/۶۱، ۷۰۰/۶۱، ۷۰۱/۶۱، ۷۰۲/۶۱، ۷۰۳/۶۱، ۷۰۴/۶۱، ۷۰۵/۶۱، ۷۰۶/۶۱، ۷۰۷/۶۱، ۷۰۸/۶۱، ۷۰۹/۶۱، ۷۱۰/۶۱، ۷۱۱/۶۱، ۷۱۲/۶۱، ۷۱۳/۶۱، ۷۱۴/۶۱، ۷۱۵/۶۱، ۷۱۶/۶۱، ۷۱۷/۶۱، ۷۱۸/۶۱، ۷۱۹/۶۱، ۷۲۰/۶۱، ۷۲۱/۶۱، ۷۲۲/۶۱، ۷۲۳/۶۱، ۷۲۴/۶۱، ۷۲۵/۶۱، ۷۲۶/۶۱، ۷۲۷/۶۱، ۷۲۸/۶۱، ۷۲۹/۶۱، ۷۳۰/۶۱، ۷۳۱/۶۱، ۷۳۲/۶۱، ۷۳۳/۶۱، ۷۳۴/۶۱، ۷۳۵/۶۱، ۷۳۶/۶۱، ۷۳۷/۶۱، ۷۳۸/۶۱، ۷۳۹/۶۱، ۷۴۰/۶۱، ۷۴۱/۶۱، ۷۴۲/۶۱، ۷۴۳/۶۱، ۷۴۴/۶۱، ۷۴۵/۶۱، ۷۴۶/۶۱، ۷۴۷/۶۱، ۷۴۸/۶۱، ۷۴۹/۶۱، ۷۵۰/۶۱، ۷۵۱/۶۱، ۷۵۲/۶۱، ۷۵۳/۶۱، ۷۵۴/۶۱، ۷۵۵/۶۱، ۷۵۶/۶۱، ۷۵۷/۶۱، ۷۵۸/۶۱، ۷۵۹/۶۱، ۷۶۰/۶۱، ۷۶۱/۶۱، ۷۶۲/۶۱، ۷۶۳/۶۱، ۷۶۴/۶۱، ۷۶۵/۶۱، ۷۶۶/۶۱، ۷۶۷/۶۱، ۷۶۸/۶۱، ۷۶۹/۶۱، ۷۷۰/۶۱، ۷۷۱/۶۱، ۷۷۲/۶۱، ۷۷۳/۶۱، ۷۷۴/۶۱، ۷۷۵/۶۱، ۷۷۶/۶۱، ۷۷۷/۶۱، ۷۷۸/۶۱، ۷۷۹/۶۱، ۷۸۰/۶۱، ۷۸۱/۶۱، ۷۸۲/۶۱، ۷۸۳/۶۱، ۷۸۴/۶۱، ۷۸۵/۶۱، ۷۸۶/۶۱، ۷۸۷/۶۱، ۷۸۸/۶۱، ۷۸۹/۶۱، ۷۹۰/۶۱، ۷۹۱/۶۱، ۷۹۲/۶۱، ۷۹۳/۶۱، ۷۹۴/۶۱، ۷۹۵/۶۱، ۷۹۶/۶۱، ۷۹۷/۶۱، ۷۹۸/۶۱، ۷۹۹/۶۱، ۸۰۰/۶۱، ۸۰۱/۶۱، ۸۰۲/۶۱، ۸۰۳/۶۱، ۸۰۴/۶۱، ۸۰۵/۶۱، ۸۰۶/۶۱، ۸۰۷/۶۱، ۸۰۸/۶۱، ۸۰۹/۶۱، ۸۱۰/۶۱، ۸۱۱/۶۱، ۸۱۲/۶۱، ۸۱۳/۶۱، ۸۱۴/۶۱، ۸۱۵/۶۱، ۸۱۶/۶۱، ۸۱۷/۶۱، ۸۱۸/۶۱، ۸۱۹/۶۱، ۸۲۰/۶۱، ۸۲۱/۶۱، ۸۲۲/۶۱، ۸۲۳/۶۱، ۸۲۴/۶۱، ۸۲۵/۶۱، ۸۲۶/۶۱، ۸۲۷/۶۱، ۸۲۸/۶۱، ۸۲۹/۶۱، ۸۳۰/۶۱، ۸۳۱/۶۱، ۸۳۲/۶۱، ۸۳۳/۶۱، ۸۳۴/۶۱، ۸۳۵/۶۱، ۸۳۶/۶۱، ۸۳۷/۶۱، ۸۳۸/۶۱، ۸۳۹/۶۱، ۸۴۰/۶۱، ۸۴۱/۶۱، ۸۴۲/۶۱، ۸۴۳/۶۱، ۸۴۴/۶۱، ۸۴۵/۶۱، ۸۴۶/۶۱، ۸۴۷/۶۱، ۸۴۸/۶۱، ۸۴۹/۶۱، ۸۵۰/۶۱، ۸۵۱/۶۱، ۸۵۲/۶۱، ۸۵۳/۶۱، ۸۵۴/۶۱، ۸۵۵/۶۱، ۸۵۶/۶۱، ۸۵۷/۶۱، ۸۵۸/۶۱، ۸۵۹/۶۱، ۸۶۰/۶۱، ۸۶۱/۶۱، ۸۶۲/۶۱، ۸



### تطوع ۳-۴

بعض تطوُّع وہ ہیں جو غیر عبادت میں ہوتے ہیں، جیسے اس علم کا طلب کرنا جواز میں نہیں (۱)۔

اور کسی طرح نبی و رجمانی کے مختلف کام تطوُّع میں شامل ہیں جیسے یہ رشتہ دار پر تطوُّعِ خُرق کرنا جس کا نفع اس پر واجب نہ ہو یا کسی محتاجِ جھنکی پر (خُرق کرنا لیا اس کی جانب سے دین اور دینا یا تک و ست کو بری کرنا یا تصاس معاف کرنا یا یہ کو جائز و مباح حاصل کرنے والا بنا کر معرفتِ مہربانی کرنا یا حقوق کا ساتھ دینا اور کسی طرح کی چیزیں۔

اسی میں سے وہ بھی ہیں جو حقوق و جہدات کے نام سے جانے جاتے ہیں، جیسے قرض، وصیت، وقف، عاریت پورا کرنا، عیب اس سے کہ یہ سب ثواب کے کام ہیں جو لوگوں کے درمیان باہمی تعاون کے سے شروع ہوئے ہیں۔

۳۔ بعض تطوُّعات یحییٰ میں ہر انتخابی طور سے ہر فرد سے مطلوب ہیں جیسے کہ نماز اور روزہ کی طرح کی غیر فرض عبادت کا تطوُّع کرنا اور بعض وہ ہیں جو کفایہ کے طور پر ہیں جیسے ان وغیرہ، نوہی وغیرہ کہتے ہیں؛ سلام کی بتدائماً تحب سنت ہے، واجب نہیں ہے، اور یہ سنت علی اللہ ہے، چنانچہ اگر سلام کرے، مل ایک جہد مت ہو تو ان کی طرف سے ایک سلام کافی ہوگا، اور چاہئے کہ لے لو دینا بھی سنت علی الکفایہ ہے (۲)۔

### تطوع کی مشروعیت کی حکمت:

۴۔ تطوُّع بندہ کو اس کے پروردگار سے قریب کرنا ہے اور اس کے ثواب میں اضافہ کرتا ہے، حدیثِ قدسی میں ہے: ”وما یرال

(۱) شرح منی لادارات ۲/۵۳۔

(۲) الدرر النجی ۱/۲۸۸، المعواک الدینی ۲/۸۷، قد خیرہ ۸۰، الاذکار للعوئی

۳، ۴، ۵

عبدی ینفرب الی بالوائیل حتی آجہ (۱) اور میر بندہ توائل کے، رفیع برادر میر قریب حاصل کرنا رتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں (۲)۔ مشروعیتِ تطوُّع کی حدتیں یہ ہیں:

### الف۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا:

اسی طرح اس کا ثواب حاصل کرنا، ورثیوں کو دینا کرنا، اور تطوُّعاً عبادت کرنے کے ثواب کے بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں، اسی میں سے نبی کریم ﷺ کا یہ قول بھی ہے: ”من ثابر علی اثنتی عشرة رکعة فی الیوم واللیلة بسی اللہ لہ بیتا فی الجنة“ (۳) (جو دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھ و مت کرے گا اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا) اور یہ ارشاد بھی ہے: ”رکعتا الفجر غیر من الدنیا وما فیہا“ (۴) (فجر کی دو رکعتیں، یا ما فیہا سے بہتر ہیں)۔

نماز کی شان میں اس کے علاوہ بھی بہت سی (حدیثیں) ہیں (۵) اور یوم عاشوراء کے روزہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”انی لأحتسب علی اللہ أن یکفر السنۃ الی قبلہ“ (۶) (میں لگتا ہوں کہ اللہ اس کی امید رکھتا ہو کہ وہ اس سے

(۱) حدیثِ قدسیہ: ”وما یرال عبدی ینفرب الی بالوائیل“ کی روایت بخاری (المع ۳۳۱/۱ طبع استغیہ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”من ثابر علی اثنتی عشرة رکعة فی الیوم واللیلة بسی اللہ لہ بیتا فی الجنة“ کی روایت ترمذی (۲/۲۷۳ طبع المصنوع) نے حضرت عائشہ سے کی ہے اور اس کی اصل مسلم (۵۰۳ طبع المصنوع) میں حضرت ام حبیبہ کی روایت ہے۔

(۳) حدیث: ”رکعتا الفجر غیر من الدنیا وما فیہا“ کی روایت مسلم (۵۰۳ طبع المصنوع) نے حضرت عائشہ سے کی ہے۔

(۴) نہایۃ الخراج ۳/۹۹، المعواک الدینی ۲/۸۷، الدرر النجی ۱/۲۸۸۔

(۵) حدیث: ”انی لأحتسب علی اللہ أن یکفر السنۃ الی قبلہ“ کی روایت مسلم (۸۱۹/۲ طبع المصنوع) نے حضرت عائشہ سے کی ہے۔

## تطوع ۵-۶

ب- عبادت سے مانوس ہونا اور اس کے سے تیار ہو جانا:  
۵- ابنِ قتیب العید کہتے ہیں: فرض میں پر نوافل کو مقدم رکھنے میں ایک لطیف اور مناسب معنی ہے اس لئے کہ سبب دنیا میں مشغول ہونے کی وجہ سے نفوس اس خشونت و خشوع اور تضرع سے دور ہو جاتے ہیں جو عبادت کی جاہ میں اہم جب فرض میں پر نوافل کو مقدم رکھا جاتا ہے تو نفوس عبادت سے مانوس ہو جاتے ہیں، اور ایسے حال کی رعیت جاری ہو جاتی ہے جو خشوع سے روٹ کر دیتا ہے (۱)۔

### ج- فرض کی تلافی:

۶- ابنِ قتیب العید کہتے ہیں: فرض اس کے بعد والی عین اس کی تلافی کے لئے میں جو فرض اس کی ادائیگی میں ہو جایا کرتی ہیں، اہم جب فرض میں کمی واقع ہو جائے تو مناسب یہ ہے کہ اس کے بعد کسی چیز جو اس کی کو پورا کرے جو فرض کی ادائیگی میں کمی ہو جایا کرتی ہے (۲)۔

حدیث میں ہے: "فإن انتقص من فريضة شيء، قال الرب عز وجل: انظروا هل لعبد من تطوع" فيكمل به ما انتقص من الفريضة" (۳) (پھر اگر اس کے فريضہ میں کچھ کمی ہوئی تو پروردگار عز وجل فرمائے گا: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کوئی تطوع ہے؟) اور اس کے درمیان فريضہ میں رو جانے والی کمی کو مکمل

(۱) الشرح لمبیر، ۱۲۵، طبع اٹلی۔

(۲) الشرح لمبیر، ۱۲۵۔

(۳) حدیث: "فإن انتقص من فريضة شيء، قال الرب عز وجل: انظروا هل لعبد من تطوع" کی روایت ترمذی نے کی ہے اور سے حسن قراری ہے (۲۶۹/۲، ۲۷۰، طبع مصنفی ابی یوسف، ۲۵۸) (طبع عینی اٹلی) اور احمد نے ابن حجر سے اس کی تصحیح نقل کی ہے (ترمذی ۲۷۱/۲، طبع مصنفی اٹلی)۔

پیشہ و لے سال (کے سنا ہوں) کا کفارہ ہوگا، اور اگر صغیر و سناہ میں، شرح مسلم میں اس کو علماء سے نقل کیا ہے، اور اگر صغیر و سناہ نہ ہوں تو تہیر و سناہ میں تخفیف کی امید ہے، اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو درجات بند ہوں گے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: "من صام رمضان، ثم أتبعه سنا من شوال كان كصيام الدهر" (۱) (جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو سیم ہر (رمانتھر) کے روزوں کی طرح ہوگا)۔  
زہری کہتے ہیں: عتکاف میں قلب کو امور دنیا سے فارغ کر دینا، نفس کو حق کے حوالہ کر دینا مضبوطی میں قلعہ بند ہو جانا اور اللہ تعالیٰ کے گھر سے چپک جانا ہے، حضرت عطاء کہتے ہیں: مختلف کی مثال کسی امیر سے حاجت رخصت ۱۰ لے اس شخص کی سی ہے جو اس کے روزہ پہنچے جائے، کہتا ہے جب تک میری حاجت پوری نہ کی جائے ہوں گا نہیں" (۲)۔

اور غیر عبادت میں اس کی مثال: اللہ تعالیٰ کا فیضان ہے: "من ذا الذي يقرض الله قرضًا حسنًا لنضاعفه له أضعافًا كثيرة" (۳) (کون ایسا ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر اللہ سے بڑھا کر اس کے سے کی سنا کرے) اور ابنِ عابدین کہتے ہیں: عاریت (۱) پیسے کی) دویوں میں سے یہ بھی ہے کہ یہ پیمانہ حال کی فریضہ میں اللہ تعالیٰ کی نیابت سنا ہے، اس لئے کہ فرض کی طرح یہ صرف محتاج کے سے ہوتی ہے، یہی وجہ سے حدیث کا ثواب اس سنا و قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہوتا ہے (۴)۔

(۱) حدیث: "من صام رمضان ثم أتبعه سنا من شوال كان كصيام الدهر" کی روایت مسلم (۸۲۲/۲، طبع اٹلی) نے حضرت ابو یوسف نصاریٰ سے کی ہے۔

(۲) شرح مشکوٰۃ، روایات ۳۵۹، الموطا ۳۵۱، ۱۱۵۔

(۳) سورہ بقرہ ۲۴۵۔

(۴) حاشیہ من جامع ابن ۵۰۲۔

## تطوع ۷-۸

زیادہ جگہ (۱)۔

منہی نے ”اشرح الکبیر علی الجامع الصغیر“ میں آپ ﷺ

کے قول: ”أول ما تعرض الله على أنبي الصلاه“ (۱)

(اللہ نے میری امت پر جو چیز سب سے پہلے فرض کی وہ نماز

ہے) کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے: جان لو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ

نے عام طور سے فرض میں سے سب بھی یہ چیز کو لازم قرار دیا تو

اس کے ساتھ ہی کی جنس سے کوئی غل بھی رکھا تاکہ بندہ سب اس

و سب کو انجام دے اور اس میں کوئی خلل ہو تو اس کی تانی اس نفل

سے ہو جائے جو اسی کی جنس کی ہے، اسی لئے بندہ کے فرض پر غور

کرنے کا حکم دیا۔ پھر جب اس کو اس نے اسی طرح انجام دیا ہو

جیسا کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے تو اس کا بدلہ ملے گا، اور اس کے لئے

نوفل باقی رکھے جائیں گے، اور اگر اس میں کوئی خلل ہو تو اس کو نفل

سے مکمل کر دیا جائے گا، حتیٰ کہ بعض نے کہا کہ تمہارے لئے باللہ اس

صورت میں برقرار ہیں گی جب تمہارا فرض پورا ہو (۲)۔ اسی لئے مسلم

کی شرح میں قریباً کہتے ہیں: جس نے تطوعات ترک کر دیں اور ان

میں سے کسی کو نہیں کیا تو اس نے اپنے اوپر عظیم نفع اور بھاری ثواب کو

فوت کر دیا (۳)۔

دو گوں کے درمیان باہمی تعاون، ان کے درمیان

تحتات مضبوط کرنا، اور ان کی محبت حاصل کرنا:

۷۔ نیکی اور بھائی میں تطوع کرنا لوگوں کے درمیان جذبہ تعاون

(۱) حدیث: ”أول ما أفرض الله على أنبي الصلاه“ کی بہت سی روایات

جامع البیہ میں ”الکلی“ میں حاکم کی طرف سے حدیث حسن قرار دیا ہے

مناوی نے اس پر سکوت کیا ہے (فیض القدیر ص ۵۹ طبع المکتبۃ النجادیہ)۔

(۲) نہایت اکتاج ص ۱۰۲، کتاب التہجد ص ۱۱۳

(۳) خطبات ص ۵۵

کفر و شریعت ہے۔ ان لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں اس کی

موت کی ہے: ”ونعاونوا على البر والنهي“ (۱) (یک

دوسرے کی مدد، نیکی اور تقویٰ میں کرتے رہو)۔ اور نبی کریم ﷺ

فرماتے ہیں: ”والله في عون العبد مادام العبد في عون

أخيه“ (۲) (اللہ اس وقت تک اپنے بند کی مدد میں رہتا ہے جب

تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے) اور ”فتح الباری“ میں

نبی کریم ﷺ کے قول: ”اشفعوا مؤجروا“ (۳) (سہارشی رہو جو

پادگے) کے بارے میں اس خبر کہتے ہیں: حدیث میں عمل کر کے اور

ہر طریقہ سے خیر کا جب بن کرینے، طیب اور کرنے اور کمزوری کی مدد

کرنے کے سلسلہ میں بڑے کے پاس سفارش کرنے پر ابھار جا رہا

ہے۔ اس لئے کہ ہر شخص دوسرے کے پاس پہنچنے کی قدرت نہیں

رکتا (۴)۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”تهادوا تحابوا“ (۵)

(ایک دوسرے کو مدد دینا یا کرنا ہم محبت ہو جائے گی)۔

سب سے افضل تطوع:

۸۔ سب سے افضل تطوع کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے،

ایک قول یہ ہے کہ بدنی عبادات میں سب سے زیادہ افضل نماز ہے،

(۱) سورۃ مائدہ ص ۲

(۲) حدیث: ”والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه“ کی

روایت مسلم (۳۹۷۳ طبع البیہ) نے حضرت ابوہریرہؓ سے کی ہے

(۳) حدیث: ”اشفعوا مؤجروا“ کی روایت بخاری (۲۹۹۳ طبع المستقیم)

۷ حضرت ابوہریرہؓ کی ہے

(۴) فتح الباری ص ۱۰۱ طبع مکتبۃ مدینۃ المنور

(۵) حدیث: ”تهادوا تحابوا“ کی روایت بخاری نے ”آداب المرء“

(ص ۱۵۵ طبع المستقیم) میں کی ہے اور ابن حجرؒ نے (۷۳۳) میں ذکر

الطباع الخیرہ میں اس کو صریح قرار دیا ہے

## تقوٰی ۹

ہے جیسے کہ ایک دانہ ہے کہ اس سے سات بالیاں گئیں، پھر علم کا سیکھنا اور سکھانا، اس لئے کہ حدیث ہے: ”فصل العالم علی العابد کفصلی علی آدم اکم“ (۱) (عالم کی عابد پر فضیلت اس طرح ہے جیسے تمہارے فیض پر مجھے فضیلت حاصل ہے)۔

پھر اس کے بعد مارا فضل ہے اس سے کہ خبر ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل ہے، اور نبی کریم ﷺ نے غسل نمازوں پر اہمیت کی ہے، اور امام احمد نے صراحت کی ہے کہ یہ ایسی کے لئے اس کے (یعنی مسجد حرام میں نہ پڑھنے کے) مقابلہ میں طواف زیادہ افضل ہے، اس لئے کہ طواف مسجد حرام کے ساتھ مخصوص ہے، اس کی حدائی سے فوت ہو جائے گا، نماز فوت نہیں ہوگی (بیس بھی پڑھتا ہے)، بعد اسی محل یا زمانے کے ساتھ مخصوص کسی مشغول میں مشغول ہوا ایسے افضل میں مشغول ہونے سے افضل ہوگا جو اس محل یا زمانے کے ساتھ مخصوص نہ ہو، ورنہ امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں جو لکھا ہے اسی کی اتباع کرتے ہوئے حذیفہ بن عبد السلام نے مختار اس کو اردیا ہے کہ طاعتوں میں اس سے رہنا ہونے والی مساعیوں کے اعتبار سے فضیلت ہوگی (۲)۔

۹۔ جس کا نفع متعدی ہو وہ فضیلت میں متقدم ہوتا ہے، چنانچہ محتاج رشتہ دار پر صدق کرنا کسی اجنبی کو آزاد کرنے سے افضل ہوگا، اس لئے کہ یہ صدقہ اور صلہ رحمی ہے، اسی طرح کی اور مثالیں۔

رشتہ کی ”المعروف فی القواعد“ میں ہے: اگر جاندار کا مالک ہو، اور اس سے نکلے کا دار، دیا تو افضل ہے اس کو نواری طور سے صدقہ کرنا

چنانچہ اس کا فرض و عمرہ کے فرض کے مقابلہ میں افضل ہے، اور اس کا تقوٰی و عمرہ کے تقوٰی سے افضل ہے، اس لئے کہ عبادت کی کچھ ایسی اقسام کے جمع کر لینے کی وجہ سے جو عمرہ کی عبادت میں جمع نہیں ہوتیں، نماز قربات میں سب سے اہم ہے، مالکیہ ان کے قابل ہیں، ورنہ ثانیہ کے یہاں بھی یہی ضرب مختار ہے، ان کے یہاں وہم قول روزہ کی فضیلت کا ہے۔

صاحب ”المجموع“ کہتے ہیں: ”اس کے قول: نماز روزہ سے افضل ہے“ سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ رعتوں کا پڑھنا یا ان یا ایک دن کے روزہ سے افضل ہے، اس لئے کہ بلاشبہ روزہ، رعتوں سے افضل ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے لئے نماز اور روزہ دونوں میں کثرت کا جمع کرنا ممکن نہ ہو، اور دونوں میں سے ایک کی کثرت یا اس کا غلبہ کرنے اور اس کی کثرت کی طرف نسبت کرے، راہ کرے اور دوسرے کے موافق پڑھتا رہے، تو یہ اختلاف ہر تفصیل کا محل ہے۔ درجہ نماز کو فضیلت دینا ہے (۱)۔

مناہد کہتے ہیں: ہر فی تقوعات میں سب سے افضل جہاد ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”فصل اللہ المتحاہلین بأموالہم وأنفسہم علی القاعدین ذرۃ“ (۲) اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو پیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دے رکھی ہے) پھر جہاد میں شریعت کرنا (افضل ہے)، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”من الدین یفقون أقوالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ نبث سبع سابل“ (۳) (جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں شریعت کرتے رہتے ہیں ان کے مال کی مثال ایسی

(۱) حدیث: ”فصل العالم علی العابد کفصلی علی آدم اکم“ کی روایت ترمذی (۵۰/۵ طبع النجفی) نے حضرت ابو امامہ سے کی ہے اور اس کو غریب قرار دیا ہے۔

(۲) شرح تفسیر روایات ۲۲۲، ۲۲۳، کتاب القناع اور ۱۱۳، ۱۱۴، لا شہ ولا نظر للشیخ علی بن مریم ۱۶۰۔

(۱) المشرح ص ۱۱۵ طبع النجفی، المہذب ۸۹، المجموع شرح المہذب ۵۹، ۵۷، ۵۶، ۵۵۔

(۲) سورہ بقرہ ۹۵۔

(۳) سورہ بقرہ ۲۱۱۔

## تطوع ۱۰

ہوگا یہ وقف برائے ۴ ابن عبد السلام کہتے ہیں: اگر شدت اور ضرورت کے وقت ایسا ہو تو فوری طور پر صدقہ کر دینا افضل ہوگا، اور اگر ایسا نہ ہو تو اس میں توقف ہے، اور شاید قاعدہ دیا، دہونے کی وجہ سے وقف افضل ہوگا، اور ابن رافع نے اس کے تطوعاً صدقہ کرنے کو مطلقاً مقدم رکھا ہے اس سے کہ وقف کے برخلاف اس میں فوری طور سے حظ نفس قائم کر دینا ہے۔

۱۔ ”المعبر“ میں یہ بھی ہے کہ نیکی کے مراتب متعاقبات ہوتے ہیں چنانچہ سب کی تربیت (نیکی) قرض، یہی نیکی سے زیادہ مکمل ہے، اور وقف کی نیکی سب کی نیکی سے زیادہ مکمل ہے۔ اس لئے کہ اس کا نفع دائمی و متکرر ہوتا ہے، اور صدقہ سب کے مقابلہ میں زیادہ مکمل ہے، اس لئے کہ صدقہ کردہ مٹی سے اس کے نفس کا قاعدہ فوری طور پر منقطع ہو جاتا ہے (۱)۔

۲۔ ایک قول یہ ہے کہ قرض صدقہ سے افضل ہے (۲)، اس لئے کہ ”ان رسول اللہ ﷺ راہی لیلۃ اسری بہ مکتوباً علی باب الجنة درہم القرض بشمائیۃ عشر ودرہم الصدقة بعشرو، فسال جبریل: ما بال القرض افضل من الصدقة فقال: لان السائل يسأل وعنده، والمقترض لا يقترض الا من حاجة“ (۳) (رسول اللہ ﷺ نے اس رات میں جس میں آپ کو مہراج ہوئی جنت کے دروازہ پر تمنا ہو، کیا: قرض کا درہم اٹھارہ کے بدلہ اور صدقہ کا درہم دس کے بدلہ، تو آپ ﷺ نے جبریل سے پوچھا: بقرض میں کیا بات ہے کہ وہ صدقہ سے افضل ہے؟

(۱) المعبر ۱/۳۳۵، ۳۳۶۔

(۲) معج اللیل ۳/۳۶، المعبر ۱/۳۳۵۔

(۳) حدیث ”ذات لیلۃ اسری ص علی باب الجنة“ کی روایت ابن ماجہ (۸۱۴/۳ طبع النجفی) نے کی ہے اور بصری کہتے ہیں اس کی سند میں احمد بن یحییٰ ہیں جس کو احمد و ابن مہدی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

فرمایا: اس لئے کہ سائل اس حال میں سوال کرتا ہے کہ اس کے پاس ہوتا ہے، اور قرض لینے والا کسی ضرورت ہی سے قرض دیتا ہے۔ اور فقیر کی غم خواری یا رشتہ دار سے صلہ رحمی کرنے کے لئے قدر کفایت سے زیادہ مانا نفل عبادت کے لئے خلوت نشینی سے نفل ہے، اس لئے کہ نفل کا قاعدہ اسی کے ساتھ خاص ہوتا ہے، اور کمائی کا نفع اس کے لئے بھی ہوتا ہے اور غیر کے لئے بھی (۱)، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”خیر الناس نفعہم للناس“ (۲) (لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو ان میں لوگوں کے لئے زیادہ نفع بخش ہو) اور حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ”ان الاعمال تنباہی، یقول الصدقة ما لکم“ (۳) (مومن آئین میں قائم کرتے ہیں، تو صدقہ کہتا ہے: میں تم میں سب سے افضل ہوں)۔

۳۔ اور ابن قیم کی ”لا شاہ“ میں ہے: رباط (سرائے) کی تعمیر جس سے مسلمان قاعدہ و اشام میں حج ثانی سے نفل ہے (۴)۔

## شرعی حکم:

۱۰۔ تطوع میں اصل یہ ہے کہ وہ مندوب ہے (۵)، خود یہ عبادت

(۱) اختیار ۲/۴۷۲۔

(۲) حدیث ”خیر الناس نفعہم للناس“ کی روایت ترمذی نے مسند اشعاب (۲/۲۳۳ طبع المرسلہ) میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے اور وہ اپنے طریق کی وجہ سے حسن ہے۔

(۳) عن عمر بن الخطاب قال: ”ان الاعمال تنباہی لیسوا بصدقة الا انکم“ کی روایت ابن ماجہ (۳۵۵/۳ طبع المکتب الاسلامی) نے کی ہے اور اس کے ایک راوی کی حیثیت کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۴) لا شاہ لابن قیم ۲/۴۷۲۔

(۵) انوار الدعوانی ۲/۴۱۶، ۴۱۷ و اختیار ۲/۴۷۲، ۴۷۳، المرآت ۱/۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، مفتی الحاج سر ۲۰، شرح فتاویٰ رضویات ۱/۲۲۲، معج اللیل ۳/۳۶، ۳۷۔

## تطوع ۱۱

(کو صدق نہ کرے) ہی یوں نہ ہو) اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد: "لا يصح أحدكم جاره أن يغرد خشبه في جداره" (۱) (تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو دیوار میں لکڑی (کھوٹی) گاڑنے سے نہ روکے)۔

اور کبھی تطوع کو، بوب لاحق ہو جاتا ہے، جیسے منظر پر کھانا صرف نہا، اور جیسے ایسی چیز کو جس سے خواہش مستغنی ہے اس شخص کو عاریہ دینا جس کے نہ ہونے سے اس کی ملامت کا مدیشہ ہو اور جیسے ڈوبے کو بچانے کے لئے عاریہ دینی دینا (۲)۔

اور کبھی تطوع حرام ہو جاتا ہے، جیسے وہ عبادت جو حرام کر وہ اوقات میں واقع ہوں جیسے طلوع شمس یا غروب شمس کے وقت نماز، اور عیدین، یام تشریق کا روزہ اور بیسہ، ین کی، نیکی کا وقت آ جانے، اس کا مطالبہ پائے جانے اور کسی ایسی چیز کے نہ پائے جانے کے باوجود جس سے ین "اگر سکے، مدیون کا صدقہ کرنا" (۳)۔

اور کبھی مکروہ ہوتا ہے جیسے مار کا اوقات مکروہ میں منع ہونا، اسی طرح اپنی دھلا کو عیب دہانے میں برابری کا ترک کرنا بھی مکروہ ہے (۴)۔

## تطوع کی اہلیت:

۱۱- تطوع عبادات اور غیر عبادات (دونوں) میں ہونا ہے، رہیں عبادات تو ان کو تطوعاً کرنے، لے میں رت، میل شرط کا ہونا ضروری ہے:

- (۱) حدیث: "لا يجمع أحدكم جاره أن يغرد خشبه في جداره" کی روایت بخاری (المع ۱۱۰/۵ طبع انتقید) اور مسلم (۳/۲۳۰ طبع المصنوع) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے۔
- (۲) المصنوع ۱/۲۵۷، المع ۳/۸۷۷، التوفیق لابن رجب ۱/۲۲۸۔
- (۳) المصنوع ۱/۲۵۷، المع ۳/۲۷۸، مجمع البکلی ۳/۸۹۔
- (۴) جوہر الکلیل ۱/۳۲۳، معنی المحتاج ۳/۱۰۱۔

میں ہو جیسے نماز، روزہ یا اس کے علاوہ نیکی اور جمالی کی دہری انواع میں ہو جیسے عاریہ پر دینا، وقف نہا، ہبست نہا اور قاعدہ پینچانے کی دہری اقسام۔

اور کتاب اللہ سے اس کی دلیل کئی آیات ہیں، اسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "وتعاونوا على البر والتقوى" (۱) (ایک دوسرے کی مدد نیکی اور تقویٰ میں کرتے رہو) اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: "من ذا الذي يقرض الله قرضاً حسناً فيضاعفه له أضعافاً كثيرة" (۲) (کون ایسا ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر اللہ سے بڑھا کر اس کے لئے کئی گنا کر دے)۔

"رسنت سے (اس کی دلیل) بنا کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "من صلى ثنتي عشرة ركعة في يوم وليلة بني له بهن بيت في الجنة" (۳) (دن اور رات میں جو شخص بارہ رکعتیں پڑھتا ہے اس کے لئے ان کے بدلہ جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے) اور آپ ﷺ کا یہ قول: "من صام رمضان ثم أتبعه ستاً من شوال كان كصيام الدهر" (۴) (جس نے رمضان کا روزہ رکھا، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ پیام الدہر (عمر بھر کے روزوں) کی طرح ہوگا) اور آپ ﷺ کا یہ فرمان: "اتقوا النار ولو بشق تمرة" (۵) (جہنم سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے

(۱) سورۃ مائدہ ۲۔

(۲) سورۃ بقرہ ۲۷۵۔

(۳) حدیث: "من صلى ثنتي عشرة ركعة في يوم وليلة بني له بهن بيت في الجنة" کی روایت مسلم (۵۰۳ طبع المصنوع) نے حضرت ام حبیبہؓ سے کی ہے۔

(۴) حدیث: "من صام رمضان ثم أتبعه ستاً من شوال كان كصيام الدهر" کی تخریج (تقریر ص ۳) پر گزری ہے۔

(۵) حدیث: "اتقوا النار ولو بشق تمرة" کی روایت بخاری (المع ۲۸۳ طبع المصنوع) اور مسلم (۵۰۳ طبع المصنوع) نے حضرت عمرؓ بن خطابؓ سے کی ہے۔

## تطوع ۱۲-۱۳

الف۔ اس کا مسلمان ہونا، لہذا کافر کی طرف سے عبادت میں تطوع صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کافر عبادت کا اہل نہیں ہے۔

ب۔ اس کا عقل ہونا، لہذا انیت صحیح نہ ہونے کی وجہ سے مجنون کی عبادت صحیح نہیں ہوگی، اور یہ حج کے علاوہ میں ہے، اس لئے کہ حج میں وہی اس کی طرف سے حرام ہوا ہے۔

اسی طرح بے شعور بچے کی طرف سے بھی وہی حرام ہوا ہے۔  
ج۔ تمیز ہونا، لہذا غیر تمیز (تمیز نہ کر پانے والے) کی طرف سے تطوع صحیح نہیں ہوگا اور بلوغ شرط نہیں ہے، اس لئے بچے کا تطوع عبادت کرنا صحیح ہے (۱)۔

غیر عبادت میں تطوع کی شرط عمر کی اہلیت کا پایا جاتا ہے، یعنی عقل، بلوغ، رشد کا ہونا، چنانچہ نابالغی، سفالت (یعنی) دیوانہ پن یا اس مادہ کی وجہ سے مجبور علیہ (ممنوع تصرف) ہو جانے والے کا تصرف صحیح نہیں ہوگا (۲)۔

اس کی تفصیل "اہیت" میں دیکھی جائے۔

## تطوع کے احکام:

۱۲۔ تطوع کے کچھ احکام عبادت کے ساتھ مخصوص ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو عبادت اور غیر عبادت دونوں میں عام ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو غیر عبادت کے ساتھ مخصوص ہیں، اس کا بیان ذیل میں آ رہا ہے:

## اول۔ عبادت کے ساتھ مخصوص احکام:

نفس و نہ نماز تطوع جس کے لئے جماعت ملت ہے:

۱۳۔ تمام مسالک کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کسوف کے لئے

جماعت مسنون ہے، اور حنفی، شافعی، مالکیہ کے نزدیک تراویح کے لئے بھی مسنون ہے، اور مالکیہ کے نزدیک تراویح کے لئے جماعت مندوب ہے، اس لئے کہ اگر مسجدیں ہیں اور وہیں ہوں تو افضل یہ ہے کہ تراویح ریا سے اور ہونا انفرادی طور پر پڑھی جائے، اسی طرح نماز استسقاء کے لئے بھی مالکیہ، شافعی، مالکیہ کے نزدیک جماعت مسنون ہے، اور حنفی میں سے امام محمد کے نزدیک یہ جماعت سے بھی پڑھی جاسکتی ہے، ورنہ بھی، ورنہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف منفرد پڑھی جائے گی، اور مالکیہ، شافعی کے نزدیک نماز عید کے لئے بھی جماعت مسنون ہے، حنفی، مالکیہ کے رواج میں اس میں جماعت واجب ہے، اور کتابہ کے رواج میں جماعت کے ساتھ مسنون ہے۔

اور بقیہ قطعات شافعی، مالکیہ کے رواج میں جماعت سے بھی جائے گی، ورنہ بھی، اور حنفی کے رواج میں تراویح کے لئے جماعت مکروہ ہوگی، اور مالکیہ کے یہاں منع اور وتر میں جماعت مسنون ہے، اور فجر میں خلاف اولیٰ ہے، رہیں اس کے علاوہ (مازیں) تو ان کو جماعت سے پڑھنا جائز ہے الا یہ کہ جماعت بڑھ جائے یا جگہ کا شہرہ ہو جائے تو ریا کے خوف سے جماعت مکروہ ہوگی (۱)۔

اور تفصیل "اصلاۃ الجماعۃ" اور "نفل" میں دیکھی جائے۔

## نماز تطوع کی جگہ:

۱۴۔ تطوع کی مارگھر میں میں افضل ہے، اس سے کہ نبی کریم ﷺ

کا قول ہے: "صلوا فیہا الناس فی بیوتکم، فإن فصل

(۱) البدائع ۱/ ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۸، شرح منیر ۵/ ۵۲، ۵۳، لؤلؤ ۲/ ۵۲،

۶، نہایۃ الحاج ۱/ ۱۰۲، ۱۲۰، شرح فتاویٰ لا دولت ۲/ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵،

نیل المآب ۱/ ۲۰۲، طبع قلاوٹ۔

۱/ ۲۱۹، ۲۱۳، لا شاہ لاسی، کیم ۵/ ۵۰، لا شاہ لاسی، ۲/ ۲۱۹، ۲۱۳۔

۲/ ۲۱۹، ۲۱۳، لا شاہ لاسی، کیم ۵/ ۵۰، لا شاہ لاسی، ۲/ ۲۱۹، ۲۱۳۔

## تطوع ۱۵

صلاۃ الصوۃ فی بیئہ الا المکتوبۃ“ (۱) (اے لو! اپنے گھر میں نماز پڑھو، اس سے کہ سوائے فرض نماز کے آبی کی افضل نماز پڑھنے میں ہوتی ہے) اور اس سے وہ نمازیں مستحب ہیں جن کے لئے جہت مشرور ہے، ان کا مسجد میں ادا کرنا افضل ہے، اور مالکیہ کے نزدیک فرض کے ساتھ وہی روایت (سنن مؤکدہ) بھی اس سے متشکی ہیں اور ان کا مسجد میں پڑھنا مستحب ہے، اسی طرح تہذیب مسجد بھی مسجد میں پڑھنی جائز ہے۔

اور جمہور کے نزدیک نماز پڑھنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ جس جگہ فرض نماز پڑھنی ہے اس کے علاوہ جگہ میں نفل پڑھے (۲)، مضی میں سے کافی کہتے ہیں: امام کے لئے کوئی سنت اس جگہ پڑھنا مکروہ ہے جہاں فرض پڑھا ہو اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”أعجز أحدکم إذا صلی لی یقدم أو یتأخر“ (۳) (کیا تم میں سے کوئی نماز پڑھتے وقت مقدم یا مؤخر ہو جائے سے عذر ہے) اور مقتدی کے لئے اسی جگہ سنت پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے کہ کراہت امام کے حق میں اشتہاد کی ہے۔

(۱) حدیث: ”صلوا فی بیوتکم“ کی روایت بخاری (فتح ۲/۲۳۳ طبع انتقیر) نے حضرت زکریا بن ثابت سے کی ہے۔

(۲) ابو کر الدی ۲/۱۵۳، صلاب ۲/۱۷۷، الکافی ابن جریر ۱/۱۲۲، ۲/۶۹۰، الفی ۱/۵۶۱، ۲/۱۲۸، ۳/۱۳۱، تہذیب ۱/۲۳۱، ۲/۹۱، ۳/۹۲، مفتی النجاشی ۱/۸۳۔

(۳) حدیث: ”أعجز أحدکم إذا صلی أن یقدم أو یتأخر“ کی روایت ابن ماجہ (۱/۲۵۸ طبع عینی النجاشی) اور ابوداؤد (۳۰۹۹ طبع عید الدعاس) سے کی ہے اور حافظ نے فتح الباری (۳/۳۵۴ طبع انتقیر) میں اس حدیث کو ضمیمہ قرار دیا ہے لیکن حضرت علی کے واسطے سے ابن ابی شیبہ کے یہاں اس کی سند کو ابن قفاط کے ساتھ حسن قرار دیا ہے۔ ”من السنة ان لا یطوع الإمام حتی یتحول من مکالہ“ (سنت میں سے یہی ہے کہ امام اپنی جگہ سے بے اختیار نہ پڑھے) تو یہ اپنے شوہر کی وجہ سے فدا باللہ شہداء حسن ہے۔

سے ہے۔ اور یہ اشتہاد مقتدی کے حق میں نہیں پایا جاتا ہے، مین اس کے لئے بھی مستحب یہ ہے کہ بہت جانے تاکہ صغیر ٹوٹ جائے، اور افضل ہونے والے پر ہم اعتبار سے اشتہاد زائل ہو جائے (۱) اور ابن قدامہ کہتے ہیں: امام احمد نے فرمایا: امام اس جگہ نفل نہیں پڑھے گا جہاں اس نے فرض پڑھا ہے، حضرت علی بن ابی طالب نے اسی طرح فرمایا ہے، امام احمد فرماتے ہیں: جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسی جگہ نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت عمرؓ نے یہی کیا تھا، اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، اور ابوبکر نے اپنی سند سے حضرت علی کی حدیث کی روایت کی ہے، اور اپنی سند سے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لا یطوع الإمام فی مقامہ الذی یصلی فیہ المکتوبۃ“ (۲) (امام اپنی اس جگہ میں نفل نہیں پڑھے گا جہاں وہ فرض نماز پڑھتا ہے)۔

### چوپایہ پر نماز تطوع:

۱۵- باتفاق مساکین سفر میں نفل مار چوپائے پر جائز ہے، ابن قدامہ کہتے ہیں: حویل سفر میں چوپایہ پر نفل نماز کی راحت میں اہل علم کے درمیان ہمیں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے، ترمذی کہتے ہیں: یہ عام اہل علم کا مسلک ہے، ابن عبد البر کہتے ہیں: علماء کا اس بات پر جہاد ہے کہ ہر اس شخص کے لئے جو ایسا سفر کر رہا ہو جس میں نماز میں قصر یا

(۱) البدیع ۱/۲۸۵، ۲۹۸۔

(۲) الفی ۱/۵۶۲۔

اور حدیث: ”لا یطوع الإمام فی مقامہ الذی یصلی فیہ المکتوبۃ“ کی روایت ابن عمرؓ نے ”الکافی“ (۵/۱۹۷ طبع دار الفکر) میں کی ہے نیز ابوداؤد (۳۰۹۹ طبع عید الدعاس) اور ابن ماجہ (۳۰۹۹ طبع عینی النجاشی) سے اسی کے مثل کی روایت کی ہے دیکھئے گزشتہ حدیث کی تخریج، بے شوبہ کی وجہ سے حسن و مستند ہے۔



## تطوع ۱۶

جائے (۱)۔

اور خفیہ کے لئے ایک جہز واجب ہے، ان وجہ سے قرآن کی قدرت کے وقت ہوساری پر نہیں کی جائے گی، کی طرح حسن نے نام (حسینہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص فجر کی دو راتیں بغیر ہذر کے چوپایہ پر پڑھے "روادانے پر قادر ہو تو ماہر ہے اس لئے کہ فجر کی اور عات مزید تاکید ہے اس کے کرنے کی ترغیب اور چھوڑنے پر ترغیب" رتخیر کے ساتھ نصوص میں امداد وہاں جیسے مر سے ملتی ہیں (۲)۔

اس کی تفسیل "نفل" اور "مائد" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

### بیٹہ کر نفل نماز:

۱۶- تطوع کی مار مسالک کے اتفاق کے ساتھ بیٹہ کر جاز ہے، ابن قتیبہ کہتے ہیں: بیٹہ کر نفل پڑھنے کی اباحت کے بارے میں ہمیں سی اتفاق کا علم نہیں ہے، اور اسے کھڑے ہو کر پڑھنا نفل ہے۔ بنابریم علیہ السلام کا فرمان ہے: "من صلی فانما فہو افضل، ومن صلی فاعدا لله نصف اجر القائم" (۳) (جو کھڑے ہو کر مار پڑھے تو یہ افضل ہے، اور جو بیٹہ کر نماز پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر مار پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا) اور اس لئے بھی کہ بہت سے لوگوں کے لئے الجھنا شور ہوتا ہے، لہذا کر تطوع میں قیام واجب ہوتا تو اکثر تطوع متروک ہو جاتے، تو شارح نے اس کی تکثیر

(۱) یہ حکم سفر کے تمام نئے وسائل جیسے گاڑیوں اور ٹرکوں کو بھی اس شخص کے ساتھ شامل ہے جس کو بعد مسائل کے علم میں دیکھا جائے۔

(۲) البدائع ۱/ ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵

کی رغبت دلانے کے لئے اس میں ترک قیام کو گوارا کیا (۱)۔

### فرض نماز اور نفل نماز کے درمیان فصل کرنا:

۱۷- نماز پڑھنے والے کے لئے فرض نماز اور اس کے بعد کی نفل نماز کے درمیان وہ روافذ جیسے تیج، جہاد، عجمیہ کے درمیان فصل کرنا مستحب ہے، یہ جمہور کے نزدیک ہے، ورنہ کسی کے نزدیک فرض اور سنت کے درمیان فصل کرنا مکروہ ہے، بلکہ سنت میں مشغول ہو جائے گا (۲)۔  
تفصیل کے لئے دیکھئے ”فصل“۔

### نفل کی قضا:

۱۸- جب نفل چھوٹ جائے، غرض مطلق ہو یا کسی سبب یا جہت سے مقید ہو تو حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک سوئے فجر کی دو رکعتوں کے بقیہ کی قضا میں کی جائے گی، اس لئے کہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے: ”وہ رات تھی:“ صلی رسول اللہ ﷺ العصر ثم دخل بیتی فصلى ركعتين، فقلت: يا رسول الله! صلوت صلاۃ لم تکر تصلیہا فقال: قدم علیّ مال لشعلی عن الکرکعتین کت اركعهما بعد الظهر، فصلوتهما الآن، فقلت: يا رسول الله! أفصیهما إذا فاتتا؟ قال: لا“ (۳) (نبی کریم ﷺ نے عصر پڑھی، پھر میرے گھر میں آئے اور دو رکعتیں پڑھیں، تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے ایک ایسی نماز پڑھی جو آپ

نہیں پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: میرے پاس کچھ مال تھا، میں نے مجھے ان دو رکعتوں سے مشغول کر دیا، ان کو میں ظہر بعد پڑھا کرتا تھا تو میں نے ان کو اس وقت پڑھا دیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سب یہ دونوں رکعتیں چھوٹ جائیں تو ہم بھی قضا کیا کریں؟ فرمایا: نہیں)۔

اور یہ اس بات پر منحصر ہے کہ مت پر قضا جب نہیں ہے، اور یہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تنسوس چیز ہے، ورنہ آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص چیزوں میں ہماری کوئی شرکت نہیں ہے، اور اس حدیث کا قیاس یہ ہے کہ فجر کی دو رکعتوں کی سرے سے قضا جب نہ ہو، البتہ ہم نے اس صورت میں احسان سے قضا ثابت کی ہے جب وہ فرض کے ساتھ چھوٹ جائیں، اس لئے کہ ”فی المہی مہیۃ فعلہما مع العرض لیلۃ التعویس“ (۱) (آپ ﷺ نے تعویس کی رات فرض کے ساتھ ان دونوں کو بھی پڑھا تھا) تو ہم بھی یہی کریں گے تاکہ آپ کے طریقہ پر رہیں، اور یہ (تفصیل) وتر کے برخلاف ہے، اس لئے کہ حنفیہ کے نزدیک وتر واجب ہے، اور عمل کے حق میں واجب فرض سے ملحق ہے۔

اور ثانیہ میں سے نوی کہتے ہیں: ”موقوف نفل جیسے عید، چاشت کی نماز چھوٹ جائے تو قول ظہر میں اس کی قضا کر لینا مستحب ہے، اس لئے کہ صحیحین کی حدیث ہے: من بسی صلاۃ او عام عنها فکفار تھا ان یصلیہا اذا ذکرھا“ (۲) (جو کوئی نماز بھول

(۱) حدیث ”فعلہما مع العرض لیلۃ التعویس“ کی روایت مسلم (۲/۳۷۳ طبع لکھنؤ) نے حضرت ابو ثناء دہلوی سے کی ہے۔

(۲) حدیث ”من بسی صلاۃ او عام عنها فکفار تھا ان یصلیہا اذا ذکرھا“ کی روایت مسلم (۲/۳۷۳ طبع لکھنؤ) نے حضرت انس سے کی ہے اور بخاری (۵/۲۰۳ طبع استنبول) نے سونے کے ذکر کے بخیر اس کے روایت کی ہے۔

(۱) الہدایہ ۱/۱۹۸، البدائع ۱/۲۹۸، جوہر لا لیل ۱/۵۷، معنی المحتاج ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱۔

(۲) لا اختیار ۱/۱۹۸، جوہر لا لیل ۱/۳۷۳، لم یجب ۱/۵۷، حنفی لا روایت ۱/۱۹۳۔  
(۳) حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ”قلت، صلی رسول اللہ ﷺ العصر ثم دخل بیتی“ کی روایت احمد (۳/۱۵۶ طبع المکتبہ) نے کی ہے اور بخاری (۲/۳۲۳ طبع استنبول) نے بھی احمد کے روایت صحیح کے روایت کی ہے۔

## تطوع ۱۹

جائے یا اس سے سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ سب یا آئے اسے پڑھ لے) اور اس سے کہ نبی کریم ﷺ جب وہی میں سورج طلوع ہونے تک نماز صبح سے سو گئے تو آپ نے فجر کی دو رکعتوں کی قضا فرمائی تھی، ورمسہم میں اسی کے مثل ہے، ورمضہ کی بعد وہی، ورمکعتوں کی عصر کے بعد قضا فرمائی، اور اس لئے بھی کہ یہ موقت نمازیں ہیں، لہذا فرض ہی کی طرح ان کی بھی قضا ہوئی، جیسا کہ ابن المقری نے صراحت کی ہے، سفر اور حضر، وہاں یہ نہ ہیں۔

قول دوم: یہ موقت ہی کی طرح موقت کی بھی قضا نہیں کی جائے گی۔

قول سوم: اگر وہ اس کے تابع نہ ہو جیسے چاشت کی نماز مستتمع ہونے میں فرض کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کی قضا کی جائے گی، اور اگر وہ اس کے تابع ہو جیسے سنن، واجب تو اس کی قضا نہیں کی جائے گی، ”شرح المہانت“ میں خطیب شافعی فرماتے ہیں: ”ن (وہی) کے کلام کا تقاضا یہ ہے کہ موقت کی قضا ہمیشہ کی جائے لی ورمیظہر ہے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ دن کی فوت شدہ نماز کی قضا کی جائے گی جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور رات کی فوت شدہ نماز کی قضا اس وقت تک کی جائے گی جب تک طلوع فجر نہ ہو جائے، تیسرا قول یہ ہے کہ اس وقت تک قضا کرے گا جب تک اس کے بعد الارض نہ پڑھ لے، ورموقت سے ورماریں کل نہیں ہیں کا جب ہوتا ہے جیسے حبشہ، ارسوف کی نماز، اس لئے کہ اس میں قضا کا کوئی دخل نہیں ہوگا، ہاں اگر اس کا نماز کا ورد چھوٹ جائے تو اس کے لئے اس کی قضا مستحب ہے، جیسا کہ اوزعی نے فرمایا ہے اور حنابلہ کے یہاں امام احمد فرماتے ہیں: ہم کو یہ بات نہیں پہنچی کہ نبی کریم ﷺ نے سوائے فجر کی دو رکعتوں اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے کسی بھی غسل کی قضا کی ہو۔

کاشی: بعض اصحاب کہتے ہیں: سوائے فجر کی دو رکعتوں، ورمضہ کی، ورمکعتوں کے قضا نہیں کی جائے گی۔

اور ابن حامد فرماتے ہیں: تمام سنن، واجب کی قضا کی جائے گی، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے اس میں بعض کی قضا کی ہے، ورمباقی کو ہم نے اس پر قیاس کر لیا ہے۔

اور ”شرح مختصر“ میں ہے: ”واجب کی قضا کرنا مستحب ہے، اگر اس کے جو فرض کے ساتھ چھوٹ گئی ہوں، ورمبہت ہوں تو افضل ان کا ترک کر دینا ہوگا، سوائے فجر کی ملت کے کہ ان کے مؤکد ہونے کے سبب ان کی قضا کرے گا (۱)۔“

### واجب کا تطوع میں بدل جانا:

۱۹۔ کبھی عبادات کا واجب تطوع سے بدل جانا ہے، خواہ قصد سے ہو یا بغیر قصد کے، اسی میں سے علامہ ابن تیمیہ کے بارے میں کہتے ہیں: ”فرض کی نیت سے مارٹرٹ کی، پھر مارٹرٹ میں پنی نیت بدل دی، اس کو قطع کر دیا تو وہ تطوع ہو جائے گی۔“

اور ”شرح مختصر“ میں ہے: ”اگر کسی مصلیٰ نے کسی فرض جیسے نمبر کا اس کے نیچے، ورماسے سے، ورمست رکھنے، لے وقت میں خرید، یا دھا، پھر اس کو باری طور نخل سے بدل دیا، بجائے نماز کی نیت فتح کرنے کے فرض کی نیت فتح کر دی، تو یہ نیت مطلقاً صحیح ہو جائے گی، خواہ اس میں سے، ورمکو پڑھ چکا ہو یا قی کو پڑھا ہو، ورمخواہ کسی صحیح غرض کے لئے ہو یا نہیں، اس سے کہ فرض کی نیت میں نخل داخل ہو جاتی ہے، ورمبصرہ صحیح غرض کے اس کو نخل سے بدل کر دھا ہوگا، پھر فرمایا: ورمود (فرض نماز) نخل سے بدل جاتی ہے جس کا عدم ظاہر ہو جائے، جیسے کہ فی فوت شدہ نماز کو پنے، ورملازم نماز کے

(۱) البدائع ۱/۲۸۷، ۲۸۷، ۲۸۷، ۲۸۷، مجمع، الجلیل، ۳۰، الداعی، ۳۰، معنی الحجاج ۱/۲۲۲، ۲۲۲، شرح مختصر لادوات ۱/۳۳۰۔

## تطوع ۲۰

اس کا تحریمہ باندھا ہو یا نہ ہو، یہ کہ اس کے اوپر کوئی فوت شدہ نماز نہیں تھی، یہ کسی فرض کا تحریمہ باندھا ہو یا نہ ہو، یہ کہ اس کا وقت نہیں آیا ہے، اس سے فرض صحیح نہیں ہوا، اور نفل کو باطل کرنے والی کوئی چیز پائی نہیں گئی۔

اور اسی میں سے روزہ ہے، ”شرح مختصری ملا روات“ میں آیا ہے کہ جو نذر کنہ رو یا قنسا کے روزہ کی نیت توڑ دے پھر نفل کی نیت کرے تو اس کا نفل (روزہ) صحیح ہوگا، اور روزہ دار نذر یا قنسا کی نیت کو اگر نفل سے بدل دے تو فرض نماز کو نفل سے بدل دینے کی طرح یہ صحیح ہوگا، ورنہ وہی نے ”الاقناع“ میں قنسا کے بدل دینے کے مسئلہ میں اختلاف کیا ہے، ”وہ بخیر کسی مقصد کے اس کے لئے ایسا کرنے کو مکروہ تر رہا ہے (ک)۔“

اور یہی میں سے زکاۃ ہے ”بدائع الصنائع“ میں آیا ہے: جب کسی آدمی کو زکاۃ دے دے، ”وہ دیتے وقت اس کو یہ خیال نہ آئے کہ یہ ن لوگوں میں سے نہیں ہے، نہ دن پر زکاۃ صرف کی جاتی ہے، اور اس کے معدہ میں شک نہیں ہو، تو جب غنیمت خور سے طام ہو جائے کہ وہ شخص مصارف زکاۃ میں سے نہیں ہے تو اس کی زکاۃ ادا نہ ہوگی، اور اس پر دوبارہ ”کرنا ضروری ہوگا، ورنہ جو کچھ اسے ملے ہے اس کے واپس لینے کا اختیار نہیں ہوگا، اور وہ تطوع کے طور پر واقع ہو جائے گی، پھر دوسری جگہ کا سائی فرماتے ہیں: معجل (پیشگی دی ہوئی زکاۃ) جب بطور زکاۃ واقع نہ ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب وہ فقیر کے ہاتھ میں پہنچ جائے تو بطور تطوع ہوگی، خواہ اس کے ہاتھ میں مالک مال کے ہاتھ سے پہنچے یا امام یا اس کے نائب (ساحی، محصل) کے ہاتھ سے پہنچے، اس لئے کہ اصل قربت حاصل ہوگئی ہے، اور نقلی صدقہ میں اس کے فقیر کے ہاتھ میں پہنچ جانے کے بعد رجوع کا احتمال نہیں رہتا ہے۔“

اور ”المسند“ میں بھی ہے کہ جو شخص غیر اشہر حج میں حج کا احرام باندھے، اس کا احرام عمرہ کے لئے منعقد ہو جائے گا، اس سے کہ یہ ایک موقت عبارت ہے، لہذا جب اس کے وقت کے مدد میں اس کو باندھے گا تو ان کی جنس کی دوسری عبارت منعقد ہو جائے گی، جیسے نماز خیر کے لئے جب زوال سے پہلے تحریمہ باندھے تو اس کا تحریمہ نفل کے لئے منعقد ہوگا۔

اور ابن تیمیہ کی ”الاشاد“ میں ہے: ”حج کا احرام نذر اور نفل کے لئے باندھا تو نفل ہوگا، اور اگر حج کا احرام فرض اور تطوع کے لئے باندھا تو قول اصح کے مطابق صاحبین کے نزدیک وہ تطوع ہوگا (ک)۔“

فرض کی ادائیگی سے تطوع کا حصول اور اس کے برعکس: ۲۰۔ کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں فرض کی ادائیگی سے تطوع ہوتا ہے، لیکن تطوع کا ثواب اس کی نیت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا، ابن تیمیہ کی ”الاشاد“ میں ”عبادتوں کو جمع کرنے کی بحث میں آیا ہے، مثلاً فرماتے ہیں: ”اور جنسی جمعہ کے دن جمعہ اور جناہت دور کرنے کے لئے غسل کرے تو اس کی جناہت دور ہو جائے گی اور اس کو جمعہ کے غسل کا ثواب ملے گا۔“

اور ابن عابدین لکھتے ہیں: ”خس کے ہر کسی جناہت ہو جس کو وہ بھول جائے اور جمعہ کے لئے غسل کرے تو اس کا حدیث صمد دور ہو جائے گا، اور فرض یعنی غسل جناہت کا ثواب اس وقت تک نہیں پائے گا جب تک اس کی نیت نہ رہے، اس سے کہ نیت کے بغیر ثواب نہیں ہوتا۔“

اور ”الشرح الصغير“ میں ہے: فرض نماز سے تہیۃ المسجد ادا ہو جاتی ہے، لہذا فرض نماز ادا کر لینے سے تہیۃ کا مطالبہ ساقط

(ک) الاشاد و ابن تیمیہ ص ۵۱، شرح مختصری ملا روات ۱/ ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳

(۱) البدائع ۳/ ۵۰، ۵۱، المسند ۱/ ۲۳۰، ۲۳۱، الاشاد و ابن تیمیہ ص ۵۱

## تطوع ۲۱-۲۲

ہو جائے گا، اور اگر فرض و رتبہ کی نیت کی بیوقوفی وہوں حاصل ہو جائے گی، اور رتبہ کی نیت نہیں کی ہے تو اس کا ثواب حاصل نہیں ہوگا، اس سے کہ عمل کا وہ روزہ ریتوں پر ہوتا ہے۔  
اور ان کے مثل جمعہ اور جنابت کا غسل ہر اپنے ہر لازم تقنا روزہ کے ساتھ عرفہ کا روزہ رکھنا ہے۔

ورابن رجب کی ”المقوہد“ میں ہے: اگر مکہ سے بچتے وقت طواف زیارت و روزہ کی نیت کرتے ہوئے طواف کرے، تو شرعی و صاحب ”المفتی“ فرماتے ہیں کہ یہ طواف، دونوں کی طرف سے کافی ہوگا (۱)۔

دوم- وہ احکام جو عبادات اور غیر عبادات دونوں میں عام ہیں:

سب شروع کرنے کے بعد تطوع کو توڑ دینا:

۲۱- اگر تطوع بہت ہو جیسے نہر، روزہ و وحفی ہر مالایہ کے روزہ، ایک جب اس کو شروع کرے تو چار سالارم ہوگا، ہر جب قاسد ہو جائے تو قضا و سب ہوگی، اس لئے کہ اگر شروع کرے اور قضا کرے کے اعتبار سے تطوع شروع کرے یہ سے لازم ہو جاتا ہے، اور اس سے بھی کہ ”کرہ و جہت و عبادت ہے اور عبادت کا باطل کرنا حرام ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ“ (۲) اور اپنے عمل کو رایگاں مت کر دو) اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ سے اس حال میں کہ دونوں نے تطوع کے روزہ میں حق کر پاتھا، فرمایا: ”الصلیٰ یوما مکانہ“ (۳) (تم

(۱) لاشہ لائن کیم ص ۳۰۰ ابن ماجہ بن ارے، شرح المستدرک ۱/۳۶۱، المقوہد لابن رجب ص ۲۳۔

(۲) سورہ بقرہ ۳۳۔

(۳) حدیث ”الصلیٰ یوما مکانہ“ کی روایت ترمذی (۳/۱۱۲ طبع مجلس) ہے۔

دونوں اس کی جگہ ایک اس کی قضا کرے)۔

اہل بیت مالایہ سوانے اس صورت کے جب سب دعوہ ہو، قضا کو واجب نہیں قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی عذر سے ہو تو قضا نہیں ہوگی، اور شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک جب تطوع شروع کرے تو تمام مستحب ہے، واجب نہیں ہے، ان طرح قاسد ہو جائے تو قضا مستحب ہے، سوائے حج اور عمرہ کے تطوع کے کہ جب اس کو شروع کرے تو تمام واجب ہوگا، اس لئے کہ دونوں کی نیت و روزہ یہ فیہ میں سب کے فرض کی طرح ہے (۱)۔

اور اتمام کے عدم وجوب کے لئے شافعیہ اور حنابلہ نے نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے: ”الصائم المنطوع“ (نہر بعدہ، ان شاء صام، و ان شاء أفطر) (۲) (تطوع کے طور پر روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا میر ہے، چاہے روزہ رکھے، چاہے استغفار کرے)۔

تخصیصات ”نفل“، ”صلاۃ“، ”صیام“ اور ”حج“ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۲۲- ریتوں کے علاوہ دوسری تطوعات تو وہ دیا تو معرفت تعریات جیسے جہاد عاریت، وقف اور وصیت کے قبیل سے ہوں کی یہ ان کے حامد ہوں لی۔

(۱) حضرت عائشہؓ کی ہے اور حفاظ کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔  
(۲) اربعہ ۱/۲۹۰، ۲۹۱، اختیار ۱/۶۱، الشرح المستدرک ۱/۳۰۸، طاب ۲/۹۰، ۹۱، فکائی و ابن عبد البر ۱/۵۰، مفتی الحق ۱/۳۲۸، ۵۲۳، امجد ۱/۹۵، مفتی ۳/۱۵۵، ۱۵۶، شرح مختصری (۱/۱۱۱)۔

(۲) حدیث ”الصائم المنطوع“ نہر بعدہ، ان شاء صام و ان شاء أفطر“ کی روایت ترمذی (۳/۱۰۹ طبع المجلس) اور طحاوی (۳/۳۳ طبع دار الفکر) و طحاوی (۳/۳۳ طبع دار الفکر) نے اس کی سند اور متن میں اضطراب کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے (الجمہور المختار ج ۱، ۱/۱۱۱ طبع دار الفکر)۔



## تطوع ۲۴-۲۵

باقی کا صدقہ کرنا اس کے اوپر لازم نہیں ہوگا۔

بن قدامہ کہتے ہیں: اس پر اجماع معتقد ہو چکا ہے کہ آدمی جب کسی مال مقدر (متعین مقدار کے مال) کو صدقہ کرنے کی نیت کرے، اور اس کو صدقہ کرنا شروع کرے، اور کچھ صدقہ نکال دے، تو باقی کا صدقہ اس پر لازم نہیں ہوگا، اور یہ ظاہر ہے اختلاف کی، اس لئے کہ اختلاف بھی شریعت کے دیرینہ مقدمہ نہیں ہے لہذا وہ صدقہ کے واجب ہے البتہ بن ربیع نے اس میں اختلاف دیا ہے۔

اور اخطاب نے ان اشیاء کو شمار کیا ہے جو شروع کرنے سے لازم ہو جاتی ہیں اور دوست میں نماز روزہ، اعتکاف، حج، عمرہ، قنبرہ، و طواف، پھر اس چیز میں کوئی یا ہے جو شروع کرنے سے لازم نہیں ہوتی ہیں ورنہ کے توڑے سے تشبہ، واجب نہیں ہوتی ہے، وہ صدقہ، عتبات، اوقاف، جہاد، کاسف، اور اس کے ماہود، مہری تربت میں (۱)۔

اس کی تفصیل ”تحریر“ اور ”صدقہ“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

### ب- تطوع کی نیت:

۲۴- تطوع اگر عبادت ہو تو بالاجماع اس میں نیت ضروری ہوگی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَقْبَلُوا اللَّهَ مَخْلَصِينَ لَهُ الْكَلِمُ“ (۲) (حالانکہ انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ دین کو اسی کے لئے خالص رہیں یکسو ہو کر) اور بنا کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ“ (۳)

(۱) اعمیٰ ۱۸۵، الترمذی ۲۸۸، ابوالجلیل ۲۹۰۔

(۲) سورۃ البقرہ ۵۔

(۳) حدیث: ”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ“ کی روایت بخاری (اصح) ۹، طبع المستقیم (۱) اور مسند ۵۵۵، طبع المکتب (۲) حضرت عمر بن خطابؓ سے کی ہے اور لفاظ بخاری کے ہیں۔

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے) ”و النیت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عبادات عبادت سے اور بعض عبادات بعض سے تمیز ہو جائیں، چنانچہ مسلسل سنا تم (عندک کے حصول) کے طور پر بھی ہوتا ہے اور عبادت کے لئے بھی، اور مسطرات صوم (کھانا چھوڑنا) سے رک جانا پر میزبان یا دوا کے طور پر بھی ہوتا ہے، اور مال دینا شرعی صدقہ کے طور پر بھی ہوتا ہے اور معروف صلہ رحمی کے طور پر بھی، اسی طرح کی دوسری مثالیں، ان عبادات پر عبادت میں بالاتفاق نیت شرط ہے، البتہ نقلی عبادت کی نیت کرنے میں عیسائی، اہل حق کے سب سے میں فقہ کا اختلاف ہے۔

۲۵- عبادت کے اندر تطوع میں سے کچھ تو مطلق ہیں جیسے تہجد اور روزہ، اور کچھ مقید ہیں جیسے نماز سوگ، ورنہ اس کے ساتھ سنن رواتب اور جیسے عرفہ اور عاشوراء کا روزہ۔

جہاں تک مطلق تطوع کا تعلق ہے تو تمام فقہاء کے نزدیک نیت کے رجبہ متعین کے بغیر اسے ادا کرنا جائز ہے اور مطلق نماز یا مطلق روزہ کی نیت کافی ہے۔

جہاں تک ضمنی تطوع کی بات ہے جیسے رواتب، متر، تراویح، نماز سوگ، نماز استسقاء، اور یوم عاشوراء کا روزہ تو ان میں نیت سے ان کی تعین شرط ہے، اور یہ مالکیہ، ثنائیہ، حنابلہ اور بعض مشائخ حنفیہ کے نزدیک ہے البتہ مالکیہ نے اپنے یہاں تطوع ضمنی کی حد بندی کر دی ہے کہ ضمنی تطوع، متر، عیدین، نماز سوگ، نماز استسقاء اور رجبہ فجر (حنت فجر) ہے، جہاں تک اس کے علاوہ کا تعلق ہے تو وہ ان کے نزدیک مطلق ہے، ”و حنفیہ کے یہاں صحیح، معتقد قول یہ ہے کہ ضمنی یا مقید تطوع تعین کے بغیر صحیح ہو جاتا ہے، اور مطلق تطوع

(۱) واخلاء ابن کثیر ص ۲۳، الذہبی ص ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱

تطوع ۴۶-۴۷

وینا ایسی قربت ہے جس میں نیت کے بغیر ثواب کا استحقاق نہیں ہوتا (۱)۔

ی کی طرح اس (معین) میں مطلق نیت کافی ہوگی ہر اشد و مثلاً  
خفیہ کی یہی رائے ہے (۱)۔

۲۶۔ جہاں تک عبادات کے علاوہ دوسری تطوعات کا تعلق ہے تو اصل یہ ہے کہ اس میں نیت کا کوئی دخل نہیں ہوتا، البتہ شریعت کے ان احکام کی طاعت میں جو جہاں پر بھی رہتے ہیں، شاپ کے استحقاق کے سے اس میں قربت فی نیت مطلوب ہوئی۔ چونکہ اس نیت کے بغیر وہ خالص قربت نہیں بن پا میں کی غلطی کہتے ہیں۔ تصرفات یعنی عبادات اور عادات میں مقاصد کا اعتبار کیا جاتا ہے پھر فرمایا: رہے عادی اعمال (اگرچہ ان سے عہدہ و آہونے کے لئے نیت کی حاجت نہیں ہوتی)، تو امثال کے قصد کے بغیر نہ وہ مبادیات ہوں گے، نہ ثواب میں معتبر ہوں گے، ورنہ خیم کی "لا شباد" میں ہے: وقف، بہدہ و مصیبت میت پر موقوف نہیں ہیں تو مصیبت کے، ورنہ رقبہ کی میت بھی ہے تو اس کو ثواب ہوگا، ورنہ وہ صرف صحیح ہوگی، اسی طرح وقف میں رقبہ کی میت رقبہ کو ثواب ہوگا ورنہ نہیں، ورنہ اس نیت کے مطابق تمام قربات میں نیت ضروری ہے یعنی ان پر ثواب ملنا اس بات پر موقوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرے کے سے نہیں کیا ہو۔

"اشرح البغیہ" میں ہے: ہر صمد کی طرح مندبہ قمرعات  
میں سے ہے، اور یہ قصد کے صحیح ہوئے کی شرط پر ہے، "اور اگر یہ  
تخصیر کرے کہ یہ ال بیچوں میں سے ہے جن کی شریعت نے  
زعیم ہی ہے تو اسے ثابت ہوگا۔" درررشی کی "المعروف فی القواعد"  
میں ہے: مریض کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا اور سام کا جواب

(۱) الموقوفات للعلماء ج ۲ ص ۳۶۹ و ۳۷۰ شاد علی بن محمد رص ۴۳، ۴۴، الشرح  
البحیر ج ۲ ص ۳۱۲ طبع مجلسی کچھ تصرف کے ساتھ استوری القورہ ص ۶۱۔

(۲) عورت "ضحی بکشیس الملیحی، أحدهما عندہ والآخر عن  
لہ" کی روایت پہنچی (۹/۲۷۷ طبع دائرة المعارف الشیخ) اور ابو یعلیٰ  
نے جیسا کہ مجمع الزوائد (۳/۲۲ طبع القدی) میں ہے حضرت جابر بن  
عبد اللہ سے کی ہے وہ بھی فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ورجح کی ہے۔

( ) لا شہادۃ لای فی تفسیر مرض ۳۴۳۲ الی البیانج ار ۴۸۸، حاشیۃ الرسولی ار ۱۸۵  
الکتاب ار ۵۱۵، لا شہادۃ للشیخ علی مرض ۱۵، ۷، المنصور سر ۶۷، المیزب  
ار ۷۷ ایسی ار ۶۶ شرح خمینی الاوقات ار ۷۱



## تطوع ۲۸

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص سے جب انہوں نے آپ والد کے سلسلہ میں پوچھا تھا فرمایا: ”لو كان مسلماً فاعفتم عنه أو تصدقتم عنه أو حججتم عنه بلمعه ذلك“ (۱) اور وہ مسدود ہوتے ہر تم اس کی طرف سے آ رہے تھے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو یہاں کو پہنچتا۔

بن قدامہ کہتے ہیں: یہ حج تطوع اور نیت تطوع میں عام ہے، اور اس سے نہ یہ نیکی اور طاعت کا عمل ہے تو اس کا ثبوت اور ثواب صدقہ، زکوٰۃ، حج، و غیرہ کی طرح پہنچے گا۔ اور حضرت انس سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے گھر میں سے اس طرف سے صدقہ، حج کرتے ہیں، اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں تو کیا یہ اس کو پہنچتا ہے، فرمایا: ”نعم، انه ليصل اليهم، واليهم ليصلوا به كما يصرح احدكم بالطريق“ (۲) (ہاں یہ شہیدین کو قتل کی صورت میں پہنچتا ہے، اور وہ اس سے اس طرح خوش ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی اس وقت خوش ہوتا ہے جب اس کو شہید میں کچھ رکھ کر ہدیہ کیا جاتا ہے)۔ اور دیکھیں ﷺ سے فرمایا: ”من البر بعد الموت ان تصلي لأبيك مع صلاتك، وان تصوم لهما مع صومك“ (۳) (موت کے بعد والدین

کے ساتھ حسن سلوک میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ تم اپنے والدین کے لئے نماز پڑھو)۔ اور اپنے روزہ کے ساتھ اس کے لئے روزہ رکھو۔

ماثلیہ اور ثنائیہ کے ساتھ ایک نماز اور روزہ کے ساتھ ایک نیت جائز ہے (۱)۔

اس کی تفصیل ”نیابت“، ”وکالت“، ”نفل“، ”صدقہ“، ”صلوة“ اور ”صوم“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

### والتطوع پر اجرت لینا:

۲۸- اصل یہ ہے کہ ہر اس طاعت پر اجرت جہاں مسدود کے ساتھ مخصوص ہے جیسے امامت، اذان، حج، جہاد، و غیرہ کی تعلیم ناجائز ہے، اس لئے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ”ان اتخذ مؤدماً لا يأخذ علي أداءه أجراً“ (۴) (ایسا مؤذن بننا جو اپنی اذان کی اجرت نہ لے)، اور اس لئے کہ قربت جب حاصل ہوگی تو عامل (کرنے والے) کی طرف سے واقع ہوگی، اسی لئے اس کی اجرت کا اعتبار کیا جاتا ہے، لہذا دوسرے شخص سے اجرت جہاں جائز نہیں ہوگا، جس طرح دوسرے نماز میں دوسرے سے اجرت جہاں جائز نہیں ہوتا۔

(۱) حدیث ”لو كان مسلماً فاعفتم عنه أو تصدقتم عنه أو حججتم عنه بلمعه ذلك“ کی روایت ابو داؤد (۳۰۲/۳) ترمذی (۳۰۲/۳) عیسیٰ (۳۰۲/۳) سے کی ہے۔

(۲) حدیث ”انه ليصل اليهم، واليهم ليصلوا به كما يصرح احدكم بالطريق“ کی روایت ابو حنفیہ (۳۰۲/۳) سے کی ہے جیسا کہ ابن ماجہ (۳۰۲/۳) میں وارد ہے۔

(۳) حدیث ”ان من البر بعد الموت ان تصلي لأبيك مع صلاتك، وان تصوم لهما مع صومك“ کی روایت دارقطنی سے کی ہے جیسا کہ ابن ماجہ (۳۰۲/۳) میں ہے۔

(۱) البدایہ ۲/۳۱۳، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹،

## تطوع ۲۸

یہ ضعیف کا مسلک ہے، ورنہ اہل کے یہاں بھی ایک روایت نہیں ہے (۱)۔

ورنہ لکھ کے یہاں کرہت کے ساتھ صحیح ہے۔ ”الشرح الصغیر“ میں آیا ہے: جو اہل مال اللہ کے لئے کئے جاتے ہیں، وہ حج ہو یا غیر حج، عطا تہات، امامت، علم کی تعلیم، ان میں اپنے کو مزہ و رہنما مکروہ ہے، اور کرہت کے ساتھ وہ صحیح ہو جائیں گی، اسی طرح ان پر بھی اجرت لیما مکروہ ہے، امام مالک فرماتے ہیں: آدمی کا اپنے آپ کو کچی سنٹ بنانے، مزی کا نئے اور اسب بنانے کا مکرور بنانا میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اجرت پر کوئی ایسا عمل کرے جو صرف اللہ کے لئے کیا جاتا ہے۔

ورجیہ کا ”نہایت المحتاج“ میں ہے: ضعیف کا کتابہ کہ کسی مسلمان کے لئے جس کی نیت واجب ہوتی ہے، اور فقہاء نے امامت کو بھی کسی سے معقول کیا ہے، چاہے وہ نفل ہی کی امامت ہو، اس لئے کہ یہ عمل خود اس کرنے والے کے لئے ہوا ہے، رہیں وہ عبادات جن میں نیت واجب نہیں ہوتی جیسے نوافل تو ان پر اجارہ کرنا صحیح ہے، اور جن عبادات میں نیت ہوتی ہے ان میں سے حج اور عمرہ مستثنیٰ ہیں، چنانچہ جو شخص حج یا عمرہ کرنے سے عاجز ہو یا جس کا انتقال ہو چکا ہو اس کی طرف سے حج یا عمرہ کرنے پر اجرت لیما دینا جائز ہے، اور طواف کی دو رفتیں نہیں، انہوں کی سعادت میں ہو جائیں گی، اور زکاۃ، کھارو، کھجیہ (قربانی کا گوشت)، اور مدی کے تقسیم کرتے اور بیکاروں سے ۱۰ روپیہ کی طرف سے رو رو رکھنے اور ان تمام چیزوں پر جوارہ جائز ہے جو نیازت کو قبول کرتے ہیں اگرچہ وہ نیت پر موقوف

ہوں، اس لئے کہ ان میں مال کا ثابہ ہے اور اس تمام چیزوں کے لئے اجارہ صحیح ہے جن میں نیت واجب نہیں ہوتی، اور میت کی کھجیہ، تقطیع، ورنہ فتنہ قرآن کی تعلیم، ورنہ کے پاس دین کے ساتھ تہات قرآن کے لئے صحیح ہے (۱)۔

اور ابن تیمیہ کی ”الاختیارات الفقہیہ“ میں ہے: اس کے لئے کسی شخص سے کسی عمارت کے پاس اس کی ساری کرنے کے لئے یا اس سے کسی ظلم کو دور کرنے کے لئے یا اس کے پاس اس کا حق پہنچانے کے لئے یا کوئی ایسی ذمہ داری سونپنے کے لئے جس کا وہ مستحق ہے یا شہداء فوجیوں میں اس کی خدمات حاصل کرنے کے لئے جبکہ وہ اس کا مستحق بھی ہو کوئی مدد یہ عمارت جائز ہے اور جب مدد کی ممانعت ہے تو بدرجہ اولیٰ اجرت کی ممانعت ہوگی۔

اور اس سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ جو کسی تطوع والے عمل پر اجرت لے جو ان اعمال میں سے ہو جن میں اجرت لیما فقہاء کے نزدیک جائز ہے تو وہ بوجہ سمجھا جائے گا، ورنہ بات (یعنی کے کاموں) کو قطعاً کرنے، اس میں ہمارا، اس لئے کہ تہات و عبادات جب اجرت کے عوض واقع ہوں تو وہ نہ تو قرہت ہوں گی، نہ عبادت، اس لئے کہ عبادت میں تشریک (دوسری چیز کا شریک کرنا) جائز نہیں ہے، لیکن جب بیت المال یا وقف سے وظیفہ ہو تو اسے نفقہ سمجھا جائے گا، اور اسے نہیں سمجھا جائے گا۔

”الاختیارات الفقہیہ“ میں یہ بھی آیا ہے: وہ اہل مال جن کے لئے مال کو اہل قرہت میں سے ہونے کی خصوصیت حاصل ہے، یا ان اہل مال کو قرہت کے علاوہ طریقہ پر منع کرنا جائز ہے؟ تو جو کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے، وہاں پر جوارہ کی بھی اجرت نہیں دیتے، اس لئے کہ عوض لینے کی وجہ سے وہ عمل قرہت سے خارج

(۱) المدخل ۱۹۲، الہدایہ ۴۳۰، الفی ۴۳۱، ۵۵۹، ۵۵۵، ۵۵۹، الاختیارات الفقہیہ ۵۵۔

(۱) الشرح الصغیر ۲۳، طبع مجلس، نہایت المحتاج ۵۵، ۴۸۷، ۶۳۹۸، ۹۔

## تطوع ۲۹-۳۱

ہو جائے گا۔ اور نفل کا وہ رزق نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اٹھال میں سے صرف کسی کو قبول کرتا ہے جس کے وہ رزق اس کی خوشنودی چاہی جائے۔ اور جو جادو جارت دیتے ہیں وہ اس کے قربت کے طرہ و طریقہ پر کرنے کی بھی جارت دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس پر جادو کرنا جائز ہے۔ اس سے کہ اس میں مستانہ کا نام نہ ہے اور جو کچھ بیت المال سے لیا جاتا ہے وہ عوض اور جنت نہیں ہے بلکہ حاجت پر عانت کرنے کے لیے طریقہ ہے لہذا اس میں سے جو اللہ کے لیے عمل کرے گا اسے ثواب ہوگا۔ دینی کے کاموں کے لیے وقف مال اور اس کے سے ہمت کر دے مال۔ رزق مال ہو مال بھی اسی طرح نیت کی طرح نہیں ہوگا۔ قرنی کہتے ہیں: مخالف کا باب ملک کرنے کے باب سے زیادہ تعلق ہے۔ معاوضہ کے باب سے زیادہ دور ہے، اور جادو کا باب مسامت (مساوی) سے زیادہ دور ہے۔ دینی کرنے کے باب سے زیادہ تعلق ہے (۱) چہرہ تحریر کرتے ہیں: وظیفہ کے جو رپہ جہت ہے، اس لیے کہ یہ ملک بنانی اور اہل ہے، نہ کہ جارہ (۲)۔

## تطوع کا وہ جب سے بدل جاتا:

۲۹- متعدد اسباب کی بنا پر تطوع واجب میں بدل جاتا ہے۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

## نفل شروع کرنا:

۳۰- حج کا تطوع شروع کرنے سے تمام مقبلا کے نزدیک واجب

(۱) مکابہ کا معنی ہے ایک دوسرے پر طلب پانا (حاشیہ الرسول ۲۸۳) اور مسافر اس کی ضد ہے

(۲) لوفی رت المعیہ ص ۱۸۳، المعنی ۲۳۱، الفروق للقرنی ۲۵۳ اور حدیث: "لقد اعمل مالیات" کی تخریج (نمبر ۲۳) پر گزر رہی ہے۔

ب- ایسے شخص کا نفل حج کرنا جس نے حج اسلام (فرض حج) نہیں ادا کیا ہے:

۳۱- ابن قتیبہ کہتے ہیں: ان لوگوں میں سے جس نے حج اسلام (یعنی حج فرض) نہیں کیا ہے، اگر کسی نے حج تطوع کا احرام باندھا تو وہ حج اسلام کی طرف سے واقع ہو جائے گا۔ حضرت ابن عمر، حضرت انس اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں، اس لیے کہ اس نے حج کا احرام باندھا ہے اور حج فرض اس کے ذمہ ہے، لہذا مطلقاً ہی کی طرح اس کے فرض کی طرف سے واقع ہو جائے گا، اور اگر تطوع کا احرام باندھا ہے، اس کے ذمہ رہا ہے (حج) واجب تھا تو وہ ذریعہ کی طرف سے واقع ہو جائے گا، اس لیے کہ وہ جب تک وہ حج اسلام (حج فرض) کی طرح ہوگا، اور ہم نے جو مسائل بیان کئے ہیں ان میں عمرہ بھی حج کی طرح ہوگا، اس لیے کہ وہ دو مناسک میں سے ایک ہے، لہذا وہ دوسری جیسا ہوگا۔

اور حنفیہ مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ اگر نفل حج کی نیت کی اگرچہ حج اسلام کیا ہو تو جس کی نیت کی ہے اسی کے لیے واقع ہوگا، اس لیے کہ حج کا وقت مار کے وقت (طرف) اور رزق کے وقت (معیار) دونوں سے مشابہ ہے، لہذا اسے انوں کا حکم دے دیا گیا ہے، چنانچہ حج فرض مطلق نیت سے لیا ہو جائے گا، اور جب نفل کی نیت لی ہو تو نفل حج ہی ہوگا۔

(۱) البدیع ۲۲۶، ۲۲۷، ۵۲۲، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷،



## تطوع ۳۳-۳۴

۱- نذر:

۳۳- قربات اور طاعات کی نذران کو واجب کر دیتی ہے، کاسانی فرماتے ہیں: مبادات اور مقصود قربات کی نذر کرنا وجوب کے اسباب میں سے ہے، اور ”فتح اعلیٰ لہا لک“ میں ہے: نذر مطلق تربت کی نیت سے فقہ تعالیٰ کی حاجت کا التزام کرنا ہے (۱)۔

۲- حاجت کا تقاضا:

۳۴- ابن رجب اپنی ”المقصد“ میں کہتے ہیں: اعیان (سامانوں) میں سے جس سے انتفاع کی حاجت متقاضی ہو اور مہیا ہونے اور شرت سے اس کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے صرف کرنے میں کوئی ضرر نہ ہو یا ایسے نافع جن کی حاجت ہوتوں ظہر میں بھیر کسی عوض کے ان کا مفت صرف کرنا، جب ہوگا، اس کی مثالوں میں پڑوسی کی دیوار پر اس طرح لکڑی رکھنا ہے کہ اسے ضرر نہ ہو، اور بعض فقہاء نے ماعون (خانگی سامان) کے صرف کرنا، یہ کے وجوب کو مختار قرار دیا ہے، اور ماعون وہ ہے جس کی مقدار معمولی اور آسان ہو (اور اس کے صرف کرنے کا عرف ہو)، اسی میں یہ ہے کہ مصحف کو کسی ایسے مسلمان کو عاریت پر دینا واجب ہے جس کو اس میں تادیب کرنے کی حاجت ہو، اور ”الشرح الصغیر“ پر صادی کے حاشیہ میں ہے: عاریت (املا) تحب ہے، اگر کبھی کسی (عارض) کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے جیسے ایسے شخص کا جس کو کسی خاص چیز کی ضرورت نہ ہو وہ چیز ایسے شخص کو عاریت پر دینا جس کے بارے میں خوف ہو کہ اس چیز کے نہ ملنے سے مدمناک ہو جائے گا، و قرض کے بارے میں فرماتے ہیں: قرض تحب ہے، اگر کبھی اس کو واجب کرنے کی

اس کے سے اس مسکین کے مادی پر اس چیز کا صرف کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر کرتا ہے تو وہ اس مسکین کا سامان ہوگا، اور اگر اس کو، یہ کی نیت دے، اس کے سے نذول سے جدا کیا نہ نیت سے تاخیر پر اس کا صرف کرنا اس کے لئے مکروہ ہوگا، اور بطلہ (اس کے لئے جدا کرنے) کا مطلب یہ ہے کہ اسی وقت سے اس کے لئے ردیا ہو۔

۱- ”الغواک الدوائی“ میں ہے: جس نے (روٹی کا) کوئی کھرا کسی سائل کے لئے نکالا پھر پایا کہ وہ چلا گیا ہے تو اس کے لئے اس (روٹی) کا کھانا جائز نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ دوسرے سے اس کو صدقہ کر دے، امام مالک نے یہی کہا ہے، اور وہ اس کا نیتا ہے کہ اس کے لئے اس کا کھانا جائز ہے، ابن رشد کہتے ہیں: امام مالک کے مذہب و حضرات کے کلام کو اس صورت پر محمول یا حائے گاہب اس نکرے کو کسی معین مسکین کے لئے نکالا ہو تو اس کے مہ جو نہ ہوے یہ قبول نہ کرنے پر اس کے لئے اس کھرے کا کھانا حار ہوگا، امام مالک کے کلام کو غیر معین کے لئے اس کے نکالنے پر محمول کیا جائے گا، چنانچہ اس کے لئے اس کا کھانا جائز نہیں ہوگا بلکہ دوسرے پر سے صدقہ کر دے گا، اس لئے کہ اس نے اس کے لینے والے کو متعین نہیں کیا ہے۔

۲- ابن رجب کی ”المقصد الفقہیہ“ میں ہے: مدی، و قربانی بھیر کی اختلاف کے قول سے متعین ہو جاتے ہیں، اور نیت سے ان کے متعین ہوے میں، و قول میں، تو اگر یہ ببا ہو کہ یہ صدقہ ہے تو وہ متعین ہو جائے گا، و نذر کے حکم میں ہو جائے گا۔ اور جب اپنی نیت سے اس کو صدقہ کرے کے لئے متعین کرے، ”راپ مال سے مامندو کر دے تو وہ ایسے ہی ہوگا جیسے قربانی کی نیت کرتے ہوئے کوئی بکری خریدے (۱)۔

= طحاوی ۲۳۳، ۲۳۸، الغواک الدوائی ۲/۲۰۰، المقصد الفقہیہ لابن رجب ۱/۵۳، انصاف ۳/۵۳۔  
(۱) البدائع ۲/۲۲۳، فتح اعلیٰ طحاوی ۲/۲۱۸۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۲۶۱، الاخیار ۵/۱۹، نہایۃ الحاجۃ ۲/۲۰۷، فتح اعلیٰ

## تطوع ۳۵-۳۸

صورت پیش جاتی ہے، جیسے کسی عداک ہو رہے شخص کو نجات دلانے کے لئے قرض دینا (۱)۔

و- طبیعت:

۳۵- حق میں صل یہ ہے کہ وہ مندوب اور مرغب فیہ (جس کی رغبت دلائی گئی ہو) ہے، لیکن جو شخص اپنی اصل یا فرع کا مالک ہو جائے اس پر اس اعتبار سے حق واجب ہو جاتا ہے کہ اس کے مالک ہوتے ہی وہ اصل یا فرع آزاد ہو جاتی ہے (۲)۔

تطوع کی ممانعت کے اسباب:

۳۶- متعدد اسباب کی وجہ سے تطوع ممنوع ہو جاتا ہے، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

سب- اس کا ممنوعہ اوقات میں واقع ہونا:

۳۷- ان اوقات میں علی مبادت ممنوع ہے جن میں عبادت کرے سے شریعت سے روکا ہے جیسے سورج نکلنے، سورج ڈوبنے اور سورج کے چمکانے میں ہوئے کے وقت نماز پڑھنا، اس لئے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: "وہ زمانے تین: ثلاث ساعات کان رسول اللہ ﷺ پہانا ان یصلی فیہن، أو ان یقبر فیہن مواتا، حین تطلع الشمس بارعة حتی ترتفع، وحين یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس، وحين یتصیف الشمس للغروب حتی تغرب" (۳) (تین اوقات

(۱) القواعد الفاسیہ، ج ۲ ص ۲۲۷، شرح المیزان، ص ۲۱۲/۲ ص ۲۰۵، طبع تونس۔

(۲) شرح المیزان، ج ۲ ص ۲۲۷، المیزان، ص ۲۰۵۔

(۳) حدیث "ثلاث ساعات" کی روایت مسلم (۵۶۸، ۵۶۹، طبع تونس) نے کی ہے۔

ایسے تین جن میں نماز پڑھنے یا مردہ دفن کرنے سے رسول اللہ ﷺ ہم کو منع فرماتے تھے: سورج طلوع ہوتے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے، اور ٹھیک دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج جھک جائے، اور سورج کے غروب کے لئے مال ہو تے وقت یہاں تک کہ غروب ہو)۔ اور ان طرح عید و ترغیث کے دنوں میں نفی روزہ رکھنا ہے (۱)، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: "ان رسول اللہ ﷺ بھی عن صیام یومین: یوم الفطر، و یوم المحرم" (۲) (رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے: یوم الفطر اور یوم النحر)۔

اس کی تحت درتفصیل کے سلسلہ میں "اوقات المصلوات"، "ساعات النفل"، "ر" صوم" کی اصطلاحات سمجھی جاسکتی ہیں۔

ب- فرض نماز کی اقامت:

۳۸- نفل نماز پڑھنا اس وقت ممنوع ہو جاتا ہے جب مومن نماز کی اقامت شروع کرے یا وقت اس طرح تک ہو جائے کہ کسی بھی نفل کی "انگلی کی منجاش" ہو (۳)۔ نبی کریم ﷺ سے فرمایا: "إذا قیمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة" (۴) (جب نماز کی اقامت ہو جائے تو سوائے فرض کے کوئی نماز نہیں ہوگی)۔

نکلیئے: "اوقات المصلوات" اور "نفل"۔

(۱) الاختیار، ج ۱ ص ۱۸۶، مسکن الطالب، ج ۱ ص ۱۲۳، ص ۱۷۲۔

(۲) حدیث صحیح عن صیام یومین، یوم الفطر و یوم المحرم کی روایت احمد (۵۱۱۲، طبع المکتب الاسلامی) و ترمذی (۲۹۷۷، طبع دار المعرفہ) نے

کی ہے و اس کی اصل شعبین کے یہاں ہے (یہی بخاری اور مسلم میں)۔

(۳) جوہر الاکلیل، ج ۱ ص ۷۷، تحف الاوقات، ج ۲ ص ۳۳، الفلاح، ج ۲ ص ۱۰۲۔

(۴) حدیث "إذا قیمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة" کی روایت مسلم (۲۹۳، طبع تونس) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے۔

## تطوع ۳۹-۴۰

حج - جو چارزت دینے کے مختار ہیں ان کا اجازت نہ دینا:  
۳۹- جس کا تطوع دوسرے کی اجازت پر موقوف ہو اس کے لئے تطوع کرنا صرف اس کی اجازت کے بعد ہی جائز ہوگا۔ اسی بنیاد پر بیوی کے لئے بطور تطوع روزہ، عتکاف یا حج سنا شوہر کی اجازت ہی سے جائز ہوگا۔ اور اس صورت میں اگر مستانہ کی اجازت ہی سے بطور تطوع روزہ رکھے گا جب روزہ سے مستانہ کو ضرر ہوتا ہو۔ اور مانع ہونے کے لئے نفل حج یا عمرہ کا احرام باندھنا یا نفل جہاد سنا۔ لہذا ین کی اجازت ہی سے جائز ہوگا (۱)۔

یہ جمالی حکم ہے اور اس کی تفصیل ”نفل“، ”صلاۃ“، ”صوم“، ”حج“، ”جہاد“ اور ”انبی“ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

د- مالی تبرعات کے لحاظ سے حجر میں دیوایہ قرار دینا:  
۴۰- ین جس کے مال پر عید ہو، سے شرعی طور پر کسی قسم کا تصرف کرنے سے روک دیا جائے گا ۱۰ صدقہ کرنا، سہرا، حج (پابندی عائد کرنے) کے بعد یہ ممانعت بالاتفاق ہوگی، اور ہاجر سے پہلے تو اس میں فقہ کا اختلاف ہے (دیکھئے: ”حجر“، ”تصرف“، ”مال“، ”اناس“۔)

اور فوری تبرعات جیسے آزار کرنا، قبضہ، لاکر بیہ، صدقہ وغیرہ اگر تہائی سے بڑھ جائیں اور یہ تبرعات مرض الموت میں ہوں تو ممنوع ہوں گے، اس لئے کہ بنا کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”ان الله تصدق علیکم بوفاتکم بثلث اموالکم“ (۲) (اللہ نے

(۱) البدیع ۲/ ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵

## تطوع ۴۱-۴۳

سوم تطوع کے وہ احکام جو غیر عبادت کے ساتھ مخصوص ہیں:  
ایجاب، قبول، رقبضہ:

۴۲۔ بعض تطوعات دو میں دن میں ایجاب و رقبوں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ عمارتی عقود میں ہوتا ہے، جیسے عاریت، بیہ اور کی زمین شخص کے لئے وصیت کرنا، اور فقہاء کے اختلاف کے ساتھ زمین پر وقف کرنا، اور قبضہ کی شرط قرار دینے میں بھی فقہاء کے اختلاف کے ساتھ، اور اس کی تفصیل ذیل میں آ رہی ہے:

### الف۔ عاریت:

۴۳۔ باتفاق فقہاء، ایجاب و قبول عقد عاریت کے ارکان ہیں اور کبھی آپس کا ایما دینا ایجاب و قبول کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔  
ہر قبضہ منقب، مثاقیہ اور حبابہ کے نزدیک عاریت میں رجوع کرنے سے مانع نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ ان حضرات کے یہاں یہ ایک غیر لازم عقد ہے اور عاریت دینے والا جب چاہے عاریت کا مال پس لے لے، خواہ عاریت لینے والے نے اس پر قبضہ کیا ہو یا نہیں، فرماتے ہیں: آئندہ کے منافع مسخیر کے ہاتھ میں حاصل نہیں ہوتے۔  
مذہب تہذیب و آراء کے حاصل کئے جاتے ہیں، تو جب بھی چھو حاصل کرنا ہے تو اس پر قبضہ پایا جاتا ہے اور جس کو حاصل نہیں یا اس پر قبضہ نہیں پایا، لہذا اس میں رجوع جائز ہے مگر یہ کہ رجوع سے حال میں جو جس سے مسخیر کو ضرر پہنچے، جیسے رحمت یا میت کو ان رتنے کے سے زمین عاریت پر دینا، اور یہ ان فقہاء کے نزدیک جہالی حکم ہے، اور اس کی تفصیل "عاریت" میں دیکھی جائے۔

مالکیہ کے نزدیک عاریت ایک لازم عقد ہے، چنانچہ (عاریت کا) ایجاب قبول منفعت کی تمسک کا فائدہ دیتا ہے، و متعین مدت سے پہلے، اور اگر مطلق ہو تو مستعار کی جی سے نفع

کے رد کرنے کا اختیار ہوگا (۱) یہ سب اجمالی احکام ہیں، تفصیل "حجر"، "تہر"، "بیہ"، "وقف"، "ہبت"، "ہبت" میں دیکھی جائے۔

۴۴۔ کوئی ایسی قربت بہ طور تطوع کرنا جس میں معصیت ہو:  
۴۱۔ کسی ایسی چیز کا تہر کرنا جائز نہیں ہے جس میں اللہ کی معصیت ہو اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

☆ کسی حج کے حرام ہونے والے کو صید (خاکریا ہوا حاد) عاریت پر دینا جائز نہیں ہے (۲)۔

☆ کسی ایسی چیز کے لئے وصیت کرنا صحیح نہیں ہے جو حرام ہو، جیسے گرجا گھر کے لئے وصیت کرنا یا حریوں کے لئے ہتھیار کی وصیت کرنا، نہ ہی گرجا گھر، بیت تار (آتش کدہ) ٹائے، اس کو آبا کرنے یا ن پر خرچ کرنے کی وصیت کرنا (۳)۔

نہ معصیت پر وقف کرنا صحیح ہے اور نہ اس چیز پر جو حرام ہو جیسے کلیسا، گرجا گھر، تورات اور انجیل، اور جو زمین پر وقف کرے وقف صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ وقف کا مقصد قربت ہے اور ان چیزوں پر وقف کرنے میں معصیت پر اعانت ہے (۴) یہ سب اجمالی حکم ہے۔  
اور اس میں اختلاف اور تفصیل ہے جس کے لئے "وقف"، "ہبت"، "بیہ" اور "تہر" کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۱) البدیع ۱/۵۳، المشرع ص ۳۱۳/۲ طبع مجلس، المطاب ۵/۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱



## تطوع ۴۴

ٹھانے کے امکان سے پہلے اس میں رجوع جائز نہ ہوگا (۱)۔ اور یہ بھی جہلی ہے۔

ب۔ ہیبت:

۴۴۔ بواقی مقبہ، یجاب وقبول مہ کے ارکان ہیں، رہا قبضہ و طہیت کے ثبوت کے سے وضہ وری ہے، یہ خفیہ و ثانیہ کا مسلک ہے اس سے کہ اس کے بغیر طہیت ثابت ہوتی تو تہرہ کرنے والے پر کسی چیز لازم ہو جاتی جس کا اس نے التزام نہیں یا قہار و حوکی ہے لہذا مقبہ سے نہیں بلکہ قبضہ سے طہیت ہوگی، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ بنتہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اسوں نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے غابہ کے اپنے مال میں سے بیس دینار توڑی ہوئی بھجور مجھے مہ کی تھی، پھر جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو فرمایا: بیٹی! خدا کی قسم اپنے بعد لوگوں میں کوئی بھی تمہارے مقابلہ میں مالہ ری کے سے ریہ و پسندیدہ اور اپنے بعد فقر میں کوئی بھی تمہارے مقابلہ میں ریہ و تکلیف و غم نہیں ہے، اور میں نے تم کو بیس دینار توڑی بھجور دینے کی تھی، تو اگر تم نے اس کو توڑ لیا ہوتا اور جدا کر دیا ہوتا تو وہ تمہاری ہوتی، مرنے تو وہ وارث کا مال ہے (۲)۔

مرجہ و حسیہ و ثانیہ کے میں بعض حنا بلہ کی رائے بھی ملتی ہے، مجتہدین میں ہیبت "المہ" کی شرح میں لکھتے ہیں: قبضہ کے بغیر مہ نہ مال میں طہیت ثابت نہیں ہوتی، اسی طرح دن عقیل حنبلی نے صرحیت کی ہے کہ قبضہ و ہرے عقوق میں ایجاب کے مانند مہ کے

(۱) الہدایہ ۳۴۰، المہذب ۷۰۸، شرح مختصری لإدوات ۳۴۳، ج ۱، لکھنؤ ۱۳۶۴ھ۔

(۲) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنی کتب سوا (۷۵۲) طبع الجمل میں کی ہے۔

ارکان میں سے ایک رکن ہے، اور خرقی کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے۔ اور حنا بلہ کی روایت یہ ہے کہ مقبہ سے مہ کی طہیت حاصل ہو جاتی ہے۔ لہذا وہ ہوب (جس کو مہ یا یا ہو) کے سے قبضہ سے پہلے اس میں تصرف کرنا صحیح ہوگا، "استی" اور اس کی شرح میں اسی طرح ہے اور "الانساف" میں اسی کو مقدم کیا ہے۔

اور حنفیہ و ثانیہ (نیز حنا بلہ میں سے جن کی رائے انہیں کی طرح ہے) کی رائے کے مطابق قبضہ سے پہلے اس میں رجوع جائز ہے۔ اس لئے کہ مقبہ مکمل نہیں ہوا ہے، لیکن حنا بلہ میں سے جن کی یہ رائے ہے ان کے نزدیک ان لوگوں کے اختلاف سے نکلنے کے لئے جو کہتے ہیں کہ مہ مقبہ سے لازم ہو جاتا ہے، رجوع کا جواز کراہت کے ساتھ ہے۔

اور مائلیہ کے ایک مشہور قول کے مطابق قبول کرنے سے مہ نہ طہیت ثابت ہو جاتی ہے، اور جس کے سے مہ یا یا ہے سے مہ نہ کرنے والے کی طرف سے (حوکی سے) انکار کی صورت میں مہ کی ہوتی چیز کے مطالب کا اختیار ہے، خود قاضی ہی کے یہاں مطالبہ کرنا پڑے، تاکہ قاضی مہ نہ کرنے والے کو مہ نہ رو پیہ سے حوالہ کرنے پر مجبور کرے، لیکن اس مہ نہ اسم کہتے ہیں: مہ میں قبول و قبضہ، دنوں کا اعتبار ہے، بلکہ قبول رکن ہے، مہ قبضہ شرط ہے، یعنی اس کی تکمیل کے لئے، چنانچہ اگر قبضہ نہ پایا جائے تو مہ نہ لازم نہ ہوگا اگر چہ صحیح ہوگا۔

حادیث میں مہ نہ قبضہ کی وجہ سے مہ نہ ہو جانے تو مروسی حنفی یعنی غیر کی رحم حرم کو یا یا ہو تو حنفیہ کے نزدیک اس سے رجوع جائز ہوگا، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "الرجل أحق بهنه مالم يشب منها" (۱) (جب تک بدلہ نہ دے دیا جائے تو وہی

(۱) حدیث: الرجل أحق بهنه مالم يشب منها، کی روایت ابن ماجہ





## تطیب ۶-۷

خوشبو مسنون ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک مخفی ہو، اس حدیث کی وجہ سے جس کی روایت ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو یزید سے کی ہے: "طیب الرجال ما طهر ريحه وحفي لونه، وطيب النساء ما حفي ريحه و طهر لونه" (۱) (مروءوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک مخفی ہو اور رنگ مخفی ہو، عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک مخفی ہو اور رنگت ظاہر ہو) اور اس لئے بھی کہ اس پر پابندی یہ کہ گھر کے باہر یہی خوشبو نہ گئے جس کی مہک پھیلے، رسول اکرم ﷺ کا رٹا ہے: "ایما امرأة استعطرت - فمروت بقوم لیجملوا ریحها لہی زانیۃ" (۲) (جو بھی عورت عطر لگائے اور کسی قوم کے پاس سے گزرے تاکہ وہ لوگ اس کی خوشبو پا میں تو وہ زانیہ ہے) اور اپنے گھر میں مخفی و رطاب ہوئے، لے ط میں سے مانع نہ ہوئے کے سبب جو طر چاہئے گا۔

نماز جمعہ کے لئے خوشبو لگانا:

۶- نماز جمعہ کے لئے خوشبو لگانا بغیر کسی اختلاف کے مستحب ہے (۳)، اس لئے کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہی ہذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین، فمن جاء منکم الی الجمعة، فلیغتسل، ویب" (۱) حدیث: "طیب الرجال ما طهر ريحه وحفي لونه" کی روایت احمد (۵۳۱/۴ طبع المکتب الاسلامی) اور ابوداؤد (۶۲۵/۲ طبع عید الدعاس) اور ترمذی (۱۰۷۷/۳ طبع مصنفی النجاشی) نے کی ہے الفاظ ترمذی کے ہیں انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) حدیث: "ایما امرأة استعطرت -" کی روایت احمد (۳۱۸/۳ طبع المکتب الاسلامی) نے اور ای کے شل ترمذی (۱۰۶/۵ طبع مصنفی النجاشی) نے کی ہے اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۳) رد المحتار علی الدر المختار ۵۲۷/۲ طبع در احوال التراث العربی بیروت، جوہر لوکیل ۱/۳، ۹۱، نہایت المحتاج ۲۶۲/۲ طبع مصنفی النجاشی، معمر، انشی لابن قدامہ ۲/۳۹۲ کتاب التہنات ۲۲/۲ طبع بیاض۔

کان طیب فلیمس مہ، وعلیکم بالسواک" (۱) (بدشہ یہ عید کا دن ہے جس کو فقہ نے مسلمانوں کے سے مقرر فرمایا کہہ تم میں سے جو جمعہ کے لئے آئے غسل کرے اور خوشبو ہو تو کچھ خوشبو لگا لے اور تم پر سواک ضروری ہے) اور حضرت سہیل قاریؒ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا یغتسل رجل یوم الجمعة، ویطهر ما استطاع من طهر، ویبھن من دھنہ فو یمس من طیب بینہ، ثم یخرج لا یصرف بین الثمن، ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت إذا تکلم الإمام بلا عہد لہ ما بینہ و بین الجمعة الاخری" (۲) (آؤں جب جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنا ہو سکے طہارت حاصل کرے اور پانی تیل یا اپنے گھر کی خوشبو لگائے، پھر ۱۰۰ میوں کے درمیان حد حد کی کے حیر طے، پھر جو مار اس پر فرض ہے پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے تو فقہ اس کے اور ۱۰۰ مرے جمعہ کے درمیان لے لے ناہ محاف کرے گا)۔

نماز عید کے لئے خوشبو لگانا:

۷- نماز عید کے لئے نیکے سے پہلے مرد کے سے یہی خوشبو لگانا مستحب ہے جس میں مہک ہو، رنگ نہ ہو، جمود ای کے قابل ہیں (۳)۔

(۱) حدیث: "ہی ہذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین فیس جاء الی الجمعة..." کی روایت ابن ماجہ (۳۳۹/۱ طبع عین النجاشی) اور شافعی (درائج النشی للامانی ۱/۵۳ طبع دار الفکر) نے کی ہے مذکور کی کہتے ہیں اس کی سند حسن درجہ کی ہے الخریب والخریب (۸۳/۲ طبع ہجاریہ)۔ (۲) حدیث: "لا یغسل رجل یوم الجمعة و یطهر بما استطاع من طهر..." کی روایت بخاری (۳۷۰/۲ طبع المکتب الاسلامی) نے کی ہے۔ (۳) رد المحتار علی الدر المختار ۱۶۸/۲ طبع مصنفی النجاشی، و حاشیہ ۲۰۷ علی اشرار الکبیر ۱/۳۹۸ نہایت المحتاج ۲۶۲/۲ طبع بیاض، معمر، انشی لابن قدامہ ۲/۳۹۲ کتاب التہنات ۲۲/۲ طبع بیاض۔

غیر خوشبو لگائے اور بغیر ریخت "رثبت کے کپڑے پہنے عورتوں کے لئے نماز عید کے واسطے نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "لا تسمعوا إماء الله مساجد الله، وليخرجن ثيابهن" (۱) (اللہ کی بدیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ رہ کو، اور عورتوں کو چاہئے کہ کھال کی حالت میں نہیں)۔ یہ تھل سے مراد یہ ہے کہ خوشبو نہ لگائے ہوئی ہوں۔

### روزہ دار کا خوشبو لگانا:

۸- حنفیہ کے نزدیک روزہ دار کے لئے خوشبو لگانا مباح ہے (۲) اور مالکیہ کہتے ہیں: اعتکاف کرنے والے روزہ دار کے لئے خوشبو لگانا جائز ہے اور غیر مختلف روزہ دار کے لئے مکروہ ہے، درود کہتے ہیں: اس لئے کہ مختلف کے ساتھ ایک مانع ہے جو اس کو اعتکاف نامہ کرنے والی چیزوں سے روکتا ہے یعنی اس کا مسجد کو لازم پکڑنا اور عورتوں سے دور ہونا (۳)۔

در شافعیہ کہتے ہیں: خوشبو، درودوں کو سونگھنے، چھوئے کو ترک کر دینا، مردہ، رکے سے مسون ہے، ہر مختلف قسم کی خوشبویں میں جیسے مشک، گلاب، دریں جبہ نہیں، ان میں استعمال کرے، اس سے کہ ان میں ترنہ (رحمت عینا ہے)۔ یہ رات میں اس کے لئے جائز ہوگا اگرچہ اس کی خوشبو دن تک باقی رہے جیسے نحر (احرام، ملا شخص) کے ساتھ میں ہے (۴)۔

(۱) حدیث: "لا تسمعوا إماء الله مساجد الله" کی روایت ابو داؤد (۳۸/۳ طبع عبیدرہاس) اور احمد (۲۳۸/۲ طبع الکتاب والسلا) نے کی ہے اور لفظ احمد کے پہلے قسمی کہتے ہیں اس کی سند حسن ہے (صحیح ابرواک) ۳۳/۲ طبع دارالکتب المصری)۔

(۲) حاشیہ من عابدین ۳۱۷/۳۔

(۳) جامعہ المدسول ۵۳۹/۱۔

(۴) شرح صحیح و حاشیہ ۲۹/۲ نسخۃ المحتاج شرح المحتاج ۵۸/۳۔

دبا بل کا کہنا ہے کہ ایسی چیز کا سونگھنا مکروہ ہے جس کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو کہ سانس اس کو خلق کی طرف پہنچنے لے گی جیسے گھسا ہوا مشک اور کانڈر تیل، ان طرح مسندل، ریشہ کی ہوائی رک۔

### مختلف کا خوشبو لگانا:

۹- جمہور فقہاء کے ہر ایک مختلف کے لئے اس یا رات میں خوشبو کی مختلف قسم کا استعمال کرنا جائز ہے، یہ کہ امام احمد سے یک روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے پسند نہیں ہے کہ وہ عطر لگائے، اس نے کہ اعتکاف ایک جگہ کے ساتھ خاص عبادت ہے، لہذا حج کی طرح عطر ترک کر دینا اس میں شروع ہوگا (۲)۔

جو لوگ مختلف کے لئے خوشبو لگانے کو جائز قرار دیتے ہیں ان کا استدلال اس ارشادِ ربانی سے ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا رِطَبَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" (۳) (اے مومن! ہر نماز کے وقت اپنے لباس میں یا تر رکھو)۔

### حج میں خوشبو لگانا:

۱۰- اس بات پر فقہاء متفق ہیں کہ احرام کے دوران بدن یا کپڑے پر خوشبو لگانا ممنوع ہے، رہا احرام کے لئے اس میں داخل ہونے سے پہلے احرام کی تیاری کے دوران خوشبو لگانا تو جمہور فقہاء کے نزدیک مسنون ہے اور امام مالک نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے (۴)، اس سے کہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابن عمرؓ مرناجین کی ایک

(۱) کتاب المحتاج ۳۳۰/۲ طبع العصر المجدد۔

(۲) بدائع الصنائع ۱۱۶/۳، ۱۱۷، جامعہ المدسول ۵۳۹/۱، مواہب ۱۱۱/۱، اللطاب ۲۶۲/۲ طبع بیروت، نہایہ المحتاج ۳۳۳/۳، المنی لاسن قدس ۲۰۵/۳ طبع ریاض۔

(۳) سورۃ احزاب ۱۳۔

(۴) بدایہ المحتاج ۳۳۱/۱ طبع الاملیات الامریہ مصر۔

## تطیب ۱۱

جماعت سے اس کی رسمت منقول ہے۔

وہ احرام کے سے جس میں خوشبو لگانے کی سیرت کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے، وہ فرماتی ہیں: ”كنت اطيب رسول الله ﷺ لإحرامه قبل أن يحرم، ولحله قبل أن يطوف بالبيت“ (۱) (میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے حرام کے لئے اور آپ کے بیت اللہ کے طواف کرنے سے پہلے حاکم ہونے کے سے طہر کیا تھی) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: ”كانني انظر إلى وبيص (۲) الطيب في مفارق رسول الله وهو محرم“ (۳) (گويا احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی مانگوں میں خوشبو کی چمک میں دیکھ رہی ہوں) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری صریح حدیث کی وجہ سے ان حضرات کے نزدیک صحیح قول ایسی خوشبو لگانے کے جواز کا ہے جس کا جسم احرام کے بعد باقی رہے۔

مالکیہ نے احرام کے بعد خوشبو کے جسم کی بقا کو ممنوع قرار دیا ہے مگر چاہے اس کی خوشبو چلی جائے۔

۱۱۔ احرام کے لئے کپڑے میں خوشبو لگانا جہور کے نزدیک ممنوع ہے ورنہ قول معتد میں شافعیہ نے اس کی اجازت دی ہے، لہذا کپڑے کو بدن پر قیوس کرتے ہوئے بالاتفاق کپڑے پر عمدہ خوشبو کا باقی رہنا مضر نہیں ہوگا، میں مقبلاً سے صراحت لی ہے کہ اگر احرام کا کپڑا اتار دالے یا اس (کے جسم) سے گر جائے تو جب تک اس میں

(۱) حدیث: ”كنت اطيب رسول الله ﷺ لإحرامه۔“ کی روایت بخاری (۳۹۱/۳ طبع انتقیر) اور مسلم (۸۴۶/۴ طبع عیسیٰ الخلیلی) کے ہے اور لفاظ مسلم کے ہیں۔

(۲) وبيص: چمک دک۔

(۳) حدیث: ”كانني انظر إلى وبيص الطيب۔“ کی روایت بخاری (۳۹۱/۳ طبع انتقیر) اور مسلم (۸۴۶/۴ طبع عیسیٰ الخلیلی) کے ہے۔

خوشبو ہو، ہے اس کو دوبارہ پہنانا جائز نہیں ہوگا بلکہ اس سے خوشبو زائل کر کے پھر پہنے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت ابن الزبیر، حضرت عائشہ، حضرت ام حبیبہ اور ثریہ وغیرہ کا قول ہے۔

اور شافعیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ دونوں حدیثوں سے استدلال کیا ہے، یہ دونوں صحیح حدیثیں ہیں جن کی روایت بخاری و مسلم نے کی ہے، یہ حضرات فرماتے ہیں: معنوی طور سے خوشبو سے احرام منقضی ہوتا ہے لہذا نکاح کی طرح اس کا دوام احرام سے مانع نہیں ہوگا (۱)۔

اور مذکورہ بحث میں دو موط جس کا جسم احرام کے بعد باقی رہتا ہے نیز جس کا باقی نہیں رہتا ہے، دونوں برابر ہیں ورمرد، جو عورت اور بوجہ عورت برابر ہیں (۲)۔

حنفیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ احرام کے سے کپڑے میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ عطر لگا ہوا احرام کا کپڑا پہنے، اس لئے کہ اس طرح دو کپڑے کو استعمال کر کے اپنے احرام میں عطر کا استعمال کرنے والا ہو جائے گا اور یہ محرم پر ممنوع ہے، اور فرق یہ ہے کہ عطر کپڑے میں الگ ہوتا ہے، جہاں تک بدن کا تعلق ہے تو وہ اس کے مانع ہوتا ہے اور خوشبو لگانے کی مسنونیت بدن میں عطر لگانے سے حاصل ہو جاتی ہے، لہذا اس نے کپڑے میں اس کے جائز قرار دینے سے مستغنی کر دیا (۳)۔

مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ اگر احرام سے پہلے خوشبو لگایا تو احرام کے وقت اس کا ازالہ ضروری ہے، خود بدن میں لگایا ہو یا کپڑے میں، چنانچہ احرام کے بعد اس عطر کے جسم میں سے کچھ نہ بدن یا کپڑے پر باقی رہ جائے جس کو اس نے احرام سے پہلے لگایا تھا

(۱) المجموع شرح المہذب ۲/۲۲۲، ۲۲۱/۲ طبع المکتبۃ الشریعہ مدینہ منورہ۔

(۲) مسند احمد ج ۲/۲۱۸، ۲۱۹ طبع المکتبۃ الشریعہ مدینہ منورہ۔

(۳) حاشیہ رد المحتار علی الدر المختار ۲/۸۱، ۸۲۔

تو اس پرندہ یہ جب ہوگا اور رکھنے میں اس کی خوشبو ہوتی ہے،  
تارنا جب نہیں ہوگا، بین اس کا مستعمل (جسم پر) رہنا ضرور ہوگا  
• رند نہیں ہوگا۔

خوشبو کے رنگ کے بارے میں مالک کی یہاں باتیں  
اور یہ سب تفصیل معمولی اثر میں ہے، رمازیہ و اثبات اس میں مذہب  
ہوگا اور مالک نے حضرت یحییٰ بن اسماعیل کی حدیث سے استدلال کیا  
ہے، وہ فرماتے ہیں: "انی النبی ﷺ وجل متصمخ بطیب  
وعیہ جبة فقال: یا رسول اللہ، کیف تری فی وجل  
احرم بعمرة فی جبة، بعدما تصمخ بطیب؟ فقال النبی  
ﷺ: اما الطیب الذی یک لا غسلہ ثلاث مرات، واما  
الجبة فارعھا، ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی  
حجک" (۱) (نبی کریم ﷺ کے پاس ایک صاحب خوشبو سے  
لت پت ہو کر اس حال میں آئے کہ ان پر ایک جبہ تھا اور عرض کیا:  
اے اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ کا خیال ہے  
جس نے خوشبو سے لت پت ہونے کے بعد ایک جبہ میں عمرہ کا احرام  
بندھا ہو؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اس عط کا تعلق ہے  
جو تمہارے اوپر ہے تو اس کو تین مرتبہ دھو، رمازیہ تو اس کو تارنا،  
پھر اپنے عمرہ میں وہی سر جو اپنے حج میں کرتے ہو (پناہ ان  
حضرات نے اس حدیث سے بدن اور کپڑے میں محرم کے لئے عط  
کی ممانعت پر استدلال کیا ہے (۲)۔

ماخذ اس کہتے ہیں: اگر اپنے کپڑے پر خوشبو لگانی تو جب تک  
سے تارنا لے اس کو برہہ پنہا رہنے کا اس کو اختیار ہوگا، پھر جب  
(۱) حدیث: "اما الطیب الذی یک لا غسلہ ثلاث مرات . " کی  
روایت بخاری (۳۹۳ طبع انتقیر) ورملم (۸۳۷ طبع عینی الخلیف)  
سے کی ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔  
(۲) حدیث: محمد ۳۱۳

تارنا لے تو اس کو بارہ پنہا رہنے کا اختیار نہیں ہوگا اور یہیں لیا تو مذہب  
• لگا۔ اس لئے کہ احرام ابتداء خوشبو لگانے سے مانع ہوتا ہے اور  
معا کپڑے کا پناہ اس کو مستعمل پنہا رہنے کے مانع ہے، کی طرح  
اگر خوشبو کو اپنے بدن کے ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل  
کیا تو مذہب • لگا، اس لئے کہ اس نے اپنے احرام میں خوشبو لگانی  
ہے، ان طرح اگر عدا خوشبو کائے یا خوشبو کو اس کی جگہ سے جد  
• کے پھر • میں لگائے (تب بھی نہیں ہوگا) اور اگر خوشبو پیسہ • اور  
ہوں یا جوپ سے تھل گئی، اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچی تو اس  
پر کچھ نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہاں کا فعل نہیں ہے (۱)۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کنا مع النبی ﷺ إلى  
مكة فنصعد جباها بالمسک المطيب عند الاحرام،  
ودا عرفت احدانا سال عني وحبيها، ليراهما النبی ﷺ  
فلا يههما" (۲) (ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلتے تھے  
اور احرام کے وقت اپنی چھٹانوں پر معطر مسک لگا لیتے تھے، پھر جب  
ہم میں سے کسی کو پسینہ آتا تھا تو وہ اس کے چہرہ پر بہتا تھا، نبی کریم  
ﷺ اس کو دیکھتے تھے اور ہم کو منع میں کرتے تھے) (۳)۔

۱۲ - احرام کے بعد محرم کے لئے اپنے کپڑے یا بدن پر خوشبو لگانا  
منوٹ ہے، اس لئے کہ حضرت ابن عمر کی حدیث ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا: "ولا تلبسوا من الثياب ما مسح ورس او

(۱) ابھی ابن قتیرہ ۳/۴۵۲، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱

دعصران“ (۱) (کپڑوں میں سے جس میں دس یا چھ ان کا ہو اس کو نہ پہنو) اور اس لئے کہ وارد ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس محرم کے بارے میں جس کی ہونٹی نے اس کی گردن توڑ دی تھی فرمایا: ”لا تمسوه بصب“ (اس کو خوشبو نہ لگاؤ) اور بعض روایات میں ہے: ”لا تحضوه“ (۲) (اس کو حوط نہ لگاؤ) اور اس حدیث سے استدلال کی نوعیت یہ ہے کہ احرام کی وجہ سے سب میت کو حوط سے ممانعت ہے تو زندہ کو بدرجہ اولیٰ ہوں۔ اور سب طہر لگاے گا وہ اس پر نذ یہ جب ہو جائے گا اس لئے کہ اس نے ایسی چیز استعمال کی جس کو حرام نے حرام قرار دیا ہے، اگرچہ یہ تہ اوی (معالجہ) کے لئے کیا ہو، اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”المحرم الأشعث الأغبور“ (۳) (محرم پر اگر وہ حال گرد آلود ہوتا ہے) اور خوشبو پر گندہ حالی کے منافی ہے۔

(۱) حدیث: ”ولا تلبسوا من الثياب مامسه ورس۔۔۔“ کی روایت بخاری (۳۰۱) طبع انتقہ، مسلم (۸۳۲) طبع عیسیٰ الخلیلی، اور احمد (۳۳) طبع المکتب الاسلامی نے کی ہے اور الفاظ مستحضرہ علی کے ہیں۔

(۲) اس شخص کے بارے میں جس کی ہونٹی نے اس کی گردن توڑ دی تھی آپ ﷺ کے ارشاد ”لا تمسوه بصب“ اور ایک روایت کے مطابق ”لا تحضوه“ کی روایت بخاری (۳۳، ۳۴) طبع انتقہ، ورمسلم (۸۱۶) طبع عیسیٰ الخلیلی نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”المحرم الأشعث الأغبور۔۔۔“ کا ذکر ابن قتیبہ نے بغنی (۳۴۰) طبع ریاض میں ”من المحرم الأشعث الأغبور“ کے الفاظ کے ساتھ کیا ہے اور مجھے ابن القلاء میں یہ روایت کسی کے یہاں نہیں ملی، لیکن ترمذی (۲۲۵/۵) طبع مصنفی الخلیلی نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی کی ہم معنی حدیث روایت کی ہے فرماتے ہیں: ”قام رجل إلى النبي ﷺ فقال من الحاج يا رسول الله؟ الشعث العلق“ (ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑا ہوا اور پوچھنے لگا حاجی کون ہے؟ (فرمایا) پرانندہ حال بدبو والا) یعنی کہتے ہیں اس کی روایت احمد ورمسلم نے کی ہے پھر فرمایا: احمد کے روایت صحیح کے روایت ہیں (مجمع الزوائد ۲۱۸/۳ طبع دارالکتب العربیہ)۔

اور مالک (۱)، ثنائیہ (۲)، در کتابہ (۳) کے نزدیک یہ قید لگاے بغیر کہ کسی پر۔۔۔ عضو یا پڑے کی کی متعلیٰ مقدم پر خوشبو لگانی ہوں کی بھی ایسی خوشبو کے لگانے سے جو مسوت ہونڈ یہ جب ہوگا۔ اور نذ یہ طلق (مرمڈانے) پر قیاس نہ کر کے، سب ہے اس کے کثر۔۔۔ مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں اس کی سرحت کی گئی ہے: ”ولا تحضوه“ رزؤ وفسکم حتی یبلغ الہادی محلہ، فمن کان منکم مریضاً أو به أذى من رأسه فلهینة من صیام أو صلیۃ أو نسک“ (۴) اور جب تک تروائی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے اپنے سر نہ مند،۔۔۔ بین اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو وہ روزوں سے یا خیرات سے یا ذبح سے نذ یہ ہے۔۔۔

اور اس لئے کہ حضرت کعب بن عجرہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کے سر کی جو میں دیکھیں تو ان سے فرمایا: ”أیؤذیک ہوام رأسک؟“ (کیا سر کی جو میں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟) فرماتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں؟ فرمایا: ”فاحلق، وصم ثلاثة أيام، أو اطعم ستة مساکین، أو انسک نسکة“ (۵) (تم سر مٹاؤ اور تین دن روزہ رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھاؤ یا جانور قربان کر)۔

اور حنفیہ نے اس خوشبو لگانے میں دس خوشبو لگانے میں تعریق کی ہے، فرماتے ہیں: اگر محرم ایک کامل عضو پر خوشبو لگانے تو ایک

(۱) جامعہ الدیوبی وشرح الکبیر ۳/۶۱۲، ۳/۶۱۳، شرح الطحاوی ۲/۲۹۹، ۲/۳۰۰

(۲) المجموع ۵/۲۶۹، ۲/۲۷۳ طبع المکتبہ الشریعۃ المدینۃ المنورہ، نہدیہ الکتاب ۳/۲۵۳، ۳/۲۳۳ طبع مصنفی الخلیلی، مصر۔

(۳) مطالب ولی امی ۳۳۱/۲

(۴) سورۃ بقرہ ۱۹۶

(۵) حدیث: ”أیؤذیک ہوام رأسک؟“ کی روایت بخاری (۷۷۵) طبع انتقہ نے کی ہے



بکری و جب ہوں جیسے سر، ہاتھ، پنڈلی یا جو جمع کرنے پر ایک کامل عضو تک پہنچ جائے، ورمحسّر متحد ہو تو پورا بدن ایک عضو کی طرح ہوگا، ورمحسّر متفق ہو تو ہر خوشبو کے لئے الگ کنارہ ہوگا، بشرطیکہ ایک پورے عضو یا سے زیادہ پر خوشبو لگائی نہ ہو، خوشبو پالے کا کنارہ دیا ہو یا نہیں، یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کے نزدیک ہے، ورمحسّر متحد ہوتے ہیں، اس پر ایک کنارہ ہوگا، ورمحسّر متحد ہو تو خوشبو کا رکن نہیں رہتا تو اس پر ورمحسّر یہ لازم ہوگا، اس لئے کہ اس کی بندہ رسامنون ہے لہذا اس کی بقاء کے لئے بھی ابتدا ہی کا حکم ہوگا۔

وہ بکری واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جنابت ارتفاق (فائدہ اٹھانے) کے مکمل ہونے سے ہی مکمل ہوتی ہے اور پورے عضو پر خوشبو لگانے سے ارتفاق (فائدہ اٹھانا) مکمل ہو جاتا ہے، لہذا مکمل نہ یہ لازم ہوگا۔

اور اگر ایک عضو سے کم پر خوشبو لگائی ہو تو اس پر جنابت میں کمی کی وجہ سے نصف صاب گیسوں کا صدقہ ہوگا، الا یہ کہ خوشبو زیادہ ہو تو اس پر دم ہوگا، یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کے نزدیک ہے، ورمحسّر متحد ہوتے ہیں، جس میں دم واجب ہوتا ہے اس کی قیمت لگائی جائے گی، ورائی مقدمہ کو صدقہ کر دیا جائے گا حتیٰ کہ اگرچہ حقانی عضو میں خوشبو کافی ہو تو چوتھائی بکری کی مالیت کا صدقہ اس پر واجب ہوگا، ہی طرح (سمجھ بیٹے) اس لئے کہ ایک عضو پر خوشبو لگانا کامل ارتفاق ہے تو جنابت مکمل ہوتی، اور یہ (خوشبو لگانا) پورے کنارے کو واجب کر دے گا، ورمحسّر عضو سے کم پر خوشبو لگانا ناقص ارتفاق ہے، لہذا ناقص کنارہ لازم کرے گا، اس لئے کہ حکم سب کے قدری ثابت ہوتا ہے، الا یہ کہ خوشبو زیادہ ہو تو اس پر دم ہوگا، ورمحسّر کے وجوب کے سے صبیح کے رد ایک خوشبو کا گائے رکھنا شرط نہیں ہے، بلکہ صرف

خوشبو لگانے سے زیادہ واجب ہوتی رہے گی۔  
جہاں تک پہلے میں خوشبو لگانے کا تعلق ہے تو صبیح کے رکن ایک شرطوں سے اس میں فدیہ واجب ہوگا:  
پہلی شرط یہ ہے کہ عطریہ، ریاحون، اور ریاحون و دود ہے جو بدبلاشت، راساشت سے زیادہ کی راحت کو حاصل ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ دن یا رات بھر گائے رہے۔  
چنانچہ اگر ان دونوں شرطوں میں سے ایک کی کمی ہو جائے تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر دونوں شرطیں نہ پائی جائیں تو ایک منگی گیسوں کا صدقہ کرنا واجب ہے (۲)۔

اور احرام کے بعد کپڑے میں خوشبو لگانے اور اس کے پہننے کی ممانعت میں اصل نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "لا تبسوا شیتا من الثياب منه الزعفران ولا الورد" (۳) (ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہو)۔

اور حرم کو خولومرد ہو یا غیر مرد، پٹی لگی، چادر، تمام کپڑوں، بستر اور جوتے میں خوشبو لگانے کی ممانعت ہے، یہاں تک کہ اس کے جوتے میں اگر خوشبو لگ جائے تو اس کے اوپر اس کو جلدی سے نارینا واجب ہوگا، اور وہ اپنے اوپر کوئی ایسا کپڑا نہیں رکھے گا جس میں ورس، زعفران یا اس کی طرح کا کوئی خوشبو، رنگ لگا ہو (۴)۔

۱۔ خوشبو کا استعمال یہ ہے کہ اس کو اس خوشبو کے معتاد و معروف طریقہ کے مطابق پہنے یا کپڑے میں اس طرح لگائے جس سے

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۴/۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸،

محرم کے لئے کون سی خوشبو مباح اور کون سی غیر مباح ہے:  
۱۳ - ابن قدامہ کہتے ہیں: خوشبو وار پودے تین قسم کے ہیں:

ایک وہ جو نہ تو خوشبو کے لئے اگائے جاتے ہیں، نہ اس سے خوشبو بنائی جاتی ہے جیسے جنگلی گھاس یعنی شیخ (یک گھاس) قیسوم (ایک گھاس) ترائی (ایک گھاس) اور تمام پھل جیسے مارگی، سیب، بھی وغیرہ۔ اور جسے لوگ خوشبو کے علاوہ دوسرے مقصد کے لئے اگاتے ہیں جیسے مہدی، رسم، ان دونوں (قسم کے پودوں) کا سوگھنا مباح ہے اور بغیر کسی اختلاف کے اس میں فہم نہیں ہے، البتہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ محرم کے لئے شیخ و قیسوم (غیرہ کسی بھی زمین کے پودے کے سوگھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے، ”روی فی لزواج رسول اللہ ﷺ کی بحور من فی المعصرات“ (روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات معصر سے رنگے ہوئے کپڑوں سے احرام باندھتی تھیں)۔  
دوسرا وہ جس کو لوگ خوشبو کے لئے اگاتے ہیں اور اس سے عطر نہیں نکالتے جیسے نارسی، ریحان، برّس، مریم (۲) اور اس کے پورے میں عطر نظر میں: ایک یہ کہ وہ نہ یہ کے بغیر ہی مباح ہے، اس کے کامل حضرت عثمان بن عفان، حضرت بن عباس، حضرت حسن، مجاہد اور اسحاق ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس کا سوگھنا حرام ہے اور اگر سوگھا تو اس پر نذر یہ ہوگا۔ یہ حضرت جابر، حضرت بن عمرؓ، امام شافعی اور ابو ثور کا قول ہے، اس لئے کہ اسے خوشبو کے لئے ضیاء کیا جاتا ہے، لہذا وہ گلاب جیسا ہے (۳)۔

تیسرا وہ جو خوشبو کے لئے اگایا جاتا ہے اور اس سے خوشبو بنائی

عام طور سے اس کی خوشبو کا قصد کیا جاتا ہے چاہے دوسرے سے مل کر ہی کیوں نہ کیا جاتا ہو، جیسے مشک، صندل، کافور، برّس، زعفران، ریحان (یک خوشبو وار پودا) گلاب، جمبیلی، برّس، آس (ایک خوشبو وار پودا) سوسن (یک خوشبو وار پودا کا نام)، مشور (ایک خوشبو والا پودا)، نمرام (یک خوشبو وار پودا) اس کے علاوہ دوسری چیزیں جن سے خوشبو لی جاتی ہے، اور خوشبو بنائی جاتی ہے یا یہ مقصد اس میں غالب ہوتا ہے (۱)۔

۱۴ - محرم کے سے خوشبو سوگھنا مکروہ ہوگا، یہ حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک ہے، مالکیہ کہتے ہیں: کھائے بغیر مر یا ما، وہ خوشبو سوگھنا مکروہ ہوگا (۲)، حنابلہ کا کہنا ہے: جان بوجھ کر خوشبو جیسے مشک اور کافور وغیرہ، ایسی چیزوں کا سوگھنا حرام ہوگا جن کو گلاب اور جمبیلی کی طرح سوگھ کر خوشبو حاصل کی جاتی ہو، اور محرم اگر ایسا کرے گا تو اس پر نذر یہ واجب ہوگا، اس لئے کہ جو چیز اس سے نکالی جاتی ہے اس کے سوگھنے پر نذر یہ واجب ہوتا ہے، لہذا اس کی اصل میں بھی اسی طرح ہوگا، ورنہ امام احمد سے گلاب کے بارے میں ایک دوسری روایت بھی ہے کہ اس کے سوگھنے سے اس پر نذر یہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ ایک پھول ہے، اسی انداز پر اس کو سوگھا ہے، لہذا وہ تمام درختوں کے پھول جیسا ہے، اور اولیٰ اس کا حرام ہونا ہے، اس لئے کہ اسے خوشبو کے لئے گایا جاتا ہے اور اس سے (خوشبو) نکالی جاتی ہے، (ابن ابی شیبہ) زعفران وغیرہ جیسا ہے (۳)۔

(۱) مجموع شرح المہذب ۲/۲۹۹ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المدینۃ المنورہ، الخرج علی مختصر ظیل ۳۵۲/۲۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۸۷ طبع دوم مصطفیٰ لکھنؤ، مصر، المجموع شرح المہذب ۲/۲۸۷، حلیۃ الدعوتی ۵۹/۲، شرح الترغیب ۲/۲۹۶ طبع دار الفکر۔

(۳) مطالب اولیٰ فی المسائل ۳۳۱/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت، الخرج علی مختصر ظیل ۳۵۲/۲۔

۳۱۶/۲ طبع مکتبۃ ریاس المدینہ۔

(۱) قیسوم شیخ کی طرح ایک خوشبو وار پودا۔

(۲) مریم ایک عمدہ خوشبو والا پودا۔

(۳) الخرج علی مختصر ظیل ۳۵۲/۲۔

جاتی ہے جیسے گلاب بھونے۔<sup>(۱)</sup> اس کو جب محرم استعمال کرے گا اور سونگھے گا تو اس میں فندہ ہوگا، اس لئے کہ اس سے نکالی جانے والی چیز میں فندہ ہے، لہذا اس کی اصل میں بھی اسی طرح ہوگا<sup>(۲)</sup>۔ محرم اگر ایسی خوشبو کو چھوئے جو بدن سے چپک جاتی ہے جیسے عطر مجبوم، و عرق گلاب اور پانی ہوئی مشک جو اس کی انگلیوں میں چپک جائے تو اس پر فندہ ہوگا۔ اس لئے کہ وہ عطر کا استعمال کرنے والا ہے، اور اگر ایسی چیز چھوئے جو ماتحت میں چپکتی نہیں ہے جیسے خیر سی مشک، کانور کا نکرا، وغیرہ تو فندہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ وہ خوشبو کا استعمال کرنے والا نہیں ہے، اور اگر اسے سونگھے تو اس پر فندہ ہوگا، اس لئے کہ اسی طرح وہ استعمال کی جاتی ہے۔ اور اگر صندل یعنی صندل کی ٹکری سونگھے تو اس پر فندہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس سے خوشبو نہیں حاصل کی جاتی<sup>(۳)</sup>۔

بھول یا ناہ قفیت سے محرم کا خوشبو لگانا:

۱۵۔ ”محرم بھولے سے خوشبو لگائے تو ثانیہ“۔ (۱) حنابلہ (۲) کے یہاں ان کے مشہور قول میں اس پر فندہ نہیں ہوگا، یہی دعویٰ ہے، اسحاق و ابن ابراہیم رکاندہب ہے، نبی کریم ﷺ کے اس قول کے عموم کی وجہ سے کہ: ”إني الله وضع عن أمي الخطاء والنسيان وما استكرهوا عليه“<sup>(۵)</sup> (اللہ نے میری امت سے غلطی، بھول

(۱) حیرتی خوشبودار پودوں والا ایک پودہ

(۲) انہی لابن قدامہ ۱۶۳ھ

(۳) بہتر مع

(۴) نہیۃ الکناج ۳۲۵ھ المجموع شرح المہذب ۲۸۰ھ، انہی لابن قدامہ ۵۰۱ھ، ۵۰۲ھ، ۵۰۳ھ ابوالفی ۳۳۳ھ

(۵) حدیث: ”إني الله وضع عن أمي الخطاء والنسيان وما استكرهوا عليه“ کی روایت ابن ماجہ (۶۵۹/۱ طبع عینی النسخ) نے کی ہے اور سیوطی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے (فیض القدیر ۲/۱۲ طبع المکتبۃ التجاریہ)۔

اور اس چیز کو محاف نہ کیا ہے جس پر اس کو محبوب کیا گیا ہو۔ اور اگر اس کو زمانہ امکان سے موثر کر دے تو حنابلہ کے نزدیک اس پر فندہ ہوگا، اور بھولنے والے پر فندہ یہ کے عدم وجوب کے تا کہیں حضرت یحییٰ بن ابی اس کی اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس گیا جبکہ آپ ﷺ ہجرانہ میں تھے، اس آدمی پر ایک جسد تھا، اور اس پر خضوق (ایک خوشبو) یا نر مایا: صفراء (گل خیری) کا اثر تھا، اور کہے گئے: ”یہ اللہ کے رسول! میرے عمرہ کے بارے میں آپ کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟“ فرمایا: ”اخلع عنک الحبة، واغسل الثوب الخلق عنک، أو فال الصفرة، واصنع فی عمرتک کما تصنع فی حجک“<sup>(۱)</sup> (اپنا جبہ اتار دو اور اپنے سے خضوق کے اثر کو دھو ڈالو) یا ”صفراء“ (نر مایا) اور اپنے عمرہ میں اسی طرح کرو جیسے اپنے حج میں کرتے ہو) اس سے معلوم ہوا کہ اس کی ناہ قفیت کی وجہ سے آپ ﷺ نے اس کو معذور قرار دیا، اور مای (بھولنے والا) اسی کے معنی میں ہوتا ہے، اور اسے بغیر کسی حائل کے اپنے ہاتھ سے عطر دھونے کا اختیار ہوگا، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا اس کے دھونے کا حکم عام ہے۔

حنفی، مالکیہ کا مسلک اور امام احمد کی دعویٰ یہ ہے کہ اگر حال مضبوط یا متفرق طور پر اتنی جیبوں پر جو جمع کرنے سے عصبہ کامل تک پہنچ جاتی ہو خوشبو لگانی تو باطل محرم پر دم واجب ہوگا، خواہ بھول سے ہی کیوں نہ لگایا ہو<sup>(۲)</sup>۔

(۱) حدیث: ”اخلع عنک الحبة و اغسل الثوب الخلق عنک، أو فال الصفرة، واصنع فی عمرتک کما تصنع فی حجک“ (۱۱۳/۳ طبع انتقیر) اور مسلم (۸۳۶/۲ طبع عینی النسخ) نے کی ہے۔  
(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۰۰، ۲۰۱، فقہ حنفی علی الفروع ۳/۵۳۳، ۵۳۴، ۵۰۲ھ

وفات ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوگ صرف حق میں واجب ہوتا ہے اور مطلقہ بابت غیر وفات کی معتد ہے، لہذا مطلقہ رجوعیہ کی طرح اس پر بھی سوگ واجب نہیں ہوگا اور اس سے بھی نہ مطلقہ نہ رجوعیہ نے اپنے اختیار سے چھوڑا اور نکاح توڑ ہے لہذا اس کے پر عورت کو غم کا مکلف بنانا کوئی معنی نہیں رکھتا لہذا اس کے سے مطلقہ نہ جارہوگا۔

اور حنفیہ نے ایک طلاق بائن دی ہوئی کا اضافہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس پر خوشبو زک کرنا لازم ہے، اس لئے کہ اس پر سوگ لازم ہے اور چہ طلاق اپنے ۱۵۰ سے اس کے ترک کرنے کا حکم ہے، اس لئے کہ یہ شرط کا حق ہے (۱)۔



مجتہدین (مطلقہ طلاق دی گئی عورت) کا خوشبو استعمال کرنا:  
۱۶۔ تین طلاق دی ہوئی عورت پر اِحداد (سوگ) واجب ہونے کے سبب خوشبو لگانا حرام ہوگا، اس لئے کہ وہ نکاح صحیح سے جدا ہونے والی معتدہ ہے اور "متوفی عیال" کی طرح ہے، یہ حصہ کے نزدیک ہے (۱) اور شافعیہ (۲) وحنابلہ (۳) کا بھی ایک قول یہی ہے۔ رہے مالکیہ (۴) تو وہ فرماتے ہیں: خوشبو صرف "متوفی عیال" روح عیال" نیز جو اس کے حکم میں ہو اس پر حرام ہوئی یعنی اس مفقودہ کی بیوی جس کے مفقود ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَالَّذِينَ يَمُوتُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا" (۵) (اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینہ وروسی و تنگ رو کے رہیں)۔

شافعیہ اور حنابلہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ خوشبو لگانا حرام نہیں ہے، کیونکہ مطلقہ عیال پر سوگ واجب نہیں ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَزَوَّجَ بِهَا اللَّهُ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ أَنْ تَحُدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا" (۶) (اللہ و آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے سے تین دن سے زیادہ کسی مرد پر سوگ کرنا جائز نہیں ہے، ۳۰ دن چار مہینے تین دن شوہر پر سوگ کرنے کے) اور یہ حدت

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۶/۲۷۷۔

(۲) فتاویٰ الکتاب ۱/۱۳۱، ۱۳۳۔

(۳) اعمی لاسن قدامہ ۵/۵۱۸، ۵۱۹۔

(۴) جامعہ الدر منقول علی الشرح الکبیر ۲/۸۷۷، ۸۷۸۔

(۵) سورہ بقرہ ۲۳۳۔

(۶) حدیث: "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَزَوَّجَ بِهَا اللَّهُ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ" کی روایت بخاری (فتح الباری

۱۳۶۳ طبع انتہی) نے حضرت ام حبیہؓ سے کی ہے۔

### بدشگونی کی اصلیت:

۴- بدشگونی کی اصلیت یہ ہے کہ عربوں میں سے کوئی شخص زمانہ جاہلیت میں جب کسی کام کے لئے نکلتا تو کسی پرندے کے گھونسلہ کے پاس جا کر پرندے کو اڑا دیتا، اگر پرندہ دائیں طرف اڑتا تو اس سے نیک فال لینا اور کام میں چلا جاتا، اس پرندے کو اہل عرب "ساح" کہتے تھے اور اگر بائیں جانب اڑتا تو اس سے بدشگونی لینا اور اپنے حزم سے رجوع کر دیتا اس کو اہل عرب "دوح" کہتے تھے۔ تو اسلام نے اس کو باطل قرار دیا اور اس کی منعت کی اور خدا کو اللہ کے مترادف قرار دیا۔ تقدیر مبینہ اور مشیت مطلقہ کی طرف رجوع کر دیا۔<sup>(۱)</sup> صحیح مڑ میں آیا ہے: "ممن دلتہ الطیرۃ من حاحۃ فقد اشرك"۔<sup>(۲)</sup> (بدشگونی جس کو کسی کام سے روک دے اس نے شرک کیا)۔ اور اسی طرح کی بہت سی احادیث ہیں۔

### تظیر (بدفالی لینے) کا شرعی حکم:

۵- اگر مکلف یہ عقیدہ رکھے کہ اس نے پرندہ کی جس حالت کا مشاہدہ کیا ہے وہ اس کے گمان کا سوجب اور اس میں مؤثر ہے تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا، اس لئے کہ اس کے اندر تدبیر اور میں شریک ٹھہرنا پڑا جارہا ہے، اور اگر یہ عقیدہ رکھے کہ تصرف اور تصرف اللہ ہی سے متعلق ہے لیکن اپنے دل میں دوش کا خوف محسوس کرتا ہے، اس سے کہ اس کے پچھلے تجربات بتاتے ہیں کہ پرندوں کی آوازوں میں سے کوئی آواز یا اس کی نیستوں میں سے کوئی نیست پیش آنے سے اس کو فلاح ملتا ہے، تو اگر اپنے دل میں اس خیال کو جو لے تو گنہگار

(۱) ماہدہ مراجع۔

(۲) حدیث: "ممن دلتہ الطیرۃ من حاحۃ فقد اشرك"۔ "کی روایت احمد (مسند احمد بن حنبل تحقق احمد ۱۰/۱۲ طبع دار الفکر) لے گی ہے اور احمد بن حنبل نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

## تظیر

### تعریف:

۱- لغت میں تظیر کے معنی ہیں: بدشگونی لینا، کہا جاتا ہے: "تظیر بالشیء" و "من الشیء"۔ یعنی سے بدشگونی لی۔ اور اس کا اسم طیرۃ (بدشگونی) ہے، فقہ ربیع میں آیا ہے: "تظیر" اور "تشدود" ایک چیز ہیں۔<sup>(۱)</sup>

و راصطلاحی معنی لغوی معنی سے مختلف نہیں ہے۔

### متعلقہ الفاظ:

### لفظ سوال:

۲- دل طیرۃ کی ضد ہے، کہا جاتا ہے: "نقاءن الروح"۔<sup>(۲)</sup> جب کسی کوئی جھگی دلت سے کرینک فال لے۔  
اور اس کے اور طیرۃ کے درمیان فرق یہ ہے کہ فال پسند یہ دتیر میں و تظیر عام طور سے نا پسند یہ دتیر میں استعمال یا جاتا ہے۔

### ب- کہانت:

۳- کہانت: علم عیب کا دعویٰ کرنا اور سب کی طرف اشارہ کر کے مستقبل میں پیش آنے والی چیزوں کی خبر دینا ہے۔<sup>(۳)</sup>

(۱) مختار الصحاح، ۱۰: طیر، فتح الباری، ۱۰/۲۱۳۔

(۲) منہج الفقہ، ۱۰: "قال"۔

(۳) فتح الباری، ۱۰/۲۱۳، ۲۱۶۔

ہوگا، اور اگر برائی سے اللہ کی پناہ چاہے، تیرے کا سوالیٰ برے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے چل دے تو اس نے اپنے دل میں اس کے تعلق جو محسوس کیا تھا وہ اس کے لئے مضرت نہیں ہوگا، ورنہ تیرے اس کا سوا خدا ہوگا (۱) اس لئے کہ حضرت معاویہ بن حکم کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ما دجال یطیروں، قال: ذلک شیء یجدونہ فی صدورہم فلا یصلیہم“ (۲) (یا رسول اللہ! ہم میں سے کچھ لوگ بد شکوئی لیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے دلوں میں جب اس طرح کی بات آئے تو وہ ان کو مقصد سے باز نہ رکھے) اس کے ساتھ ہی بد شکوئی کی حرمت، رنج و شہید ہونے میں اس کی تاثیر کی نفی پر اہل توحید متفق ہیں، اس لئے کہ اس میں تدبیر امور میں اللہ کے ساتھ شریک سمجھا جاتا ہے، اس کی مراد کے سلسلہ میں نصوص بہت سی ہیں، اسی میں سے یہ حدیث ہے: ”لا عدوی، ولا طیرۃ، ولا ہامة، ولا صعر“ (۳) (چھوٹ چھوٹ، بد شکوئی، مردے کی کھوپڑی سے نکلنے والے پرندے، اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے)۔

رض نیک قال تو وہ جاز ہے (۴) اور حدیث شریف میں آیا ہے: ”کان النبی ﷺ یتشاءل ولا یطیر، وکان یحب ان یسمع یا راشد یا وجیح“ (۵) (نبی کریم ﷺ نیک قال لیتے

(۱) فتح الباری ۵/۲۵۰۔

(۲) حضرت سعاد بن عثم طحی کی اس حدیث کی روایت مسلم (۳۸۱، ۳۸۲ طبع عینی لماری) نے کی ہے۔

(۳) حدیث لا عدوی ولا طیرۃ ولا ہامة ولا صعر کی روایت بخاری (فتح الباری ۵/۲۵۰، ۲۵۱ طبع المستقیم) اور امام مسلم (۳۸۱، ۳۸۲ طبع عینی لماری) نے کی ہے۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ۵/۵۵۵۔

(۵) حدیث کے پہلے جزء ”کان یتشاءل ولا یطیر“ کی روایت احمد (۳۸۱، ۳۸۲ طبع المتعارف) نے کی ہے اور احمد نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، واپس احمد نے اس کی روایت ترمذی نے فقرہ ”یا وجیح“ کے الفاظ کے

تھے اور بد شکوئی نہیں لیتے تھے، اور آپ ”اے راشد“ اور ”اے وجیح“ کو سننا پسند کرتے تھے)۔

اور آپ ﷺ سے مروی ہے: ”لا عدوی ولا طیرۃ، وبعجی قال الصالح ”الکلمۃ الحسنۃ“ (۱) (چھوٹ چھوٹ اور بد شکوئی کوئی چیز نہیں ہے اور مجھے نیک قال یعنی اچھا کلمہ پسند ہے)۔

اور نیک قال ہر سبب ضعیف یا قوی کے وقت اللہ تعالیٰ سے تیر کی امید اور آرزو کما ہے برخلاف بد شکوئی کے کہ وہ اللہ سے بدگمانی کما ہے اور مؤمن کو اللہ کے ساتھ خوش گمانی کا حکم ہے (۲)، اس نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے: ”اما عند ظن عبدی بی، ان ظن ہی خیرا لله، وان ظن شرا لله“ (۳) (میں اپنے پروردگار سے اپنی رائے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اگر میرے تعلق وہ تیرے کاماں نہ لے تو اسے تیرے حاصل ہوگا، اور اگر شر کا مان کرے تو شر)۔  
تفصیل ”شوم“ کی اصطلاح میں ہے۔

= ساتھ ہی ہے اور ملا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے (سنن الترمذی ۳/۶ طبع مصنفی لماری)۔

(۱) حدیث لا عدوی ولا طیرۃ وبعجی ”کی روایت بخاری (فتح الباری ۵/۲۵۰، ۲۵۱ طبع المستقیم) نے کی ہے۔

(۲) اس کی مطالب ۵/۵۴۹، روایت طحاہین ۳/۲۳۲۔

(۳) حدیث قال اللہ تعالیٰ ”اما عند ظن عبدی“ کی روایت احمد (۳۸۱، ۳۸۲ طبع المتعارف) نے کی ہے نیز ابن حبان نے بھی صحیح میں اس کی روایت کی ہے (مؤلفان میں ۳۳۹۳ طبع دارالکتب العلمیہ)۔

## تعارض ۱-۴

ایک دوسرے کا نقض (توز) کر رہا ہے، اور اس کو چیل رہا ہے، اور وہ متناقض بھی نہیں تھا، ہوتا ہے میں نہ مرتفع ہوتے ہیں۔  
رہے، متعارض تو کبھی کبھار ب کا ایک ساتھ رشتہ (متم ہو جانا) ممکن ہوتا ہے۔

## تعارض

### ب- تنازع:

۳- تنازع اختلاف کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "تعارض القوم" یعنی قوم میں اختلاف ہو گیا (۲) اور اسی سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے: "وَلَا تَنَادُوا فِتْنَةً" (۳) (اور آپس میں) جھگڑا مت کرو ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہمت اکٹری جائے گی۔

لہذا تنازع عام ہے، اس لئے کہ وہ رائے اور غیر رائے دونوں کے اختلاف کے لئے عام ہوتا ہے۔

### تعارض کا حکم:

۴- جب وہ بینہ میں تعارض ہو جائے، اور ان میں تیسرے نہیں ہوتے، تیسرے ہیں گے، اور جب تیسرے نہیں ہوتے ترجیح کا راستہ اختیار کیا جائے گا (۴)۔

۵- ترجیح: ایک دلیل کو اس سے معارض دوسری دلیل پر مقدم رہا ہے، یہ نکتہ پہلی دلیل کے ساتھ سے قوت پہنچنے والی کوئی چیز مہجور ہے، اور تعارض ترجیح اصل اصول و فقہاء کے یہاں مذکور ہوئے ہیں۔

(۱) التعارضات للرجحان۔

(۲) المصباح المہر لادۃ "سراج"۔

(۳) سورۃ انفال ۴۵۔

(۴) التعارضات للرجحان۔

### تعریف:

۱- حلت میں تعارض مقابہ کو کہتے ہیں، اس کی اصل عرض یعنی منع کرنا ہے کہا جاتا ہے: "لا تعترض له" یعنی نہ اس کے سامنے آ کر اس کو اس کے مقصد تک پہنچنے سے نہ روکو، اور اسی سے اصل اصول اور فقہاء کے یہاں قیاس اور دوسرے دلائل پر روک دینے والے "قواعد اضافات" ہیں، ان کا پیغام اس لئے پڑا کہ وہ دلیل سے استدلال کرنے سے روک دیتے ہیں، اور اسی سے دلائل کا تعارض بھی ہے، اس لئے کہ اس میں ہر ایک دلیل دوسرے کے خلاف ہوتی ہے اور اس کے اثر کو روکتی ہے، اور اسی سے اصل اصول کے یہاں "دلائل کا تعارض" ہے، اور اس کا محل اصولی ضمیمہ ہے۔

۲- اور اصطلاحی طور پر تعارض دو دلیلوں کے درمیان اس طرح کا مطلق طور پر تمنع (ایک دوسرے سے روکنا) ہے کہ ان میں سے ایک کا تقاضا دوسری دلیل کے تقاضا کے علاوہ ہو (۱)۔

### متعلقہ غلط:

### نک- تناقض:

۳- تناقض تمنع کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "تناقض الکلامان" یعنی دونوں کلاموں نے ایک دوسرے کو بنایا، کو یا دونوں میں سے

## تعارض ۵-۶

تعارض ترجیح سے متعلق اصول فقہ کی بحثیں اصولی ضمیر میں دیکھی جائیں۔

فقہاء کے یہاں اس کا استعمال زیادہ تر ”بیانات“ کے بارے میں ہوتا ہے، اس کی تفصیل ذیل میں ہے:

بیانات کے تعارض میں وجوہ ترجیح:

۵- فقہی مسلک میں سے ہر مسلک میں ترجیح کی کچھ وجوہ ہیں۔

حنفی نے دو آدمیوں کے دعویٰ کے باب میں اس صورت میں ایک بینہ کو دوسرے پر ترجیح قرار دینے کی کچھ وجوہ لکھی ہیں جب دونوں میں تعارض ہو جائے اور قوت میں دونوں مساوی ہوں، چنانچہ وہ فرماتے ہیں: اگر سامان مدعی علیہ کے پاس ہو تو خارت (پاہر والے) کا بینہ اس مطلق ملک کے دعویٰ میں (جس کا سبب زبرد نہ کیا گیا ہو) صاحب ید (قبضہ والے) کے بینہ پر مقدم ہوگا بڑھٹیکہ اس میں سے صرف ایک سے موت یا ہو یعنی تاریخ بیان کی ہو، امام ابو یوسف فرماتے ہیں، جو موقت کرے وہ سامان کا زیادہ حق دار ہوگا، اگر سزا، دنوں تاریخ بیان کریں اور مملک (مالک بنانے والا) ایک ہی ہو تو اپنے بینہ کی مضبوطی کی وجہ سے تاریخ کے اعتبار سے اسحق سامان کا زیادہ حق دار ہوگا، اور اگر مملک (مالک بنانے والا) الگ الگ ہوں تو دونوں برابر ہوں گے۔

درساں گرتیسے شخص کے ہاتھ میں ہو، درخارت کے، محسوس سے بینہ پیش یا اور دونوں بینہ مساوی ہیں تو دونوں کے حق میں اس کے نصف نصف کا فیصلہ کیا جائے گا، یہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک ہے، درتارہ اگر عورت کے نکاح کا ہے تو عورت یا زبرد ہو یا مرد، عورت کر مرد ہو تو دونوں بینہ کے درمیان تطبیق کا مقام نہ ہوے کی وجہ سے دونوں ساتھ ہو جائیں گے، اور اگر

مرد ہو تو دونوں اس سے ایک شوم کی میراث کے ورثہ ہوں گے، اور اگر اس عورت سے بچہ پیدا ہو ہو تو بچہ کا نسب دونوں سے ثابت ہوگا، درساں اگر ایک وقت، دونوں کے قبضہ میں ہو، درحمت اور تاریخ میں، دونوں مساوی ہوں تو سامان دونوں کے درمیان مشترک ہوگا، اور اگر تاریخ میں، دونوں مختلف ہوں تو سامان اس شخص کا ہوگا جس کی تاریخ پہلے کی ہوئی۔

اور حنفیہ کے یہاں گواہوں کی کثرت یا عدالت کی زیادتی معتبر نہیں ہوتی (۱)، حنفیہ کے یہاں کچھ دوسری تفصیلات بھی ہیں، جن کو اس کی کتابوں میں دیکھا جائے

درمالایہ کے یہاں ترجیح وجود سے ہوتی ہے:

۶- اول: مشہور قول کے مطابق عدالت کی زیادتی سے۔ درام مالک سے یہ بھی مروی ہے کہ اس کے ذریعہ ترجیح نہیں ہوگی، در یہ حنفیہ کے قول کے موافق ہے، درعدالت کی زیادتی سے ترجیح کے قائل ہونے پر اس شخص سے حلف جہا ضروری ہوگا جس کی عدالت زیادہ ہو، در”امار یہ“ میں ہے، حلف میں یاد جائے گا، درمشہور قول کے مطابق تعدد کی شدت سے ترجیح میں دی جائے گی جیسا کہ حنفیہ کی رائے ہے، مطرف درہیں الاماشون سے روایت ہے کہ عدالت میں، دنوں بینہ کی برابری کے وقت شدت تعدد سے ترجیح دی جائے گی یہ کہ موافقی شدت سے جو شخص سے مقدمہ، یعنی استظہار کی کفایت ہو جائے، دردوسرے لوگ بہت زیادہ ہوں تو اس وقت شدت کی رعایت نہیں لی جائے گی، درترجیح تو عدالت کی خصوصیت سے ہوتی ہے، نہ کہ تعدد کی خصوصیت سے۔

ابن عبد السلام کہتے ہیں: جو تعدد کی زیادتی سے ترجیح دیتے ہیں وہ ہر حال میں اس کے قائل نہیں ہیں بلکہ انہوں نے عدالت کی

(۱) ابن ماجہ ص ۴۳۷ دارالطباعہ الشامیہ بولاق۔



## تعارض ۷-۹

قید کے ساتھ اس کا اعتبار کیا ہے۔

۷- دوم: حجت بن مضبوطی سے بھی ترجیح ہوئی، لہذا وہ مرہ کو ایک مرہ کو اور زمین پر نہ ایک مرہ کو اور دھوڑوں پر مقدم ہوں گے۔ یہ اس صورت میں ہے جب عدالت میں سب مرہ ہوں، یہ اہب کا قول ہے، ورنہ ان القاسم کہتے ہیں: نہیں مقدم نہیں لیا جائے گا۔ پھر انہوں نے اہب کے قول کی طرف رجوع کر لیا، ان القاسم کہتے ہیں: اگر (تہا والا) کو (مقتل کے) دونوں کو ہوں سے زیادہ عدالت والا ہو تو تہا اس کو اس کی کوئی اور عدلیہ کی قسم کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا، اور اسے دو کو اہوں پر مقدم کیا جائے گا، اور ابن لہشون ورمذی کہتے ہیں: سے مقدم نہیں لیا جائے گا اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ عادل ہو، اور زیادہ قرین قیاس بھی ہے، اس سے بعض اہل مذہب ایک کو مرہ قسم کے، دوسرے فیصلہ کو درست نہیں سمجھتے۔

۸- سوم: کسی ایک بینہ کا سابقہ ثابت یا سب ملک کی ریائی پر مشتمل ہونا، سابق کی تاریخ کے، دوسرے ترجیح، پنے میں یہ قول حنیف کے قول کے موافق ہے۔

۹- قرنی سے بیان کیا ہے کہ جو حضرات زیادہ عدالت رکھنے والے بینہ کے اعتبار کی رائے رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس کے ذریعہ خاص طور سے صرف اموال میں فیصلہ لیا جائے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: ملکیت کے بینہ کو قبضہ کے بینہ پر فوقیت دی جائے گی اگرچہ قبضہ (کے بینہ) کی تاریخ مقدم ہو، اس سے کہ ملکیت قبضہ سے زیادہ قوی ہے، "ما تله" (ملکیت منتقل کرنے پر دلالت کرنے والے) بینہ کو استصحاب کے بینہ پر فوقیت دی جائے گی، اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی بینہ اس کی کوئی دوسری یا ہو کہ یہ گھر زید کا ہے جسے اس نے کچھ مدت ہوئی بنایا ہے، اور ہمیں اس کے اس

کی ملکیت سے نکلنے کا اس وقت تک علم نہیں ہے، ورنہ مرہ بینہ شہادت کے اس شخص نے اس کے بعد گھر کو زید سے خرید لیا تھا تو "ما تله" بینہ "علم رکھتا ہے اور استصحاب و علم نہیں رکھتا، لہذا دونوں کو اہوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

۱۰- اور سب دونوں بینہ کے درمیان ترجیح ممکن نہ ہو تو دونوں ساتھ ہو جائیں گے اور جس چیز کے بارے میں تنازع تھا وہ قسم کے ساتھ اس کے قابض کے ہاتھ میں باقی رہے گی اور دونوں کے علاوہ اگر کسی اور کے قبضہ میں ہو تو ایک قول یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں باقی رہے گی، اور ایک قول یہ ہے کہ قابض کی ملکیت ساتھ ہونے پر دونوں بیہ کے اتفاق کی وجہ سے دونوں بیہ قائم کرنے والوں کے درمیان سے تقسیم کیا جائے گا، اور جس کے ہاتھ میں سامان ہے ان دونوں میں سے کسی کے لئے اس کے قرآن کو قمرہ کے قبضہ کے درجہ میں قرار دیا جائے گا (۱)۔

۹- ثانیہ کے یہاں یہ ہے کہ اگر وہ اشخاص کسی سامان میں تنازعہ کریں، یہ دونوں میں سے کسی کے ہاتھ میں ہو، مرہ ایک بیہ قائم کرے، اور دونوں بینہ مساوی ہوں تو سامان جس کے قبضہ میں ہے اس کے بینہ کو فوقیت دی جائے گی، ورنہ اس کا بیہ عدلیہ کے بیہ کے بعد ہی بن جائے گا۔

۱۰- اور سامان اگر تیسرے کے ہاتھ میں ہو اور دونوں میں سے ہر ایک بینہ قائم کرے تو دونوں بینہ ساتھ ہو جائیں گے اور قسم لینے کا راستہ اختیار کیا جائے گا، "مر قبضہ والا" ایک کے لئے قسم کھائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ دونوں بینہ کو عمل میں لایا جائے گا اور سامان اس شخص سے لے لیا جائے گا جس کے ہاتھ میں وہ ہے، اور ایک قول کے مطابق دونوں (عویدہ) کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا

## تعارض ۹

جائے گا، اور دوسرے قول کے مطابق ان کے درمیان قرعہ لگایا جائے گا اور جس کا قرعہ نکلے گا وہی اس کو لے لے گا، اور ایک قول کے مطابق معاملہ میں توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ وضاحت ہو جائے یا دونوں صبح کر لیں، اور ”برہنہ“ میں تینوں قول میں سے کسی کو ترجیح دینے سے سکوت کیا گیا ہے، قلیوبی کہتے ہیں: جمہور ثانیہ کے حکام کا اتفاق تیسرے قول کی ترجیح کا ہے، اس لئے کہ وہی عدل سے زیادہ قریب ہے۔

اور اگر دونوں کے قبضہ میں ہو، دونوں بینہ قائم کریں تو سقوط کے قول کے مطابق پہلے کی طرح، دونوں کے قبضہ میں باقی رہے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ تقسیم کے قول کے مطابق، دونوں کے رمیون تقسیم کر دیجائے گا، اور توقف (ما قول) نہیں آئے گا، اور قرعہ کے سلسلہ میں، اقوال ہیں۔

اور اگر بینہ کے ذریعہ اس کا قبضہ ختم کر دیا جائے پھر وہ قبضہ کے ازالہ سے پہلے کی طرف نسبت کرتے ہوئے اپنی ملیت کا بینہ قائم کرے اور اپنے گواہوں کی عدم موجودگی کا عندر بیان کرے تو یہ بینہ سنا جائے گا، اور سے فوقیت دی جائے گی، اس لئے کہ قبضہ ذلیل نہ ہوے کی وجہ سے ختم یا پورا تھا، اور اب ذلیل ظاہر ہوتی ہے، لہذا فیصد قرار دیا جائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ نہیں فیصلہ اپنی حاکمیت پر رہے گا، اور اگر خارجی شخص کہے وہ میری ملک ہے، اسے میں نے تم سے خرید لیا تھا، اور تائض شخص کہے بلکہ وہ میری ملیت ہے اور دونوں اپنے قول پر بینہ قائم کریں تو خارجی شخص کے بینہ کو فوقیت دی جائے گی، اس سے کہ اس کے بینہ کو قتال ملک کا اسانی ملے۔

اور مذکور یہ ہے کہ دونوں میں سے کسی کے گواہوں کی تعداد کی زیادتی کو ترجیح نہیں دی جائے گی، اس لئے کہ حجت طریقین میں مکمل ہے جیسا کہ صحیح سے کہا ہے۔

اور ایک روایت کے مطابق ایک قول یہ ہے کہ گواہوں کی تعداد کی زیادتی کی وجہ سے ترجیح دی جائے گی، اس لئے کہ زائد کی طرف دل کا میلان زیادہ ہوتا ہے، اسی طرح اگر ایک فریق کے گواہ دوسرے ہوں، اور دوسرے فریق کے گواہ ایک مرد و دوسری عورتیں ہوں تو وہ مردوں کو ترجیح نہیں ہوتی، اور ایک روایت کے مطابق ایک قول یہ ہے کہ ان میں ترجیح حاصل ہوتی اس لئے کہ دونوں کے قول پر عقائد زیادہ ہے، اور اگر دوسرے کے پاس ایک شامہ و برہمین ہو تو قول اظہر میں، گواہوں کو ترجیح حاصل ہوگی، اس لئے کہ وہ بلا جہاد حجت ہے، اور شامہ و برہمین میں اختلاف ہے، اور دوسرے قول یہ ہے کہ دونوں برابر ہوں گے، اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک کامل حجت ہیں۔

اور اگر دونوں میں سے ایک کا بیہ یک سال سے اس وقت تک ملیت کی اور دوسرے کا بیہ یک سال سے زیادہ جیسے دو سال سے اس وقت تک ملیت کی شہادت دے اور سامان ان دونوں کے علاوہ (کسی تیسرے شخص) کے پاس ہو تو اظہر یہ ہے کہ اکثر کو ترجیح ہو (یعنی جو زیادہ مدت سے ملیت بیان کر رہا ہے)، اس لئے کہ دوسرے بیہ مدت کی زیادتی میں اس کے معارض نہیں ہے، اور ثانیہ کے یہاں دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے ترجیح نہیں ہوں، اس سے کہ مناط شہادت (شہادت کا مدار) فی الحال ملیت کا ہونا ہے، اور اس میں دونوں برابر ہیں، اور زیادتی مدت کا بینہ والا (اس کی ترجیح کے قول کے مطابق) اجماع کا مستحق ہوگا اور اس زیادتی کا بھی جو فیصد کے دن سے پیدا ہو، اور دوسرے قول یہ ہے کہ تینوں قول کے مطابق اسے ان کے رمیون تقسیم کر دیا جائے گا، قرعہ لگایا جائے گی یا توقف یا جائے گا، یہاں تک کہ وضاحت ہو جائے یا دونوں صبح کر لیں۔

التعويض ١٠

گزیک بینہ مطلق ہو اور یک تاریخ بیان کرے تو مذہب یہ ہے کہ وہاں ہمہ ہیں، اور یہی قول معتد ہے، خواہ جس چیز پر دعویٰ ہے وہ وہاں کے قبضہ میں ہو یا وہاں کے علاوہ ہی اور کے قبضہ میں ہو یا کسی کے بھی قبضہ میں نہ ہو، اور یک قول جیسا کہ ”اصل امر ضد“ میں ہے، یہ ہے کہ تاریخ بتائے والا بینہ مقدم ہوگا اس لئے کہ وہ مطلق بینہ کے برخلاف اس وقت سے پہلے کی طبیعت کا تقاضا کر رہا ہے، اور اگر وہاں میں سے یک تاریخ حق کی وجہ سے کا بینہ نہ کہتا اور دینے کی شہادت دے تو یہ اس کے بینہ کو نواقیت ہی جائے گی۔

اس کے ساتھ ہی اس سلسلہ میں برہم کی کامل قلیہ بندی کے بیان کے مطابق اس ہفت ہے جب کوئی مرتج نہ پایا جائے۔ اور اگر کوئی مرتج پایا جائے جیسے وہ سامان و ذلوں میں سے کسی ایک کے قبضہ میں ہو یا اس کا بیٹا شاہد اور یحیٰی کے علاوہ ہو، یا اس کے بیٹے نے طہیت کا سبب بھی بیان کیا ہو، یا یہ صورت ہو شہادت دے کہ وہ اس کی طہیت میں پید ہو ہے یا اس کی طہیت میں چٹا لایا ہے یا اس کی طہیت میں چٹا لایا ہے، اس کا ورثہ اپنے باپ سے ہوا ہے تو اس کے بیٹے کو فوقیت دی جائے گی (ک)

۱۰۔ کتابدہ کے یہاں یہ ہے کہ جو شخص دہرے کے قبضہ فی سہ چیز کا دعویٰ کرے وہ دیکار کر دے۔ دونوں میں سے ایک کے پاس بینہ ہو تو دونوں کے متعارض ہونے کی صورت میں امام احمد سے روایت مختلف ہے، اور ان کی مشہور روایت مدعی کے بینہ کو فوقیت دینے کی ہے، اور مدعی علیہ کے بینہ کی طرف کسی حالت میں التفات نہیں کیا جائے گا، یہی اسحاق کا قول ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "البیۃ علی المدعی، والبیۃ علی المدعی"

( منہج الخ مسین و العلوی و عمیرہ ۱۲۵۳ھ )

علیہ" (۱) (میں مدعی پر ہے اور یمین مدعا علیہ پر ہے) تو آپ ﷺ نے ہمیں مدعی کا بیڑہ اور مدعا علیہ کی یمین کی امت کا حکم دیا ہے خود مدعا علیہ کا بیڑہ اس بات کی دہی دے کہ ساماں اس کا ہے یا بتائے کہ اس کی ملکیت میں ولادت ہوئی ہے، اور امام احمد سے ایک دوسری روایت بھی ہے کہ اگر داخل یعنی صاحب قبضہ مدعا علیہ کا بیڑہ سبب ملک کی شہادت دے، اور مثلاً بتائے کہ قنازہ جو پایہ اس کی ملک میں پیدا ہو گیا اس نے اس کو خرید لیا اس کا بیڑہ مقدم تاریخ کا ہو تو اس کے بیڑہ کو فوقیت دی جائے گی اور مدعی کے بیڑہ کو فوقیت دی جائے گی، اس سے کہ اصل کا بیڑہ اس سبب کے یاں کرنے کا فائدہ دے رہا ہے جس کا فائدہ قبضہ میں رہا ہے، اور داخل کے بیڑہ کو فوقیت دینے پر حضرت جابر بن عبد اللہ کی اس روایت سے استدلال کیا گیا ہے کہ: "ان النبی ﷺ احتصم الیہ رجلاں فی ذابۃ أو بعیر، فقام کل واحد منهما الیہ بانہا له منجھا، ففضی بها رسول اللہ ﷺ للذی ہی فی یدہ" (۲) (نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چوہا یا اس کے بارے میں دو آدمی جھگڑ لے کر آئے اور دونوں میں سے ایک نے اس بات پر بیڑہ پیش کر دیا کہ وہ اس کا ہے۔ اسے انی نے بنویا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ اس شخص کے حق میں پایا جس کے ہاتھ میں وہ تھا)۔

ہو الخطاب نے ایک تیسری روایت بھی بیان کی ہے کہ ہری عید

(۱) عریضۃ الیمة علی المدھی، و البیِّن علی المدھی علیہ السلام کی روایت امام ترمذی (۳۸۷ طبع مصنفی لہائی) اور بیہقی (۱۰/۲۵۳ طبع دہلوی) نے کی ہے اور بیہقی نے شرح ملت (۱۰/۱۰۱ مکتب الاسدی) میں اس کی استاذ کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) حدیث: "لَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ" کی روایت سے ملتی ہے۔  
(۱۰/۲۵۶ طبع دار طعارف) سے کی ہے اور ابن کثیر نے بھی اس کی تائید کی ہے۔  
(۱۰/۲۵۶ طبع دار طعارف) میں اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

کے بینہ کو ہر حال میں فوقیت دی جائے گی، یہی شرع، اہل شام، شعیب، حکم و ابو جہید کا بھی قول ہے، فرمایا: یہی اہل مدینہ کا بھی قول ہے، اور یہی حادوں سے بھی مروی ہے۔

قاضی نے اس کے امام احمد کی روایت ہونے سے انکار کیا ہے و فرمایا: اس صورت میں داخل کا بینہ قبول نہیں کیا جائے گا سب کو وہی قاعدہ دے جو اس کا یہ (قبضہ) دے رہا ہے، ایک ہی روایت ہے، اور جو لوگ اس قول کی طرف گئے ہیں ان کا استدلال اس بات سے ہے کہ مدعا علیہ کا پہلو رائج ہے، اس لئے کہ اصل اس کے ساتھ ہے، اور اس کی یقین مدعی کی یقین پر مقدم ہوگی، اور جب وہاں بینہ میں تعارض ہو تو جس پر اس کا قبضہ تھا اس پر قبضہ باقی رکھنا، اور اس کو مقدم کرنا، سب ہوگا، جیسا کہ اس صورت میں ہوتا جب وہاں میں سے کسی کے پاس بینہ نہ ہو، حضرات حادیہ کی حدیث اس پر دلالت کر رہی ہے، اس سے کہ اس کا بینہ صرف اس کے قبضہ کی وجہ سے مقدم یا گیا ہے۔

۱۱- مدعی کے بینہ کو فوقیت دینے کے لئے بن کریم علیہ السلام کے اس قول سے استدلال کیا گیا ہے: "البیضاء علی المدعی و لیس علی المدعی عیبہ" (۱) (بینہ مدعی پر لیس مدعا علیہ پر ہوگی) تو آپ سے جس بینہ کو مدعی کی جست میں مقرر فرمایا ہے، لہذا مدعا علیہ کی جست میں کوئی بینہ ہونی نہیں رہے گا۔

اور اس لئے بھی کہ مدعی کا بینہ ریا و قاعدہ ۱۰ ملا ہے، لہذا اس کے بینہ کو تحصیل کے بینہ پر فوقیت دینے کی طرح ہی اس کو مقدم رکھنا، جب ہے۔

اس کا قاعدہ ریا و ۱۰ یوں ہے کہ وہ ایک ایسی چیز ثابت کرتا ہے جو نہیں تھی، و مگر کا بینہ ۱۰ ایک ایسی غلطی کی چیز کو ثابت کرتا ہے جس پر اس کا قبضہ دلالت کر رہا تھا، لہذا اس سے اس کی ثابت کی تخریج (فقہ ۱۰) میں گذر چکی ہے۔

کا قاعدہ نہیں یوں، اور اس لئے بھی کہ طبیعت کی شہادت کی بنیاد قبضہ و تصرف کا مشاہدہ بھی ہو سکتا ہے، اس لئے کہ بہت سے اہل علم کے نزدیک یہ جائز ہے، لہذا بینہ صرف خالی قبضہ کے مرتبہ میں رہ گیا، لہذا مدعی کے بینہ کو اس پر فوقیت دی جائے گی جیسے کہ اسے قبضہ پر فوقیت دی جاتی ہے جیسے کہ فرات کے اوہ و وصل کے اوہ و ہوں پر مبنی ہوں تو ان دونوں پر (اس فرقی کو ہوں کو) امتیاز نہیں رہتا۔

سب کی آدمی کے قبضہ میں بکری ہو، اور ایک آدمی دعویٰ کرے کہ ایک سال سے وہ اس کی ہے، اور اس پر بینہ قائم کر دے، اور جس کے ہاتھ میں ہے وہ دعویٰ کرے کہ وہ کئی سال سے اس کے قبضہ میں ہے، اور اس پر بینہ قائم کر دے تو بغیر کسی اختلاف کے بکری مدعی کی ہوگی، اس لئے کہ اس کا یہ اس کے لئے ملک کی شہادت اے رہا ہے، اور داخل کا بینہ خاص قبضہ کی شہادت اے رہا ہے، لہذا وہاں کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے، اس لئے کہ اس طور سے وہاں کے درمیان تطبیق ممکن ہے کہ قبضہ غیر ملک پر ہو، لہذا ملک کا بینہ ملی ہوگا، اور اگر بینہ شہادت اے کہ وہ دو سال سے اس کا مالک ہے تو دونوں ترجیحات میں تعارض ہو جائے گا، چنانچہ داخل کے بینہ کی جست سے خارج کو فوقیت ہے، اور اگر بینہ خارج کا بینہ ہے، لہذا اس میں وہ راہیں ہیں: ایک یہ کہ خارج کے بینہ کو فوقیت دی جائے گی، اور امام ابو حنیفہ کے سامعین کا بھی یہی قول ہے، دوسری روایت یہ ہے کہ داخل کے بینہ کو فوقیت دی جائے گی، یہی امام ابو حنیفہ و امام ثانی کا بھی قول ہے، اس لئے کہ وہ ایک اضافہ پر مشتمل ہے (۲)۔

### حقوق اللہ میں دلائل کا تعارض:

۱۲- شرعاً یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ مدعو جو اللہ تعالیٰ کا حق ہیں شہادت سے ساقط ہو جاتی ہیں، لہذا جب مثلاً زنا کی طرح کے کسی

### تعارض ۳۳

کوئی، یہ کہ قوف عرفات میں وہاں کے ساتھ تھیں وہاں سے ان نے ان کو عید کی نماز پڑھانی تھی۔ اس لئے کہ وہ وہیں کے برخلاف ان پر اس کا معاملہ مشتبه نہیں ہوتا۔

گواہوں کی تعدیل اور جرح کا تعارض:

۳۳۔ شاہد میں عدالت کا اعتبار اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اسی لئے گرفتاری مخالف اس بات پر راضی ہو جائے کہ قاضی کے قول کے ذریعہ اس کے خلاف فیصلہ سنا دیا جائے تب بھی اس سے فیصلہ کرنا ناجائز ہے۔ اور عدالت اور جرح دونوں میں سے ہر ایک صرف دو آدمیوں کی شہادت سے ثابت ہوتی، برخلاف امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے چنانچہ ان کے نزدیک تعدیل و جرح ایک کی گواہی سے ثابت ہو جائے گی۔ اور اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ دونوں یہ شہادت ہیں یہ اخبار (خبر وینا) تو جمہور کے، ایک شہادت ہیں اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے، ایک اخبار ہیں، لہذا خفیہ تزیید میں ایک کافی ہوگا اور عدالت تزیید میں شہادت کا سبب چاہئے۔

تو اگر آدمی شاہد کی تعدیل کریں اور وہ اس کو مخرج قرار دیں تو خفیہ، منافعیہ اور متبادلہ کے نزدیک جرح دلی ہے، مالکیہ کا بھی ایک قول یہی ہے، ان حضرات کا استدلال اس بات سے ہے کہ جرح کرنے والے کے ساتھ ایسا اضافی ظلم ہے جو تعدیل کرنے والے پر پوشیدہ رہ گیا، لہذا اس کو مقدم رکھنا واجب ہو گیا، اس لئے کہ تعدیل شہادت اور محرمات سے بچنے کو مثال ہے، اور جرح کرنے والا اس شخص میں شک اور محرمات کو ثابت کر رہا ہے، اور اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے اور اس لئے کہ جرح کہہ رہا ہے کہ میں نے اس کو ایسا کرتے دیکھا، اور تعدیل کرنے والے کا استدلال یہ ہے کہ اس نے

مغل پر حمل بینہ قائم کیا جائے اور ایک دوسرا بینہ چاہے اس سے کم درجہ کا ہی ہو نہ ہو، اس سے معارض ہو جائے اور اس مغل کے نہ ہونے پر ولایت کرے تو سے نوقت دلی جائے لی، اور اس کی بنیاد بنی کرم علیہ السلام کا یہ رشا ہے: "ادروا الحدود بالشہادات ما استطعتم" (۱) (جہاں تک ہو سکے شہادت سے حد کو رفع کرو) بلکہ حسب کہتے ہیں: اگر اس پر حد ثابت کرنے والا بینہ قائم کیا جائے اور بغیر بینہ کے وہ کی شہاد ہوئی کرے تو حد ساتھ ہو جائے گی (۲)۔

مالکیہ کے یہاں تفصیل ہے فرماتے ہیں: اگر ایک بینہ شہادت دے کہ قتل کی حالت میں اس نے زنا یا ہے اور دوسرا شہادت دے کہ وہ مجھوں تھا تو اگر اس کی انجام دہی (یعنی عوی) اس محل میں ہو کہ وہ قاتل ہے تو قتل کا بینہ مقدم ہوگا، اور اگر اس کی انجام دہی اس حال میں ہو کہ وہ مجھوں ہے تو جنوں کا بینہ مقدم ہوگا، اور اس صورت سے ترجیح کے سلسلہ میں شہادت حال کا اعتبار کیا ہے۔

ابن اللہ، کہتے ہیں: رویت کا وقت معتبر ہوگا نہ کہ انجام دینے کا، اور انہوں نے ظاہر حال کو معتبر نہیں مانا، اور اس اتمام سے ریائی کا ثبات منقول ہے، چنانچہ اگر ایک بینہ قتل یا زنا یا رہا کی شہادت دے اور دوسرا بینہ اس بات کی کہ وہ در در جگہ میں تھا و قتل وغیرہ کا بینہ مقدم ہوگا، اس سے کہ وہ ایک ریائی کو ثابت کر رہا ہے، اور اس سے حد کا نفع نہیں ہوگا، جنس کہتے ہیں: الا یہ کہ جمعیہ جیسے جان وغیرہ

(۱) حدیث: "ادروا الحدود بالشہادات ما استطعتم" کی روایت امام ابو حنیفہ نے اپنی سند (۳۹ طبع لا میل) میں کی ہے بخاری نے سند ابو حنیفہ اور ابن عدی کی طرف اس کی نسبت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمارے شیخ نے فرمایا: اس کی سند میں غیر معروف رووی ہے (المقاصد الجملہ نمبر ۳۶ طبع دار لکھنؤ)۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۵۰، حلیہ بغیر اعلیٰ علی الجہاج ۷/۳۱، ابن

### تعارض ۱۳

اگر یہ امر سچی مجلسوں میں ہوا ہو تو جرح کی شدت کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا، اس لئے کہ وجہ طعن کے علم میں بڑھ کر ہے۔  
اور اگر دونوں مجلسوں کے درمیان بعد ہو تو آخری تاریخ والے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا، اور اس پر محمول کیا جائے گا کہ وہ عادل تھا۔ پھر فاسق ہو یا یا فاسق تھا پھر بدھ تھا یا الایہ کہ تہ رجحان کا کرتے وقت دو مقام کی حد است و الا ہو تہ رجحان کا بد مقدم ہوگا اس لئے کہ اس میں زیادتی ہے (۱)۔

اسلام پر باقی رہنے اور ارتداد پیدا ہو جانے کے احتمال کا متعارض ہونا:

۱۳- اس بارے میں فقہاء مذہب کا کسی ایک حکم پر اجماع نہیں ہے، اور اس کے بارے میں زیادہ وسعت و کثرت مسلک حنفیہ کا ہے، اس نے کہ دہر مانتے ہیں: آدمی کو ایمان سے صرف اس چیز کا انکار ہی نکالے گا جس نے اسے اسلام میں داخل کیا ہے، پھر جس چیز کے بارے میں یقین ہو کہ ارتداد ہے اس میں ارتداد ہی کا فیصلہ کیا جائے گا، اور جس کے ارتداد ہونے میں شک ہو اس میں ارتداد کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ بہت شدہ اسلام شک سے زائل نہیں ہوگا، اور اسلام بلند ہوتا ہے، اور عالم کے پاس جب یہ معاملہ طے پایا جائے تو اسے اہل اسلام کی تکفیر میں جلدی نہ کرنا چاہئے، جبکہ اسلام کو ثابت کرنے میں تساہل سے کام لیا جاتا ہے اور اسی لئے مکہ کے اسلام کو صحیح مانا جاتا ہے، اور ابن عابدین نے صاحب "الفتاویٰ الصغریٰ" سے ان کا قول نقل کیا ہے: عمر ایک بڑی سنگین چیز ہے، لہذا جب کوئی مسلم عمر لی روایت پائی جائے تو میں مومن کو کافر نہیں قرار دوں گا، اور حنفی کتابوں میں ہے: جب مسئلہ میں عمر ثابت کرنے والی ہو وہ

ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں، اور انہوں کا چاہنا ہوتا ہے، اور انہوں کے قول میں تطبیق اس طور پر ممکن ہے کہ تہ رجحان کرنے والے نے اس کو نہا کرتے دیکھا ہو، اور تعدیل کرنے والے نے نہا کرتے نہ دیکھا ہو، لہذا وہ تہ رجحان ہوگا، ثامیہ و حنابلہ کے نزدیک تہ رجحان میں سبب کا ذکر نہ ضروری ہے، اور تعدیل میں انہوں نے سبب ذکر کرنے کی شرط نہیں لگائی ہے، اور حنفیہ کے نزدیک تہ رجحان نہا مجروح شاہد کے بارے میں کہے گا: "واللہ اعلم" (اللہ زیادہ بہت جانتا ہے) اور اس پر اضافہ نہیں کرے گا اس لئے کہ اس کا مستحق بیان کرنے میں اس کی بے آمردنی کرنا ہے اور ہمیں مسلمان کی پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے، یہ ساری تفصیل اس صورت میں ہے جب قاضی کو ہوں کا حال نہ جانتا ہو، کیونکہ اگر وہ جانتا ہو تو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا (۲)۔

مالک کہتے ہیں: اگر دھرد کو اس کی تعدیل کریں اور وہ دہرے اس پر تہ رجحان کریں تو اس کے بارے میں "قول تہ رجحان ایک قول یہ ہے کہ وہ اس کے درمیان تسلیم محال ہوئے کی وجہ سے وہ اس میں سے زیادہ عادل کے قول پر فیصلہ کیا جائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ تہ رجحان کرے، لی کو ہی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا، اس لئے کہ تہ رجحان کے کو ہوں سے تعدیل کے کو ہوں پر اضافہ کیا ہے، اس لئے کہ حد است کے بر خلاف تہ رجحان کی چیزیں پوشیدہ ہوتی ہیں، لہذا ان پر تمام لوگ مطلع نہیں ہوتے۔

ورنہ کے یہاں تفصیل ہے فرمایا: اگر وہ دونوں بینہ ایک ہی مجلس میں ہی چیز کے کرے میں اختلاف ہو، جیسے ایک بینہ کا دعویٰ ہو کہ اس نے حد است میں یہاں یا وہاں بینہ بتاے کہ ایسا نہیں ہو تو دونوں میں سے جو زیادہ عادل ہو اس کے مطابق فیصلہ ہوگا، اور

میں ۹۵ م، قلیوں، وغیرہ ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶۔

(۱) تجرۃ لکام ۱/ ۳۳۳۔

## تعارض ۱۵-۱۷

ایک ہی فعل میں طر و باحت کا تعارض ہو جانے تو نظر (منع) کو فوقیت دی جائے گی۔

ان وجہ سے اگر حیوان کی ولادت ماکوں، مرغیہ ماکوں، دونوں سے ہو تو اس کا کھانا حرام ہوگا اور احرام والا شخص اگر اس کو دیکھ کر، سکاؤ تو حرام کو غلبہ دلاتے ہوئے اس پر حرام ہوگا۔

انہیں قواہد میں سے یہ بھی ہے کہ اگر جب اور منظور (ممنوع) میں تعارض ہو جائے تو وہاں کو فوقیت دی جائے گی جیسا کہ جب مسلمانوں کے مردے کفار کے مردے سے مل جائیں تو سب کو غسل دینا ہر مار پر حرام واجب ہوگا، اسی طرح شہداء کے غیر شہداء سے مل جانے کا مسئلہ ہوگا، اگر چہ شہداء کو نہ غسل دیا جاتا ہے، نہ اس پر نماز پڑھی جاتی ہے، البتہ اس پر نماز کی نیت (اس طرح) کرے گا کہ بڑھیکہ، دشمنیہ ہو، عورت اگر سلام لائے تو اس پر، والسلام کی طرف بھرت کرنا واجب ہوگا اگر چہ تنہا سفر کرے، اگر چہ اس کا تنہا منہ کرنا، راجل حرام ہے، اگر کھانکار نے میں مصلیٰ کو اس وقت معذور قرار دیا جائے گا جبکہ اس پر واجب قراعت دشوار ہو رہی ہو۔

۱۷- قواہد میں سے یہ بھی ہے کہ اگر دو واجبات میں تعارض ہو جائے تو ان میں ریاہد کو قواہد کو فوقیت دی جائے گی، چنانچہ فرض میں کوئی من کفایہ پر فوقیت دی جائے گی، اگر کعبہ کے روبرو طواف کرنے والا نماز جنازہ کے لئے پناہ خواہ قطع میں کرے گا، اگر جنازہ اور جمعہ اصحاب ہو جائیں، وقت تک ہو تو جمعہ کو مقدم رکھ جائے گا، ورنہ میں سے ہے کہ صحیح قول کے مطابق، الدین کو یہ اختیار نہیں کہ ولاد کو حج فرض سے روکیں، برخلاف جہاد کے، یوں کہ جہاد، الدین کی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہوگا، اس سے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض میں ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے، فرض میں مقدم ہے۔

ہوں ورنہ ایک وجہ اس سے مانع نہیں رہی ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ مسلمان کے ساتھ حسن چلن کرتے ہوئے اس وجہ کی طرف مائل ہو جو تکفیر سے مانع ہو والا یہ کہ جب وہ موجب نذر اور وہ کی صراحت کرے تو تاویل اس کے سے مفید نہیں ہوتی، اور جس چیز میں غر اور عدم غر دونوں کا احتمال ہو اس سے دائر نہیں ہوگا، اس لئے کہ غر کی برتری آخری وجہ کی بنا ہے اس کا تقاضا ہے کہ عدم بھی آخری وجہ ہو، عدم غر کے احتمال کے ساتھ عدم پنی تنہا کو نہیں پہنچا، اور یہ بات طے شدہ ہے کہ کسی سے مسلمان کی تکفیر نہیں کی جائے گی جس کے حکام کو کسی دھمے عمل پر محمول کرنا ممکن ہو یا جس کے کفر میں اختلاف ہو چاہے ضعیف رہے یا ہی میں یوں نہ ہو (۱)۔

۱۵- دوسرے مسائل کے فقہاء بھی کہتے ہیں کہ جب عدم قتل کا تقاضا کرنے والی کوئی دلیل یا قرینہ قائم ہو جائے تو اس سے فوقیت دی جائے گی، ورنہ مانتے ہیں، اگر اسلام لائے پھر جلدی مرتہ ہو جائے اور کعبہ میں تنگی، ثوب دینا، ان کی وجہ سے مسلمان ہو، تھا اور اس کا مذہب ظاہر ہو تو اس کا عند رقبہ لے کرے میں مالکیہ کے یہاں، قولی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی فقہاء، اے قارص کے کچھ قواہد بیان کئے ہیں، اور قواہد اگرچہ فقہ کے مقابہ میں اصل فقہ سے ریاہد قریب ہیں، لیکن چونکہ ان پر کچھ فقہی مسائل مرتب ہوئے ہیں، اس لئے ان کا ذکر کیا یہاں مناسب ہے (۲)۔

ایک ہی فعل میں حکام کا تعارض:

۱۶- ان قواہد میں سے جن کو زکشی نے بیان کیا ہے یہ بھی ہے کہ اگر

(۱) ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۸۵۔

(۲) تہذیب الکلام ج ۲ ص ۴۵۰، قلیوبی وغیرہ، ۱۷۶۳، شرح ختمی لا رادوت

## تعارض ۱۸-۲۰

۱۸- اگر وہ نصیبتوں میں تعارض ہو جائے تو ان میں سے افضل کو فوقیت دی جائے گی، چنانچہ اگر جمعہ کے لئے بغیر غسل کے سویرے جانے اور غسل کے ساتھ تہہ سے جانے میں تعارض ہو جائے تو ظاہر یہ ہے کہ غسل کا حصول اولیٰ ہوگا، اس لئے کہ اس کے وجوب میں اختلاف ہے، یہ سب شافعیہ کا مسلک ہے (۱)۔

۱۹- ظہر و بابت میں تعارض کے تھوڑے کی فروع میں سے دو صورت ہے جب دو ایسی دلیلوں میں تعارض ہوتی ہو جن میں سے ایک تحریم کی متقاضی ہو اور دوسری بابت کی تو تحریم مقدم ہوگی، اور اہل اصول نے اس کی تفصیل بحث کو مقدم کرنے سے کی ہے اس لئے کہ اگر بابت کرنے والی دلیل کو مقدم یا جائے تو بحث کا ٹکرا لایا جائے گی، اس سے کہ شیعہ میں اصل بابت ہے تو اگر صحیح (مباح کرے) دلیل (دلیل) کو مقدم کر دیا جائے تو حرم (حرام قرار دینے) دلیل (بابت اصلہ کی مانع ہوگی، پھر صحیح سے منسوخ ہوگی، اور اگر حرم کو مانع قرار دیا جائے تو وہ صحیح کی مانع ہوگی اور اس نے اصل کے موافق ہونے کے سب سے پہلے کو مستثنیٰ میں یا تھا، اسی لئے حضرت عثمان نے جب ان سے ملک یمن سے دو بہنوں کو اکٹھا کرنے کے سلسلہ میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: ایک آہٹ دونوں کو حلال کر رہی ہے اور ایک آہٹ دونوں کو حرام کر رہی ہے، اور تحریم ہم کو ریا و محبوب ہے، ملازم ہوتے ہیں: تحریم زیادہ محبوب اس لئے ہے کہ اس میں ترک مباح ہے، نہ کہ حرام سے جتناب اور یہ اس کے برعکس ہے (۲)۔

۲۰- تعارض ہی کی قسم میں سے یہ بھی ہے کہ ۱۰۰ اصولوں میں تعارض ہو، اسی صورت میں دونوں میں سے ریا و درانچ پر عمل پایا جائے گا، اس سے کمرچ کی وجہ سے اس میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

اس کی ایک صورت یہ ہے کہ جب لشکر کا کوئی آدمی کسی مشرک کو لالچے، شرک، عوی کرے کہ مسلمان بنے اس کو ماں دی ہے، اور وہ انکار کرے تو اس میں دو روایتیں ہیں: ایک یہ کہ انکار کا انکار کرنے میں مسلمان کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ اصل انکار کا نہ ہونا ہے، دوسری روایت یہ ہے کہ قول مشرک کا معتبر ہوگا، اس لئے کہ خوب میں اصل ممانعت ہے لہذا یہ کہ بابت کا مشین ہو جائے، اور یہاں اس میں شک ہو گیا ہے، اور اس میں تیسری روایت بھی ہے کہ دونوں اصولوں میں سے ایک کو اس کی موافقت کرنے والے ظاہر کے ذریعہ ترجیح دے، دونوں میں سے مات اس کی معتبر ہوگی جس کی چٹائی پر جان کی بابت ہو (۱) اور اگر یمن میں حث (قسم توڑنے) اور بر (پوری کرنے) میں اختلاف ہو جائے تو حث کو بر پر فوقیت دی جائے گی، چنانچہ جو کسی چیز کے کرنے یا اس کے وجوہ پر قسم کھائے، سے حادث قرار دیا جائے گا یہاں تک کہ فعل واقع ہو جائے تو قسم پوری ہو جائے گی، اور مائلہ کے یہاں حث اس وجود سے ہو جاتی ہے، اور نہ صرف اصل وجود سے ہوتی ہے، چنانچہ جو قسم کھائے کہ وہ روٹی کھائے گا تو قسم پوری روٹی کھالینے سے ہی پوری ہوگی، اور اگر قسم کھائے کہ روٹی نہیں کھائے گا تو اس کے بعض حصہ کے کھانے سے حاث ہو جائے گا (۲)۔

امام غزالی "المستصفیٰ" میں تحریر فرماتے ہیں: ایک جماعت اس طرف مائل ہے کہ خاص عام میں تعارض ہوتا ہے، اور وہ ایک دوسرے کو دفع کرتے ہیں، چنانچہ ہوتا ہے کہ خاص سابق ہو، معمول کے راہ سے عام اس کے بعد، اور ہوا ہو، اور اس نے خاص کو منسوخ کر دیا ہو، اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عام سابق ہو، اور اس سے عموم کا قصد یا گیا ہو،

(۱) التوحید لابن رجب ۵۳۵ ۵۳۸

(۲) التواہین لکھنؤ ۱۵۹ ۱۵۸ مع کردہ کتاب العربیہ و ت۔

(۱) المستوفی التوحید لکھنؤ ۱۵۹ ۱۵۸ مع کردہ کتاب العربیہ و ت۔

(۲) الاشواق لکھنؤ ۱۵۹ ۱۵۸ مع کردہ کتاب العربیہ و ت۔



## تعارض ۲۱

پھر پ بعد کے خاص لفظ سے عموم منسوخ ہو گیا ہو، چنانچہ مثال کے طور پر رقبہ (غلام، باندی) کا عموم، جب بھی اس سے عموم مراد یا جائے اس بات کا متقاضی ہے کہ کافر غلام یا باندی کا آزاد کرنا بھی کافی ہو، ورنقبہ کے ساتھ ”مومنہ“ کی قید اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کافر غلام یا باندی کو آزاد کرنا کافی نہ ہو، لہذا دونوں میں تعارض ہے۔ اور جب شہد اور بیاب و دہوں کا مکاب ہے تو زیارتی شہ کے بجائے بیابان پر سے بیابانوں سے جاتا ہے؟ اور خاص کے ذریعہ عام پر قطعی حکم یوں لگایا جائے؟ ہوتا ہے کہ عام ہی متاثر ہو جس سے عموم کاربہر نہ آیا ہو اور خاص اس سے منسوخ ہو قاضی نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ہمارے بڑے ایک صحیح حاس کو فوقیت دینا ہے اور چہ قاضی نے جو کچھ بیان کیا ہے ممکن ہے، مین سن کی صورت میں یہ حکم نکالے کی ضرورت ہوگی کہ ”رقبہ“ میں کافر رقبہ داخل تھا، پھر اس سے خارج ہو تو یہ محض وہم و امکان کی بنا پر لفظ میں کسی مفہوم کے شامل ہونے پھر اسے نکالے جانے کا حکم لگانا ہوگا، اور لفظ عام کے ذریعہ خاص کو مرد و لیما غالب اور معتاد ہے بلکہ وہی اکثر ہے، اور سنہ کی طرح ہے، لہذا محض امکان کی بنا پر اسے ماننے کی کوئی صورت نہیں ہے، ورنہ بے جوہر بیان کیا ہے صحیح اور ناہمین کے طریقہ عمل سے اس کی شبہات و اثرات سے ملتی ہے، اسی لئے وہ لوگ خاص کے ذریعہ عام پر برہت حکم لگاتے تھے اور تاریخ یہ تقدم، تاثری طلب میں مشغول نہیں ہوتے تھے (۱)۔

وثرنا طریقہ پر کہا گیا ہے کہ مفہوم کے طریقہ پر تخصیص کی جائے گی، اس سے کہ رجال کا مفہوم، دہوں کے قتل کا متقاضی ہے، تو جب دونوں میں منافات نہ ہو اور دونوں میں سے کسی کو اس کے تعلق میں مخصوص کرنے والی مناسبت ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(۱) المستمل ۲/ ۱۰۵، ۱۰۳ طبع دارالاصحیہ۔

”حُرْمَتُ عَلَیْکُمُ الْحَبْدُ“ (۱) (تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار) اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”لَا تَقْتُلُوا الضَّیْدَ وَ سَمَ حَرْمَہُ“ (شکار کو موت مار سب کہ تم حیات حرام میں ہو) وخرم کو شکار یا مردار کھانے کی مجبوری ہو جائے تو لہام مالک کے برابر ایک مردار کھ لے گا اور شکار چھوڑا، لگا اس لئے کہ، دونوں ہی شرچہ حرام ہیں لیکن شکار کی حرمت کو احرام سے مناسبت ہے، اور اس کا وہ مفید جس پر نہیں کی بنیاد ہے، صرف احرام ہی میں ہے، ورنہ مردار کھانے کا مفید تو وہ عام حکم ہے، خاص طور پر احرام سے اس کا تعلق نہیں ہے، ورنہ سب جب کہ کسی عام حکم یعنی اس کا مردود ہونا، وجہ سے ہے تو اس کے ور احرام کے خصوص کے درمیان کوئی تنازعہ ہوگا نہ تعلق، اور اخص منافی زیادہ اجتناب کے لائق ہے۔

اور اسی قبیل سے ہے کہ جب مصلی سوائے نجس یا ریشمی کپڑے کے کوئی دوسرا ستر کپڑا نہ پائے تو وہ ریشمی کپڑے میں نماز پڑھے گا اور جس کپڑے کو نہ کرے گا، اس لئے نہ نجاست کا مفید نماز کے ساتھ خاص ہے، برخلاف ریشم کے مفید کے کہ اس کا خاص نماز سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دونوں کے درمیان کوئی منافات نہیں ہے۔

یہاں اس کا مفید پر مرتب ہونے والی دوسری بہت سی مناسبات بھی ہیں جن کی طرف اصول فقہ اور فقہ کے جواب کی طرف رجوع کیا جائے۔

### اصل اور ظاہر کا تعارض:

۲۱- اصل سے مراد ”بقاء ماکان علی ماکان“ (چیز کا اسی حالت پر باقی رہنا ہے جس پر ہو تھی) ہے، اور ظاہر سے مراد وہ ہے جس کا واقعہ بخارج ہو۔

(۱) سورۃ مائدہ ۳

(۲) سورۃ مائدہ ۹۵

## تعارض ۲۱

تو صل فہم کا یہی ہونا ہے، اسی لئے وہمہ کے مشغول ہونے کے بارے میں ایک کوادق کوئی قبول نہیں کی گئی، اور اسی لئے اصل سے موافقت کی وجہ سے قول مدعا علیہ کا مستحکم مانا گیا اور اصل کے مخالف دعویٰ کی وجہ سے بینہ مدعی پر لازم ہوا، چنانچہ سب تکبر و درعصب سرود سماں کی قیمت میں دونوں کا اختلاف ہو جائے تو قول تاویل دینے والے کا معتبر مانا جائے گا اس لئے کہ اصل یہ ہے کہ جو اس کے قول سے زیادہ ہے اس سے وہمہ کی ہے اور اگر یہ چیز یا حق کا اثر رُکے تو اسی چیز سے اس کی قیہ قبول کر لی جائے گی جس کی قیمت ہو، چنانچہ قسم کے ساتھ قول اثر رُکے والے کا معتبر ہوگا، یہ قاعدہ حنفیہ کا مسلک ہے، اور مالک کے یہاں بھی یہی حکم ہے<sup>(۱)</sup> اور شافعیہ و حنابلہ کے یہاں بھی بینہ سے ثابت ہونے والے ظاہر کو مقدم رکھنے میں یہی حکم ہوگا۔

اور شافعیہ کے یہاں بینہ کے علاوہ سے ثابت ہونے والے میں تفصیل ہے، اس سے کہ وہ کہتے ہیں کہ اصل کو قطعی طور پر ترجیح دی جائے گی اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ اس سے خبر، احتمال متعارض ہو، جس میں باجمہ ظاہر کو ترجیح دی جائے گی اس کا ضابطہ یہ ہے کہ اس کا متن، شرعی طور پر قائم کسی سب پر ہو جیسے کہ دعویٰ میں شہادت اصل، روایت وریہ سے متعارض ہو، اور جیسے شہاد کا قبول وقت کی خبر، یا، اور جس میں قول، صبح کے مطابق صل کو ظاہر پر ترجیح دی جائے گی اس کا ضابطہ یہ ہے کہ احتمال کا استثناء سب ضعیف سے ہو، اس کی مثال دو چیز ہے جس کی نجاست کا یقین نہ ہو لیکن اس کے نجس ہونے کا کنگن ہو، جیسے عادی شربلی، قصابوں اور کفار کے کپڑے اور ان کے برتن، اور جس میں ظاہر اصل پر رائج ہوتا ہے، بایں طور کہ وہ قول اور منصب جب

ہو، جیسے جس کو نماز یا عبادات میں سے کسی اور کے حدنیت کے علاوہ کسی اور سے رکن کے چھوڑنے کا شک ہو جانے تو مشہور یہ ہے کہ موثر نہیں ہوگا۔

اور اگر اس کی طرح متبادل اس ظاہر کو نوبت دیتے ہیں جو محنت ہو اور جس کو قبول کرنا شرعاً واجب ہو جیسے صل پر شہادت کو مقدم کرتے ہیں، اور اگر ظاہر اس طرح کا نہ ہو اس طور پر کہ اس کا متن، عرف، عاسب، عادت قرآن یا طلبہ ظن وغیرہ ہو تو کبھی تو صل پر عمل کیا جائے گا، اور ظاہر کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، اور کبھی پر عمل کیا جائے گا اور اصل کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، اور کبھی مسئلہ میں اختلاف ہو جاتا ہے تو یہ چار اقسام ہیں:

(۱) جس میں شرعی حجت کی وجہ سے اصل پر عمل ترک کر دیا جائے گا، اور یہ (حجت شرعی) اس شخص کا قول ہے جس کے قول پر عمل واجب ہوتا ہے، جیسے مدعی علیہ کا ذمہ مشغول ہونے پر، یا اس اشخاص کی شہادت، اور جیسا کہ رُکے چنا ہے، یہ فقہاء کے مابین جماعتی مسئلہ ہے۔ (۲) جس میں اصل پر عمل یا جائے گا اور ظاہر کی قرآن وغیرہ کی طرف التفات نہیں یا جائے گا، اس کی مثال جیسے شہاد کے ساتھ طویل عرصہ تک رہنے کے بعد بیوی دعویٰ کرے کہ سے شہاد سے واجب نفقہ نہیں، اور اسباب کے رد، ایک قسم کے ساتھ عورت ہی کی بات معتبر ہوگی، اس لئے کہ اصل اسی کے ساتھ ہے، حالانکہ عادتاً ایسا ہونا بہت مشکل ہے، اور شیخ فقی الدین بن تیمیہ نے عادت کی طرف رجوع کرنے کو اختیار کیا ہے، اور مختلف فیہ مسائل کے یک قول کے طور پر اس کی ترجیح کی ہے۔

(۳) جس میں ظاہر پر عمل کیا جائے گا اور اصل کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، جیسے کہ نماز یا اس کے علاوہ دوسری عبادت سے فراغت کے بعد اس کے کسی رکن کے چھوڑنے کا شک ہو جائے تو

(۱) لاشہ و الظاہر لابن نجیم رحمہ اللہ، ۲۳، التواہین المکرمہ لابن جزیری رحمہ اللہ، ۱۹۸،

لاشہ و الظاہر لمبارک و طری، ۳۶، التواہین ۳۳۹۔

## تعارض ۲۲

”ووضع يده على جبهته و أمرها على أنفه، وقال هـ  
واحد“ (آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور تاک پر بھیج دیا،  
اور فرمایا: یہ ایک ہے) تو یہ روایت پہلی روایت کی تفسیر کر رہی ہے،  
قرطبی کہتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے پیشانی اصل ہے اور تاک پر  
جدو کرنا مانع ہے۔

ابن قیم العید کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ اس کا مصلب یہ ہے  
کہ دونوں کو ایک عضو کی طرح قرار دیا گیا اور نہ حصہ نہ ٹھہر جاتے،  
فرمایا کہ یہ محل نظر ہے۔ اس لئے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تاک پر  
جدو کر کے اکتنا یا جائے فرمایا: یہ بات یہ ہے کہ یہ پیشانی کے  
تذکرے سے متعارض نہیں ہے، اور اگر اس بات کو ایک عضو کی  
طرح ماننا منہج ہو تو یہ تسمیہ اور عبارت میں ہوگا، نہ کہ اس حکم میں جس  
پر جو حکم بھی ہے۔

اسی طرح اشارہ مشارالہ کو متعین نہیں کر رہا ہے، اس لئے کہ  
عبارت کی وجہ سے دو پیشانی سے متعلق ہے، لہذا جب وہ پیشانی سے  
قریب ہے تو ممکن ہے کہ پوری طرح مشارالہ کو متعین نہ کرے،  
یعنی عبارت تو وہ اپنی وصف کردہ جگہ کی تعیین کر رہی ہے، لہذا اس کو  
مقدم رکھنا اولیٰ ہے، اور پیشانی کے بعض حصہ پر اکتنا کرنے کا جو  
ذکر کیا ہے بہت سے تافہیہ اسی کے قائل ہیں، پھر فرماتے ہیں:  
ابن المذہب نے اس پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے کہ تہماک پر جدو کرنا  
کافی نہیں ہوگا، اور جمہور اس طرف گئے ہیں کہ تہماک پیشانی پر (جدو  
کرنا) کافی ہے۔

اوزائی، اسحاق اور مالکیہ میں سے ابن حبیب وغیرہ سے مروی  
ہے کہ دونوں کو جمع کرنا واجب ہے، اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

حنفیہ کہتے ہیں: جب سر میں کسی چیز کی طرف اشارہ ہو اس کی  
عبارت جمع ہو جائے تو اصل یہ ہے کہ مسکى جب مشرک لیتا ہے جس سے

شک کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا، اگرچہ اصل اس کا اواز نہ کرنا  
اور بری الذمہ نہ ہونا ہے، لیکن مطلقاً کے عبادات ادا کرنے سے  
ظاہر یہ ہے کہ وہ بدل و صورت میں واقع ہوں۔ لہذا اس ظاہر کو اصل  
پر ترجیح دی جائے، ورنہ امام احمد سے منصوص قول میں اس سلسلہ میں  
مفسوہ وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۴) جس میں ظاہر کو اصل پر ترجیح دینے پر اس کے برعکس  
کرنے میں اختلاف ہو، ورنہ عام طور سے ظاہر اور اصل دونوں کے  
قدیم و مرسلہ کی ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس کی شکوک میں  
مذکور کے کیچڑ کی طہارت ہے، امام احمد نے متعدد مقامات پر اصل  
اور وہ تمام عیوب کی پوری ہے کو ترجیح دیتے ہوئے صراحت کی ہے،  
اور ان کی ایک روایت میں ظاہر کو ترجیح دیتے ہوئے یہ بھی ہے کہ وہ  
بھس ہے، ورنہ صاحب ”المنہج“ میں ”ب“ ہی کو مذہب قرار دیا ہے (۱)۔

عبارت (لفظ) اور حسی اشارہ میں تعارض:

۲۲- مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ عبارت اشارہ پر مقدم ہوگی، ان کا  
استدلال اس بحث سے ہے جو ابن حجر نے حضرت ابن عباسؓ سے  
مروی ہے کہ کریم ﷺ کی اس حدیث کی شرح میں کی ہے: ”أمرت أن  
أسجد على سبعة أعظم: على الجبهة و أشار بيده على  
أنفه“ (۲) (مجھے سات بڑیوں پر جدو کرنے کا حکم دیا گیا ہے:  
پیشانی پر، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے تاک پر اشارہ کیا۔) اور  
انہوں نے اس حدیث کی شرح کے سلسلے میں حضرت ابن عباسؓ کی  
دوسری روایت کا حوالہ دیا ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے:

(۱) ”الاشعۃ“ ص ۱۳، ”الترغیب والترہیب“ لابن رجب قاعدہ (۱۵۹) ص ۳۳۸، ۳۳۹

(۲) حدیث: ”أمرت أن أسجد على سبعة أعظم: على الجبهة و أشار  
بيده على أنفه“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۴/۲۹۷ طبع التلخیص)  
کے ہے

## تعارف ۲۳

ہے، اور ان کے نزدیک عبارت شمار ہو پر مقدم ہے، اس سے کہ عبارت مقصد کو متعین کرتی ہے اور اشارہ بھی مقصد کو متعین نہیں کرتا (۱)۔

مثالیہ کہتے ہیں: سب اشارہ عبارت جمع ہوجا میں، اور دونوں کا تعلق مختلف ہو تو اشارہ مناسب ہوجاے گا چنانچہ ترکیبہ میں اس شخص رہے کے پیچھے نماز پڑھا ہوں اور معلوم ہو کہ وہ شخص عمر ہے تو اصح قول کے مطابق نماز صحیح ہو جائے گی، اور ترکیبہ اس حدیث عورت سے تمہاری شادی کی، اور اس کلام کے مدد و ہدایہ مام یہ تو یقینی طور پر (مقدم) صحیح ہوگا، اور اس میں ایک اور قول بھی منقول ہے، اور اگر کہتے ہیں نے اس لڑکے سے تمہاری شادی کی اور پٹی لڑکی کی طرف اشارہ یا تو ردیائی نے اشارہ پر عتاد کے اصحاب سے نکاح کی صحت نقل کی ہے، یہ قول حنفیہ کے مسلک کے موافق ہے۔

اور اگر کہتے ہیں نے تمہاری شادی اس عربی عورت سے کی اور وہ مجبی عورت تھی یا کہتے ہیں بڑھی عورت سے کی اور وہ جوان تھی یا اس کوری عورت سے کی اور وہ کالی تھی یا اس کے برعکس صورت ہو، اسی طرح نسب، صفات، بلندی، اور چستی کی صورت میں مخالفت ہو تو نکاح صحیح ہونے میں ہر قول میں اور ریا، و صحیح قول نکاح کا صحیح ہونا ہے۔

اور اگر کہتے ہیں نے آپ کے ماتھ پہ گھرچا، اور اس کی حد بندی کرے اور مردہ کی نعین میں غلطی کرے تو صحیح صحیح ہوں، اس کے برخلاف اگر کہتے ہیں نے آپ کے ماتھ پہ گھرچا جو نکاح محکمہ میں ہے اور اس کی مدیانی کی اور غلطی کر گیا تو صحیح درست نہیں ہوں، اس سے کہ اس احتیاط اشارہ پر ہے۔

اور اگر کہتے ہیں نے آپ کے ماتھ پہ کھوڑ چھا، اور وہ فخر انگا یا اس کے برعکس بیوہ ہو تو صحیح ہیں، اور یہاں صحیح بتاواں ہے، اور

ہو تو مقدم اشاریہ سے متعلق ہوگا، اس لئے کہ اشاریہ میں بالذات کسی موجود ہے اور وصف اس کے تابع ہے، اور اگر اس کی جنس کے خلاف ہو تو مقدم کسی سے متعلق ہوگا، اس لئے کہ کسی اشاریہ کے مشابہ ہے، اس کے تابع نہیں ہے، ورتبیہ تعارف رائے نے میں اشارہ سے بڑھا ہوا ہے اس سے کہ ترمیم وایت تعارف رائے ہے اور اشارہ سے ذات کا تعارف ہوتا ہے، چنانچہ جس نے اس بنیا، یہ کوئی نگینہ خرید کہ وہ بوقوت ہے، پھر معلوم ہوا کہ وہ شیئہ ہے، وایت مقدم نہیں ہوگا، اس لئے کہ جنس مختلف ہے، اور اگر اس بنیا، یہ کہ وہ درخت یا قوت ہو، پھر وہ سبز نکلا، تو اتحاد جنس کی وجہ سے مقدم مقدم ہو جائے گا۔

شرح کہتے ہیں: یہ اصول نکاح پنج احادہ اور تمام عقول میں متعلق عدیہ ہے، لیکن امام ابوحنیفہ سے کہ اشارہ اب کو ایک جس قرار دیا ہے، اب اس صورت میں مقدم اشاریہ پر مقدم ہو جائے گا، اور مرد مشابہ ہوگا جب "سہ" کے اس "کا" پر عورت سے شادی کی ہو اور شراب کی طرف اشارہ کیا ہو، اور اگر کسی حرام مام یا اور حلال کی طرف اشارہ یا تو قول صحیح میں عورت کو حلال چیز ملے گی۔

جہاں تک نکاح کا تعلق ہے تو "الحانیہ" میں فرماتے ہیں: کسی شخص کی ایک بی بی بی بی ہے جس کا نام عائشہ ہے اور عقد کے وقت والد سے کہتے ہیں بی بی بی بی فاطمہ کی تم سے شادی کی تو نکاح مقدم نہیں ہوگا، اور اگر عورت موجود ہو، والد کہتے ہیں بی بی بی بی فاطمہ کی تم سے شادی کی اور عائشہ کی طرف اشارہ کرے، مام میں غلطی کر جائے اور شوہر کہے: میں نے قبول کیا تو (مقدم نکاح) جائز ہوگا، کہ

۲۳-گزشتہ بحث سے واضح ہو گیا کہ اشارہ کو عبارت پر فوقیت ہے ترتیب صحیح میں ہیں جو صرف ناک پر جہد کے کافی ہونے کے قابل ہیں، اور جمہور کے روایک بجائے ناک کے تراپیائی پر جہد و مسا کافی

لاشہ و الاطراف لاسن حکیم ۱۳۸۸ھ

(۱) فتح الباری ۲/۲۹۶ طبع استغبرہ

## تعاظمیٰ

یہاں پر مقصد مالیت کے ختاف کو غلبہ دلا کر بظاہر کو صحیح قرار دیا گیا  
اور باقی میں اشارہ کو غلبہ دلا کر صحیح ہونے کو صحیح قرار دیا گیا اور اس وقت  
یہ صورت قائم رہے مستغنی ہے۔

## تعاظمیٰ

### تعریف:

۱- لغت میں تعاظمیٰ "تعاظمیٰ" کا مصدر ہے، بمعنی انسان کا چیز کو  
اپنے ہاتھ سے لینا، یہ عطر سے ماخوذ ہے، جو تناول (لینے) کے معنی  
میں ہوتا ہے (۱)، "اللہ تعالیٰ امر مانتا ہے: "فما دوا صاحبہم لتعاظمی  
فقطر" (۲) (چھ اسوں نے اپنے رفیق کو جیسا، سو اس نے اس پر ور کیا  
اور اس کو مالک بنا: ۱۵)، "اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ اس نے کانٹے کے  
اواز ارکولیا، اور اس کی تفسیر میں یہ بھی آیا ہے کہ اس نے پیاری کرپنے  
کے بعد فعل انجام دیا بایں طور کہ وہ اونٹنی کے لئے چھپ گیا، اور چنے  
تیر سے اس کو مار دیا، پھر اس کو اپنی گوار سے مارا، یہاں تک کہ اسے  
۱۵: ۱۵ (۳)۔

۲- اصطلاحی طور پر بیچ میں تعاظمیٰ اس کو "معاظمیٰ" بھی کہا  
جاتا ہے، یہ ہے کہ بات یا اشارہ کے بغیر خرید و بیچ کو لے لے کر  
بیچنے والے کو ٹھن دے، یا بائع بیچ بر حوالے مردہ سے ٹھن  
دے دے، اور تعاظمیٰ بیچ مردہ سے عوض، لے عوض میں ہوتی  
ہے (۴)۔

اور اس صورت سے چند صورتیں ملتی ہیں، انہیں میں  
سے ہے کہ اگر قسم کھا لے کہ اس بچہ سے بات نہیں کرے گا اور دیکھا  
ہوئے پر اس سے بات کی یا یہ قسم کھانی کہ یہ تازہ نہ سمجھو نہیں کھا لے گا  
اور جنگ ہوئے کے بعد سے کھا یا یا یہ قسم کھانی کہ اس گھر میں داخل نہ  
ہوگا اور پھر اس گھر کے میدان کی ٹٹل میں تبدیل ہو جانے کے بعد  
اس میں داخل ہوا تو صبح یہ ہے کہ حاشا نہیں ہوگا، اور اگر عورت سے  
اس سوئی پڑے پر طلع کیا اور وہ روئی ظاہر ہوئی، یا اس کے برعکس  
ہو تو صبح طلع کا نہ ہو جائے اور وہ ہر مشکل مصلحت کرے گا۔  
اس کے علاوہ اس قاعدہ پر مرتب ہوئے، مابقی صورتیں  
میں (۵)۔

یہ تعارض کے سلسلہ میں کچھ اصولی قواعد ہیں جن کو ان کے اوپر  
مرتب ہونے والے احکام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، رہا دلائل کے  
درمیان تعارض تو اسے اصولی ضمیر میں دیکھا جائے۔



(۱) لسان العرب مادة "معاظمیٰ"۔

(۲) سورۃ بقرہ ۲۹۷۔

(۳) تفسیر القرطبی ۷/ ۱۴۱، تفسیر الماری ۲۹۷، ۵۴۔

(۴) حاشیہ الدوسلی ۳۳۳، المکتبۃ النجاریہ بیروت۔

## تعاظمی ۲-۴

متحدہ غلط:

عقد:

۲- عقد سے مراد بیع کے حقوق ہیں جن میں سے کچھ کا اتمام انکشاف سے ہوتا ہے، یعنی ایجاب و قبول سے اور کچھ کا اتمام فعل یعنی تعاظمی سے ہوتا ہے (۱)۔

جملہ حکم:

تعاظمی سے بیع کرنا:

۳- تعاظمی سے بیع کے مفہوم ہونے کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، چنانچہ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ میں ثانیہ تعاظمی کے ذریعہ بیع کے جوڑ کی طرف گئے ہیں، اور ثانیہ کے یہاں نہ سب بخلاف اور اس کے معنی چیزوں کی صحت کے لئے صیغہ کو شرط قرار دینا ہے، اور ثانیہ کا ایک تیسرا قول معمولی چیزوں میں تعاظمی کے جواز کا ہے۔

اور بیع تعاظمی کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: یہ ہے کہ طرفین میں سے کسی کی طرف سے بات پیت یا اشارہ کے جبر تعاظمی مکمل ہو جائے، یہ حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کے نزدیک جائز ہے، اور مسلک (شافعی) کے برخلاف نووی نے جو رکوع تحریر کیا ہے۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ طرفین میں سے کسی ایک کی گفتگو سے تعاظمی کا تمام ہو جائے اور یہ دیکھ کر مکمل ہو جائے، مالکیہ اور حنبلیہ کے نزدیک یہ تعاظمی ہے، حنفیہ سے اس کو تعاظمی نہیں قرار دیا ہے (۲)۔

۴- اس قدر عقد تعاظمی کی مشروعیت کے استدلال میں کہتے ہیں کہ

(۱) المروق فی الفقہ لابن ہشام

(۲) حاشیہ ابن عابدین ص ۳۷ طبع اشراقیہ، حاشیہ المدنی ص ۳۵۳ اشرفی، حاشیہ ابن قدامہ ص ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵

## تعاظمی ۵-۶

تھا کہ جان لیں کہ آیا وہ صدق ہے، یا بدینہ؟ اور اکثر احادیث میں ایجاب و قبول منقول نہیں ہے، اور تعاضلی کے سو کچھ نہیں ہے، اور راضی کے ساتھ تفرق (جد ہو جانا) اس کی صحت پر دلائل کر رہا ہے، اور ایجاب و قبول اس مقولہ میں امر مشروط ہوتا ہے تو یہ دشوار ہوتا ہے اور مسلمانوں کے اندر مقولہ قاسم ہوتا ہے اور انشاء امور حرام ہوتے ہیں، اور اس لئے بھی کہ ایجاب و قبول کا مقصد راضی (بدینہ رضامندی) پر دلائل ہے، لہذا ایجاب ہی دلائل اور تعاضلی جیسے اس پر دلائل کرنے والی چیز پانی جائے گی تو ایجاب و قبول کے قائم مقام ہوں، ورنہ اس کی طرف سے کفایت نہ رہے گی، یونکہ یہ تعدی معاد میں ہے (۱)۔

تعاظمی کے ذریعہ اقبالہ:

۵- حنفی، مالکیہ اور حنبلیہ نے تعاضلی کے ذریعہ بیع سے اقرار کو جائز قرار دیا ہے، ان حضرات نے فرمایا صحیح قول کے مطابق قائل بھی ایک جانب سے تعاضلی کے ذریعہ معتقد ہو جائے گا (۲)۔

تعاظمی سے اجارہ:

۶- حنفی، مالکیہ اور حنبلیہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے، ان حضرات کا کہنا ہے کہ اجارہ بیع کی طرح ہے، وہ بجا ہے (سماں) کے منافع تک محدود رہتا ہے۔

ابن قدامہ کہتے ہیں: جب عیبر کی عقد شرط یا قید کی پیشکش کے ہٹا کر کسی رری یا حوٹنی کو سینے یا دھونے کے سے دے دے مثلاً کہنے اس کو لو اور کام کرو، رری اور حوٹنی کی کام کے سے کھڑے ہوں، اور یہ کام رڑائیں تو، انہوں کو حدت ملے گی، اس سے کہ اس کا

کرتے تھے (۱) بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: "کان رسول اللہ ﷺ إذا أتى بطعام من عنده أهديه أم صدقه؟ فإن قيل: صدقة، قال لأصحابه: كلوا، ولم يأكل، وإن قيل: هدية صرب بيده وأكل معهم" (۲) (نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی کھانا لایا جاتا تو آپ ﷺ اس کے بارے میں پوچھتے: مدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے: تم لوگ کھا لو، اور آپ ﷺ نہیں کھاتے، ورنہ نہ جاتا کہ مدیہ ہے تو ہاتھ نہ دھاتے اور ان کے ساتھ نوش فرماتے)، اور حضرت سلمانؓ کی حدیث میں ہے جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ کھجور لے کر آئے اور عرض کیا: یہ کچھ صدقہ ہے، میں نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "كلوا ولم يأكل، ثم أناه ثانية بتمر فقال رأيتك لا تأكل الصدقة وهذا شيء أهيتك لك، فقال أسيي ﷺ بسم الله، وأكل" (۳) (تم لوگ کھا لو، آپ ﷺ نے نہیں کھا، تاں فرمایا، پھر ۱۰ مری بار وہ کچھ کھجور لے کر آئے، فرمایا: میں سے دیکھا کہ آپ ﷺ صدقہ نہیں کھاتے میں اور یہ بیچ میں سے آپ کو مدیہ میں ہی تو آپ ﷺ سے فرمایا: سم قند اور کھایا) ورنہ یہ منقول ہے نہ ایجاب کا حکم، سہول تو آپ نے اس لئے کیا

(۱) حدیث: "کان الناس يسمعون بهلهاهم يوم عاشوراء" کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۳/۵ طبع استغبر) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "کان رسول اللہ ﷺ إذا أتى بطعام من عنده أهديه أم صدقه؟ فإن قيل: صدقة، قال لأصحابه: كلوا، ولم يأكل، وإن قيل: هدية صرب بيده وأكل معهم" (۳) بخاری (صحیح ۲۰۳/۵ طبع استغبر) اور مسلم (۵۶۱/۲ طبع بحسن) نے کی ہے۔

(۳) حضرت سلمانؓ کی حدیث کی روایت احمد (۲۲۲/۵ طبع المصنف) اور حاکم (۱۶/۳ طبع درة المعارف الصغانية) نے کی ہے اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور وہی ہے اس کی موافقت کی ہے۔

(۱) ابنی ۵۶۱، ۵۶۲ طبع مکتبۃ الریاض۔

(۲) حاشیہ ص ۱۶۱ ج ۳ ۵۰۱۲/۵ طبع مکتبۃ الریاض ۵۵۵۳، ابنی لاس قند احمد ۳۷۷۳ طبع الریاض۔

## تعالیٰ کے، تعاویذ، تعبدی

عرف جاری ہے، ورنہ امام ثنائی کے اصحاب کہتے ہیں، وہوں کو کچھ بھی حجت نہیں ملے، اس لئے کہ وہوں نے یہ کام بغیر ایسے عوض کے کیا ہے جو اس کے سے مقدر کیا جاتا۔ لہذا یہ اتنی طرح ہو گیا سب وہوں نے کام تمہارا کیا ہوتا۔

بن عابدین کہتے ہیں تارخانہ میں ہے کہ امام ابو یوسف سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو شتی میں داخل ہوتا ہے یا بچھٹایا نصہ لگو تا ہے، یا حمام میں داخل ہوتا ہے یا منک کا پانی پیتا ہے۔ پھر حرم اور پانی کی قیمت دے دیتا ہے تو فرمایا:، تسانا جائز ہے اور اس سے پہلے مفقہ کی حاجت نہیں ہے (۱)۔

### بحث کے مقامات:

۱۔ فقہاء تعالیٰ کے احکام کی تفصیل ہر مسئلہ کی مناسبت سے اس کے محل میں کرتے ہیں، اور ان مقامات میں بیوع، اقالہ اور اجارہ ہیں۔

## تعاویذ

دیکھئے: ”تعاویذ“۔

## تعبدی

### تعریف:

۱۔ تعبدی یا متبارکت تعبد کی طرف منسوب ہے۔

”تعبد تعبد کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے، ”تعبد الرجل الرجل“: جب آدمی نے آدمی کو غلام بنالیا ہو یا اس کو غلام کی طرح کر لیا ہو۔

اور ”تعبد الله العبد بالطاعة“: اللہ نے بندہ سے طاعت چاہی یعنی اس سے عبادت کا مطالبہ کیا۔

لغت میں عبادت کے معنی ہیں: طاعت اور خضوع (نزدقی)، اور اسی سے ”طریق معبد“ ہے جب کثرت سے چلنے کی وجہ سے راستہ پامال ہو جاوے ہو۔

اور لغت میں تعبد، تدبیل (عاجزی) کے لئے بھی آتا ہے، کہا جاتا ہے: ”تعبد فلان لفلان“، جب اس کے لئے نزدقی اور عبادت کی اختیار کرے۔

تسمیہ (عبادت کرنے) کے معنی میں بھی آتا ہے، کہا جاتا ہے: ”تعبد فلان لله تعالیٰ“ جب وہ اللہ کی عبادت و شکر سے لڑے اور اس میں خضوع اور نزدقی ظاہر ہو جائے (۲)۔

اللہ کی طرف سے بندہ کے لئے تعبد: یہ ہے کہ اس کو عبادت وغیرہ امور کا تکلف بتائے، فقہاء، مرہلہ صوں اس معنی میں اس کو استعمال کرتے ہیں، جیسے اس کا قول: ہم خبر مسجد، رقیوں پر

(۱) لسان العرب مادة ”عبد“۔

حاشیہ الرسول ۳/۳، مکتبہ لاہور دار الفکر ۵/۱۱، ابن عابدین ۱۲/۳۔



## تعبیدی ۲-۵

عمل کرنے کے "متعبد" یعنی مکلف ہیں، اور کہتے ہیں: بنی کریم ﷺ سے پہلے کی شریعتوں پر عمل کے متعبد یعنی مکلف تھے (۱)۔

۲- فقہاء اور اہل اصول و اصطلاح میں تعبدیات کا اطلاق وہ چیزیں پر ہوتا ہے:

۱- عبادت و ریاضت کے افعال (۲)، اس معنی میں اس کے حکام جاننے کے لئے "عبادت" کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

۲- وہ حکام شرعیہ جن کی مشروعیت کی کوئی حکمت سوائے محض قصد کے یعنی ان کا مکلف بنائے جانے کے بندہ پر عام نہ ہونا کہ بندہ کی ہمدی کا احتساب ہو، چنانچہ احاطت کرے تو ثواب پائے، مانرمانی کرے تو سزا پائے۔

۳- وہ یہاں حکمت سے مراد بندہ کا مفاد ہے یعنی اس کی جان، آبرو، مال، یا عقل کی محافظت، رہا اثر کی، عا، جیسے اللہ کی ہمت میں، ظل ہونا اور اس کے عذاب سے چھٹکارا پانا تو یہ ہر حکم یا ممانعت پر لپیک کہنے کے ساتھ لاری ہے، خواہ وہ تعبدی ہو یا غیر تعبدی۔

۳- تعبدیات کی تعریف میں مشہور یہی ہے، "وہ شایلیں ہیں اپنی "موافقات" میں اس پر رہتی ہوتی ہیں کہ حکم کی حکمت کبھی نہ مانی ہوں سے معصوم ہوتی ہے، اور یہ چیز بعض وجود سے اس کے تعبدی ہوئے سے اس کو اس وقت تک نہیں نکالتی جب تک مخصوص طور پر اس کی وجہ نہ سمجھ میں آئے ہوں، اتنے ہیں: اسی میں سے نکالے ہیں۔ کا مطالبہ، ماکوں، ہم جاؤر کے مخصوص محل میں، نہ کرنا، میراث کے تجیر سے، و رط، ق، وفات کی مدت میں مینوں کی تعداد، اور اس جیسے وہ امور

(۱) مسلم مشن مطبوعہ برصغیر، "مختصر الی، القیمہ مطبوعہ بلاق۔

(۲) امرالکات، دہلی میں، شیخ عبد اللہ دار کی تحفیل کے ساتھ المکتبۃ التجاریہ قادیانہ کے میڈیشن کانسٹی بلڈیشن (۲۲۸/۳۲

میں جن کی جزائی مصلحتیں سمجھنے میں عقلوں کا کوئی حصہ نہیں ہے کہ اس پر ہماری چیزیں کو قیاس کیا جائے، اس لئے کہ ہم اتنا جانتے ہیں کہ نکاح کی معتد شریعت یعنی وہی ہے، اور اس جیسی چیزیں نکاح کو حرام کاری سے الگ کرنے کے لئے ہیں، اور میراث کے متعین حصے میت کے قرابت داروں کی ترتیب پر مرتب ہوتے ہیں، و رط، ق، و استبراء ات سے مقصود، اختلاط نسب کے خوف سے رحم (پیدا کی) کی برکت کا معلوم نہا ہے، لیکن یہ مجموعی امور ہیں، جیسے فریقہ "اللہ کی تعظیم دیا، ات کی مشروعیت کی علت ہیں، و رط، ق، حدت و علت معلوم ہونے سے ان احکام پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہوگا، مثلاً: یہ کہ جائے کہ جب نکاح اور حرام کاری کے درمیان ممان کے طور پر کچھ دوسرے امور سے فرق پیدا ہو جائے تو یہ شرطیں مشروط نہیں ہوں گی، و رط، ق، حدت رحم کا علم ہو جائے تو اقراء (غیر یا طہر) اور مینوں و رط، ق، جیسی چیزوں سے حدت مشروط نہ ہوگی (۱)۔

۴- فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ تعبدیات ہمارے لئے کسی ایسی حکمت سے مشروط ہیں جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے و رط، ق، ہم پر معنی رکھی گئی ہے یا دوسرے سے کسی حکمت کے بغیر مشروط کی گئی ہیں، سوائے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو مکلف کرنے اور ان سے طاعت چاہنے کے تاکہ بندہ جو کچھ کر رہا ہے اس میں مصلحت کی صورت جانے بغیر مجر، و رط، ق، سے اس کی طاعت کا حق نہ لے، اس "تاک" کی طرح جو اپنے کاموں کی جانچ کرنے کا "و رط، ق، نہ لے" میں ریوہ مطیع کون ہے، اور اس کو کسی پتھر کے چھوٹنے کے سے دوڑگانے کا یا دائے با میں توجہ کرنے کا حکم دے جس میں مجرد طاعت کے علاوہ کوئی مصلحت نہ ہو۔

۵- ابن عابدین "اخلیہ" سے نقل کر کے لکھتے ہیں: "شعاع اپنے

## تعبیدی ۵

قوں و طرف گئے ہیں اور وہی قول قوی و رائج ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا استقراء کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احکام مصالح کو حاصل کرنے والے اور مفاسد کو دور کرنے والے ہیں (۱)۔

اسی طرح شاطبی نے اپنی ”الموانعات“ میں استقراء کو اس بات کی دلیل بنایا ہے کہ تمام احکام شرعیہ دنیا و آخرت میں بندوں کی مستحقوں سے معصل ہوتے ہیں، اور شاطبی نے فرمایا: معصراں ہوتے ہیں کہ اللہ کے احکام بندوں کی مستحقوں کی رعایت سے معطل ہیں، اور اسی کو اکثر فقہاء متأثرین نے اختیار کیا ہے، فرمایا: جب رازی احکام شرعیہ کے لئے علل کے اثبات پر مجبور ہو گئے تو انہوں نے اس کو اس طرح ثابت کیا کہ علل احکام کا پتہ دینے والی علامات ہیں، اور شاطبی نے جن اولیٰ کا استقراء کیا ہے ان میں سے ہر غرض کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بھی ذکر کیا ہے: ”مَا يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُظْهِرَكُمْ فِي دِينِكُمْ وَالْمَالِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (۲) (اللہ تم کو نہیں چاہتا کہ تمہارے پر کوئی تکلیف دے، بلکہ وہ (قوی) چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک صاف رکھے، تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر گزاری کرو) اور ہر بارے کے بارے میں ہے: ”كَيْفَ عَلَيْكُمْ اضْطِهَامُ كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“ (۳) (تم پر ہر بارے فرض کے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کے گئے تھے جو تم سے قبل ہوئے ہیں عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ) اور قصاص کے بارے میں ہے: ”وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“ (۴) (اور تمہارے لئے اسے

اہل فہم) (کافروں) قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم پر ہمارے گارہں جاو) اور ان طرح کی آیات کا استقراء کیا ہے (۱)۔

دین اتیم بھی یہی نقطہ نظر اختیار کرنے والوں میں ہیں، وہ فرماتے ہیں: ایک جماعت کثرت ہے، عدت و فاقات محض تعدد ہے، یہ غلط ہے، اس لئے کہ شریعت میں ایک بھی حکم یا میں ہے جس کی کوئی وجہ اور کوئی حکمت نہ ہو، سمجھئے، اہل اس کو سمجھتا ہے، اور جس پر سختی رہتا ہے اس پر سختی رہتا ہے (۲)، اور اس بات کو اور دست سے ثابت کیا اور فرمایا: اللہ نے دین میں مشرور کیں، اور جنس و مقدار میں انہیں ان کے اسباب پر مرتب کر دیا کہ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا حکم ان کہیں اور اہم المعانی میں ہے، ”جو علم میں ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے، ہر ماکون (جو ہوا اور جو ہوگا) کو چاہتا ہے، اور جس کا علم دقیق و جلیل (مراہم چوٹی پر کی چیز) پوشیدہ و ظاہر نیز جس کی جہر بشر کو دینا ممکن ہے، اور جس کی خبر ان کو دینا ممکن نہیں ہے سب کا احاطہ کئے ہوئے ہے، اور یہ تخصیصات اور تقدیرات حکم کی وجوہات اور پسندیدہ مقاصد سے خارج نہیں ہیں، اسی طرح اس کے خلق میں واقع ہونے والی تخصیصات اور تقدیرات کا بھی معادہ ہے، پناہ یہ اس کی مخلوق میں ہے اور وہ اس کے ہر میں، دونوں ہی کا سرچشمہ اس کے علم و حکمت کا جمال، ہر چیز کو اس کی اس جگہ میں رکھتا ہے جس کے لائق اس کے عالم کوئی جگہ نہیں ہے، اور جو صرف اس محل کی متقاضی تھی، جیسے قوت بسا رہا، کیسے وہی ریشی آنکھ میں، قوت سماعت کان میں، قوت شامہ ناک میں رکھی، اور حیوان مرغیہ حیوان کو اس کے اعضاء، اشکال، صفات اور مقدمات میں اس چیز کے ساتھ مخصوص کیا جو اس کے لائق تھی اور جسے دینا سزا تھا، پناہ اس کے ستان، مرغیہ کو عام

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۳۰۱ طبع اولیٰ یوفیٰ ۱۴۲۲ھ

(۲) سورۃ مائدہ ۵۰

(۳) سورۃ بقرہ ۱۸۳

(۴) سورۃ بقرہ ۱۷۹

(۱) الموانعات ۱/۴۷

(۲) اعلام الحقین ۱/۴۷

## تعبیدی ۶

نزدیک، اور جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو آخری درجہ میں مضبوط اور آخری درجہ میں قہم بنایا تو اس کے اس کا غایت درجہ مضبوط ہونا زیادہ ولی و ملائق ہے، ہر شخص و ہر میں اللہ تعالیٰ کی حکمت، ان طرح اس کے نشان و رحمت و علم محض سے اس کے صدور سے ماہ و اتف ہوتا نفس الامر میں اس کے، نکالنا جو، ہم نہیں کرتا (۱)۔

اور اسی روش پر ”حجۃ اللہ“ یا ”قائم“ میں شاد ولی اللہ، ملدی چلے میں انہوں نے فرمایا: وہ (آئے) (۱) قول لی تذبذب سنت و قرآن مشہود تھا بالعبیر کا اجماع کر رہے ہیں (۲)۔

۶۔ رہا، ہر قول کہ کچھ احکام ایسے پائے جاتے ہیں اور چہ بہت ماہر علی ہی جن کا مقصد محض تعدد و امتثال ہوتا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ رشاء ہے: ”و یضع علیہم اصورہم و الماعلان انہی کانت علیہم“ (۳) (اور ان پر سے بوجھ اور قیدیوں جو ان پر اب تک تھیں تارویتا ہے) کہ اللہ ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے تحت ہر مرد و بندہ کی وجہ سے ”بوجھ“ و ”قیدی“، مل رکھا تھا، جیسے کہ ہو امر نیل پر لازم کر دیا کہ جس گائے کی قربانی کا ان کو حکم دیا ہے وہ وہ بوجھ ہو نہ ہلک ٹوٹا اور یہ کہ وہ زرد ہو، یہ ہی بلاض امتلاءات، طب طاحت، امتثال اور اس کا عادی بنائے میں یہی مصلحت ہوتی ہے، حکام اپنے درگاہوں اور قہمیں کو اس کا عادی بناتے رہتے ہیں، و اس میں مال کثیر صرف کرتے ہیں تاکہ وہ لوگ ضرورت کے وقت کسی ترہ کے بغیر احکام کی فوری قہمیل کریں، احکام کی مصلحت سمجھنے کی ضرورت محسوس نہ کریں، اس بات پر اکتفا اور اعتماد کریں کہ ان کا حاکم حکام اور ان کی مصالحتوں کو ان سے ریا و د جانے والا ہے، بلکہ حاجت و امتثال اور ان کی طرف جلدی کرنے کی مصلحت ہی وہ اولین حکمت

ہے جو شریعت وضع کرنے سے بلکہ تخلیق (ذات و اس) سے مقصود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”و ما خلقت الجن و الانس الا لیعملون“ (۱) (اور میں نے تو جنات و انسان کو پیدا ہی اس غرض سے یا ہے کہ میری عبادت کیا کریں)۔ اور فرمایا: ”یا ایہا النبی اموا لیلونکم اللہ بشیء من الضیوئ نسالہ ایدیکم و دعا حکم لعلکم اللہ من یحافہ بالغب (۲) (اے ایہا و الو اللہ تمہیں آزمائے گا قدرے شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ و تمہارے سے پہنچ سکیں تاکہ اللہ معلوم کر لے۔ کوں شخص اس سے ہے، (یکے ادا ہے)“ اور فرمایا: ”و لیسونکم حتی نعیم السعادلین مکم و الضاہرین و یمنو احبارکم (۳) (اور ہم نہ مرتہاری آزمائش کریں گے تاکہ تم میں سے چہا کرنے والوں و تم میں سے ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کر لیں) اور تاکہ تمہاری حالتوں کی جانچی کر لیں) اور فرمایا: ”و ما جعلنا القبۃ النبی کنت علیہا الا لتعلم من یتمتع الرسول من یففس عسی عقیہ (۴) (اور جس قبلہ پر آپ (اب تک) تھے اسے تو ہم نے اسی لئے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیں رسول کا اتباع کرنے والوں کو نئے پاؤں واپس چلے جانے والوں سے)۔

لین اللہ نے شریعت اسلام میں ہم پر یہ فضل فرمایا کہ اس نے امتلاء کی مصلحت کے ساتھ ساتھ اکثر احکام بندوں کی مصلحت کی رعایت کرنے والے مقرر فرمائے، لیکن یہ ایسے احکام کے وجود سے مانع نہیں ہے جن میں اس کی رعایت نہ ہو، بلکہ اس میں خاص طور سے امتلاء مقصود ہو اور یہ بہت ماہر ہے۔

(۱) سورۃ ذاریات ۵۶۔

(۲) سورۃ مائدہ ۹۳۔

(۳) سورۃ محمد ۱۳۔

(۴) سورۃ بقرہ ۱۴۳۔

(۱) اعلام المؤمنین ۱۴۰۴۔

(۲) حجۃ اللہ المآلہ ۱۱۔

۳ سورۃ مائدہ ۵۷۔

## تعبیدی ۷-۸

اور ہرے قول کے مطابق ان کی آزمائش ایسی چیز سے کی ہے جس میں اب کے علاوہ ہرے سے کوئی مصلحت نہیں ہے۔

معلقہ الفاظ:

الف - عبادت:

۸ - عبادت کی اصل طاعت اور خضوع ہے اور عبادات کی کئی قسمیں ہیں: انہیں میں نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہیں، ان میں سے بہت سی عبادات معقول اُمتی ہیں جن کی حکمت شریعت نے بیان کر دی ہے یہ فقہاء نے اس کا استنباط کر لیا ہے، اسی میں سے نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَقُلِّمَ الصَّلَاةَ لِلْإِنْسَانِ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْعَشَاءِ وَالْمَسْكَرِ" (۱) (اور نماز کی پابندی رکھنے، بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی رہتی ہے) اور حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لِيُكْمِلُوا مَنَافِعَ لَهُمْ" (۲) (تاکہ اپنے فائدہ کے لئے آتمہ ہو ہوں)، اور رمضان کے رمیوں سے میں اجماعی رخصت کی حکمت میں فقہاء کا قول ہے کہ "وَالْعَمَلُ مَشَقَّةٌ" ہے "لہد ان میں سے کوئی چیز تعبیدی نہیں ہے، اور عبادت کے بعض احکام غیر معقول اُمتی ہیں، لہد وہ تعبیدی ہوں گے، جیسے بی حرام کا سات سات ہونا۔

۱۰ - تعبیدیات غیر عبادات میں بھی ہوتی ہیں مثلاً اس باندی کا اعتبار (برائمت، حرم طلب ربا) جس کو اس کے بیچنے والے نے بھیس بیچ ہی میں خرید یا ہو "اس کے پاس قبل اس کے کہ خرید رہو باندی کو لے کر غائب ہونا" یا قائل کہ "میرے لوٹ" کی ہو (۳)۔

(۱) سورۃ الحجرات ۵۳

(۲) سورۃ الحجرات ۲۸

(۳) ابنی شرح مختصر لخرق ۵۱۳، ۵۱۴ طبع سوم قاہرہ، دارالمدار ۱۳۶۷ھ  
شرح جمع الجوامع ۲۸۰، مصطفیٰ پبلیش ۵۱۳، ۲۸۰

اس کے بارے میں غزالی فرماتے ہیں: یہ بات معلوم ہے کہ شریعت کی عبادت بجائے جاہ شکست کے (حکم کو) مناسب معانی (عمل) کے تابع بنانے کی ہے، اور یہ شریعت کی غائب عبادت ہے، فرماتے ہیں: ثارٹ کے تعریفات کو تحکام یا، یہ مجہول پر محمول کرنا جو غیر معروف ہو، ایک طرح کی ضرورت ہے جس کی طرف عبادت کے وقت رجوع کیا جاتا ہے، لہذا یہ جو احکام مخلوق کے مصالح سے متعلق ہوتے ہیں جیسے شادیوں، معاملات، جنایات، خنایات اور عبادت کے علاوہ بقیہ احکام تو اس میں تحکام شادی، عبادت ہے۔  
رہیں عبادت اور تقدیرت (مقدموں کی تعیین) تو ان میں تحکام (غیر حکمت کے حکم دینا) غائب اور (حکم کو) معنی (حکمت) کے تابع بنانا اور ہوتا ہے (۱)۔

اس کی صراحت شیخ عزالدین عبدالحزیز بن عبداسلام نے اپنے "قواعد" میں کی "اور فرمایا: تعبیدات کا جلب مصالح (تحلیل منافع) و دورہ مفاسد (دفع مفاسد) سے خالی ہونا چاہیے، پھر اس پر سوائے مصلحت ثواب کے کسی اور مصلحت کی تحصیل کے بغیر اور سوائے ناگزیر مافی کے مفسدہ کے کسی اور مفسدہ کو دفع کئے بغیر طاعت اور فحاش (فرمان برداری، نکیاد) کی بنا پر اب واقع ہونا۔

۷ - پہلے قول کے مطابق تعبیدی کی حکمت کے علم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے اور اس پر اپنی مخلوق میں سے کسی کو باخبر نہیں کیا ہے، اور نفس الامری میں اس میں مصلحت ثابت ہونے کے باوجود اس پر مطلع ہونے کا کوئی طریقہ نہیں بتلایا ہے، اسے آزمائش اور امتحان کے لئے ان سے مخفی رکھا ہے کہ آیا مصلحت کا پہلو جانے بغیر امتثال اور طاعت کرتے ہیں یا خود اپنی مصلحت کی اتباع میں ناگزیر مافی کرتے ہیں؟

(۱) قواعد حکام فی مصالح الامم، القاہرہ، المکتبۃ التجارية

ب-حق اللہ:

۹- بہت سے احکام کے متعلق کبھی بہہ دیا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حق کے لئے ہے جیسے نماز، روزہ، تمام عبادات اور جیسے چوری کی سزا، زنا کی سزا اور ان میں سے بہت سے احکام کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ انسان کے حق کے لئے ہے جیسے تناس، حد قذف، دین و ضمانات اور کبھی یہ سب ریا جاتا ہے کہ ان میں سے وہ تمام جو اللہ تعالیٰ کے حق کے لئے ہیں تعبیدی ہیں (یہ بات درست نہیں ہے) بلکہ (اللہ تعالیٰ کے حق سے) مراد یہ ہے کہ بندوں کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے، اور کسی کے لئے بھی اس کا ساتھ نہ ملتا ہے، بلکہ جب بھی اس کا سبب پیدا ہوا ہے، اس کے بموجب یا تحریم کی شرط پائی جاوے، اس کا مانڈ کرنا بندوں کے لئے ضار مری ہوگا (۱) اور جو اللہ تعالیٰ کے حق کے لئے ہیں وہ تمام ہی تعبیدی نہیں ہیں، بلکہ تعبیدی اس صورت میں ہوں گے جب اس میں حکمت کا پہلو ملے ہو، اور غیر تعبیدی (بھی) ہوں گے، اور یہ اس صورت میں ہوگا جب اس کی حکمت ظاہر ہوگی۔

ماطبی کہتے ہیں: وہ حکمتیں جن کا اتھراج غیر معقول یعنی خاص طور سے تعبیدیات کے لئے کیا جاتا ہے جیسے فہر کا مخصوص اعضاء کے ساتھ مخصوص ہونا، اور اس حدیث یعنی رفع یدین، قیام، رکوع اور بیٹہ کے ساتھ نماز اور اس کا بجائے بعض شیطوں کے بعض شیطوں پر ہونا، روزہ کا بجائے رات کے دن سے مخصوص ہونا، روزہ کے اوقات کا دن و رات کے دھڑے اوقات کو چھوڑ کر ان معینہ اوقات سے متعین کر دینا، حج کا مخصوص مسجد کی جانب متعین مقامات میں ان معروف اعمال کے ساتھ مخصوص ہونا اور اسی جیسے وہ اعمال جن کی طرف کسی بھی طرح عقل راہ نہیں پاسکتی، نہ ہی اس کے قریب پہنچ

سکتی ہے، بعض لوگ آتے ہیں اور ان کی حکمتیں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ مان کرتے ہوئے کہ ان مضامین سے شارع کا مقصود وہی ہیں، یہ سب ایسے ظن و تخمین پر مبنی ہوتی ہیں جو پربہ میں عام نہیں ہیں، نہ ہی اس پر کوئی عمل مبنی ہوتا ہے بلکہ یہ شاذ امور کے سننے کے بعد قلیل کرنے کی طرح ہے، اس لئے کہ اس نے اپنے اس دعویٰ میں جس کا ہمیں علم نہیں ہے، نہ اس پر ہماری کوئی دلیل ہے، نہ ہیئت پر ظلم یا ہے (۱)۔

ج-تمام ملت کے ذریعہ قلیل:

۱۰- چونکہ تعبیدیات کا حکم یہ ہے کہ اس پر قیاس نہیں کیا جاتا اسی لئے کبھی بخار تمام ملت کے ذریعہ جس حکم کی قلیل کی گئی ہو وہ اس سے مشتق ہو جاتا ہے، اس لئے کہ اس پر بھی قیاس نہیں کیا جاتا اور انہوں میں فرق یہ ہے کہ تعبیدی کی کوئی ملت ظاہر نہیں ہوتی، بلکہ اس پر قیاس کرنا ممنوع ہوتا ہے، اس لئے کہ قیاس ملت معلوم ہونے ہی پر ہو سکتا ہے، و بالملت کا سرور سے معطل حکم تو اس کی ملت معلوم ہوتی ہے، لیکن وہ اپنے محل سے تیار نہیں کرتی ہے، کیونکہ اصل کے علاوہ کسی دوسری چیز میں اس کا وجود معلوم نہیں ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر بن عوف کی شہادت کو، امیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا (۲) اور یہ حکم ان کے ساتھ مخصوص ہے، اور اس کی ملت اور وصف یہ ہے کہ وہ پہلے شخص تھے جن کو تنہا ہو تھا، اور انہوں نے اس متعین وقت میں آپ ﷺ کی عمومی تصدیق کے تقاضا کے تحت بنا کر یہ حکم ﷺ کی تصدیق و آپ ﷺ کے حق میں شہادت کے لئے سبقت لی تھی، اور ولایت الیہ وصف ہے جو ہر

(۱) المرافقات ۸۰/۱

(۲) حدیث: "ان النبی ﷺ جعل شہادۃ خیرۃ من لایستحق" کی

روایت بخاری (صحیح ۲۱/۶ طبع انتہی) نے کی ہے

بار نہیں ہوتا، بعد ایں نہیں کے ساتھ مخصوص ہو گیا<sup>(۱)</sup> یہ قیدی نہیں ہے، اس لئے کہ اس کی حالت معلوم ہے۔

تین کواٹم ان کے لئے مشروع ہوئے ہیں۔

۱۔ جہری و ذہن کی طرف اس معبود راستوں سے پہنچنا ناممکن ہے،  
اور جی کے بغیر اس پر مطلع نہیں ہو جاسکتا ہے جیسے وہ حکام ذہن کے  
بارے میں شارعؐ نے بتلایا ہے کہ وہ رہنہ کی ہشا، دہلی، شادی و  
عظمت اسلام کے قیام کے اسباب ہیں، جیسے حضرت نوح علیہ السلام  
کے قہر کے سیاق میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: "لَقَدْ اسْتَفْصَرُوا  
وَبُكِّمُ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا، يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مُمِذَّرًا،  
وَيُمْسِكُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَبَعُولٍ لَّكُمْ حَبَابٌ وَيُخَمِّلُ  
لَكُمْ أَهْلًا" (۱) (چنانچہ میں نے کہا: اپنے پروردگار سے مغفرت  
چاہو، بیشک وہ بخشنے والا ہے، وہ تم پر مشات سے بارش بھیجے گا،  
تمہارے مال، عورتوں، بچوں، غلاموں، بیویوں کے بارے میں تمہارے  
پروردگار کے بارے میں (یا بھائے گا)، چنانچہ ستغفر کے بارش و  
مہربانی کا سبب ہونے کی وجہ صرف جی کے ذریعہ جانی جاسکتی ہے،  
اسی لئے اس پر قیاس نہیں یا جائے گا، چنانچہ مثلاً: ستغفر کا جسوس ہم  
اور جسوس کی قوت کا سبب ہونا میں جانا جاسکتا، لہذا اس حدیث کی بنا  
پر قیاس کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، وہ عقیدہ محض پر موقوف ہوگی، اسی  
لئے اس سے معطل حکم کو اختیار کیا تعبدی ہوگا، اور یہی تعبد کا مفہوم  
شارعؐ کی مقرر کردہ ہر رک جانا ہے (۲)۔

۱۔ تیس کے طریقوں سے ہٹا ہوا معاملہ:

۱۱۔ جو حکم مخالف قیاس ہو کبھی وہ نیز معقول اُمتی ہوتا ہے جیسے وہ عورتوں سے نکاح کرنے کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی تخصیص اور ابو بردہ ہاشمی بن دینار کے حق میں قربانی میں بکری کے بچہ کا ہانی ہونا (۲) اور جیسے تعدد اور رعیت کی تحدید۔

وزیر کبھی معقول المعنی ہوتا ہے جیسے اندازہ سے سمجھو کی بجائے سمجھو سے کرنے کی ممانعت سے ”بیع عریا“ کا استثناء کرنا (۳)۔

۵۰۔ ایسا حکم جس کی علت کی صراحت کی گئی ہو:

۱۲۔ شاطی نے ذکر کیا ہے کہ جن کی غلط معلوم ہو ان میں سے بعض کبھی تعبہ ی ہوتے ہیں فرمایا: صاحب شریعت کی طرف سے ہمارے لئے ظاہر ہوا ہے کہ مکتبہ بنانے میں مصالح و موافق کے

ایک وہ جن کی معرفت استدلال کے معروف طریقوں جیسے  
جہاد، نفس، سہر، اشارہ اور مناسبت وغیرہ کے ذریعہ ممکن ہو، اور یہی  
وہ غالب قسم ہے جس کے ذریعہ ہم حلقہ بیان کرتے ہیں، اور کہتے

( ) محمد بن ابی الحسن البصری ۸۰۲ھ دمشق، المعجم الکبریٰ ۱۳۸۲ھ اعلام  
المؤرخین ۱۰ بن القیم ۱۳۶۲ھ بیروت دار الخلیل، شرح مسلم اثبوت ۲/۲۵۱،  
بمستملی ۳/۳۳۵

(۳) حدیث: ”خزاع العناق فی الضحیة فی حقہ“ کی روایت بخاری، ریح، ابوری، ۱۳ طبع انتہی) نے اسی کے مثل حلیہ کی ہے اور مسلم (۱۵۵۳ طبع دار عینی، طبعی) اور شافعی (۲۲۲ طبع دار کتاب) نے اس کا موصوفہ ذکر کیا ہے۔

(۳) مستحقان ملغری ۲۰۷۵۴۸۱

(۱) سورہ فتح ۱۱۱

(۲) الموقوفات ۴۱۲۵

## تقیدی ۱۳

جب اللہ کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ مخلوق کی نجات اس کی صبیحتوں کی خواہشات کے برخلاف اعمال سے مربوط ہو، اور اس کی احکام شریعت کے ماتحت میں ہو، اور وہ اپنے حواس میں طاعت کے طریق اور بندگی کے مطالبہ کے تقاضا کے مطابق کام کرتے ہوں تو جن احکام کی حالتیں معلوم نہیں ہوتیں وہ تو یہ نفوس نیز طبائع اور اخلاق کو اس کے مقتضائے مطابق عہدیت کی طرف بھیجے گا۔ اور یہ تقیدی احکام کے مقابلہ میں یہ امور موثر ہیں۔

### تقیدی کی معرفت کے راستے:

۱۳۔ معتبر طرق میں سے کسی طریق سے ملتے بیان کرنے سے عجز کے علاوہ تقیدیات کو دوسرے معمل احکام سے میسر کرنے کی کوئی اور صورت معروف نہیں ہے، جیسا کہ علم اصول کے مباحث قیاس میں جانا جاتا ہے، اسی لئے ابن عابدین کہتے ہیں: اللہ نے جو کچھ مشرور کیا ہے اگر ہم پر اس کی حکمت ظاہر ہو جائے تو نہیں گے کہ یہ معقول المعنی ہے۔ اور یہ نہیں گئے کہ یہ تقیدی ہے (۲) اور امام غزالی کا وہ کلام جو ابھی ابھی نقل کیا ہے اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ تقیدی کی طرف رجوع کرنا ایک طرح کی ضرورت ہے جس کی طرف عاجزی کے وقت رجوع کیا جاتا ہے (۳)۔

اسی وجہ سے بعض احکام کو تقیدی یا معقول المعنی قرار دینے میں متباہانہ کے قابل مختلف ہو گئے ہیں، تو جس کو بعض فقہاء تقیدی سمجھتے ہیں دوسرے بعض اس کو ایسے مصالح سے معطل سمجھتے ہیں جن کے بارے میں ان کا ظن غالب ہے کہ شریعت نے ان احکام میں ن مصالح کو ملحوظ رکھا ہے، ان میں سے یہ ہے کہ صاحب "الدر المختار"

(۱) احیاء علوم الدین، المجلد ۱، شمارہ ۲، ص ۲۷۴۔

(۲) رد المحتار، ص ۳۰۱۔

(۳) فضاء التعلیل، ص ۲۰۰۔

عقلمیں اس کے معانی کی طرف راہ نہیں پاتی ہیں، جیسے پتھر ہوں سے رمی جہاں رہنا اور بوجہ رصفہ اور مرد کے درمیان آنا جانا، اور ان جیسے عمارتوں سے غدی و رہندگی کا مالی ظاہر ہوتا ہے، اس لئے کہ زکاۃ ایک رفاق (قاعدہ پہنچانا) ہے اور اس کا سبب قائل فہم ہے، اور قتل کا اس کی طرف رجحان ہے، روزہ اس شہوت کا توڑ ڈالنا ہے جو اللہ کے شکنجے کا متحیر ہے، اور مشغولیات سے رک کر عبادت کے لئے فارغ ہو جانا ہے، اور نماز میں رکعت اور جہد رسا یہ اعمال کے درمیان اللہ سے تواضع کرنا ہے جو تواضع و لے اعمال میں اور قلوب اللہ عزوجل کی تعظیم سے مانوس ہیں، رہا سستی کا تعدد، رمی جہاں اور اس جیسے اعمال تو اس میں انھیں ہر کوئی حصہ ہے، تذاہر اس سے کوئی اہمیت ہے، نہ ہی عقلیں ان کی حکمتوں کو پا سکتی ہیں، لہذا اس کا اقدام کرنے کا اس کے سو کوئی محرک نہیں ہے کہ اللہ یا اس کے رسول کا حکم ہے، لہذا اس کا بھالانا ضروری ہے، اور یہاں پر قتل کو اس کے تصرف سے ملاحضہ کرنا ورنہ طبیعت کو اس کے محل اہمیت سے بھیرتا ہے، اس لئے کہ ہر وہ چیز جس کے معنی کا اور اک عقل کرے، طبیعت کا اس کی طرف کچھ مبادت ہو جاتا ہے، اور یہ مبادت عقل حکم میں مدد کرے، مگر اس کے ساتھ ساتھ فعل پر بھی مدد دلا ہو جاتا ہے، چنانچہ اس سے غلامی اور انقیاد کا مدلل ظاہر نہیں ہوتا، اسی لئے بنی کریم ﷺ نے منہ صبیحہ پر حج کے متعلق فرمایا: "لیسک بحجة حقا، نعبدا ورفقا" (۱) ایک (حاضر ہوں) بوجہ تقید و رہندگی کے صحیح حج کے ساتھ (۲) اور یہ بات نہ نماز کے متعلق فرمائی نہ غیر نماز کے متعلق۔

(۱) حدیث: "لیسک بحجة حقا، نعبدا ورفقا" کی روایت بخاری (کشف الاستار، ص ۱۳۴، طبع مؤسسۃ الرسالہ) کے کی ہے اور اس کا ذکر مرفوعاً اور مستوفیاً کیا ہے، ان جملہ کتب میں "ادخل" میں اس کے متعلق حدیث نقل کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ اسے مرفوعاً نقل کیا ہے اور وقفہ کو رجحان اور دلی ہے (الخصائص الجید، ص ۲۳۰، طبع المکتبۃ النوریہ)۔

## تعبیدی ۱۵

مشتقوں کے برداشت کرنے میں وہ جس مقام پر تھے اس کا حصول ہوتا ہے، اس کو یا کرنے سے ہم میں اسی طرح کے اعمال کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور مارے لوگوں میں پہلوں کی غفلت جانشیں ہوتی ہے اور یہ ایک معقول معنی ہے، پھر بیان کیا ہے کہ صفا اور مردہ کے درمیان سعی حضرت ہاجرہ علیہ السلام کے فعل کی اقتداء ہے، اور مری جہار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل کی اقتداء ہے، اس لئے کہ آپ نے اس جگہ اہل کو گناہیاں ماری تھیں (۱)۔

اور ابن تیم نے "اعلام الموقعین" میں اپنے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جیسا کہ نثر چکا ہے، یہ رائے اختیار کی ہے کہ شریعت میں محض تعبید میں ہے۔ "اور جس کے بارے میں بھی کہا گیا کہ مخالف قیاس ہے، اس کا رد یا بیہودہ مصرعہ میں "ہیں مرد جانور کے" کے بدلے میں ایک صاع مقرر کرنا یا یہ کہ گیا ہے کہ شریعت نے مساوی صورتوں کے حکم میں فرق کر دیا ہے؛ یعنی بچی کے پیٹاب میں، خانے کا حکم، یا ہے، درخت کے پیٹاب میں پانی چھڑکنے کا حکم، یا ہے، یا یہ کہا گیا ہے کہ شریعت نے دو ملک ملک صورتوں کا حکم ایک کر دیا ہے مثلاً خطا اور عمد میں برابری ضامن واجب کیا ہے جس میں بھی یہ بات کہی گئی اس کی انہوں نے ملت بیان کی، اور اس میں خلعت کی وجہ سے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی ملت معقول ہے، موافق قیاس ہے، اس کے مخالف نہیں ہے اور اس پر طویل بحث کی ہے (۲)۔

تعبدیات کہاں ہوتی ہیں؟ اس کی کچھ مثالیں:

۱۵۔ بعض اہل اصول نے بیان کیا ہے کہ تعبیدیات زیادہ تر اصولی عبارات میں ہوتی ہیں جیسے ہمارے نزدیک عقائدی اصولی شریعت

فرماتے ہیں: بخود نکر تعبیدی معاملہ ہے، یعنی ایذا کو قتل کرنے کے لئے اس کا سبب غیر معقول ہے، اور ابن عابدین کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ اس کو شیطان کو قتل کرنے کے لئے وہ کی قعدہ میں مقرر کیا گیا ہے کہ سے ایک مرتبہ جدہ کا حکم ہوا، اور اس نے جدہ نہیں یا ورم ومرتبہ جدہ کرتے ہیں (۱)۔

اور حاشیہ کی طلاق کا بدعتی ہونا کہا گیا کہ تعبیدی ہے، اور یہ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ اس کی ملت عدت کو طویل کرنا ہے، یونکہ عدت کا آغاز حیض کے بعد کے طہر سے ہوگا (۲)۔

صفا مردہ کے درمیان سعی اور مری جہار کو قتل کرنا، یہ معقول اہل کی مثال میں پیش کرتے ہیں، جیسا کہ غزالی کے حوالے سے نثر چکا ہے، لیکن بعض علماء اس کی بنا اس میں ان مناسبات کی ملت بیان کرتے ہیں: ان کو بعض صاحبین کے اعمال کے مطابق وضع کیا گیا ہے، جیسے کہ سعی جس کو کہ دونوں پہلوؤں کے درمیان اسماہل علیہ السلام کی ماں کے دوڑنے کے لئے پڑا دیا گیا ہے، فقہی لہذا بن، قتل اہل فرماتے ہیں: اس میں اسلاف کرام کے نزدیک، اہل کتب کو یا کرے کی حکمت ہے، اور ان کو یاد کرنے کی تہ میں کچھ دینی سلاخیں ہیں، اس لئے کہ ان میں سے بہت سے اعمال کے دوران وضع ہوتا ہے کہ وہ لوگ کس قدر اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کرتے تھے، اس کی طرف بہت کرتے تھے، اور جہاں کہا، جتے تھے، اس سے ہم پر غلہ ہوتا ہے کہ حج میں واقع ہوئے، لے بہت سے اعمال بن کو "تعبید" کہا جاتا ہے، وہ یہ نہیں ہیں جیسا کہ انہیں کہا جاتا ہے، یا نہیں دیکھتے کہ جب ہم نہیں کرتے ہیں اور ان کے اسباب کو یاد کرتے ہیں، اس سے ہم کو پہلوں کی تعظیم کا اور اللہ کے حکم کی پیروی میں

(۱) احکام الاحکام شرح عمدة الاحکام ابن رجب دہلی ج ۲ ص ۵۰۰۔

(۲) اعلام الموقعین ج ۲ ص ۵۰۰، ص ۵۰۳۔

(۱) درود شریف ابن عابدین ج ۲ ص ۳۰۰۔

(۲) شرح امیر علی غفر ظیل ج ۲ ص ۵۳۹، ص ۵۴۰، طبع دار احادیث۔



## تعبیدی ۱۶

ورن کے اسباب مقرر کرنے میں جیسے نماز ظہر کے لئے زوال شمس کو  
اور نماز مغرب کے لئے غروب شمس کو سبب مقرر کرنا اور حدود اور  
کثرت میں و بعد ہی تقدیرات میں عام طور پر تعبیدیات ہوتی ہیں،  
جیسے تعدد و رخصت میں تعدد، حدود میں کوزہوں کی تعداد، کی تعدد یہ ہر  
کو ہوں کی تعداد کی تعدد ہے۔

شاطبی نے عادات کے اندر اس کے وقوع کی مثالوں میں نکاح  
میں مہر طلب کرنے، ذبح کو مخصوص محل سے خاص کرنے، میراث میں  
مقررہ حصوں اور عدت طلاق اور عدت وقات میں مہینوں کی تعداد کو  
بیان کیا ہے (۱)۔

حنابلہ کے یہاں اس کی مثالوں میں سے یہ حدیث بھی ہے:  
”یہی النبی ﷺ ان يتوصا الرجل بمصلا طهور المرأة“ (۲)  
(نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کے وضو  
سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے)۔ صاحب ”المغنی“ کہتے ہیں:  
مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے روکنا  
تعبیدی و غیر معقول ہے، امام احمد نے اس کی سرایت کی ہے، اسی  
نے اس عورت کے سوا دوسری عورت کے لئے حدیث سے پاکی  
حاصل کرنے اور نجاست کو دھونے وغیرہ میں اس پانی سے پاکی  
حاصل کرنا مباح ہوگا، اس لئے کہ نبی مرد کے ساتھ مخصوص ہے اور اس  
کے معنی غیر معقول ہیں، لہذا اس کو محل نبی میں محدود رکھنا واجب ہوگا  
اور کیا مرد کے سے اس سے نجاست کو دھوا جائے ہوگا؟ اس میں قطعاً  
نہی ہے:

(۱) المواقف، طبعی ۱۲۷۷ھ ۳۰۸۳ شرح مجمع الجوامع ۲۰۶۲۔

(۲) حدیث ”یہی النبی ﷺ ان يتوصا بمصلا“ کی روایت امام احمد  
۶۱/۵ طبع المکتب الاسلامی (اور ابوداؤد ۳۳ طبع عید الدعاس)۔  
کی ہے ابن حجر کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے (سئل اسلام ۲۹۷ طبع  
۱۰ کتاب العرب)۔

ایک: یہ کہ ناجائز ہے قاضی کا قول یہی ہے۔

۱۰۔ مرتبہ یہ کہ جائز ہے اور یہی صحیح ہے، اس لئے کہ یہ پانی عورت  
کو حدت اور نجاست سے پاک کرنا ہے لہذا جب مرد نجاست کو  
دھوے تو تمام پانیوں کی طرح یہ بھی نجاست کو زائل کر دے گا اور  
حدیث کی حلف غیر معقول ہے، لہذا جس کے لئے اس کا لفظ و راہ ہو  
ہے (یعنی حدیث سے پاکی حاصل کرنا، نہ کہ کچھ اور) اسی تک حکم محدود  
رہے گا (۱)۔

تعلیل اور تعبد کے اعتبار سے احکام میں اصل:

۱۶۔ اہل اصول کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا احکام میں اصل تعلیل  
ہے یا عدم تعلیل؟ چنانچہ بعض پہلو کی طرف گئے ہیں، لہذا دلیل کے  
بغیر احکام کو معطل نہیں کیا جائے گا، ان کا کہنا ہے کہ نص اپنے صیغہ  
سے حکم ثابت کرتی ہے، نہ کہ حلف سے، امام شافعی کی طرف منسوب  
ہے کہ اصل کسی وصف سے معطل کرنا ہے، لیکن کوئی ایسی دلیل ضروری  
ہے کہ جو اس وصف کو دوسرے سے ممتاز کرتی ہو، ”تکوین“ میں فرماتے  
ہیں: اصحاب شافعی کے درمیان مشہور یہ ہے کہ احکام میں اصل تعبد  
ہے نہ کہ تعلیل فرمایا: اور مختار یہ ہے کہ نصوص میں اصل تعلیل ہے اور  
حجت قیاس کے لئے ایسی دلیل ضروری ہے جو اس وصف کو جو کہ حلف  
ہے، مجتہد نہ سمجھے، اور اس کے ساتھ ہی تعلیل، تمیز سے پسے کسی ایسی  
دلیل کا یہاں ضروری ہے جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ یہ حکم جس کی حلف  
کا لئے کارا وہ ہے، فی الجملہ معطل ہے (۲)۔

اور شاطبی اس طرف گئے ہیں کہ اس کے بارے میں عبادت  
اور معاملات کے درمیان معاملہ مختلف ہوتا ہے فرمایا: مکلف کے سے

(۱) انہی ۲۱۶ طبع سوم۔

(۲) شرح التلویح علی التوضیح لحدیث ابن قنطار الرانی ۲۶۲ طبع المکتب الخیر بہ ص ۱۰۰  
تعلیل لغری فی ص ۲۰۰۔

## تعبہ کی ۱۷-۱۸

عمومات میں اصل تعبہ ہے نہ کہ معافی کی طرف التفات اور عادات میں اصل معافی کی طرف التفات ہے۔

۱۷- عبادت میں تعبہ کے اصل ہونے پر، عادات کرنے والے چند امور ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱- اتقوا، چنانچہ نمازیں مخصوص میتوں پر مخصوص افعال کے ساتھ خاص ہیں، اگر ان سے نکل جائیں تو عبادت نہیں ہوں گی، اور ہم نے کی برکت میں ذکر کو مطلوب اور دہر کی برکت میں یہ مطلوب پایا، اور حدیث سے ظہارت پاک پائی کے ساتھ مخصوص ہے، اگرچہ دہرے سے اختلاف ممکن ہو، ورتیم (حالانکہ اس میں کسی شکاف نہیں ہے) پاک پائی سے ظہارت حاصل کرنے کے قائم مقام ہو جاتا ہے، اور اسی طرح دہری عبادت جیسے روزہ اور حج وغیرہ ہیں، اور تعبہ کی عمومی حکمت ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی احاطت سمجھی ہے، اور ان کی بات سے کوئی مخصوص سطح نہیں معلوم ہو پاتی جس سے کوئی حکم خاص سمجھا جائے، تو ہم نے جان لیا کہ اس محدود سے "لین مقسود" یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے تعبہ ہے، اور اس کے علاوہ شرعاً غیر مقسود ہے۔

اسی میں سے یہ بھی ہے کہ محد... وغیرہ محد... کے ساتھ تعبہ میں اگر توسع کرنا مقصود ہوتا تو شریعت اس پر کوئی واضح دلیل نہ مقرر کرتی، اور حسب م... اس کو اس طرح نہیں پایا، بلکہ اس کے خلاف پایا تو معلوم یہ ہو کہ مقصود ہی محد... تک وقف رہا ہے، لایکہ کسی نفس یا جماعت کے ذریعہ بعض صورتوں کا معنی مقسود... وضع ہو جائے تو اس کی بات کرے... لے پر کوئی مدد مت نہ ہوگی، مین یہ کم ہے، لہذا اصل نہیں ہے، اصل تو وہ ہوتا ہے جو باب میں عام اور اس مقام میں غالب ہو۔

۱۸- پھر شاطبی کہتے ہیں: عادات میں معافی کی طرف التفات کا اصل ہونا چندانہ ہر سے ہے:

اہل: اتقوا، چنانچہ ایک ہی چیز کو ہم دیکھتے ہیں کہ اس حالت میں ممنوع ہوتی ہے جب اس میں کوئی مصلحت نہ ہو پھر جب مصلحت ہوتی ہے تو جائز ہو جاتی ہے جیسے کسی اجل (مدہ کی کوئی مدت) تک کے لئے رزم کا رزم سے تاراج میں مسون ہے اور فرض میں جائز ہے، اور جیسے ایک جنس کے ترکیب اس کے شک سے رہا، اس وقت مسون ہے بسبب اس میں بغیر کسی مصلحت کے صرف غرر و رسوہ ہو، اور بسبب اس میں کوئی رافع مصلحت ہوتا جائز ہے جیسے کہ عرب کے کھجور کی بیج کھجور سے رہا، لوگوں پر توسع کرتے ہوئے جائز قرار پایا یا نہ اس لئے کہ محسوس نے عادات کے احکام کی تعمیل مصلحت سے کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے: "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حِكْمَةٌ" (۱) (اور تمہارے لئے اسے اہل فہم!) (قانون) قصاص میں زندگی ہے) اور تحریم خمر (شراب کی حرمت) کی آیت میں ہے: "إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ، وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ، فَهَلْ أَنتُمْ مُنْتَهُونَ" (۲) (شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں دشمنی اور کینہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، سو اب بھی تم باز آؤ گے) اور ایک حدیث میں ہے: "لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ" (۳) (قاضی... آدمیوں کے درمیان اس حال میں فیصلہ نہ کرے کہ وہ غصہ میں ہو) اور اسی طرح کی مثالیں۔

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۹

(۲) سورہ مائدہ ۹۰

(۳) حدیث: "لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ" ن روایت ۲۰، بخاری (فتح الباری ۱۳/۱۳۶ طبع انتقادی) نے "والتقضی" (ہرگز نہیں کرے) کے الفاظ کے ساتھ کی ہے اور اس باب کے الفاظ ابن ماجہ (۷۷۱/۲ طبع عیسیٰ الخلیلی) کے ہیں۔

## تعبیدی ۱۹

۱۸: یہ کہ عادت میں اللہ تعالیٰ نے جس (وصف) مناسب سے تعبیر کی ہے اس کے ساتھ کو جب عقول پر پیش کیا جاتا ہے تو اس کو عقلوں کے ذریعہ قبولیت حاصل ہو جاتی ہے تو ہم نے اس سے کچھ یا نہ ثارٹ کا مقصد معنی کا تابع بنانا ہے، نہ کہ نصوص پر تکیہ کرنا، برخلاف عادت کے کہ اس میں اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے، اسی لئے ہم مالکؒ نے توسیع اختیار کیا اور مصالح مرسلہ اور احسان کے قابل ہوئے۔

سوم: یہ کہ عادات کے معاملات میں معانی کی طرف توجہ نہ فرماتے (وہابیوں کے درمیان دور) میں بھی معلوم تھا، اور عقلا اس پر اعتماد کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے مصالح انہیں کے ذریعہ چلتے تھے، اس میں فلسفیانہ حکمت والے اور دوسرے برابر تھے، لہذا تفصیلات میں ان لوگوں نے فی الجملہ کو نای کی تو مکارم اخلاق کے تمام کے لئے شریعت آئی، اسی وجہ سے شریعت نے ان احکام کے ایک حصہ کو بقی رکھا جو جاہلیت میں تھے جیسے: دیہت، قسامت، مضاربہ، کعبہ کو نصف چڑھانا، اور اسی طرح وہ چیزیں جو اچھی عادتوں اور مکارم اخلاق میں سے تھیں جنہیں کہ عقلیں قبول کرتی تھیں (۱)۔

## تعبیدی و معقول المعنی کے درمیان موازنہ

۱۹ - ابن عابدین نے صاحب "الفتاویٰ الترمذیہ" سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس کے سلسلہ میں اپنے علماء سے اس میں سے کسی چیز کے تحقق مجھے واقفیت نہیں ہوئی، سوائے ان کے اس قول کے کہ نصوص میں اصل تعلیل ہے، اس لئے کہ یہ معقول المعنی کی اصصیت کی طرف اشارہ کرتا ہے فرمایا: "اس پر مجھے فتامی ابن حجر

میں واقفیت ہوئی، ابن حجر نے فرمایا: میں عبد السلام کے کلام کا متقاض یہ ہے کہ تعبیدی افضل ہے اس لئے کہ وہ محض تنقید ہے برخلاف اس کے جس کی مصلحت ظاہر ہو، اس لئے کہ اس کا کرنے والا بھی سے فائدہ کے حصول کے لئے کرتا ہے۔" (۱) مصلحتی نے اس کی مخالفت کی، فرمایا: "اس میں کوئی شک نہیں کہ معقول معنی بہ حیث جملہ افضل ہے اس لئے کہ شریعت کا اکثر حصہ اسی طرح ہے (۱)۔

اور شاطبی کا ظاہر کلام یہ ہے کہ اس کے قول کو اختیار کیا جائے جو اس کا قائل ہے کہ تعبیدی افضل ہے، اس لئے کہ انہوں نے فرمایا: تکالیف میں جب مصلحت کا قصد معلوم ہو جائے تو اس کے تحت مکلف کے قول کی تین حالتیں ہیں:

۱: اس سے ای چیز کا قصد کرنا جس کے بارے میں سمجھ میں آ رہا ہو کہ ثارٹ کا اس کی مشروعیت کا مقصد ہے، اور اس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن قصد کے قصد سے اس کو قابل نہ کرنا چاہئے، کتبے ہی لوگ میں یہاں نے مصلحت سمجھی، مزید مصلحت پر توجہ نہیں دی، اور آخر کے اس کے حکم، یہ سے غافل ہو گئے، اور یہ کسی غصت ہے جو بہت سی باتوں کو فوت کر دیتی ہے برخلاف اس صورت کے جب قصد میں کو نای نہ کرے، پھر مصالح کے معلوم ہی میں منحصر ہونے پر شاذ و نادر ہی دلیل قائم ہوتی ہے، تو جب حصر ثابت نہیں ہوتا تو اس معینہ حکمت کا قصد بسا اوقات اس چیز کو ساتھ لے لیتا ہے جو کہ اسی طرح حکم کی مشروعیت سے مقصود ہوتا ہے۔

۲: اس سے ای قصد کرنا جس کے بارے میں امید ہے کہ ثارٹ نے اس کا قصد کیا ہوگا، چاہے وہ ان چیزوں میں ہو جس پر وہ مطلع ہو یا نہ ہو، یا مطلع نہ ہو۔

یہ قصد اصل کے مقابلہ زیادہ قائل ہے، البتہ بسا اوقات قصد پر

غور کرنا اس سے چھوٹ جاتا ہے۔

سوم: اس سے صرف اتنا ہر کا تعدد نہ، مصلحت کا تعدد سمجھا ہوا نہیں۔

فرمایہ: یہ زیادہ مکمل اور محفوظ ہے۔

اس کا مکمل ہونا اس لئے ہے کہ اس نے اپنے کو حکم بردار بندے اور نسیب کہنے والے غلام کے طور پر کھڑا کر رکھا ہے، کیونکہ اس نے صرف امر کو معتبر مانا ہے اور مصلحت کے علم کو اجنبی اور تفصیلی طور پر اس کے جائز و ناجائز کے حوالہ کر دیا۔

اور اس کا محفوظ ہونا اس لئے ہے کہ اتنا ہر کی وجہ سے عمل کرنے والا بندگی کے تقاضے پر عمل کر رہا ہے، تو اگر اس کو غیر اللہ کا قصد پیش آئے گا تو تعبید کا قصد اس کو رد کر دے گا (۱)۔

تو انہوں نے یہ جوڑ ملایا ہے یہ معقول المعنی احکام کے مقابلہ میں تعبیدات میں زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔

اس میں غزالی کا بھی مسلک یہ ہے کہ تعبیدی افضل ہے جیسا کہ وہ ان کے اس قول سے واضح ہے جو زہر چکا ہے کہ جن کے معانی کی طرف راہ نہ ملے وہ ترکیب نفوس میں تعبیدات کی انواع میں سب سے زیادہ مؤثر ہیں (۲)۔

در حاشیہ ابن عابدین میں ہے کہ فضیلت کے سلسلہ میں یہ دونوں قول اجمال کے طور پر ہیں، جہاں تک جزئیات کی طرف نگاہ ڈالنے کا تعلق ہے تو کبھی تو تعبیدی افضل ہوتا ہے جیسے ہوا اور شعلہ جنابت، ن میں ہوا افضل ہے، کبھی معقول افضل ہوتا ہے جیسے طواف اور رمی کہ ان میں طواف افضل ہے (۳)۔

تعبیدات کی خصوصیات:

۲۰- تعبیدات کے احکام میں سے ہے:

الف۔ کہ اس پر قیاس نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ قیاس معرفت ملت کی فرمائش ہے، اور فرمائش یہ یا گیا ہے کہ تعبیدی کی مصلحت غیر معلوم ہوتی ہے بلکہ اس پر قیاس متنبہ ہوگا، اور اس کا حکم اپنے محل سے تجاوز نہیں کرے گا، خواہ وہ عام قاعدہ سے مستثنیٰ ہو، اور استثناء کے معنی غیر معقول ہوں، جیسے نبی کریم ﷺ کی نواہی کرنے سے جنھیں۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کی بکری کے بچہ کی قربانی سے جنھیں کی اس طرح نہ ہو، بلکہ وہ ابتدائی حکم ہو جیسے رکعات کی تعداد کی تحدید و رمضان کے مسید کا، جو پ، حدود و کفارات اور اس کی ہم جنسوں کی تحدید اور وہ تمام ابتدائی حکامات (غیر معقول المعنی حکم) جس میں کوئی معنی سمجھ میں نہ آئے بلکہ ان پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جائے گا (۱)۔

۲۱- اسی اصل کی بنا پر فقہاء کے درمیان کچھ فقہی جزئیات میں اختلاف واقع ہوا ہے، ان میں سے لواطت کرنے والے کو سنگ سار کرنا بھی ہے، حنفیہ نے اس کو رد کر دیا ہے، در امام مالک، ایک روایت میں امام احمد، در قول میں سے ایک کے مطابق امام شافعی نے اس کا اثبات کیا ہے، حنفیہ کہتے ہیں: ”حد“ و کفارات میں قیاس جاری نہیں ہوگا، اس لئے کہ حد“ کی تحدیدات پر مشتمل ہیں جو غیر معروف ہیں، جیسے حد رما میں سو کی تعداد، و رقتہ (زنا کا الزام لگانے) میں اسی کی تعداد، اس لئے کہ عقل خاص اس حد کو معتبر مانتے کی حکمت کا رازک نہیں رہتی، اور فرماتے ہیں: ”ان میں (یعنی حد“ کے احکام میں) جو معقول ہوں بھی تو قیاس میں شبہ خطا ہونے

(۱) شرح جامع الجوامع و حاشیہ الشافعی ۲/۲۱۸، المصنف ۲/۳۲۶، ۳/۳۲۸، ۳/۳۳۷، شرح مسلم المصنف ۲/۳۵۰، المستدرک لابن الحسین ۱/۲۹۵، ارتقاء الفکر ۱/۲۳۳، ۲/۲۳۳۔

(۲) اہل القادسی ۲/۳۷۳، ۳/۳۷۳۔  
(۳) حاشیہ علوم الدین علی شرح الفریزدی ۳/۳۳۳۔  
(۴) رد المحتار ۲/۳۰۰۔

## تعبد کی ۲۱

اعتبار کیا جائے گا۔ اور انہوں کو جو نے کسی طرف سے وضو یا غسل کی نیت کافی نہیں ہوئی، اس لئے کہ یہ دونوں ملک عبادت میں رک۔

کے تمام وجہ سے قیاس کے درمیان حدود کے عدم اثبات کا سبب ہے، اور اس میں مثال جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا، اس لئے ہے کہ ہم ان نے یہ تھا، لہذا اس کو کافہ الاشیاء، اور کفار کی تحدیدات کا اختلاف بھی کی طرح ہے، اس سے کہ وہ بھی غیر معقول ہیں جیسے رعایت کی خداوند غیر معقول ہیں۔

اور غیر حسیہ نے حدود اور کفار میں قیاس کو جاری قرار دیا ہے، لیکن جن کے احکام کے معنی معقول ہیں ان میں، جن کے معنی غیر معقول ہوں ان میں نہیں، جیسا کہ حدود، اور کفار کے علاوہ میں ہے (۱)۔

ب۔ شاطی کہتے ہیں: تعبدیات میں جو عبادات میں سے ہوں میں نیت ضروری ہے جیسے: طہارت، نماز، روزہ، اور جس نے ان میں سے بعض میں میت کو شط نہیں قرار دیا ہے تو وہ اس بعض کے معقول معنی ہوئے پر بنا رہتا ہے، لہذا اس کا حکم اسی طرح ہے جیسے کہ اس وقت ہوتا جب وہ امور عبادت میں سے ہوتا، رمضان اور دیگر معین کے روزوں میں حنفیہ رات سے میت کرے یا تسمین کرے کو شرط میں قرار دیتا ہے، ورنہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان دونوں چیزوں کے وقت، اور میت کرے کی میت کرے بھی تو وہ ان میں کی طرف پھرتے گا، اس بنا پر کہ مسطرات (مرد توڑے، بلی بیچوں) سے روکنے کا استحقاق خود اس وقت کو تھا، لہذا وہ دوسرے کی طرف نہیں پھرے گا، اور مری بیچ کا قصد اس کو اس سے نہیں پیچھے ہے گا۔

مری میں سے وہ ہے جو مقابلہ رات کی نیت سے اٹھنے لے کے سے برتن میں ہاتھ، غسل کرے سے پہلے ان کے ہونے سے متعلق کہ ہے کہ وہ تعبدی ہے، لہذا اس کے لئے خاص نیت کا





## تعبیر ۴

ضعیف ہے۔

مالکیہ نے معاہدہ میں تنا جن کو لازم ہونے کی شرط مانا ہے تو جو کسی شخص سے چپاتی لے اور اس کو اس کی قیمت دے دے تو اس کے لئے اس کا لوٹنا اور اس کا بدل لینا مماثلت میں شک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہوگا، بخلاف اس کے جب اس نے روٹی لے لی ہو اور قیمت نہ لی ہو تو اس کے لئے اس کا لوٹنا اور اس کا بدل لینا بیع کے عدم لزوم کی وجہ سے جائز ہوگا اور حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ ا قتالہ، اجارہ (جب اسات معلوم ہو) سرف، بیہ و مرد یہ وغیرہ تعاطی سے صحیح اور منعقد ہو جاتے ہیں، اسی طرح اس نے صراحت کی ہے کہ عاریت میں قبول فعل بیعہ تعاطی سے صحیح ہو جاتا ہے، رہا بیعہ تو اس سے صحیح نہیں ہوتا ہے۔

مالکیہ کے نزدیک وہ امثاریہ جس سے ایجاب و قبول مفہوم ہوتا ہو اس سے بیع اور تمام عقود لازم ہوں گے، اور انہوں نے صراحت کی ہے کہ شرکت اس پر دلالت کرنے والے فعل سے منعقد ہو جاتی ہے جیسے دونوں اپنے مل ملا دیں اور بیع کریں۔

شافعیہ عاریت کے علاوہ تہ تمام عقود میں اپنی اصل یعنی معاہدہ سے عقد صحیح نہ ہونے پر قائم ہیں، ہاں عاریت ان کے نزدیک دونوں میں سے ایک کے الفاظ اور دوسرے کے فعل سے صحیح ہو جاتی ہے، اور بعض صورتوں کو چھوڑ کر بقیہ میں دونوں طرف سے فعل کافی نہ ہوتا، جیسے کسی نے کچھ خرید اور بائع نے اس کو کسی طرف میں حوالہ کیا تو ظرف قول اصح میں عاریت ہوگا اور نوہی نے تعاطی سے بہرہ صحیح ہونے کو مختار قرار دیا ہے۔

حنابلہ نے فعل مثلاً تعاطی سے اجارہ، مضاربت، ا قتالہ، عاریت، مہات اور بیہ منعقد ہو جانے کی صراحت کی ہے، اس لئے کہ مقصود معنی

بخوی) اس کے صحیح ہونے اور اس صورت کے ساتھ اس کے منعقد ہو جانے کی طرف گئے ہیں، اس لئے کہ عرف میں فعل رضامندی پر دلالت رہتا ہے، "بیع سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ دوسرے کے قبضہ میں جو چیز ہے اس کو یہ عوض دے کر لے یا جائے جس سے وہ رضی ہو، لہذا قول (ربوئی خبر) شرط نہیں ہوگا اور عملی طور پر لین، دین کر لینا کافی ہوگا۔

کشاف فیہ کے نزدیک "تعاطی" سے بیع منعقد نہیں ہوتی ہے۔ اس سے کہ اپنی بیع سے فعل رضامندی پر دلالت نہیں رہتا ہے، لہذا جس پر اس کے دوسرے قبضہ یا حائے و بیع فاسد کے دوسرے قبضہ سے ہوئے سوا کی طرح ہوگا لہذا ایک اپنے دوسرے فیق سے باقی رہ جانے کی صورت میں جو کچھ یا تھا اسی کا "مکلف ہو جائے کی صورت میں اس کے بدل کا مطالبہ کرے گا۔

بعض فقہاء (جیسے شافعیہ میں، ابن سرت، ورمانی اور حنفیہ میں سے کرنی) نے بیع بالتعاطی کے جوہر کو تہ بھیجے جائے، مگر بیع میں کے ساتھ مخصوص کیا ہے، اور یہ وہ ہیں جن میں معاہدہ کی عادت جاری ہو، جیسے ایک رطل روٹی اور ایک گھما سبزی۔

حنابلہ بیع تعاطی کی صحت کے قائل ہیں، اس شرط کے ساتھ کہ "اس کو ایک، رزم میں لے لو" جیسی مثالوں میں حایب کے لئے قبضہ کرنے میں اور "اس، رزم کے بدلہ ایک روٹی دے دو" جیسی مثالوں میں طلب پر قبضہ دلائے میں مانجے نہ ہو، اس لئے کہ جب اسطی بیع، قبول میں عدم تانیہ کا اعتبار کیا جائے تو معاہدہ میں ہرچہ ملی عدم تانیہ کا اعتبار ہوگا۔

بہوتی کہتے ہیں: اس کا ظاہر یہ ہے کہ معاہدہ میں تانیہ بیع کو باطل نہ دے کی سچہ وہ مجلس ہی میں ہو اور دونوں اس کو ختم کرنے والی کسی چیز میں مشغول نہ ہوئے ہوں، اس لئے کہ وہ قوی صیغہ سے

## تعبیر ۵

ہے، لہذا اس پر دلالت کرنے والی چیز سے عقد جائز ہوگا (۱)۔

سوم: تحریر سے تعبیر:

۵- تحریر سے عقد کے صحیح و منعقد ہونے پر فقہاء متفق ہیں اور قول میں اس کا اعتبار یہاں ہے گا کہ وہ تحریر پہنچنے کی مجلس میں ہونا کہ بقدر مکاب و ہر باب سے مل جائے۔

ثانیہ: تحریر کو نایہ کے باب میں رکھا ہے۔ لہذا اس سے نیت کے ساتھ عقد منعقد ہو جائے گا (۲)۔

اس سے فقہاء نے عقد نکاح کا استثناء دیا ہے چنانچہ جمہور فقہاء (مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کے نزدیک نکاح تحریر سے منعقد نہیں ہوگا، اور حنفیہ نے تحریر میں جو کچھ ہے اس سے بواہوں کو مطلع کر دینے کی شرط کے ساتھ نایہ میں اس کی حاکمیت دی ہے، چنانچہ میں نہیں دیکھتا ہے (۳)۔

۱- تحریر سے قول طلاق پر بھی فقہاء متفق ہیں، اس لئے کہ تحریر یہ ضرب پر مشتمل ہے جس سے طلاق سمجھ میں آتی ہے، لہذا "دخالت" سے مشابہ ہوگی، اور اس لئے کہ تحریر لکھنے والے کے قول کے قائم مقام ہوتی ہے، اس دلیل سے کہ نبی کریم ﷺ کو تبلیغ رسالت کا حکم تھا اور آپ نے کبھی قول سے تبلیغ کی، کبھی تحریر سے۔

(۱) ابن ماجہ ص ۳۱۱، اور اس کے بعد کے صفحات، ۵۰۲، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷





## تعبیر الروایا، تعجیز ۱-۲

• روایا اگر چیچ اور آہ کے ساتھ ہوتے حنفیہ اور شافعیہ اس کو معتبر نہیں مانتے، اس لئے کہ یہ عدم رضا کو ظاہر کرتا ہے۔  
• ہر مالک یہ کہتے ہیں: اگر اس کے روئے سے معلوم ہو کہ پیرہنا ہے تو اس کی شادی نہیں کی جائے گی۔

• ہر ہنسی اگر استہیزا کے طور پر ہوتے حنفیہ نے اس کو معتبر نہ مانتے کی عمر حمت کی ہے اس لئے کہ ہنسی کو اجازت اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ وہ رضا مندی پر دلالت کرتی ہے۔ لہذا اسب رضا مندی پر دلالت نہ کرے تو وہ جارحیت نہ ہوگی۔

• ابن عابدین "لفتح" سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: "روئے" اور جسے میں مدد قرآن حوالہ کے متبادر ہے ہر اتر ان میں تقاضا ہو جائے یہ مشکل ہو جائے تو احتیاط کی جائے گی (۱)۔

یہاں کچھ تفصیلات اور استثناءات میں ذہن کی تعمیل اصطلاح "کناح" میں ہے۔

## تعجیز

### تعریف:

۱- لغت میں تعجیر عجز کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: عجزتہ تعجیراً، جب تم نے اس کو عاجز کر دیا ہو، وعجز فلان راہی فلان جب اس نے اس کی نسبت نرم (رے کی پٹنگی) کے خلاف امر کی طرف کی ہو کیا کہ اس نے اس کی نسبت عجز کی طرف کی۔  
• فقہی اصطلاح میں تعجیر اس معنی سے ہوا ہے، یعنی آدمی کی نسبت عجز کی طرف کرنا (۱)، مین فقہاء نے اس لفظ کا استعمال صرف محالوں میں کیا ہے:

اہل مکاتب کی تعجیر۔

• ہم: فاضلی کا، مغربیوں میں سے کسی کو پیرہ قائم کرنے سے عاجز کر دینا۔

• اہل میں ان محالوں کا جمالی بیان ہے:

### اہل مکاتب کی تعجیر:

۲- اس پر مبنیاء کا اتفاق ہے کہ کتابت (مکاتب بنانا) آقا کی طرف سے ایک لازم مقتد ہے "روایہ" ہے کہ آقا اپنے غلام یا باندی سے معاملہ دہرے کہ "تجیر" (ٹوری) یا موبہل طور سے سے تمام اس "کرے" اور آراء ہو جائے، چنانچہ وہ اس کے فتح کرنے کا مالک نہیں

(۱) لسان العرب مادة "عجز"، تجرۃ لفظ ۴ ص ۱۳۳۔

## تعبیر الروایا

• دیکھئے: "روایا"۔

( ) حاشیہ ابن عابدین ۲۹۹/۲، حاشیہ الدوسلی ۲۲۷/۲ اور اس کے بعد کے صفحات، مثلاً لخص ۱۵۰، کشاف القناع ۵/۱۶۵، ۷/۳۷۷، ۸/۱۵۷، ۹/۱۵۷، ۱۰/۱۵۷، ۱۱/۱۵۷، ۱۲/۱۵۷، ۱۳/۱۵۷، ۱۴/۱۵۷، ۱۵/۱۵۷، ۱۶/۱۵۷، ۱۷/۱۵۷، ۱۸/۱۵۷، ۱۹/۱۵۷، ۲۰/۱۵۷، ۲۱/۱۵۷، ۲۲/۱۵۷، ۲۳/۱۵۷، ۲۴/۱۵۷، ۲۵/۱۵۷، ۲۶/۱۵۷، ۲۷/۱۵۷، ۲۸/۱۵۷، ۲۹/۱۵۷، ۳۰/۱۵۷، ۳۱/۱۵۷، ۳۲/۱۵۷، ۳۳/۱۵۷، ۳۴/۱۵۷، ۳۵/۱۵۷، ۳۶/۱۵۷، ۳۷/۱۵۷، ۳۸/۱۵۷، ۳۹/۱۵۷، ۴۰/۱۵۷، ۴۱/۱۵۷، ۴۲/۱۵۷، ۴۳/۱۵۷، ۴۴/۱۵۷، ۴۵/۱۵۷، ۴۶/۱۵۷، ۴۷/۱۵۷، ۴۸/۱۵۷، ۴۹/۱۵۷، ۵۰/۱۵۷، ۵۱/۱۵۷، ۵۲/۱۵۷، ۵۳/۱۵۷، ۵۴/۱۵۷، ۵۵/۱۵۷، ۵۶/۱۵۷، ۵۷/۱۵۷، ۵۸/۱۵۷، ۵۹/۱۵۷، ۶۰/۱۵۷، ۶۱/۱۵۷، ۶۲/۱۵۷، ۶۳/۱۵۷، ۶۴/۱۵۷، ۶۵/۱۵۷، ۶۶/۱۵۷، ۶۷/۱۵۷، ۶۸/۱۵۷، ۶۹/۱۵۷، ۷۰/۱۵۷، ۷۱/۱۵۷، ۷۲/۱۵۷، ۷۳/۱۵۷، ۷۴/۱۵۷، ۷۵/۱۵۷، ۷۶/۱۵۷، ۷۷/۱۵۷، ۷۸/۱۵۷، ۷۹/۱۵۷، ۸۰/۱۵۷، ۸۱/۱۵۷، ۸۲/۱۵۷، ۸۳/۱۵۷، ۸۴/۱۵۷، ۸۵/۱۵۷، ۸۶/۱۵۷، ۸۷/۱۵۷، ۸۸/۱۵۷، ۸۹/۱۵۷، ۹۰/۱۵۷، ۹۱/۱۵۷، ۹۲/۱۵۷، ۹۳/۱۵۷، ۹۴/۱۵۷، ۹۵/۱۵۷، ۹۶/۱۵۷، ۹۷/۱۵۷، ۹۸/۱۵۷، ۹۹/۱۵۷، ۱۰۰/۱۵۷، ۱۰۱/۱۵۷، ۱۰۲/۱۵۷، ۱۰۳/۱۵۷، ۱۰۴/۱۵۷، ۱۰۵/۱۵۷، ۱۰۶/۱۵۷، ۱۰۷/۱۵۷، ۱۰۸/۱۵۷، ۱۰۹/۱۵۷، ۱۱۰/۱۵۷، ۱۱۱/۱۵۷، ۱۱۲/۱۵۷، ۱۱۳/۱۵۷، ۱۱۴/۱۵۷، ۱۱۵/۱۵۷، ۱۱۶/۱۵۷، ۱۱۷/۱۵۷، ۱۱۸/۱۵۷، ۱۱۹/۱۵۷، ۱۲۰/۱۵۷، ۱۲۱/۱۵۷، ۱۲۲/۱۵۷، ۱۲۳/۱۵۷، ۱۲۴/۱۵۷، ۱۲۵/۱۵۷، ۱۲۶/۱۵۷، ۱۲۷/۱۵۷، ۱۲۸/۱۵۷، ۱۲۹/۱۵۷، ۱۳۰/۱۵۷، ۱۳۱/۱۵۷، ۱۳۲/۱۵۷، ۱۳۳/۱۵۷، ۱۳۴/۱۵۷، ۱۳۵/۱۵۷، ۱۳۶/۱۵۷، ۱۳۷/۱۵۷، ۱۳۸/۱۵۷، ۱۳۹/۱۵۷، ۱۴۰/۱۵۷، ۱۴۱/۱۵۷، ۱۴۲/۱۵۷، ۱۴۳/۱۵۷، ۱۴۴/۱۵۷، ۱۴۵/۱۵۷، ۱۴۶/۱۵۷، ۱۴۷/۱۵۷، ۱۴۸/۱۵۷، ۱۴۹/۱۵۷، ۱۵۰/۱۵۷، ۱۵۱/۱۵۷، ۱۵۲/۱۵۷، ۱۵۳/۱۵۷، ۱۵۴/۱۵۷، ۱۵۵/۱۵۷، ۱۵۶/۱۵۷، ۱۵۷/۱۵۷، ۱۵۸/۱۵۷، ۱۵۹/۱۵۷، ۱۶۰/۱۵۷، ۱۶۱/۱۵۷، ۱۶۲/۱۵۷، ۱۶۳/۱۵۷، ۱۶۴/۱۵۷، ۱۶۵/۱۵۷، ۱۶۶/۱۵۷، ۱۶۷/۱۵۷، ۱۶۸/۱۵۷، ۱۶۹/۱۵۷، ۱۷۰/۱۵۷، ۱۷۱/۱۵۷، ۱۷۲/۱۵۷، ۱۷۳/۱۵۷، ۱۷۴/۱۵۷، ۱۷۵/۱۵۷، ۱۷۶/۱۵۷، ۱۷۷/۱۵۷، ۱۷۸/۱۵۷، ۱۷۹/۱۵۷، ۱۸۰/۱۵۷، ۱۸۱/۱۵۷، ۱۸۲/۱۵۷، ۱۸۳/۱۵۷، ۱۸۴/۱۵۷، ۱۸۵/۱۵۷، ۱۸۶/۱۵۷، ۱۸۷/۱۵۷، ۱۸۸/۱۵۷، ۱۸۹/۱۵۷، ۱۹۰/۱۵۷، ۱۹۱/۱۵۷، ۱۹۲/۱۵۷، ۱۹۳/۱۵۷، ۱۹۴/۱۵۷، ۱۹۵/۱۵۷، ۱۹۶/۱۵۷، ۱۹۷/۱۵۷، ۱۹۸/۱۵۷، ۱۹۹/۱۵۷، ۲۰۰/۱۵۷، ۲۰۱/۱۵۷، ۲۰۲/۱۵۷، ۲۰۳/۱۵۷، ۲۰۴/۱۵۷، ۲۰۵/۱۵۷، ۲۰۶/۱۵۷، ۲۰۷/۱۵۷، ۲۰۸/۱۵۷، ۲۰۹/۱۵۷، ۲۱۰/۱۵۷، ۲۱۱/۱۵۷، ۲۱۲/۱۵۷، ۲۱۳/۱۵۷، ۲۱۴/۱۵۷، ۲۱۵/۱۵۷، ۲۱۶/۱۵۷، ۲۱۷/۱۵۷، ۲۱۸/۱۵۷، ۲۱۹/۱۵۷، ۲۲۰/۱۵۷، ۲۲۱/۱۵۷، ۲۲۲/۱۵۷، ۲۲۳/۱۵۷، ۲۲۴/۱۵۷، ۲۲۵/۱۵۷، ۲۲۶/۱۵۷، ۲۲۷/۱۵۷، ۲۲۸/۱۵۷، ۲۲۹/۱۵۷، ۲۳۰/۱۵۷، ۲۳۱/۱۵۷، ۲۳۲/۱۵۷، ۲۳۳/۱۵۷، ۲۳۴/۱۵۷، ۲۳۵/۱۵۷، ۲۳۶/۱۵۷، ۲۳۷/۱۵۷، ۲۳۸/۱۵۷، ۲۳۹/۱۵۷، ۲۴۰/۱۵۷، ۲۴۱/۱۵۷، ۲۴۲/۱۵۷، ۲۴۳/۱۵۷، ۲۴۴/۱۵۷، ۲۴۵/۱۵۷، ۲۴۶/۱۵۷، ۲۴۷/۱۵۷، ۲۴۸/۱۵۷، ۲۴۹/۱۵۷، ۲۵۰/۱۵۷، ۲۵۱/۱۵۷، ۲۵۲/۱۵۷، ۲۵۳/۱۵۷، ۲۵۴/۱۵۷، ۲۵۵/۱۵۷، ۲۵۶/۱۵۷، ۲۵۷/۱۵۷، ۲۵۸/۱۵۷، ۲۵۹/۱۵۷، ۲۶۰/۱۵۷، ۲۶۱/۱۵۷، ۲۶۲/۱۵۷، ۲۶۳/۱۵۷، ۲۶۴/۱۵۷، ۲۶۵/۱۵۷، ۲۶۶/۱۵۷، ۲۶۷/۱۵۷، ۲۶۸/۱۵۷، ۲۶۹/۱۵۷، ۲۷۰/۱۵۷، ۲۷۱/۱۵۷، ۲۷۲/۱۵۷، ۲۷۳/۱۵۷، ۲۷۴/۱۵۷، ۲۷۵/۱۵۷، ۲۷۶/۱۵۷، ۲۷۷/۱۵۷، ۲۷۸/۱۵۷، ۲۷۹/۱۵۷، ۲۸۰/۱۵۷، ۲۸۱/۱۵۷، ۲۸۲/۱۵۷، ۲۸۳/۱۵۷، ۲۸۴/۱۵۷، ۲۸۵/۱۵۷، ۲۸۶/۱۵۷، ۲۸۷/۱۵۷، ۲۸۸/۱۵۷، ۲۸۹/۱۵۷، ۲۹۰/۱۵۷، ۲۹۱/۱۵۷، ۲۹۲/۱۵۷، ۲۹۳/۱۵۷، ۲۹۴/۱۵۷، ۲۹۵/۱۵۷، ۲۹۶/۱۵۷، ۲۹۷/۱۵۷، ۲۹۸/۱۵۷، ۲۹۹/۱۵۷، ۳۰۰/۱۵۷، ۳۰۱/۱۵۷، ۳۰۲/۱۵۷، ۳۰۳/۱۵۷، ۳۰۴/۱۵۷، ۳۰۵/۱۵۷، ۳۰۶/۱۵۷، ۳۰۷/۱۵۷، ۳۰۸/۱۵۷، ۳۰۹/۱۵۷، ۳۱۰/۱۵۷، ۳۱۱/۱۵۷، ۳۱۲/۱۵۷، ۳۱۳/۱۵۷، ۳۱۴/۱۵۷، ۳۱۵/۱۵۷، ۳۱۶/۱۵۷، ۳۱۷/۱۵۷، ۳۱۸/۱۵۷، ۳۱۹/۱۵۷، ۳۲۰/۱۵۷، ۳۲۱/۱۵۷، ۳۲۲/۱۵۷، ۳۲۳/۱۵۷، ۳۲۴/۱۵۷، ۳۲۵/۱۵۷، ۳۲۶/۱۵۷، ۳۲۷/۱۵۷، ۳۲۸/۱۵۷، ۳۲۹/۱۵۷، ۳۳۰/۱۵۷، ۳۳۱/۱۵۷، ۳۳۲/۱۵۷، ۳۳۳/۱۵۷، ۳۳۴/۱۵۷، ۳۳۵/۱۵۷، ۳۳۶/۱۵۷، ۳۳۷/۱۵۷، ۳۳۸/۱۵۷، ۳۳۹/۱۵۷، ۳۴۰/۱۵۷، ۳۴۱/۱۵۷، ۳۴۲/۱۵۷، ۳۴۳/۱۵۷، ۳۴۴/۱۵۷، ۳۴۵/۱۵۷، ۳۴۶/۱۵۷، ۳۴۷/۱۵۷، ۳۴۸/۱۵۷، ۳۴۹/۱۵۷، ۳۵۰/۱۵۷، ۳۵۱/۱۵۷، ۳۵۲/۱۵۷، ۳۵۳/۱۵۷، ۳۵۴/۱۵۷، ۳۵۵/۱۵۷، ۳۵۶/۱۵۷، ۳۵۷/۱۵۷، ۳۵۸/۱۵۷، ۳۵۹/۱۵۷، ۳۶۰/۱۵۷، ۳۶۱/۱۵۷، ۳۶۲/۱۵۷، ۳۶۳/۱۵۷، ۳۶۴/۱۵۷، ۳۶۵/۱۵۷، ۳۶۶/۱۵۷، ۳۶۷/۱۵۷، ۳۶۸/۱۵۷، ۳۶۹/۱۵۷، ۳۷۰/۱۵۷، ۳۷۱/۱۵۷، ۳۷۲/۱۵۷، ۳۷۳/۱۵۷، ۳۷۴/۱۵۷، ۳۷۵/۱۵۷، ۳۷۶/۱۵۷، ۳۷۷/۱۵۷، ۳۷۸/۱۵۷، ۳۷۹/۱۵۷، ۳۸۰/۱۵۷، ۳۸۱/۱۵۷، ۳۸۲/۱۵۷، ۳۸۳/۱۵۷، ۳۸۴/۱۵۷، ۳۸۵/۱۵۷، ۳۸۶/۱۵۷، ۳۸۷/۱۵۷، ۳۸۸/۱۵۷، ۳۸۹/۱۵۷، ۳۹۰/۱۵۷، ۳۹۱/۱۵۷، ۳۹۲/۱۵۷، ۳۹۳/۱۵۷، ۳۹۴/۱۵۷، ۳۹۵/۱۵۷، ۳۹۶/۱۵۷، ۳۹۷/۱۵۷، ۳۹۸/۱۵۷، ۳۹۹/۱۵۷، ۴۰۰/۱۵۷، ۴۰۱/۱۵۷، ۴۰۲/۱۵۷، ۴۰۳/۱۵۷، ۴۰۴/۱۵۷، ۴۰۵/۱۵۷، ۴۰۶/۱۵۷، ۴۰۷/۱۵۷، ۴۰۸/۱۵۷، ۴۰۹/۱۵۷، ۴۱۰/۱۵۷، ۴۱۱/۱۵۷، ۴۱۲/۱۵۷، ۴۱۳/۱۵۷، ۴۱۴/۱۵۷، ۴۱۵/۱۵۷، ۴۱۶/۱۵۷، ۴۱۷/۱۵۷، ۴۱۸/۱۵۷، ۴۱۹/۱۵۷، ۴۲۰/۱۵۷، ۴۲۱/۱۵۷، ۴۲۲/۱۵۷، ۴۲۳/۱۵۷، ۴۲۴/۱۵۷، ۴۲۵/۱۵۷، ۴۲۶/۱۵۷، ۴۲۷/۱۵۷، ۴۲۸/۱۵۷، ۴۲۹/۱۵۷، ۴۳۰/۱۵۷، ۴۳۱/۱۵۷، ۴۳۲/۱۵۷، ۴۳۳/۱۵۷، ۴۳۴/۱۵۷، ۴۳۵/۱۵۷، ۴۳۶/۱۵۷، ۴۳۷/۱۵۷، ۴۳۸/۱۵۷، ۴۳۹/۱۵۷، ۴۴۰/۱۵۷، ۴۴۱/۱۵۷، ۴۴۲/۱۵۷، ۴۴۳/۱۵۷، ۴۴۴/۱۵۷، ۴۴۵/۱۵۷، ۴۴۶/۱۵۷، ۴۴۷/۱۵۷، ۴۴۸/۱۵۷، ۴۴۹/۱۵۷، ۴۵۰/۱۵۷، ۴۵۱/۱۵۷، ۴۵۲/۱۵۷، ۴۵۳/۱۵۷، ۴۵۴/۱۵۷، ۴۵۵/۱۵۷، ۴۵۶/۱۵۷، ۴۵۷/۱۵۷، ۴۵۸/۱۵۷، ۴۵۹/۱۵۷، ۴۶۰/۱۵۷، ۴۶۱/۱۵۷، ۴۶۲/۱۵۷، ۴۶۳/۱۵۷، ۴۶۴/۱۵۷، ۴۶۵/۱۵۷، ۴۶۶/۱۵۷، ۴۶۷/۱۵۷، ۴۶۸/۱۵۷، ۴۶۹/۱۵۷، ۴۷۰/۱۵۷، ۴۷۱/۱۵۷، ۴۷۲/۱۵۷، ۴۷۳/۱۵۷، ۴۷۴/۱۵۷، ۴۷۵/۱۵۷، ۴۷۶/۱۵۷، ۴۷۷/۱۵۷، ۴۷۸/۱۵۷، ۴۷۹/۱۵۷، ۴۸۰/۱۵۷، ۴۸۱/۱۵۷، ۴۸۲/۱۵۷، ۴۸۳/۱۵۷، ۴۸۴/۱۵۷، ۴۸۵/۱۵۷، ۴۸۶/۱۵۷، ۴۸۷/۱۵۷، ۴۸۸/۱۵۷، ۴۸۹/۱۵۷، ۴۹۰/۱۵۷، ۴۹۱/۱۵۷، ۴۹۲/۱۵۷، ۴۹۳/۱۵۷، ۴۹۴/۱۵۷، ۴۹۵/۱۵۷، ۴۹۶/۱۵۷، ۴۹۷/۱۵۷، ۴۹۸/۱۵۷، ۴۹۹/۱۵۷، ۵۰۰/۱۵۷، ۵۰۱/۱۵۷، ۵۰۲/۱۵۷، ۵۰۳/۱۵۷، ۵۰۴/۱۵۷، ۵۰۵/۱۵۷، ۵۰۶/۱۵۷، ۵۰۷/۱۵۷، ۵۰۸/۱۵۷، ۵۰۹/۱۵۷، ۵۱۰/۱۵۷، ۵۱۱/۱۵۷، ۵۱۲/۱۵۷، ۵۱۳/۱۵۷، ۵۱۴/۱۵۷، ۵۱۵/۱۵۷، ۵۱۶/۱۵۷، ۵۱۷/۱۵۷، ۵۱۸/۱۵۷، ۵۱۹/۱۵۷، ۵۲۰/۱۵۷، ۵۲۱/۱۵۷، ۵۲۲/۱۵۷، ۵۲۳/۱۵۷، ۵۲۴/۱۵۷، ۵۲۵/۱۵۷، ۵۲۶/۱۵۷، ۵۲۷/۱۵۷، ۵۲۸/۱۵۷، ۵۲۹/۱۵۷، ۵۳۰/۱۵۷، ۵۳۱/۱۵۷، ۵۳۲/۱۵۷، ۵۳۳/۱۵۷، ۵۳۴/۱۵۷، ۵۳۵/۱۵۷، ۵۳۶/۱۵۷، ۵۳۷/۱۵۷، ۵۳۸/۱۵۷، ۵۳۹/۱۵۷، ۵۴۰/۱۵۷، ۵۴۱/۱۵۷، ۵۴۲/۱۵۷، ۵۴۳/۱۵۷، ۵۴۴/۱۵۷، ۵۴۵/۱۵۷، ۵۴۶/۱۵۷، ۵۴۷/۱۵۷، ۵۴۸/۱۵۷، ۵۴۹/۱۵۷، ۵۵۰/۱۵۷، ۵۵۱/۱۵۷، ۵۵۲/۱۵۷، ۵۵۳/۱۵۷، ۵۵۴/۱۵۷، ۵۵۵/۱۵۷، ۵۵۶/۱۵۷، ۵۵۷/۱۵۷، ۵۵۸/۱۵۷، ۵۵۹/۱۵۷، ۵۶۰/۱۵۷، ۵۶۱/۱۵۷، ۵۶۲/۱۵۷، ۵۶۳/۱۵۷، ۵۶۴/۱۵۷، ۵۶۵/۱۵۷، ۵۶۶/۱۵۷، ۵۶۷/۱۵۷، ۵۶۸/۱۵۷، ۵۶۹/۱۵۷، ۵۷۰/۱۵۷، ۵۷۱/۱۵۷، ۵۷۲/۱۵۷، ۵۷۳/۱۵۷، ۵۷۴/۱۵۷، ۵۷۵/۱۵۷، ۵۷۶/۱۵۷، ۵۷۷/۱۵۷، ۵۷۸/۱۵۷، ۵۷۹/۱۵۷، ۵۸۰/۱۵۷، ۵۸۱/۱۵۷، ۵۸۲/۱۵۷، ۵۸۳/۱۵۷، ۵۸۴/۱۵۷، ۵۸۵/۱۵۷، ۵۸۶/۱۵۷، ۵۸۷/۱۵۷، ۵۸۸/۱۵۷، ۵۸۹/۱۵۷، ۵۹۰/۱۵۷، ۵۹۱/۱۵۷، ۵۹۲/۱۵۷، ۵۹۳/۱۵۷، ۵۹۴/۱۵۷، ۵۹۵/۱۵۷، ۵۹۶/۱۵۷، ۵۹۷/۱۵۷، ۵۹۸/۱۵۷، ۵۹۹/۱۵۷، ۶۰۰/۱۵۷، ۶۰۱/۱۵۷، ۶۰۲/۱۵۷، ۶۰۳/۱۵۷، ۶۰۴/۱۵۷، ۶۰۵/۱۵۷، ۶۰۶/۱۵۷، ۶۰۷/۱۵۷، ۶۰۸/۱۵۷، ۶۰۹/۱۵۷، ۶۱۰/۱۵۷، ۶۱۱/۱۵۷، ۶۱۲/۱۵۷، ۶۱۳/۱۵۷، ۶۱۴/۱۵۷، ۶۱۵/۱۵۷، ۶۱۶/۱۵۷، ۶۱۷/۱۵۷، ۶۱۸/۱۵۷، ۶۱۹/۱۵۷، ۶۲۰/۱۵۷، ۶۲۱/۱۵۷، ۶۲۲/۱۵۷، ۶۲۳/۱۵۷، ۶۲۴/۱۵۷، ۶۲۵/۱۵۷، ۶۲۶/۱۵۷، ۶۲۷/۱۵۷، ۶۲۸/۱۵۷، ۶۲۹/۱۵۷، ۶۳۰/۱۵۷، ۶۳۱/۱۵۷، ۶۳۲/۱۵۷، ۶۳۳/۱۵۷، ۶۳۴/۱۵۷، ۶۳۵/۱۵۷، ۶۳۶/۱۵۷، ۶۳۷/۱۵۷، ۶۳۸/۱۵۷، ۶۳۹/۱۵۷، ۶۴۰/۱۵۷، ۶۴۱/۱۵۷، ۶۴۲/۱۵۷، ۶۴۳/۱۵۷، ۶۴۴/۱۵۷، ۶۴۵/۱۵۷، ۶۴۶/۱۵۷، ۶۴۷/۱۵۷، ۶۴۸/۱۵۷، ۶۴۹/۱۵۷، ۶۵۰/۱۵۷، ۶۵۱/۱۵۷، ۶۵۲/۱۵۷، ۶۵۳/۱۵۷، ۶۵۴/۱۵۷، ۶۵۵/۱۵۷، ۶۵۶/۱۵۷، ۶۵۷/۱۵۷، ۶۵۸/۱۵۷، ۶۵۹/۱۵۷، ۶۶۰/۱۵۷، ۶۶۱/۱۵۷، ۶۶۲/۱۵۷، ۶۶۳/۱۵۷، ۶۶۴/۱۵۷، ۶۶۵/۱۵۷، ۶۶۶/۱۵۷، ۶۶۷/۱۵۷، ۶۶۸/۱۵۷، ۶۶۹/۱۵۷، ۶۷۰/۱۵۷، ۶۷۱/۱۵۷، ۶۷۲/۱۵۷، ۶۷۳/۱۵۷، ۶۷۴/۱۵۷، ۶۷۵/۱۵۷، ۶۷۶/۱۵۷، ۶۷۷/۱۵۷، ۶۷۸/۱۵۷، ۶۷۹/۱۵۷، ۶۸۰/۱۵۷، ۶۸۱/۱۵۷، ۶۸۲/۱۵۷، ۶۸۳/۱۵۷، ۶۸۴/۱۵۷، ۶۸۵/۱۵۷، ۶۸۶/۱۵۷، ۶۸۷/۱۵۷، ۶۸۸/۱۵۷، ۶۸۹/۱۵۷، ۶۹۰/۱۵۷، ۶۹۱/۱۵۷، ۶۹۲/۱۵۷، ۶۹۳/۱۵۷، ۶۹۴/۱۵۷، ۶۹۵/۱۵۷، ۶۹۶/۱۵۷، ۶۹۷/۱۵۷، ۶۹۸/۱۵۷، ۶۹۹/۱۵۷، ۷۰۰/۱۵۷، ۷۰۱/۱۵۷، ۷۰۲/۱۵۷، ۷۰۳/۱۵۷، ۷۰۴/۱۵۷، ۷۰۵/۱۵۷، ۷۰۶/۱۵۷، ۷۰۷/۱۵۷، ۷۰۸/۱۵۷، ۷۰۹/۱۵۷، ۷۱۰/۱۵۷، ۷۱۱/۱۵۷، ۷۱۲/۱۵۷، ۷۱۳/۱۵۷، ۷۱۴/۱۵۷، ۷۱۵/۱۵۷، ۷۱۶/۱۵۷، ۷۱۷/۱۵۷، ۷۱۸/۱۵۷، ۷۱۹/۱۵۷، ۷۲۰/۱۵۷، ۷۲۱/۱۵۷، ۷۲۲/۱۵۷، ۷۲۳/۱۵۷، ۷۲۴/۱۵۷، ۷۲۵/۱۵۷، ۷۲۶/۱۵۷، ۷۲۷/۱۵۷، ۷۲۸/۱۵۷، ۷۲۹/۱۵۷، ۷۳۰/۱۵۷، ۷۳۱/۱۵۷، ۷۳۲/۱۵۷، ۷۳۳/۱۵۷، ۷۳۴/۱۵۷، ۷۳۵/۱۵۷، ۷۳۶/۱۵۷، ۷۳۷/۱۵۷، ۷۳۸/۱۵۷، ۷۳۹/۱۵۷، ۷۴۰/۱۵۷، ۷۴۱/۱۵۷، ۷۴۲/۱۵۷، ۷۴۳/۱۵۷، ۷۴۴/۱۵۷، ۷۴۵/۱۵۷، ۷۴۶/۱۵۷، ۷۴۷/۱۵۷، ۷۴۸/۱۵۷، ۷۴۹/۱۵۷، ۷۵۰/۱۵۷، ۷۵۱/۱۵۷، ۷۵۲/۱۵۷، ۷۵۳/۱۵۷، ۷۵۴/۱۵۷

اور تفصیل ”تأیید“ کی اصطلاح میں ہے۔

۱۰۔ تدبیر کی پابندی کا علیحدہ کی ماحول کی:

۴- نتیجہ: میں کھٹا تھیر کو زیا دہ استعمال کرنے والے مانگیدہ میں، اس لئے کہ وہ اس طرف گئے ہیں کہ جب وہ دھتیں اور تھپڑ کی وہ دھت گزرا جائے جس کو قاضی نے مدعی کے سے چپہ بندہ کو ضرر پہنے کی غرض سے مقرر کیا تھا، اور جس شخص کو دھت دی گئی تھی وہ ناٹھیر ثابت کرنے کی کوئی چیز نہ لائے تو قاضی اس کو یہ تتر راہ گا، اور فیصلہ کو اس پر ماند نہ لے گا اور یہ کارڈ کر لے گا، اور اس طرح اس کے فریق مخالف کا بیچا کرنے کو ختم کر دے گا، پھر اس کے بعد نہ تو اس کی کوئی دلیل سنی جائے گی، اور نہ ہی اگر وہ کوئی بیہ لائے تو وہ قبول یا جائے گا، جو وہ مدعی کو پادہ عادیہ ( )۔

اور شائع ہو رہا تھا اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مدی جب  
بینہ حاکم کرنے کے لئے مہلت طلب کرے تو اسے مہلت دی  
جائے گی اور جو چھوڑا اسے چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ حق کا  
طلب گار دی ہے۔

رامہ عاقلیہ تو اسے تیس دن سے زیادہ کی مہلت نہیں دی جائے گی، پھر اس کی عاجزی کا حکم لگا دیا جائے گا در قسم کھانے کا اس کا حق ساتھ ہو جائے گا، پھر مدی سے حلف لیا جائے گا اور اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

خفیہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ کاغذی مدنی کے حق میں مدعا علیہ کے خلاف اس پر تین مرتبہ یحیٰ کی مکرار (قسم کھانے کی پیشکش کرنے) کے بعد نفس مکرول (مکرار) سے فیصلہ روئے گا (۲۸)۔

ہوگا، ورمکاتب پر جومل، جب تھی اس کی ہوائی سے اس کے عاجز  
ہو جانے سے مائیک کی طرف سے اس کو عاجز قرار دینا جائز نہیں ہوگا۔

ہر جب تسلط کا زمانہ آجائے تو اقساط میں سے جس کا وقت ہو چکا ہے آتا کو ان کے مطالبہ کا اختیار ہوگا، اس لئے کہ یہ اس کا حق ہے۔

اور اگر مکاتب ان سے عائد ہو جائے تو یا ان کا کو کتابت کے  
منفع کرنے اور مکاتب کو عائد تر رہنے کا حق ہو گا نہیں؟

جمہور فقہاء یعنی مسیحی شامیہ «رحمہ اللہ» کی طرف سے اس صورت میں حاکم یہ سبب کی طرف رجوع کے بغیر آقا کو خود سے اس صورت میں کتابت فتح کرنے کا حق ہوگا جب قسط کا وقت آ جانے کے بعد مکاتب اپنے ذمہ کو ہوا کرنے سے عائد ہو جائے۔ اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے یہی کیا تھا۔

اور بالکلہ پیرائے رکھتے ہیں کہ وہ حاکم یا سلطان کے ذریعہ  
ستابت کو فتح کر سکتا ہے (۱)۔

۳- اسی طرح جمہور (خلفہ، مالکیہ اورشافیہ) اس طرف گئے ہیں کہ مکاتب کے لئے اپنے کو عاجز قرار دینا جائز ہے، جیسے کہ کہنے میں پٹی کتابت سے عاجز ہوں، اس وقت آقا کے لئے صبر کرنا یا حاکم کے ذریعہ یہ خود سے فتح کرنا جائز ہوگا، اسی طرح قسط کا وقت آجانے پر جس ماں پر مکاتبت کی گئی ہے اس کے ہاں اندرے کے بعد قاضی کو اس صورت میں اس کو عاجز قرار دینے کا اختیار ہوگا جب آقا یا اس کے ورثاء اس کا مطالبہ کریں، جہاں تک حائلہ کا تعلق ہے تو ان کا خیال ہے کہ غلام اگر قادر ہو تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کو عاجز قرار دے، کیونکہ ان کے نزدیک عہد کتابت طرفین سے لازم ہوتا ہے۔

(۱) تاریخ ۱۵۹۳، خرداد ۱۳۰۲، شمسی ۱۳۰۲، ۵۳۰، انشایی  
قد ۳۶۸، ۹۰

(1) تجربة لطلاب المرحلة الثانوية التحضيرية ٢٠٨  
(2) البديع ١٦، ٢٢٣، المجموع الكلي ١٥٨، ٢٣٠، المضي لاس قد ٩٠، ٩٠

اس سے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”الیہ علی من ادعی، والیہیں عسی من انکر“<sup>(۱)</sup> (بیزہوئی کرنے والے کے ذمہ ہے، اور یقین انکار کرنے والے کے ذمہ ہے)۔  
تفسیر ”ہوئی“ کی اصطلاح میں ہیں۔

## تجیل

### تعریف:

۱- تعجیل: عجل کا مصدر ہے، اور لغت میں اس کے معنی ہیں: نہ اچھٹے نہ اور جلدی یعنی سرعت کا مطالبہ کرنا، کہا جاتا ہے ”عجلت الیہ المال“ میں اس کے پاس جلدی سے مال لے گیا ”فتعجلہ“ تو اس نے اسے جلدی سے لے لیا۔

اور شریعت میں تجیل کے معنی ہیں: عمل کو شرعی طور پر اس کے لئے مقرر وقت سے پہلے ”آ کر، یا بیٹے تجیل زکاۃ (زکاۃ کی جلدی)“ یا اس کو اس کے ”دل وقت میں“ ”آ کر، یا، بیٹے صدقہ“ اور کو جلدی ”آ کر، یا“ (۱)۔

### متعلقہ الفاظ:

#### اسراع:

۲- اسراع: تسرع کا مصدر ہے، اور سرعت اس کا اسم ہے، اور وہ بطء (سستی) کی ضد ہے، ”در تول عسری اسراع، و تجیل میں فرق یہ ہے کہ سرعت اس چیز میں چکل رسنے کو کہتے ہیں جس میں چکل سا چابہ ”درود پسند پیدا ہوتی ہے، اور اس کی ضد یعنی سستی کرنا قائل مذمت ہوتا ہے، ”در عجلت ایسی چیز میں چکل کرنے کو کہتے ہیں جس میں چکل نہ رتی چابہ“ اور وہ قائل مذمت ہوتی ہے، اور اس کی

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر مادۃ ”عجل“، دیکھئے اصطلاح ”ناجی“۔



( ) حدیث: ”الیہ علی من ادعی و الیہیں عسی من انکر“ ایک حدیث کا جزو ہے جس کی روایت امام بیہقی (۲۵۲/۱۰ طبع دارالحدیث) نے کی ہے اس کے شروع کا حصہ یہ ہے ”لو یعطی الناس بدعوہم لا ادعی رحمن أموال قوم و دعاءہم، ولكن الیہ“۔ الح (فتح الباری ۲۸۳/۵ طبع استنبی) اور من حجرتہ کی سند کو مستقر لیا ہے۔

## تقیل ۳-۵

ضد اعافہ (وٹار، انفار) پسندیدہ ہے، رہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لُحُضِي" (۱) (اور میں تو تیرے پاس سے میرے پروردگار! اس لئے جلدی چلا آیا کہ تو خوش ہو جائے گا) تو وہ "عجلت" اسوعت کے معنی میں ہے (۲)۔

جہاں حکم:

۳- تقیل کئی مقامات میں شروع ہے، وہ کبھی تو واجب ہوتی ہے جیسے گناہ سے توبہ کرنے میں عجلت کرنا اور کبھی مندوب ہوتی ہے جیسے رمضان میں انظار میں جلدی کرنا، اور کبھی مباح ہوتی ہے جیسے کثرت میں تقیل کرنا، اور کبھی مکروہ یا خلاف اولیٰ ہوتی ہے جیسے تول (سال) سے پہلے زکاۃ نکالنے میں جلدی کرنا۔

درغیر شروع میں بعض باطل ہوتی ہیں جیسے وقت سے پہلے ہی نماز کرنا۔

## تقیل کیقسام

۱- جو دسبب کے وقت عمل میں تقیل

۲- گناہ سے توبہ کرنے میں تقیل:

۴- گناہ کے بعد مکلف پر فی الفور توبہ واجب ہوتی ہے، اس پر کتاب و سنت کی نصیحت اور حرامات و ملامت آتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "أَتُوبُ إِلَيْهِ عَلَى اللَّهِ لَلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشُّوْءَ بِجَهَادَةٍ ثُمَّ يَتَوْبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ" (۳) (توبہ جس کا قبول کرے اللہ کے مہر ہے وہ تو کس انیس

(۱) سورہ طہ ۸۳

(۲) لسان العرب، المصباح المیزان، "شرح"، الفروق فی اللغة لابن ہرول  
احسنی دہش ۱۹۸

(۳) سورہ بقرہ ۷۷

لوگوں کی ہے جو میری حرکت مادی سے رہنمائی میں رہیں قریب ہی (ہفت میں) توبہ کر لیتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے) "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "إِنِّي أَنصُرُ الْمُتَوَّابِينَ إِذَا مَسَّهُمْ طَافٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَادْأَبُوا فَادْأَبُوا" (۱) (یقین ہو لوگ خدا اس میں جب انہیں کوئی شیطانی لاف ہوتا ہے تو وہ دباؤ (الہی) میں مل جاتے ہیں جس سے ایک انہیں سو جھوٹ جاتی ہے) "در تقیل وغیرہ تقیل توبہ کے واجب نیز اس کے علی الفور ہونے پر دلائل نقل کیا ہے (۲)۔

ب- میت کی تجیز میں تقیل:

۵- اس پر فتاویٰ کا اتفاق ہے کہ جب موت کا یقین ہو جائے تو میت کی تجیز میں جلدی کرنا مندوب ہوگا، اس سے کثرت ہے، بنی کریم علیہ السلام نے جب ظلمہ بن مراد کی عیادت کی تو فرمایا: "إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَّثَ فِيهِ الْمَوْتُ، فَادْفِنُونِي بِهِ، وَعْمَلُوا، فَإِنَّهُ لَا يَسْفِي لِحَيْفَةَ مُسْلِمٍ أَنْ تَحْبِسَ بِهِنَ ظَهْرَانِي فَهَلْهُ" (۳) (مجھے تو یحییٰ لگ رہا ہے کہ ظلمہ کی موت ہو چکی ہے تو تم لوگ مجھے اس کی اطلاع دو اور جلدی کرو، اس لئے کہ مسلمان کے مہر و جسم کو اس کے گھر، لوگوں کے درمیان رہنا نہیں چاہئے) اور

(۱) سورہ ابراہیم ۲۰

(۲) جامعہ احمدی ۱/۶۸، الفواکیر الدیوانی ۱/۹۹، تفسیر القرطبی ۵/۹۰، ۱۸/۹۷، طبع دارالکتب المصریہ، احیاء علوم الدین ۳۷۷، طبع مطبعہ الاستقامۃ القاہرہ، دیکل الفلجین ۱/۸۷، اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۳) حدیث ابن ابی لاوی طلعہ بلاو قد حدث فیہ الموت... کی روایت ابو داؤد (۳۵۱۱) تحقیق عزت علیہ السلام نے کی ہے اور یحییٰ سے اس کو فرمایا ہے جیسا کہ مختصر المعجم (۳۷۴) ۳۰۴ شیخ را حیا سنو (ابو یوسف) میں ہے اور اس کے بعض روایوں کے کج نقل ہونے کی وجہ سے ہے

## تقیل ۶-۸

نیا ہے اور یہاں مال منول سے مراد یہ ہے کہ جس کی ادائیگی کا استحقاق ہو چکا ہو اس میں بلاعذر تاخیر کی جائے (۱)۔

د- اجیر کی اجرت دینے میں تقیل:

۷- نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "اعطوا الاجیر أجره قبل ان یحلف عرقه" (۲) (پیسہ تنگ ہونے سے پہلے مزدور کو اس کی مزدوری دے دو)۔

اور پیسہ سوکھنے سے پہلے اس کو دے دینے کا حکم عمل سے فراغت کے بعد جلدی کرنے کے وجہ سے دینا یہ ہے کہ اگرچہ پیسہ نہ آیا ہو یا آیا ہو اور ساتھ دیا ہو، اور یہ اس سے کہ اس کی اجرت اس کے جسم کی مزدوری ہے، اور اس نے اپنی منفعت میں غفلت کر دی ہے، لہذا جب اس میں جلدی کی ہے تو وہ تقیل (اجرت) کا مستحق ہے، اور تاجر وں کا حال یہ ہے کہ جب وہ مال حوالہ کر دیتے ہیں تو حوالگی کے وقت غم پر قبضہ کرتے ہیں تو مزدور زیادہ حق دار اور اولیٰ ہوگا، کیونکہ یہ اس کے سامان کی قیمت ہیں اس کی جان کی قیمت ہے، لہذا قدرت کے باوجود اس میں مال منول کرنا حرام ہوگا (۳)۔

۸- کنواری کی شادی کرنے میں تقیل:

۸- بعض علماء نے بائع ہو جانے کی صورت میں باکرہ کا نکاح کر دینے میں غلات رسنے کو تحب قرار دیا ہے، اس سے کہ حدیث

(۱) فتح الباری ۳/۱۵۸ طبع دار المدینۃ العلمیۃ، بیروت، تحت لایعویٰ بشرح جامع ترمذی ۵/۵۳ طبع المکتبۃ المستقیمہ۔

(۲) حدیث: "اعطوا الاجیر أجره"۔ کی روایت ابن ماجہ (۲/۸۷ طبع المکتبۃ) نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کی ہے اور منہجی نے فیض القدر میں اس کو صریح قرار دیا ہے (۱/۵۳ طبع المکتبۃ)۔

(۳) فیض القدر بشرح الجامع اخیر ۱/۵۱۲ طبع المکتبۃ، بیروت، انگریزی۔

وجوب تقیل سے پیچھے نے والی چیز روح کے لئے احتیاط ہے، اس لئے کہ اس میں بیوقوفی وغیرہ کا احتمال ہے، "رحدیث میں ہے: "امروا باسجارہ، فان تک صالحۃ فحیر تفلحونہا الیہ، وان یک سوی ذلک فشر تصوبہ عن ولایکم" (۱) (جنازہ میں جلدی کرو، تو اگر جنازہ صالح ہے تو خیر کی طرف اس کو بڑھا رہے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے تو اپنی گردنوں سے پرانی اتار رہے ہو)۔

اور جو دفعۃً یا ڈوب کر مر جائے اس کے سلسلہ میں تاخیر کرنا مستحب ہے (۲)۔

ج- دین کی ادائیگی میں تقیل:

۶- استحقاق کے وقت دین کے پورا کرنے میں تقیل واجب ہوتی ہے، اور قدرت رکھنے والے پر اس میں مال منول حرام ہوتی ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مطل العسی ظلم فان اتبع احدکم علی ملیء فلیتبع" (۳) (مال دار کی مال منول ظلم ہے تو اگر تم میں سے کسی کو مال دار کے پیچھے لگا دیا جائے تو، سے لگ جانا چاہئے) یعنی اگر خوشحال کا محال بنایا جائے تو سے حوالہ قبول کر لیا جائے۔

بن حجر "الفتح" میں کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ وہ ظلم میں سے ہے اور اس کا اطلاق مال منول سے نفرت دلانے میں مبالغہ کے لئے

(۱) حدیث: "امروا باسجارہ فان تک صالحۃ فحیر تفلحونہا الیہ" کی روایت بخاری (صحیح ۱۸۳۳ طبع المکتبۃ) اور مسلم (۱/۶۵۲ طبع المکتبۃ) نے حضرت ابوہریرہ سے کی ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱/۵۷۳، ص ۵۷۳، کی الدوا ۲/۳۳۰، مفتی الحاج ۱/۳۳۲ شرح روضی لکھنؤ ۱/۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، کشف القناع ۱/۸۲۔

(۳) حدیث: "مطل العسی ظلم، فلیتبع" کی روایت بخاری (صحیح ۱۸۳۳ طبع المکتبۃ) نے کی ہے۔

## تقیل ۹-۱۰

اور تقیل اس وقت مسنون ہوگی جب سورج اُوب جانے پر اس میں شک نہ ہونے کا یقین ہو جائے اس سے کہ سب اس کو غروب میں شک ہو تو بالاتفاق اس پر ایسا حرام ہوگا اور حنفیہ نے غصہ ظن سے انکار میں تقیل کی اجازت دی ہے۔

ز- منی سے کوچ کرنے میں حاجی کی تقیل:

۱۰- حاجی کے لئے رمی کے ایام میں سے دوسرے دن جلدی کرنا جائز ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَسَّ اَتَقِي" (۱) (جو شخص (ان) دو دنوں میں جلدی کرے اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں، اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں) (یہ) اس کے لئے ہے جو ڈرتا رہتا ہے)۔ اور اس لئے کہ حضرت عبدالرحمن بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایام مئی ثلاث، فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تأخر فلا اثم عليه" (۲) (منی کے ایام تین ہیں، تو جو دو دن میں تقیل کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو تاخیر کر جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں) اور جمہور (مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کے نزدیک اس کے جواز کے لئے شرط یہ ہے کہ حاجی غروب سے پہلے منی سے نکل جائے تو اس سے تیسرے دن کی رمی ساتھ ہو جائے لی، اور اگر غروب خمس تک نہ نکلا تو منی میں رات گزارا۔ تیسرے دن رمی اس میں پر فارم ہو جائے گا۔ اس سے کہ "یوم دن

ہے: "یا علی ثلاث لا تؤخرها۔ الصلاة اذا قت والجارة اذا حضرت والایم اذا وجدت لها كفوا" (۱) (اے علی! تیس چیزیں اس میں تاخیر نہ کرو: نماز میں جب بوقت ہو جائے، جنازہ میں جب ہو جائے، وغیرہ شادی شدہ لڑکی میں سب اس کا کنوٹل جائے) علماء نے اس کو عجت کی مذمت کی اس کے شیطان کی جانب سے ہونے سے مستثنیٰ کیا ہے (۲)۔

و- رمضان میں افطار میں تقیل:

۹- اس پر فقہاء متفق ہیں کہ افطار میں تقیل سنت ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر" (۳) (لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ افطار میں عجت کریں گے) اور اس لئے کہ حضرت ابو ذرؓ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لا تزال امتي بخير ما عجلوا الفطر، وأخروا السحور" (۴) (میری امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک وہ منی میں عجت کریں اور سحر کی تاخیر نہ کریں)۔

(۱) حدیث: "یا علی، ثلاث لا تؤخرها، الصلاة اذا قت والجارة اذا حضرت، والایم اذا وجدت لها كفوا" کی روایت ترمذی (۳۷۸) طبع بھیجی (۱) کے ہے، مگر بلا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند کو متسل نہیں سمجھتا اور ابن جریر نے اس کے دوہوں میں سے ایک کو مجہول قرار دیا ہے جیسا کہ تلخیص البیہر (۱۸۶۳) طبع شرکت المطابع النعیمیہ میں ہے۔

(۲) ابو کر الدوئی ۳۳۰۔

(۳) حدیث: "لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر..." کی روایت بخاری، ریح ۳۸، طبع المکتبہ اور مسلم (۴۷۷) طبع المکتبہ نے حضرت سہل بن سعدؓ سے کی ہے۔

(۴) حدیث: "لا تزال امتي بخير ما عجلوا الفطر وأخروا السحور" کی روایت احمد (۱۷۲/۵) طبع المکتبہ نے حضرت سہل بن سعدؓ سے کی ہے۔ شیخ کہتے ہیں اس کے ایک روایت سلیمان بن ابی عثمان ہیں، ابو حاتم کہتے ہیں وہ صحیح ہیں۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲، ۱۳۲، مواہب اللیل ۲، ۷۹، مشکوٰۃ المصابیح ۳۳۳، کشاف المصابیح ۳۳۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۰۳۔

(۳) حدیث: "ایام مئی ثلاث، فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تأخر فلا اثم عليه" کی روایت ابو داؤد (۳۸۶/۲) تحقیق عزت عید دھانی اور حاکم (۱/۳۳۳) طبع دار لطاف احسان (۱) کے ہے حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور وہی اس کی موافقت کی ہے۔

کا نام ہے، لہذا جس کورأت نے پالیا اس نے دو دن میں تقیل نہیں کی،  
حضرت ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”جس پر سویت  
اس حال میں غروب ہو جائے کہ وہ منیٰ میں ہو تو وہ گز کوئی نہ کرے  
یہاں تک کہ یام تشریق کے درمیانی دن میں رمی جمار کرے“ (۱)۔

ثانیہ ہر حساب نے اس شرط میں کمی اور تاقی کے درمیان تفریق  
نہیں کی ہے، اور مالکیہ دونوں کے درمیان تفریق کی طرف گئے ہیں اور  
انہوں نے تقیل کی شرط کو اہل مکہ میں سے جلدی کرنے والے کے ساتھ  
مخصوص کیا ہے، اور اگر وہ مکہ والوں میں سے نہ ہو تو اس کے لئے  
دوسرے دن غروب سے پہلے نیکنے کی نیت شرط ہوگی۔

در حقیقہ نے اس کو شرط نہیں قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو  
غروب کے بعد کرہت کے ساتھ کوئی کرنے کا اختیار ہوگا جب تک  
کہ تیسرے دن کی فجر طلوع نہ ہو جائے، اس لئے کہ دوسرے دن، اہل  
نہیں ہو ہے، لہذا اس کے لئے کوئی کرنا اسی طرح جائز ہے جیسے  
غروب سے پہلے۔

در اہل مکہ کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ کیا وہ پہلے  
مرحلہ میں کوئی کریں گے؟ تو ایک قول یہ ہے کہ ان کے لئے یہ نہیں  
ہے، اس لئے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے ثابت ہے کہ انہوں نے  
فرمایا: ”تمام لوگوں میں سے جو بھی چاہے پہلے مرحلے میں کوئی کرے  
سوئے آل ثریہ کے کہ وہ آخری مرحلے میں کوئی کریں گے“ اور امام  
احمد بن حنبلؓ فرماتے تھے: ”جو پہلے کوئی کرے اس کے لئے مکہ میں  
قیم کرنا مجھے پسند نہیں ہے“ اور فرمایا: ”اہل مکہ جگہ پھیلے ہیں“ اور امام  
احمد سے حضرت عمر کے قول ”(سوئے آل ثریہ کے) کے معنی یہ  
بیانات ہیں کہ وہ حرم والے ہیں، اور ”المعنی“ میں عموم کی پابندی

(۱) حضرت عمرؓ کے مرنے کے بعد امام مالک (م ۲۰۷ھ طبع ۲۰۷ھ) نے لکھا ہے  
اور اس کی سند صحیح ہے۔

کرتے ہوئے اس کو انتخاب پر محمول کیا ہے، اور امام مالکؒ اہل مکہ  
کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: ”جس کو کوئی عذر ہو تو اس کے سے  
دو دنوں میں عجلت کرنا جائز ہے، اور اگر وہ چاہے کہ جس معاملہ میں  
ہے یعنی حج کے کام اس سے اپنے آپ کی تخفیف کرے تو (جائز) ہے  
نہیں ہے، تو اس کی رائے ہے۔ تقیل اس کے سے ہے جس کا ہاتھ  
اور ہو، اور اہل مکہ فرماتے ہیں: ”نیت عموم پر ہے اور رخصت  
تمام لوگوں اہل مکہ اور غیر اہل مکہ کے لئے ہے، خواہ منیٰ سے نکلنے  
والے کا ارادہ مکہ میں قیام کا ہو یا اپنے شہر کی طرف واپس کا۔“

۱۱- تقیل اور تاخیر کے درمیان اصلیت میں فقہاء کا اختلاف ہے،  
چنانچہ جمہور (حنفی، شافعی، مالکی) اس طرف گئے ہیں کہ تیسرے  
دن تک کوئی کرنے کو مؤخر رکھنا نبی کریم ﷺ کی قداہ کی وجہ سے  
افضل ہے، اور مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ تقیل درناخیز میں کوئی  
اصلیت نہیں ہے بلکہ انہوں نے یہ ہیں۔

در فقہاء نے تاخیر کرنے والوں کی خاطر امام کے سے تقیل کی  
کراہت کی صراحت کی ہے، تقیل کا نام دینا تا ہے کہ تیسرے دن کی  
رمی اور اس کی رات گزارا اس کے ذمہ سے ساظ ہو جاتا ہے (۲)۔

دوم: جو پہلے ہی غلطی کی تقیل:  
الف- وقت سے پہلے نماز کی تقیل:

۱۲- علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ پانچ نمازوں میں سے ہر ایک نماز کا  
ایک متر وقت ہے جس سے نماز کو ناکار ناجائز ہے، اس سے کہ اللہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۸۵، حاشیہ الدرر ص ۳۹۲، مفتی الکھاج ص ۵۰۶،  
کشاف الفقہ ص ۵۱۲، انصاف ابن قدامہ ص ۵۳، ۵۵، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۷۹، ۸۱، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۱، ۹۳، ۹۵، ۹۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۱، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۱، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۳، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۳، ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۱، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۶۷، ۴۶۹، ۴۷۱، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۷۷، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۸۵، ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۷، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۳۷، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۱، ۵۶۳، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۱، ۵۷۳، ۵۷۵، ۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۳، ۵۸۵، ۵۸۷، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۳، ۵۹۵، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۰۷، ۶۰۹، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۳، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۹، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۷، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۵، ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۱، ۶۵۳، ۶۵۵، ۶۵۷، ۶۵۹، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۷۳، ۶۷۵، ۶۷۷، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۳، ۶۸۵، ۶۸۷، ۶۸۹، ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۵، ۶۹۷، ۶۹۹، ۷۰۱، ۷۰۳، ۷۰۵، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۱، ۷۱۳، ۷۱۵، ۷۱۷، ۷۱۹، ۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۲۹، ۷۳۱، ۷۳۳، ۷۳۵، ۷۳۷، ۷۳۹، ۷۴۱، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷، ۷۴۹، ۷۵۱، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۵، ۷۶۷، ۷۶۹، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۷، ۷۷۹، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۵، ۷۸۷، ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۷، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۵، ۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۷، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۳، ۸۳۵، ۸۳۷، ۸۳۹، ۸۴۱، ۸۴۳، ۸۴۵، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۵۳، ۸۵۵، ۸۵۷، ۸۵۹، ۸۶۱، ۸۶۳، ۸۶۵، ۸۶۷، ۸۶۹، ۸۷۱، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۷۹، ۸۸۱، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۱، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۷، ۸۹۹، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۱۱، ۹۱۳، ۹۱۵، ۹۱۷، ۹۱۹، ۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۵، ۹۲۷، ۹۲۹، ۹۳۱، ۹۳۳، ۹۳۵، ۹۳۷، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۴۳، ۹۴۵، ۹۴۷، ۹۴۹، ۹۵۱، ۹۵۳، ۹۵۵، ۹۵۷، ۹۵۹، ۹۶۱، ۹۶۳، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۹، ۹۷۱، ۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۷۹، ۹۸۱، ۹۸۳، ۹۸۵، ۹۸۷، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۷، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۹، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۱۷، ۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳، ۱۰۲۵، ۱۰۲۷، ۱۰۲۹، ۱۰۳۱، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، ۱۰۳۹، ۱۰۴۱، ۱۰۴۳، ۱۰۴۵، ۱۰۴۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۱، ۱۰۵۳، ۱۰۵۵، ۱۰۵۷، ۱۰۵۹، ۱۰۶۱، ۱۰۶۳، ۱۰۶۵، ۱۰۶۷، ۱۰۶۹، ۱۰۷۱، ۱۰۷۳، ۱۰۷۵، ۱۰۷۷، ۱۰۷۹، ۱۰۸۱، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵، ۱۰۸۷، ۱۰۸۹، ۱۰۹۱، ۱۰۹۳، ۱۰۹۵، ۱۰۹۷، ۱۰۹۹، ۱۱۰۱، ۱۱۰۳، ۱۱۰۵، ۱۱۰۷، ۱۱۰۹، ۱۱۱۱، ۱۱۱۳، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷، ۱۱۱۹، ۱۱۲۱، ۱۱۲۳، ۱۱۲۵، ۱۱۲۷، ۱۱۲۹، ۱۱۳۱، ۱۱۳۳، ۱۱۳۵، ۱۱۳۷، ۱۱۳۹، ۱۱۴۱، ۱۱۴۳، ۱۱۴۵، ۱۱۴۷، ۱۱۴۹، ۱۱۵۱، ۱۱۵۳، ۱۱۵۵، ۱۱۵۷، ۱۱۵۹، ۱۱۶۱، ۱۱۶۳، ۱۱۶۵، ۱۱۶۷، ۱۱۶۹، ۱۱۷۱، ۱۱۷۳، ۱۱۷۵، ۱۱۷۷، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱، ۱۱۸۳، ۱۱۸۵، ۱۱۸۷، ۱۱۸۹، ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۵، ۱۱۹۷، ۱۱۹۹، ۱۲۰۱، ۱۲۰۳، ۱۲۰۵، ۱۲۰۷، ۱۲۰۹، ۱۲۱۱، ۱۲۱۳، ۱۲۱۵، ۱۲۱۷، ۱۲۱۹، ۱۲۲۱، ۱۲۲۳، ۱۲۲۵، ۱۲۲۷، ۱۲۲۹، ۱۲۳۱، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵، ۱۲۳۷، ۱۲۳۹، ۱۲۴۱، ۱۲۴۳، ۱۲۴۵، ۱۲۴۷، ۱۲۴۹، ۱۲۵۱، ۱۲۵۳، ۱۲۵۵، ۱۲۵۷، ۱۲۵۹، ۱۲۶۱، ۱۲۶۳، ۱۲۶۵، ۱۲۶۷، ۱۲۶۹، ۱۲۷۱، ۱۲۷۳، ۱۲۷۵، ۱۲۷۷، ۱۲۷۹، ۱۲۸۱، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵، ۱۲۸۷، ۱۲۸۹، ۱۲۹۱، ۱۲۹۳، ۱۲۹۵، ۱۲۹۷، ۱۲۹۹، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۰۵، ۱۳۰۷، ۱۳۰۹، ۱۳۱۱، ۱۳۱۳، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۵، ۱۳۲۷، ۱۳۲۹، ۱۳۳۱، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵، ۱۳۳۷، ۱۳۳۹، ۱۳۴۱، ۱۳۴۳، ۱۳۴۵، ۱۳۴۷، ۱۳۴۹، ۱۳۵۱، ۱۳۵۳، ۱۳۵۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۷۱، ۱۳۷۳، ۱۳۷۵، ۱۳۷۷، ۱۳۷۹، ۱۳۸۱، ۱۳۸۳، ۱۳۸۵، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹، ۱۳۹۱، ۱۳۹۳، ۱۳۹۵، ۱۳۹۷، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۴۰۳، ۱۴۰۵، ۱۴۰۷، ۱۴۰۹، ۱۴۱۱، ۱۴۱۳، ۱۴۱۵، ۱۴۱۷، ۱۴۱۹، ۱۴۲۱، ۱۴۲۳، ۱۴۲۵، ۱۴۲۷، ۱۴۲۹، ۱۴۳۱، ۱۴۳۳، ۱۴۳۵، ۱۴۳۷، ۱۴۳۹، ۱۴۴۱، ۱۴۴۳، ۱۴۴۵، ۱۴۴۷، ۱۴۴۹، ۱۴۵۱، ۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۱۴۵۷، ۱۴۵۹، ۱۴۶۱، ۱۴۶۳، ۱۴۶۵، ۱۴۶۷، ۱۴۶۹، ۱۴۷۱، ۱۴۷۳، ۱۴۷۵، ۱۴۷۷، ۱۴۷۹، ۱۴۸۱، ۱۴۸۳، ۱۴۸۵، ۱۴۸۷، ۱۴۸۹، ۱۴۹۱، ۱۴۹۳، ۱۴۹۵، ۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۱، ۱۵۰۳، ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۱، ۱۵۱۳، ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۱۹، ۱۵۲۱، ۱۵۲۳، ۱۵۲۵، ۱۵۲۷، ۱۵۲۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳، ۱۵۳۵، ۱۵۳۷، ۱۵۳۹، ۱۵۴۱، ۱۵۴۳، ۱۵۴۵، ۱۵۴۷، ۱۵۴۹، ۱۵۵۱، ۱۵۵۳، ۱۵۵۵، ۱۵۵۷، ۱۵۵۹، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، ۱۵۶۵، ۱۵۶۷، ۱۵۶۹، ۱۵۷۱، ۱۵۷۳، ۱۵۷۵، ۱۵۷۷، ۱۵۷۹، ۱۵۸۱، ۱۵۸۳، ۱۵۸۵، ۱۵۸۷، ۱۵۸۹، ۱۵۹۱، ۱۵۹۳، ۱۵۹۵، ۱۵۹۷، ۱۵۹۹، ۱۶۰۱، ۱۶۰۳، ۱۶۰۵، ۱۶۰۷، ۱۶۰۹، ۱۶۱۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۱۷، ۱۶۱۹، ۱۶۲۱، ۱۶۲۳، ۱۶۲۵، ۱۶۲۷، ۱۶۲۹، ۱۶۳۱، ۱۶۳۳، ۱۶۳۵، ۱۶۳۷، ۱۶۳۹، ۱۶۴۱، ۱۶۴۳، ۱۶۴۵، ۱۶۴۷، ۱۶۴۹، ۱۶۵۱، ۱۶۵۳، ۱۶۵۵، ۱۶۵۷، ۱۶۵۹، ۱۶۶۱، ۱۶۶۳، ۱۶۶۵، ۱۶۶۷، ۱۶۶۹، ۱۶۷۱، ۱۶۷۳، ۱۶۷۵، ۱۶۷۷، ۱۶۷۹، ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، ۱۶۸۵، ۱۶۸۷، ۱۶۸۹، ۱۶۹۱، ۱۶۹۳، ۱۶۹۵، ۱۶۹۷، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۳، ۱۷۰۵، ۱۷۰۷، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۱۷، ۱۷۱۹، ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۵، ۱۷۲۷، ۱۷۲۹، ۱۷۳۱، ۱۷۳۳، ۱۷۳۵، ۱۷۳۷، ۱۷۳۹، ۱۷۴۱، ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۷۴۷، ۱۷۴۹، ۱۷۵۱، ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ۱۷۵۷، ۱۷۵۹، ۱۷۶۱، ۱۷۶۳، ۱۷۶۵، ۱۷۶۷، ۱۷۶۹، ۱۷۷۱، ۱۷۷۳، ۱۷۷۵، ۱۷۷۷، ۱۷۷۹، ۱۷۸۱، ۱۷۸۳، ۱۷۸۵، ۱۷۸۷، ۱۷۸۹، ۱۷۹۱، ۱۷۹۳، ۱۷۹۵، ۱۷۹۷، ۱۷۹۹، ۱۸۰۱، ۱۸۰۳، ۱۸۰۵، ۱۸۰۷، ۱۸۰۹، ۱۸۱۱، ۱۸۱۳، ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۱، ۱۸۲۳، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۲۹، ۱۸۳۱، ۱۸۳۳، ۱۸۳۵، ۱۸۳۷، ۱۸۳۹، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ۱۸۴۵، ۱۸۴۷، ۱۸۴۹، ۱۸۵۱، ۱۸۵۳، ۱۸۵۵، ۱۸۵۷، ۱۸۵۹، ۱۸۶۱، ۱۸۶۳، ۱۸۶۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۹، ۱۸۷۱، ۱۸۷۳، ۱۸۷۵، ۱۸۷۷، ۱۸۷۹، ۱۸۸۱، ۱۸۸۳، ۱۸۸۵، ۱۸۸۷، ۱۸۸۹، ۱۸۹۱، ۱۸۹۳، ۱۸۹۵، ۱۸۹۷، ۱۸۹۹، ۱۹۰۱، ۱۹۰۳، ۱۹۰۵، ۱۹۰۷، ۱۹۰۹، ۱۹۱۱، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵، ۱۹۱۷، ۱۹۱۹، ۱۹۲۱، ۱۹۲۳، ۱۹۲۵، ۱۹۲۷، ۱۹۲۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۳، ۱۹۳۵، ۱۹۳۷، ۱۹۳۹، ۱۹۴۱، ۱۹۴۳، ۱۹۴۵، ۱۹۴۷، ۱۹۴۹، ۱۹۵۱، ۱۹۵۳، ۱۹۵۵، ۱۹۵۷، ۱۹۵۹، ۱۹۶۱، ۱۹۶۳، ۱۹۶۵، ۱۹۶۷، ۱۹۶۹، ۱۹۷۱، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۱، ۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳، ۱۹۹۵، ۱۹۹۷، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱، ۲۰۰۳، ۲۰۰۵، ۲۰۰۷، ۲۰۰۹، ۲۰۱۱، ۲۰۱۳، ۲۰۱۵، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹، ۲۰۲۱، ۲۰۲۳، ۲۰۲۵، ۲۰۲۷، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱، ۲۰۳۳، ۲۰۳۵، ۲۰۳۷، ۲۰۳۹، ۲۰۴۱، ۲۰۴۳، ۲۰۴۵، ۲۰۴۷، ۲۰۴۹، ۲۰۵۱، ۲۰۵۳، ۲۰۵۵، ۲۰۵۷، ۲۰۵۹، ۲۰۶۱، ۲۰۶۳، ۲۰۶۵، ۲۰۶۷، ۲۰۶۹، ۲۰۷۱، ۲۰۷۳، ۲۰۷۵، ۲۰۷۷، ۲۰۷۹، ۲۰۸۱، ۲۰۸۳، ۲۰۸۵، ۲۰۸۷، ۲۰۸۹، ۲۰۹۱، ۲۰۹۳، ۲۰۹۵، ۲۰۹۷، ۲۰۹۹، ۲۱۰۱، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۰۷، ۲۱۰۹، ۲۱۱۱، ۲۱۱۳، ۲۱۱۵، ۲۱۱۷، ۲۱۱۹، ۲۱۲۱، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۷، ۲۱۲۹، ۲۱۳۱، ۲۱۳۳، ۲۱۳۵، ۲۱۳۷، ۲۱۳۹، ۲۱۴۱، ۲۱۴۳، ۲۱۴۵، ۲۱۴۷، ۲۱۴۹، ۲۱۵۱، ۲۱۵۳، ۲۱۵۵، ۲۱۵۷، ۲۱۵۹، ۲۱۶۱، ۲۱۶۳، ۲۱۶۵، ۲۱۶۷، ۲۱۶۹، ۲۱۷۱، ۲۱۷۳، ۲۱۷۵، ۲۱۷۷، ۲۱۷۹، ۲۱۸۱، ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، ۲۱۸۷، ۲۱۸۹، ۲۱۹۱، ۲۱۹۳، ۲۱۹۵، ۲۱۹۷، ۲۱۹۹، ۲۲۰۱، ۲۲۰۳، ۲۲۰۵، ۲۲۰۷، ۲۲۰۹، ۲۲۱۱، ۲۲۱۳، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷، ۲۲۱۹، ۲۲۲۱، ۲۲۲۳، ۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۲۹، ۲۲۳۱، ۲۲۳۳، ۲۲۳۵، ۲۲۳۷، ۲۲۳۹، ۲۲۴۱، ۲۲۴۳، ۲۲۴۵، ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۵۱، ۲۲۵۳، ۲۲۵۵، ۲۲۵۷، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۲۶۳، ۲۲۶۵، ۲۲۶۷، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱، ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۲۲۷۷، ۲۲۷۹، ۲۲۸۱، ۲۲۸۳، ۲۲۸۵، ۲۲۸۷، ۲۲۸۹، ۲۲۹۱، ۲۲۹۳، ۲۲۹۵، ۲۲۹۷، ۲۲۹۹، ۲۳۰۱، ۲۳۰۳، ۲۳۰۵، ۲۳۰۷، ۲۳۰۹، ۲۳۱۱، ۲۳۱۳، ۲۳۱۵، ۲۳۱۷، ۲۳۱۹، ۲۳۲۱، ۲۳۲۳، ۲۳۲۵، ۲۳۲۷، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۳، ۲۳۳۵، ۲۳۳۷، ۲۳۳۹، ۲۳۴۱، ۲۳۴۳، ۲۳۴۵، ۲۳۴۷، ۲۳۴۹، ۲۳۵۱، ۲۳۵۳، ۲۳۵۵، ۲۳۵۷، ۲۳۵۹، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳، ۲۳۶۵، ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۷۱، ۲۳۷۳، ۲۳۷۵، ۲۳۷۷، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، ۲۳۹۵، ۲۳۹۷، ۲۳



تقریباً

(1)  $\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} \dot{x}^2 + \frac{1}{2} \dot{y}^2 + \frac{1}{2} \dot{z}^2 \right) = \frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} \dot{x}^2 + \frac{1}{2} \dot{y}^2 + \frac{1}{2} \dot{z}^2 \right)$

ب۔ سال سے پہلے زکوٰۃ کا نئے میں تخیل:

۱۳۔ جمہور فقہاء فی اجماع سال سے پہلے زکاۃ نکالنے میں تعجیل کرنے کے جواز کی طرف گئے ہیں، اس لئے کہ حدیث ہے: "ان العباس رضی اللہ عنہ سأل النبی ﷺ فی تعجیل صدقہ قبل ان تحل۔ فرحص له فی ذلک" (حضرت عباسؓ نے نبی کریم ﷺ سے وقت آنے سے پہلے چھ صدقہ میں تعجیل کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو اس کی رخصت دی) اور اس لئے بھی کہ وہ ایک مالی حق ہے جس میں سوائی کے سے یک مدت مقرر ہوئی ہے، لہذا دین کی طرح اس مدت سے پہلے ہی اس کی تعجیل جائز ہوگی۔

اور اس لئے کہ زکوٰۃ بقول شافعیہ دو مہیوں سے واجب ہے یعنی نصاب اور سال، لہذا ان میں سے ایک پر اس کو مقدم کرنا جائز ہوگا جس طرح کفار و یحییٰ کو حائض ہونے پر مقدم کرنا جائز ہے۔

اور شافعیہ میں سے ابن المنذر اور ابن شریہ و مالکیہ میں سے مہرب نے اس سے روکا ہے، فرمایا: چنانچہ وقت سے پہلے نمازی کی طرح کفایت نہیں کرے گی۔ اور مہرب نے اس کی روایت امام مالک سے کی ہے، اسی طرح بن مہرب نے بھی روایت کی ہے،

[illegible]

(۲) حضرت امیر المومنین علیؓ فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے والد ماجد حضرت محمدؐ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے والد ماجد کے لئے دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۳) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت) (۲۰۱۴ء) (تحقیق عزت علیہ السلام)

تعلیٰ کا رٹا ہے: ”ان الصلوٰۃ کذا علی المؤمنین کما یا  
موقلوتا“ (بے شک نماز تو یہاں والوں پر پابندی وقت کے ساتھ  
فرض ہے)، جسکی لارم کی یوں ہر وقت ہے، حج، اوقات کی حدیث  
مشہور کی بنا پر۔

ہر چند حالات میں ٹارٹے بہت سے پرانے نماز کی عیال کی  
رخصت دی ہے اب میں سے بعض یہ ہیں:

( ) عرفات میں حلق کے لئے شہر ۱۰ رخصت میں جمع تہذیب  
کسا۔

(۲) حبیب کے برخلاف جمہور علماء کے نزدیک مسافر کے لئے عصرین (ظہر و عصر) و عشاءین (مغرب و عشاء) کے درمیان جمع تقدیم کا جواز۔

(۲) مالکیہ و حنبلیہ کے نزدیک مریض کے لئے جمع تقدیم ہ

جواز۔

(۴) بارش، برف اور اولیٰ کی وجہ سے جمہور علماء (مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ) کے نزدیک عشاء میں (مغرب - عشاء) کے درمیان جمع تقدیم کا جو اہم اور شافعیہ نے عصرین (ظہر و عصر) کے درمیان بھی اس کے جو اہم اضافہ کیا ہے۔

(۵) مالک کے نزدیک جب تاریکی کے ساتھ کچھ اٹھا ہو جائے تو دو نمازوں کو جمع کرنے کا جواز اور حنا بلہ نے اس کی جائزت ایک روایت میں صرف کچھ کی وجہ سے دی ہے اور ابن قتیبہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۶) حنا بلہ کے زہریک ٹوف کی وجہ سے جمع کا جوڑ۔

(۷) حنا بلہ کے نزدیک ایک قول میں تاریک ٹھنڈی رات میں تیز ہو کی وجہ سے جمع کا جواز اور آمدی نے اسی روایت کو صحیح

اس پوچھتے ہیں: یہی قرب ہے اور اس کے علاوہ امتحان ہے۔  
 اور خفیہ، بالکل اور حجابہ نے صراحت کی ہے کہ اختلاف سے  
 نکلنے کے لئے اس کا ترک کرنا افضل ہوگا۔

اور کتنی مدت کی زکاۃ پیشگی نکالنا جائز ہے؟ اس بارے میں  
 فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب و وجہ یعنی مای نساب کی طبیعت کی وجہ  
 سے ہی سالوں کی زکاۃ پیشگی نکالنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اور حجابہ نے  
 حدیث میں آئی ہوئی مدت پر کتنا کرتے ہوئے صرف دو سالوں کی  
 زکاۃ پیشگی نکالنے کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ کی روایت  
 ہے: "ان النبی ﷺ تعجل من العباس صدقة سنتین" (۱)  
 (نبی کریم ص نے حضرت عباسؓ سے دو سالوں کا صدقہ پانچ لے لیا)  
 اور اس لئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اما العباس فہی علی  
 و منہا معہا" (۲) (جہاں تک عباس کا تعلق ہے تو (ان کا) صدقہ  
 میرے ذمہ ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل بھی ہے) اور اس لئے  
 کہ ابوہریرہؓ کی روایت ہے: "ان النبی ﷺ تسلف من العباس  
 صدقة عامین" (۳) (نبی کریم ﷺ نے حضرت عباسؓ سے دو  
 سالوں کا صدقہ قرض لے لیا) اور ثانیہ کے یہاں بھی ایک قول  
 یہی ہے جس کو سنوی وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ "نفس فی طرف اس  
 کی بہت کی ہے۔"

اور ثانیہ ایک سال سے زیادہ کی زکاۃ پیشگی نکالنے کو جائز

(۱) حضرت علیؓ کی حدیث کی روایت مسلم (۱۷۷/۳ طبع کلکتہ) نے کی ہے۔  
 (۲) حدیث: "ان النبی ﷺ تسلف من العباس صدقة عامین" کی تخریج  
 پہلے گذر چکی ہے۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۷۷، حاشیہ الدوسقی ۱/۵۰۴، موطا بہ ابی حنبلہ  
 ۱/۱۶۰ شرح روض الطالب ۱/۱۶۱، مفتی الحق ۱/۱۶۱ حاشیہ ۱  
 ۲۶۱، کتاب الفقہ ۲/۲۶۵۔

قرار دیتے ہیں، اس لئے کہ پہلے سال کی زکاۃ کے علاوہ کاموں  
 معتقد میں ہوا ہے۔ اور اعتقاد سال سے پہلے تقییل ناجائز ہے، جیسے کہ  
 یعنی زکاۃ میں نصاب مکمل ہونے سے پہلے تقییل کرنا۔

ثانیہ نے قول معتقد کے مطابق سال سے پہلے ایک مہینہ سے  
 زیادہ کی تقییل کی اجازت نہیں دی ہے اور ایک مہینہ کی تقییل بھی اس  
 کے یہاں مکرہ ہے۔

اور مسئلہ میں کچھ تعلیلات میں جن کو "زکاۃ" کی اصطلاح میں  
 دیکھا جائے۔

### ج۔ غاروں میں تقییل:

قسم کے غار کی دھ (قسم توڑنے) سے پہلے ہی تقییل:

۱۳۔ جمہور نے (ثانیہ و ثانیہ) قسم توڑنے سے پہلے ہی  
 کفار و عیس کی تقییل کے جوہر کی طرف گئے ہیں، اس لئے کہ  
 حضرت عبد الرحمن بن سمرہؓ کی روایت ہے: "ان النبی ﷺ  
 قال: یا عبدالرحمن، اذا حلفت علی یمن فلو لیت غیرہا  
 خیرا منها فکفر عن یمنک، ثم انت الیدی هو خیر" (۱)  
 (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبد الرحمن! جب تم کسی چیز پر قسم کھاؤ  
 اور اس کے علاوہ کو اس سے بہتر دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو، پھر اس  
 چیز کے پاس جاؤ جو بہتر ہے)۔

اور ثانیہ نے کفارہ کے اہل میں سے روزہ کو مستثنیٰ قرار دیا  
 ہے اور حجابہ سے پہلے روزہ کے ذریعہ کفارہ ادا کرنے کو ناجائز قرار  
 دیا ہے، اس لئے کہ وہ ایک بدعتی عبادت ہے، لہذا نماز اور رمضان

(۱) حدیث: "یا عبدالرحمن، اذا حلفت علی یمن فلو لیت غیرہا  
 خیرا منها" کی روایت بخاری (۱۱/۱۰۸ طبع مشکوٰۃ) اور مسلم  
 (۱۲۷۳/۳ طبع کلکتہ) نے کی ہے۔

کے روزہ کی طرح بغیر ضرورت اس کے وقت و جوب پر اس کو مقدم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اور اس لئے بھی کہ اس سے کفارہ اور تمام مالی خسار کفارہ سے عجز کی کے وقت ہوتا ہے، اور عجز کی وجہ جوب کے بعد ہی محقق ہوتی ہے حساب کے یہاں بھی ایک روایت یہی ہے۔

اور حنفیہ (حادث ہونے) سے پہلے کفارہ یمن کی تقیل کے عدم جواز کی طرف گئے ہیں، اس لئے کہ کفارہ جرم کی پابندی کے لئے ہوتا ہے، اور حنفیہ سے پہلے کوئی جرم ہوا نہیں (۱)۔

۱۵- پھر تقیل کے جواز کے قائلین کا اس میں اختلاف ہے کہ دنوں میں افضل کو ہے یا شب سے پہلے کفارہ اور آیا جہ میں؟

چنانچہ مالکیہ، شافعیہ، ایک روایت میں امام احمد اور ابن ابی موسیٰ اس طرف گئے ہیں کہ اختلاف سے بچنے کے لئے اس کو شب سے مؤخر رکھنا افضل ہے، حنابلہ میں سے مردوی نے اسی کی تصویب کی ہے، اور امام احمد کے مذہب کے صحیح قول کے مطابق دوسری روایت یہ ہے کہ شب سے پہلے اور بعد میں کفارہ اور اگرنا فضیلت میں برابر ہے، اور یہ روزہ کے علاوہ میں ہوگا فقرائے لئے نفع میں عجلت کرے کے مقصد سے (۲)۔

### کفارہ ظہار کی تقیل:

۱۶- "عود" (لوٹنے) سے پہلے کفارہ ظہار کی تقیل کے جواز کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، چنانچہ حنفیہ "حنابلہ اس کا سبب

(۱) الہد یراورس کی شرح کچھ تصرف کے ساتھ (۲۴ طبع اول ہلاق)۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۶۰۴ اور اس کے بعد کے صفحات، موابہ الجلیل ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵

کی طرح غیر ضرورت وقت و جوب پر اس کو مقدم نہ کرنا جائز ہوگا (۱)۔

دین موعجل (موخر مالی مطالبہ) کی ادائیگی میں تعجل:

۱۸- اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ طویل اجل (ادائیگی کا وقت آنے) سے پہلے دین موعجل کا ادا کرنا سبب نہیں ہوتا بین کر اس سے پہلے ادا کر دے تو صحیح ہوگا اور مدیون کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا، اور یہ اس لئے کہ اجل (موخر مدت) مدیون کا حق ہے، لہذا اس سے اس کے ساقط کرنے کا حق ہوگا اور دائن (صاحب دین) کو قبول کرنے پر مجبور یا حائے گا (۲)۔

۱۹- معتمدہ صبح ہونے سے پہلے فیصلہ میں تعجل:

۱۹- حضرت ابوموسیٰ شمری سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کاہنی کو اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا چاہئے جب تک اس کے لئے حق اس طرح واضح نہ ہو جائے جیسے رات دن سے واضح ہو جاتی ہے، اور ان کی بیہوشی حضرت عمر تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔

اور یہ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یا ابن عباس! لا تشہد إلا علی امر یحییٰ لک کعباء ہذہ الشمس“ (۳)

(۳) عہد بن عباس! تم صرف ایسے ہی معاملہ کی گواہی دو جو تمہارے

(۱) بدائع الصنائع ۱۰۹/۵، شرح روض الطالب ۲۳۶/۲، کشاف الشراح

۳۸۹/۵۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱/۵، ۸۲/۵، مواہب الجلیل ۵۱۶/۲، معنی المحتاج

۱۱۶/۲، المغنی ۱/۲، قد لہ ۳۳۹/۳۔

(۳) حدیث: ”یا ابن عباس! لا تشہد إلا علی امر یحییٰ لک کعباء ہذہ الشمس“ کی روایت ابن عمر نے ’کافل‘ (۲۲۱۳/۱ طبع دار الفکر) میں اور حاکم (۳/۸۸ طبع دار الفکر احسان) نے حضرت

ابن عباس سے کی ہے اور وہی نے اس کے ایک روایت کے ضعف کی وجہ سے

اس کو مستبعد قرار دیا ہے۔

لئے اس طرح روشن ہو جیسے سورج روشن ہے) اور ولایت قضاء (قضاء کی ذمہ داری) ولایت شہادت (شہادت کی ذمہ داری) سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ فیصلہ خواہ سے لازم کرنے والی چیز ہے اور شہادت خواہ سے لازم کرنے والی چیز نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے ساتھ فیصلہ نہ شامل ہو جائے، تو جب گواہ پر اس کی پابندی کالی گئی تو کاہنی پر ذمہ رجبہ دلی ہوتی۔

المصدر: ”شہادۃ“ اب القاضی کی شرح میں کہتے ہیں: یہ اس معاملہ میں ہوگا جس میں نص موجود ہو، جس معاملہ میں نص موجود نہ ہو اس میں ایسا نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس میں وہ اجتہاد سے فیصلہ کرے گا اور اجتہاد دلیل قطعی نہیں ہے، لہذا اس کے لئے اجتہاد کے ذریعہ حق اس طرح واضح نہیں ہوگا جیسے رات دن سے واضح ہوتی ہے (۱)۔



(۱) روایت طائیفین ۱۱/۵، التواہین للکلبی ۳۲۹/۲، شرح اربع القاضی

للمصدر: ”شہادۃ“ ۱/۵ اور اس کے بعد کے صفحات۔

تفصیل ”اؤن“ کی اصطلاح میں ہے۔

ب۔ ایک ہی مسجد میں جماعت کا تعدد:

۴۔ ضعیف، مالکیہ اور شافعیہ اس طرف گئے ہیں کہ جب متحدہ کا امام نماز پڑھ چکے ہیں، دوسری جماعت آجائے تو قول الصبح کے مطابق مسجد میں جماعت قائم کرنا مکروہ ہوگا، بلا یہ کہ وہ راستہ کی مسجد ہو اور اس کا کوئی نہ امام ہو اور نہ مؤذن تو اس وقت اس میں (دوسری) جماعت قائم کرنا مکروہ نہیں ہوگا (۱)، ان حضرات کا استدلال اس روایت سے ہے جو حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے کی ہے: ”ان رسول اللہ ﷺ خروج من بیتہ لیصلح بین الأنصار فروع وقد صلی فی المسجد بجماعة، فدخل منزل بعض أهله فجمع أهله فصلى بهم جماعة“ (۲) (نبی کریم ﷺ نے گھر سے انصار کے درمیان صلح کرانے کے لئے نکلے، اور آپ اس حال میں لوٹے کہ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی جا چکی تھی تو آپ اپنی بعض اہل ان کے گھر میں داخل ہوئے اور ان کو جمع کیا، اور ان کو جماعت سے نماز پڑھائی)، ان حضرات نے فرمایا کہ اگر مسجد میں جماعت کی تکرار کرو نہ ہوتی تو آپ ﷺ ہی میں نماز پڑھتے۔

اسی طرح ان حضرات نے حضرت انس کے ایک اثر سے بھی استدلال کیا ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی جماعت جب مسجد میں چھوٹ جاتی تھی تو وہ مسجد میں منفرداً نماز

(۱) ابن ماجہ ۱/۲۶۵، سنن ابی یوسف ۱/۳۷۱، سنن ابی داؤد ۱/۱۹۶، مؤاہب الجلیل ۸۵/۲

(۲) صحیح مسلم ۳/۱۰۰، رسول اللہ ﷺ خروج من بیتہ لیصلح بین الأنصار... کی روایت طبرانی نے کی ہے جیسا کہ جمع الترمذی (۳۵۲) طبع (مکتبۃ المدینہ) میں ہے، ورنہ بھی ”المیزان“ (۳۰۴) طبع لکھنؤ، میں اس کے ایک روایت کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اسے منکر قرار دیا ہے۔

## تعدد

تعریف:

۱۔ اجماعت میں تعدد، ثبات کو کہتے ہیں، اور یہ تعدد یعنی اکائیوں سے مرکب کثرت سے ماخوذ ہے لہذا تعدد اس کے ساتھ خاص ہے جو ایک سے زیادہ ہوں، اس سے نہ وہ حد میں تعدد نہیں ہوتا (۱)۔  
اور اصطلاحی معنی بغوی معنی سے باہر نہیں ہے۔

شرعی حکم:

۲۔ تعدد کا حکم اس کے متعلق کے مختلف ہونے سے بدل جاتا ہے، چنانچہ وہ کچھ حالات میں جائز اور چند دوسرے حالات میں ناجائز ہوتا ہے۔

غ۔ مؤذنون کا تعدد:

۳۔ ایک ہی مسجد کے کئی مؤذن ہوں یہ جائز ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں متعدد مومن ہوا کرتے تھے، اور شافعیہ اور حنبلیہ کہتے ہیں کہ یہ مستحب ہے، اور وہ سے زیادہ دینا جائز ہے، و مستحب یہ ہے کہ چار سے زیادہ نہ ہوں، اور روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ کے چار مؤذن تھے اور اگر حاجت ریاۃ کی متقاضی ہو تو چار ہوگا (۲)۔

(۱) صحیح الحدیث، لسان العرب مادة ”تعد“۔

(۲) مؤاہب الجلیل ۱/۵۲، سنن ابی یوسف ۱/۳۰۶، سنن ابی داؤد ۱/۳۲۹۔

اس کے لئے ان طرح مستحب ہے جیسا کہ اس وقت ہوتا ہے لوگوں کی بزرگداشت میں مسجد ہوتی۔  
تعمیل ”جماعت“ یا ”صلاة جماعت“ کی اصطلاحات میں ہے۔

### ج- جمعہ کا تعدد:

۵- جمہور علماء کے ہر ایک ایک شہر میں دو جمعے کو قائم کرنا جائز نہیں ہے الا یہ کہ مسجد کی تنگی جیسی کوئی ضرورت ہو اس لئے کہ نبی کریم ﷺ آپ کے بعد خلفاء نے ایک جمعہ کے علاوہ قائم نہیں فرمایا (۱)۔

۱- رخصتہ کے ہر ایک ایک شہر میں جمعہ کا تعدد مطلقاً جائز ہے، خواہ وہ اس ضرورت ہو یا نہ ہو۔ شہر کے دو کناروں کے درمیان کوئی دریا حائل ہو یا نہ ہو، اس لئے کہ وارد ہونے والا اثر: ”لا جمعة إلا فی مصر جامع“ (۲) (سوائے مصر جامع کے کہیں جمعہ نہیں ہے) مطلق ہے اور شہر میں ہونے کے علاوہ کوئی شرط نہیں لگائی ہے (۱- کہتے: ”صلاة الجمعة“۔)

### د- روزہ کے کنارہ کا تعدد:

۶- فقہاء کے درمیان اس شخص پر کنارہ واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے جو رمضان کے کسی دن کا روزہ جماعت سے فاسد کر دے، اور اس بارے میں بھی کہ ایک دن میں جماعت کے مکرر ہونے سے اس میں تعدد نہیں ہوتا ہے، اسی طرح اس صورت میں

پڑھتے تھے، اس حضرت کا نہا ہے کہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر تشکیل جماعت کا سبب نہ ہو، اس لئے کہ جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ان کی جماعت فوت ہو جائے تو وہ جلدی کریں گے اور جماعت ٹی ہو جائے گی۔

۱- حناہ کہتے ہیں: مسجد میں جماعت کا اعادہ مکروہ نہیں ہے (۱)۔ اس کا تدرال بن کریم علیہ السلام کے اس ارشاد کے عموم سے ہے: ”صلاة الجماعة تفصل صلاة الفرد بحمسين وعشرين درجة“ (۲) (جماعت کی نماز انفرادی نماز سے پچیس درجہ افضل ہے)۔ حضرت ابو عید کی حدیث سے ہے: ”جاء رجل وفد صلى الرسول ﷺ فقال: اياكم يتعجز علي ههنا؟ فقال رجل فصلي معه“ (۳) (ایک شخص اس حال میں آیا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تھے تو آپ نے فرمایا: اس پر کون تجارت کرے گا) (یعنی اس کا ثواب کون بڑھائے گا) چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی) اور ایک روایت میں آتا ہے: ”لما صليا قال: وههنا جماعة“ (۴) (جب دونوں نے نماز پڑھ لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں ایک جماعت ہیں)، نیز اس لئے بھی کہ وہ جماعت پر قادر ہے، لہذا اجماعت کرنا

(۱) انیسویں ص ۱۸۰۔

(۲) حدیث: ”صلاة الجماعة تفصل صلاة الفرد بحمسين وعشرين درجة“ کی روایت بخاری (۳۱/۲ طبع استغی) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”ایاکم يتعجز علي ههنا؟ فقال رجل فصلي معه“ کی روایت ترمذی (۱۹/۳ طبع دار المعرفہ) ورنی (۲۲/۱ طبع عینی الجلی) نے کی ہے۔ لفظ ترمذی کے ہیں ورنی ملا: یہ حدیث حسن ہے۔

(۴) حدیث: ”لما صليا قال: وههنا جماعة“ کی روایت ترمذی (۱۹/۳ طبع دار المعرفہ) نے ”انان لما فوجها جماعة“ (۱) اس سے زیادہ جرحت ہیں) کے لحاظ سے کی ہے ترمذی فرماتے ہیں: اس کی روایت ایک جرحت نے اس طرح علیہ یعنی رفق بن بدیع سے کی ہے اور وہ ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم، اور بایک دوسرے ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

(۱) اسکی المطالب ۲۳۸، شرح لفظ رافعی ۵۳، انیسویں ص ۳۳۵، ۳۳۲۔

(۲) حدیث: ”لا جمعة إلا فی مصر جامع“ کی روایت عبد الرزاق (۱۳/۳ طبع المکتب الاسلامی) ورنی (۲۲/۱ طبع دار المعرفہ) نے کی ہے۔ اور ابن عمر نے ”انھما لیس لیس“ (۲۳/۳ طبع لائبریا) میں، اور ابن عمر سے نصب لیس (۱۵/۳ طبع مجلس المطبعی) میں اس کی تصحیف کی ہے۔



ح- چاند میں حق شفعہ رکھنے والوں کا تعدد:

۱۰- فقہاء کا شفعہ کے حکم میں اس صورت میں اختلاف ہے سب ایک جماعت اس کی مستحق ہو، چنانچہ ثانیہ کہتے ہیں کہ وہ سب حصوں کے قدر لیں گے، اس لئے کہ حق شفعہ ملک کے مافوق (خارج) میں سے ہے، لہذا ملکیت ہی کے قدر حصہ متعین ہوگا (۱)۔

در حقیقہ کے نزدیک ان کے بعد درؤوں (فرار کی تعداد) پر تقسیم کیا جائے گا (۲)۔ یہ ثانیہ کا بھی ایک قول ہے، اس لئے کہ وہ سب سب اشخاص میں برابر ہیں، لہذا اشتقاق میں بھی برابر ہوں گے، (دیکھئے: "شفعہ")۔

ط- وصیتوں کا تعدد:

۱۱- جب اللہ کے حقوق سے متعلق کچھ وصیتیں کی ہوں تو ان میں فرایض کو مقدم رکھا جائے گا، خواہ وصیت کرنے والے نے ان کو مقدم رکھا ہو یا موثر، اس لئے کہ فرض مطلق سے زیادہ اہم ہے، اور اگر سب مساوی ہوں اور وصیت کرنے والے نے بعض کو بعض پر ان چیزوں میں مقدم رکھا ہو جس میں ترتیب مفید ہوتی ہے تو جس کو وصیت کرنے والے نے مقدم رکھا ہو اسی سے ابتداء کی جائے گی، (دیکھئے: "وصیت")۔

ی- بیویوں کا تعدد:

۱۲- بیویوں کا چار تک تعدد مشروع ہے، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد قرآنی میں اس کی جارت ہے: "فامكحوا ما طاب لكم من النساء مثنی وثلاث ورباع" ان خصم الا تعدلوا فواحدة

او ما ملکت ایمانکم" (۱) (تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں، ان سے نکاح کر لو، وہ سے، خواہ دو تین تین سے خواہ چار چار سے ہیں اگر تمہیں اور بیشہ ہو کہ تم بدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کر دو جو نیچہ تمہاری ملک میں ہو)، اور تعدد ازواج کی مشروعیت، اس کی شرط اور بیویوں کے درمیان بدل واسب ہونے کی تفصیل کے متعلق "نکاح"، "نیم"، "نصف" کی طرف رجوع کیا جائے۔

ک- اولیاء نکاح کا تعدد:

۱۳- جب عورت کے اولیاء بہت کے درجہ میں برابر ہوں جیسے بیٹی اور چچا تو ان میں بڑے اور افضل کو مقدم کرنا مندوب ہے، اور اگر سب، چھپی دکھائیں اور بڑے و افضل کو مقدم نہ کریں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی ہوگی، اور اگر قرعہ اندازی سے پہلے ہی ان میں سے کوئی عورت کی اجازت سے شادی کرادے، یا جس کا قرعہ نکلا تھا اس کے علاوہ کوئی اور شادی کرادے تو صحیح ہوگی (۲)، اس لئے کہ اس کا صدور اہل کی جانب سے محل میں ہوا ہے، یہ ثانیہ کی رائے ہے، اور موضوع کی تفصیل اور فقہاء کی آراء کے لئے "نکاح" اور "ولی" کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

ل- طلاق کا تعدد:

۱۴- آراء شیعہ اپنی آراء بیوی پر تین طلاق کا مالک ہے، ان کے بعد بیوی اس سے بیہوش نہ رہی (مغلطہ) کے طور پر پوس ہو جائے گی اور اس کے لئے حائل نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح کرے جو اس سے دخول کرے پھر اسے طلاق دے یا مرجائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "الطلاق مرتین" (طلاق)

(۱) سورہ نساء ۳

(۲) اسکی مطالبہ سورہ ۴۱

(۱) التعلیوی ۳۸/۳

(۲) الہدیہ ۳۵/۳



تو وہی بار ہے) ۱ "فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَكُحَّ رُجُوعًا غَيْرَهُ، فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا بِإِذْنِ طَلِّقَ أَنْ يَقِيمَا حُلْمُودَ اللَّهِ" (۱) (پھر اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق دے دے تو وہ عورت اس کے لئے اس کے بعد جائز نہ رہے گی یہاں تک کہ وہ کسی اور شوہر سے نکاح کرے پھر اگر وہ (بھی) سے طلاق دے دے تو وہ دونوں پر کوئی ندامت نہیں کہ پھر مل جائے بشرطیکہ وہوں میں مناسب رکھتے ہوں کہ اللہ کے سامانوں کو قائم رکھیں گے)۔

اور اس میں تفصیل اور اختلاف ہے جس کی طرف "طلاق" کی اصطلاح میں رجوع کیا جائے۔

م۔ یعنی حایہ (جس پر جنابت ہوتی ہے) یا جانی (جنابت کرنے والا) کا تعدد:

۱۵۔ جب کوئی جماعت ایک شخص کو قتل کرے تو بطور قصاص سب کو قتل کیا جائے گا (گرچہ تعدد میں اس کے نکالے ہوئے رشتوں میں سے بیشی ہو) بشرطیکہ ہر رخم جان لیے میں موثر ہو، اور اگر کسی جماعت کو ایک شخص قتل کرے تو اسے بھی قصاص میں قتل کر دیا جائے گا، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے (۲)۔

"تفصیل" "قصاص" اور "جنابت" کی اصطلاح میں ہے۔

ن۔ غلطی کے تعدد سے تعزیر کا تعدد:

۱۶۔ جو شخص تعزیر واجب کرنے والے متعدد الفاظ سے کسی شخص کو گالی دے تو محض حایہ سے فتویٰ دیا ہے اور اس عابدین نے اس کی

(۱) سورہ بقرہ ۲۲۸، ۲۳۰۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۴۴، اسی الطالب ۳۷۷، حایہ الخطاوی علی درر الفتاویٰ ۲۷۰۔

تائید کی ہے کہ ان میں سے ہر لفظ مستم پر اس کی تک تعزیر ہوگی، اس لئے کہ حقوق الایا میں تداخل نہیں ہوتا، ہر طرح اس وقت ہوگا جب ایک لفظ سے کسی پوری جماعت کو گالی دے (۱)۔  
(۱) دیکھئے اصطلاح "تعزیر"۔

س۔ ایک ہی شخص میں قاصیوں کا تعدد:

۱۷۔ امام کے لئے ایک شخص میں دو اور اس سے زیادہ قاصیوں کا متعین کرنا جائز ہے۔ مثلاً یہ کہ یہ شرط کا ہے، اور لوگ ایک ہی مقدمہ میں باہمی اتفاق رائے سے فیصلہ کریں (تو متعدد قاضی مقرر کرنا درست نہ ہوگا)، کیونکہ اجتہاد میں مسائل میں اس میں اختلاف ہوگا (۲) (دیکھئے: "قتنا")۔

ع۔ ائمہ کا تعدد:

جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ مسلمانوں کے سے ایک ہی زمانہ میں دو اور اس سے زیادہ ائمہ (علماء) کا مقرر کرنا جائز نہیں ہوگا، اگرچہ ان کی شخصیتیں دور دور ہوں (۳)۔  
دیکھئے: "امامت عظمیٰ"۔

(۱) ابن ماجہ ۱۸۶۳۔

(۲) قلیوبی ۲۸۳، حایہ البدوی ۳۳۳، یہ مسائل عدلیہ کے طریقہ کار (عدالتی پروسیجر) سے متعلق ہیں جن میں زمانہ کی تبدیلی سے تغیر ہو گیا ہے (کمٹی)۔

(۳) روحۃ العالمین ۱۰۷، الاحکام السلطانیہ للادوری ۹، حایہ البدوی ۳۳۳۔

اموال پر تعدی:

غصب کرنا، ضائع کرنا، اور چوری اور غبن کے ذریعہ تعدی کرنا:

۳- جو دوسروں کے مال پر تعدی کرے، اور اس کو غصب کرے، یا ایسے مال کو تلف کرے جس کے تلف کرنے کی شرعا اس کو جازت نہیں تھی یا چوری کر لے یا چپک لے تو اس پر وہ حکام مرتب ہوں گے:

ایک اخروی یعنی گناہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ" (۱) (اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ)، اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "لَا يَحِلُّ مَالٌ اِمْرِيٍّ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطَلَبِ نَفْسِهِ" (۲) (کسی مسلمان شخص کا مال اس کی دلی رضا مندی کے بغیر حلال نہیں ہے)۔

۱۔ اخروی حکم: یعنی اس پر ضابطہ واجب ہونے کے ساتھ ساتھ حد یا تعزیر، اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: "عَمِي الْبِدْعُ مَا اَخْلَعَتْ حَتَّى تُوَدِّيَهُ" (۳) (جو کچھ ہاتھ نے لیا وہ اس کے لئے بدعت ہے کہ اس کو "کرے") اور اس سے کہ حضرت عبداللہ

(۱) سورہ بقرہ ۸۸۸۔

(۲) حدیث: "لَا يَحِلُّ مَالٌ اِمْرِيٍّ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطَلَبِ نَفْسِهِ" کی روایت درقطنی (۲۶۴ طبع دار النکاح) ۱۷۱ ایضہ نقاشی سے کی ہے اور اس کی سند میں کلام ہے ابن حجر نے "الطحاوی" میں اس کو تقویت دینے والے کچھ شواہد نقل کئے ہیں (الطحاوی ۳/۳۶۳ طبع شرکت المطابع المبرہ)۔

(۳) حدیث: "عَمِي الْبِدْعُ مَا اَخْلَعَتْ حَتَّى تُوَدِّيَهُ" کی روایت ابو داؤد (۳/۸۲۲ تحقیق عزت عید دماس) نے حضرت عمر بن عبد بن جندب سے کی ہے اور ابن حجر نے سنن کے حضرت عمر سے اس میں اختلاف کی وجہ سے "الطحاوی" میں اس کو ضعیف قرار دیا ہے (الطحاوی ۳/۳۶۳ طبع شرکت المطابع المبرہ)۔

## تعدی

تعریف:

۱- لغت میں تعدی ظلم کو کہتے ہیں، اور اس کی اصل حد، مقدار اور حق کو تجاوز کرنا ہے، کہا جاتا ہے: "تعدیت الحق و اعتدیتہ وعدوتہ" (۱) (یعنی میں حق سے تجاوز کر گیا)۔

ورفقہاء کے ذریعہ اس لفظ کا استعمال اس کے لغوی معنی سے باہر نہیں ہے، چنانچہ اس کا استعمال: غیر کے حق پر ریاقتی کرے کے لئے بھی ہوتا ہے، اور حکم کے دوسرے محل کی طرف منتقل ہونے پر بھی، جیسے ملت کی تعدی اور حرمت میں تعدی وغیرہ۔

شرعی حکم:

۲- گزر چکا ہے کہ تعدی کے دو اطلاقات (استعمالات) ہیں، پہلی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے اور اس سے دوسرے پر ریاقتی کرنا، یا جانا ہے، اور اس بحث میں اس کی تفصیل آئے گی، دوسری اطلاقیات کیا جاتا ہے اور اس سے حکم کا دوسری طرف منتقل ہو جانا، یا جانا ہے۔ جہاں تک پہلے اطلاقی کے اعتبار سے تعدی کا تعلق ہے تو وہ اپنی تمام اقسام سمیت حرام ہے اور تعدی کے مخصوص احکام ہیں: جیسے جان و اہل و عیال (اعضاء) میں قصاص اور عوض دلالت، قید کرنا اور اس جیسی چیزیں جیسا کہ مختصر میں واضح ہو جائے گا۔

### تعدی ۳

اس سبب میں یہ عن جدہ کی روایت ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا سامان غنما یا سنجیدگی سے نہ لے اور جو اپنے بھائی کا مصائب لے وہ اس کو وہیں روے (۱)، چنانچہ تعدی کرنے والے پر مقصود یہ سامان کو لوٹانا اس صورت میں واجب ہوگا جب وہ سامان بغیر اس کے ہاتھ میں موجود ہو اور اگر اس کے قبضہ میں ہوتے ہوئے ملک ہو جائے یا سامان پر تعدی کرے اور غصب کے بغیر ہی اسے ملک کرے تو ردِ مٹکی ہو تو اس کے مثل کا لوٹانا واجب ہوگا اور اگر اس کا مثل دستیاب نہ ہو یہ سامان مٹکی نہ ہو تو اس پر اس کی قیمت واجب ہوگی (۲)۔

اور یہی حکم اس بانی کا ہے جو زمانہ جنگ کے علاوہ میں بغامت کرے کہ وہ ان اموال کا ضامن ہوگا جن کو اس نے تلف یا ہے یا لے یا ہے۔

تفسیر کے سے دیکھئے اصطلاح: ”غصب“، ”اذا ف“، ”ضامن“، ”سرقۃ“، ”انما اس“، ”بغاث“۔

عقود میں تعدی:

ول: ودیعت میں تعدی:

۴- ودیعت میں اصل یہ ہے کہ وہ امانت ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا رشتہ ہے: ”فَاِنْ اَمِنْ بَغْضِكُمْ بَغْضًا فَلْيَنْوُذَ الَّذِي اَوْثَقَ اَمَانَتَهُ“ (۳) (اور تم سے کوئی کسی پر اعتبار رکھتا ہے تو جس کا اعتبار کیا

(۱) حدیث: ”لا یأخذون احدکم مناع احبه لا حیا او جادا“ کی روایت ابو داؤد (۲۷۳/۵) ترمذی (۲۶۲/۳) اور ترمذی (۲۶۲/۳) طبع ائٹلی کرنے کی ہے اور ترمذی نے اس کو صریحاً اور کیا ہے۔

(۲) ابن ماجہ ج ۵ ص ۱۱۳، ۱۱۶، حاشیہ الدوسلی ص ۳۳۳، التوابعین اربعہ ص ۳۳۵، معنی الصحاح ص ۲۷۷، ۲۸۲، کتاب الفتن ص ۸۷، ۱۰۶۔

(۳) ابن ماجہ ج ۵ ص ۱۱۳، ۱۱۶، حاشیہ الدوسلی ص ۳۳۳، التوابعین اربعہ ص ۳۳۵، معنی الصحاح ص ۲۷۷، ۲۸۲، کتاب الفتن ص ۸۷، ۱۰۶۔

(۳) سورہ بقرہ ص ۲۸۳۔

نیا ہے اسے چاہئے کہ اس کی امانت (فالتی) (اردے) اور ودیعت میں ہو (جس کے پاس ودیعت رکھی گئی) پر کوئی ضامن نہیں ہے، اس لئے کہ عمر بن شعیب عن ابی عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”من أودع ودیعة فلا ضمان علیہ“ (۱) (جس کے پاس کوئی ودیعت رکھی جائے اس پر کوئی ضامن نہیں ہوگا) اور اس لئے بھی کہ مستودع (جس کے پاس ودیعت رکھی گئی ہے) مالک ودیعت کے لئے ودیعت کی حفاظت کرتا ہے، اور اگر اسے ضامن قرار دیا جائے تو لوگ ودیعت قبول کرنے سے رک جائیں گے اور یہ مضر ہے، اس لئے کہ اس کی سخت حاجت ہوتی ہے۔

اور احادیث میں ودیعت رکھنے والا ضامن ہوگا:

۱- اصل: سبب ودیعت کی حفاظت میں کوتاہی کرے، اس سے کہ کوتاہی کرنے والا اس چیز کے ترک کرنے کی وجہ سے ودیعت کی امانت کا سبب بن رہا ہے جو ودیعت کی حفاظت کے تحقق اس پر واجب تھی۔

۲- ودیعت رکھنے والا ودیعت پر تعدی کرے، اس سے کہ تعدی کرنے والا دوسرے کے مال کو تلف کرنے والا ہے، لہذا اس کا اسی طرح ضامن ہوگا جیسے ایہ اے (ودیعت کا معاملہ) کے بغیر تلف کرنا تو ضامن ہوتا۔

۳- اور تعدی کی صورتوں میں سے اس سے نفع اٹھانا بھی ہے، ودیعت رکھنے والے جانور پر اس جانور کے فحش کے بغیر سو رہو یا ودیعت رکھنے والے کو پٹنے پر مارا کرے، اور تعدی کی صورتوں میں سے۔

(۱) حدیث: ”من أودع ودیعة فلا ضمان علیہ“ کی روایت ابن ماجہ (۲۷۳/۵) ص ۸۰۲ طبع ائٹلی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے کی ہے اور اس حجر علیہ السلام (۳۷۷ طبع مکتبۃ المدینہ) میں فرمایا ہے اس میں شکی منہج ہے جو ضرور ہے جو کچھ باقی ہے ذکر کیا ہے اس کے مطابق اس میں سے اس کی حاجت کی ہے۔

تقدیر کی ۵-۸

میں نے (یعنی رکھے جانے سے) انکار نہ کیا بھی ہے (۱)۔

دوم: رہنمائییں تعدی:

۵- رہن میں تعدی رہن کی طرف سے ہوگی یا مرتعہ کی طرف سے ہوگی۔

خف۔ رہن کی قدری:

۶۔ جب رامیں (میں رکھنے والا) رحمن پہ تعدی کرے اور اس کو تلف کر دے یا اس کے کسی جز کو تلف کر دے تو جو کچھ اس نے تلف کیا ہے اس کی قیمت ادا کرنے کا اس کو حکم دیا جائے گا تاکہ ینانی و نیکی کی مدت آنے تک وہ (قیمت) مرہن ہو جائے۔

رہن کے وہ تصرفات جو رہن رکھے ہوئے مسلمان کی ملکیت  
 منتقل کر دیتے ہیں جیسے فروخت، ہبہ اور بیعہ تو وہ مرہن (جس کے ۱۰ ین کے  
 سسے میں رہن رکھا گیا ہے) کی اجازت یا ۱۰ ین کی ۱۰۰ کی پیمائش  
 ہوں گے (۲)۔

ب-سرتھن کی قدری:

۷۔ - حقیقہ اس طرح گئے ہیں کہ زمین اُتر خود سے خاک ہو جائے تو وہ زمین کے بدلہ مضمون ہو کر خاک ہوگا، اسی طرح اس وقت ہوا اُتر سے مرہن خاک نہ رہے، اس لئے کہ اُتر اس بے مالک فی اجارت کے جبر یک مقدم (قیمت والی) مملوک چیز کو خاک نہ پایا ہوتا تو اس

( ) ابن حبان بن ۳۳۵ ۳۹۸، الرواسی کے بعد کے صفحات۔  
منشی استخراج ۳۳۵ ۳۹۸ کے بعد کے صفحات، کشاف استخراج ۳۳۵ ۳۹۸ کے بعد کے صفحات۔

(۲) ابن ماجہ ج ۵ ص ۲۷۸، السنن ص ۲۲۲، التواتر فی التفسیر ص ۳۹، روح البیان ص ۲۷۳، کشاف القناع ص ۳۶۳۔

کے مثل یا قیمت کا ضامن ہونا جیسا کہ اس وقت ہوتا جب کسی اجنبی نے اس کو ملاک کیا ہوتا، اور یہ مثل یا قیمت ملاک شدہ مال کی جگہ پر رہن ہو جائے گی۔

اور مالکیہ نے ان کو غائب یا جاسکتا ہے، یعنی ان کو چھپا ممکن ہے جیسے بعض نقولاًت میں ان کو غائب نہیں کیا جاسکتا ہے جیسے جبراً، شتی اور حیوان کے درمیان فرق کیا ہے، چنانچہ انہوں نے دوسرے میں نہیں بلکہ پہلے میں دوسروں کے ساتھ ضلالت واجب کیا ہے:

اول: یہ کہ وہ اس کے قبضہ میں ہونہ کہ کسی اٹمن کے ہاتھ میں۔  
دوم: یہ کہ مرتھن کے پاس ایسا بینہ نہ ہو جو کو اعی دے کہ مرتھن کی  
طرف سے کسی سبب یا کو اعی کے بغیر رٹن رکھا ہو اہل تلف یا ضائع  
ہو اے (۱)۔

ثانیہ: رحنابلہ اس طرف گئے ہیں کہ رہن مرتھن کے ہاتھ میں  
مانت ہے اور اگر اس کے ہاتھ میں بلاک ہو جائے تو اس پر کوئی ضمانت  
نہیں ہوگا۔ یہ کہ اس پر قعدی کرے یا اس کی حفاظت میں کوئی ای

اس تفصیل کے مطابق فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ مرتکب رہن پر تعدی کرنے یا اس کی حفاظت میں کوئی ایسی کرنے سے اس کا ضامن ہوگا۔

موسم: حاریت میں تعدی:

۸۔ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ مستعیر (عاریت لینے والا) کی طرف سے تعدی اور کوعای ہوئے پر عاریت کا ضمان ہوگا، اس سے کہ حضرت عمر و بن جندبؓ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

(۱) جرائع المصنائع ۸/۵۹۷، ۵۷۰، ۵۳۷ ابن ماجہ میں ۲۶/۵، الدرر السنی ۳۳  
۵۵۴، ۵۵۳، الخواکیر الروضی ۲/۲۳۲، ۲۳۳، روح اللہ میں ۴/۹۶،  
کشاف مصنفات ۳۳۱-۳

## تعدی ۹

ترمذی: ”عمی الیہ ما احدث حتی نودیہ“ (۱) (اتحد جو کچھ لے  
وہ اس کے ذمہ ہوگا یہاں تک کہ اس کو نہ آوے۔)

رہی وہ صورت جب وہ تعدی ”تقریب“ کے بغیر مالک ہو جائے  
تو اس کے بارے میں فقہاء مختلف ہیں۔

چنانچہ حنفیہ و مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ عاریت اگر اس کی  
جانب سے تعدی ہو کٹائی کے بغیر مالک ہو جائے تو اس پر کوئی نداد  
نہیں ہوگا اس سے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”لیس علی  
المستعیر غیر المثل ضمان“ (۲) (خیانت نہ کرنے والے  
مستعیر پر ضمان نہیں ہے) اور اس لئے بھی کہ اس نے عاریت پر اس  
کے مالک کی اجازت سے قبضہ کیا ہے۔ لہذا وہ عاریت کی طرح ہی  
مانیت ہوگی۔ یہ حضرت حسن بکری، شعبی، عمر بن عبد العزیز، ثوری،  
ورقی و ابن شہر مہ کا قول ہے۔

ورمالکیہ مسیح کو ضمان قرار دیتے ہیں اس بات کا اضافہ  
یہ ہے کہ عاریت کے ہلاک ہونے کا سبب ظاہر نہ ہو۔ مومن  
چیمہ میں سے ہونے کو غائب یا جانتا ہے، چنانچہ اگر اس کے سب  
کے بغیر اس کے تلف یا ضائع ہوئے پر پینہ تمام ہو جائے تو اس پر کوئی  
ضمان نہیں ہوگا۔

اور شافعیہ اور حنابلہ اس طرف گئے ہیں کہ عاریت مطلقاً کامل  
ضمان ہے، مستعیر تعدی کرے یا نہ کرے، اس لئے کہ حضرت سہروردی  
حدیث ہے: ”عمی الیہ ما احدث حتی نودیہ“ (۳) (اتحد نے

(۱) حدیث: ”عمی الیہ ما احدث حتی نودیہ“ کی تخریج فقہ نمبر ۳ میں  
کدر چکی ہے۔

(۲) حدیث: ”لیس علی المستعیر غیر المثل ضمان“ کی روایت  
درقطنی (۳۳۳ طبع درمحا سن) نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کی ہے اور  
اس کی سند میں دو صحابہ روایوں کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۳) حدیث: ”عمی الیہ ما احدث حتی نودیہ“ کی روایت فقہ نمبر ۳ پر  
کدر چکی ہے۔

جو کچھ لیا ہے وہ اس کے ”پر ہوگا یہاں تک کہ اس کو آوا کر دے) اور  
حضرت منہان سے مروی ہے: ”قہ صلی اللہ ﷺ استعار منہ  
یوم حیث افترعنا، فقال: أعصیا یا محمد؟ قال بل عاریة  
مضمونة“ (۱) (آخذت علیؑ نے حنین کے دس اس سے کچھ  
درمیں عاریت پر لیں، تو انہوں نے کہا: محمد ﷺ آپ نصب  
کے طور پر لے رہے ہیں مگر مایہ نہیں بلکہ مضمون عاریت کے طور پر)۔  
یہی قول حضرت حواء، اسحاق اور مالکیہ میں سے شہب کا ہے۔ اور  
حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے (۲)۔

چہارم: نکالت میں تعدی:

۹- فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ مکمل امین ہونا ہے، درمیر کوتاہی  
اور تعدی کے اس کے ماتحد میں جو کچھ تلف ہو جائے اس میں اس پر  
ضمان نہیں ہوگا، اس لئے کہ ”یہ“ (قبضہ) ”تصرف میں وہ مالک کا  
مانع ہے، تو اس کے ہاتھ میں بلاکت مالک کے ہاتھ میں بلاکت کی  
طرح ہے، لہذا وہ مودع (جس کے پاس ودیعت رکھی گئی) کی طرح  
ہو یا۔

اور اس لئے بھی کہ نکالت عقد رفاق و معیت (مدد بانی و مدد  
رہنے کا عقد) ہے، درمیان اس کے مدد بانی اس سے نفرت والے  
ہوئے، درائر مکمل تعدی کرے تو وہ ضمان ہوگا (۳)۔ تفصیل کے

(۱) حدیث: ”بل عاریة مضمونة“ کی روایت احمد (۳۰۳ طبع لمحمدیہ) سے  
کی ہے اور ابن حزم نے اگلی (۳۴۹ طبع لمحمدیہ) میں اس کو صحت قرار دیا  
ہے۔

(۲) ابن ماجہ میں ۵۰۳، حلیہ الدعی ۳۰۳، ابو یوسف میں ۳۲۰،  
۷۸۷، مفتی الکماج ۳۲۷، کتاب القناع ۴۰۳، معنی ۵۰۳۔

(۳) ابن ماجہ میں ۱۶۳، ۱۰۹، فتح القدیر ۷، ۵۲، ۵۳، ابو یوسف میں ۳۲۰،  
۳۲۳، مفتی الکماج ۴۰۳، روایت طائیفین ۲۵۴، کتاب القناع

لئے دیکھئے: ”وکالت“ کی اصطلاح۔

پہنجم: چارہ میں تعدی:

۱۰- اجارہ میں تعدی کرنے سے متعلق بحث ”اجارہ“ کی اصطلاح میں زچگی ہے۔

ششم: مضاربہ میں تعدی:

۱۱- مضاربہ ایک جانب سے مال اور دوسری جانب سے عمل کے ساتھ نفع میں شرکت کو کہتے ہیں، ان دونوں کے بغیر مضاربہ نہیں ہے۔ پھر مضاربہ کو دیا ہوا مال اس کے ہاتھ میں امانت ہے، اس لئے کہ وہ اس میں مالک کی اجازت سے تصرف کر رہا ہے، بدل یا وثیقہ (مثلاً) کے طور پر نہیں ہے، مراد اس میں اس کا مکمل ہے ارفع ہو تو اس میں شریک ہوگا، اور اگر مضاربہ قاسد ہو جائے تو اجارہ سے بدل جائے گی اور کام کرنے والے کے لئے اجرت مثل واجب ہوگی، ورنہ اگر (شرائط مضاربہ کی) مخالفت کرے گا تو دوسرے کے مال پر اس کی طرف سے تعدی پائے جانے کی وجہ سے غاصب ہوگا<sup>(۱)</sup> تفصیل کے لئے (دیکھئے: ”قرائن“ اور ”شرکت“ کی اصطلاحات)۔

۱۲- صدقہ، وصیت اور کھانے پینے میں تعدی کرے سے متعلق بحث ”سرب“ کی اصطلاح کے تحت زچگی ہے۔

ہفتم: جان اور جان سے کم (اعضاء وغیرہ) پر تعدی:

۱۳- بہرہ من قصاص یا اس کے علاوہ کسی نہ قصاص کی موجب تعدی

= ۶۹ ۵۴ ۷۵ ۸۳ ۵۴ ۸۲ ۳۷ ۹۰ ۳۷

( ) جمع اصطلاحات: ۳۷ ۵۴ ۸۲ ۳۷ ۹۰ ۳۷ اور اس کے بعد کے صفحات۔  
ردسولی ۳۷ ۵۴ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب افتاح ۳۷ ۵۰ اور  
اس کے بعد کے صفحات۔

یہ ہے کہ آدمی کو جان قتل کر دیا جائے اس طور پر کہ وہ مرد، مہسن زانی، اپنے ہمراہ کا قاتل یا حربی نہ ہو (اسی کے مثل حملہ، قاتل کرنا ہے) اور جان ورجان سے کم، ارادہ کے اعضاء وغیرہ پر تعدی مباشرت کے ذریعہ (یعنی خود کر کے) یا سبب بن کر ہوتی ہے جیسے کوئی اپنی طبیعت کے باہر کنواں یا گڈھا کھودے اور اس میں کوئی انسان گر جائے، یا ذریعہ بن کر ہوتی ہے جیسے تعدی پر مجبور کرنا۔

اور تعدی کی تمام قسمیں موجب ضمان ہیں، اس لئے کہ ہر تعدی دوسرے کو ضرر پہنچا رہی ہے۔

۱۴- با تعدی کے بغیر قتل کرنا یعنی کسی حق کے بدلہ قتل کرنا تو اس میں ضمان نہیں ہے، جیسے زانی کو سنگ سار کرنا۔

۱۵- رجاں پر تعدی عمد کے طور پر (انتہ) یا جھپور کے نزاع ایک شہد عمد کے طور پر قتل کرنے سے یا خطا کے طور پر قتل کرنے سے ہوتی ہے، اور قتل عمد سے قصاص یا دیت واجب ہوتی ہے، اور شہد عمد، ارادہ سے صرف دیت واجب ہوتی ہے، اس قسمیں کے ساتھ جس کو ”جنایت“، ”قتل“ اور ”قصاص“ کی اصطلاحات میں دیکھا جائے۔

جان سے کم درجہ کے اعضاء وغیرہ پر تعدی اگر عمد ہو تو اس میں قصاص یا دیت ہوتی، اور خطا ہو تو اس میں دیت ہوتی، اس اختلاف اور تفصیل کے ساتھ جس کو ”جنایت“، ”جراح“ اور ”قصاص“ کی اصطلاحات میں دیکھا جاسکتا ہے۔

۱۶- عضو کو تلف کر کے تعدی کرنے کی طرح ہی عضو کی منفعت تلف کر کے تعدی کرنا بھی ہے، چنانچہ اس میں ضمان ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

۱۷- مزادوں، قصاص اور تعزیر میں تعدی کرنے سے متعلق بحث

(۱) ابن ماجہ ۵۷۵/۳۷ اور اس کے بعد کے صفحات، ردسولی ۳۷ ۵۴ اور اس کے بعد کے صفحات، مفتاح ۳۷ ۵۰ اور اس کے بعد کے صفحات۔

”اسرف“ کی اصطلاح میں گزر چکی ہے۔

دہم: جنگوں میں تعدی:

۱۷- مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگوں میں احکام شریعہ کی رعایت نہ کرنا واجب ہے، چنانچہ ان لوگوں سے قتال کرنا جائز نہیں ہوگا جن کو دعوت نہ پہنچی ہو یا ان تک کہ ہم ان کو سام کی دعوت دیں، اس اختلاف اور تفصیل کے ساتھ جس کو ”دعوت“ کی اصطلاح میں دیکھا جاسکتا ہے۔

بچوں، پاکلوں، عورتوں، بہت بڑے شخص، راسب، معذور، اور اندھے میں سے جو تھیں رندہ اٹھائے ہوں جنگوں میں اس کو قتل کرنا علماء کے درمیان کسی اختلاف کے بغیر ناجائز ہے، اسی طرح وہ قتل میں شریک ہوں یا جنگ میں وہ صاحب رائے، صاحب تدبیر، حمید ہوں یا کسی بھی طریقہ سے کفار کی اعانت کریں، اسی طرح قیدیوں پر زیادتی نہ کرنا جائز ہے بلکہ ان کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے۔

تفصیل کے لئے ”جہاد“، ”تہذیب“ اور ”اسرف“ کی اصطلاحات دیکھی جاسکتی ہیں۔

دوسرے اطلاق بمعنی انتقال کے اعتبار سے تعدی:

الف- غلبہ کی تعدی:

مصلحت: وہ وصف ہے جس کے پائے جانے کی صورت میں مصلحت حاصل کرنے کے لئے علم شروع ہوا ہو (۱)۔

۱۸- اور مصلحت یا تو متعدی ہوتی ہے یا قاصرہ ہوتی ہے جس کو ”ماقصدہ“ کہا جاتا ہے۔

متعدی: وہ مصلحت ہے جس کا جو اصل اور فرعات (دلوں) میں ثابت ہو، یعنی محل نفس سے غیر نفس کی طرف تبادلاً کر جانے جیسے مصلحت ارباب (نشدیداً کرنے کی مصلحت)۔

اور قاصرہ وہ مصلحت ہے جو اصل کے محل سے تبادلاً نہ کرے جیسے

(۱) فوائذ المصنوع شرح مسلم المصنوع ۲۶۰/۲۔

بشتم: آبرو پر تعدی:

۱۵- آبرو پر تعدی نہ کرنا حرام ہے، اس لئے کہ آبرو کو میب سے محفوظ رکھنا واجب ہے۔ مدام نے عزت پر تعدی کرنے والے کے خون کو مباح قرار دیا ہے، اس سے کہ عزت و آبرو کی حفاظت مقاصد شریعت میں سے ہے۔ ”مکتبہ“ کا ارشاد ہے: ”من قتل دون اھله لھو شہید“ (۱) (جو اپنے اہل و عیال کے وقائع میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے) اس حدیث شریف سے استدلال اس طرح ہے کہ جب آپ نے اس کو شہید قرار دیا تو معلوم ہوا کہ اس کو قتل کرنے اور لڑنے کا حق ہے اور آبرو کا وقائع کرنا واجب ہے، اس لئے کہ اس کو مباح کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، اس میں اس کی بیوی کی شرمگاہ وغیرہ برابر ہے، اور شرمگاہ کی جانب سے وقائع کی طرح اس کے مقدمات جیسے وہ نہ وہ دیکھنے کی طرف سے وقائع کرنا بھی ہے (۲)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے اصطلاح ”سیال“۔

نہم- باغیوں کی تعدی:

۱۶- مباح باغیوں میں شرمگاہ پانی جا میں تو وہ جس جان یا مال کا ارتداد کریں گے اس پر غور کیا جائے گا: اگر قتال کے درمیان ہوا ہو تو کوئی ضمانت نہیں ہوگا، اور اگر غیر قتال میں ہوا ہو تو ان کو جان و مال کا ضمانت دینا جائے گا، یہ وہ مقصد ہے جس پر جمہور علماء ہیں (۳)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے اصطلاح ”بغاة“۔

(۱) حدیث: ”من قتل دون اھله لھو شہید“ کی روایت ترمذی (۳۰/۳) طبع کتب خانہ دار الفکر بیروت میں ہے۔

(۲) منی المحتاج ۳۳، ۹۲، ۱۹۵۔

(۳) منی المحتاج ۳۳، ۱۲۵، کتاب المحتاج ۱۶۵۔

طواف کے پہلے تین شوٹوں (چکروں) میں مشرکین پر بیادری اور حالت کا اظہار کرنے کے لئے مل کرنا۔

اس بات پر اہل اصول کا اتفاق ہے کہ متعدی ملت سے تغلیل صحیح ہے، اس سے کہ قیاس اسی ملت سے عمل ہوتا ہے جو فرائض کی طرف متعدی ہو، تاکہ و ذرائع اصل سے لاحق ہو جائے (۱)۔

اور عمل کا صرہ سے تغلیل کرنے میں اہل اصول کا اختلاف ہے۔ اس کی تفصیل کا محل اصولی ضمیمہ ہے۔

ب سمریت کر جانے سے تعدی:

۱۹- اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی زمین یا ملکیت میں ایسی خیمہ تہذیب زمین میں جس کی اس نے حد بندی کر رکھی ہو یا کسی ایسی جگہ جس سے نفع اٹھانے کا اسے استحقاق ہے، آگ روشن کرے اور کچھ چنگاریاں اس کے پڑوسی کے گھر کی طرف اڑ جائیں اور اسے جلا دیں تو آگ بھڑکا کر اپنے طریقہ پر رہا جو جس میں عام طور پر آگ بھڑکے کی حدیت کی طرف متقل نہیں ہوتی تو وضائے میں ہوگا ورنہ اپنی تعدی کی وجہ سے وضائے ہوگا، خواہ آگ جلا یا اس حال میں ہو کہ ہو شدید ہو یا یہ مادیوں کے استعمال سے ہو جس سے آگ پھیل جاتی ہے یا کوئی مریض ہو (۲)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: "ضمان" اور "احراق"۔

تعدی کے اثرات:

۲۰- یہ زیر بحث ہے کہ تعدی مال، جان، جان سے کم، درجہ اعضاء اور سب پر ہوتی ہے، و تعدی کی تمام قسموں کے کچھ اثرات ہوتے ہیں (۱) مستطیل ۳۵۳، ارشاد المکولہ ص ۳۰۸، ۳۰۹، مجمع الجوامع ص ۵۷۲، التانی ص ۳۳، نو تحاریر ص ۳۸۶۔

(۲) الفتاویٰ الہدیہ ص ۳۵۹، ۳۶۰، الجلیل ص ۳۱۸، روضۃ الطالبین ص ۳۸۵، کتاب الفقہ ص ۳۶۱، مجمع الفرائض ص ۱۶۱۔

جس کو مل میں ہم مقدمہ کیاں کر رہے ہیں:

(۱) ضمان: ضامن اس میں ہوتا ہے جو نصب، تلف اور اس کے مادیوں سے مال کے ساتھ مخصوص ہو، یا اس میں ہوتا ہے جو تمام قسموں میں قتل سے مخصوص ہو جبکہ قتل عمد میں کسی مال پر صلح کر لی جائے یا اولیاء میں سے کوئی قصاص معاف کر دے، اور اسی کے مثل جان سے کم، درجہ اعضاء پر بنائیت میں ہوتا ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: "قصاص" کے باب میں دیکھ جائے۔

(۲) قتل: قتل عمد (استیصال) میں ہوتا ہے یا یہ عمدہ کوکات، اٹلے یا کف زنی میں جس میں قتل ہو، اور سے "قتل" اور "قتل" کی اصطلاحات میں دیکھ جائے۔

(۳) حد: یہ پوری، زنا، قذف اور اس جیسے جرائم میں تعدی کے اثرات میں سے ایک اثر ہے اور اس کو "حد" کی اصطلاح میں دیکھا جاتا ہے۔

(۴) تعزیر: یہ نام کا ایک حق ہے جس کے درجہ و تہمت کرنے والوں کو دیا جاتا ہے، اور تعزیر جس (قید کرنے)، کوڑا لگانے یا کسی چیز کے درجہ ہونا ہے جس کو حاکم مناسب سمجھے، دیکھئے: اصطلاح "تعزیر"۔

(۵) یراثہ سے رکاوٹ: جیسے، رٹ کا پنے مورث کو قتل کرنا، یا عمدہ وغیرہ میں فقہاء کے درمیان چھوٹا فرق کے ساتھ۔ دیکھئے اصطلاح "ارث"۔





## تعدیل ۱-۴

شرعی حکم:

الف- گواہوں کی تعدیل:

۳- ثنائیہ، تنابلیہ، مالکیہ، امام ابو یوسف اور امام محمد اس طرف گئے ہیں کہ کاغذی گواہوں کی عدالت کا علم نہ ہو تو وہاں کی تعدیل طلب نہ رہے۔ خواریق طعن نہ کیا نہ رہے اور تعدیل کے بغیر اس کے لئے اس کی وہی قبول نہ کیا جائے نہیں ہے۔

اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ حکم یہ مسند کواد کی گواہی قبول نہ کیا جائے۔ ظاہر عادل ہو اور گواہوں کی حالت کے بارے میں اس وقت تک سہل نہیں کرے گا جب تک فریق مخالف طعن نہ کرے۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "المسندون عدول بعضهم علی بعض، إلا محدودا فی فریۃ" (۲) (مسند ایک دوسرے کے خلاف (گواہی میں) عدول ہیں، مگر اس کے جس پر بہتان میں حد تک ہو)۔

اور اس سے حدود اور قصاص کے گواہ مستثنیٰ ہیں، چنانچہ امام ابو حنیفہ کے یہاں حد، قصاص کے گواہوں میں استقصاء (کوہوں کی عدالت کی پوری تحقیق کر لینا) لازم ہوگا، اس لئے کہ شہادت سے حد، ساقط ہو جایا کرتی ہیں (۳)۔

گواہوں اور حدیث کے گواہوں کی تعدیل میں کچھ تفصیل اور اختلاف ہے جسے "ترکیہ" میں دیکھا جائے۔

ب- نماز میں ارکان کی تعدیل:

۴- نماز میں تعدیل ارکان کے وجوب پر، اس میں یعنی رکوع، سجود

(۱) روحۃ الطائفین ۱/ ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱

## تعدیل ۵-۶

ایک حصہ اور، ٹکٹ کو ایک حصہ مانا جائے گا، اور تفصیل "قسمت" کی اصطلاح میں دیکھی جائے۔

د- مناسک میں جزاء صید کے دم میں تعدیل:

۶- جمہوریت، اس طرف گئے ہیں کہ مثل شکار (جس شکار کے گے حیوان کا مثل پالتو حیوانات میں موجود ہو) کی تہ اختیارات اور برابری پر ہوگی اور اس میں مثل سے مثل کی قیمت یا شکار کی قیمت کی طرف عدول کرنا جائز ہوگا، اس میں فقہاء کا کچھ اختلاف بھی ہے جس کے لئے اس کے محل کی طرف رجوع کیا جائے۔

ان کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَالْأَنْعَامَ حُرْمًا" (۱) (اے ایمان والو! شکار کو موت مارو جبکہ تم حالت احرام میں ہو) غیر مثل شکار میں اس کی قیمت ظل کی مثل میں صدق کرے یا ہر "د" کے بدلے ایک دن روزہ رکھے (۲)۔

رہے کسی "د" جب کے ترک یا کسی ممنوع کے ارتکاب سے وجہ ہونے والے باقی دم تو اس میں تعدیل کے جوہر کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اس کی تفصیل "احرام" میں ہے۔

۱۰- وہ تجدد کے درمیان جنوں میں طہائرت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد کھڑے ہونے میں طہینات کے بارے میں متباہا متفق ہیں۔ البتہ حنفیہ اپنی اصطلاح کے مطابق تعدیل ارکان کو فرض نہیں بلکہ سب کہتے ہیں، اس معنی میں "عمد" سب کے ترک پر سزا ہوگا اور نماز صحیح ہونے کے باوجود گناہ کو ختم کرنے کے لئے اس کا اعادہ واجب ہوگا، فرض (کے ترک) میں ایسا نہیں ہوگا (نماز کسی طرح درست نہیں ہوگی)۔

۱۱- جمہور کا کہنا ہے کہ مذکورہ چیزوں میں تعدیل اس معنی میں واجب ہے کہ وہ فرض اور رکوع ہے جس کے عمداً ترک ہو نہ ترک سے نماز باطل ہو جائے گی (۱)۔

مسئلہ کی دلیل اپنی نماز صحیح طور پر نہ پڑھنے والے کی مشیور حدیث ہے (۲)۔

ج- برابری کے ذریعہ تقسیم:

۵- اس کا مطلب ہے کہ مشترک سامان کو اجزاء کی تعداد سے نہیں (بلکہ) قیمت کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے مثلاً ایسی زمین جس کے اجزاء کی قیمت گائے کی قیمت یا پانی سے قرب کے اعتبار سے یا بعض حصوں کے، یہ کے ذریعہ بٹپے جائے، "بخش" کے اس سے پانی لائے بیٹپے کی در اعتبار سے مختلف ہو۔

مثلاً، اس زمین کا ایک تہائی حصہ قیمت میں اس کے تہائی کے برابر ہو تو سے تعدیل کی تقسیم کے اعتبار سے تقسیم یا جائے گا، قیمت کے ذریعہ برابری کو اجزاء میں برابری سے ملحق کرتے ہوئے ٹکٹ کو

(۱) حوالہ: الفلاح بحالہ الخطاوی (۳۱، ۳۵)، مواہب الجلیل ۱/ ۱۲۵، مفتی  
الحاج ۱۳۱ اور اس کے بعد کے صفحات، مفتی ۱/ ۵۰۸۔  
(۲) حدیث: "العسی و صلاہ" کی روایت بخاری (الحج ۹۹) طبع  
مترجم (اور مسلم ۳۰۳) طبع لکھنؤ کے کی ہے۔

(۱) سورہ مائدہ ۹۵۔

(۲) ابن ماجہ ۲/ ۳۱۵، ۳۱۴، الترمذی ۳۰، مفتی الحاج ۵۲۹، مفتی  
۵۱۹۔

## تعذیب ۱-۴

ہوتی ہے۔

تعذیب من وجہ تعزیر سے عام ہے، اس سے کہ تعزیر صرف کی  
شرعی حق کے بدلہ میں ہوتی ہے، اس کے برخلاف تعذیب بھی ظنا و  
مدہانا بھی ہوتی ہے۔

اور جس سے تعزیر کی جاتی ہے اس کے اعتبار سے تعزیر تعذیب  
سے زیادہ عام ہے۔

## تعذیب

تعریف:

۱۔ استعذیب: عذاب کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: "علیہ تعذیباً"؛  
جب اس کو منع کرے اور معاملہ سے روک دے، ابن قاری کہتے ہیں:  
عذاب کی اصل ص ب کا ہے، پھر اس سے ہر حق کے لئے استعارہ کیا  
جائے گا، اسی سے کہا جاتا ہے: "عذب تعذیباً"۔ "عذب اب: ۱۰"۔  
در حقوق کے معنی میں ام ہے (۱)، اسی سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:  
"يُضَاعَفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ" (۲) (تو اس سے دوہری ہو  
جائے گی)۔

اصطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

متعلقہ غلط:

غف تعزیر:

۲۔ "تعزیر" العود سے روکنے اور معاملہ پر مجبور کرنے کے معنی میں  
تعمیل کے وزن پر ہے (۳)، اور اس کی اصل نصرت اور تعظیم ہے۔

فقہاء کی اصطلاح میں اس سے "حد" سے کم رہتی ہے۔ امر  
ہے، ہر وہ جرم جس میں شرعاً کوئی حد متعین نہ ہو اس میں تعزیر واجب

(۱) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي ۱/۹۲، لسان العرب، المصباح المہر مادۃ  
'عذب'، مجمع مقایس لحد ابن قاری ۲/۲۶۰۔

(۲) سورہ الزمر ۳۰۔

(۳) القاموس، المصباح مادۃ 'عزّز'۔

بستانا دیب:

۳۔ استادیب: ادب کا مصدر ہے (تشدید کے ساتھ) اور ملحق باب  
ض ب سے "ادب" ہے، کہا جاتا ہے: "ادبہ ادباً" یعنی میں نے  
اس کو تنسیخ کی ریاضت اور محاسن اخلاق کی تعلیم دی، درمیانہ و تکثیر  
کے طور پر کہا جاتا ہے: "ادبہ تادیباً" یعنی اس کی بدعملی پر میں نے  
اس کو سزا دی، اس لئے کہ تادیب ادب کی حقیقت کی طرف بدنے  
کا ایک سبب ہے (۱)۔

تعذیب ۲۰ تا ۱۰: ادب کے درمیان فہستہ عموم خصوص من و نہ کی  
ہے، یہ ۱۰ نون تعزیر میں جمع ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ اس میں تعذیب  
اور تادیب دونوں ہیں۔

تعذیب شرعی طور پر منہائے تعذیب میں تادیب سے جدا  
ہو جاتی ہے، اس لئے کہ وہ تعذیب ہے، تادیب نہیں ہے، اور تادیب  
بغیر مارنے قتل اور زہر دینے کے درمیان تادیب کرنے میں تعذیب سے  
جدا ہو جاتی ہے، اس لئے کہ وہ تادیب ہے اور اس پر تعذیب کا  
اطلاق نہیں ہوتا۔

ج۔ تمثیل:

۴۔ تمثیل "مثل" کا مصدر ہے، اور اس کی ملحق ص "مثل"  
(۱) لسان العرب، المصباح المہر مادۃ "ادب"۔

## تغذیب ۵-۷

(تکلیف دینے) سے الہیمان نہیں ہے، رہا جاں سے متعلق  
(تسلس) تغذیب سے احتراز کے لئے حاملہ امام یا اس کے نائب  
کی موجودگی کو شرط دیتے ہیں (۱)۔

### تغذیب کی قسمیں:

۶- تغذیب کی دو قسمیں ہیں:

- ۱- انسان کی تغذیب: اہم حیوان کی تغذیب۔
- ۲- انسان کی غیر مشرعت تغذیب:
  - (۱) انسان کی مشرعت تغذیب۔
  - (۲) انسان کی غیر مشرعت تغذیب۔
  - (۳) حیوان کی مشرعت تغذیب۔
  - (۴) حیوان کی غیر مشرعت تغذیب۔

۷- رسی قسم دل: تو وہ کسی تغذیب ہے جس کا ثمارت نے فریضت  
کے طور پر حکم دیا ہو، جیسے حدود، قصاص، ارتقام، قسام کی تحریرات یا  
انتخاب کے طور پر جیسے اہل کی تادیب، یا باجست کے طور پر جیسے معجز  
میں اس صورت میں، انما جب وہ بظہر عدل متعین ہو یا ہو، اس سے  
کہ موہا ہے، درجب تادیبی کے طور پر ضد ورت نہ ہو تو حرام ہے،  
اس لئے کہ وہ آگ سے عذاب دینا ہے اور آگ سے صرف آگ کا  
خاق ہی عذاب دے گا (۲)۔

دشمنوں پر آگ پھینکنا مشرعت ہے اگرچہ اس سے ان کی  
تغذیب ہو جائے، اور یہ اس وقت ہے جب جاں سے ہیرن کو پکڑنا

ہے، نہر جاتا ہے: "مغلت بالقیل" سب تم نے بطور زور، مقتول  
کے مالک کاں کاٹ دیے ہوں، اور اس پر تمہارے لئے بولے فعل کے  
"کار ظاہر ہو جائیں، ورتشدیر مبالغہ کے طور پر ہے اور اسم "عوقہ"  
کے وزن پر "مغلة" ہے، "رمیم کے زمرہ اور ثاء کے پیش سے  
"مغلة" کے معنی کے ہیں (۱)۔

تغذیب "نمیش" کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے  
تغذیب نمیش سے عام ہے ورنہ تمثیل تغذیب ہے اور یہ تغذیب تمثیل  
(مثلاً کرنا) نہیں ہے، اور اس میں زندہ اور مردہ کے درمیان کئی فرق  
نہیں ہے، اس لئے کہ آثار اس پر دلالت کرتے ہیں کہ میت کو بھی ان  
چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جس سے زندہ کو ہوتی ہے۔

### شرعی حکم:

۵- حالات اور سہا کے خلاف سے تغذیب کا حکم مختلف ہو جاتا  
ہے، ورتغذیب کے بعض، ان کا مطلق مذاب دینے والے کے قصد  
اور اس سے ہے، تو وہ تغذیب بر اور است ہو یا بر اور است نہ ہو۔  
شریعت میں اصلاً تغذیب ممنوع ہے، اس لئے کہ نبی کریم  
ﷺ کا ارشاد ہے: "إن الله يعذب يوم القيامة الذين  
يعذبون الناس في الدنيا" (۲) (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان  
لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں)۔

جہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ جان سے کم درجہ کے اعضاء میں  
قصاص کی ذمہ داری سنبھالنے والا امام ہے اور اولیاء کو اس کا حق نہیں  
ہے، اس لئے کہ ان سے (قصاص میں) تجاوز کر جائے یا تغذیب

(۱) البدائع ۴/۲۲۲، نہایۃ الحاج ۴/۳۸۶، الدوری ۳/۵۹۳، البحر الرائق  
۳/۳۳۹

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱/۳۸۸، المغنی لابن قدامہ ۱/۶۷۱، منیل الاوقار  
۸/۲۱۲، ۱۵، نہایۃ الحاج ۴/۳۰

(۱) البدائع ۴/۲۲۲، نہایۃ الحاج ۴/۳۸۶، الدوری ۳/۵۹۳، البحر الرائق  
۳/۳۳۹

(۲) حدیث: "إن الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا" کی روایت  
مسلم ۳/۲۰۷، طبع الحسن (۱) نے حضرت حشام بن حکیم بن جراح سے کی ہے۔

## تعذیب ۸

کے جہنم سے عقیدہ ہے۔ اور نیت، بیعت اور محل کے اعتبار سے اس کا محل ضرب معتاد میں ہے، چنانچہ اگرچہ وہ عفو و تقاض پر مارا ہو تو بغیر کسی اختلاف کے ضامن ہوگا خود ایک ہی کوڑ مارا ہو، اس سے کہ یہ تکفیر کرنا ہے (۱)۔

اساں کی شروع تعذیب میں سے بچیوں کے ہاں میں سورخ کرنا بھی ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں بغیر کسی غیر کے نہا ہوا کو یا کرتے تھے۔

### مستم کی تعذیب:

۸۔ فقہاء نے پوری غیرہ کے مستم کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے: یا تو مستم صلاح میں معروف ہوگا تو بالاتفاق اس کو سزا دینا ناجائز ہوگا۔

یا مستم مجہول الحال ہوگا، نہ نیکی سے معروف ہوگا نہ بدی سے تو اس کو حال مشتبہ ہونے تک قید کر دیا جائے گا، اور یہ صہور فقہاء کے نزدیک ہے، اور اکثر ائمہ کے یہاں اس کی صراحت کی گئی ہے کہ اس کو قاضی، حاکم قید کرے گا، اس لئے کہ ابوہریرہؓ نے پٹی سنن میں احمد نے بنو بن حکیم بن ابی عیسیٰؓ کی سند سے روایت کی ہے: "ان النبی ﷺ حبس فی تہمة" (۲) (نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو تہمت میں قید کر دیا)۔

یا مستم شخص فاجر جیسے چوری، زانیہ، قاتل وغیرہ میں معروف ہوگا تو اس کو قید کرنا اور مارنا جائز ہوگا، جیسا کہ حدیث ہے: "امر النبی ﷺ الربیو رعی اللہ عہ بتعلیب المتہم الدی"

میں نہ ہو، اس سے کہ صحابہ و تابعین نے اپنے غزوات میں ایسا کیا ہے، جہاں تک اس پر قہر پالینے کے بعد ان کو آگ سے مذاب دینے کا تعلق ہے تو وہ ناجائز ہے، اس لئے کہ حضرت حمزہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں ان کو امیر بنایا اور اس سے فرمایا: "ان و جہنم فلا فلاح لہ بالدار" (اگر تم فلاں کو پانا تو سے آگ سے قتل کر دینا، مار سے مت جاؤ، اس لئے کہ آگ سے صرف آگ کا رب ہی عذاب دے گا) اور اس کی تفصیل اصطلاح "اخرق، فقرہ نمبر ۱۳۱" میں ہے۔

مشرع تعذیب میں باپ یا ماں کا تادیب کے طور پر اپنی ولادت کو مارنا ہے، اسی طرح وہی کا یا باپ کی اجازت سے معلم کا تعلیم کے لئے مارنا بھی شامل ہے، "تہذیب" میں ذکر کیا گیا ہے کہ:

اسے (باپ کو) قرآن، ادب، علم سیکھنے پر اپنے بچہ کو مجبور کرنے کا حق ہے، اس لئے کہ والدین پر یہ فرض ہے کہ اس سے ان چیزوں میں یتیم کو مارنے کا اختیار ہے جس میں وہ اپنے بچہ کو مار سکتا ہے، اور تعلیم کے بارے میں ماں باپ کی ہی طرح ہے برخلاف تادیب کے، اس لئے کہ اگر ماں کے بطور تادیب مارنے سے لڑکا مرجائے تو اس پر ضمان ہوگا۔

قابل ذکر چیزوں میں یہ بھی ہے کہ تادیب کی ضرب سلامتی

(۱) حدیث ابن ماجہ رحمہ اللہ فلا فلاح لہ بالدار کی روایت ابوہریرہؓ (۳۳/۱) تہذیب عزت عید دماس نے کی ہے اور ابن حجر نے (الفتح ۳۹/۱) طبع مترقبہ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۱) ابن ماجہ ۳۳/۱  
(۲) حدیث حبس فی تہمة النبی ﷺ کی روایت ترمذی (۲۸/۱) طبع اعلیٰ نے کی ہے بقرۃ اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

## تغذیب ۹

جائے گا (۱)۔

۹- ربی، امری قسم: یعنی اسوں کی غیر مشروع تغذیب تو اس میں قیدیوں کی تغذیب بھی ہے چنانچہ فقہاء نے اس کی تغذیب کے عدم جواز کا ذکر کیا ہے اس لئے کہ اسام قیدیوں کے ساتھ نرمی کرنے اور انہیں کھانا کھانے کی دعوت دینا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَيُطْعَمُونَ الصَّامَ عَلَى حَتْمٍ مَسْكِيًا وَيَسِيرًا" (۲) (اور کھانا کھلاتے رہتے ہیں، مسکینوں و رقیہوں و رقیہوں کو اللہ کی محبت سے)، اور حدیث شریف میں ہے: "لَا تَجْمَعُوا عَلَيْهِم حُرَّ الشَّمْسِ وَحُرَّ السَّلَاحِ، فَيَلْوَهُمْ حَتَّى يَمُوتُوا" (۳) (ان پر سورج اور تھمیا رکنی گرمی اکٹھا نہ کرو، اس کو وہ پہر میں خوب یہ بے پروا یہاں تک کہ دو ٹھنڈے ہو جائیں)، یہ کلام بطریقہ کے قیدیوں کے اتفاق ہے سب کو مدد و صوب میں تھے (۴)۔

۱۰- صوب بھاگ جانے کا: رہو تو تغذیب کے حیر قیدی کو بھجوں کر، یا سبج ہوگا اور جب امید ہو کہ دشمن کے ہمدانے گا تو اس کو ہمدانہ اور بدترضہ و مت تغذیب کرنا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جاری ہوگا، ۱۱- اس کی دلیل بنی کریم ﷺ کی یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ربیع بن العوام کو اس شخص کی تغذیب کا حکم دیا جس نے اس مال کی خبر چھپائی تھی جس پر آپ نے ان سے وعدہ کیا تھا،

(۱) المسوط ۹/۵۵، ۵۱/۲۲، ۵۷/۱۰، ابن ماجہ ۱۹۵/۳، البدوہ ۶/۴۳، الدوسقی ۳/۳۵، الطریق ۱۰۶/۸، ۱۰۷/۱، الطریق الحکیم ۱۰۰، ۱۰۳، حامیہ البیرونی ۳/۳۳، نہایہ المحتاج ۵/۱۷۱۔

(۲) سورۃ انسان ۸۸۔

(۳) حدیث: "لَا تَجْمَعُوا عَلَيْهِم حُرَّ الشَّمْسِ وَحُرَّ السَّلَاحِ" کی روایت و قدی نے کتاب التکادی (۲/۵۱۳) شایع کردہ مؤسسہ الاطلسی (میں کی ہے)۔

(۴) شرح السیر الکبیر ۳/۱۰۲، فتح الباری ۵/۵۵۵، التاج و دلیل جاش سوبہ الجلیل ۳/۵۳، انواری شرح صحیح مسلم ۱۳/۸۷۔

عیب عامہ حسی اقر بہ" (۱) (بنی کریم ﷺ نے حضرت ربیع کو اس قسم کی تغذیب کا حکم دیا تھا جس نے اس کا مال غائب کر لیا تھا یہاں تک کہ اس نے اتر کر دیا)، بن تیمیہ کہتے ہیں: "مجھے امر میں سے کسی کے اس بات کے قائل ہونے کا علم نہیں ہے کہ ان تمام دعووں میں مدعیہ سے قسم لی جائے لی اور قید کرنے یا اس کے مادیہ کی ورتیز کے بغیر سے چھوڑ دیا جائے گا، خبر میں کہتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ وہ لوگ شقوق میں یعنی خود اس کے اتر کر رہنے کے لئے مارے یا بچ بولنے کے لئے صوب حرام ہوں، اس کے خلاف جو کہا گیا ہے کہ بچ ہونے کے لئے اسے مارنا جائز ہے۔

بن تیمیہ کہتے ہیں کہ اس کو بجائے قاضی کے حاکم مارے گا، وہ لوگ یہ اس کا مارنا جائز نہیں ہے؟ اس کے بارے میں ان کا اختلاف ہے اور میں قول ہیں:

۱- بقول: یہ ہے کہ اس کو حاکم اور قاضی مارے گا، یہ امام مالک و امام احمد کے اصحاب کی ایک جماعت کا قول ہے جن میں ابوبہ بن عبدالحزیز بھی ہیں، اس لئے کہ وہ فرماتے ہیں کہ قید کر کے اور ضرب لگا کے اس کی جانچ کی جائے گی اور کپڑے اتار کر کوڑے لگائے جائیں گے۔

۲- اور قول: یہ ہے کہ اس کو حاکم مارے گا، قاضی نہیں، یہ امام احمد و امام شافعی کے بعض اصحاب کا قول ہے۔

تیسرا قول: یہ ہے کہ سے قید یا جائے گا، ۱۱- رمارا نہیں جائے گا، یہ صلیح کا قول ہے، پھر ایک جماعت جس میں عمر بن عبدالحزیز، مطرف و راس الماشون بھی ہیں، کا کہنا ہے کہ اسے موت تک قید رکھا جائے گا۔

(۱) حدیث: "أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الزَّيْبَرَ بِتَغْلِيبِ الْمَنُومِ الَّذِي غِيبَ مَالَهُ" کو ابن ماجہ نے اپنے حاشیہ (۱۹۵/۳) میں نقل کیا ہے اور ہمارے سامنے حدیث کی جو کتابیں ہیں ان میں ہم نے اس کو نہیں پایا۔

## تغذیب ۱۰

”پ ﷺ نے اس شخص سے کہا: ”ایں کٹر حسی میں اخطب؟“ فقال: ”یا محمد! فقدته الصفات والحروب فقال: المال كثير والمسألة اقل، وقال للربير: ”دوبك هذا قسم الربير بشيء من العذاب، فدلهم على المال“ (۱) (حی) ان خطب کا اثر نہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: اے محمد! مصارف اور جنگوں نے اس کو تم پر دیا تو آپ نے فرمایا: یہ مال زیادہ ہے۔ اور سوال بہت قریب کا ہے، اور حضرت زبیرؓ سے فرمایا: اے لے جاؤ، چنانچہ حضرت زبیرؓ نے اسے تغذیب کا کچھ مزاج چکھایا اور اس نے ناکامی کی خبر دے دی۔

لیکن جب وہ مسلمانوں کے قیدیوں کی تغذیب کرتے ہوں تو ان کے ساتھ جیسے کو قیسا، اللہ معاملہ کرنا جاز ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ لِعَاقِبْتُمْ بِمِثْلِ مَا عُوْذْتُمْ بِهِ“ (۲) (اور اگر تم لوگ بدلہ لیا چاہو تو نہیں اتنا ہی دینا چاہو جتنا تم سے نہیں مانچا گیا ہے)، اور اللہ تعالیٰ ہی کا فرمان ہے: ”وَالْخُرُمْتُ فِضَاصًا لِّمَنْ اَعْتَدَى عَلَیْكُمْ لَّا تَعْتَلُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اَعْتَدَى عَلَیْكُمْ“ (۳) (اور تم میں سے جو کسی چیز میں تو جو کوئی تم پر زیادتی کرے، تم بھی اس پر زیادتی نہ کر، جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے)۔

علامہ باجی فرماتے ہیں: قیدی کو مثلاً نہیں یا جائے گا اللہ یہ کہ نبیوں سے مسلمانوں کا مشہد یا ہو۔

اس حبیب کہتے ہیں: قیدی کا قتل اس کی گردن مار دینا ہوگا، اس

(۱) حدیث: ”اُمروا بملعب من حکم عبر المال“ کو ابن ماجہ نے اپنے حاشیہ میں بیان کیا ہے (۱۹۵۳) اور ترمذی نے اس حدیث کی جو کتابیں ہیں اس میں ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔

(۲) سورہ نمل ۲۶۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۹۳۔

کے ساتھ مثلاً اور کھلو اور نہیں کیا جائے گا، امام مالک سے پوچھا گیا: کیا اس کی کمر میں ضرب لگائی جائے گی؟ فرمایا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: ”فَضْرَبَ الرِّقَابَ“ (۱) (تو اس کی گردنیں مار چلو)، انھیں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (۲)۔

۱۰۔ ربی تیسری قسم: یعنی حیوان کی شروت تغذیب و نقب، اس نے اس کی کچھ مثالیں دیاں کی ہیں۔ اس میں سے کچھ یہ ہیں:

الف۔ زکاۃ اور زبیرؓ کے موشیوں کو اس سے تغذیب دینا، چنانچہ فقہاء اس کے جواز کی طرف گئے ہیں، اس سے کہ زکاۃ اور زبیرؓ کے موشیوں کے ساتھ سمجھا جکا دینا حرام نہیں ہے۔

حنفیہ کہتے ہیں: حرامت کے لئے جانوروں کے دھنسنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں بغیر نکیر کے سمجھا دینا کرتے تھے (۳)۔

ب۔ زندہ مچھلی کو آگ میں ڈالنا کہ وہ بھن جائے، مالکیہ اس کو جاز کہتے ہیں، اور امام احمد بن حنبل اس طرف گئے ہیں کہ یہ عمل حرام ہے، اور اس کے باوجود وہ اس کے کھانے کے جواز کی رائے رکھتے ہیں۔ یہودی کے رحمہ ہونے کے برخلاف ہے، اس سے کہ وہ بغیر کراہت اس کو جاز سمجھتے ہیں، اس سے کہ منقوس ہے کہ صحابہ نے بغیر نکیر کے دینا یا ہے (۴)۔

ج۔ اسی جاز تغذیب میں سے حیوان کا کسی مقدار میں مارنا بھی ہے جس سے تعظیم اور سدھارنے کا عمل ہو جائے، اور مارنے

(۱) سورہ محمد ۳۲۔

(۲) شرح امیر الکبیر ۱۰۲۹، فتح الباری ۵۵۵، التاج والکلیل ۳۵۳۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۸۸/۱، طبع المکتبۃ ۱۹۶۶، الحنفی لابن قدامہ ۵۴۳، نمل الاوطار ۸۰، ۹۲۔

(۴) الحنفی ۱۱/۱، الخرش ۹۳، طبع دار صادر بیروت، حاشیہ ابن ماجہ ۶۱، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰

## تغذیب ۱۱-۱۲، تعریض ۱-۲

۱۔ لے سے اس (ضرب) میں مختصر کیا جائے گا جو قدر حاجت سے  
بڑھ جائے، جیسا کہ ”بحر رائق“ میں ہے (۱)۔

۱۱۔ ربی چوتھی قسم یعنی حیوان کی غیر مشروب تغذیب:

تو اس میں سے کھانے پینے سے ربی حیوان کی تغذیب سنا  
ہے، اس لئے کہ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا: ”دخلت امرأة النار في هرة ربطتها فلم تطعمها ولم  
تدعها تأكل من حشاش الأرض“ (۲) (ایک عورت ایک بلی  
کے سلسلہ میں جہنم میں گئی جس کو اس نے پاندہ رکھا تھا تو اس نے اس  
کو نہ تو کھا، یا اور نہ اسے زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے کے لئے  
چھوڑا)۔

اسی میں سے ذی روح کو تیر اندازی کا نشانہ بنانا بھی ہے (۳)۔  
اسی میں سے مذبح جانور کا سر کاٹنا اور اس کی کھال کاٹنا بھی  
ہے قبل اس کے کہ وہ ٹھنڈا ہوا جائے، ورنہ بائد ہے (۴)۔

### بحث کے مقامات:

۱۲۔ ثقب، تغذیب کا ذکر مختلف مقامات پر کرتے ہیں جن میں چند  
ایک کا ذکر بحث کے درمیان ضرور چکا ہے، اور اسی میں بنایا،  
تخریرت، تادیب، تذکیہ، سیاست، شریعہ، ورجاء، (یہ) بھی  
ہے۔

## تعریض

### تعریف:

۱۔ تعریض لغت میں صراحت کی ضد ہے۔ کہا جاتا ہے: ”عروض  
للعلاء و بعلان“ جب عام بات کہے اور فلاں کو مراد لے۔ اور اسی  
میں سے ہے: ”المعارض في الكلام“ (دست چیت میں  
تور یہ)، کہا جاتا ہے: ”إن في المعارض لمسلوحة عن  
الکذب“ (۱) (تور یہ میں جھوٹ بولنے سے بچاؤ ہے)۔  
اور اصطلاح میں تعریض وہ ہے جس سے سننے والوں کو  
والے کا مقصد صراحت کے بغیر سمجھ لے (۲)۔

### متعلقہ الفاظ:

### الف۔ کنایہ:

۲۔ کنایہ کا مطلب ہے: لازم کا رُکنا، رمز، کومر، جیسا کہ یہ در  
تعریض کے درمیان فرق یہ ہے کہ تعریض کلام میں ایسی دلالت کو  
ثامل رہتا ہے جس کا رُکنا، جیسے محتاج کا کہنا: میں آپ کے پاس  
آپ سے سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں، چنانچہ لفظ سے سلام مراد ہے  
اور سیاق سے طلب حاجت مراد ہے (۳)۔

(۱) کن حدیث ۲۳/۵۔

(۲) حدیث: ”دخلت امرأة النار في هرة“ کی روایت بخاری (فتح  
۳۵۶/۱ طبع استنباط) نے کی ہے نیز دیکھئے مثل الاوطار ۳۳/۱۔

(۳) مثل الاوطار ۳۳/۸۔

(۴) کن حدیث ۱۸۸/۵۔

(۱) کن راصحاح مادہ ”عرض“۔

(۲) تعریضات الجرجانی۔

(۳) معیہ الخطاوی ۲۲۹/۲، شرح المرقاۃ فی ۳۷۷/۱، المغرب مادہ ”عرض“۔



### تعریض ۳-۵

ب-توریہ:

۳- توریہ یہ ہے کہ کسی لفظ کو دل رہاں کے خلاف ہی (ر، کی) معنی کے بجائے دوسرے الٹا معنی مراد لیں جس کو وہ لفظ شامل ہو لیکن وہ معنی مخالف ظاہر ہو<sup>(۱)</sup> اس کے "تعریض کے" زمین فرق یہ ہے کہ توریہ کا نام لفظ سے مقصود ہوتا ہے، لہذا وہ اس تعریض سے خاص ہے جس کی مراد بھی سیاق و سباق سے یا لفظ سے مفہوم ہوتی ہے، لہذا وہ توریہ سے عام ہے۔

شرعی حکم:

بہ موضوع کے اعتبار سے تعریض کا حکم حسب ذیل انداز میں مختلف ہوتا ہے:

اول: پیغام نکاح میں تعریض:

۴- غیر کی منکوحہ اور طلاقِ رجعی کی معتدہ کو تعریضاً پیغام نکاح دینے کی حرمت میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ طلاقِ رجعی کی عدت گزارنے والی عورت بھی منکوحہ کے حکم میں ہے، اسی طرح فقہاء ایسی عورت کو تعریضاً پیغام نکاح دینے کی حرمت پر بھی متفق ہیں جسے کسی شخص نے نکاح کا پیغام دے رکھا ہو اور اس کا پیغام نکاح دینا معلوم ہو، اور نہ تو مخاطب (پیغام نکاح دینے والا) نے اس دوسرے شخص کو بجا رت دی ہو، نہ اس عورت سے اعراس یا ہو<sup>(۲)</sup>، اس لئے کہ حدیث ہے: "لا یخطب الرجل علی خطبة اخیہ، حتی یتَرَکَ الخاطب قبلہ او یأذن لہ الخاطب"<sup>(۳)</sup>

(۱) لمصباح المیر۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۶۱۹، روح المعانی ص ۳۰۷، اسم النبی ص ۱۶۸، حاشیہ الحدیث ص ۲۱۹، شرح روض الطالب ص ۱۵۳، شرح طریقی ص ۱۷۷۔

(۳) حدیث: "لا یخطب الرجل علی خطبة اخیہ حتی یتَرَکَ

(آئی اپنے بھائی کے پیغام کے، پر پیغام نہ دے، یہاں تک کہ پیغام دے، لہذا اس سے پہلے ہی مجبوراً دے دے پیغام دینے والا اس کو اجازت دے)۔ دیکھئے: اصطلاح "خطبة"۔

دوم: غیر رجعی معتدہ سے پیغام نکاح کی تعریض کرنا:

۵- جمہور فقہاء معتدات سے پیغام نکاح کی تعریض کرنے کے جواز کی طرف گئے ہیں "اس کے بارے میں ہم کی اختلاف ہے" اتفاق نہیں ہیں، اسے ثنائیہ کے یہ قول کے جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر معتدات عدت حمل سے ہوتی سے تعریضاً پیغام نکاح دینا درست نہیں ہے، کیونکہ اس بات کا خطرہ ہے کہ حمل کو موقوف نہ کرالے، یہاں کے یہاں صحیف قول ہے (۱) اور جمہور کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہے: "ولا جناح علیکم فینما عزضتم بہ من خطبة النساء او انکستم فی انفسکم" (۲) (اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم ان (زیر عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے باب میں کوئی بات اشارتاً نہ کیا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھو)۔ اس لئے کہ بقول جمہور مفسرین یہ آیت عدت و نفات کے متعلق وارد ہوئی ہے۔

اور طلاقِ بائن یا فسخ نکاح کی عدت گزارنے والی سے تعریض کے جواز میں ان کا اختلاف ہے، چنانچہ مالکیہ قول ظہر میں ثنائیہ، اور ایک قول میں حنابلہ اس طرف گئے ہیں کہ قراء (حیض رطہ) یا مہینوں سے عدت گزارنے والی بائن سے تعریض کرنا آیت کے عموم کی وجہ سے، نیز شوم کا اختیار اس کے اوپر سے ساقط ہونے کے

= الخاطب۔۔۔ کی روایت بخاری (صحیح ۱۸۸۹ طبع دمشق) اور مسلم (۱۰۲۹/۳) نے حضرت ابن عمر سے کی ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۱) ساجدہ مراجع۔

(۲) سورہ بقرہ ص ۳۵۔

## تعریض ۶-۷

پیغام نکاح کی تعریض کرنے کے الفاظ:

۶- تعریض: وہ لفظ ہے جس میں پیغام نکاح کا بھی احتمال ہو اور کسی اور معنی کا بھی احتمال ہو۔ لیکن مقہاء بہ طور مثال اس کے لئے کچھ الفاظ ذکر کرتے ہیں جیسے تم خوبصورت ہو تمہارے جیسے کوں پائے گا؟ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر لے آیا ہے اور تم میں کچھ لوگ رغبت رکھنے والے ہیں وغیرہ (۱)۔

سوم: قذف کی تعریض: ۷-

۷- قذف کی تعریض کرنے سے حد واجب ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، چنانچہ امام مالک اس طرف گئے ہیں کہ جب باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص قذف کی تعریض کرے تو اگر قرآن کے دوسرے اس کی تعریض سے قذف سمجھ میں آتا ہو تو اس پر حد واجب ہوگی۔ (۲) انہوں نے درمیان جنگڑے کے موقع پر وہ الفاظ کہے گئے اور اس میں نظم و ضبط کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، اگر باپ پٹی اولاد سے تعریض کرے تو تہمت سے اس کے دور ہونے کی وجہ سے اس کو حد نہیں لگائی جائے گی (۳)۔

اور امام احمد کے دو قول میں سے ایک یہی ہے، اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے بعض صحابہ سے ایسے شخص کے بارے میں مشورہ طلب کیا جس نے دھڑے سے کہا: نہ میں زانی ہوں نہ میری ماں زانیہ کا ہے، تو صحابہ نے کہا: اس نے اپنے ماں باپ کی مدح کی ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس نے اپنے ساتھی کی تعریض کی ہے اور اس کو حد کے کوڑے لگوائے (۴)۔

سبب صاں ہے، ورنہ ثانیہ کے یہاں قول ظہر میں اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ بابت میثقت صغریٰ یا سببی (معلقہ) سے ہو یا فسخ سے یا لعاب یا رصاحت کی بنیاد پر طہر کی سے ہو (۱)۔ یہی امام مالک اور امام احمد کا مسلک ہے (۲)۔

ثانیہ کا ظہر قول اور امام احمد کے دو قول میں سے ایک قول یہ ہے کہ طلاق رجعی سے بائن ہونے والی عورت کو تعریض پیغام نکاح دینا حلال نہیں ہے اس لئے کہ تم ہونے والی مدت کے صاحب (جس کی مدت زریعی ہے) کو اس سے نیا نکاح کرنے کا حق ہے، لہذا یہ طلاق رجعی کی مدت گزارنے والی کی طرح ہے (۳)۔

حنفی اس طرف گئے ہیں کہ طلاق کی دونوں اقسام کی معتد کو تعریض پیغام نکاح دینا طلاق ہے، لہذا لے کی دشمنی کا سبب ہونے کی وجہ سے صاں نہیں ہے، اور ابن عابدین سے "الفتح" سے طلاق کی معتد سے تعریض کرنے کی مطلق حرمت پر فقہاء حنفیہ کا اجماع نقل کیا ہے (۴) ورنہ اگر ایک نکاح فاسد ہو "بغی بالجنبہ" کی معتد سے تعریض صحابہ ہے۔

۸- مدت گزارنے والی عورت کو پیغام نکاح کی تعریض کا جواز معتدہ کے گھر سے باہر نکلنے کے جواز سے جڑا ہوا ہے، چنانچہ جس کے لئے عدت کے گھر سے نکلنے کا جواز ہے اس سے پیغام نکاح کی تعریض بھی جائز ہے اور جس کے لئے گھر سے نکلتا جائز نہیں حنفیہ کے یہاں اس سے پیغام نکاح کی تعریض بھی جائز نہیں ہے (۵)۔

(۱) مہدۃ النکاح ۱/۲۰۳، قلیوبی ۳/۲۳۳، ۲۱۲، روضۃ الطالبین ۷/۳۰۷۔

(۲) بغی ۶/۱۸۸، حاشیۃ الدرر ۳/۲۱۹۔

(۳) بغی ۶/۱۸۸، روضۃ الطالبین ۷/۳۰۷۔

(۴) حاشیہ ابن عابدین ۳/۹۲۔

(۵) بہرہ مرجع۔

(۱) مہدۃ النکاح ۱/۲۰۳، حاشیۃ الدرر ۳/۲۱۹، بغی ۶/۱۸۸۔

(۲) شرح النکاح ۱/۸۷۔

(۳) بغی ۳/۲۲۲۔

## تعریض ۸-۹

شرک میں اور ان کے کسی بھی شخص کا خون کتے کے خوب کی طرح ہے (۱)۔ آپ ان سے ان کے باپ کے قتل کی تعریض کر رہے تھے۔

پنجم: خالص حد کا قرار کرنے والے سے رجوع کرنے کی تعریض کرنا:

۹- ثانیہ اپنے صحیح قول میں اس طرف گئے ہیں کہ قاضی کے سے اس سے رجوع کی تعریض سما جائز ہے جیسے کہ چوری میں اس سے کہنے ثامیہ تم نے غیر حرز (غیر محفوظ) سے یا ہوگا، اور ما میں کہنا: ثامیہ تم نے مفاہت (راہ سے لطف اندوزی) کی ہے یا چھو ہے، اور ثاب نوشی میں کہنے ثامیہ تم میں جانتے تھے کہ جو کچھ تم نے چھپا ہے وہ نشہ آور ہے (۲) اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے جس نے آپ کے پاس چوری کا قرار یا تھا، فرمایا تھا: ما احوالک سرقت (۳) (میرا خیال تو نہیں ہے کہ تم نے چوری کی ہوگی) اور آپ نے دو یا تین مرتبہ اس کو دہرایا، اور حضرت ماز سے فرمایا: "لعلک قبلت، نو غموت نو نظرت" (۴) (ثامیہ تم نے بوسہ یا تھا یا تینا تینا تھی یا، یکھا تھا)۔

ان کے یہاں ایک قول یہ ہے کہ اس سے رجوع کی تعریض

اور حنفیہ کے نزدیک قذف کی تعریض بھی قذف ہے، جیسے

اس کا بہانا: میں زانی نہیں ہوں، اور میری ماں زنا کار نہیں ہے میں اس کو حد نہیں لگائی جائے گی، اس لئے کہ حد شہرہ سے ساتھ ہو جاتی ہے بلکہ اسے تعزیر کی جائے گی، اس لئے کہ معنی یہ ہیں کہ بلکہ تم راہی ہو (ک)۔

اور ثانیہ کے نزدیک قذف کی تعریض سما جیسے اس کا بہانا:

”اے حوالہ کی ولادہ میں تو زانی نہیں ہوں، میری ماں زانی نہیں ہے“ تو یہ سب قذف نہیں ہیں اگرچہ قذف کی نیت کرے، اس لئے کہ نیت اسی وقت موثر ہوتی ہے جب اٹھو میں سیت سے ہوئے معنی کا قتال ہو، اور یہاں لفظ میں نہ ولادت ہے نہ قتال، اور اس سے جو سمجھ جا رہا ہے اس کی فیما تر ان حوالہ میں، یہی قول اصح ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ قذف مجھے حائے، اور تکلیف ہوئے کی وجہ سے وہ قذف کا کنہ یہ ہے، تو اگر رما کی طرف مساب کرے گا اور دکرے تو قذف ہوگا، نہ نہیں۔

اور اس میں غضب، اور غیر غضب کی حالت برآمد ہے (۲) اور

ہام احمد کے دو اقوال میں سے بھی ایک یہی ہے۔

چہرہ: مسلمان سے اس کافر کے قتل کی تعریض کرنا جو سے طلب کرنے آیا ہو:

۸- مسلمان سے اس شخص کے قتل کی تعریض کرنا جائز ہے جو اس کو دالکفر واپس لے جانے کی خاطر طلب کرے کے لئے آیا ہو (۲) اس سے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو جندلؓ سے اس وقت فرمایا جب وہ اپنے والد کو لٹا، یہے گئے کہ اے ابو جندل! صبر کر، اس لئے کہ وہ تو

(۱) حاشیہ ابن عابد بن ۱۹۱/۳۔

(۲) روایت اللہ نہیں، ۱۲/۳۔

(۳) معنی کتاب ۳۸، ۲۶۲، اٹھی ۱۵/۸، ۶۵/۶۶۔

(۱) حضرت عمرؓ کے قول: ”اصبر لما جندل۔“ کی روایت احمد (۳۲۵/۲)۔

طبع المبرور (لوزنہ) نے اپنی سنن (۲۲۷/۸) طبع دارالمعارف اٹھائیے میں حضرت مسود بن عکرمہؓ کی حد مروون بن عجم سے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

(۲) معنی کتاب ۱۶/۳۔

(۳) حدیث: ”ما احوالک سرقت“ کی روایت ابو داؤد (۵۳۳/۳)، ترمذی

عزت حمید دہاس (۷) حضرت ابو امیہ مخزومی سے کی ہے اور اس کی سند میں جہالت ہے (الطحاوی لابن حجر ۶۶۸، طبع مرکز المباحث الفقهیہ)۔

(۴) حدیث: ”لعلک قبلت“ کی روایت بخاری (۱۳۵/۱۲) طبع المستقر

۷ حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

## تعریف ۱۰ تعریف ۱

کی طرح نہیں کرے گا جیسے کہ سر، صحت نہیں کرے گا۔

اور ایک قوم یہ ہے کہ وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اسے رجوت کا حق ہے تو اس کی تعریف نہیں کرے گا اور نہ جانتا ہو کہ تعریف نہیں کرے گا (۱)۔

حنفیہ اور امام احمد حضرت ماہر کی حدیث کی وجہ سے اس طرف گئے ہیں کہ تعریف مستحب ہے، اور اس کی تفصیل حد میں ہے (۲)۔

## تعریف

### تعریف:

۱- تعریف: عرف کا مصدر ہے، اس کے معانی میں: خیر، بڑا، توضیح کرنا، (جس کا مقابل تعجیل ہے) تمہد کا حد کرنا، ورتطیب (عطر لگانا) بھی ہے، یہ ”عرف“ یعنی خوشبو سے ماخوذ ہے (جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ (۲) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے تعلق فرماتے ہیں: ”ویدخلہم الجنة عرفہا لہم“ (۳) (اور انہیں جنت میں داخل کرے گا جس کی انہیں (خوب) پہچان کر اے گا) (ابن عباس نے بجائے معلوم کرانے کے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں) یعنی ان کے لئے اسے خوشبو دار کر دیا ہے، اور تعریف کے معنی عرفات میں قیام کے بھی ہیں، اور اس سے اس کو بھی مراد لیا جاتا ہے جس کو بعض لوگ عرفہ کے دن اپنے شہروں میں کرتے ہیں، یعنی حاجیوں سے قحبہ اختیار کرتے ہوئے جمع ہوا اور دعا کرنا اور اس سے ہدی کے ساتھ حاجیوں کا عرفات جانا بھی مراد لیا جاتا ہے، تاکہ لوگ جان لیں کہ وہ ہدی ہے (۴)۔

جہاں تک اصطلاحی معنی کا تعلق ہے تو مختلف علوم میں تعریف

### بحث کے مقامات:

۱۰- تعریف کا ذکر فقہاء مندرجہ ذیل ابواب میں کرتے ہیں: کتاب النکاح، وراثت میں، ورحمہ کے تعلق بذکر وراثت سے رجوت میں، مدنیہ میں، وریایب سے تعلق صرف النساء میں۔



(۱) مختار الصحاح لسان العرب، لکھنؤ دار ”عرف“۔

(۲) تفسیر القرطبی ۱/۲۳۱۔

(۳) سورہ محمد ۶۱۔

(۴) لسان العرب، لکھنؤ، مختار الصحاح، لکھنؤ، دار ”عرف“،

دستور العلماء، ۱۵/۳۱۔

(۲) معنی النکاح ۱/۱۵۶۔

۲- معنی ۱/۲۲۸، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۵۳۵۔

## تعریف ۲-۶

کے متعدد اصطلاحات (مستملات) ہیں۔

البیاب والہدیٰ (بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم  
علیٰ ہونی نشانوں اور ہدایت میں سے مازں کر چکے ہیں) یعنی اس  
کے ذکر سے سکوت کرتے ہیں، لہذا تعریف اخفاء اور کتمان کا مقابل  
ہے (۱)۔

شرعی حکم:

تعریف کا حکم معرف (جس کی تعریف کی جارہی ہے) کے  
اختلاف سے بدل جاتا ہے:

اہل شہر میں تعریف:

۶- یہ عرفہ کے اس آدمی کا دعا اور ذکر کے لئے اپنے شہر کی مسجد کا قصد  
رہا ہے۔ تو شہر میں اس تعریف رہا ہے جس میں حد، کا اختلاف  
ہے، چنانچہ صحابہ میں سے اس کو حضرت ابن عباس اور حضرت عمرو بن  
حریش نے اور اہل بصرہ اور اہل مدینہ کی ایک جماعت نے کیا ہے،  
اور امام احمد نے اس کی رخصت دی ہے اگرچہ اس کے باوجود وہ سے  
مستحب نہیں قرار دیتے، ان کا مشہور قول یہی ہے، اور کوفہ میں اور مدینہ  
کی ایک جماعت جیسے ابراہیم نخعی، امام ابو حنیفہ اور امام مالک وغیرہ  
نے اسے مکروہ قرار دیا ہے، اور جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اس  
نے کہا ہے کہ وہ بدعات میں سے ہے، لہذا افضل اور معنوی طور پر عموم  
میں مندرج ہے، اور جس نے اس کی رخصت دی ہے اس نے کہا کہ  
اس کو حضرت ابن عباس نے بصرہ میں اس وقت یا قہ جب وہ حضرت  
علیؑ کے نائب تھے اور ان پر تمیز نہیں کی تھی، اور جو امام خلاء و رشیدین  
کے زمانہ میں بغیر تمیز کے بیا جانے موجب عت نہیں ہوگا۔

غ- صولیین کے نزدیک:

۲- وہ خصائص و مختصات ہیں کہ ان کے مفہوم کلی کی تحدید نہ رہا ہے، اور  
کامل تعریف وہ ہے جو جامع و مانع ہوئے کے اعتبار سے پوری  
طرح معرف سے مساوی ہو، اور اصولیوں کے یہاں حد اور تعریف  
ایک معنی میں ہیں، یعنی وہ جو جامع اور مانع ہو، خو لو آیات کے  
ذریعہ یا عرضیات کے ذریعہ (۱)۔

ب- فقہاء کے نزدیک:

۳- تم تعریف سے تعلق فقہاء کی سی خاص تعریف سے، اتفاق نہیں  
ہو سکتا، و رفتی آیات سے مستفاد ہوئے، اہل بیت یہ ہے کہ اس کا اس  
لفظ کا استعمال کرنا لغوی معنوں سے باہر نہیں ہے، مطلق ہو لئے کی  
صورت میں وہ اصولیین کے اصطلاحی معنی مراد لیتے ہیں۔

متفقہ غلط:

غ- اعلان

۴- اعلان کتمان (چھپانے) کی ضد ہے، "تعریف اس اعتبار  
سے عام ہے کہ وہ کبھی سری ہوئی ہے، کبھی مانی ہوئی ہے (۲)۔

ب- کتمان یا اخفاء:

۵- کتمان: سی معنی سے سکوت کرنا یا شہی کا اخفاء، رہا اس کو چھپلا  
ہے، اللہ تعالیٰ کا رشاء ہے: "إِنَّ الْمُبِیْنِ یُکْثِمُونَ مَا أَمَرْنَا مِنْ

(۱) مختار الصحاح مادة "تخفی"، "کتم"، الفروق فی اللغة ص ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳

## تعریف ۷-۸

سوم: دعویٰ میں تعریف:

۸- فقہاء کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس فی پر دعویٰ ہو اس کی اور دعا علیہ کی اس معنی میں تعریف کہ وہی معصوم ہوں۔ دعویٰ سننے کے لئے شرط ہے کہ اس چیز کا اثر ماضی وری ہے جو اس دنوں کو حین کرے۔ اور دنوں کی تعریف کرے، اس لئے کہ دعویٰ کا فائدہ اصل کام کر کے لازم کرنا ہے اور مجہول میں اثر نہیں بنتی ہے (۱)۔

اور اس سب میں کچھ اختلاف اور تفصیل ہے جس کا ذکر اس کے محل ”دعویٰ“ کی اصطلاح میں ہے۔

یعنی اس پر جو صاف نہ کیا جاتا ہے یعنی مسجدوں میں دعا کے ذریعہ، زکوٰۃ بہت پسند کرنا، اور مختلف قسم کی تشاریع اور باطل اشعار، وہ اس دن اور اس دن کے مذہب میں بھی مکرہ ہیں۔ مکرہ ہی کہتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اپنی دعا کو ”تسبیح کرنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُحَافِثُ بِهَا“ (۲) اور ”تسبیح نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھتا ہے اور نہ (بولکل) چپکے چپکے پڑھتا ہے۔“

فرمایا: یہ دعا سے متعلق ہے کہتے ہیں: ”اور میں نے ابو عبد اللہ کو کہتے ہوئے سنا: ”آپ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ لوگ دعا میں پڑھیں، زبیر بن عری (۳)۔“

دوم: قسط کی تعریف (تشمیر):

۷- اگر مسئلہ اس طرف گئے ہیں اور ثانیہ میں سے امام الحرمین اور غزالی کے یہاں بھی اصح یہی ہے کہ قسط کی تعریف (تشمیر) ضروری ہے، خواہ اس کے مالک بننے کا ارادہ ہو یا اس کے مالک کے لئے اس کی حفاظت کرنے کا ارادہ ہو، اور اس میں ثانیہ کے یہاں یک در قسط نظر بھی ہے اور ان کے اکثر فقہاء نے اسی کو قسط قرار دیا ہے، وہ یہ ہے کہ اس کی تعریف (تشمیر) اس صورت میں واجب نہیں ہے جب ہمیشہ اس کی حفاظت کا قصد ہو فرماتے ہیں کہ تعریف تو تملک (مالک بننے) کی شرط پوری کرنے کے لئے واجب ہوتی ہے (۴)۔

تعریف کی کمیت، اس کی مدت اور محل کے بیان کے لئے ”قسط“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔



(۱) فتح القدیر ۷/۱۳۸، ۳۹، ۵۰، ۵۱، لؤلؤ ۶/۱۲۳، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴

## تعزیر ۱-۵

طور پر متعین ہو سزا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق کے لئے جیسے سزا کی حد یہ  
بندو کے حق کے لئے جیسے حد قذف واجب ہو۔

### ب- قصاص:

۳- قصاص لقتل میں: نشان قدم کو تاش کرنا ہے، اور اصطلاحی طور  
پر وہ یہ ہے کہ جرم کرنے والے کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے جیسا اس  
نے یا تھا۔

### ج- ممانہ:

۴- کفارہ لقتل میں: تکفیر یعنی ممانہ سے مانوہ ہے، اور کفارہ ممانہ کو  
ممانہ کے لئے شریعت کی جانب سے متعین بدلہ ہے (۱)۔

۵- تعزیر حد، قصاص اور کفارہ سے کئی وجوہ سے مختلف ہے، ان میں  
سے کچھ یہ ہیں:

الف- حدود اور قصاص میں جب تاضی کے نزدیک شرعی طور پر  
اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اس پر حالات کے مطابق حد یا  
قصاص کا حکم لگایا جاتا ہے، ممانہ میں اس کو کچھ اختیار نہیں ہے  
بلکہ کسی ریاضتی یا کسی کے جبر، و شرعی طور پر مصوص ممانہ کی تفسیق  
کرے گا، اور جب قصاص معاف کر دیا جائے تو قصاص کا فیصلہ نہیں  
کرے گا، اور اس صورت میں اس کو تعزیر کا اختیار ہوگا، اس کی بنیاد  
یہ ہے کہ حد کے برخلاف قصاص امر او کا حق ہے۔

۱- تعزیر میں شرعی سزائوں میں سے اس کو اختیار ہوگا جو  
مناسب حال ہو، لہذا جن لوگوں کو تعزیر کا اختیار ہے ان پر زیادہ بہتر  
سزا کو منتخب کرنے کے لئے اجتہاد رہا، واجب ہوگا، اس سے کہ لوگوں  
کے مراتب کے مختلف ہونے نیز گناہوں کے مختلف ہونے سے

(۱) اشعریات للرحمہ جانی بدائع الصنائع ۷/۳۳۳ حاشیہ ابن ماجہ ۲/۵۷۸۔

## تعزیر

### تعریف:

۱- لغت میں "تعزیر" عود کا مصدر "العود" سے ماخوذ ہے جس کا  
معنی رہ کرنا اور رہنا ہے کہا جاتا ہے: "عود السقاء" یعنی اس نے  
پنہ بھائی کی مدد کی، اس لئے کہ اس نے اس کے دشمن کو اس وقت  
وینے سے روک دیا، اور کہا جاتا ہے: "عودتہ" میں نے اس کی توبہ  
کی، اور میں نے اس کی تادیب کی دونوں معانی میں آتا ہے، لہذا وہ  
تادیب و عتاب میں سے ہے، اور سزا کو تعزیر اس لئے کہا جاتا ہے کہ سزا کی  
ممانہ یہ ہے کہ وہ مجرم کو دفع کرتی ہے، اور نہ ائمہ کے ارتکاب یا دوبارہ  
جرم کرنے سے روک دیتی ہے۔

۲- اصطلاح میں وہ شرعی طور پر غیر متعین ایسی سزا ہے جو  
اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی کے حق کے لئے عام طور سے ہر اس معصیت  
میں واجب ہوتی ہے جس میں کوئی حد یا کفارہ نہ ہو (۱)۔

### متعلقہ الفاظ:

#### الف- حد:

۲- حد لغت میں: منع (روکنا) کو کہتے ہیں، اصطلاحی طور پر یہ شرعی  
حدود سے مراد ہے، ۱/۱۹۷ طبع المکتبۃ، کتاب التتبع  
۲/۲۳ طبع المکتبۃ الشرقیہ، لکھنؤ، الامام السلطانیہ للادویہ ص ۲۲۳،  
مکتبۃ المدینہ، المکتبۃ الشریعہ، ۲/۲۳، طبعی ۲۵۴، طبعی ۲۵۴، طبعی ۲۵۴  
تعمیر ہے، چنانچہ کبھی تعزیر شروع ہوتی ہے جب کہ کوئی معصیت نہیں ہوتی  
جیسے بچہ و کافر کی تادیب اور جیسے اس شخص کی تادیب جو ایسے آدمی سے  
کمان کرے جس میں کوئی معصیت نہ ہو۔

## تعزیر ۵

تعزیری سزا بدل جاتی ہے (۱)۔

ہے، چنانچہ خنیب، مالکہ اور حنابلہ کے نزدیک تعزیر میں بھی حکم کی طرح ہے، ثنائیہ کے لیے ایک تعزیر موجب ضمان ہوگی۔

ثنائیت نے اس پر حضرت عمرؓ کے عمل سے تدابیر یہ ہے جبہ اسوں نے ایک خاتون کو ہککایا وہ بہت زاری و خوف رحم (پچھوئی) میں پہنچ گیا۔ چنانچہ اس کے لڑکے میں حرکت ہوئی، وکیل لائی اور سے راز و ثروت ہو گیا۔ اور اس نے ایک تیش (ٹڑکے) کو سناٹا کر دیا اور حضرت عمرؓ کے پاس یہ معاملہ لایا، تو آپؓ نے مہلت دین کو بد بھیجی اور ان سے عورت کا واقعہ یاں کیا اور پوچھا: ”آپؓ حضرت کی کیا رائے ہے؟ ان لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہماری رائے میں آپؓ پر کچھ نہیں ہوگا، آپؓ تو معلم اور تادیب کرنے والے ہیں، جماعت میں حضرت علیؓ بھی تھے اور حضرت علیؓ خاموش تھے پوچھا: اب جو شخص آپؓ یا کہتے ہیں؟ فرمایا: اگر اس لوگوں نے ہوئے نفس میں آپؓ سے خوش کلامی کی ہے تو نہ گارہوے، اگر یہ اس کی انتہائی رائے ہے تو اسوں نے مصلحت کی ہے، اے امیر المومنین! میری رائے میں تو آپؓ پر ایت ہے، نہ فرمایا: تم نے سچ کہا، چاہو اور اسے اپنی قوم پر قسیم کرو (۱)۔

حماں تک اس کا تعلق ہے کہ تشر میں دیت کون بدست رہے گا تو ایک قول یہ ہے کہ وہ ولی امر کے ہاتھ پر ہوگی اور ایک قول یہ ہے کہ ایت اہمال سے کی جائے گی (۲)۔

جو۔ حد و شہادت سے دفع ہو جاتی ہیں، اس کے برخلاف تعزیر شہ کے باوجود ثابت ہو جاتی ہے (۳)۔

- (۱) حضرت عمرؓ کے مرضی روایت ہے (۶) ۲۳ طبع دار الفکر، بیروت، ۱۹۷۲ء حضرت حسن مہری کے طریقے حضرت عمرؓ کے قصے کی ہے۔
- (۲) ابن ماجہ ج ۳، ۱۸۳، واقعات المغنی ج ۱، ۶۰، حاشیہ الشرح علی ہاشم در الحکام ج ۲، ۹۳، ۹۵، سبل السلام ج ۳، ۵۳، الاحکام لاسلام ج ۱، ۱۷۲، ۲۲۶۔
- (۳) کشادہ ابن کیم مع حاشیہ الحوی ج ۱، ۱۷۳۔

ب۔ اللہ تعالیٰ کے حق کے لئے واجب حد کے کام کرنے میں اس صورت میں نہ معافی ہوں نہ عفو نہ کسی ساتھ سزا جبہ معاملہ حاکم کے پاس پہنچ جائے اور بینہ سے ثابت ہو جائے، انی طرح اس صورت میں قصاص کے اندر بھی ہوگا جب صاحب حق اس کو معاف نہ کرے اور تعزیر جب حقوق اللہ میں سے ہو تو اس کا کام سزا واجب ہوگا اور اگر کوئی مصیبت ہو یا نغم اس کے بغیر ہی ماز آجائے تو اس میں معافی اور عفو جاری ہوں۔ اور جب وہ نہ کا حق ہو تو اسے معاف کرنے کی اور چیز سے اس کے ترک کرے کا اختیار ہوگا۔ یہ دعویٰ پر موقوف ہوگا، اور جب صاحب حق مطالبہ کرے تو ولی امر کو نہ معاف کرنے کا اختیار ہوگا نہ عفو نہ عفو نہ (۴)۔

ج۔ جمہور کے لیے ایک حد و شہادت ثابت خاص شرائط کے ساتھ صرف بینہ و اختیاف سے ثابت ہوگا، مثال کے طور پر اس میں ٹھکی عدیہ (مظلوم) کے قوال کو شام کی طرح نہیں یا جائے گا، نہ عفو نہ عفو نہ عفو نہ (سنی سنائی بات پر کوئی) قبول ہوئی، نہ (مدعی کی) قسم اور عورتوں کی کوئی معیت ہوگی، اس کے نہ خلاف تعزیر ان تمام چیزوں سے بھی ثابت ہوگی اور اس کے علاوہ سے بھی (۵)۔

د۔ اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس کو امام حد گائے اور وہ اس سے مر جائے تو اس کا خون مدر (رایاں) ہوگا، اس لئے کہ امام حد قائم کرے پر ماسور ہے، اور ماسور کا قتل سدستی کی شرط سے مقید نہیں ہوتا، رعای تعزیر تو اس میں ان کا اختلاف

- (۱) سبل السلام ج ۳، ۵۳، طبع معطفی نجفی، ابن ماجہ ج ۳، ۱۸۳، طبع بلاق۔
- (۲) سبل لاسلام ج ۳، ۵۳، حاشیہ الشرح علی در الحکام ج ۲، ۹۳، ۹۵، طبع لطیف العربیہ، ابن ماجہ ج ۳، ۱۸۳، واقعات المغنی ج ۱، ۶۰، الفتاویٰ ہندیہ ج ۲، ۱۷۲۔
- (۳) الفتاویٰ ہندیہ ج ۲، ۱۷۲۔



## تعزیر ۶-۷

۱۔ حدود و اتر قمر سے ثابت ہوتا ان میں رجوع کرنا جائز

ہے، رعی تعزیر تو اس میں رجوع کرنا مکرہ نہیں ہوگا۔

۲۔ صغیر پر حد جب نہیں ہوتی، اور اس کی تعزیر کرنا جائز ہے۔

۳۔ تعزیر کے برخلاف بعض فقہاء کے نزدیک حد کبھی کبھی تمام

(پر لٹی ہوئے) سے سزا ملتی ہو جاتی ہے (۱)۔

شرعی حکم:

۶۔ جمہور فقہاء کے نزدیک تعزیر میں اصل یہ ہے کہ وہ ایسی

معصیت میں شروع ہے جس میں کوئی حد یا کفارہ نہ ہو۔

۷۔ اور اس کا حکم اس کے حال اور اس کے قائل کے حال کے

مختلف ہونے سے بدل جاتا ہے (۲)۔

تعزیر کے شروع ہونے کی حکمت:

۷۔ تعزیر مجرم کو باز رکھنے، اس کی توبہ اور اصلاح و تہذیب کے

سے شروع ہے، اور پہلی فرماتے ہیں: تعزیر کا مقصد نہ کرنا ہے، نہ

تعزیر سے "غیر متعین" نہ "بہا جاتا ہے" (۳)۔

۸۔ رزق کے معنی میں: مجرم کو دوبارہ تہذیب کر کے منع کرنا اور

دہرے کو اس کے رتھاب سے روکنا اور احکامات ترک کرے سے

روکنا: جیسے نہ ترک کرنا اور لوگوں کے حقوق کی، اننگلی میں مال بدل

کرنا (۴)۔

رعی اصلاح اور تہذیب تو یہ دونوں تعزیر کے مقاصد میں

سے ہیں، پہلی نے اس کو اپنے اس قول سے بیان کیا ہے: تعزیر

تادیب کے لئے ہوتی ہے اور اس کے مثل ماوردی اور ابن فرحون

کی یہ صراحت ہے کہ تعزیر اصلاح چاہنے اور زجر کرنے کی تادیب

ہے (۱)۔

فقہاء کہتے ہیں: غیر متعین مدت کی قید کی حد تو بہر مجرم کے

حال کی روشنی ہے (۲)۔

۹۔ فقہاء نے فرمایا: تعزیر تہذیب (مجرم کو پاک کرنے) کے لئے

مشرع ہوئی ہے۔ اس لئے کہ یہ مجرم کی اصلاح کا ایک طریقہ

ہے (۳) اور فرماتے ہیں کہ غیر متعین زواجر کی حاجت حدود ہی کی

طرح، دفعہ اس کے لئے ہوتی ہے (۴)۔

۱۰۔ تعزیر حد واجبہ، یعنی آیت کو بے وقعت کرنے پر خلاف

کے لئے نہیں ہوتی، جہاں پر کہ یہ تہذیبی ہو، اس کے تحقق اور پہلی

کہتے ہیں: تعزیر تادیب کے لئے ہوتی ہے، اور احکامات جائز نہیں

ہے، اور تعزیر کرنا سلامتی کی شرط سے مفید ہے، ابن فرحون کہتے ہیں:

تعزیر میں ایسی نہ اوچتا جائز ہے جس کے انجام پر عموماً اطمینان ہو (۵) کہ

مجرم ملاک نہیں ہوگا اور نہ ناجائز ہے۔ یہ ہوتی کہتے ہیں: جس پر تعزیر

واجب ہے اس کے کسی حد کا کانا یا اس کو زخمی کرنا ناجائز ہے، اس

لئے کہ شریعت میں ایسی کوئی چیز کسی ایسی ہستی کے حوالہ سے نہیں

ہوتی ہے جس کی اقتداء کی جائے، اور اس سے کہ جب تادیب ہے

اور ادب احکامات سے نہیں ہوتا (۵)، اور یہی ضرب جو حد واجب کا

(۱) اربعی ۳۱۱، احکام اسلام علیہ السلام ۲۳۸، التہذیب ۱/۳۶۶۔

(۲) ابن ماجہ ۱۸۷۳۔

(۳) ابن ماجہ ۱۸۳۳، الشریعہ ۵۹۹۔

(۴) اربعی ۳۱۰، ابن ماجہ ۱۸۲۳، کشاف القناع ۳/۷۶، ۷۷، التہذیب

۱/۱۰۹۔

(۵) اربعی ۳۱۱، تہذیب نظام ۲/۶۹، شت القناع ۳/۷۷، مجمع المطبوع

المشرق ۱۰/۲۸۸۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۳/۱۷۷۔

(۲) الاحکام اسلام علیہ السلام ۲۳۸۔

(۳) اربعی ۳۱۰۔

(۴) تہذیب نظام ۱/۳۶۶، ۳۶۸، ۷۷، ۷۸، ۷۹، الاحکام

اسلام علیہ السلام ۲۳۸، کشاف القناع ۳/۷۶، ۷۷، ۷۸۔

## تقریر ۸

سبب ہو جائے ممنوع ہوگی، خواہ یہ مثال ضرب کے آلہ سے پیدا ہو رہا ہو یا خود مجرم کی حالت سے یا محل ضرب (مارنے کی جگہ) سے، اور کسی پر تفریع کرتے ہوئے فقہاء نے ان مقامات پر ضرب لگانے سے منع کر دیا ہے جن میں ضرب لگانا کبھی کبھی ۱ = انف کا جب بن جاتا ہے، ان کے ساتھ یہ ہے کہ چہ و ثمر مگاد ہیٹ اور سیدہ پر ضرب لگانا ممنوع ہے (۱)۔

درگذشتہ بنیاد پر جمہور فقہاء نے تقریر میں چہ و ثمر مارنے، و زخمی سوڑنے، و چہ و ثمر ہلک پوتے کو ممنوع قرار دیا ہے، اگرچہ جھوٹی گواہی میں بعض اس کے قائل ہیں۔ اسے دشمنی کہتے ہیں؛ تہیہ مار کر تقریر مہاج نہیں ہے، اس لئے کہ تہیہ سمجھنے کی یہ اصل قائل ہے، و فرمایا: جھوٹی گواہی میں چہ و ثمر دینا بالاجماع یعنی حسیب کے درمیان، ممنوع ہے (۲)۔ یہودی کہتے ہیں: اگرچہ موثر تقریر حرام ہے، اس سے کہ اس میں مثلہ (چہ و ثمر مارا) ہے، اور اسی طرح چہ و ثمر سیاہ کرنا بھی جائز نہیں ہے، اور قتل سے تقریر کی جو نصرت رائے رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس کے آلہ میں یہ شرط ہے کہ وہ تہیہ ہو، اس کا منہل یہ ہو کہ اس طرح سموت سے قتل کرنا ہو کہ قتل کا اس سے تلف نہ ہوتا ہو، و یہ کہ وہ کندنہ ہو، کندنہ سے قتل کرنا مثلہ مارا ہے، اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "ان الله عز وجل كذب الاحسان على كل شيء، فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبحة، وليحد أحدكم شمرته، وليبرح ذبيحته" (۳) (اللہ تعالیٰ سے ہر چیز پر حساس و احسان کیا ہے، لہذا جب قتل کرنا تو اچھی طرح کرو، و جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، و شمر تم میں سے۔

(۱) نصوص الاستروٹش فی تقریر ۳۱، ۳۲۔

(۲) نصوص الاستروٹش فی تقریر ۳۰۔

(۳) حدیث: "ان الله كذب الاحسان على كل شيء" کی روایت مسلم، ۵۳۸، طبع النسخ (۱) نے حضرت شہداء بن واثق سے کی ہے۔

شخص کو اپنی چھری تیز کر لیا چاہئے اور اپنے ذبیحہ کو راحت دینا چاہئے) اور اس حدیث میں قتل میں احسان (خوبی اور عمدگی سے کرنے) اور اللہ تعالیٰ نے چوپایوں میں سے ذبح کا منہل صاف قرار دیا ہے اس کو راست پہنچانے کا حکم ہے تو انہی میں بدرجہ اولیٰ احسان ہوگا (۱)۔

وہ معاشی ذبح میں تقریر شروع ہے:

۸ - معصیت حرام کو مارا، و فرض کو ترک کرنا ہے، اس میں ہر کا تہیہ کیا، و تہیہ ہمارا ہے۔

اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ جب کا ترک کرنا حرام کا کرنا ایسی معصیت ہے جس میں اس صورت میں تقریر ہو کہ جب وہاں کوئی مقررہ نہ ہو (۲)۔

اور ان کے یہاں واجب چھوڑنے کی مثال ہے: زکاۃ (کی) (۱) اتنی (ترک کرنا) (۲) رین کی "تہیہ اس پر قادر ہونے کے باوجود نہ کرنا، لانت کا ادا نہ کرنا، غصب کئے ہوئے سامان کا نہ لوٹانا، فرہشت کنندہ کا وہ بات چھپایا جس کی وضاحت ضروری تھی جیسے کہ حق میں کسی مخفی عیب، غیرہ کو چھپالے، اور گواہ، مفتی اور حاکم کی واجب چھوڑنے پر تقریر ہو (۳)۔

وہ حرام کے کرنے کی مثال ہے: ایسی چیز چرنا جس میں مشہد

(۱) اربعینی ۳۱، السنذی ۵۹۸، ۵۹۹، ابن ماجہ ۱۸۲۳، ۸۷، نصوص الاستروٹش ۳۱، ۴۰، تہیہ لکھام ۳۶۶، ۳۶۷، نہایت المحتاج ۷۳، ۷۴، الاحکام السلطانیہ للامور ۲۲۳، کتاب القناع ۶۷، ۶۸، التہیہ لابن تیمیہ ۳۲۸، ۳۲۹۔

(۲) تہیہ لکھام ۳۶۶، ۳۶۷، معین لکھام ۸۹، کتاب القناع ۷۳، ۷۴، سیاست الشریعہ لابن تیمیہ ۵۵، الاحکام السلطانیہ للامور ۱۸۔

(۳) تہیہ لکھام ۳۶۶، ۳۶۷، معین لکھام ۸۹، طبع بلاق، کتاب القناع ۷۳، ۷۴، الاحکام السلطانیہ للامور ۲۱۰۔

## تقریر ۹

مندوب حرز (حفاظت) کی شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے ماتحت کائنات کی سر نہیں ہے، احیاء کا پوسہ لینا، اس سے خلوت اختیار کرنا، مزاروں میں دھوک بھڑکی کرنا، سو کا مع مذکر کا رجحانی شہادت دینا (۱)۔

اور کبھی فعل ماضی نہ مباح ہوتا ہے، یمن وہی مفسدہ کا جب ہوتا ہے، اس کا حکم بہت سے فقہاء خاص طور سے مالکیہ کے یہاں یہ ہے کہ وہ "مذہب" کے قائلہ و پر ہمارہ حرام ہوگا، اس بنیاد پر اس طرح کے فعل کے ارتکاب میں تقریر ہوتی جب تک کہ اس میں کوئی متعین نہ ہو۔

جو کچھ یوں یہ ہے کہ جب وہ حرام کے تعلق ہے، مہمندوب و مکرہ کے تعلق تو بعض اصولیوں کے ہر ایک مندوب مامور ہے اور اس کا کرنا مطلوب ہے، اور مکرہ ممنوع ہے اور اس کا ترک مطلوب ہے، اور مندوب کو جب سے یہ بات متیز کرتی ہے کہ مندوب کے تارک سے مذمت ساتھ ہوتی ہے یمن "جب کے تارک سے مذمت لاحق ہو جاتی ہے" اور مکرہ کو حرام سے یہ بات متیز کرتی ہے کہ مذمت مکرہ کے مرتب سے ساتھ ہو جاتی ہے، یمن حرام کے مرتب پر ثابت ہو جاتی ہے، اس بنیاد پر مندوب کا تارک "مکرہ کا قائل عاصی نہیں ہے، اس سے کہ عاصی ذم کا کام ہے، اور مذمت انہوں سے ساتھ ہے، یمن یہ حضرات مندوب چھوڑے والے یا مکرہ کرے والے کوئی لغت کرے، الا اور غیر مطیع سمجھتے ہیں۔

اور کچھ دوسرے حضرات کے نزدیک مندوب مکر کے تحت اور مکرہ نبی کے تحت، غل نہیں ہے، تو مندوب کے کرے کی ترغیب دی گئی ہے "مکرہ سے عراض کی ترغیب کی گئی ہے، ان کے یہاں مندوب کے تارک و مکرہ کے عامل کو عاصی نہیں سمجھا جائے گا، اور مندوب کے تارک و مکرہ کے عامل کی تقریر میں اختلاف ہے، تو

فقہاء کا ایک ٹرہو تقریر کو ناجائز کہتا ہے، یہ تکلف مندوب کو کرنے اور مکرہ کو ترک کرنے کا تکلف نہیں ہے، اور تکلف ہوئے بغیر تقریر نہیں ہو سکتی، اور ایک ٹرہو نے حضرت عمرؓ کے فعل کو مندوب اس کی اجازت دی ہے، چنانچہ انہوں نے ایک ایسے آدمی کو تقریر کی جس نے ذبح کرنے کے لئے بکری کو پہلو کے بل تیا ورنی حال میں پٹی چھری تیا کرنے کا اور یہ فعل صرف مکرہ ہی ہے اور مندوب چھوڑنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

قلیوبی کہتے ہیں: کبھی تقریر شروع ہوتی ہے حالانکہ کوئی معصیت نہیں ہوتی، جیسے کسی بچہ یا کافر کی تادیب اور جیسے اس شخص کی تقریر جو اپنے آگے سے مان کرے جس میں کوئی معصیت نہ ہو (۲)۔

تقریر کا حد، قصاص یا نثارہ کے ساتھ جمع ہونا:

۹۔ کبھی کبھی تقریر حد کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے، چنانچہ مصنف غیر محسوس رانی کی جا، ملتی کو حد رما میں سے میں سمجھتے، اس کے ایک اس کی حد سو کوڑے میں کوئی "رتبہ" میں ہے، یمن کوڑے کے بعد وہ اس کی شہرہ دہنی کو جائز قرار دیتے ہیں، اور یہ تقریر کے طور پر ہے (۳) اور شراب پیے والے کو دہانی تقریر اس پر شراب نوشی کی حد قائم کرنے کے بعد جائز ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے: "ان النبی ﷺ امر بتبکیت شارب الخمر بعد الصواب" (۴)

(۱) مصنف لکھام ۱۸، فتح القدیر ۱۱، تہذیب الامم ۳، ۳۶۶، ۳۶۷، مواہب الجلیل ۳۰، ۳۱، نہایۃ النکاح ۳، ۳۴، الاحکام المستطابہ للماوردی ۲۱۰، کتاب القناع ۵، ۵۴، السیاقۃ الشریعہ لاس ۵۵، الاحکام السلطانیہ لابی یوسف ۲۳۲، المستعنی للحرط ۵۵، ۵۶، لکھام فی اصول الاحکام ۱۶۰، الطبع بی ۲۰۵۔

(۲) مصنف لکھام ۱۸۲، بدایۃ المجتہد ۲۲، ۳۶۵، طبع الجمالیہ۔

(۳) حدیث ۳۴، تبکیت شارب الخمر بعد الصواب، کی ۱۰، حدیث

## تقریر ۹

(نبی کریم ﷺ نے ضرب کے بعد شراب پینے والے کی تکلیف (مدا مت کرنے) کا حکم دیا)۔

و تکلیف (مدا مت کرنا) زہائی تقریر ہے، اس کے قائل لوگوں میں حنفیہ اور مالکیہ ہیں (۱)۔

مالکیہ کہتے ہیں: عمار زخمی کرنے والے سے قصاص یا جائے گا، و اس کی تادیب کی جائے گی، اس طرح تقریر کبھی عدا، و انفس (جان سے کم) پر زیادتی کرنے میں قصاص کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے، و امام شافعی ہر کی مادہ و انفس والی جنایات میں قصاص کے ساتھ تقریر کے کٹھ ہو جانے کو جواز قرار دیتے ہیں، و مدھی حد کے ساتھ تقریر کے جمع ہو جانے کے جواز کے قائل ہیں، مثلاً: اگر میں ضامہ کرنے کے لئے دن کے ایک حصہ میں چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد سے اس کی گردن میں شکارینا، امام احمد اسی کے قائل ہیں، اس لئے کہ حضرت نضال بن عبید کی روایت ہے: ”قطع يد سارق، ثم امر بها لعنت لمي عنقه“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا پھر اس کے گردے میں حکم دیا، چنانچہ اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا) اور یہ حضرت علیؓ نے کیا، و اگر شارب نوشی فی حد میں چاہے (کوڑوں) پر ضامہ کرنا، اس لئے کہ امام شافعی کے یہاں حد شرب چالیس (کوڑے) ہیں (۳)۔

اور تقریر کبھی کفارہ کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے، چنانچہ بعض معاصی میں تادیب کے ساتھ کفارہ ہے، جیسے احرام کی حالت میں اور رمضان کے دن میں جماع کرنا، اور جس بیوی سے ظہار کیا ہو، کفارہ سے پہلے اس سے طلاق کرنا جبکہ ان تمام میں فعل عمدہ ہو۔

اور حنفیہ کے برخلاف امام شافعی کے نزدیک یمن غموس (جاں جوہر جھوٹی قسم) میں بھی تقریر کا قیاس ہے اس سے کہ یمن غموس میں کفارہ نہیں ہے، و اس میں تقریر ہے، و امام مالک کے نزدیک اس قتل میں جس میں قصاص نہ ہو جیسے و قتل جس میں قصاص معاف کر دیا گیا ہو، قاتل پر دیت واجب ہوگی، اور اس کے لئے کفارہ مستحب ہوگا، اور اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے، و ایک سال قید رکھا جائے گا، یہ تقریر ہے جو کفارہ کے ساتھ جمع ہوئی ہے (۱)۔

اور بعض حضرات قتل شہ عمدہ میں کفارہ کے ساتھ تقریر واجب ہونے کے قائل ہیں، اس لئے کہ یہ حد میں کفارہ کے مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے، و فعل کی وجہ سے عیس ہے بلکہ وہ اس جان کا بدلہ ہے جو جنایت سے فوت ہوئی ہے، اور خود فعل حرام یعنی قتل شہ عمدہ کی جنایت میں کوئی کفارہ نہیں ہے، اس پر انہوں نے اس بات سے استدلال کیا ہے کہ جب کوئی شخص دوسرے پر کچھ تلف کئے بغیر جنایت کرے تو وہ تقریر کا مستحق ہوتا ہے اور اس جنایت میں کوئی کفارہ نہیں ہوتا، برخلاف اس صورت کے جب بغیر کسی حرام جنایت کے ایجاب کر دے تو کفارہ ہوگا، تقریر نہ ہوگی، اور شہ عمدہ میں کفارہ روزہ اور احرام میں جماع کرنے والے کے کفارہ کی طرح ہے (۲)۔

= ابو داؤد (۳۱، ۶۳۰، ۶۳۱) تحقیق عزت عبید دھاس نے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے  
(۱) معین لکام ۱۸۹۱، تہذیب لکام لابن فرحون ۶۶۴، مواہب الجلیل ۲۳۷

(۲) حضرت نضال بن عبید کی حدیث ”ان الرسول ﷺ قطع يد سارق“ کی روایت سان ۹۲/۸۸، کتابہ التجاریہ نے کی ہے اور اس کے بعد زانی نے کہا: حاج بن اوطاة ضعیف ہے، من سے احتجاج نہیں کیا جائے گا۔  
(۳) نہایہ لکام ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، انصاف ابن قدامہ ۱۰/۲۶۶، ۲۶۷۔

(۱) تہذیب لکام ۲۳۶، ۲۳۷، نہایہ لکام ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، حرم رطلین ۲۷۲/۲  
(۲) کتاب لکام ۲۷۲، ۲۷۳۔

## تقریر ۱۰

تقریر اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور بندہ کا حق ہے:

۱۰۔ تقریر مقسم ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے حق اور بندہ کے حق میں اور پہلے (اللہ کے حق سے) سے عام طور پر دوم "یوانرنا ہے جس سے کسی کے ساتھ اختصاص کے بغیر عام لوگوں کا نفع متعلق ہو اور جس کے ذریعہ لوگوں سے عام ضرر کو دور کیا جائے اور یہاں پر تقریر حق اللہ میں سے ہے اس سے کہ ملک کو نساہ سے خالی کرنا واسب اور شرم میں سے ہے اور اس میں مت سے ضرر دور کرنا اور عام نفع کو برہے کا رونا ہے اور دوم سے (بندہ کا حق) سے مراد وہ ہے جس سے فرائض میں سے کسی کی حاصل مصالحت متعلق ہو۔

اور تقریر کبھی حال لہذا حق ہوتی ہے جیسے نماز چھوڑنے والے اور جیسے عذر کے رمضان میں استہ روزہ توڑنے والے کی تقریر اور اس شخص کی تقریر جو شب بوشی کی مجلس میں حائث ہو۔ اور کبھی تقریر اللہ کے حق اور فرد کے حق دونوں کے لئے ہوتی ہے، میں اس میں اللہ کا حق غالب ہوتا ہے جیسے دوسرے کی یونی کا بوسہ جیسا کہ اس سے معاف کرنا۔

اور کبھی فرد کے حق کو طلبہ داتا ہے جیسے کالی کھونٹا، رونا پڑے میں، اور یہ حالات بھی بیان کئے گئے ہیں جن میں تقریر صرف فرد کے حق کے لئے ہوتی ہے جیسے کہ بچہ کسی شخص کو ماری، اس لئے کہ وہ حقوق اللہ کا مکلف نہیں ہے، لہذا اس کی تقریر شخص کالی کھانے والے کے حق کے لئے باقی رہے گی۔

اور تقریر کی دہانوں قسموں میں تفریق کی اہمیت چند امور میں ظاہر ہوتی ہے:

(۱) شرح طریح الانوار سند علی الدہر الخوارزمی، ۱۲۱، ۱۳۶، (مخطوط) اصول ائمہ عشرین جو حسب تصریح و بلا یوجب و غیر ذلک لاسرورشی ۵، احکام مسند بہہ سرور دی ۲۲۵، احکام مسند بہہ لایلی ۲۱۵۔

ایک یہ کہ وہ تقریر جو فرد کے حق کے طور پر ہے جب ہو یا اس میں اس کا حق غائب ہو (یہ دعویٰ پر مقبوف ہوتی ہے) اس میں جب مناسب حق تقریر کا مطالبہ کرے تو اس کی بات ماننا ضروری ہے، اور تائیدی کو اس سے ساتھ کرنے کا حق نہیں ہے اور وہی امر کی طرف سے اس میں معافی اور سازش جائز نہیں ہے رہی وہ تقریر جو اللہ کے حق کے طور پر واجب ہوتی ہے تو اس میں وہی امر کی طرف سے معافی جائز ہے، انی طرح اگر کوئی مصالحت ہو تو سازش (جائز ہے) یہ تقریر کے بغیر ہی مجرم کا نام سے رک جانا پایا جائے، اور نبی کریم ﷺ سے آپ کا یہ ارشاد منقول ہے (۱): "اشعروا تو حروا ویقضي اللہ علی لسان نبیہ ما یشاء" (۲) (تم سازش نہ کرو اللہ پوچھے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے کافیصلہ کرے گا)۔

اور تقریر کے سلسلہ میں اختلاف ہو یا ہے یا یہ دونوں کم پر جب ہے یا نہیں؟ چنانچہ امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبلہ میں تقریر شرم ہے، اس میں اس کے وجوب کے قائل ہیں۔

اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ واجب نہیں ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا: میں ایک خاتون سے ملا اور وہی سے کم درجہ کا اس سے سادہ یا تو آپ ﷺ نے فرمایا (۳)

(۱) حدیث ۳۳۳۳ "اشعروا تو حروا..." کی روایت بخاری (صحیح ۲۹۹) طبع انتقادی (ورم ۲۰۲۶/۳) طبع اعلیٰ نے کی ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۳۳، اصول ائمہ عشرین تصریح ۳۳، الراوردی ۲۲۵۔

(۳) حدیث ۳۳۳۳ "اشعروا تو حروا..." کی روایت بخاری (صحیح ۲۹۹) طبع انتقادی (ورم ۲۰۲۶/۳) طبع اعلیٰ نے کی ہے۔

## تقریر ۱۱

کمر نے والے سے ارزوار ردہ اور اس بات کو بھی نہ بنا تے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے ایک فیصلہ کے سلسلہ میں (جو آپ نے حضرت زبیر کے حق میں کیا تھا اور اسے مایوس نہ کیا) کہ: وہ آپ کے بچہ بھی زنا بھنی میں تو آپ غصہ ہو گئے اور یہ منقوش نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تقریر کی ہو (۱)۔

اور اگرچہ حضرت ابن میں دنا بل بھی میں فرماتے ہیں کہ تقریر میں سے جو منسوب مدیہ میں جیسے مشتہر لوٹنے سے بھی کرنا تو اس میں احتمال مرہوب ہے، رہیں وہ تقریرات ابن میں کوئی نفس اور نہیں ہے تو وہ اس صورت میں جب ہوں کی جب اس میں کوئی معاملات ہو یا بجرم تقریر کے بغیر باز رہے تو وہ حدیث کی طرح جب ہوں کی، رہی وہ صورت جب معلوم ہو کہ بجرم تقریر کے بغیر ہی باز آجائے گا تو تقریر واجب میں ہوگی، اور امام کے سے اس میں معافی جائز ہوگی بشرطیکہ اس میں کوئی معاملات ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے حق میں سے ہو، برخلاف اس کے جو مکرر اس کے حق میں سے ہو (۲)۔

تقریر ایک تفویض کردہ ہزار ہے:

تفویض کا مطلب اس کے حکام:

۱۱- مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ اس طرف گئے ہیں کہ تقریر حاکم کی رائے کی طرف تفویض رد کرتے ہیں، حنفیہ کے یہاں بھی یہی رائج ہے اور تقریر میں پائی جانے والی یہ تفویض ہی اس کے اور اس حد کے درمیان اختلاف کی سب سے اہم وجہ ہے جو کہ شارح کی طرف سے

”أصیت معاً“ (یہ تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی) اس نے کہا: جی ہاں، تو آپ نے اس پر اس آیت کی تفسیر فرمائی: ”وَقَدْ انضموہ صر فی التہاد ورفا من التیل ان التحت ینھیں التیاب“ (۱) اور آپ نماز کی پابندی رکھنے، ان کے ہاتھوں میں پر و رت کے کچھ حصوں میں پیش نیکیاں دیتی ہیں (یہاں کو) اور انصاریوں سے متعلق آپ ﷺ کے اس ارشاد سے بھی استدلال کرتے ہیں: ”اقبلوا من محسبہم و تجاوزوا عن محسبہم“ (۲) (اس کے جانی رہے والے سے قبول کرو اور نہ فی

= پر یا متبادل ہوئے (اور قائم کرونا کو دونوں طرف دن کے اور دن کے کچھ حصوں میں اہلہ نیکیوں اور کئی ہیں برائیوں کو اور یہ ایک فصاحت ہے فصاحت حاصل کرے والوں کے لئے کہ آدمی نے کہا کہ یہ میرے لئے ہے فرمایا میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لئے ہے) کی روایت بخاری (الصحیح ۳۵۵/۸ طبع انتقیر) اور مسلم (۳/۳۱۱۵، ۳۱۱۶ طبع النسخ) کے ہے اور مسلم (۳/۳۱۱۷ طبع النسخ) نے حضرت ابن سے اس کی روایت کی ہے فرماتے ہیں: ”جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أصبت حداً فأكفم عني، قال: وحضرت الصلاة لصلی مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فليأخذ من الصلاة قال يا رسول الله، هي أصبت حداً فأكفم لي كتاباً بدله قال: هل حضرت الصلاة معاً؟ قال: نعم، قال: قد عفو، بك“ (ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے حد لارم ہونے والا کام کر لیا ہے لہذا آپ مجھ پر اسے قائم کر دیں فرماتے ہیں: اور نماز کا وقت ہو گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جب نماز پڑھ لی تو اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے حد لارم ہوئے والا کام کر لیا ہے لہذا میرے کو پر اللہ کا فریضہ قائم کر دیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میرے ساتھ نماز میں موجود تھے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں عاف کر دیا گیا۔

(۱) سورہ بقرہ ۱۱۳

(۲) حدیث: ”اقبلوا من محسبہم و تجاوزوا عن محسبہم“ کی روایت بخاری (الصحیح ۱۲۱/۸ طبع انتقیر) اور مسلم (۳/۳۱۱۷ طبع النسخ) نے حضرت ابن سے فرمایا کہ اسے عاف کر دیا گیا۔

(۱) حدیث: ”ان رجلاً قال للرسول ﷺ: اے اللہ کے رسول! میں نے حد لارم ہوئے والا کام کر لیا ہے لہذا آپ مجھ پر اسے قائم کر دیں فرماتے ہیں: اور نماز کا وقت ہو گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جب نماز پڑھ لی تو اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے حد لارم ہوئے والا کام کر لیا ہے لہذا میرے کو پر اللہ کا فریضہ قائم کر دیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میرے ساتھ نماز میں موجود تھے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں عاف کر دیا گیا۔

(۲) ابن ماجہ ۱۹۲/۳، والحاکم ۲۲۵/۸ طبع النسخ

## تعزیر ۱۱

متعین ایک ہر ہے اور تعزیر کی مدت متعین کرنے میں حاکم پر جرم ہر مجرم کے حال کی رعایت ضروری ہے۔ جرم کی حالت کی رعایت کرنے کے بارے میں فقہاء کی بہت سی صورتیں ہیں۔ اسی میں سے استریشی کا قیول ہے کہ قاضی کو اس کے سبب پر غور کرنا چاہئے تو اگر وہ اس چیز کی جنس سے ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے اور کسی مائع اور عارض کی وجہ سے واجب نہ ہوتی تو آٹری درجہ کی تعزیر یعنی اتنی عت تعزیر کرے گا۔ اور اگر اس چیز کی جنس سے ہو جس میں حد واجب نہیں ہوتی تو آٹری درجہ کی تعزیر نہیں کرے گا۔ بین امام کی رائے کی طرف تفویض کر دی جائے گی (۱) کہ رہا مجرم کے حال کی رعایت کرنا تو زہنی فرماتے ہیں کہ تعزیر کی تعیین میں وہ مجرموں کے حالات پر غور کرے گا۔ اس لئے کہ لوگوں میں سے کچھ معمولی (سزا) سے ہی باز آ جاتے ہیں، اور کچھ صرف زیادہ (سزا) سے باز آتے ہیں، ابن عابدین کہتے ہیں: تعزیر اثنی عشر کے خلاف سے مختلف ہو جاتی ہے، لہذا تعیین کے بغیر مقصود حاصل ہو جانے پر اس کو متعین کرنے کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ لہذا وہ قاضی کی رائے کی طرف ملوث ہوگی، جس قدر اس کے اندر مصدق سمجھے گا اسی کے بقدر قائم کرے گا (۲)۔

سندھی کہتے ہیں: کم ر کم تعزیر مجرم کے بارے میں امام کے اجتہاد کے مطابق اسی کے بقدر ہوگی جس کے بارے میں معلوم ہو کہ مجرم اس سے باز آ جائے گا، اس لئے کہ تعزیر سے رتہ مر ہے۔ رتہ حاصل کرنے میں لوگوں کے حالات مختلف ہیں، ان میں سے کچھ کو کم مار سے ہی زخم حاصل ہو جاتا ہے، اور اسی سے اس میں تبدیلی آ جاتی ہے اور کسی کو زیادہ ضرب سے بھی رتہ حاصل نہیں ہوتا (۳)، امام ابو یوسف سے "قول ہے کہ تعزیر معتدوب (مارے جائے ۱۰ لے) کی

(۱) فصول استریشی ص ۳۱۔

(۲) من ماجد ص ۱۸۳۔

(۳) مطابح لا نوہ السنہ ص ۶۰۵، استریشی ص ۱۸۔

قوت پر اشت کے اعتبار سے مختلف ہو جانے کی۔

بعض حنفیہ نے کہا ہے کہ تعزیر کو قاضی کے حوالہ نہیں دیا جائے گا، تلامذہ کے حالات مختلف ہونے کے سبب وہ اس کو قاضی کے سپرد نہ کرنے کے قائل ہیں، طرسونی نے "شرح منظومہ الکر" میں یہی بات کہی ہے۔ "اور اس رائے کی تائید حضرت نے اس بات سے کی ہے کہ تعزیر کو قاضی کی رائے پر تفویض کر دینے سے مراد مطلقاً اس کی رائے کی طرف تفویض کرنا نہیں ہے بلکہ مقصود قاضی مجتہد ہے، اور ندیمی نے بیاں کیا ہے کہ عدم تفویض حنفیہ کے یہاں ضعیف رائے ہے (۱)۔

اور ابو بکر طرسونی "اخبار الخلفاء المسندین" میں کہتے ہیں کہ وہ لوگ مجرم کے درجہ اور جرم کی مقدار کا لحاظ (تعزیر میں) کرتے تھے، چنانچہ مجرموں میں سے بعض کو مارا جائے گا، بعض کو قید کیا جائے گا، بعض کو محفلوں کے اندر اپنے قدموں کے تل کھڑا کر دیا جائے گا، بعض کا عمامہ اتار دیا جائے گا، اور ان میں سے بعض کا کمر بند (پٹا) کھول دیا جائے گا۔

اور مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ تعزیر مقادیر اجناس اور اوصاف کے اعتبار سے جرائم کے چھوٹے اور بڑے ہونے کی بنا پر مختلف ہوگی، اسی طرح خود مجرم کے حال کے اعتبار سے ور کہنے والے، جس کے بارے میں کہا گیا اور قول (جو بات کہی گئی) کے اعتبار سے بھی تعزیر مختلف ہو جائے گی اور وہ امام کے اجتہاد کے حوالہ ہوگی۔

قرنی کہتے ہیں: تعزیر زمان اور مکان کے بدلنے سے بدل جاتی ہے، اس کی تحقیق کرتے ہوئے ابن فرحون کہتے ہیں کہ بعض اوقات اس کی تعزیر کسی دہرے شہر میں امر از ہوتی ہے، جیسے

(۱) السنہ ص ۶۰۳، ۶۰۵۔

جسمانی سزا میں:

الف- قتل کے ذریعہ تعزیر:

۱۳- اصل یہ ہے کہ تعزیر کے ذریعہ قتل تک نہیں پہنچا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی سے ہے: "وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ" (۱) اور جس جہاں کو اللہ نے محفوظ کر رکھا ہے اسے قتل مت کر، بحر حق (شرعی) کے (اور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: الثَّيِّبِ الْمُرَائِي، وَالنَّفْسِ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكِ لِدِينِهِ الْمَفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ" (۲) (کسی مسلمان شخص کا قتل صرف تین چیزوں میں سے کسی ایک سے حلال ہوتا ہے: بھیس زداری، جان کے بدلہ جان، اور اپنے دین کو ترک کرنے والا، جماعت سے علاحدگی اختیار کرنے والا)۔ بعض فقہاء، عین تہنم میں کچھ مخصوص شرائط کے ساتھ تعزیری طور پر قتل کے جواز کی طرف گئے ہیں، اسی میں مسلمان جاسوس کا قتل رہا ہے جبکہ وہ مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرے اور قتل کے ذریعہ اس کی تعزیر کے جواز کی طرف امام مالک، نیز امام احمد کے بعض اصحاب گئے ہیں اور امام ابو حنیفہ، امام شافعی و حنابلہ میں سے ابو یعلیٰ نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

اور امام احمد نے اس میں توقف اختیار کیا ہے اور اسی میں سے کتاب و سنت کے مخالف، بدعات کے، یا جیسے ہمیشہ کا قتل کرنا ہے، امام مالک کے بہت سے اصحاب اور امام احمد کے اصحاب کی ایک جماعت اسی طرف (قتل جواز ہونے کی طرف) گئی ہے، اور امام

طیلس (۱) (ایک مخصوص چادر) کا کانٹا شام میں تعزیر نہیں بلکہ روز ہے، اور ہل مدلس کے یہاں نہ کھونا و نہ مت نہیں ہے جبکہ وہ مسافر اور عراق میں ذلت ہے ہر ماہ: اس میں خود شخص کا بھی لحاظ لیا جائے گا، اس کے کانٹا شام میں مالکیہ وغیرہ میں سے جن کی عادت طیلان کی ہے اور وہ اس کے عادی ہیں، اس کا کانٹا ان کے یہاں تعزیر سمجھا جاتا ہے۔

تو جو کچھ انہوں نے بیان کیا ہے اس سے یہ ظاہر ہے کہ فعل کے تعزیر کا محمل ہونے کے وجود معاملہ زمان و مکان اور اشخاص کے اختلاف تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اختلاف کبھی خود فعل کو غیر معاقب عدیہ (جس پر سزا نہ ہو) کر دیتا ہے، بلکہ کبھی وہ اعزاز ہوتا ہے (۲)۔

تقریر کی سزا میں جائز اقسام:

۱۲- تعزیر کے میدان میں مختلف سزائوں کا واقع کرنا جائز ہے، م حال میں حاکم ان میں سے اسی کو منتخب کرے گا جس کو مناسب اور تعزیر کے مقاصد پورا کرنے والی سمجھے گا۔

۱۱- یہ سزا میں کبھی بدلتی ہے یا قائم کی جاتی ہیں، اگر کبھی آراء کی کو مقید کرنے والی ہوتی ہیں اور کبھی مال کو لاحق ہوتی ہیں، اور ذیل میں اس حدیث کا بیان ہے۔

(۱) طیلس، ایک بڑی وڑھتی سے مشابہ ایک سر چادر ہے جسے سڑھوں پر ڈال کر بوجھا جاتا ہے یا اس کے ایک حصہ کو ہمارے پر لپیٹ لیا جاتا ہے پھر سڑھوں پر اسے بٹکا دیا جاتا ہے اس کو صرف بڑے لوگ اور قاضی حضرت عیسیٰ پہنچتے ہیں اور اس کو اتار لیا گیا اس کے بغیر چادر فوجی و رولت ظہیر کرنے کی علامت تھی (المصباح، المجمع المفصل بآساء الملاہی عند العرب، للمستشرق دوری ص ۲۲۸)۔

(۲) جو کچھ مذکور ہے اس کے لئے ملاحظہ ہو: فصول الاسترشی ص ۲۰، ۲۱، ص ۲۲، ص ۲۳، ص ۲۴، ص ۲۵، ص ۲۶، ص ۲۷، ص ۲۸، ص ۲۹، ص ۳۰، ص ۳۱، ص ۳۲، ص ۳۳، ص ۳۴، ص ۳۵، ص ۳۶، ص ۳۷، ص ۳۸، ص ۳۹، ص ۴۰، ص ۴۱، ص ۴۲، ص ۴۳، ص ۴۴، ص ۴۵، ص ۴۶، ص ۴۷، ص ۴۸، ص ۴۹، ص ۵۰، ص ۵۱، ص ۵۲، ص ۵۳، ص ۵۴، ص ۵۵، ص ۵۶، ص ۵۷، ص ۵۸، ص ۵۹، ص ۶۰، ص ۶۱، ص ۶۲، ص ۶۳، ص ۶۴، ص ۶۵، ص ۶۶، ص ۶۷، ص ۶۸، ص ۶۹، ص ۷۰، ص ۷۱، ص ۷۲، ص ۷۳، ص ۷۴، ص ۷۵، ص ۷۶، ص ۷۷، ص ۷۸، ص ۷۹، ص ۸۰، ص ۸۱، ص ۸۲، ص ۸۳، ص ۸۴، ص ۸۵، ص ۸۶، ص ۸۷، ص ۸۸، ص ۸۹، ص ۹۰، ص ۹۱، ص ۹۲، ص ۹۳، ص ۹۴، ص ۹۵، ص ۹۶، ص ۹۷، ص ۹۸، ص ۹۹، ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲، ص ۱۰۳، ص ۱۰۴، ص ۱۰۵، ص ۱۰۶، ص ۱۰۷، ص ۱۰۸، ص ۱۰۹، ص ۱۱۰، ص ۱۱۱، ص ۱۱۲، ص ۱۱۳، ص ۱۱۴، ص ۱۱۵، ص ۱۱۶، ص ۱۱۷، ص ۱۱۸، ص ۱۱۹، ص ۱۲۰، ص ۱۲۱، ص ۱۲۲، ص ۱۲۳، ص ۱۲۴، ص ۱۲۵، ص ۱۲۶، ص ۱۲۷، ص ۱۲۸، ص ۱۲۹، ص ۱۳۰، ص ۱۳۱، ص ۱۳۲، ص ۱۳۳، ص ۱۳۴، ص ۱۳۵، ص ۱۳۶، ص ۱۳۷، ص ۱۳۸، ص ۱۳۹، ص ۱۴۰، ص ۱۴۱، ص ۱۴۲، ص ۱۴۳، ص ۱۴۴، ص ۱۴۵، ص ۱۴۶، ص ۱۴۷، ص ۱۴۸، ص ۱۴۹، ص ۱۵۰، ص ۱۵۱، ص ۱۵۲، ص ۱۵۳، ص ۱۵۴، ص ۱۵۵، ص ۱۵۶، ص ۱۵۷، ص ۱۵۸، ص ۱۵۹، ص ۱۶۰، ص ۱۶۱، ص ۱۶۲، ص ۱۶۳، ص ۱۶۴، ص ۱۶۵، ص ۱۶۶، ص ۱۶۷، ص ۱۶۸، ص ۱۶۹، ص ۱۷۰، ص ۱۷۱، ص ۱۷۲، ص ۱۷۳، ص ۱۷۴، ص ۱۷۵، ص ۱۷۶، ص ۱۷۷، ص ۱۷۸، ص ۱۷۹، ص ۱۸۰، ص ۱۸۱، ص ۱۸۲، ص ۱۸۳، ص ۱۸۴، ص ۱۸۵، ص ۱۸۶، ص ۱۸۷، ص ۱۸۸، ص ۱۸۹، ص ۱۹۰، ص ۱۹۱، ص ۱۹۲، ص ۱۹۳، ص ۱۹۴، ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، ص ۱۹۷، ص ۱۹۸، ص ۱۹۹، ص ۲۰۰، ص ۲۰۱، ص ۲۰۲، ص ۲۰۳، ص ۲۰۴، ص ۲۰۵، ص ۲۰۶، ص ۲۰۷، ص ۲۰۸، ص ۲۰۹، ص ۲۱۰، ص ۲۱۱، ص ۲۱۲، ص ۲۱۳، ص ۲۱۴، ص ۲۱۵، ص ۲۱۶، ص ۲۱۷، ص ۲۱۸، ص ۲۱۹، ص ۲۲۰، ص ۲۲۱، ص ۲۲۲، ص ۲۲۳، ص ۲۲۴، ص ۲۲۵، ص ۲۲۶، ص ۲۲۷، ص ۲۲۸، ص ۲۲۹، ص ۲۳۰، ص ۲۳۱، ص ۲۳۲، ص ۲۳۳، ص ۲۳۴، ص ۲۳۵، ص ۲۳۶، ص ۲۳۷، ص ۲۳۸، ص ۲۳۹، ص ۲۴۰، ص ۲۴۱، ص ۲۴۲، ص ۲۴۳، ص ۲۴۴، ص ۲۴۵، ص ۲۴۶، ص ۲۴۷، ص ۲۴۸، ص ۲۴۹، ص ۲۵۰، ص ۲۵۱، ص ۲۵۲، ص ۲۵۳، ص ۲۵۴، ص ۲۵۵، ص ۲۵۶، ص ۲۵۷، ص ۲۵۸، ص ۲۵۹، ص ۲۶۰، ص ۲۶۱، ص ۲۶۲، ص ۲۶۳، ص ۲۶۴، ص ۲۶۵، ص ۲۶۶، ص ۲۶۷، ص ۲۶۸، ص ۲۶۹، ص ۲۷۰، ص ۲۷۱، ص ۲۷۲، ص ۲۷۳، ص ۲۷۴، ص ۲۷۵، ص ۲۷۶، ص ۲۷۷، ص ۲۷۸، ص ۲۷۹، ص ۲۸۰، ص ۲۸۱، ص ۲۸۲، ص ۲۸۳، ص ۲۸۴، ص ۲۸۵، ص ۲۸۶، ص ۲۸۷، ص ۲۸۸، ص ۲۸۹، ص ۲۹۰، ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، ص ۲۹۴، ص ۲۹۵، ص ۲۹۶، ص ۲۹۷، ص ۲۹۸، ص ۲۹۹، ص ۳۰۰، ص ۳۰۱، ص ۳۰۲، ص ۳۰۳، ص ۳۰۴، ص ۳۰۵، ص ۳۰۶، ص ۳۰۷، ص ۳۰۸، ص ۳۰۹، ص ۳۱۰، ص ۳۱۱، ص ۳۱۲، ص ۳۱۳، ص ۳۱۴، ص ۳۱۵، ص ۳۱۶، ص ۳۱۷، ص ۳۱۸، ص ۳۱۹، ص ۳۲۰، ص ۳۲۱، ص ۳۲۲، ص ۳۲۳، ص ۳۲۴، ص ۳۲۵، ص ۳۲۶، ص ۳۲۷، ص ۳۲۸، ص ۳۲۹، ص ۳۳۰، ص ۳۳۱، ص ۳۳۲، ص ۳۳۳، ص ۳۳۴، ص ۳۳۵، ص ۳۳۶، ص ۳۳۷، ص ۳۳۸، ص ۳۳۹، ص ۳۴۰، ص ۳۴۱، ص ۳۴۲، ص ۳۴۳، ص ۳۴۴، ص ۳۴۵، ص ۳۴۶، ص ۳۴۷، ص ۳۴۸، ص ۳۴۹، ص ۳۵۰، ص ۳۵۱، ص ۳۵۲، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، ص ۳۵۵، ص ۳۵۶، ص ۳۵۷، ص ۳۵۸، ص ۳۵۹، ص ۳۶۰، ص ۳۶۱، ص ۳۶۲، ص ۳۶۳، ص ۳۶۴، ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، ص ۳۶۷، ص ۳۶۸، ص ۳۶۹، ص ۳۷۰، ص ۳۷۱، ص ۳۷۲، ص ۳۷۳، ص ۳۷۴، ص ۳۷۵، ص ۳۷۶، ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، ص ۳۷۹، ص ۳۸۰، ص ۳۸۱، ص ۳۸۲، ص ۳۸۳، ص ۳۸۴، ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۳۸۷، ص ۳۸۸، ص ۳۸۹، ص ۳۹۰، ص ۳۹۱، ص ۳۹۲، ص ۳۹۳، ص ۳۹۴، ص ۳۹۵، ص ۳۹۶، ص ۳۹۷، ص ۳۹۸، ص ۳۹۹، ص ۴۰۰، ص ۴۰۱، ص ۴۰۲، ص ۴۰۳، ص ۴۰۴، ص ۴۰۵، ص ۴۰۶، ص ۴۰۷، ص ۴۰۸، ص ۴۰۹، ص ۴۱۰، ص ۴۱۱، ص ۴۱۲، ص ۴۱۳، ص ۴۱۴، ص ۴۱۵، ص ۴۱۶، ص ۴۱۷، ص ۴۱۸، ص ۴۱۹، ص ۴۲۰، ص ۴۲۱، ص ۴۲۲، ص ۴۲۳، ص ۴۲۴، ص ۴۲۵، ص ۴۲۶، ص ۴۲۷، ص ۴۲۸، ص ۴۲۹، ص ۴۳۰، ص ۴۳۱، ص ۴۳۲، ص ۴۳۳، ص ۴۳۴، ص ۴۳۵، ص ۴۳۶، ص ۴۳۷، ص ۴۳۸، ص ۴۳۹، ص ۴۴۰، ص ۴۴۱، ص ۴۴۲، ص ۴۴۳، ص ۴۴۴، ص ۴۴۵، ص ۴۴۶، ص ۴۴۷، ص ۴۴۸، ص ۴۴۹، ص ۴۵۰، ص ۴۵۱، ص ۴۵۲، ص ۴۵۳، ص ۴۵۴، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، ص ۴۵۷، ص ۴۵۸، ص ۴۵۹، ص ۴۶۰، ص ۴۶۱، ص ۴۶۲، ص ۴۶۳، ص ۴۶۴، ص ۴۶۵، ص ۴۶۶، ص ۴۶۷، ص ۴۶۸، ص ۴۶۹، ص ۴۷۰، ص ۴۷۱، ص ۴۷۲، ص ۴۷۳، ص ۴۷۴، ص ۴۷۵، ص ۴۷۶، ص ۴۷۷، ص ۴۷۸، ص ۴۷۹، ص ۴۸۰، ص ۴۸۱، ص ۴۸۲، ص ۴۸۳، ص ۴۸۴، ص ۴۸۵، ص ۴۸۶، ص ۴۸۷، ص ۴۸۸، ص ۴۸۹، ص ۴۹۰، ص ۴۹۱، ص ۴۹۲، ص ۴۹۳، ص ۴۹۴، ص ۴۹۵، ص ۴۹۶، ص ۴۹۷، ص ۴۹۸، ص ۴۹۹، ص ۵۰۰، ص ۵۰۱، ص ۵۰۲، ص ۵۰۳، ص ۵۰۴، ص ۵۰۵، ص ۵۰۶، ص ۵۰۷، ص ۵۰۸، ص ۵۰۹، ص ۵۱۰، ص ۵۱۱، ص ۵۱۲، ص ۵۱۳، ص ۵۱۴، ص ۵۱۵، ص ۵۱۶، ص ۵۱۷، ص ۵۱۸، ص ۵۱۹، ص ۵۲۰، ص ۵۲۱، ص ۵۲۲، ص ۵۲۳، ص ۵۲۴، ص ۵۲۵، ص ۵۲۶، ص ۵۲۷، ص ۵۲۸، ص ۵۲۹، ص ۵۳۰، ص ۵۳۱، ص ۵۳۲، ص ۵۳۳، ص ۵۳۴، ص ۵۳۵، ص ۵۳۶، ص ۵۳۷، ص ۵۳۸، ص ۵۳۹، ص ۵۴۰، ص ۵۴۱، ص ۵۴۲، ص ۵۴۳، ص ۵۴۴، ص ۵۴۵، ص ۵۴۶، ص ۵۴۷، ص ۵۴۸، ص ۵۴۹، ص ۵۵۰، ص ۵۵۱، ص ۵۵۲، ص ۵۵۳، ص ۵۵۴، ص ۵۵۵، ص ۵۵۶، ص ۵۵۷، ص ۵۵۸، ص ۵۵۹، ص ۵۶۰، ص ۵۶۱، ص ۵۶۲، ص ۵۶۳، ص ۵۶۴، ص ۵۶۵، ص ۵۶۶، ص ۵۶۷، ص ۵۶۸، ص ۵۶۹، ص ۵۷۰، ص ۵۷۱، ص ۵۷۲، ص ۵۷۳، ص ۵۷۴، ص ۵۷۵، ص ۵۷۶، ص ۵۷۷، ص ۵۷۸، ص ۵۷۹، ص ۵۸۰، ص ۵۸۱، ص ۵۸۲، ص ۵۸۳، ص ۵۸۴، ص ۵۸۵، ص ۵۸۶، ص ۵۸۷، ص ۵۸۸، ص ۵۸۹، ص ۵۹۰، ص ۵۹۱، ص ۵۹۲، ص ۵۹۳، ص ۵۹۴، ص ۵۹۵، ص ۵۹۶، ص ۵۹۷، ص ۵۹۸، ص ۵۹۹، ص ۶۰۰، ص ۶۰۱، ص ۶۰۲، ص ۶۰۳، ص ۶۰۴، ص ۶۰۵، ص ۶۰۶، ص ۶۰۷، ص ۶۰۸، ص ۶۰۹، ص ۶۱۰، ص ۶۱۱، ص ۶۱۲، ص ۶۱۳، ص ۶۱۴، ص ۶۱۵، ص ۶۱۶، ص ۶۱۷، ص ۶۱۸، ص ۶۱۹، ص ۶۲۰، ص ۶۲۱، ص ۶۲۲، ص ۶۲۳، ص ۶۲۴، ص ۶۲۵، ص ۶۲۶، ص ۶۲۷، ص ۶۲۸، ص ۶۲۹، ص ۶۳۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲، ص ۶۳۳، ص ۶۳۴، ص ۶۳۵، ص ۶۳۶، ص ۶۳۷، ص ۶۳۸، ص ۶۳۹، ص ۶۴۰، ص ۶۴۱، ص ۶۴۲، ص ۶۴۳، ص ۶۴۴، ص ۶۴۵، ص ۶۴۶، ص ۶۴۷، ص ۶۴۸، ص ۶۴۹، ص ۶۵۰، ص ۶۵۱، ص ۶۵۲، ص ۶۵۳، ص ۶۵۴، ص ۶۵۵، ص ۶۵۶، ص ۶۵۷، ص ۶۵۸، ص ۶۵۹، ص ۶۶۰، ص ۶۶۱، ص ۶۶۲، ص ۶۶۳، ص ۶۶۴، ص ۶۶۵، ص ۶۶۶، ص ۶۶۷، ص ۶۶۸، ص ۶۶۹، ص ۶۷۰، ص ۶۷۱، ص ۶۷۲، ص ۶۷۳، ص ۶۷۴، ص ۶۷۵، ص ۶۷۶، ص ۶۷۷، ص ۶۷۸، ص ۶۷۹، ص ۶۸۰، ص ۶۸۱، ص ۶۸۲، ص ۶۸۳، ص ۶۸۴، ص ۶۸۵، ص ۶۸۶، ص ۶۸۷، ص ۶۸۸، ص ۶۸۹، ص ۶۹۰، ص ۶۹۱، ص ۶۹۲، ص ۶۹۳، ص ۶۹۴، ص ۶۹۵، ص ۶۹۶، ص ۶۹۷، ص ۶۹۸، ص ۶۹۹، ص ۷۰۰، ص ۷۰۱، ص ۷۰۲، ص ۷۰۳، ص ۷۰۴، ص ۷۰۵، ص ۷۰۶، ص ۷۰۷، ص ۷۰۸، ص ۷۰۹، ص ۷۱۰، ص ۷۱۱، ص ۷۱۲، ص ۷۱۳، ص ۷۱۴، ص ۷۱۵، ص ۷۱۶، ص ۷۱۷، ص ۷۱۸، ص ۷۱۹، ص ۷۲۰، ص ۷۲۱، ص ۷۲۲، ص ۷۲۳، ص ۷۲۴، ص ۷۲۵، ص ۷۲۶، ص ۷۲۷، ص ۷۲۸، ص ۷۲۹، ص ۷۳۰، ص ۷۳۱، ص ۷۳۲، ص ۷۳۳، ص ۷۳۴، ص ۷۳۵، ص ۷۳۶، ص ۷۳۷، ص ۷۳۸، ص ۷۳۹، ص ۷۴۰، ص ۷۴۱، ص ۷۴۲، ص ۷۴۳، ص ۷۴۴، ص ۷۴۵، ص ۷۴۶، ص ۷۴۷، ص ۷۴۸، ص ۷۴۹، ص ۷۵۰، ص ۷۵۱، ص ۷۵۲، ص ۷۵۳، ص ۷۵۴، ص ۷۵۵، ص ۷۵۶، ص ۷۵۷، ص ۷۵۸، ص ۷۵۹، ص ۷۶۰، ص ۷۶۱، ص ۷۶۲، ص ۷۶۳، ص ۷۶۴، ص ۷۶۵، ص ۷۶۶، ص ۷۶۷، ص ۷۶۸، ص ۷۶۹، ص ۷۷۰، ص ۷۷۱، ص ۷۷۲، ص ۷۷۳، ص ۷۷۴، ص ۷۷۵، ص ۷۷۶، ص ۷۷۷، ص ۷۷۸، ص ۷۷۹، ص ۷۸۰، ص ۷۸۱، ص ۷۸۲، ص ۷۸۳، ص ۷۸۴، ص ۷۸۵، ص ۷۸۶، ص ۷۸۷، ص ۷۸۸، ص ۷۸۹، ص ۷۹۰، ص ۷۹۱، ص ۷۹۲، ص ۷۹۳، ص ۷۹۴، ص ۷۹۵، ص ۷۹۶، ص ۷۹۷، ص ۷۹۸، ص ۷۹۹، ص ۸۰۰، ص ۸۰۱، ص ۸۰۲، ص ۸۰۳، ص ۸۰۴، ص ۸۰۵، ص ۸۰۶، ص ۸۰۷، ص ۸۰۸، ص ۸۰۹، ص ۸۱۰، ص ۸۱۱، ص ۸۱۲، ص ۸۱۳، ص ۸۱۴، ص ۸۱۵، ص ۸۱۶، ص ۸۱۷، ص ۸۱۸، ص ۸۱۹، ص ۸۲۰، ص ۸۲۱، ص ۸۲۲، ص ۸۲۳، ص ۸۲۴، ص ۸۲۵، ص ۸۲۶، ص ۸۲۷، ص ۸۲۸، ص ۸۲۹، ص ۸۳۰، ص ۸۳۱، ص ۸۳۲، ص ۸۳۳، ص ۸۳۴، ص ۸۳۵، ص ۸۳۶، ص ۸۳۷، ص ۸۳۸، ص ۸۳۹، ص ۸۴۰، ص ۸۴۱، ص ۸۴۲، ص ۸۴۳، ص ۸۴۴، ص ۸۴۵، ص ۸۴۶، ص ۸۴۷، ص ۸۴۸، ص ۸۴۹، ص ۸۵۰، ص ۸۵۱، ص ۸۵۲، ص ۸۵۳، ص ۸۵۴، ص ۸۵۵، ص ۸۵۶، ص ۸۵۷، ص ۸۵۸، ص ۸۵۹، ص ۸۶۰، ص ۸۶۱، ص ۸۶۲، ص ۸۶۳، ص ۸۶۴، ص ۸۶۵، ص ۸۶۶، ص ۸۶۷، ص ۸۶۸، ص ۸۶۹، ص ۸۷۰، ص ۸۷۱، ص ۸۷۲، ص ۸۷۳، ص ۸۷۴، ص ۸۷۵، ص ۸۷۶، ص ۸۷۷، ص ۸۷۸، ص ۸۷۹، ص ۸۸۰، ص ۸۸۱، ص ۸۸۲، ص ۸۸۳، ص ۸۸۴، ص ۸۸۵، ص ۸۸۶، ص ۸۸۷، ص ۸۸۸، ص ۸۸۹، ص ۸۹۰، ص ۸۹۱، ص ۸۹۲، ص ۸۹۳، ص ۸۹۴، ص ۸۹۵، ص ۸۹۶، ص ۸۹۷، ص ۸۹۸، ص ۸۹۹، ص ۹۰۰، ص ۹۰۱، ص ۹۰۲، ص ۹۰۳، ص ۹۰۴، ص ۹۰۵، ص ۹۰۶، ص ۹۰۷، ص ۹۰۸، ص ۹۰۹، ص ۹۱۰، ص ۹۱۱، ص ۹۱۲، ص ۹۱۳، ص ۹۱۴، ص ۹۱۵، ص ۹۱۶، ص ۹۱۷، ص ۹۱۸، ص ۹۱۹، ص ۹۲۰، ص ۹۲۱، ص ۹۲۲، ص ۹۲۳، ص ۹۲۴، ص ۹۲۵، ص ۹۲۶، ص ۹۲۷، ص ۹۲۸، ص ۹۲۹، ص ۹۳۰، ص ۹۳۱، ص ۹۳۲، ص ۹۳۳، ص ۹۳۴، ص ۹۳۵، ص ۹۳۶، ص ۹۳۷، ص ۹۳۸، ص ۹۳۹، ص ۹۴۰، ص ۹۴۱، ص ۹۴۲، ص ۹۴۳، ص ۹۴۴، ص ۹۴۵، ص ۹۴۶، ص ۹۴۷، ص ۹۴۸، ص ۹۴۹، ص ۹۵۰، ص ۹۵۱، ص ۹۵۲، ص ۹۵۳، ص ۹۵۴، ص ۹۵۵، ص ۹۵۶، ص ۹۵۷، ص ۹۵۸، ص ۹۵۹، ص ۹۶۰، ص ۹۶۱، ص ۹۶۲، ص ۹۶۳، ص ۹۶۴، ص ۹۶۵، ص ۹۶۶، ص ۹۶۷، ص ۹۶۸، ص ۹۶۹، ص ۹۷۰، ص ۹۷۱، ص ۹۷۲، ص ۹۷۳، ص ۹۷۴، ص ۹۷۵، ص ۹۷۶، ص ۹۷۷، ص ۹۷۸، ص ۹۷۹، ص ۹۸۰، ص ۹۸۱، ص ۹۸۲، ص ۹۸۳، ص ۹۸۴، ص ۹۸۵، ص ۹۸۶، ص ۹۸۷، ص ۹۸۸، ص ۹۸۹، ص ۹۹۰، ص ۹۹۱، ص ۹۹۲، ص ۹۹۳، ص ۹۹۴، ص ۹۹۵، ص ۹۹۶، ص ۹۹۷، ص ۹۹۸، ص ۹۹۹، ص ۱۰۰۰، ص ۱۰۰۱، ص ۱۰۰۲، ص ۱۰۰۳، ص ۱۰۰۴، ص ۱۰۰۵، ص ۱۰۰۶، ص ۱۰۰۷، ص ۱۰۰۸، ص ۱۰۰۹، ص ۱۰۱۰، ص ۱۰۱۱، ص ۱۰۱۲، ص ۱۰۱۳، ص ۱۰۱۴، ص ۱۰۱۵، ص ۱۰۱۶، ص ۱۰۱۷، ص ۱۰۱۸، ص ۱۰۱۹، ص ۱۰۲۰، ص ۱۰۲۱، ص ۱۰۲۲، ص ۱۰۲۳، ص ۱۰۲۴، ص ۱۰۲۵، ص ۱۰۲۶، ص ۱۰۲۷، ص ۱۰۲۸، ص ۱۰۲۹، ص ۱۰۳۰، ص ۱۰۳۱، ص ۱۰۳۲، ص ۱۰۳۳، ص ۱۰۳۴، ص ۱۰۳۵، ص ۱۰۳۶، ص ۱۰۳۷، ص ۱۰۳۸، ص ۱۰۳۹، ص ۱۰۴۰، ص ۱۰۴۱، ص ۱۰۴۲، ص ۱۰۴۳، ص ۱۰۴۴، ص ۱۰۴۵، ص ۱۰۴۶، ص ۱۰۴۷، ص ۱۰۴۸، ص ۱۰۴۹، ص ۱۰۵۰، ص ۱۰۵۱، ص ۱۰۵۲، ص ۱۰۵۳، ص ۱۰۵۴، ص ۱۰۵۵، ص ۱۰۵۶، ص ۱۰۵۷، ص ۱۰۵۸، ص ۱۰۵۹، ص ۱۰۶۰، ص ۱۰۶۱، ص ۱۰۶۲، ص ۱۰۶۳، ص ۱۰۶۴، ص ۱۰۶۵، ص ۱۰۶۶، ص ۱۰۶۷، ص ۱۰۶۸، ص ۱۰۶۹، ص ۱۰۷۰، ص ۱۰۷۱، ص ۱۰۷۲، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۷۴، ص ۱۰۷۵، ص ۱۰۷۶، ص ۱۰۷۷، ص ۱۰۷۸، ص ۱۰۷۹، ص ۱۰۸۰، ص ۱۰۸۱، ص ۱۰۸۲، ص ۱۰۸۳، ص ۱۰۸۴، ص ۱۰۸۵، ص ۱۰۸۶، ص ۱۰۸۷، ص ۱۰۸۸، ص ۱۰۸۹، ص ۱۰۹۰، ص ۱۰۹۱، ص ۱۰۹۲، ص ۱۰۹۳، ص ۱۰۹۴، ص ۱۰۹۵، ص ۱۰۹۶، ص ۱۰۹۷، ص ۱۰۹۸، ص ۱۰۹۹، ص ۱۱۰۰، ص ۱۱۰۱، ص ۱۱۰۲، ص ۱۱۰۳، ص ۱۱۰۴، ص ۱۱۰۵، ص ۱۱۰۶، ص ۱۱۰۷، ص ۱۱۰۸، ص ۱۱۰۹، ص ۱۱۱۰، ص ۱۱۱۱، ص ۱۱۱۲، ص ۱۱۱۳، ص ۱۱۱۴، ص ۱۱۱۵، ص ۱۱۱۶، ص ۱۱۱۷، ص ۱۱۱۸، ص ۱۱۱۹، ص ۱۱۲۰، ص ۱۱۲۱، ص ۱۱۲۲، ص ۱۱۲۳، ص ۱۱۲۴، ص ۱۱۲۵، ص ۱۱۲۶، ص ۱۱۲۷، ص ۱۱۲۸، ص ۱۱۲۹، ص ۱۱۳۰، ص ۱۱۳۱، ص ۱۱۳۲، ص ۱۱۳۳، ص ۱۱۳۴، ص ۱۱۳۵، ص ۱۱۳۶، ص ۱۱۳۷، ص ۱۱۳۸، ص ۱۱۳۹، ص ۱۱۴۰، ص ۱۱۴۱، ص ۱۱۴۲، ص ۱۱۴۳، ص ۱۱۴۴، ص ۱۱۴۵، ص ۱۱۴۶، ص ۱۱۴۷، ص ۱۱۴۸، ص ۱۱۴۹، ص ۱۱۵۰، ص ۱۱۵۱، ص ۱۱۵۲، ص ۱۱۵۳، ص ۱۱۵۴، ص ۱۱۵۵، ص ۱۱۵۶، ص ۱۱۵۷، ص ۱۱۵۸، ص ۱۱۵۹، ص ۱۱۶۰، ص ۱۱۶۱، ص ۱۱۶۲، ص ۱۱۶۳، ص ۱۱۶۴، ص ۱۱۶۵، ص ۱۱۶۶، ص ۱۱۶۷، ص ۱۱۶۸، ص ۱۱۶۹، ص ۱۱۷۰، ص ۱۱۷۱، ص ۱۱۷۲، ص ۱۱۷۳، ص ۱۱۷۴، ص ۱۱۷۵، ص ۱۱۷۶، ص ۱۱۷۷، ص ۱۱۷۸، ص ۱۱۷۹، ص ۱۱۸۰، ص ۱۱۸۱، ص ۱۱۸۲، ص ۱۱۸۳، ص ۱۱۸۴، ص ۱۱۸۵، ص ۱۱۸۶، ص ۱۱۸۷، ص ۱۱۸۸، ص ۱۱۸۹، ص ۱۱۹۰، ص ۱۱۹۱، ص ۱۱۹۲، ص ۱۱۹۳، ص ۱۱۹۴، ص ۱۱۹۵، ص ۱۱۹۶، ص ۱۱۹۷، ص ۱۱۹۸، ص ۱۱۹۹، ص ۱۲۰۰، ص ۱۲۰۱، ص ۱۲۰۲، ص ۱۲۰



## تعزیر ۱۳

ابو حنیفہ نے جو ہمہ رہو نے کی صورت میں اس وقت قتل کے ریو  
تعزیر کی جائز دی ہے جب اس جنس کا ہمہ سب قتل ہوتا ہو جیسے  
اس شخص کو قتل یا جائے گا جس سے لواطت یا قتل بالمشکل (بہرہ ریزی  
سے قتل) ہو رہو رہو (۱)۔

وہ بن تیمیہ فرماتے ہیں: (۲) اس بات پر استدلال کہ مفسد کا  
ثر جب اس کے قتل کے غیر مقم نہ ہو، سے قتل یا جائے گا۔ اس  
روایت سے یہ جاتا ہے جو مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عمرؓ کی  
سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
فرماتے ہوئے سنا ہے: "من اناکم وامرکم جميع علی رجل  
واحد یومہ ان یشق عصاکم، او یفرق جماعتکم  
فانقلوہ" (۳) (جو تمہارے پاس اس حال میں آئے کہ تمہارا معاملہ  
ایک شخص پر تھم ہو، یہ چاہتے ہوئے کہ وہ تمہارے اندر پھوٹ ڈالے  
یا تمہاری جماعت میں تفرق ڈالے تو اسے مار ڈالو)۔

## ب۔ کوڑے لگا کر تعزیر:

۱۳۔ تعزیر میں کوڑے لگانا مشروع ہے، اور اس کی دلیل رسول اللہ  
ﷺ کا یہ رٹا ہے: "لا یجلد احد فوق عشرة اسواط إلا  
فی حد من حدود اللہ تعالیٰ" (۴) (کسی کو سوائے حدوں کے نہ مارو)۔

(۱) احکام القرآن للکمال ۱/۱۱۱، ابن ماجہ ۳/۱۸۳، ۱۸۵، الترمذی  
۵/۱۵۸، ۵۳، تہذیب ۱۰/۱۹۳، ۲۰۶، لم یحب ۲/۲۶۸، الاحکام  
مستطابہ ۲/۲۰۲، ۲۰۳، کتاب النکاح ۳/۱۷۲، ۱۷۱۔

(۲) فیہ اسرعیہ ابن تیمیہ ۲/۹۹۔

(۳) حدیث ۳۳۳، من اناکم وامرکم جميع علی رجل واحد۔ کی  
روایت مسلم (سر ۱۳۸۰ طبع کلتی) نے کی ہے۔

(۴) حدیث: "لا یجلد احد فوق عشرة اسواط" کی روایت بخاری  
۱/۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶

تعزیر میں کوڑے لگانے کی مقدار:

۱۵ - حنفیہ کے یہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ تعزیر حد تک نہیں پہنچتی۔ اس لئے کہ حدیث ہے: "من بلغ حداً فی غیر حد فلیو من المعسلین" (۱) (جو غیر حد میں حد تک پہنچ جائے وہ تہیہ کرنے والوں میں سے ہے) اور تعزیر میں کوڑے لگانے کی شری حد کے بارے میں حنفیہ میں اختلاف ہے۔

چنانچہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اخذ کر کے، کیونکہ انہوں نے حدیث میں حد کے لفظ کو غلاموں کی حد کی طرف پھیرا ہے، اور وہ چالیس ہے، یہ رائے رکھتے ہیں کہ قذف اور شراب نوشی کے اتنا نہیں کوڑوں پر اضافہ نہیں کرے گا اور پٹلے امام ابو یوسف بھی اسی کے قائل تھے، چہ اس سے حرار (آزاد لوگوں) کی کم سے کم حدوں کی طرف چھ گئے اور وہ اسی کوڑے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے قول کی حیثیت یہ ہے کہ حدیث میں حد کو کفرہ استعمال کیا گیا ہے اور چالیس کوڑے قذف اور شراب نوشی میں حنفیہ کے نزدیک غلاموں کی کال حد ہے، لہذا تعزیر اس سے کم ہوگی، اور امام ابو یوسف نے اس کا اعتبار کیا ہے کہ انسان میں صلیٰ رادی ہے اور غلام کی حد آزاد کی حد سے نصف ہے، لہذا وہ کال حد نہیں ہے، اور مطلق اسمہ باب میں کال کی طرف راجع ہوتا ہے (۲)۔

۱۰ کوڑوں کی تعداد میں امام ابو یوسف سے روایتیں ہیں: ایک: یہ کہ تعزیر ۹ کوڑوں تک پہنچے اور یہ ن سے شام کی روایت ہے، دوسری کو امام زہری نے اختیار کیا ہے، اور یہی عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا قول ہے "در قیاس (کا تقاضا) یہی ہے، اس سے کہ وہ

وضوب نکال، وما أخذ من أجره فیه القطع، إذا بلغ ما يؤخذ من ذلك ثمن المحسن" (میں نے مزید کے ایک شخص کو اس حریدہ (مسروق بکری) کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سنا جس کو اس کی چھ اگاہ سے لے لیا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں اس کی دگنی قیمت ہوگی اور جبر تا کہ ضرب ہوگی، اور جس کو اس کے باڑے سے لیا جائے اس میں اس صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا جب لئے گئے جانور کی قیمت وصال کی قیمت تک پہنچ رہی ہو، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! چل اور جو کچھ اس میں سے شگونوں کے ساتھ لیا جائے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جو اپنے منہ سے استعمال کر لے اور دامن میں چھپا کر نہ لے جائے تو اس پر کچھ نہ ہوگا اور جو لاد لے جائے تو اس پر دگنی قیمت اور جبر تا کہ سزا ہوگی اور جو اس کے علیہ نون سے لے گا اس میں اس صورت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی جب لئے ہوئے مال کی قیمت وصال کی قیمت تک پہنچ رہی ہو، اس کی رو بہت احمد اور نسائی نے کی ہے، اور ابن ماجہ کی اس کے ہم معنی روایت ہے، اور نسائی نے اس کے آخر میں ضافہ کیا ہے: "وإنما یبلغ ثمن المحسن فیه غرامة مثلیہ، وجلادات نکال" (۱) (اور جو وصال کی قیمت تک نہ پہنچے تو اس میں اس کے دو مثل کا تاوان اور سزا کے کوڑے ہوں گے)۔

اور تعزیر کے بارے میں خلفاء راشدین اور ان کے بعد کے حکام اسی سزا پر چلے ہیں اور ان پر کسی نے نکتہ نہیں کیا ہے (۲)۔

(۱) حدیث: "حدودہ من عمرو، من أصاب بعید" کی روایت احمد و ترمذی، ۳۳۶۳۳۵۳۳۵ تحقیق عزت عید عباسی (اور نسائی) ۸۵/۸ طبع المکتبۃ التجاریہ نے کی ہے اور القاضی ابو داؤد کے ہیں مثل لاوطار ۷/۳۰۱۳۰۱ طبع دار الفکر۔

(۲) ایضاً ۳۸/۱۹۸۸ تقریرہ لکام ۲/۲۰۰، الحسبہ ۳۹۔

(۱) حدیث: "من بلغ حداً فی غیر حد" کی روایت ترمذی سے ہے (۳۲۷/۸ طبع دائرة المعارف العلمانیہ) میں حضرت عثمان بن عفان سے کی ہے و نیز ملائکہ محفوظ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

(۲) الکاسانی ۷/۳۳۔

## تعزیر ۱۵

حد نہیں ہے، لہذا حدیث: ”مَنْ بَلَغَ حُلَا فِي عَيْرِ حَدٍّ“ (۱) (جو غیر حد میں حد تک پہنچ جائے) میں جس کی ممانعت سے سکوت کیا گیا ہے وہ اس کے فراوانی سے ہوگی۔

دوسری روایت: جو کہ امام ابو یوسف سے ظاہر ہے، یہ ہے کہ تعزیر ۵۷ کوڑوں سے تیار نہیں رہے گی اور اس کی روایت حضرت عمرؓ کے بڑے بیٹے پر کی گئی ہے اسی طرح حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے اور اب وہاں حضرات نے فرمایا: تعزیر میں ۵۷ (کوڑے) ہوں گے اور پانچ کی ہی میں امام ابو یوسف نے ان حضرات کے قول کو اختیار کیا اور ان کے عمل کو حد و کی کم از کم مقدار قرار دیا (۲)۔

ورمالک کے یہاں مازری کہتے ہیں کہ اہل مذہب میں سے کسی کے نزدیک سزا کی تحدید کا کوئی راستہ نہیں ہے، فرمایا: امام مالک کا مذہب سزائوں میں حد سے زیادہ سزائوں کی اجازت دیتا ہے، ورہب سے منقول ہے کہ مشہور یہ ہے کہ کبھی حد پر اضافہ کیا جائے گا (۳) اس بنیاد پر مالک کے یہاں رائج یہ ہے کہ امام کو مصلحت کی رعایت کے ساتھ جس میں ہوائے نفس کا شائبہ نہ ہو نہ پتھر تعزیر کے ضابطہ کا اختیار ہے۔

اور جن چیزوں سے مالکیہ سے استدلال یا ہے ان میں معص ہونے کے سلسلہ میں حضرت عمرؓ کا عمل ہے جبکہ اس نے حضرت عمرؓ کی جھوٹی تحریر تیار کی تھی، اور اس کے رعبہ بیت المال کے ۱۰۰۰۰ سے مال لے لیا تھا تو آپؐ نے اس کو سو کوڑے لگوائے، پھر سولہ سو پچھتر تیس ہزار پچھتر لکھ لگائے اور صحابہ میں سے کسی نے ان کی مخالفت نہیں کی

(۱) حدیث: ”مَنْ بَلَغَ حُلَا فِي عَيْرِ حَدٍّ“ کی تخریج گذر چکی ہے۔

(۲) الاستیعاب ص ۱۱۶، نکاح ص ۷۳، الجمرہ ۲/۵۵۳، الباب للحدود ص ۱۵۳۔

(۳) تہذیب الاحکام ۲/۲۰۴۔

تو یہ اجماع ہوا، اسی طرح انہوں نے صحیح بن عسل کو حد سے زیادہ ضرب لگائی (۱) اور احمد نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس نجاشی لایا گیا اس حال میں کہ اس نے رمضان میں شراب پی تھی تو آپؐ نے اس کو اسی کوڑے حد لگائی اور میں کوڑے رمضان میں روزہ رز نے پڑھائے۔

اسی طرح روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے ہولاً سود کو بصرہ کی قضاء میں اپنا نائب بنایا اور ان کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے گھر میں سامان اکٹھا کر لیا تھا اور اسے نکالائیں تو اس کو پچیس کوڑے مارے اور چھوڑ دیا (۲) اور حضرت ابو بردہؓ کی حدیث: ”لَا يَجْلِدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ“ (۳) (کسی کو سوائے اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے اس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارے جائیں گے) کے بارے میں یہ حضرات کہتے ہیں: یہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے لئے محدود تھا، اس لئے کہ ان کے جرم کرنے والے کے لئے یہ مقدار کافی تھی اور اس کی تاویل یہ کی ہے کہ ”کسی حد“ سے مراد اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کوئی حق ہے اگرچہ ان معاصی میں سے نہ ہو جن کی حدود متعین کی گئی ہیں، اس لئے کہ معاصی سب کی سب اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ہیں (۴)۔

اور مثالیہ کے نزدیک تعزیر کوڑوں سے لگانے سے ہو تو جس پر تعزیر واقع ہو رہی ہے اس کی کم از کم حد سے اس کا کم ہونا ضروری

(۱) یہ مشکل چیزوں اور سوالات سے لوہیوں پر سختی کرتے تھے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان پر ضرب لگائی اور ہر ایک طرف جلا وطن کر دیا۔

(۲) تہذیب الاحکام ۲/۲۰۴، انصاف ۱۰/۳۸۸، فتح القدیر ۵/۱۱۵، ۱۱۶۔

(۳) حدیث: ”لَا يَجْلِدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ“ کی تخریج گذر چکی ہے۔

(۴) تہذیب الاحکام ۲/۲۰۵۔

## تعزیر ۱۵

چالیس غلام کی حد ہے اور اس قول کو اختیار کر کے کہ شراب کی حد چالیس کوڑے ہے، آزاد میں اسی چالیس کوڑوں سے اور غلام میں انیس کوڑوں سے تجاوز نہیں کریں گے۔

اور امام احمد کے مسلک کی سراسرست ہے کہ تعزیر میں دس کوڑوں پر اضافہ نہیں کریں گے اس لئے کہ بڑا ہے: "لا یجحد أحد فوق عشرة أسواط إلا في حد" (سوائے کسی حد کے کسی کو دس سے زیادہ کوڑے نہیں لگائے جائیں گے)۔ سوائے بڑا کر کے جو اس حدیث کی تخصیص میں وارد ہوئے ہیں جیسے پٹی بیوی کی باندی سے بیوی کی اجازت سے بلی کرنا اور شہداء باندی سے بلی کرنا جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے۔

ابن قدامت کہتے ہیں: امام احمد اور حنفی کے کلام میں اس کا احتمال ہے کہ تعزیر ہر جرم میں اس کی جنس میں شریعت حد تک نہیں پہنچے گی، اور نہ جس کی حد سے اس کا بڑھ چانا جائز ہوگا، اور امام احمد سے اس پر روایت کرنے والی روایت نقل کی گئی ہے، اور ان کا استدلال اس روایت سے ہے جو پٹی بیوی کی باندی سے بیوی کی اجازت سے بلی کرنے کے متعلق حضرت نعمان بن شیبہؓ سے ہے کہ "اے سو کوڑے مارے جائیں گے" اور یہ تعزیر ہے، اس سے کہ جس کے لئے اس جرم کی سزا سنگ سار کرنا ہے، اور اس روایت سے ہے جو حضرت سعید بن المسیب نے حضرت عمرؓ سے اس شخص کے تعلق نقل کی ہے جس نے اپنے "امیر" کے شخص کے "میر" مشترک باندی سے بلی کی تھی کہ "سوائے ایک کوڑے کے اسے حد کے کوڑے لگائے جائیں گے" اور امام احمد نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ابن تیمیہ اور ابن القیم نے ایک چوتھی رائے کا اضافہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ تعزیر معصیت ہر جرم کی مقدار کے اعتبار سے ہونی چاہیے، لیکن امر اس کے بارے میں اجتہاد رکھنا چاہیے، البتہ جس میں کوئی متعین حد ہو

ہے، لہذا غلام میں بیس سے اور آزاد میں چالیس سے کم ہونی اور ان کے نزدیک یہ حد شراب ہے، اور ایک قول دونوں (آزاد و غلام) میں اس کے چالیس سے کم ہونے کا ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "من بلغ حدا في عبور حد فهو من المعتصين" (۱) (جو غیر حد میں حد تک پہنچ جائے وہ تجاوز کرنے والوں میں سے ہے) اور ان کے یہاں زیادہ صحیح قول کے مطابق مذکورہ (حد) سے کم ہونے میں تمام جرم برابری ہوں گے، اور ایک قول ہر جرم کو اسی کے مناسب اس حد پر قیاس کرنے کا ہے جو اس میں یا اس کی جنس میں ہو چنانچہ مثال کے طور پر ما کے مقدمات کی تعزیر زنا کی حد سے (اگرچہ وہ حد قذف سے بڑھ جائے) اور گالی دینے کی تعزیر حد قذف سے (اگرچہ وہ حد شراب سے بڑھ جائے) کم رکھی جائے گی اور شافعیہ کے مسلک کا ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث: "لا یجحد أحد فوق عشرة أسواط إلا في حد من حدود الله" (سوائے حدود اللہ میں سے کسی حد کے دس کوڑوں سے زیادہ نہیں لگائے جائیں گے) کو اختیار کرتے ہوئے تعزیر کے اکثر کوڑوں کو دس سے نہیں بڑھایا جائے گا، اس لئے کہ امام شافعی کا قول مشہور ہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو کسی میر مسلک ہے (۲) اور یہ حدیث صحیح ہے (۳)۔

در حنا بلہ کے یہاں تعزیر کے کوڑے کی مقدار کے متعلق امام احمد سے روایات مختلف ہیں، چنانچہ روایت ہے کہ حد تک نہیں پہنچے گی، اس روایت کو حنفی سے بیان کیا ہے، اور اس کے متضاد متصور یہ ہے کہ تعزیر کو شریعت حد کی "فی مقدار تک نہیں لے جائیں گے، لہذا تعزیر کو چالیس تک نہیں بڑھایا جائے گا، اس لئے کہ شراب اور قذف میں

(۱) حدیث: "من بلغ حدا في عبور حد فهو من المعتصين" کی تخریج گذر چکی ہے۔

(۲) حدیث: "لا یجحد أحد فوق عشرة أسواط إلا في حد من حدود الله" کی تخریج گذر چکی ہے۔

(۳) نہیہ الحج ۷/۵۵، ابوداؤد ۲۲۸۴، مشکوٰۃ الحج ۴۳۴۔

## تعزیر ۱۶

رخصتی ہے کہ تعزیری کوڑے کی کم سے کم مقدار کا معائنہ کم کے حوالہ ہے۔ جتنے کوڑوں کے بارے میں یہ سمجھتا ہو کہ زہر کے سے کافی میں امتناعی لگانے گا۔

اور "انعامہ" میں فرماتے ہیں: ایک سے لے کر تیس تک کی تعزیر کا اختیار قاضی کے پاس ہے اور یہی کے قریب قریب بن قدسہ کی صراحت ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں: اس تعزیر متعین نہیں ہے۔

لہذا اس کے متعلق امام یا حاکم کے اجتہاد کی طرف جس کو وہ مناسب سمجھتا ہو، آئینی کا حال جس کا متقاضی ہو، رجوع کیا جائے گا (۱)۔

### ج- قید کر کے تعزیر:

۱۶- قید رہا قرآن سنات اور دنیا سے شرمنا ہے: جہاں تک کتاب اللہ کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَالَّذِينَ يَأْتِيَنِ الْعَاحِشَةَ مِنْ نَسَائِكُمْ فَاَسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ لَا يَشْهَدُوا فَاِنْ كُنْتُمْ فِي الْيُبُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ الْمَوْتُ اَوْ يُعْلَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا" (۲) (اور تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں، ان پر چار (دلی) شہدے میں سے کو لو کر لو، سو اگر وہ کوئی ایسی عورتوں) کو گھر میں سے اندر بند رہا یہاں تک کہ موت نہ آئے یا اللہ ان کے

اس میں تعزیر متعین حد تک نہیں جائے گی، چنانچہ ۱۴۰ انساب سے کم کی چوری پر تعزیر ہاتھ کاٹنے تک نہیں جائے گی، ان دونوں حضرات نے فرمایا: یہ سب سے زیادہ معتدل قول ہے، اور حدیث میں اس پر دلالت ہے جیسا کہ اس شخص کے متعلق بجائے حد یعنی رجم کے سو کوڑے لگانے سے متعلق گذر چکا ہے جس نے بیوی نے اپنی باندی اس کے لئے حال کر دی تھی، اسی طرح حضرت علی اور حضرت عمرؓ نے اس مرد و عورت کو جن کو ایک ہی لحاف میں پایا تھا سو کوڑے لگائے، اور اس شخص کے بارے میں جس نے بیت المال کی مہر کی نقل بنائی تھی، حضرت عمرؓ نے اس میں تین سو کوڑے لگانے کا حکم دیا، اور بدعت کی وجہ سے صبیح بن عسل کو لا تعد، ضرب پٹ لگائی (۱)۔

اور حنا بلہ کے مسلک کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اس کے قائل ہیں کہ تعزیر جس کوڑوں سے نہیں نہ طے کی، اور یہ بھی ہیں جو اس کے قائل ہیں کہ وہ کم از کم حد سے نہیں نہ طے کی، اور اس کے بھی قائل ہیں کہ کسی حد میں تعزیر اس کی حد کی مقدار تک نہیں پہنچے گی، اور یہاں سے بھی حضرات ہیں جو اس کے قائل ہیں کہ تعزیر ان میں سے کسی چیز کی پابندی نہیں ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی متعین حد نہیں ہے اس میں تعزیر مصلحت اور حد کی مقدار کے اعتبار سے ہوگی، اور ان کے یہاں رائج تقدیر ہے، خواہ اس کوڑوں سے ہو یا کم سے کم، اولیٰ حد سے کم ہو یا جس حد کی مقررہ حد سے کم ہو۔

اور جو کچھ گزریا، یہ تعزیر کی اہل حد سے متعلق ہے، رہی اولیٰ حد تو قدسہ فرماتے ہیں: یہ تین کوڑے ہیں، کیونکہ یہ کم سے کم حد ہے جس میں زہر ہوتا ہے، عین حد کی غائب، شہادت یہ راے

(۱) کوڑے کا تعزیر کرنے سے متعلق عمومی طور سے مراجعت کی جائے الاماراتی ۶۳/۲، المسترخی ۳۶/۲۳، الشدیدی ۵۹۹/۱۰، ۶۰۰/۱۰، ۶۰۲/۱۰، ص ۵۹۹/۲، الباب المیدانی ۶۵/۳، فتح القدیر ۱۵/۱۱۶، البریلی و بھلی ۵۱۰/۳، المسترشی ۱۶/۱، تجرید نظام ۲/۴۰۰، ۴۰۳، لہجہ الکتاب ۵/۵۵، المہذب ۲/۲۲۸، کتاب الفتاویٰ ۳/۳۳، ۳۴، ۳۵، المسند المشرعہ ۵/۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، لہجہ ۳/۳۹، المرقی الحکیمہ ۱۰/۱۰۶، انہی ۱۰/۳۳۷، ۳۳۸

(۲) سورہ نساء ۵۸

(۳) لہجہ ۱۰/۳۳۷، المسند المشرعہ ۵/۵۳، المرقی الحکیمہ ۱۰/۱۰۶

## تعزیر ۱۷

ے کوئی (وہ) راہ نکال دے، نیز اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "إِنَّمَا جَرَاءُ الْمَدِينِ بِحَادِبُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يَبْلُغُوا أَوْ يَصِلُوا أَوْ يَنْقُطَ إِلَيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ حَادِبٍ أَوْ يَسْعُوا مِّنَ الْأَرْضِ" (۱) (ہو لوگ اللہ و اس کے رسول سے بڑھتے ہیں "ہر ملک میں فساد چیلانے میں گئے رہتے ہیں ان کی سزائیں یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں، یا ان کے ہاتھ "ریج مخالف جانب سے کاٹے جائیں، یا وہ ملک سے نکال دیئے جائیں)۔

چنانچہ زبلی نے فرماتے ہیں کہ "نفی" (اور نہ کرنے) سے یہاں جس (قید کرنا) ہے۔

اور جہاں تک سنت سے شروع ہونے کا تعلق ہے تو ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں خون کی تہمت (قتل کرنے کی تہمت) میں کچھ لوگوں کو قید کر دیا اور ضرب لگانے اور جیل کا حکم دیا، اور آپ نے اس شخص کے تعلق جس نے دوسرے کے لئے ایک آدمی کو روک لیا تھا یہاں تک کہ اس نے اسے قتل کر لیا فرمایا: "أَفْخَلُوا الْقَاتِلَ، وَاصْبِرُوا الصَّابِرَ" (۲) (قاتل کو قتل کر دو اور روکنے والے کو روک لو)، اور "اصْبِرُوا الصَّابِرَ" (روکنے والے کو روک لو) کی عبارت کی تفسیر موت تک اس کو قید کرنے سے کی گئی ہے، اس لئے کہ اس نے مقتول کو روک کر اسے موت کے لئے مجبور کر لیا تھا۔

رہا جہاں سے شروع ہوا تو صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں کا جس کے ذریعہ یہاں پر جہاں ہے، "رفقہ با، اس پر مشفق ہیں کہ قید

(۱) سورہ مائدہ ۳۳

(۲) حدیث: "أَفْخَلُوا الْقَاتِلَ وَاصْبِرُوا الصَّابِرَ" کی روایت صحیح (۵۸/۸ طبع دار الفکر المعارف، بغداد) کے اسماعیل بن اسیر سے مرسل کی ہے اور اس سے پہلے اس سے صحابہ الفاظ سے اس کو نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اور ان سے پہلے ان قسطنطین ۳۹۰ طبع دار الفکر) نے اس سال کو درج مختصر اردیا ہے۔

نہ تعزیر میں مذکور کے طور پر مناسب ہے، اور اس بارے میں نے وہی تاج وہ میں سے چند یہ ہیں: حضرت عمرؓ نے خطبہ کو بخوار نے پر قید کر لیا تھا، "رخصت کو، اریات (بکھیرنے والی ہو میں)، مرادت (چلق ہو میں)، مازعات (تکلیف لانے والے)، اور اس جیسی تاج وہ سے تعلق وہاں کرنے پر قید کر لیا تھا، اور حضرت عثمانؓ نے ضانی بن اثارت کو قید کر لیا تھا "اور وہ بنی تمیم کے پوراہوں اور گھات لگا کر قتل کرنے والے لوگوں میں سے تھا، اور حضرت علی بن ابی طالب نے کوفہ میں قید کیا، اور حضرت عبداللہ بن الزبیر نے مکہ میں قید کیا، اور محمد بن احمیہ نے جب اس کی بیعت سے انکار کیا تو انہیں "رم میں قید کر لیا" (۱)۔

### تعزیر میں قید کرنے کی مدت:

۱۷- اصل یہ ہے کہ شخص، جرم اور زمان و مکان کی رعایت کے ساتھ مدت جس کی قید یہ قائم کرے گا۔

اور الزبلی نے یہ کہہ کر اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ قید کی کوئی متعین مدت نہیں ہے۔

ماوردی کہتے ہیں: تعزیر کے طور پر قید کرنا مجرم اور جرم کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے، چنانچہ مجرموں میں سے بعض کو یک دن قید یا جائے گا اور بعض کو اس سے زیادہ غیر متعین مدت تک قید یا جائے گا۔

لیکن شافعیہ میں سے شریعی نے بیان کیا ہے کہ جس کی شرط ایک سال سے (اس کا) کم ہوا ہے جیسا کہ امام شافعی نے "لام"

(۱) تفسیر الرسول ﷺ علی بن عبد اللہ محمد بن زید بن جابر بن عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ (۵۸/۸ طبع دار الفکر المعارف، بغداد) کے اسماعیل بن اسیر سے مرسل کی ہے اور اس سے پہلے اس سے صحابہ الفاظ سے اس کو نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اور ان سے پہلے ان قسطنطین ۳۹۰ طبع دار الفکر) نے اس سال کو درج مختصر اردیا ہے۔

میں صراحت کی ہے اور اکثر اصحاب نے بھی اس کی صراحت کی ہے۔  
اور حنا بلہ نے مدت کی تحدید کو مطلق رکھا ہے (۱)۔

د- شہر بدر کے تعزیر:

جد وطنی کے ذریعہ تعزیر کی مشروعت:

۱۸- جلا وطنی کے ذریعہ تعزیر فقہاء کے درمیان کی اختلاف کے بغیر  
مشروع ہے اور اس کی مشروعت فی ذیل کتاب و سنت اور اجماع  
ہے۔

جہاں تک کتاب و تفسیق ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا يَتَّبِعُوا  
مِنَ الْاِطْعَامِ“ (۲) اسی وجہ سے وہ حد میں ایک مشروع ہے۔

اور جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو نبی کریم ﷺ نے بطور تعزیر  
مختلوف کی جلا وطنی کا فیصلہ فرمایا، کیونکہ آپ نے ان کو مدینہ سے شہر بدر  
کر دیا تھا (۳)۔

(۱) فتح القدیر ۱/ ۴۵۳، المغنی ۳/ ۱۸۰، ۳/ ۱۸۱، ۳/ ۲۰۸، ابن ماجہ  
۳/ ۲۶۳، التتوای الہندیہ ۲/ ۱۸۸، التاج والکلیل ۵/ ۸۸، المدقہ  
۳/ ۵۳، ۵۵، تہذیب الاحکام ۳/ ۴۳، نہایت المحتاج ۷/ ۵۷، الاحکام  
اسلطانیہ للساویری ۲/ ۲۲۳، مفتی المحتاج ۳/ ۱۴، کتاب التتوای ۳/ ۵۷،  
۷۵، المغنی ۱۰/ ۳۱۳، ۳/ ۳۱۳۔

(۲) سورہ مائدہ ۳۳۔

(۳) ابو ذرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس  
ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں و پیروں میں ہندی لگا رکھی تھی تو نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا: ”مَدَالْ هَلَا فَعِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِمِثْلِهِ  
بِأَسْبَابِ الْاِطْعَامِ بِهَ الْفَصِي الْاَلِي الْفَصِي“ (اس کا کیا معاملہ ہے کہا گیا: یا رسول  
اللہ! یہ عورتوں سے شایع ہے کہ آپ کو تعزیر کی طرف جلا وطن کر دیا جائے تو آپ ﷺ نے اس کے  
پیرے میں حکم دیا اور اس کو تعزیر کی طرف جلا وطن کر دیا گیا) اس کی روایت  
ابو ذرؓ ۵/ ۲۲۳، تہذیب عزت و عید (۵۳) نے کی ہے اور منذری نے اس  
کے ایک روایت کی جہالت کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے (مختصر سنن ابی  
ذرؓ ۵/ ۲۲۳، فتح کردہ دارالسرور)۔

اور جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو حضرت عمرؓ نے نصر بن حجاج  
کو عورتوں کے اس کے ذریعہ فتنہ میں مبتلا ہو جانے کے سبب شہر  
بدر لایا۔ اور صحابہ میں سے کسی نے اس پر غصہ نہیں کیا۔

اور جلا وطنی کا مسافت قصر سے زیادہ ہونا جائز ہے، اس سے کہ  
حضرت عمرؓ نے نصر بن حجاج کو مدینہ سے بصرہ جلا وطن کیا اور حضرت  
عثمانؓ نے عمر جلا وطن کیا اور حضرت علیؓ نے بصرہ جلا وطن کیا اور یہ  
شرط ہے کہ جلا وطنی کسی متعین شہر کے لئے ہو، چنانچہ محکوم علیہ (جس  
کے خلاف فیصلہ سنایا گیا) کو بالکل عی نہیں چھوڑ دیا جائے گا، ورنہ اس کو  
یہ اختیار نہیں ہوگا کہ اپنی جلا وطنی کے سے متعین شہر کے علاوہ کو منتخب  
کرے، اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ مجرم کی جلا وطنی خود اپنے شہر کے  
لئے ہو (۴)۔

اور شافعیہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ مجرم کے شہر اور جس شہر کی  
طرف اسے جلا وطن کیا گیا ہے، دونوں کے درمیان یک دن ایک  
رات سے کم مسافت نہ ہو (۵) اور ابن ابی لیلیٰ یہ رائے رکھتے ہیں کہ  
مجرم نے جس شہر میں جرم کا ارتکاب کیا ہے اس کو اس کے علاوہ کسی  
اور شہر کی طرف اس طرح جلا وطن کیا جائے گا کہ جس شہر کی طرف  
جلا وطن کیا گیا ہے اس کے ”مردم کے شہر کے درمیان مسافت سفر  
سے کم ہو (۶)۔

جلا وطنی کی مدت:

۱۹- امام ابو حنیفہؒ رائے میں جلا وطنی کو حد نہیں مانتے بلکہ اس کو تعزیر میں  
سے مانتے ہیں، اور اس پر یہ بات نکلتی ہے کہ وہ مدت کے اعتبار سے

(۱) الموطأ للنسائی ۳/ ۵۸، المغنی ۳/ ۱۸۱، ۳/ ۱۸۲۔

(۲) تہذیب النجاشی ۳/ ۵۳۔

(۳) الاحکام اسلطانیہ للساویری ۲/ ۲۲۳۔

(۴) الموطأ للنسائی ۳/ ۵۸۔

## تعزیر ۲۰

ھ۔ مال کے ذریعہ تعزیر:

مال کے ذریعہ تعزیر کی مشروعیت:

۲۰۔ امام ابو حنیفہ کے مسلک میں اصل یہ ہے کہ مال لے کر تعزیر جائز نہیں ہے، چنانچہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد اس کی اجازت نہیں دیتے (۱) بلکہ امام محمد نے اپنی کتابوں میں سے کسی میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے (۲) کہ امام ابو یوسف تو ان سے روایت ہے کہ اگر مصلحت کی رعایت کی جائے تو جرم سے مال لے کر تعزیر کرنا جائز ہے (۳)۔  
ثبوت میں کہتے ہیں: قول جدید کے مطابق ماں لے کر تعزیر جائز نہیں ہے یعنی امام ثمانی کے جدید مسلک میں ماں لے کر تعزیر کرنا جائز نہیں ہے (۴)۔ رقم مسلم مسلک میں جائز ہے۔

رہنہ: قول میں امام مالک کا مسلک تو بن فرحون کہتے ہیں: مالکیہ مال لے کر تعزیر کے قائل ہیں (۵)۔

اور انہوں نے کچھ مخصوص مقامات کا ذکر کیا ہے جن میں مالی تعزیر ہوگی۔ ان کی عبارت ہے: امام مالک سے غیہ خالص، ۱۰۰ھ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یا، سے بایا جائے گا؟ فرمایا: نہیں، عین میری رائے یہ ہے کہ اس صورت میں اس کو صدقہ کرے، جب مالک اس نے کی ہو، وغیرہ خالص رعایت و مشک کے بارے میں بھی اس کے مثل بات فرمائی، خواہ کم ہو یا زیادہ، اور اس القاسم نے ریا و معتد ار کے بارے میں ان کی مخالفت کی ہے، وغیرہ مالک و مشک و رعایت ان اس چیز کے نثر پر چھ، یہ جا میں گئے جس کی اس میں

اس کے ایک سال سے زائد ہونے کو جائز قرار دیتے ہیں (۱)۔

اور امام مالک کے نزدیک تعزیر میں جا، یعنی کا ایک سال سے زیادہ ہونا جائز ہے، ہوا و جو، یا، رہا میں جا، یعنی ان کے نزدیک حد میں شامل ہے، اس لئے کہ وہ حدیث: "من بلغ حدا فی غیر حد فھو من المعتدین" (جو غیر حد میں حد تک پہنچے وہ جا، زائد کرنے و لوں میں سے ہے) کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں، اور مالکیہ کے نزدیک رائج یہ ہے کہ ہوائے نفس کے ثواب کے بغیر مصلحت کی رعایت کرنے کے ساتھ امام کو اختیار ہے کہ تعزیر میں "حد" سے اضافہ کرے (۲)۔

وہ نفس فقہ، ثانیہ اور حنابلہ کی بھی یہی رائے ہے، ثانیہ اور حنابلہ میں سے بعض دوسرے حضرات کی رائے یہ ہے کہ تعزیر میں جا، یعنی کی مدت کا ایک سال تک پہنچنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ زنا کے جرم میں جا، یعنی کو حد مانتے ہیں، "چونکہ اس میں مدت ایک سال ہے، لہذا ان کے یہاں تعزیر میں یہ جائز نہیں ہوگا کہ جا، یعنی ایک سال تک پہنچے، اس سے کہ حد ہٹ ہے: "من بلغ حدا فی غیر حد فھو من المعتدین" (۳) (جو غیر حد میں حد تک پہنچے وہ جا، زائد کرے و لوں میں سے ہے)۔

اس کی تفصیل (جا، یعنی) میں ہے۔

(۱) میںیں ۱۰۳ھ ص ۸۳، بدایۃ المجتہد ص ۳۷۳، ۳۵۳۔

(۲) تہرۃ الکام ص ۲۰۳، اشرع الصغیر ص ۵۰۳۔

(۳) جلاء منی سے متعلق مامور سے مراجعت کی جائے اس مرضی ص ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱





ب- اختلاف:

۲۲- ہن تیمیہ فرماتے ہیں: اعیان اور صفات میں سے جو منکر (ممانی کی چیزیں) ہوں ان کے محل کو ان کی معیت میں تلف کر دینا جائز ہے، چنانچہ بتوں کی تصویریں منکر ہیں، لہذا اس کی اصل کا تلف کرنا جائز ہوگا اور شہ مقبہ کے نزدیک آلات لبو کا تلف کرنا جائز ہے، امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے اور امام احمد سے روایتوں میں مشہور روایت یہی ہے اور اسی قبیل سے شراب کے ظروف بھی ہیں اب کا توڑنا اور حلاؤ دینا جائز ہے، اور جس جگہ شراب بیچی جارہی ہو اس کا جلا دینا جائز ہے، اور اس کے لئے شراب کی دکان جلائے سے متعلق حضرت عمرؓ کے فعل سے نیز جس بہتی میں شراب بیچی جارہی تھی اس کے جلائے کے بارے میں حضرت علیؓ کے فیصلہ سے استدلال کیا جاتا ہے، اور اس لئے بھی کفر و خست کی جگہ ظرف کی طرح ہے، فرمایا: امام احمد اور امام مالک وغیرہ کے مذہب میں قول مشہور یہی ہے (۱)، اسی قبیل سے حضرت عمر کا ظرف خست کے لئے پانی کی ملامت کے ہوئے ۱۰۰۰ دھکا پہناتا ہے، اور اسی میں سے وہ بھی ہے جس کی بعض فقہاء رائے رکھتے ہیں یعنی مصنوعات میں غیر خالص کو تلف کر دینے جانے کا جواز جیسے گھنیا ہٹائی والے کپڑوں میں ان کو پھاڑ کر ہار جانا، ورنہ نبی کریم ﷺ کے حکم سے عبد اللہ بن عمر کا اپنے معسر سے رتے ہوئے کپڑوں کو ہار ڈالنا (۲)۔

ہن تیمیہ کہتے ہیں: جس محل کے ذریعہ معصیت انجام پائی ہو اس کے اس تلف کی نظیر ہم کے اس محل کا اسلاف ہے جس سے معصیت واقع ہوئی ہو، جیسے چو رکا ہاتھ کاٹنا اور یہ اسلاف حالت

میں اسباب نہیں ہے، چنانچہ سب محل میں کوئی مفسد نہ ہو تو اس کا باقی رکھنا اپنے لئے یا اس کو صدقہ کرتے ہوئے جائز ہوگا، اسی بنا پر علماء کی ایک جماعت نے فتویٰ دیا ہے کہ ملامت کئے ہوئے مذکورہ صدقہ کر دیا جائے گا اور اس میں اس کا اسلاف ہو جائے گا۔

اور ایک فریق نے اسلاف کو مکرر دہر دیا ہے، وہ اس کو صدقہ کرنے کے قائل ہیں، اور ابن القاسم کی روایت میں امام مالک بھی انہیں میں ہیں اور یہی مسلک کی مشہور روایت ہے اور امام مالک نے ملامت یا ہوا ۱۰۰۰ صدقہ کر دینے کو تفسیر کر دیا ہے، اس سے کہ اس کو مجرم سے تلف کر دینے سے مجرم کی سزا ہے اور مسکینوں کو دینے سے ان کا نفع ہے، اور امام مالک اس صورت میں رخصتان اور مشک کے بارے میں اپنے دودھ والے قول ہی کے مثل کے قائل ہیں جب مجرم نے ان میں ملامت کی ہو، اور ابن القاسم ان مالوں کے قلیل میں اسی کے قائل ہیں، اس لئے کہ ان قیمتی مالوں کے کثیر میں ملامت کردہ کو صدقہ کر دینے سے مالکوں کے مال عظیم کا ضیاع ہو جائے گا، لہذا ان جیسے حالات میں ان کی تعزیر دہری مزاؤں سے ہونی اور بعض کے نزدیک امام مالک کا مذہب قلیل و کثیر میں نہایت ہی ہے۔

اور امام نے امام مالک سے مالی مزاؤں کی ممانعت کی روایت کی ہے اور مسلک کے فقہاء میں سے مطرف اور ابن المہاشون میں سے ہر ایک نے اس روایت کو اختیار کیا ہے، اور ان دونوں کے نزدیک جو ملامت کرے یا مرنے کے مرنے، اس کو ضرب، قید اور جائز سے نکال کر مزاؤں سے لے کر جس رہتی اور وہ ۱۰۰ دھکا مشک اور مکرر ان میں ملامت کی جاتی ہو اس سے نہ بھیج دیا جائے گا نہ چھین جائے گا (۳)۔

(۱) المسند ۱۳۳، المطرق الحکیمہ ۲۳، تہذیب ۲۲، ۲۰۲، ۲۰۳۔

(۲) حدیث: "حریق عبد اللہ بن عمر لثوبہ المعصر" کی روایت مسلم، ۱۳۳، طبع الحنفی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کی ہے۔

(۱) المسند ۱۳۳، المطرق الحکیمہ ۲۳، ۲۰۲، ۲۰۳، تہذیب ۲۲، ۲۰۲، ۲۰۳۔



ب۔ مجس قضا، میں حاضر کرنا:

۲۶- کاسنی کہتے ہیں کہ تقریر کی یہ قسم، حاکم، قاضی کے دروازے کے پاس جانے اور جست (مخاطب کرنے) سے ہوتی ہے۔

درجہ اول کہتے ہیں کہ وہ حاکم، قاضی کے دروازے کے لئے کھینچنے، و نجرم کی طرف جس چیز کی نسبت لی جا رہی ہے اس کا مقدمہ قائم کر کے ہوتی ہے۔

اور اس سزا اور مجردا علام میں فرق یہ ہے کہ اس سزا میں حاکم پر ضابطہ کرتے ہوئے نجرم کو قاضی کے پاس پکڑ کر لایا جاتا ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے تاکہ قاضی موافقت اس سے مخاطب ہو، اور مکمل ابن الہمام کی ذکر کردہ تفصیل پر مبنیہ رکھتے ہوئے یہ تقریر نجرم کی طرف جو کچھ منسوب کیا جا رہا ہے اس میں خصوصیت کرنے میں علام مجرد سے جدا ہو جاتی ہے۔

اور ان دونوں قسموں کو یہ قسم کو قاضی ریاست اس کے رہنے ہونے کی قبل میں اس وقت اختیار کرتا ہے جب نجرم کے نام کا کتابت شدہ لغزش کے طور پر یا در طور پر یا ہوش طیکہ ہم سنگین نہ ہو (۱)۔

ج۔ توبیح (ڈنٹ ڈپٹ):

توبیح (ڈنٹ ڈپٹ) کی مشرعییت:

۲۷- توبیح کے درمیان تقریر سزا باقی مقدمات شروع ہے چنانچہ حضرت ابو ذر نے روایت کی ہے کہ نبی نے آدمی کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں سے اس کو عار دلایا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یا

(۱) علام اور حاکم کرنے کے متعلق عمومی طور پر رجوع کر رہے ہیں کاسنی ص ۳۳، الترمذی ص ۴۰۸، ابویوسف ص ۲۵۳، درر النکاح ص ۵۲، فتح القدیر ص ۱۱۳، کن جامع ص ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶،

## تقریر ۲۸-۳۰

میں گالی ہو (۱)۔

### دسترک تعلق (بایکاٹ):

۲۹- دسترک تعلق کا مطلب مجرم کا بایکاٹ کرنا اور اس سے تعلق رکھنے والی کسی بھی قسم یا کسی بھی طریقہ کا حامی کرنے سے منع کرنا ہے۔

اس کے شروع ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "وَالَّذِينَ تَعَاوَنُوا عَلَى شُرُوءِهِمْ فَلَا مَغْرِبَ لَهُمْ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ الْمُجَسَّاتُ" (۲) اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم ان کی سرکشی کا علم رکھتے ہو تو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو (۱)۔

۱۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ان تین صحابہ سے ترک تعلق کر یا تھا جو غزوہ تبوک میں آپ سے پیچھے رہ گئے تھے، اور حضرت عمر نے جب صحیح کو بصرہ بلائیں یا تو ان کو بایکاٹ کی مزا دی، ورنہ حکم دیا کہ کوئی ان کی امتیازی نہ اختیار کرے، اور یہ ان کی طرف سے بایکاٹ کے رموز تھے (۳)۔

### ۲۰۔ جرائم جن میں تقریر شروع ہے:

۳۰- جن جرائم میں تقریر شروع ہے کبھی وہ اہل قبیل سے ہوتے ہیں جس کی حس میں بدایا تناس میں سے کوئی متعلقات مشرعت ہوتی

(۱) توحیح کے لئے رجوع کریمہ الکاظمی ص ۳۳، المیزان ص ۳۰۸، درر نظام ص ۵۵۲، الباب للہدی ص ۶۵۳، السدی ص ۶۰۳، فصول الاستروشی ص ۳، المخریہ ص ۵۸، البندیہ ص ۱۸۸، تہذیب نظام ص ۲۰۰، تہذیب الکتاب ص ۱۷۴، الاحکام السلطانیہ للماوردی ص ۲۲۲، مشاف القناع ص ۷۲، المشرع الکبیر ص ۵۸، الحبیہ ص ۳۸، سیاست الشریعہ ص ۵۳۔

(۲) سورہ نساء ص ۳۳۔

(۳) ترک تعلق سے متعلق رجوع کیجئے جامع الاحکام القرآن المرقم ص ۱۸، ۱۹، ۲۸، ۲۸۸، تفسیر الرسول ص ۵، الحبیہ ص ۳۰، سیاست الشریعہ ص ۵۳۔

۱۔ حضرت عمرؓ نے جھڑک ز تقریر کی تھی، چنانچہ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شعر بھیجا، تو انہیں مال قیمت حاصل ہوا، اور جب وہ لوٹے تو انہوں نے ریشم و روپا بیکہ یا تہ سب حضرت عمرؓ نے سکوہ یکہ تو چہ و کارنگ بدل دیا، اور ان سے اعراض یا تہ ان لوگوں نے نہ: آپ نے ہم لوگوں سے منہ موڑ دیا تو آپ نے فرمایا: ہمیں یوں کے پٹریں تارو، تو انہوں نے جو ریشم اور روپا بیکہ رکھا تھا سے اتار دیا۔ اس میں ان سے اعراض کر کے ان کی تقریر بھی ہے۔ اور اس میں ان کی سرزنش بھی ہے (۱)۔

### توحیح کی کیفیت:

۲۸- توحیح کبھی قاصی کے مجرم سے اعراض کرنے یا اس کی طرف ترش روی سے دیکھنے سے ہوتی ہے، اور کبھی مجرم کو مجلس قضاء سے اٹھا دینے سے ہوتی ہے، اور کبھی سخت بات کے ذریعہ ہوتی ہے، اور کبھی زجر کر کے دلی بات و امتحانی توہین سے اس شرط کے ساتھ ہوتی ہے کہ اس میں قذف نہ ہو، اور بعض سے اس سے بھی روکا ہے جس

صحیح ہے اور حدیث کے الفاظ میں الا وادار میں یہ ہے "حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: "اَللّٰہِی ﷺ یوجِلُ الْقَدْحُوبَ لِقَالَ، صَبَّوْہُ لِقَالَ، اَلْہُوْہُ یُوْہُ، لَمَّا الضَّارِبُ بَدَّہُ و الضَّارِبُ بَعَلَّہُ و الضَّارِبُ یُوْہُ، لَمَّا الضَّرَفُ لِقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ، اَلْہُوْہُ لِقَالَ لَا تَقُولُوْہُ اَہْکَلَا، لَا تَعْبُوْہُ اَہْلَ الشَّطَانِ" (نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شرب پی رکھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مارو، حضرت ابی ہریرہؓ فرماتے ہیں: تو ہم میں سے کچھ اپنے ہاتھ، کچھ اپنے جوتے اور کچھ اپنے کپڑوں سے مارنے لگے تھے، پھر جب وہ لگا تو بعض لوگوں نے کہا کہ اللہ تمہیں رسوا کرے آپ نے فرمایا: اس طرح نہ کیے اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو) کی روایت احمد اور بخاری اور ابوداؤد نے کی ہے (مثل الاواریہ ص ۱۳۶) نیز رجوع کریمہ تہذیب نظام ص ۲۰۰، کشاف القناع ص ۷۲، المشرع الکبیر ص ۵۸، فتاویٰ اربعہ ص ۱۷۴، مفتی الکتاب ص ۹۲۔

نصوص الاستروشی ص ۴۳، لکھنوی ص ۳۳۔

## تعزیر ۳۱-۳۵

چنانچہ ان شرائط میں سے ہر کسی شرط کی ہی ہو تو قصاص ممنوع ہوگا اور اس میں تعزیر ہوگی۔  
اور اس سلسلہ میں کچھ اختلاف اور تفصیل ہے جس کو ”قتل“ اور ”قتل“ کی اصطلاحات میں دیکھا جائے۔

**قتل شہ عمد (دائستہ قتل کے مشابہ):**

۳۳- بہوتی ”امبیہ“ سے قتل کر کے فرماتے ہیں: قتل شہ عمد میں وجوب تعزیر کا قول بھی اختیار کیا جاتا ہے، اس لئے کہ کفارہ تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور مجرمانہ عمل کے لئے نہیں ہے، بلکہ فوت ہونے والی جان کا بدلہ ہے، رہا خود قتل حرام جو کہ جرم ہے تو اس میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۳۴- درختیہ کے یہاں ثابت شدہ اصولوں میں سے یہ ہے کہ قتل کے یہاں قتل کے جن واقعات میں قصاص میں ہے، جیسے قتل بالمشکل (بھاری چیز سے قتل) یعنی بڑے پتھر یا بھاری لکڑی جیسی چیز سے قتل کرنا اس میں امام اہل سنت تک پہنچ جاتے والی سزاؤں کے ذریعہ تعزیر کرنا اس صورت میں جائز ہوگا جب اس کا دہرہ ارتکاب ہو، ہر اسی اصل کی بنا پر قتل کے ذریعہ اس شخص کی تعزیر کے قائل ہیں جس کی جانب سے گلا گھونٹا، ڈبوا، مرہ جگہ سے پینک دینا بار بار پایا جاتا ہو جبکہ قتل کے بعد اس کا نسا دندر کے (۱)۔

**مادون النفس (جان سے کم) پر زیادتی:**

۳۵- سبب مادون النفس پر جنایت دائستہ ہو تو قصاص کے سے جنایت علی النفس لی شرطوں کے مدد و نمائندگی (برابری) و برابری

ہے، لیکن اس میں قصاص کی تصدیق کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے نہیں ہو پاتی، اور کچھ وہ بھی ہیں جن میں متعین نہ ہے لیکن اس میں قصاص کی تصدیق کی مانع کی وجہ سے اس پر نہیں ہو پاتی جیسے کسی ایسے شہ کا پایا جانا جو خود دفع کرنے کا مستوجب ہو یا صاحب حق کا اپنا مطالبہ معاف کر دینا۔

۳۶- کبھی تعزیر کی تہم مذکورہ تمام کے علاوہ ہوتے ہیں۔ اس میں اصل تعزیر ہی ہوتی ہے، اور اس میں وہ تہم داخل ہوتے ہیں جو سابقہ صورتوں میں داخل نہیں ہوتے اس کی تفصیل رتبہ دہل ہے۔

۳۷- جرم جن میں حدود کے بدلہ میں تعزیر شروع ہوتی ہے: نفس و مادون النفس پر زیادتی کرنے کے جرائم:

۳۸- اس موضوع میں نفس پر زیادتی کرنے کے تہم کے متعلق بحث جتنی جس سے جان نکل جاتی ہے، مادون النفس پر زیادتی کے تہم سے متعلق بحث، جتنی جو بدن پر جان نکل جائے اس سبب سے جبرہ منع ہوتے ہیں، دونوں داخل ہیں۔

**قتل کے جرم (نفس پر جنایت)**

**قتل عمد (دائستہ قتل):**

۳۹- قتل عمد وہ زیادتی ہے جس کا تقاضا قصاص ہے، اور اس کے سے چند شرط کا پورا ہونا شرط ہے، جن میں سب سے اہم ہے: قاتل کا اس کو اس طرح محض عمد (دائستہ) قتل کرنا کہ اس میں کوئی شہ نہ ہو، اور اس کا مختار ہونا اور بلا واسطہ قتل کرنا اور مقتول کا قاتل کا تہرہ (نرٹ) نہ ہونا، مقتول کا مطلقاً معصوم لدم ہونا، اس کے علاوہ قصاص کے لئے یہ بھی واجب ہے کہ ولی دم (جس ولی کو مطالبہ خون کا اختیار ہے) کی طرف سے اس کا مطالبہ ہو (۱)۔

(۲) لکھنؤ ۱۲۳۳ھ

(۱) انکساری ۲/۳۳۳، ابن ماجہ ۳/۸۴، ۸۵، شرف القناع ۳/۷۳۔

سیارۃ الشریعہ ص ۵۵۔

## تقریر ۳۶

زخم چھوڑے۔

اور لام مالک سے مروی ہے کہ اس سلسلہ میں کوڑے مارنا تھپڑ مارنے کی طرح ہے، اس میں تادیب ہوگی، ابن عرفہ نے اہمب سے بھی ان کو نقل کیا ہے۔  
 اور ابن قیمؒ بعض کتاب تھپڑ اور کوڑے کا نام میں قصاص کی رائے رکھتے ہیں (۱)۔

وہ زنا جس میں حد نہ ہو، اور زنا کے مقدمات:

۳۶- زنا میں اس کے ثبوت کی شرعی شرائط جب پوری ہو رہی ہوں تو اس میں حد رہنا ہوگی، اور جب کسی شہ کے پائے جانے کی وجہ سے (۲) یا ثبوت حد کی شرعی شرائط میں سے کسی شرط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے متعین حد کی محفیظ نہ ہو پائے تو یہ فعل ایسا نہ ہو جائے گا جس میں یا جس کی حد میں حکم مشروع تو ہے لیکن تنبیہ نہیں ہو پائی ہے، ورنہ وہ نہم جس میں حد اور قصاص نہ ہو اس میں تعزیر ہوتی ہے۔

اسی پر بنا رکھتے ہوئے جب ہاں حد کو دفع کرنے والا کوئی شہ

سے قصاص لینے کا ممکن ہوا بھی شرط ہے (۱)۔

ورما لکیہ ما وہب نفس پر عدا جنایت میں بھی اس صورت میں تعزیر کی رائے رکھتے ہیں جب قصاص ساقط ہو جائے یا انی جب یا دھری وجہ سے ممتنع ہو جانے تو حالات کے اعتبار سے نہم میں یت یا زٹ کے ساتھ یا اس کے بغیر تعزیر ہوگی، اور اس کی مثال یہ ہے کہ جنایت مارک بدی پر ہو، اس سے کہ مارک (انہم) بدیوں میں ان کے یہاں قصاص نہیں ہوتا جیسے ریا، ران، رن لی بدی، اور اسی طرح مقلہ (وہ زخم جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو)، مامور (دماں تک پہنچنے والا زخم) اور جائفہ (جوف تک پہنچنے والا زخم) کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے، اس لئے کہ ان میں قصاص ممکن نہیں ہے (۲) ورنہ یہ اس قصو کے بارے میں بھی (کہا جاتا ہے) جس کے جسم میں قائم رہنے و رتھ صورتی دتی رہے کے باوجود جنایت سے اس کی اصل منفعت ختم ہوئی ہو، چنانچہ جب آنکھ پر ضرب لگانی ہو جس سے اس کی روشنی چلی گئی ہو مرنو صورتی باقی روئی ہو تو اس میں قصاص نہیں ہوگا، اسی طرح جب (کسی کے مارے سے) ماتھ لگے ہو جائے ورنہ جسم سے طہ حد نہ ہو تو اس میں ورنہ جیسے نہم میں جرم سے عقل (یعنی یت) پینے کے ساتھ ہی اس کی تعزیر بھی کی جائے گی (۳)۔

ورینہ دتی جب جسم میں کوئی اثر نہ چھوڑے تو اسے قاتل قاتل کے روپ میں تعزیر ہوگی نہ کہ قصاص، اور بعض مالکیہ کے نزدیک کوڑے مارے میں قصاص ہوگا اگرچہ (جسم میں) کوئی زخم (اور نہ میں) کوئی پھشن نہ پیدا کرے، یا وہ پھنچنے لگائے اور نہ مارے میں ان کے یہاں قصاص نہیں ہوگا، الا یہ کہ اپنے پیچھے جسم یا سر میں

(۱) تھروہ کا م علی ہاشم فتح اعلیٰ لماک ۶۶ ص ۶۷ ص ۶۸ ص ۶۹ ص ۷۰ ص ۷۱ ص ۷۲ ص ۷۳ ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۶ ص ۷۷ ص ۷۸ ص ۷۹ ص ۸۰ ص ۸۱ ص ۸۲ ص ۸۳ ص ۸۴ ص ۸۵ ص ۸۶ ص ۸۷ ص ۸۸ ص ۸۹ ص ۹۰ ص ۹۱ ص ۹۲ ص ۹۳ ص ۹۴ ص ۹۵ ص ۹۶ ص ۹۷ ص ۹۸ ص ۹۹ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ ص ۱۰۲ ص ۱۰۳ ص ۱۰۴ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ ص ۱۰۷ ص ۱۰۸ ص ۱۰۹ ص ۱۱۰ ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ ص ۱۱۶ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰ ص ۱۲۱ ص ۱۲۲ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ص ۱۲۷ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹ ص ۱۳۰ ص ۱۳۱ ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ ص ۱۴۰ ص ۱۴۱ ص ۱۴۲ ص ۱۴۳ ص ۱۴۴ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ ص ۱۴۸ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ ص ۱۵۴ ص ۱۵۵ ص ۱۵۶ ص ۱۵۷ ص ۱۵۸ ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ ص ۱۶۱ ص ۱۶۲ ص ۱۶۳ ص ۱۶۴ ص ۱۶۵ ص ۱۶۶ ص ۱۶۷ ص ۱۶۸ ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۱ ص ۱۰۰۲ ص ۱۰۰۳ ص ۱۰۰۴ ص ۱۰۰۵ ص ۱۰۰۶ ص ۱۰۰۷ ص ۱۰۰۸ ص ۱۰۰۹ ص ۱۰۱۰ ص ۱۰۱۱ ص ۱۰۱۲ ص ۱۰۱۳ ص ۱۰۱۴ ص ۱۰۱۵ ص ۱۰۱۶ ص ۱۰۱۷ ص ۱۰۱۸ ص ۱۰۱۹ ص ۱۰۲۰ ص ۱۰۲۱ ص ۱۰۲۲ ص ۱۰۲۳ ص ۱۰۲۴ ص ۱۰۲۵ ص ۱۰۲۶ ص ۱۰۲۷ ص ۱۰۲۸ ص ۱۰۲۹ ص ۱۰۳۰ ص ۱۰۳۱ ص ۱۰۳۲ ص ۱۰۳۳ ص ۱۰۳۴ ص ۱۰۳۵ ص ۱۰۳۶ ص ۱۰۳۷ ص ۱۰۳۸ ص ۱۰۳۹ ص ۱۰۴۰ ص ۱۰۴۱ ص ۱۰۴۲ ص ۱۰۴۳ ص ۱۰۴۴ ص ۱۰۴۵ ص ۱۰۴۶ ص ۱۰۴۷ ص ۱۰۴۸ ص ۱۰۴۹ ص ۱۰۵۰ ص ۱۰۵۱ ص ۱۰۵۲ ص ۱۰۵۳ ص ۱۰۵۴ ص ۱۰۵۵ ص ۱۰۵۶ ص ۱۰۵۷ ص ۱۰۵۸ ص ۱۰۵۹ ص ۱۰۶۰ ص ۱۰۶۱ ص ۱۰۶۲ ص ۱۰۶۳ ص ۱۰۶۴ ص ۱۰۶۵ ص ۱۰۶۶ ص ۱۰۶۷ ص ۱۰۶۸ ص ۱۰۶۹ ص ۱۰۷۰ ص ۱۰۷۱ ص ۱۰۷۲ ص ۱۰۷۳ ص ۱۰۷۴ ص ۱۰۷۵ ص ۱۰۷۶ ص ۱۰۷۷ ص ۱۰۷۸ ص ۱۰۷۹ ص ۱۰۸۰ ص ۱۰۸۱ ص ۱۰۸۲ ص ۱۰۸۳ ص ۱۰۸۴ ص ۱۰۸۵ ص ۱۰۸۶ ص ۱۰۸۷ ص ۱۰۸۸ ص ۱۰۸۹ ص ۱۰۹۰ ص ۱۰۹۱ ص ۱۰۹۲ ص ۱۰۹۳ ص ۱۰۹۴ ص ۱۰۹۵ ص ۱۰۹۶ ص ۱۰۹۷ ص ۱۰۹۸ ص ۱۰۹۹ ص ۱۱۰۰ ص ۱۱۰۱ ص ۱۱۰۲ ص ۱۱۰۳ ص ۱۱۰۴ ص ۱۱۰۵ ص ۱۱۰۶ ص ۱۱۰۷ ص ۱۱۰۸ ص ۱۱۰۹ ص ۱۱۱۰ ص ۱۱۱۱ ص ۱۱۱۲ ص ۱۱۱۳ ص ۱۱۱۴ ص ۱۱۱۵ ص ۱۱۱۶ ص ۱۱۱۷ ص ۱۱۱۸ ص ۱۱۱۹ ص ۱۱۲۰ ص ۱۱۲۱ ص ۱۱۲۲ ص ۱۱۲۳ ص ۱۱۲۴ ص ۱۱۲۵ ص ۱۱۲۶ ص ۱۱۲۷ ص ۱۱۲۸ ص ۱۱۲۹ ص ۱۱۳۰ ص ۱۱۳۱ ص ۱۱۳۲ ص ۱۱۳۳ ص ۱۱۳۴ ص ۱۱۳۵ ص ۱۱۳۶ ص ۱۱۳۷ ص ۱۱۳۸ ص ۱۱۳۹ ص ۱۱۴۰ ص ۱۱۴۱ ص ۱۱۴۲ ص ۱۱۴۳ ص ۱۱۴۴ ص ۱۱۴۵ ص ۱۱۴۶ ص ۱۱۴۷ ص ۱۱۴۸ ص ۱۱۴۹ ص ۱۱۵۰ ص ۱۱۵۱ ص ۱۱۵۲ ص ۱۱۵۳ ص ۱۱۵۴ ص ۱۱۵۵ ص ۱۱۵۶ ص ۱۱۵۷ ص ۱۱۵۸ ص ۱۱۵۹ ص ۱۱۶۰ ص ۱۱۶۱ ص ۱۱۶۲ ص ۱۱۶۳ ص ۱۱۶۴ ص ۱۱۶۵ ص ۱۱۶۶ ص ۱۱۶۷ ص ۱۱۶۸ ص ۱۱۶۹ ص ۱۱۷۰ ص ۱۱۷۱ ص ۱۱۷۲ ص ۱۱۷۳ ص ۱۱۷۴ ص ۱۱۷۵ ص ۱۱۷۶ ص ۱۱۷۷ ص ۱۱۷۸ ص ۱۱۷۹ ص ۱۱۸۰ ص ۱۱۸۱ ص ۱۱۸۲ ص ۱۱۸۳ ص ۱۱۸۴ ص ۱۱۸۵ ص ۱۱۸۶ ص ۱۱۸۷ ص ۱۱۸۸ ص ۱۱۸۹ ص ۱۱۹۰ ص ۱۱۹۱ ص ۱۱۹۲ ص ۱۱۹۳ ص ۱۱۹۴ ص ۱۱۹۵ ص ۱۱۹۶ ص ۱۱۹۷ ص ۱۱۹۸ ص ۱۱۹۹ ص ۱۲۰۰ ص ۱۲۰۱ ص ۱۲۰۲ ص ۱۲۰۳ ص ۱۲۰۴ ص ۱۲۰۵ ص ۱۲۰۶ ص ۱۲۰۷ ص ۱۲۰۸ ص ۱۲۰۹ ص ۱۲۱۰ ص ۱۲۱۱ ص ۱۲۱۲ ص ۱۲۱۳ ص ۱۲۱۴ ص ۱۲۱۵ ص ۱۲۱۶ ص ۱۲۱۷ ص ۱۲۱۸ ص ۱۲۱۹ ص ۱۲۲۰ ص ۱۲۲۱ ص ۱۲۲۲ ص ۱۲۲۳ ص ۱۲۲۴ ص ۱۲۲۵ ص ۱۲۲۶ ص ۱۲۲۷ ص ۱۲۲۸ ص ۱۲۲۹ ص ۱۲۳۰ ص ۱۲۳۱ ص ۱۲۳۲ ص ۱۲۳۳ ص ۱۲۳۴ ص ۱۲۳۵ ص ۱۲۳۶ ص ۱۲۳۷ ص ۱۲۳۸ ص ۱۲۳۹ ص ۱۲۴۰ ص ۱۲۴۱ ص ۱۲۴۲ ص ۱۲۴۳ ص ۱۲۴۴ ص ۱۲۴۵ ص ۱۲۴۶ ص ۱۲۴۷ ص ۱۲۴۸ ص ۱۲۴۹ ص ۱۲۵۰ ص ۱۲۵۱ ص ۱۲۵۲ ص ۱۲۵۳ ص ۱۲۵۴ ص ۱۲۵۵ ص ۱۲۵۶ ص ۱۲۵۷ ص ۱۲۵۸ ص ۱۲۵۹ ص ۱۲۶۰ ص ۱۲۶۱ ص ۱۲۶۲ ص ۱۲۶۳ ص ۱۲۶۴ ص ۱۲۶۵ ص ۱۲۶۶ ص ۱۲۶۷ ص ۱۲۶۸ ص ۱۲۶۹ ص ۱۲۷۰ ص ۱۲۷۱ ص ۱۲۷۲ ص ۱۲۷۳ ص ۱۲۷۴ ص ۱۲۷۵ ص ۱۲۷۶ ص ۱۲۷۷ ص ۱۲۷۸ ص ۱۲۷۹ ص ۱۲۸۰ ص ۱۲۸۱ ص ۱۲۸۲ ص ۱۲۸۳ ص ۱۲۸۴ ص ۱۲۸۵ ص ۱۲۸۶ ص ۱۲۸۷ ص ۱۲۸۸ ص ۱۲۸۹ ص ۱۲۹۰ ص ۱۲۹۱ ص ۱۲۹۲ ص ۱۲۹۳ ص ۱۲۹۴ ص ۱۲۹۵ ص ۱۲۹۶ ص ۱۲۹۷ ص ۱۲۹۸ ص ۱۲۹۹ ص ۱۳۰۰ ص ۱۳۰۱ ص ۱۳۰۲ ص ۱۳۰۳ ص ۱۳۰۴ ص ۱۳۰۵ ص ۱۳۰۶ ص ۱۳۰۷ ص ۱۳۰۸ ص ۱۳۰۹ ص ۱۳۱۰ ص ۱۳۱۱ ص ۱۳۱۲ ص ۱۳۱۳ ص ۱۳۱۴ ص ۱۳۱۵ ص ۱۳۱۶ ص ۱۳۱۷ ص ۱۳۱۸ ص ۱۳۱۹ ص ۱۳۲۰ ص ۱۳۲۱ ص ۱۳۲۲ ص ۱۳۲۳ ص ۱۳۲۴ ص ۱۳۲۵ ص ۱۳۲۶ ص ۱۳۲۷ ص ۱۳۲۸ ص ۱۳۲۹ ص ۱۳۳۰ ص ۱۳۳۱ ص ۱۳۳۲ ص ۱۳۳۳ ص ۱۳۳۴ ص ۱۳۳۵ ص ۱۳۳۶ ص ۱۳۳۷ ص ۱۳۳۸ ص ۱۳۳۹ ص ۱۳۴۰ ص ۱۳۴۱ ص ۱۳۴۲ ص ۱۳۴۳ ص ۱۳۴۴ ص ۱۳۴۵ ص ۱۳۴۶ ص ۱۳۴۷ ص ۱۳۴۸ ص ۱۳۴۹ ص ۱۳۵۰ ص ۱۳۵۱ ص ۱۳۵۲ ص ۱۳۵۳ ص ۱۳۵۴ ص ۱۳۵۵ ص ۱۳۵۶ ص ۱۳۵۷ ص ۱۳۵۸ ص ۱۳۵۹ ص ۱۳۶۰ ص ۱۳۶۱ ص ۱۳۶۲ ص ۱۳۶۳ ص ۱۳۶۴ ص ۱۳۶۵ ص ۱۳۶۶ ص ۱۳۶۷ ص ۱۳۶۸ ص ۱۳۶۹ ص ۱۳۷۰ ص ۱۳۷۱ ص ۱۳۷۲ ص ۱۳۷۳ ص ۱۳۷۴ ص ۱۳۷۵ ص

## تقریر ۳

ہو، خود شہ فعل کا ہو، ایک ملک کا ہو یا مقدس مقام ہو، حد کی معصیت نہیں ہوگی، لیکن مجرم کی تقریر کی جائے گی، اس لئے کہ اس نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس میں متعین نہ نہیں ہے۔

ورشہ کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ جو ثابت کے مشابہ ہو وراثت نہ ہو یا شبہ بہانے والی چیز کا حکم یا حقیقت نہ پائے جانے کے باوجود صورت بہانے والی چیز کے پائے جانے کا نام ہے، اور اس کی تفصیل ”اشتباہات“ میں ہے۔

اور جس عورت سے زنا نہ کیا گیا، نہ مرد و نہ عورت اس فعل میں تقریر ہوگی، اس سے نہ سے زنا نہیں مانا جائے گا، کیونکہ جس عورت سے زنا کیا جا رہا ہے اس کی حیثیت حد میں شرط ہے۔

اور یہ فعل جب کسی مرد کی حاکم سے نہ ہو تو حد نہیں قائم کی جائے گی، بلکہ تقریر ہوگی، اور اسی میں سے مساقہ (عورتوں کا نام نہ منہ جھنکی کرنا) بھی ہے۔

اور جب فعل عورت کی سامنے والی شرمگاہ میں نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک حد جاری نہ ہوگی، لیکن اس میں تقریر ہوگی، اور اسی میں یہ بھی ہے کہ فعل دیر (تکلیلی شرمگاہ) میں ہو، اور یہی امام شافعی کا بھی ایک قول ہے، اور حال میں قتل کا قول حضرت ابن عباس سے منقول ہے، اور ثنائیہ کا، اور قول بھی یہی ہے، اور ثنائیہ کا مسلک مختار یہ ہے کہ یہ زنا ہے اور اس میں حد ہوگی۔

اور ایک جماعت کا قول ہے کہ لو اطلت زنا ہے اور اس میں حد زنا ہوگی، ان میں امام مالک بھی ہیں، اور امام شافعی کے یہاں بھی یہی قول مشہور ہے، اور یہی امام ابوحنیفہ کے تلمیذ امام ابو یوسف نے رائے ہے، اور امام احمد سے روایات مختلف ہیں، چنانچہ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ اس میں حد زنا ہوگی، اور یہ فعل جب فاعل اپنی بیوی کے ساتھ

کرے تو بالاجماع حد نہیں ہوگی، اور جمہور کے نزدیک اس پر تقریر لازم ہوگی۔

اور اس سلسلہ میں تقریر کے مستوجب فعل میں سے ہر وہ فعل ہے جو جماعت سے کم ارتکاب ہو جیسے شرمگاہ کے حد میں وٹنی کرنا، اور اس میں مسلمان، کافر، و غیرہ مخصوص نہ ہوں گے، اور اسی میں سے عورت سے جماعت کے علاوہ کسی بھی حرام فعل کا ارتکاب کرنا ہے، جیسے وحیہ سے معاف نہ کرنا یا اس کا بوسہ لینا۔

اور کامل تقریر افعال میں سے امر کے لئے ستر کھولنا، عورتوں کو جھک دینا، اور قیادت یعنی مردوں اور عورتوں کو زنا کرنے کے لئے یا مردوں اور مردوں کو لو اطلت کے لئے جمع کرنا ہے (۱)۔

۱۔ حد قذف جس میں حد نہیں ہوتی اور پرا بھلا کہنا:

۳۔ تہمت لگانے والے پر حد قذف کی شرائط کے بغیر حد نہیں لگائی جاتی، چنانچہ جب اس میں سے کوئی نہ پائی جائے یا ناقص ہو تو مجرم پر حد نہیں لگائی جائے گی، اور جس پر تہمت لگائی گئی ہے اس کے مطابق پر اس کی تقریر کی جائے گی، اس لئے کہ اس نے ایک ایسی معصیت کا ارتکاب کیا ہے جس میں حد نہیں ہے۔

اور اس قذف کی شرائط میں سے جس میں حد ہے مقدوف

(۱) نا اور اس کے حلقہات کے سلسلہ میں تقریر کے متعلق رجوع کریں: اسرخص ۹/۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰،



## تقریر ۳

اور یہی حکم اس وقت ہوگا جب اس کو یہی چیز کا اہرام لگانے جس کو زنا میں سمجھا جاتا ہے جیسے دوسرے پر محنت (ہجرے پس) کا اہرام لگانے۔

اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس طرح اس شخص کی بھی تقریر کی جائے گی جو دوسرے پر اہرام لگانے کا وقوم لوط کا عمل کرتا ہے، اس لئے کہ اس کے نزدیک یہ فعل حد زنا کا موجب نہیں ہے۔

امام مالک، امام ثانی، امام ابو یوسف اور امام محمد اس میں حد کے قائل ہیں، اس وجہ سے اس میں تقریر نہیں ہوگی، بلکہ اس حضرت کے نزدیک اس میں حد قذف ہوگی، اور اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ لو اطلت رہا ہے یا نہیں؟

تو جو حضرات کہتے ہیں کہ لو اطلت زنا ہے انہوں نے اس کی تمت لگانے میں حد قذف مقرر کی ہے، اور جو اس کے علاوہ کے قائل ہیں انہوں نے اس کی تمت لگانے پر تقریر مقرر کی ہے، اور جو شخص کسی پر کسی شرط یا اجل سے مفید تمت لگائے تو اس کی تقریر کی جائے گی اور حد نہیں لگانی جائے گی۔

اور جب قائل تمت نہ ہو بلکہ صرف گالی گلوچ ہو تو وہ یہ گناہ ہوگا جن میں حد نہیں ہوگی اور اس میں تقریر ہوگی، اور اسی میں سے اس کا اے نصرانی! اے زندیق! اے کافر! اس وقت کہنا ہے جبکہ وہ مسلمان ہو اور اسی طرح جو دوسرے سے کہنے لگے محنت! اے منافق! جب تک کہ کجی علیہ (جس پر جنایت کی جارہی ہے) اس سے متصف نہ ہو، اسی طرح اے سود خور! اے شراب پیئے، لے! اے خائن! اے چور! جیسی چیز میں اس کی تقریر کی جائے گی، اور یہ سب اس شرط کے ساتھ ہے کہ کسی مدینہ طرف جس چیز کی مہبت کی جارہی ہے اس سے دو معصوف نہ ہو، اسی طرح جو دوسرے سے گالی کے طور پر کہنے لگے جس! اے گدے! لے! بے تلف! لے! ظم!

(جس پر تمت لگائی گئی) کا شخص (ایسا) بھی ہے، چنانچہ سب وہ ایسا نہ ہو تو قاذف پر حد نہیں ہوں میں اس کی تقریر کی جائے گی۔ اس میں سے یہ ہے کہ کسی مجنوں یا نابالغ پر زنا کی تمت لگانے یا ایسی مسلمان عورت پر جو زنا کر چکی تھی یا ایسے مسلمان پر جو زنا کر چکا تھا یا ایسی عورت پر جس کے ساتھ کچھ سے بچے ہوں جن کا کوئی ماپ معرفت نہ ہو اور شر کی تین صورتوں میں یہ تمت (پاکہ دانی) نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اور نہیں میں سے مفید (جس پر تمت لگانی ہے) کا معلوم ہونا بھی ہے، چنانچہ اگر یہ نہ ہو تو حد نہیں بلکہ تقریر ہوگی، اس سے کہ یہ فعل سنی معصیت ہے جس میں کوئی حد نہیں ہے، اور اسی کی بنیاد پر جس سے دوسرے کے حد (۱۰ سال) پر حد کی ضمانت کے بغیر یہ اسی طرح بھائی پر زنا کی تمت لگانی ہو اور اس کے ایک سے زیادہ بھائی ہوں تو اس کی تقریر کی جائے گی اور حد نہیں لگانی جائے گی۔

اور غیر صریح (کاف) سے قذف میں حد نہیں ہوگی، اور اس میں سے نہ یہ تقریریں سے قذف کرنا ہے، چنانچہ حبیب کے یہاں اس میں حد نہیں بلکہ تقریر ہوگی، اور ثانیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے، اور امام مالک تقریریں نہ یہ سے قذف کرے میں حد کی رائے رکھتے ہیں۔

اور جن حضرات سے حد سے منع کیا ہے وہ تقریر کے قائل ہیں، اس سے کہ یہ فعل ایسا جرم ہے جس میں حد نہیں ہے، اور اس صورت میں کوئی حد نہ ہوں جب یہ لفظ سے اہرام لگانے جو صریحہ رما کا معنی نہ، اگر یہ جیسے اس کا کہنا، اے قاتل! بلکہ اس کی تقریر ہوگی۔

( ) جمہور کے نزدیک قذف میں اہرام کی شرائط میں عقل، بلوغ، حریت، راداری (اسلام اور ما سے پاکہ دانی ہونا ہے) کا سامانی ۷۰۰ سم انہی (۲۰۲۲)

## تعزیر ۳۸-۴۰

وہ رہزنی جس میں حد نہیں ہے:

۳۹- رہزنی حدود کے دوسرے جرائم کی طرح ہے، اس میں حد ہونے کے لئے کچھ عین شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے، ورنہ حد قائم نہیں کی جائے گی، اور مجرم نے سبب بھی کسی ایسی معصیت کا رکاب کیا ہو جس میں حد نہیں ہوتی ہے تو اس کی تعزیر کی جاتی ہے۔

اور شرائط میں یہ ہے کہ تہم کرنے والا بالغ اور مرد ہو اور عی (جس کے خلاف جرم کیا گیا) مسلمان یا ذمی ہو اور مال پر اس کا قبضہ صحیح ہو اور رہزنوں میں ان لوگوں میں سے کسی کا کوئی ذورحم محرم (قریب رشتہ دار) نہ ہونے پر رہزنی کی گئی ہے، اور جس (مال) میں رہزنی کی گئی ہے وہ مال متقوم، موصوم اور مملوک ہو، رہزن کی نہ اس میں ملیت ہو، نہ ملیت کا شبہ ہو، محفوظ اور نصاب کے ہدف رہزنی میں شہر کے علاوہ میں ہو۔

اس کی تفصیل ”حراہ“ میں ہے۔

وہ جرائم جو اصلاً تعزیر کے موجب ہیں:

بعض وہ جرائم جو افراد پر واقع ہوتے ہیں:

جھوٹی گواہی:

۴۰- قرآن کریم میں قول زور (جھوٹی بات) کو اللہ تعالیٰ کے اس

ارشاد میں حرام قرار دیا گیا ہے: ”وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ“ (۱) (اور بے رہ جھوٹی بات سے)۔

اس حدیث سے بھی جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات کی حرمت ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی کو بُرہ گناہوں میں سے بھی سب سے بُرا شمار کیا ہے (۲)، اور جب بھی

کے گناہ جہد و جہد درست ہو، بپائی جہد و جہد درست ہو۔

وہ عموماً طور پر جو دوسرے کو برا بھلا کہے گا کیسی ہی ہو اس کی تعزیر کی جائے گی، اس سے کہ یہ معصیت ہے۔

وہ تعزیر ثابت کرنے والے فعل کی تحدید میں عرف کی طرف رجوع کیا جائے گا چنانچہ عیہ کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ لافعل جب سبب چیز وہ میں سے نہ ہو جس کی وجہ سے عرف میں عار، ذلت، وریب لاحق ہوتا ہو تو کہنے والے کو کوئی سزا نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہاب جرم ہے ہی نہیں (۱)۔

وہ چوری جس میں حد نہیں ہے:

۳۸- چوری جب اپنی شرعی شرائط پوری کرے تو وہ حدود کے جرائم میں سے ہوگی اور ان میں سب سے اہم شرط پوشیدہ ہونا اور چوری کی ہوئی چیز کا مال ہونا، غیر چور کی ملیت ہونا، حرز میں ہونا، سبب کے ہدف رہنا ہے، چنانچہ حد کی شرائط میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو حد نہیں قائم کی جائے گی لیکن چونکہ تعزیر کی جائے گی، اس سے کہ اس سے تہم کا ارتکاب یا ہے جس میں کوئی متعین حد نہیں ہے، اور اس کی تفصیل ”سرت“ کی صلا ح میں ہے۔

(۱) فہرست اور اس گالی کے سلسلہ میں جس میں قیور ہوتی ہے درج کیا جائے: سنہ ۱۹۱۹ء، ۱۱۸ھ، ۱۲۰ھ، ۱۳۶ھ، ۱۳۷ھ، ۱۳۸ھ، ۱۳۹ھ، ۱۴۰ھ، ۱۴۱ھ، ۱۴۲ھ، ۱۴۳ھ، ۱۴۴ھ، ۱۴۵ھ، ۱۴۶ھ، ۱۴۷ھ، ۱۴۸ھ، ۱۴۹ھ، ۱۵۰ھ، ۱۵۱ھ، ۱۵۲ھ، ۱۵۳ھ، ۱۵۴ھ، ۱۵۵ھ، ۱۵۶ھ، ۱۵۷ھ، ۱۵۸ھ، ۱۵۹ھ، ۱۶۰ھ، ۱۶۱ھ، ۱۶۲ھ، ۱۶۳ھ، ۱۶۴ھ، ۱۶۵ھ، ۱۶۶ھ، ۱۶۷ھ، ۱۶۸ھ، ۱۶۹ھ، ۱۷۰ھ، ۱۷۱ھ، ۱۷۲ھ، ۱۷۳ھ، ۱۷۴ھ، ۱۷۵ھ، ۱۷۶ھ، ۱۷۷ھ، ۱۷۸ھ، ۱۷۹ھ، ۱۸۰ھ، ۱۸۱ھ، ۱۸۲ھ، ۱۸۳ھ، ۱۸۴ھ، ۱۸۵ھ، ۱۸۶ھ، ۱۸۷ھ، ۱۸۸ھ، ۱۸۹ھ، ۱۹۰ھ، ۱۹۱ھ، ۱۹۲ھ، ۱۹۳ھ، ۱۹۴ھ، ۱۹۵ھ، ۱۹۶ھ، ۱۹۷ھ، ۱۹۸ھ، ۱۹۹ھ، ۲۰۰ھ، ۲۰۱ھ، ۲۰۲ھ، ۲۰۳ھ، ۲۰۴ھ، ۲۰۵ھ، ۲۰۶ھ، ۲۰۷ھ، ۲۰۸ھ، ۲۰۹ھ، ۲۱۰ھ، ۲۱۱ھ، ۲۱۲ھ، ۲۱۳ھ، ۲۱۴ھ، ۲۱۵ھ، ۲۱۶ھ، ۲۱۷ھ، ۲۱۸ھ، ۲۱۹ھ، ۲۲۰ھ، ۲۲۱ھ، ۲۲۲ھ، ۲۲۳ھ، ۲۲۴ھ، ۲۲۵ھ، ۲۲۶ھ، ۲۲۷ھ، ۲۲۸ھ، ۲۲۹ھ، ۲۳۰ھ، ۲۳۱ھ، ۲۳۲ھ، ۲۳۳ھ، ۲۳۴ھ، ۲۳۵ھ، ۲۳۶ھ، ۲۳۷ھ، ۲۳۸ھ، ۲۳۹ھ، ۲۴۰ھ، ۲۴۱ھ، ۲۴۲ھ، ۲۴۳ھ، ۲۴۴ھ، ۲۴۵ھ، ۲۴۶ھ، ۲۴۷ھ، ۲۴۸ھ، ۲۴۹ھ، ۲۵۰ھ، ۲۵۱ھ، ۲۵۲ھ، ۲۵۳ھ، ۲۵۴ھ، ۲۵۵ھ، ۲۵۶ھ، ۲۵۷ھ، ۲۵۸ھ، ۲۵۹ھ، ۲۶۰ھ، ۲۶۱ھ، ۲۶۲ھ، ۲۶۳ھ، ۲۶۴ھ، ۲۶۵ھ، ۲۶۶ھ، ۲۶۷ھ، ۲۶۸ھ، ۲۶۹ھ، ۲۷۰ھ، ۲۷۱ھ، ۲۷۲ھ، ۲۷۳ھ، ۲۷۴ھ، ۲۷۵ھ، ۲۷۶ھ، ۲۷۷ھ، ۲۷۸ھ، ۲۷۹ھ، ۲۸۰ھ، ۲۸۱ھ، ۲۸۲ھ، ۲۸۳ھ، ۲۸۴ھ، ۲۸۵ھ، ۲۸۶ھ، ۲۸۷ھ، ۲۸۸ھ، ۲۸۹ھ، ۲۹۰ھ، ۲۹۱ھ، ۲۹۲ھ، ۲۹۳ھ، ۲۹۴ھ، ۲۹۵ھ، ۲۹۶ھ، ۲۹۷ھ، ۲۹۸ھ، ۲۹۹ھ، ۳۰۰ھ، ۳۰۱ھ، ۳۰۲ھ، ۳۰۳ھ، ۳۰۴ھ، ۳۰۵ھ، ۳۰۶ھ، ۳۰۷ھ، ۳۰۸ھ، ۳۰۹ھ، ۳۱۰ھ، ۳۱۱ھ، ۳۱۲ھ، ۳۱۳ھ، ۳۱۴ھ، ۳۱۵ھ، ۳۱۶ھ، ۳۱۷ھ، ۳۱۸ھ، ۳۱۹ھ، ۳۲۰ھ، ۳۲۱ھ، ۳۲۲ھ، ۳۲۳ھ، ۳۲۴ھ، ۳۲۵ھ، ۳۲۶ھ، ۳۲۷ھ، ۳۲۸ھ، ۳۲۹ھ، ۳۳۰ھ، ۳۳۱ھ، ۳۳۲ھ، ۳۳۳ھ، ۳۳۴ھ، ۳۳۵ھ، ۳۳۶ھ، ۳۳۷ھ، ۳۳۸ھ، ۳۳۹ھ، ۳۴۰ھ، ۳۴۱ھ، ۳۴۲ھ، ۳۴۳ھ، ۳۴۴ھ، ۳۴۵ھ، ۳۴۶ھ، ۳۴۷ھ، ۳۴۸ھ، ۳۴۹ھ، ۳۵۰ھ، ۳۵۱ھ، ۳۵۲ھ، ۳۵۳ھ، ۳۵۴ھ، ۳۵۵ھ، ۳۵۶ھ، ۳۵۷ھ، ۳۵۸ھ، ۳۵۹ھ، ۳۶۰ھ، ۳۶۱ھ، ۳۶۲ھ، ۳۶۳ھ، ۳۶۴ھ، ۳۶۵ھ، ۳۶۶ھ، ۳۶۷ھ، ۳۶۸ھ، ۳۶۹ھ، ۳۷۰ھ، ۳۷۱ھ، ۳۷۲ھ، ۳۷۳ھ، ۳۷۴ھ، ۳۷۵ھ، ۳۷۶ھ، ۳۷۷ھ، ۳۷۸ھ، ۳۷۹ھ، ۳۸۰ھ، ۳۸۱ھ، ۳۸۲ھ، ۳۸۳ھ، ۳۸۴ھ، ۳۸۵ھ، ۳۸۶ھ، ۳۸۷ھ، ۳۸۸ھ، ۳۸۹ھ، ۳۹۰ھ، ۳۹۱ھ، ۳۹۲ھ، ۳۹۳ھ، ۳۹۴ھ، ۳۹۵ھ، ۳۹۶ھ، ۳۹۷ھ، ۳۹۸ھ، ۳۹۹ھ، ۴۰۰ھ، ۴۰۱ھ، ۴۰۲ھ، ۴۰۳ھ، ۴۰۴ھ، ۴۰۵ھ، ۴۰۶ھ، ۴۰۷ھ، ۴۰۸ھ، ۴۰۹ھ، ۴۱۰ھ، ۴۱۱ھ، ۴۱۲ھ، ۴۱۳ھ، ۴۱۴ھ، ۴۱۵ھ، ۴۱۶ھ، ۴۱۷ھ، ۴۱۸ھ، ۴۱۹ھ، ۴۲۰ھ، ۴۲۱ھ، ۴۲۲ھ، ۴۲۳ھ، ۴۲۴ھ، ۴۲۵ھ، ۴۲۶ھ، ۴۲۷ھ، ۴۲۸ھ، ۴۲۹ھ، ۴۳۰ھ، ۴۳۱ھ، ۴۳۲ھ، ۴۳۳ھ، ۴۳۴ھ، ۴۳۵ھ، ۴۳۶ھ، ۴۳۷ھ، ۴۳۸ھ، ۴۳۹ھ، ۴۴۰ھ، ۴۴۱ھ، ۴۴۲ھ، ۴۴۳ھ، ۴۴۴ھ، ۴۴۵ھ، ۴۴۶ھ، ۴۴۷ھ، ۴۴۸ھ، ۴۴۹ھ، ۴۵۰ھ، ۴۵۱ھ، ۴۵۲ھ، ۴۵۳ھ، ۴۵۴ھ، ۴۵۵ھ، ۴۵۶ھ، ۴۵۷ھ، ۴۵۸ھ، ۴۵۹ھ، ۴۶۰ھ، ۴۶۱ھ، ۴۶۲ھ، ۴۶۳ھ، ۴۶۴ھ، ۴۶۵ھ، ۴۶۶ھ، ۴۶۷ھ، ۴۶۸ھ، ۴۶۹ھ، ۴۷۰ھ، ۴۷۱ھ، ۴۷۲ھ، ۴۷۳ھ، ۴۷۴ھ، ۴۷۵ھ، ۴۷۶ھ، ۴۷۷ھ، ۴۷۸ھ، ۴۷۹ھ، ۴۸۰ھ، ۴۸۱ھ، ۴۸۲ھ، ۴۸۳ھ، ۴۸۴ھ، ۴۸۵ھ، ۴۸۶ھ، ۴۸۷ھ، ۴۸۸ھ، ۴۸۹ھ، ۴۹۰ھ، ۴۹۱ھ، ۴۹۲ھ، ۴۹۳ھ، ۴۹۴ھ، ۴۹۵ھ، ۴۹۶ھ، ۴۹۷ھ، ۴۹۸ھ، ۴۹۹ھ، ۵۰۰ھ، ۵۰۱ھ، ۵۰۲ھ، ۵۰۳ھ، ۵۰۴ھ، ۵۰۵ھ، ۵۰۶ھ، ۵۰۷ھ، ۵۰۸ھ، ۵۰۹ھ، ۵۱۰ھ، ۵۱۱ھ، ۵۱۲ھ، ۵۱۳ھ، ۵۱۴ھ، ۵۱۵ھ، ۵۱۶ھ، ۵۱۷ھ، ۵۱۸ھ، ۵۱۹ھ، ۵۲۰ھ، ۵۲۱ھ، ۵۲۲ھ، ۵۲۳ھ، ۵۲۴ھ، ۵۲۵ھ، ۵۲۶ھ، ۵۲۷ھ، ۵۲۸ھ، ۵۲۹ھ، ۵۳۰ھ، ۵۳۱ھ، ۵۳۲ھ، ۵۳۳ھ، ۵۳۴ھ، ۵۳۵ھ، ۵۳۶ھ، ۵۳۷ھ، ۵۳۸ھ، ۵۳۹ھ، ۵۴۰ھ، ۵۴۱ھ، ۵۴۲ھ، ۵۴۳ھ، ۵۴۴ھ، ۵۴۵ھ، ۵۴۶ھ، ۵۴۷ھ، ۵۴۸ھ، ۵۴۹ھ، ۵۵۰ھ، ۵۵۱ھ، ۵۵۲ھ، ۵۵۳ھ، ۵۵۴ھ، ۵۵۵ھ، ۵۵۶ھ، ۵۵۷ھ، ۵۵۸ھ، ۵۵۹ھ، ۵۶۰ھ، ۵۶۱ھ، ۵۶۲ھ، ۵۶۳ھ، ۵۶۴ھ، ۵۶۵ھ، ۵۶۶ھ، ۵۶۷ھ، ۵۶۸ھ، ۵۶۹ھ، ۵۷۰ھ، ۵۷۱ھ، ۵۷۲ھ، ۵۷۳ھ، ۵۷۴ھ، ۵۷۵ھ، ۵۷۶ھ، ۵۷۷ھ، ۵۷۸ھ، ۵۷۹ھ، ۵۸۰ھ، ۵۸۱ھ، ۵۸۲ھ، ۵۸۳ھ، ۵۸۴ھ، ۵۸۵ھ، ۵۸۶ھ، ۵۸۷ھ، ۵۸۸ھ، ۵۸۹ھ، ۵۹۰ھ، ۵۹۱ھ، ۵۹۲ھ، ۵۹۳ھ، ۵۹۴ھ، ۵۹۵ھ، ۵۹۶ھ، ۵۹۷ھ، ۵۹۸ھ، ۵۹۹ھ، ۶۰۰ھ، ۶۰۱ھ، ۶۰۲ھ، ۶۰۳ھ، ۶۰۴ھ، ۶۰۵ھ، ۶۰۶ھ، ۶۰۷ھ، ۶۰۸ھ، ۶۰۹ھ، ۶۱۰ھ، ۶۱۱ھ، ۶۱۲ھ، ۶۱۳ھ، ۶۱۴ھ، ۶۱۵ھ، ۶۱۶ھ، ۶۱۷ھ، ۶۱۸ھ، ۶۱۹ھ، ۶۲۰ھ، ۶۲۱ھ، ۶۲۲ھ، ۶۲۳ھ، ۶۲۴ھ، ۶۲۵ھ، ۶۲۶ھ، ۶۲۷ھ، ۶۲۸ھ، ۶۲۹ھ، ۶۳۰ھ، ۶۳۱ھ، ۶۳۲ھ، ۶۳۳ھ، ۶۳۴ھ، ۶۳۵ھ، ۶۳۶ھ، ۶۳۷ھ، ۶۳۸ھ، ۶۳۹ھ، ۶۴۰ھ، ۶۴۱ھ، ۶۴۲ھ، ۶۴۳ھ، ۶۴۴ھ، ۶۴۵ھ، ۶۴۶ھ، ۶۴۷ھ، ۶۴۸ھ، ۶۴۹ھ، ۶۵۰ھ، ۶۵۱ھ، ۶۵۲ھ، ۶۵۳ھ، ۶۵۴ھ، ۶۵۵ھ، ۶۵۶ھ، ۶۵۷ھ، ۶۵۸ھ، ۶۵۹ھ، ۶۶۰ھ، ۶۶۱ھ، ۶۶۲ھ، ۶۶۳ھ، ۶۶۴ھ، ۶۶۵ھ، ۶۶۶ھ، ۶۶۷ھ، ۶۶۸ھ، ۶۶۹ھ، ۶۷۰ھ، ۶۷۱ھ، ۶۷۲ھ، ۶۷۳ھ، ۶۷۴ھ، ۶۷۵ھ، ۶۷۶ھ، ۶۷۷ھ، ۶۷۸ھ، ۶۷۹ھ، ۶۸۰ھ، ۶۸۱ھ، ۶۸۲ھ، ۶۸۳ھ، ۶۸۴ھ، ۶۸۵ھ، ۶۸۶ھ، ۶۸۷ھ، ۶۸۸ھ، ۶۸۹ھ، ۶۹۰ھ، ۶۹۱ھ، ۶۹۲ھ، ۶۹۳ھ، ۶۹۴ھ، ۶۹۵ھ، ۶۹۶ھ، ۶۹۷ھ، ۶۹۸ھ، ۶۹۹ھ، ۷۰۰ھ، ۷۰۱ھ، ۷۰۲ھ، ۷۰۳ھ، ۷۰۴ھ، ۷۰۵ھ، ۷۰۶ھ، ۷۰۷ھ، ۷۰۸ھ، ۷۰۹ھ، ۷۱۰ھ، ۷۱۱ھ، ۷۱۲ھ، ۷۱۳ھ، ۷۱۴ھ، ۷۱۵ھ، ۷۱۶ھ، ۷۱۷ھ، ۷۱۸ھ، ۷۱۹ھ، ۷۲۰ھ، ۷۲۱ھ، ۷۲۲ھ، ۷۲۳ھ، ۷۲۴ھ، ۷۲۵ھ، ۷۲۶ھ، ۷۲۷ھ، ۷۲۸ھ، ۷۲۹ھ، ۷۳۰ھ، ۷۳۱ھ، ۷۳۲ھ، ۷۳۳ھ، ۷۳۴ھ، ۷۳۵ھ، ۷۳۶ھ، ۷۳۷ھ، ۷۳۸ھ، ۷۳۹ھ، ۷۴۰ھ، ۷۴۱ھ، ۷۴۲ھ، ۷۴۳ھ، ۷۴۴ھ، ۷۴۵ھ، ۷۴۶ھ، ۷۴۷ھ، ۷۴۸ھ، ۷۴۹ھ، ۷۵۰ھ، ۷۵۱ھ، ۷۵۲ھ، ۷۵۳ھ، ۷۵۴ھ، ۷۵۵ھ، ۷۵۶ھ، ۷۵۷ھ، ۷۵۸ھ، ۷۵۹ھ، ۷۶۰ھ، ۷۶۱ھ، ۷۶۲ھ، ۷۶۳ھ، ۷۶۴ھ، ۷۶۵ھ، ۷۶۶ھ، ۷۶۷ھ، ۷۶۸ھ، ۷۶۹ھ، ۷۷۰ھ، ۷۷۱ھ، ۷۷۲ھ، ۷۷۳ھ، ۷۷۴ھ، ۷۷۵ھ، ۷۷۶ھ، ۷۷۷ھ، ۷۷۸ھ، ۷۷۹ھ، ۷۸۰ھ، ۷۸۱ھ، ۷۸۲ھ، ۷۸۳ھ، ۷۸۴ھ، ۷۸۵ھ، ۷۸۶ھ، ۷۸۷ھ، ۷۸۸ھ، ۷۸۹ھ، ۷۹۰ھ، ۷۹۱ھ، ۷۹۲ھ، ۷۹۳ھ، ۷۹۴ھ، ۷۹۵ھ، ۷۹۶ھ، ۷۹۷ھ، ۷۹۸ھ، ۷۹۹ھ، ۸۰۰ھ، ۸۰۱ھ، ۸۰۲ھ، ۸۰۳ھ، ۸۰۴ھ، ۸۰۵ھ، ۸۰۶ھ، ۸۰۷ھ، ۸۰۸ھ، ۸۰۹ھ، ۸۱۰ھ، ۸۱۱ھ، ۸۱۲ھ، ۸۱۳ھ، ۸۱۴ھ، ۸۱۵ھ، ۸۱۶ھ، ۸۱۷ھ، ۸۱۸ھ، ۸۱۹ھ، ۸۲۰ھ، ۸۲۱ھ، ۸۲۲ھ، ۸۲۳ھ، ۸۲۴ھ، ۸۲۵ھ، ۸۲۶ھ، ۸۲۷ھ، ۸۲۸ھ، ۸۲۹ھ، ۸۳۰ھ، ۸۳۱ھ، ۸۳۲ھ، ۸۳۳ھ، ۸۳۴ھ، ۸۳۵ھ، ۸۳۶ھ، ۸۳۷ھ، ۸۳۸ھ، ۸۳۹ھ، ۸۴۰ھ، ۸۴۱ھ، ۸۴۲ھ، ۸۴۳ھ، ۸۴۴ھ، ۸۴۵ھ، ۸۴۶ھ، ۸۴۷ھ، ۸۴۸ھ، ۸۴۹ھ، ۸۵۰ھ، ۸۵۱ھ، ۸۵۲ھ، ۸۵۳ھ، ۸۵۴ھ، ۸۵۵ھ، ۸۵۶ھ، ۸۵۷ھ، ۸۵۸ھ، ۸۵۹ھ، ۸۶۰ھ، ۸۶۱ھ، ۸۶۲ھ، ۸۶۳ھ، ۸۶۴ھ، ۸۶۵ھ، ۸۶۶ھ، ۸۶۷ھ، ۸۶۸ھ، ۸۶۹ھ، ۸۷۰ھ، ۸۷۱ھ، ۸۷۲ھ، ۸۷۳ھ، ۸۷۴ھ، ۸۷۵ھ، ۸۷۶ھ، ۸۷۷ھ، ۸۷۸ھ، ۸۷۹ھ، ۸۸۰ھ، ۸۸۱ھ، ۸۸۲ھ، ۸۸۳ھ، ۸۸۴ھ، ۸۸۵ھ، ۸۸۶ھ، ۸۸۷ھ، ۸۸۸ھ، ۸۸۹ھ، ۸۹۰ھ، ۸۹۱ھ، ۸۹۲ھ، ۸۹۳ھ، ۸۹۴ھ، ۸۹۵ھ، ۸۹۶ھ، ۸۹۷ھ، ۸۹۸ھ، ۸۹۹ھ، ۹۰۰ھ، ۹۰۱ھ، ۹۰۲ھ، ۹۰۳ھ، ۹۰۴ھ، ۹۰۵ھ، ۹۰۶ھ، ۹۰۷ھ، ۹۰۸ھ، ۹۰۹ھ، ۹۱۰ھ، ۹۱۱ھ، ۹۱۲ھ، ۹۱۳ھ، ۹۱۴ھ، ۹۱۵ھ، ۹۱۶ھ، ۹۱۷ھ، ۹۱۸ھ، ۹۱۹ھ، ۹۲۰ھ، ۹۲۱ھ، ۹۲۲ھ، ۹۲۳ھ، ۹۲۴ھ، ۹۲۵ھ، ۹۲۶ھ، ۹۲۷ھ، ۹۲۸ھ، ۹۲۹ھ، ۹۳۰ھ، ۹۳۱ھ، ۹۳۲ھ، ۹۳۳ھ، ۹۳۴ھ، ۹۳۵ھ، ۹۳۶ھ، ۹۳۷ھ، ۹۳۸ھ، ۹۳۹ھ، ۹۴۰ھ، ۹۴۱ھ، ۹۴۲ھ، ۹۴۳ھ، ۹۴۴ھ، ۹۴۵ھ، ۹۴۶ھ، ۹۴۷ھ، ۹۴۸ھ، ۹۴۹ھ، ۹۵۰ھ، ۹۵۱ھ، ۹۵۲ھ، ۹۵۳ھ، ۹۵۴ھ، ۹۵۵ھ، ۹۵۶ھ، ۹۵۷ھ، ۹۵۸ھ، ۹۵۹ھ، ۹۶۰ھ، ۹۶۱ھ، ۹۶۲ھ، ۹۶۳ھ، ۹۶۴ھ، ۹۶۵ھ، ۹۶۶ھ، ۹۶۷ھ، ۹۶۸ھ، ۹۶۹ھ، ۹۷۰ھ، ۹۷۱ھ، ۹۷۲ھ، ۹۷۳ھ، ۹۷۴ھ، ۹۷۵ھ، ۹۷۶ھ، ۹۷۷ھ، ۹۷۸ھ، ۹۷۹ھ، ۹۸۰ھ، ۹۸۱ھ، ۹۸۲ھ، ۹۸۳ھ، ۹۸۴ھ، ۹۸۵ھ، ۹۸۶ھ، ۹۸۷ھ، ۹۸۸ھ، ۹۸۹ھ، ۹۹۰ھ، ۹۹۱ھ، ۹۹۲ھ، ۹۹۳ھ، ۹۹۴ھ، ۹۹۵ھ، ۹۹۶ھ، ۹۹۷ھ، ۹۹۸ھ، ۹۹۹ھ، ۱۰۰۰ھ، ۱۰۰۱ھ، ۱۰۰۲ھ، ۱۰۰۳ھ، ۱۰۰۴ھ، ۱۰۰۵ھ، ۱۰۰۶ھ، ۱۰۰۷ھ، ۱۰۰۸ھ، ۱۰۰۹ھ، ۱۰۱۰ھ، ۱۰۱۱ھ، ۱۰۱۲ھ، ۱۰۱۳ھ، ۱۰۱۴ھ، ۱۰۱۵ھ، ۱۰۱۶ھ، ۱۰۱۷ھ، ۱۰۱۸ھ، ۱۰۱۹ھ، ۱۰۲۰ھ، ۱۰۲۱ھ، ۱۰۲۲ھ، ۱۰۲۳ھ، ۱۰۲۴ھ، ۱۰۲۵ھ، ۱۰۲۶ھ، ۱۰۲۷ھ، ۱۰۲۸ھ، ۱۰۲۹ھ، ۱۰۳۰ھ، ۱۰۳۱ھ، ۱۰۳۲ھ، ۱۰۳۳ھ، ۱۰۳۴ھ، ۱۰۳۵ھ، ۱۰۳۶ھ، ۱۰۳۷ھ، ۱۰۳۸ھ، ۱۰۳۹ھ، ۱۰۴۰ھ، ۱۰۴۱ھ، ۱۰۴۲ھ، ۱۰۴۳ھ، ۱۰۴۴ھ، ۱۰۴۵ھ، ۱۰۴۶ھ، ۱۰۴۷ھ، ۱۰۴۸ھ، ۱۰۴۹ھ، ۱۰۵۰ھ، ۱۰۵۱ھ، ۱۰۵۲ھ، ۱۰۵۳ھ، ۱۰۵۴ھ، ۱۰۵۵ھ، ۱۰۵۶ھ، ۱۰۵۷ھ، ۱۰۵۸ھ، ۱۰۵۹ھ، ۱۰۶۰ھ، ۱۰۶۱ھ، ۱۰۶۲ھ، ۱۰۶۳ھ، ۱۰۶۴ھ، ۱۰۶۵ھ، ۱۰۶۶ھ، ۱۰۶۷ھ، ۱۰۶۸ھ، ۱۰۶۹ھ، ۱۰۷۰ھ، ۱۰۷۱ھ، ۱۰۷۲ھ، ۱۰۷۳ھ، ۱۰۷۴ھ، ۱۰۷۵ھ، ۱۰۷۶ھ، ۱۰۷۷ھ، ۱۰۷۸ھ، ۱۰۷۹ھ، ۱۰۸۰ھ، ۱۰۸۱ھ، ۱۰۸۲ھ، ۱۰۸۳ھ، ۱۰۸۴ھ، ۱۰۸۵ھ، ۱۰۸۶ھ، ۱۰۸۷ھ، ۱۰۸۸ھ، ۱۰۸۹ھ، ۱۰۹۰ھ، ۱۰۹۱ھ، ۱۰۹۲ھ، ۱۰۹۳ھ، ۱۰۹۴ھ، ۱۰۹۵ھ، ۱۰۹۶ھ، ۱۰۹۷ھ، ۱۰۹۸ھ، ۱۰۹۹ھ، ۱۱۰۰ھ، ۱۱۰۱ھ، ۱۱۰۲ھ، ۱۱۰۳ھ، ۱۱۰۴ھ، ۱۱۰۵ھ، ۱۱۰۶ھ، ۱۱۰۷ھ، ۱۱۰۸ھ، ۱۱۰۹ھ، ۱۱۱۰ھ، ۱۱۱۱ھ، ۱۱۱۲ھ، ۱۱۱۳ھ، ۱۱۱۴ھ، ۱۱۱۵ھ، ۱۱۱۶ھ، ۱۱۱۷ھ، ۱۱۱۸ھ، ۱۱۱۹ھ، ۱۱۲۰ھ، ۱۱۲۱ھ، ۱۱۲۲ھ، ۱۱۲۳ھ، ۱۱۲۴ھ، ۱۱۲۵ھ، ۱۱۲۶ھ، ۱۱۲۷ھ، ۱۱۲۸ھ، ۱۱۲۹ھ، ۱۱۳۰ھ، ۱۱۳۱ھ، ۱۱۳۲ھ، ۱۱۳۳ھ، ۱۱۳۴ھ، ۱۱۳۵ھ، ۱۱۳۶ھ، ۱۱۳۷ھ، ۱۱۳۸ھ، ۱۱۳۹ھ، ۱۱۴۰ھ، ۱۱۴۱ھ، ۱۱۴۲ھ، ۱۱۴۳ھ، ۱۱۴۴ھ، ۱۱۴۵ھ، ۱۱۴۶ھ، ۱۱۴۷ھ، ۱۱۴۸ھ، ۱۱۴۹ھ، ۱۱۵۰ھ، ۱۱۵۱ھ، ۱۱۵۲ھ، ۱۱۵۳ھ، ۱۱۵۴ھ، ۱۱۵۵ھ، ۱۱۵۶ھ، ۱۱۵۷ھ، ۱۱۵۸ھ، ۱۱۵۹ھ، ۱۱۶۰ھ، ۱۱۶۱ھ، ۱۱۶۲ھ، ۱۱۶۳ھ، ۱۱۶۴ھ، ۱۱۶۵ھ، ۱۱۶۶ھ، ۱۱۶۷ھ، ۱۱۶۸ھ، ۱۱۶۹ھ، ۱۱۷۰ھ، ۱۱۷۱ھ، ۱۱۷۲ھ، ۱۱۷۳ھ، ۱۱۷۴ھ، ۱۱۷۵ھ، ۱۱۷۶ھ، ۱۱۷۷ھ، ۱۱۷۸ھ، ۱۱۷۹ھ، ۱۱۸۰ھ، ۱۱۸۱ھ، ۱۱۸۲ھ، ۱۱۸۳ھ، ۱۱۸۴ھ، ۱۱۸۵ھ، ۱۱۸۶ھ، ۱۱۸۷ھ، ۱۱۸۸ھ، ۱۱۸۹ھ، ۱۱۹۰ھ، ۱۱۹۱ھ، ۱۱۹۲ھ، ۱۱۹۳ھ، ۱۱۹۴ھ، ۱۱۹۵ھ، ۱۱۹۶ھ، ۱۱۹۷ھ، ۱۱۹۸ھ، ۱۱۹۹ھ، ۱۲۰۰ھ، ۱۲۰۱ھ، ۱۲۰۲ھ، ۱۲۰۳ھ، ۱۲۰۴ھ، ۱۲۰۵ھ، ۱۲۰۶ھ، ۱۲۰۷ھ، ۱۲۰۸ھ، ۱۲۰۹ھ، ۱۲۱۰ھ، ۱۲۱۱ھ، ۱۲۱۲ھ، ۱۲۱۳ھ، ۱۲۱۴ھ، ۱۲۱۵ھ، ۱۲۱۶ھ، ۱۲۱۷ھ، ۱۲۱۸ھ، ۱۲۱۹ھ، ۱۲۲۰ھ، ۱۲۲۱ھ، ۱۲۲۲ھ، ۱۲۲۳ھ، ۱۲۲۴ھ، ۱۲۲۵ھ، ۱۲۲۶ھ، ۱۲۲۷ھ، ۱۲۲۸ھ، ۱۲۲۹ھ، ۱۲۳۰ھ، ۱۲۳۱ھ، ۱۲۳۲ھ، ۱۲۳۳ھ، ۱۲۳۴ھ، ۱۲۳۵ھ، ۱۲۳۶ھ، ۱۲۳۷ھ، ۱۲۳۸ھ، ۱۲۳۹ھ، ۱۲۴۰ھ، ۱۲۴۱ھ، ۱۲۴۲ھ، ۱۲۴۳ھ، ۱۲۴۴ھ، ۱۲۴۵ھ، ۱۲۴۶ھ، ۱۲۴۷ھ، ۱۲۴۸ھ، ۱۲۴۹ھ، ۱۲۵۰ھ، ۱۲۵۱ھ، ۱۲۵۲ھ، ۱۲۵۳ھ، ۱۲۵۴ھ، ۱۲۵۵ھ، ۱۲۵۶ھ، ۱۲۵۷ھ، ۱۲۵۸ھ، ۱۲۵۹ھ، ۱۲۶۰ھ، ۱۲۶۱ھ، ۱۲۶۲ھ، ۱۲۶۳ھ، ۱۲۶۴ھ، ۱۲۶۵ھ، ۱۲۶۶ھ، ۱۲۶۷ھ، ۱۲۶۸ھ، ۱۲۶۹ھ، ۱۲۷۰ھ، ۱۲۷۱ھ، ۱۲۷۲ھ، ۱۲۷۳ھ، ۱۲۷۴ھ، ۱۲۷۵ھ، ۱۲۷۶ھ، ۱۲۷۷ھ، ۱۲۷۸ھ، ۱۲۷۹ھ، ۱۲۸۰ھ، ۱۲۸۱ھ، ۱۲۸۲ھ،

## تقریر ۴۱-۴۴

اس میں کوئی متعین مزا نہ ہو اس میں تعزیر ہوئی (۱)۔

ماحق شکایت:

۴۱- صاحب ”تہذیب الاحکام“ نے بیان کیا ہے کہ جو ماحق شکایت لائے اس میں تاویب ہوگی، اور بیہوشی کہتے ہیں کہ سب مدعی کا اس کے دعویٰ میں جھوٹ ظاہر ہو جائے جس سے وہ مدعی کو اذیت دے رہا ہو تو جھوٹ اور مدعی کو ”اذیت“ دینے کی وجہ سے اس کی تعزیر کی جائے گی (۲)۔

غیر موذی جانور کو مار ڈالنا یا اس کو ضرر پہنچانا:

۴۲- نبی کریم ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں جانور کو تکلیف دینے کی ممانعت فرمائی ہے: ”اِنَّ اَمْرًا دَخَلَتْ اِلَيْهِ هَرَّةٌ حَبَسْتُهَا، فَلَا هِيَ اَصْعَمْتُهَا وَاسْقَتَهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتُهَا فَتَاكُلُ مِنْ عَشَاشِ (۳) الْاَرْضِ“ (۳) (ایک عورت اس بلی کے سلسلہ میں جہنم میں داخل ہوگئی جس کو اس نے بند کر رکھا تھا، چنانچہ نہ وہ اس نے اس کو کھدیا یا پلایا، نہ ہی زمین کے کیڑوں مکڑوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دیا تو یہ فعل معصیت ہے اور اس میں کوئی حد متعین نہ ہو تو داخل کی تعزیر کی جائے گی۔

= بخاری (صحیح ۲۶۱۵) طبع استیعاب اور مسلم (۱/۱۰۷ طبع مجلس) نے حضرت ابو بکرؓ سے کی ہے۔

(۱) اس میں ۱۶، ۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱،

## تقریر ۳۵-۳۷

ملازمین کا اپنی حدود سے تجاوز کرنا اور کوتاہی کرنا:  
یہ ایسی محصیت ہے جس میں کوئی متعین سزا نہیں ہے، اور اس  
کی پندرہ مرتبیں ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

### الف- قاضی کا انصافی کرنا:

۳۶- جب قاضی فیصلہ میں انصاف نہ کرے تو اس کی تقریر کی  
جائے لی۔ معزول نہ کیا جائے گا اور اس کے مال میں اس کو ضامن  
قرار دیا جائے گا، اس لئے کہ جس معاملہ میں اس نے انصافی کی ہے  
اس میں وہ قاضی نہیں ہے بلکہ وہ مالحن مبادکرنا ہے، لہذا اس کے مال  
میں ضامن واجب کرنے کے سلسلہ میں وہ دھروں کی طرح ہوگا، اور  
جب غلطی سے انصافی کرے تو اس پر اس کے فیصلہ سے تاوان نہیں  
ہوگا، اس لئے کہ وہ ”معصوم عن الخطا“ (۱) (خطیوں سے مبرا)  
نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ  
جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ“ (۲) (تمہارے اوپر اس کا کوئی گناہ نہیں  
جو تم سے بھول چوک ہو جائے)۔

ب- عمل ترک کر دینا یا عہد واجب کی ادائیگی سے رک جانا:  
۳۷- سہر ایسا عمل جس سے عام ذمہ داریوں کو معطل کر دینے یا ان کا  
نظم ختم کرنے کی صورت پیدا ہو جاتی ہو تو وہ مستوجب تعزیر جرم  
ہے، اور اس کا مقصد ثوابی سے کام چلنے کو یقینی بنانا ہے، تاکہ حکومت  
عمل طریقہ سے اپنے فرائض انجام دیتی رہے، اس بنا پر ہر اس شخص  
کی تعزیر کی جائے گی جو اپنا کام چھوڑ دے، یا کام جاری رہنے میں  
دشواری پیدا کر کے یا اس کے نظم میں خلل ڈالنے کا قصد کرتے ہوئے

إليهم بالموذنة“ (۱) (تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ  
بناؤ گے کہ ان سے محبت کا اظہار کرنے لگو)۔  
اور چونکہ اس جرم میں متعین سزا نہیں ہے، لہذا اس میں تعزیر  
ہوگی (۲)۔

اس کی تفصیل ”تجسس“ میں ہے۔

### رشوت:

۳۵- قرآن کے مطابق رشوت حرام اور حرام ہے۔ اس لئے کہ  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”سَمِعُوا لِلْكَذِبِ أَكَلُونَ لِلْمَشْجَةِ“ (۳)  
(جھوٹ کے بڑے سنے، لے میں، حرام کے بڑے کھائے) لے  
ہیں) یہاں بتایا کہ رشوت کے سلسلہ میں ہے جو حرام مافی یعنی رشوت کھاتے  
تھے، اور یہ سنت کے ذریعہ بھی حرام کر دیا ہے، اس لئے کہ حدیث ہے:  
”لَعَنَ اللَّهُ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالرَّائِيَّ“ (۴) (اللہ تعالیٰ نے  
رشوت لینے والے، دینے والے اور رشوت کا دلال بننے والے پر  
عنایت فرمائی ہے)، اور چونکہ اس جرم میں کوئی متعین سزا نہیں ہے لہذا  
اس میں تعزیر ہوگی (۵)۔

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۵۔

(۲) مخرج رخص ۱۷۵، تہذیب الامام ۲/۳۸۸، ۲۰۶، مسند الشریعہ رخص ۵۳،  
المسند رخص ۳۰، کشاف القضا ۶۳۷۔

(۳) سورہ مائدہ ۴۴۔

(۴) حدیث ”لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالرَّائِيَّ“ کی روایت  
ترمذی (۶۳۳۳، حلی) اور حاکم (۱۰۲۳۳، ۱۰۳ طبع دائرة المعارف  
الاشعرانیہ) نے حضرت ابی ہریرہؓ سے کی ہے، اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے  
اور وہی ہے اس کی مخرج کی ہے۔

(۵) مسند الشریعہ رخص ۱۹، ۲۰، ۳۰، اور انشاء رشوت دینے والے کے  
درمیان واسطہ بننے والے کو کہتے ہیں، اور رشوت کے سلسلہ میں ”جامع  
المعصومین ۱/۱۸، ۱۷ کی طرف بھی رجوع کریں۔

(۱) جامع المعصومین ۱/۱۸، ۱۷، المذابی الدربیل پور، السرخسی ۸۰۸۔

(۲) سورہ احزاب ۵۔

## تعزیر ۳۸-۵۲

سے انکار کرے تو قید کر دیا جائے گا۔ ریت ماں پینے تک اس پر بار بارش بٹکانی جائے گی (۱)۔

کھوٹے اور جعلی سکوں کی نقل کرنا:

۵۰- ان سکوں کی نقل تیار کرنا جو رائج ہیں، اگر شب نقدی سے قابل کرنے اور چیلانے پر ضمانت سہا یہ تمام ہے جس پر تعزیر ہوگی، چنانچہ ”عدۃ ابواب الفتویٰ“ میں اس شخص کے بارے میں جو جعلی سکے ریاں، سونے اور روپیہ کی شکل میں بنانا ہے، اور اس شخص کے بارے میں جو ان کھوٹے سکوں کو پھیلاتا اور رائج کرنا ہے آپا ہے کہ دونوں کی تعزیر کی جائے گی (۲)۔

ترہیر (جعل سازی):

۵۱- اس تمام میں تعزیر ہوگی، چنانچہ روایت ہے کہ معنی بن زید نے بیت المال کی طرف کے نقش کے مطابق مہر بنائی اور کچھ مال لے لیا تو حضرت عمرؓ نے اس کو سو کوڑے لگائے اور قید کر دیا، پھر دس سو کوڑے لگائے، پھر تیس سو کوڑے لگائے اور اس کو جلا وطن کر دیا اور تعزیر کے موذبات میں سے جعلی خط و کتابت کا جھٹکا بھی ہے (۳)۔

الزام کردہ قیمت سے زیادہ پر فرہخت کرنا:

۵۲- کبھی حالات کا تقاضا ایسا ہوتا ہے کہ یہ بھاد و متقرر کرنے کا ہو جاتا ہے تو اگر ایسا ہو جائے تو متقرر ہو بھاد و سے زیادہ پر فرہخت کرنے سے تعزیر ہوگی، اسی میں سے بچنے سے رک جانا بھی ہے، چنانچہ اس

پنی ذمہ داری کے کسی کام سے رک جائے اور عمومی طور سے ہر اس شخص کی تعزیر کی جائے گی جو اپنے عہدے میں سرکشی کرے، یا اپنے افسر کے ساتھ طاقت یا شدت کا معاملہ کرے اور اپنا کام چھوڑ دے، اور اسی میں سے کسی سول یا فوجی اہل کار کا اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرے پر زیادتی کرنا ہے (۱)۔

حکومت کے کارندوں کا مقابلہ کرنا اور ان پر زیادتی کرنا:

۳۸- عام کارندوں اور عام خدمت پر مامور لوگوں پر زیادتی کرنا تعزیر کا مستحق بناتا ہے، اور اسی سلسلہ میں فقہاء نے جو مثالیں بیان کی ہیں ان میں علماء اور حکومت کے کارکنان کی نامناسب اہانت کرنا بھی ہے، خواہ یہ اشارہ سے ہو یا قول سے یا کسی اور چیز سے، اور کسی فوجی پر دست درازی کرنا یا اس کے کپڑے پھاڑ دینا، اس سے نہ بچنا، نہ اس میں تعزیر ہوگی، ورنہ کف ہوگا۔ اہل بیت کا نشان دینا، دھکا، اور اسی میں عدالت کی ممانعت بھی ہے۔ دوسری معاملہ شست کے نہ اٹھنا بھی ہے، چنانچہ ان میں تافضی کو تعزیر کا اختیار ہے، اور اگر معاف کر دے تو بہتر ہوگا (۲)۔

قیدیوں کا فرار ہونا، اور مجرموں کا چھپنا:

۳۹- اسی میں وہ بھی ہے جو محارب (ڈاکو) چور یا ان جیسے لوگوں کو بندہ دے جس پر اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی کا کوئی حق ہو، اور اس حق کے وصول کئے جانے سے مانع ہو، چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ وہ اس کے ترم میں شریک ہے، اس کی تعزیر ہوگی، اس سے اس کو حاضر کرنے یا اس کی جگہ کی اطلاع دینے کا مطالبہ کیا جائے گا، اور اگر ایسا کرنے

(۱) مسند الشریعہ ص ۳۰ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) عدۃ ابواب الفتویٰ ص ۸۱، ۸۲، الفتاویٰ لا مسد بہ ص ۵۸، ۵۹۔

(۳) الفتاویٰ الجندیہ ص ۲۳، ۲۴، الفتاویٰ ص ۳۸، ۳۹۔

(۱) الفتاویٰ لا مسد بہ ص ۱۶۷، ۱۶۸۔

(۲) الفتاویٰ لا مسد بہ ص ۱۶۱، ۱۶۲، الفتاویٰ لا خرو بہ ص ۱۵۷، ۱۵۸۔

روایت الفتویٰ ص ۷۷، مرقاۃ المفحیحین ص ۵۹۔

## تعزیر ۵۳-۵۷

تعزیر کا ساقط ہو جانا:

۵۵- تعزیری ذمت سے ساقط ہو جاتی ہے اس میں مجرم کی موت، اس کو معاف کر دینا اور اس کا توبہ کرنا بھی ہے۔

الف- موت سے تعزیر کا سقوط:

۵۶- اگر جب جسمانی ہو یا آراء کی کوئد کرنے والی ہو تو مجرم کی موت اس کو بہرہ ساقط کر دیتی، اس سے کہ اس کی ذمت سے تعلق ہے، اس میں ترک تعلق تو بیچ قید کرنا اور مانا ہے۔  
اور اگر مجرم کی ذات سے تعلق نہ ہو بلکہ اس کے مال پر لاگو کی ہو جیسے مال "موت" تو فیصلہ کے بعد مجرم کی موت اس کو ساقط نہیں کرے گی، اس لئے کہ مال پر اس کو نافذ کرنا ممکن ہے، اور فیصلہ کی وجہ سے مودعہ میں دین ہو جائے گا، اور اس کے تابع ہو کر وہ محکوم علیہ (حس کے خلاف فیصلہ ہوا ہے) مجرم کے ترک سے متعلق ہو جائے گا۔

ب- معافی سے تعزیر کا سقوط:

۵۷- اس صورت میں تعزیر معاف کرنا جائز ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے حق کے لئے ہو، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:  
"تجاوزوا عن عقوبة ذوي المروءة، الا في حد من حدود الله" (۱) (اللہ کی طے کردہ حدود کے علاوہ دیگر امور میں اہل شرفیت سے عفو کے ساتھ درگزر کا معاملہ کرنا چاہیے) نیز آپ کا ارشاد ہے:

۱۸۹۷/۲، ۱۹۰۰ء حدیث اباب القوی ص ۸۰، ۸۱

(۱) حدیث: "تجاوزوا عن عقوبة" کی روایت طبرانی نے معجم صغیر میں حضرت ربیع بن ثابت سے مروی ہے اور اس کی پہلی کتب میں اس کا سند صحیح کثیر بن مروان طبری ہیں جو ضعیف ہیں (مجمع الزوائد ۲۸۲/۶، ص ۲۸۲) طبع التذکرہ

میں جب حکم ہوگا اور جب کے ترک کرنے پر نہ ہوگی، اور ان میں سے جو میں میں مانی کرے کے مقصد سے اشیاء وریہ کی وفتہ مدوزی کرنا بھی ہے (۲) اس لئے کہ حدیث ہے: "لا يحسب الا حاطی" (۳) (ذخیرہ المدوزی صرف خطا کا رہی کرے گا)۔

ناپ تول کے پتوں میں دھوکہ دینا:

۵۳- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "الوفوا بالعقوبات ولا تكلوا أموالكم من غير حساب ولا تفسدوا أموالكم" (۴) (تم لوگ پورا پورا کر و نقصان نہ پہنچاؤ، لے نہ لو، رشخ ترازو سے ولا کر و حدیث میں ہے: "من عشنا فليس منا" (۵) (جو ہمیں صواب سے ودم میں سے نہیں)، اس ناپ تول میں صواب، پنا معصیت ہے اور اس میں کوئی متعین حد نہیں ہے لہذا اس میں تعزیر ہوتی۔

مشتہد افراد:

۵۴- کبھی کبھی تعزیر کی معین فعل کے ارتباب سے نہیں بلکہ مجرم کی نگین حالت کے پیش نظر ہوتی ہے، اور بعض مقباء اس شخص کی تعزیر کے قائل ہیں جس پر چوری کی تہمت ہو اگرچہ اس نے چوری نہ کی ہو، اور جو بات کے خلاف تمام جیسے قتل کرے، مارے، اور زخمی کرے سے معروف یا نام ہو (۵)۔

(۱) الفتاویٰ لا نقویہ ۱۵۹۱، المبدی فی الاسلام ص ۲۸، ۲۹

(۲) حدیث: "لا يحسب الا حاطی" کی روایت احمد (۳۸۳۳ طبع لمبجہ) اور مسلم (۳۳۷۷ طبع لمبجہ) نے حضرت سعید بن عبد اللہ مدوی سے کی ہے اور مسلم کے الفاظ ہیں: "من احسب فهو حاطی" (جوزخیرہ المدوزی کرے وہ خطا کار ہے)۔

(۳) سورہ بقرہ ۸، ۱۸۳۔

(۴) حدیث: "من عشنا فليس منا" کی روایت مسلم (۹۹۱۱ طبع لمبجہ) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

(۵) البصر ص ۱۲۳، حاشیہ الشریذالی علی الدرر ۲، ۵۱، الفتاویٰ المندیہ

## تقریر ۵۷

”اقیموا دوی الہیات عشرتہم“ (۱) (سو اے حد، اے دی و جاہت لوگوں کی تفرشیں معاف کردہ) اور انصاریوں کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے: ”قللوا من محسبہم، ووجاودوا عن مسیہم“ (۲) (اں کے معافی رنے والے سے قیل رلو، رنے لئی رنے والے سے و رز ررو) جس نے آپ سے کہا تھا: میں نے یک خاتون سے ملاقات کی اور وٹلی سے کم وچکا اں سے گناہ یرا اں سے آپ کا رشاء: ”اصلیت معنا“ (۳) (کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پر ہی؟) اں۔ جواب میں سے: یا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اں رشاء کی تہ و تفرمانی: ”ان المحسبات ینھیں المستیبات“ (۴) (یشب نیو ب ونا، یقی ہیں پریوں کو)، لہذا امام کو معافی کا اختیار ہے۔

اور یکتوں یہ ہے۔ تقریر جب اللہ تعالیٰ کے حق سے متعلق ہو تو معاف کرنا جائز نہیں ہے، جیسے نماز چھوڑنے والے سے متعلق، اور صلح کی چنے رسالہ میں کہتے ہیں: جو شخص صحابہ میں سے کسی پر یمن کرے اں کی تاویب کرنا سبط پر واجب ہے، اں کو اں کے معاف رنے کا اختیار نہیں ہے، اور بعض کہتے ہیں: تقریر میں سے جو منصوص مدیہ میں جیسے پنی بیوی کی بادی یا مشتک بادی سے بنی کرنا

(۱) حدیث: ”اقیموا دوی الہیات عشرتہم فلا الحدود“ کی روایت احمد (۱/۱۸۱ طبع المکسیر) نے حضرت عائشہ سے کی ہے۔ مہد الحق کہتے ہیں: ابن عدی نے اں کو باب واصل بن عبدالرحمان الرقاشی میں بیس کہا ہے اور کسی عسل کا ذکر نہیں کیا ہے، حاھا کہتے ہیں: واصل یعنی ابو مرہ ضعیف ہیں، اور بن جہان کی سند میں ابو کر بن مایع ہیں اور ابو مرہ سے اں حدیث میں اں کے ضعف کی مراحت کی ہے (مثل الاوطار ۲/۳۳، ۳۳۴)۔

(۲) حدیث: ”اقیموا من محسبہم ووجاودوا عن مسیہم“ کی تخریج فقرہ سر ۱۰ پر گذر چکی ہے۔

(۳) حدیث: ”اصلیت معنا“ کی تخریج فقرہ سر ۱۰ پر گذر چکی ہے۔

(۴) سورہ نور ۱۱۳۔

تو اں میں حکم ماننا واجب ہوگا اور ان کے نزدیک یہاں معافی جائز نہیں ہوگی بلکہ حد کی تمسید ممتنع ہونے کی وجہ سے تقریر واجب ہوگی۔

اور بعض کہتے ہیں کہ معافی اں شخص کے سے ہوتی ہے جس سے چوک و رفرش ہو جائے، نیز اں شرف و رپاک و ان لوگوں میں ہوتی ہے، اں بنیا پر معافی میں مجرم کی شخصیت کا شمار ہوگا۔

اور تقریر سب کی آدمی کے حق کے سے ہو تو یکتوں اسی طرح ہے کہ ملی امر کے لیے اں کو چھوڑ دینا اور معاف کرنا جائز ہوگا حتیٰ کہ صاحب حق مطالبہ کرے تب بھی اں سلسلہ میں اں کا حال اں تقریر کی طرح ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اور یکتوں یہ ہے۔ تناس کی طرح ہی صاحب حق کے مطالبہ کے وقت اں کا ترک کرنا جائز نہیں ہوگا، چنانچہ یہاں ملی امر کو معافی یا اں جھکی پیہ سے اں کے ترک رنے کا اختیار نہیں ہوگا، اور فقہاء کی بھی رائے ہے۔

حاکم جب مصلحت عامہ سے تعلق رکھنے والی چیز میں تقریر سے معافی دے، اے، تقریر سے کسی آدمی کا حق متعلق ہو جیسے گالی دینا تو آدمی کا حق ساتھ نہیں ہوگا بلکہ حاکم کے لیے اں شخص کا حق و صوں کرنا ضروری ہوگا، اں کے قول رائج کے مطابق امام کفر کی جانب سے معافی کا حق نہیں ہے۔

آدمی جب اپنے حق سے معافی دے تو اں کا معاف کرنا جائز ہوگا لیکن اں سے حکومت کا حق متاثر نہیں ہوگا، وادی نے اں سلسلہ میں دو حالتوں کے درمیان فرق کیا ہے:

الف۔ جب آدمی ترافع (معاملہ عدالت وغیرہ میں لے جانے) سے پہلے ہی معاف ردے تو حاکم کو تقریر یا معافی کے درمیان اختیار ہوگا۔

ب۔ اور جب معاملہ عدالت میں لے جانے کے بعد معافی پانی جائے تو حکومت کے حق کی طرف سے ردیے کے سلسلہ میں وہ

## تغزیر ۵۸

اقوال ہیں:

۱۔ ابو عبد اللہ ربیع کے قول میں معافی سے ۱۔ قاطع ہو جائے گا اور اس میں تغزیر کرنے کا اختیار حاکم کو نہیں ہوگا، اس لئے کہ حد قذف زیادہ سخت ہوتی ہے، اور معاف کرنے سے اس کا حکم ساقط ہو جاتا ہے تو حکومت کے حق کے لئے تغزیر کا حکم بدرجہ اولیٰ ساقط ہو جائے گا۔

۲۔ دوسرے اقول جو زیادہ قوی ہے، وہ یہ ہے کہ صاحب حق کے معاف کرنے کے باوجود حاکم کو تغزیر کا اختیار ہے، خواہ اس کے یہاں مقدمہ آچکا ہو یا نہ آیا ہو حد قذف میں معافی کے برخلاف دہوں صورتوں میں، اس لئے کہ سدحاکم کا حقوق عامہ میں سے ہے (۱)۔

توبہ سے تغزیر کا سقوط:

۵۸۔ تغزیر میں توبہ کے اثر کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے: چنانچہ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے نزدیک توبہ سے اسقاط میں ہوگی، اس لئے کہ توبہ گناہ کا کنارہ ہے، اور ان حضرات کے یہاں اس کی حد سے یہ ہے کہ محاربہ (ڈاک زنی) کو چھوڑ کر دوسرے جرائم کی سزاؤں کے بارے میں وارد و لامل عام ہیں، ان میں نائب اور غیر نائب کے حکم میں فرق نہیں کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اسقاط سزے میں توبہ کو مؤثر بنانا سزا سے فرائض اختیار کرنے کے لئے ہر ایک کو توبہ کا دعویٰ کرنے کا حق دے دے گا۔

۳۔ دوسرے فریق کے نزدیک جن میں شافعیہ اور حنبلیہ بھی ہیں، محاربہ کی حد پر قیاس سزے کے (جہرم پر) قدرت سے پہلے ہی توبہ سزا

(۱) معافی سے متعلق مراجعت فرمائیں: فصول الاستدلالیہ ص ۳، ابن ماجہ ص ۱۸۸، مواہب الجلیل ص ۲۸۱، تہذیب الاحکام ص ۶۹، اسی الطالب ص ۱۶۲، ۱۶۳، نہایۃ المساجد ص ۵۷، الحاوری ص ۲۲۵، کشاف الغمائم ص ۳۳، اسی ص ۳۹، احکام السلطانیہ ص ۲۶۶۔

کو ساقط کر لے گی، ان حضرات کی دلیل صحیحین میں وارد حضرت انسؓ کی یہ روایت ہے: میں بنی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اب اللہ کے رسولؐ اس حد کا مستحق ہو گیا ہوں، بعد آپؐ سے مجھ پر نازل فرمایا، آپؐ نے اس سے حد کے بارے میں سوال نہیں کیا اور سزا کا وقت ہو گیا، اور اس نے بنی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جب بنی کریم ﷺ نے نماز پوری کر لی تو وہ آئی آپ ﷺ کے پاس کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنی بات اہم فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "الیس قد صدقت معاً؟" (یا تم نے ہمارے ساتھ سزا نہیں پڑھی ہے؟) اس نے کہا: ہاں (پڑھی ہے)، فرمایا: "لانی اللہ عروجل قد غفر لک ذنبک" (تو اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا)، اس حدیث میں دلیل ہے کہ مجرم نے جب توبہ کر لی تو اس کی سزا مٹ کر رہ جاتی ہے، اس کے علاوہ جب ضرر اور تعدی کی شدت کے باوجود محاربہ میں توبہ جائز ہے تو اس سے کم میں توبہ بدرجہ اولیٰ درست ہوگی۔

یہ حضرات توبہ کے درمیان سقوط کو نہ تسلیم تک محدود رکھتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے حق پر ریاہتی ہو برخلاف ان کے جو کہ "اس سے متعلق ہو۔"

۴۔ تیسرے درمیان تقسیم ہوتے ہیں کہ توبہ تغزیر وغیرہ تغزیر میں سزا کو دور کر دے گی، جیسا کہ محاربہ (ڈاک زنی) میں سے دور کر دیتی ہے، بلکہ محاربہ کے مقابلہ میں سزا سے تہم میں بدرجہ اولیٰ توبہ سزا کو دور کر دے گی، اس لئے کہ محاربہ کا ضرر زیادہ شدید ہے، اور جو لوگ توبہ کے بعد سزا سے سزا نافذ کرنے کے بعد سزا کے قائل ہیں ان کے درمیان اور ان حضرات کے مسلک کے درمیان جو فرق ہوتا ہے، اس کو ایک درمیانی مسلک سمجھا جاتا ہے اور اس رائے پر یہ بات مترتب ہوتی کہ وہ تغزیر جو



## تعزیت ۱-۲

# تعزیت

اللہ کے حق کے لئے، جب ہوتی ہے وہ تو بہ سے ساتھ ہو جاتی ہے، لا یہ کہ حیم کرنے، الاپ کو پاک کرنے کے لئے خود کو اختیار کرے لہذا تو بہ اس شرط کے ساتھ عزیم ساتھ رویتی ہے کہ خرم اس کے غدا کا مطاب نہ کرے، ہر یہ مصیحت عامہ کے حقوق کی نسبت سے ہے، اور اس کے قائلین نے اس بات سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کی تو بہ کو گزشتہ کی معافی کا سبب قرار دیا ہے (۱)۔

### تعریف:

۱- لغت میں تعزیت ”عزّی“ کا مصدر ہے، جب کوئی مصیبت زدہ کو صبر دلانے اور اس کی کم خوار کرے۔

اور اصطلاحی معنی لغوی معنی سے وہ نہیں ہے، ورثہ بنی کہتے ہیں: یہ صبر کا حکم دینے، اس پر اللہ کے وعدہ کے درپے ابھارنے، گناہ سے ڈرانے، نیز میت کے لئے مغفرت کی اور مصیبت زدہ کے لئے مصیبت کی تلافی کی، یا کرنے کا نام ہے (۱)۔

### شرعی حکم:

۲- جس کو مصیبت لاحق ہوئی ہو اس سے تعزیت کے مستحب ہونے میں تائماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے (۲) اور اس کی مشروعیت میں اصل یہ حدیث ہے: ”من عزّی مصابا فله مثل أجره“ (۳) (جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے گا اس کو اسی کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا) نیز یہ حدیث ہے: ”عامن مؤمن بعزّی آخاه“

(۱) اکسی الطالب ۱/۳۳۲ مطبی الکتاب ۳۵۵، حاشیہ الدرر ۱/۳۹۹،

حاشیہ ابن طاووس ۱/۶۰۳۔

(۲) ساجدہ مراجعۃ تراجمی لابن قدیر ۲/۵۴۲۔

(۳) حدیث ”من عزّی مصابا فله مثل أجره“ کی روایت ترمذی (۳۷۶۳) طبع النجفی) نے حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے اور ابن عمرؓ نے ”من عزّی“ (۳۸۴) طبع مشکوٰۃ المصابیح) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس حضرات کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہے: ”قُلْ لِّمَنِ كَسَبُواْ اِنْ يُّنْتَهِرُواْ بِغَفْرِ لَّهِمْ مَا قَدْ سَلَفَ“ (۴) (آپ بہدیتہ (ن) کافروں سے کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں گے تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے، انہیں معاف کر دیا جائے گا) نیز سنت بھی اس پر اسی طرح دلالت کرتی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: ”الغائب من الغائب کمس لا دلب له“ (۵) (گناہوں سے وہ پرے رہا اس شخص کی طرح ہے جس سے کوئی گناہ نہ ہوا ہو)۔

(۱) تعزیم میں تو بہ سے متعلق مراجعت کریں: الکاسانی ۱/۹۶، الاسترڈی ریس ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳،



## تعزیت ۶-۷

اور امام ثوری سے منقول ہے کہ تدفین کے بعد تعزیت کرنا

مکروہ ہے (۱)۔

تعزیت کے الفاظ:

۷- ابن قتیبہ کہتے ہیں: تعزیت کے بارے میں ہمیں کسی متعین

چیز کا علم نہیں ہے، سوائے اس روایت کے جو امام احمد سے ہے،

فرماتے ہیں: روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کی تعزیت

کی اور فرمایا: "رحمک اللہ و احرمک" (۱) (اللہ تم پر رحم کرے

اور تمہیں احرم کرے)، اور امام احمد نے (اپنے شاگردوں میں سے ایک)

جو صاحب سے تعزیت کی، "رحمک اللہ و احرمک" کے بارے میں پوچھا تو

فرمایا: "اللہ تمہارے ثواب کو بڑھائے اور تمہاری بہترین تعزیت

کرے۔" اور ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ جب کسی مسلمان سے

مسلمان میت کے بارے میں تعزیت کرے تو کہے: اللہ تمہارے ثواب کو

بڑھائے، تمہاری اچھی تعزیت کرے اور تمہارے میت پر رحم فرمائے۔

اور بعض اہل علم نے یہ مستحب قرار دیا ہے کہ وہی کہے جس کی

روایت جعفر بن محمد عن ابی عن جدہ نے کی ہے، فرماتے ہیں: "لما

توفي رسول الله ﷺ وجاءت التعزية، سمعوا قائلين

يقول: إن في الله عزاء من كل مصيبة وخملاً من كل

هالك، ودركا من كل مافات، فبالله فتقواء ولما

فارجوا، فإن المصاب من حرم الثواب" (۲) (جب رسول

اللہ ﷺ کا سال ہو گیا، تعزیت کا وقت آیا تو لوگوں نے ایک

کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا: اللہ کی ذات میں ہر مصیبت کے

لئے قسلی ہے، اور ہر مآلک ہونے والے کا بدلہ ہے، اور ہر چھوٹ

جانے والی چیز کی پامانی ہے، تو تم لوگ اللہ ہی پر بھروسہ کرو، ہی

(۱) امام احمد سے منقول مڑکی روایت ابو داؤد نے مسائل الامام احمد (ص ۱۳۸،

۱۳۹) میں نقل کر دیا ہے۔

(۲) مڑکی ۳۴۹، لما توفي رسول الله ﷺ وجاءت التعزية... کی روایت

میں نقل ہے اپنی سند (۲۱۶/۱) میں نقل کر دیا دارالکتب احلیہ میں کی ہے اور

دیکھئے بعضی ۵۲۳/۲۔

تعزیت کی جگہ:

۶- فقہاء نے تعزیت کے لئے مسجد میں بیٹھنے کو مکروہ قرار دیا ہے،

اور شافعیہ و حنابلہ نے تعزیت کے لئے اس طور پر بیٹھنے کو مکروہ قرار دیا

ہے کہ میت کے گھر والے کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں تاکہ لوگ ان کے

پاس تعزیت کے لئے آئیں، اس لئے کہ یہ ناجائز ہے اور بدعت

ہے، نیز اس لئے کہ وہ غم کو تازہ کرتی ہے، "رحمک اللہ" کے بارے میں

پر تعزیت کے لئے بیٹھنے کی کراہت پر اس صورت میں ان کی موافقت

کی ہے جب کسی ممنوع کے ارتکاب پر مشتمل ہو جیسے میت کے گھر

و لوگوں کی طرف سے سزا کچھنا، رکنا، ہونا۔

درمطامی سے "شرح السید" سے نقل آیا ہے کہ یہ ممنوع کے

ارتکاب کے جبر تعزیت کے لئے تین دن تک بیٹھنے میں کوئی حرج

نہیں ہے (۲)۔

درمالکیہ کے نزدیک تعزیت کا مصیبت زدہ کے گھر میں ہونا

افضل ہے (۳)۔

در بعض حنابلہ کہتے ہیں کہ مکروہ تو میت کے گھر والوں کے پاس

رات گزارنا، اور جو ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اس کا ان کے پاس

بیٹھنا، یہ تعزیت کرے، لے کر تعزیت کی مقدار سے بہت زیادہ یہ

تک شست کو قبول دینا ہے (۴)۔

(۱) مجموعہ ۱۶۵ ص ۳۰۶۔

(۲) المطاوی علی مرتدق، اخلاق ص ۳۳۹۔

(۳) المدلول ص ۱۹۸۔

(۴) کشف القناع ص ۱۶۰۔

## تعزیت ۸-۹

سے مید و سترواں لے کر مصیبت روتہ وہ ہے جو شہاب سے خروم ہے۔

مشغولیت میں مشغولیت۔ نیز اہل جاہلیت سے کچھ ہے اس سے کہ حضرت حمزہ بن عبد اللہؓ کی روایت ہے کہ ہم لوگ میت کے گھر والوں کے پاس آنا ہونے اور اس کے دفن ہونے کے بعد کھانا تیار کرنے کو نہ میں شمار کرتے تھے“ (۱)۔

کیا مسلمان سے کافر کی تعزیت یا اس کے برعکس کرے گا؟  
۸- امام شافعی اور اپنی ایک روایت میں امام ابو حنیفہ اس طرف گئے ہیں کہ مسلمان سے کافر کی اور اس کے برعکس تعزیت کرے گا۔ اور کافر سے مراد غیر حربی ہے۔

اور امام مالک اس طرف گئے ہیں کہ مسلمان سے کافر کی تعزیت نہیں کرے گا۔

در حنا بد میں سے من قد مد کہتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان سے کافر کی تعزیت کرے تو کہے: اللہ تمہارا شہاب بر حنا بد تمہیں چھپا صبر دے (۲)۔



میت کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرنا:

۹- میت کے گھر والوں کے پڑوسیوں کے لئے ان کے لئے کھانا تیار کرنا مسنون ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”اصعوا لاهل جعفر طعاما، فانہ قد جاءہم ما یشتعلونہم“ (۲) (جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو، اس لئے کہ ان کے پاس ان کو مشغول کر دینے والی چیز آگئی ہے)۔

در یہ کر وہ ہے کہ میت کے گھر والے لوگوں کے لئے کھانا تیار کریں، اس لئے کہ اس میں ان کی مصیبت پر اضافہ ہو ان کی

(۱) حضرت حمزہ بن عبد اللہؓ کی روایت: ”کھا لعد فلا یصنع ابی اھل المیت۔“ کی روایت احمد (۲/۲۰۳ طبع لکھنؤ) نے کی ہے اور نووی نے المجموع (۵/۳۲۰ طبع لکھنؤ) میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے ابن ماجہ بن ۱/۶۰۳، منیٰ لکھنؤ ۱/۶۸۸، منیٰ لکھنؤ ۲/۵۵۰۔

(۲) منیٰ لکھنؤ ۱/۵۵۵، ابن ماجہ بن ۱/۶۰۳، منیٰ لکھنؤ ۱/۵۳۵، حلیہ ردبول ۲/۹۲۔

(۲) حدیث: ”اصعوا لاهل جعفر طعاما۔“ کی روایت ترمذی ۳۱۳۳ طبع لکھنؤ نے حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ سے کی ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور عیسیٰ بن ابی شیبہ کہتے ہیں: قرآن مصاحف میں مجرد (تمام علامات سے خالی) تھا تو سب سے پہلے انہوں نے باء تاء اور نون کے نقطوں کی ایجاد کی۔ فرمایا: اس میں کوئی حرف نہیں ہے، اور یہ اس کے لئے نور ہے۔ پھر آیت کے خاتمہ پر نقطے بچا دئے پھر تاء زمر اختتام کی ایجاد کی (۱)۔

## تَعَشِير

تعریف:

۱۔ لغت میں تعشیر "عشر" کا مصدر ہے کیا جاتا ہے: "عشر القوم وعشروهم"؛ سب اس کے مالوں کا عشر یا ہوا، "عشار" وہ شخص ہے جو عشر وصول کرتا ہے، "وفد عشرت المأفة"؛ انہی عشر یعنی حاملہ ہوگئی جبکہ اس کے دس مہینہ پورے ہو گئے ہوں۔

۲۔ در اصطلاح میں اس کا معنی اس کے لغوی معنی کی طرح ہے، اور اصطلاح میں اس کا استعمال قرآن مجید میں عواشر (دہا) لگانے کے معنی میں بھی ہوتا ہے اور عاشرہ (دہا) ہر دس آیات کے اختتام پر مصحف کا دائرہ ہے (۱) اور عاشرہ وہ آیت بھی ہے جس پر دس کا عدد پورا ہوتا ہے۔

۳۔ در عشر لینے کے معنی میں "عشیر" کے احکام جاننے کے لئے "عشر" کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

مصحف میں تعشیر (دہا لگانے) کی تاریخ:

۲۔ ابن عطیہ کہتے ہیں: بعض تواریخ میں میرے سامنے یہ بات گزری ہے کہ اس کا حکم مامون عباسی نے دیا، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ بتوجہ نے کیا، اور قنادہ کہتے ہیں: انہوں نے شروعات کی تو نقطے لگائے، پھر تھیس (پانچ کائنات) کی پھر عشیر (دس کائنات) کی۔

(۱) لغات العربیہ، مختار الصحاح، لسان العرب، مفردات غریب القرآن للراغب، ج ۱، ص ۵۱۶۔

تعشیر کا حکم:

۳۔ ابو عمر، ابی نے اپنی کتاب "الایں" میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مصاحف میں تعشیر کو ناپسند کیا اور وہ اسے منادیتے تھے، اور حضرت مجاہد سے منقول ہے کہ وہ مصاحف میں تعشیر "رط مایند کرتے تھے۔

اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مصحف کو آراستہ کرنا، اس کی تعشیر کرنا اور نقطہ لگانا، یعنی اعراب ظاہر کرنا جائز ہے اور اس سے بڑی سہولت حاصل ہو جاتی ہے، خاص طور سے عجیوں کے لئے، لہذا اودھ ثقفین ہوگا، اس بیا، پر سورتوں کے نام، آیات کی تعداد اور وقف وغیرہ کی علامات لکھنے میں کوئی حرف نہیں ہے، چنانچہ یہ سب بدعت حسد ہیں، ان حضرات نے فرمایا: حضرت ابن مسعود سے جو یہ روایت ہے کہ "قرآن کو بحر (علامات سے خالی) کر دیا، یہ ان کے زمانہ میں تھا، اور کتنی ہی چیزیں رمان مکان کے بدلے سے بدلتی جاتی ہیں (۲)۔

اور مالکیہ کے یہاں یہ ہے کہ یہ سوائے روشنی کے، سرخ رنگ اور دوسرے رنگوں سے مکروہ ہے، اہلبیتہ ہم نے امام مالک سے سنا جب ان سے سن اور غیر سرخ رنگوں سے مصحف میں عشور لگانے کے بارے میں پوچھا، یا قنادہ انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا:

(۱) تفسیر القرطبی، ۳/۳۳، ص ۱۷۱/۱۷۲۔

(۲) البرہان فی علوم القرآن، ۲۵۱، ۲۵۰، اربعان فی أدب حدیث القرآن، ۲۸، طبع دہلی، علی۔

## تعصیب، تعقیب، تعام، تعلی ۱-۲

رہنمائی سے صحف کی تفسیر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (۱)۔

## تعلیٰ

تعریف:

۱- لغت میں تعلیٰ کے ہی معانی ہیں: اس میں یک یہ ہے کہ وہ وہ تعلیٰ  
بلندی سے ماثوہ ہے۔ عموکل شئی، و عموہ و عموہ: ہر چیز کا  
سب سے بلند حصہ۔ علا الشیء عموہ فہو عسی: چیز بلند ہوئی،  
اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے: ”فإذا هو بتعلیٰ عسی“  
(اپنا تک عی وہ مجھ سے بڑھنے لگا یعنی مجھ پر بلند ہونے لگا) اور  
”تعلیٰ“: یعنی بلند ہو، اور ”تعلیٰ“ یعنی ہتھکی سے بلند ہو ( )۔  
اسطلاحی معنی لغوی معنی سے وہ نہیں ہے، اس لئے کہ فقہاء کے  
یہاں اس سے ایک عمارت پر، اور عمارت کو بلند کرنا مراد لیا جاتا  
ہے۔

حق تعلیٰ کے احکام:

۲- حق تعلیٰ: کو یا تو اس کا مالک ہو، اپنے لئے استعمال کرے گا یا اس کو  
اور سے سے بیٹھا۔

اپنے لئے استعمال کرنے کے بارے میں مجتہد ”الاحکام  
المعدلیہ“ (۱۱۹۸) میں صراحت ہے کہ: یک کو پنی مملوکہ، یو پر  
”تعلیٰ“ جائزہ جو چاہے اس پر بنائے فاحق ہوگا، اور جب تک کھل ہو  
نقصان نہ اس کے پرانی کورہ کئے کا حقیق نہیں ہوگا۔

## تعصیب

دیکھئے: ”عصبہ“۔

## تعقیب

دیکھئے: ”موالاتہ“ اور ”تالیح“۔

## تعام

دیکھئے: ”تعلیم“۔

(۱) العربی فی ترتیب العربی لسان العرب۔

(۲) القرطبی، ۱۳، طبع دارالکتب۔

اور تاہی اس دفعہ کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے اس لحاظ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ وہ اس پر ہوا اور صوبہ بند کرے کی جیسا کہ حامد یہ میں اس کا فتویٰ ہے، اس لئے کہ یہ ضرر کا حاش نہیں ہے، اور "الامقویہ" میں ہے: اسے اپنی دیوار پر پہلے سے برادر بنانے کا اختیار ہے اور اس کے پڑوسی کو روکنے کا اختیار نہیں ہوگا، گرچہ وہ اس کی بلندی تک پہنچ جائے (۱)۔

رہا اس کو فرست کرنا تو جمہور (مالکیہ) شافعیہ اور حنبلیہ) مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق اس کے جواز کی طرف گئے ہیں:

مالکیہ نے اس کی اجازت اس وقت ہی ہے جب بیع کی زمین مقدور ہو جیسے زمین یا عمارت سے متصل محل کے، پڑنشاء کے محل میں سے اس گز (کا بیچنا) اس طور پر کہ ایک شخص کی عمارت سے خالی ایک زمین پر جس پر تعمیر کرنے کا ارادہ ہو یا اس کے پاس کوئی عمارت ہو جس کے پر تعمیر کا ارادہ ہو، اور اس سے ایک شخص اس کے علاوہ کسی ایک متعین مقدمہ خریدے جو اس عمارت کے، پڑ ہوگا جس کے بنائے کا اس سے ارادہ یا ہے، تو جب اس عمارت کی صفت بیان کرے جس کو بیچنے والا اس سے ارادہ ہے تو ضرر کی کمی کی وجہ سے (خرید فرمست) جواز ہوگی، اس سے کہ بیچنے والے کی خواہش ہوگی کہ بالآخر وہ بلاخانہ ہوگا اور بلاخانہ والے کی خواہش ہوگی کہ بیچا حصہ مضبوط ہو، اور اپنی قیاس کے مالک کو تعمیر کے علاوہ (دوسری چیز میں) اپنی عمارت کے ملے سے فسخ نمائے کا اختیار ہوگا، اس لئے کہ وہ اس تمام فسخ کا مالک ہے جو چل عمارت کے پر ہے، اور بیچنے والے کو اپنی عمارت کے ملے سے قیاس یا غیر تعمیر کے ذریعہ انتفاع کا حق نہیں ہوگا۔

اور شافعیہ نے اس صورت میں اس کی اجازت دی ہے جب حق تعمیر یا بیع ہو، اس طور پر کہ اس سے کہا ہو میں نے تم سے حق

تعمیر یا قیاس کے لئے ملے متعین قیمت پر بیچ دیا، اس صورت کے برخلاف سب اس سے ملے بیچے اور اس پر تعمیر نہ کرنے کی شرط لگا دے یا اس پر تعمیر کرنے کا (تھپا یا اثبات) ذکر ہی نہ کرے، لیکن خریدار کو تعمیر کے علاوہ قیام وغیرہ کے ذریعہ انتفاع کا اختیار ہوگا جیسا کہ ماوردی کی بیرونی کرتے ہوئے سبکی نے صراحت کی ہے۔

اور حنبلیہ نے ملو کی خریداری جازمتر اروی ہے، خواہ ابھی وہ مکان قیاس ہی نہ ہو، جو جس کا ملے خریدے ہو، بشرطیکہ اس پر کسی اور شخص کا حصہ یا اس کے اس پر اس بیچا یا کسی کو رکھے جس کی صحت میں کی جائے گی، اور یہ اس وجہ سے صحیح ہے کہ ملو بان کی ملکیت ہے، لہذا اس کے لئے اس کا بیچنا اور اس کا معاوضہ لینا ٹھہرنے کی طرح جازم ہوگا (۱)۔

حنبلہ کے نزدیک حق ملے کی بیع جازم نہیں ہے، اس لئے کہ نہ وہ مال ہے اور نہ مال سے تعلق حق ہے، بلکہ وہ ہوا (یعنی خلا) سے متعلق حق ہے، نہ فسخ، ایسا مال میں ہے جس کی بیع کی جائے، اس لئے کہ مال دوپہ جس پر قبضہ کرنا اور حرر (دفعہ کرنا) ممکن ہو، اور اس کی صورت یہ ہے کہ بیچا حصہ کسی آدمی کا ہو اور اس پر کسی دوسرے کا ہو اور دونوں رجا میں یا تباطل رجا سے، اور نہ مالک سے بیچے تو جازم ہوگا، اس لئے کہ اس وقت حق ملے کے حصہ کو کوئی چیز ملتی نہیں ہے۔

اسی بنا پر اگر منہدم سے پہلے ملو بیچے تو جازم ہوگا، اور اگر قبضہ سے پہلے رجا سے تو قبضہ سے پہلے فرمست کر، وہ مال ملاک ہو جانے کی وجہ سے بیع باطل ہو جانے کی، اور وہ منہدم کے بعد حق تعلق کا بیچنا ہے اور وہ مال نہیں ہے، چنانچہ اگر ملو بیچے والے کا ہو اور کہے: میں

(۱) جوہر و اکلیل ۶/۲، اشراح المیر و صافیۃ الد علی علیہ ۳/۳، شرح الرقابی علی مختصر غلیل ۵/۲۲، اسی مطالب شرح روض الطالب ۲/۵۵۴، صافیۃ الجمل علی شرح الحجج ۳/۳۳، مطالب ولی اسی ۳/۵۰، منشورات المکتب الاسلامیہ دہلی۔

### تعلیق ۳-۴

تر ۱۰۔ غل ۱۰ لے پر اس کے غل کی تعمیر لازم کر دی جائے گی،  
یونکہ اس نے صاحب ملہ کے ایسے حق کو فوت کر دیا ہے جو ملک سے  
ملحق ہے تو اس کا معاملہ ان طرح ہوگا جیسے اس نے اس کی ملک کو  
فوت کر دیا ہوتا۔

پھر سب غل ۱۰ اپنے غل کی تعمیر کرے اور ملو ۱۰ لے سے  
اپنے ملہ کی تعمیر کا مطالبہ کرے تو اسے تعمیر پر مجبور کیا جائے گا اس سے  
اس غل ۱۰ لے کا ملہ میں حق ہے، اور تر حد اس کے عمل کے بغیر منہدم  
ہو گیا ہو تو تعدی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو مجبور نہیں کیا جائے گا جیسے  
کہ تعدی کے بغیر غل منہدم ہو جاتا، اور غل کی چھت غل ۱۰ لے کی  
ہوگی (۱)۔

۴- مالک کہتے ہیں کہ غل (نیچے کی منہ) تر کرنا ضرور ہو جائے اور  
تر کرنے کے قریب ہو جائے، اور اس کی وجہ سے صاحب غل کے  
مالک دوسرے کی عمارت جو غل کے اوپر ہے، اس کے گرنے کا اندیشہ  
ہو تو صاحب غل کے خلاف اپنے غل کی تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا  
جائے گا، اور اگر کار کرے تو اس کے خلاف غل کو ایسے شخص سے  
بیچنے کا فیصلہ کیا جائے گا جو اس کی تعمیر کرے، اور بلا خانہ چل منہ  
پر کر جائے اور اسے تر ۱۰ لے تو غل کے مالک کو تعمیر کرنے یا تعمیر کرنے  
۱۰ لے کے ماتھ بیچنے پر مجبور کیا جائے گا تا کہ ملک اس پر اپنے ملو  
کی تعمیر کر لے اور غل ۱۰ لے پر ۱۰ لے کو ملحق کرنا یعنی اس کو کنکری  
مغیر دہر رکھنا ضروری ہوگا تا کہ غل کی تعمیر کرے، اور اس پر اپنے غل کو  
چھپانے والی چھت ضروری ہوگی، اس سے کہ غل کو گھر کی چھت ہی  
کی وجہ سے کہا جاتا ہے، اس لیے تازہ کے وقت اس کا فیصلہ صاحب  
غل کے لیے کیا جاتا ہے، رہی اس کے ۱۰ لے پر فرش تو وہ بلا خانہ  
۱۰ لے کی ہوگی۔

نے اس بچے حصہ کا عاقبت سے متے میں چھپا تو صحیح ہوگا، اور بلکہ حصہ کی  
چھت نیچے لے لی ہوں اور تریدار کو اس پر قیام کا حق ہوگا، یہاں  
تک کہ اگر منہدم ہو جائے تو اسے اس پر پہلے جیسے دوسرے ملو کی  
تعمیر کا اختیار ہوگا، اس لیے کہ غل مسقف (چھت دار) عمارت کا نام  
ہے لہذا غل کی سطح غل کی چھت ہوگی (۱)۔

منہدم ہونے اور تعمیر کرنے میں ملو ۱۰ لے غل کے احکام:  
۴- حنفی اس طرف گئے ہیں کہ غل سب اس کے مالک کے غل  
کے بغیر خود سے منہدم ہو جائے تو تعدی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو تعمیر  
پر مجبور نہیں کیا جائے گا، اور تر اس ۱۰ لے کو کر دیا ہو تو اسے اس کی تعمیر  
پر مجبور کیا جائے گا اس سے کہ اس نے بلا خانہ ۱۰ لے پر تعدی کی ہے  
اور وہ ملو پر ٹھہرا ہے (یعنی اس کے ٹھہرنے کے حق کو نقصان پہنچایا  
ہے)، اور ملو ۱۰ لے کو اختیار ہے کہ غل کی تعمیر کرے، پھر اگر صاحب  
غل کی اجازت سے یا قاضی کی اجازت سے تعمیر کی ہو تو جو کچھ تر  
کیا ہے اس کا مطالبہ صاحب ملو سے کرے ورنہ جس دن اسے تعمیر کیا  
ہے اس کی عمارت کی قیمت کا مطالبہ کرے۔

جب صاحب ملو غل کی تعمیر کرے گا تو اس کو اختیار ہوگا کہ  
صاحب غل کو سکونت اختیار کرنے سے روک دے یہاں تک کہ  
صاحب ملو نے اس کے غل کی تعمیر میں جو کچھ خرچ کیا ہے وہ اس سے  
وے وے، اس لیے کہ وہ مجبور تھا۔

وڈوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کی ملک میں حق ہوگا، ملو  
۱۰ لے کو ٹھہرنے کا حق ہوگا اور غل ۱۰ لے کو غل سے بارش اور دھوپ  
ہٹانے کا حق ہوگا، اور اگر غل ۱۰ لے اپنے غل کو اور ملو ۱۰ لے اپنے ملو کو

(۱) الہد ۱۰ لے و مخرج القدر و لکھنوی و استنبابہا شمس ۱۶، ۴۳، ۶۶ دارالاجواء التراث  
العربی، حاشیہ من جلد ۱۰ لے ۱۰ لے۔



۴۔ لے کے خد ف سغل پر ملک کی مزید تعمیر نہ کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا، اس سے کہ اس سے سغل کو ضرر نہ ہوگا سو اسے اس معمولی چیز کے جو حال یہ مال (حال یہ مستثنیٰ) میں سغل کو ضرر نہیں پہنچاے۔ اور اس سلسلے میں جاننے والوں کی طرف رجوع کیا جائے گا (۱)۔

۵۔ شافیہ پیر سے کہتے ہیں کہ اگر جملہ حصہ کی دیواریں منہدم ہو جائیں تو اس کے مالک کو صاحب ملکوں کی تعمیر پر مجبور کرنے کا اختیار نہیں ہوگا صرف یہ قول ہے اس لئے کہ سغل کی دیواریں سغل والے کی ہیں لہذا وہ لے کو اس کی تعمیر پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ مگر یا صاحب ملک کو یہ اختیار ہے کہ وہ صاحب سغل کو تعمیر پر مجبور کرے؟ اس میں وہ اقوال ہیں، تو اگر کہا جائے کہ مجبور کرے گا تو اس کو حاکم لازم کر دے گا، اور اگر وہ نہ کرے اور اس کے پاس مال ہو تو حاکم اس کے مال کو بیچ دے گا اور اس پر خرچ کر دے گا، اور اگر مال نہ ہو تو قرض لے لے گا جو اس (یعنی صاحب سغل) کے ذمہ واجب ہوگا، پھر جب دیواریں بن جائیں گی تو دیوار صاحب سغل کی ملکیت ہوگی، اس لئے کہ اس کی تعمیر ہی کے لئے کی گئی ہے، اور تعمیر پر جو کچھ خرچ ہو وہ اس کے ذمہ لازم ہوگا، اور صاحب ملک اس پر اپنا بالا خانہ بنا دے گا، اور بالا خانہ نیز اس کی دیواروں کا خرچ بجائے سغل والے کے عود والے کی ملک سے ہوگا، اس لئے کہ وہ اس کی ملک ہے جس میں صاحب سغل کا کوئی حق نہیں ہے۔

رہی چھت تو وہ دونوں کے درمیان مشترک ہوگی، اور اس پر جو خرچ کیا جائے گا وہ دونوں کے مال سے ہوگا، اور اگر صاحب ملک خرچ کرے اور حاکم کی جارت کے بغیر بنائے تو صاحب ملک صاحب سغل سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا، پھر دیکھا جائے گا، اگر اس نے سغل کی دیواریں کی تعمیر ہی کے ساتھ سے کی ہے تو دیواریں صاحب

سغل کی ہوں گی، اس لئے کہ دیواروں کا تمام معیر مل ہی کا ہے، اور صاحب ملک کو اسے اس سے انتفاع سے روکنے کا حق نہیں ہوگا، اور وہ اس کو توڑنے کا مالک نہیں ہوگا اس لئے کہ وہ صاحب سغل کی ہے، اور اس کو بالا خانہ میں سے اپنے حق (کے بقدر) دیوار بنانے کا حق ہوگا، اور اگر سغل کو صاحب سغل کے معیر مل کے علاوہ سے بنایا ہو تو دیواریں صاحب ملک کی ہوں گی، اور صاحب سغل کو صاحب ملک کی اجازت کے بغیر دیواروں سے انتفاع کا حق نہیں ہوگا، لیکن اس کو سغل کے فرش پر رہنے کا حق ہوگا، اس لئے کہ فرش ہی کا ہے، اور صاحب ملک کو اختیار ہوگا کہ دیواریں بنائیں یا کو توڑ دے، اس لئے کہ دوسرے کو اس میں کوئی حق نہیں ہے، اور اگر نیچے والا قیمت دے تاکہ صاحب ملک دیواروں کو نہ توڑے تو اس پر اس کا قبول کرنا ضروری نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس پر اس کا بنانا لازم نہیں ہے، صرف ایک قول ہے، لہذا عوض صرف کرنے کے بدلے اس کا باقی رکھنا اس پر ضرر نہیں ہوگا (۱)۔

۶۔ مثال کے ایک سغل اگر کسی شخص کا ہو اور ملک دوسرے کا ہو اور دونوں کے درمیان جو چھت ہے وہ منہدم ہو جائے اور ان میں سے ایک دوسرے سے باہر مل کر تعمیر کا مطالبہ کرے اور وہ انکار کرے تو یہ انکار کرنے والے کو اس پر مجبور کیا جائے گا؟ اس مسئلہ میں دوسری باتیں ہیں جیسے، مگر میں کی، رہیاتی دیواریں دوسری باتیں ہیں۔

اور اگر سغل کی دیواریں رجا میں، اور صاحب ملک ان کے دیوار بنانے کا مطالبہ کرے تو اس میں بھی دوسری باتیں ہیں:

ایک روایت یہ ہے کہ اسے مجبور کیا جائے گا تو اس روایت کے مطابق تعمیر پر تمام کو مجبور کیا جائے گا، اس سے کہ وہ خاص ہی کی ملکیت ہے۔

(۱) المہذب فی فقہ الامام شافعی ۱/۳۳۳ شرح روح اللہ من اُسی المطالب ۲/۲۲۲، ۲۲۵، المکتبۃ الاسلامیہ

## تعلیل

۱۔ دونوں شریک تین لکھ دو سو گھر میں کی درمیانی دیوڑھی ہے ۔

گھر کے ملوک کو مسجد بنادینا:

۷۔ - ثانیہ مالکیہ اور تائبہ نے گھر کے ملوکوں کے سفل کے بغیر مسجد بنانا اپنے اور اس کے برعکس کرنے کی اجازت دی ہے، اس نے کہ یہ دونوں اپنے "عین" ہیں جن کا وقف کرنا جائز ہے لہذا وہ غلاموں کی طرح ہی دوسرے کے بغیر صرف ایک کو وقف کرنا جائز ہوگا (۲)۔

اور جو ایسی مسجد بنائے جس کے نیچے قبضہ نہ ہوں وہ پر گھر ہو اور مسجد کا ہر اذن راستہ کی طرف کرے اور اس کو پٹی ملک سے جدا حدود نہ رہے تو وہ مسجد نہیں ہوگی، اور اس کے سے اس کا بیٹا جائز ہوگا، اور اگر وہ مر جائے تو اس کی وراثت جاری ہوگی، اس لئے کہ اس نے اس کو خالص اللہ کے لئے نہیں کیا ہے، اس لئے کہ اس کے ساتھ حق عید متعلق ہو یا ہے، اور تائبہ خاندان اگر مسجد کے مصالح کے لئے ہو تو جائز ہوگا، جیسا کہ بیت المقدس کی مسجد میں ہے (۳)۔

یہ صاحبین کے برخلاف امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے، اور امام حسن نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ سفل کو مسجد اور اس کے اوپر مسکن بنانا جائز ہے اور اس کے برعکس جائز نہیں ہے، اس لئے کہ مسجد انگی چیز میں سے ہے، اور امام محمد سے اس کے برعکس روایت ہے، اس لئے کہ مسجد کا ملق تعظیم ہے، اور جب اس کے اوپر

دوسری روایت یہ ہے کہ اسے مجبور نہیں کیا جائے گا اور صاحب ملوک اس کی تعمیر کا راہ دے تو وہ دونوں روایتوں کے مطابق اس سے اس سے روکا نہیں جائے گا، تو اگر اس کی تعمیر اس کے سفل سے کی ہو تو وہ پہلے کے مطابق ہوگا، اور اگر اس کی تعمیر اپنے پاس سے سفل کے باہر کی ہو تو امام احمد سے مروی ہے کہ صاحب سفل اس سے اتفاق نہیں کرے گا یعنی قیمت کی ہونگلی تک، امام احمد کے اس قول میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ اس میں کمیت نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ گھر کی تعمیر رہائش کے لئے کی جاتی ہے، لہذا دوسروں ہی کی طرح اسے بھی رہائش کا اختیار نہیں ہوگا، اور یہ احتمال بھی ہے کہ انہوں نے دیوار میں پتھر کی رکھنے، بیخ کاڑے، درحاق بنانے کے دوسرے خاص دیوار میں سے اتفاق کرنے کا ارادہ کیا ہو، اور دوسرے کی ملک میں تصرف کئے بغیر اس کو رہنے کا حق ہو، اس لئے کہ سکونت تو دیواروں کے درمیانی صحن میں دیواروں میں تصرف کئے بغیر اس کے قیام کرنے کا کام ہے تو یہ ہر سے اس سے سایہ حاصل کرنے کی طرح ہو گیا۔

اور اگر صاحب سفل تعمیر کا مطالبہ کرے اور صاحب ملوک انکار کرے تو اس میں دوسری باتیں ہیں:

ایک یہ کہ اس کی تعمیر کرے یا اس کی مدد کرے یہ مجبور نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ دیوار صاحب سفل کی اس کے ساتھ مخصوص ملک ہے، لہذا دوسرے کو اس کی تعمیر کرنے یا صاحب سفل کی مدد کرنے پر اسی طرح مجبور نہیں کیا جائے گا جیسے اس وقت (کیا جاتا) جب اس پر پتھر نہ ہوگا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ صاحب سفل کی مدد کرنے اور اس کے ساتھ تعمیر کرنے پر اسے مجبور کیا جائے گا، یہی ابو الدرداء کا بھی قول ہے، اس لئے کہ وہ ایک ایسی دیوار ہے جس سے نفع اٹھانے میں

(۱) انہی لابن قدامہ ۵۶۸ طبع بیروت۔

(۲) المصنف فی الامام الحنفی ۵۳۸ دار المعرفۃ، مہذب، مجلس شرع مختصر، طبع ۱۹۶۶ طبع الجاہلیہ، انہی لابن قدامہ ۵۶۸ طبع بیروت، کشف القناع ۲۳۱ طبع مصر ۱۳۵۷۔

(۳) فتح الباری ۵۲۳ ۵۲۵ دار احیاء التراث العربی، حاشیہ اس حدیث ۵۰۵ ۵۱۳ دار احیاء التراث العربی۔

## تعلیمی ۸-۹

مسکن یا دھیری نفع کی چیز ہوتا ہے اس کی تقسیم ہوا رہی، اور امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ جب وہ دفعہ ہفتہ فیلہ سے اورنگ آباد کی تنگی دیکھی تو انہوں نے وہاں صورتوں میں اس کی اجازت دے دی، تو کویت انہوں نے ضرورت کا اعتبار کیا۔

اور جب مسجد ہونے کی صفت مہمل ہو جائے پھر (اس کے اوپر مسکن) تعمیر کرنے کا ارادہ کرے تو اسے روکا جائے گا (۱)۔

عدید سفلی کا روشن دان کھولنا:

۸- حسب شامیہ و حنابلہ اس طرف گئے ہیں کہ اس صاحب غلو کو جس کے نیچے دھیرے کا سفلی ہو اپنے غلو میں صاحب سفلی کی رضا مندی کے بغیر روشن دان کھولنے کا اختیار نہیں ہے، اور اسی طرح اس کے برعکس بھی، اور صاحبین اس طرف گئے ہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کو ایسے عمل کا حق ہے جس میں دھیرے کا ضرر نہ ہو، اور اگر اس سے دھیرے کا ضرر ہو تو اسے روک دیا جائے گا جیسے کہ روشن دان سے پتہ پڑی، اور اس کے اہل و عیال کو جھانگے، اور ان میں نہ رہو، اور مختار یہ ہے کہ جب یہ جاننا مشکل ہو جائے کہ نہ رہو یا نہیں تو اسے روشن دان کھولنے کا اختیار نہیں ہوگا، اور جب یقین ہو کہ نہ نہیں ہوگا تو اسے کھولنے کا اختیار ہوگا (۲)۔

مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ اس صورت میں نیا روشن دان کھولنے، لے پر اس کے بند کرنے کا فیصلہ یا جائے گا جب وہ بلند نہ ہو، اور اس سے وہ پڑی کو جھانک سکتا ہو، رہا بقدم روشن دان اس کے بند کرنے کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا، اور پڑی سے بجا جائے گا کہ

(۱) ابن ماجہ میں و در مختار ۳۷۹ ص ۳۷۹

(۲) ابن ماجہ میں ۵۸۸ ص ۵۸۸ مختلف مسائل سے، المہذب فی الامام الشافعی ۳۳۲ ص ۳۳۲ شرح روض الطالب من اسکی المطالب ۲۲۳ ص ۲۲۳ انشی لابن قدامہ ۵۵۳ ص ۵۵۳ طبع ریاض الطالب مولیٰ انشی ۵۹۳ ص ۵۹۳ مکتبہ الاسلامیہ۔

اگر چاہو تو اپنا پر و نرلو، چنانچہ مالکیہ میں سے دسوقی کہتے ہیں: جس روشن دان کو نیا یا کھولا ہو اس کے بند کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا، اور اگر اس کے بند نہ کرنے کے حکم کے بعد صرف اس کے پچھلے حصہ کو بند کرنے کا ارادہ دیا جائے تو اس کے پورے حصہ کو بند کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا، اور اس پر علامت کرنے والی ہر چیز ناجائز ہے۔

اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ قنبد نہ ہو کہ اس سے پڑی کی بے ستری کے لئے نیچے دھیرے پر چڑھنے کی حاجت ہو، ورنہ اس کے بند کرنے کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔

اور جس کی طرف یا روشن دان دھیرے کھولا گیا ہے اگر وہ اس سال خاموشی اختیار کرے اور اس پر تعمیر نہ کرے تو اس پر جبر کیا جائے گا، اور اس کے لئے ہفتہ اش کی کوئی غنیمت میں رہے کی، جہد ترک قیام (یعنی نہ کرنے) میں اس کو کوئی مذرہ نہ رہا ہو، یہ بن القاسم کا قول ہے اور اسی کا فیصلہ یا جاتا ہے (۱)۔

تعمیر میں ذمی کا مسلمان سے اونچا ہو جانا:

۹- اس میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ذمیوں کو اس بات کی ممانعت ہے کہ ان کی عمارتیں ان کے پڑوسی مسلمانوں سے اونچی ہوں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے: "الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ" (۲) (اسلام بلند رہے گا، اور اس پر بلند نہیں ہوا جاسکتا) اور اس لئے بھی کہ اس میں مسلمانوں پر برتری ہے اور ذمیوں کو اس کی ممانعت ہے، البتہ بعض حنفیہ اس طرف گئے ہیں کہ

(۱) المشرع الکبیر، جامعہ الدسوقی علیہ ۳۶۹ ص ۳۶۹ ج ۲، المکمل ۲۲۲ ص ۲۲۲، شرح المفسر

۳۸۳ ص ۳۸۳ تہذیبۃ الامم ابن خلدون ۲۵۲ ص ۲۵۲، دارالکتب العلمیہ۔

(۲) حدیث: "الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ" کی روایت دارقطنی (۳۵۲ ص ۳۵۲ طبع دارالحکام) نے کی ہے اور ابن حجر نے اس میں اس کو مستقر قرار دیا ہے (۲۲۰ ص ۲۲۰ طبع المنقہ)۔

جب اونچائی چوروں سے حفاظت کے لئے ہو تو ان کو اس سے نہیں روکا جائے گا، اس لئے کہ ممانعت کی علت مسلمانوں پر تعمیر میں بلندی اختیار کرنے کے ساتھ مقید ہے تو جب یہ مقصد نہ ہو بلکہ تنہا کے لئے ہو تو نہیں نہیں روکا جائے گا (۱)۔

۱۰- رہائش میں اس کا مسابہ ہو تو اس مسئلہ میں محتار کے اقوال ہیں:

بعض حصہ نے اس سے منع کیا ہے اور بعض نے اس کی عمارت دی ہے، چنانچہ مالکیہ، حنبلیہ اور بعض حصہ نے اس کی عمارت دی ہے، اس لئے کہ اس میں مسلمانوں پر یہ حائل نہیں پایا جاتا، اور بعض حصہ نے اس سے منع کیا ہے اور انہوں نے بناریم علیہ السلام کے اس ارشاد: "الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ" (۲) (اسلام بلند ہوتا ہے اور اس پر بلند نہیں ہو جاسکتا) سے استدلال کیا ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کو لباس بول اور سواریوں میں مسلمانوں کی برتری اختیار کرنے سے روک دیا گیا، لہذا اسی طرح تعمیرات میں بھی ہوگا۔

اور شافعیہ کے دو قول میں سے صحیح قول ان کے درمیان امتیاز کرنے کے لئے ممانعت کا ہے، اور اس لئے بھی کہ مقصد یہ ہے کہ اسلام کو بلندی ہو اور مساوات کے ساتھ یہ تیز حاصل نہیں ہو سکتی (۳)۔

۱۱- اور اگر ذمی کوئی بلند گھر کسی مسلمان کے ایسے گھر کے پڑوس میں

ثریہ۔ جو بلندی میں اس سے کم ہو تو ذمی کو اپنے گھر میں رہنے کا حق ہوگا اور اس کو اس سے نہیں روکا جائے گا، اور جو حصہ مسلمان کے گھر سے بلند ہے اس کو نہ اس پر ضروری نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس نے اس پر کچھ بلند نہیں کیا ہے البتہ اس کو اس سے مسلمان کے گھر میں جھانکنے کا حق نہیں ہوگا اور اس پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے پڑوس کو اس کی چھت پر جانے سے منع کرے الا یہ کہ اس پر چار دیواری اتنی بلند بنائے جو دیکھنے سے مایع ہو۔

اور اگر ذمی کا بلند گھر گر جائے پھر اس کی تعمیر از سر نو کرے تو اس کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ اپنی عمارت مسلمان کی عمارت سے بلند کرے، اور اس میں جو حصہ بلند ہے اگر منہدم ہو جائے تو اسے اس کے دوبارہ بنانے کا حق نہیں ہوگا، یہ وہ نہیں ہے جس پر حصہ، شافعیہ اور حنبلیہ ہیں، اور مالکیہ کے یہاں بھی وہی معتد ہے (۱)۔

۱۲- رہائشی کا اپنی عمارت کو ایسے شخص پر اونچا کرنا جو مسلمانوں میں سے اس کے پڑوس میں نہ ہو تو اسے اس سے نہیں روکا جائے گا، اس لئے کہ حنبلیہ کے نزدیک اس کا ملو تو صرف اس کی عمارت کے پڑوس میں رہنے والے کے لئے مضر ہوگا، دوسرے کے لئے نہیں، اور حنفیہ مالکیہ کے یہاں بھی معتد قول یہی ہے جب تک کہ اس سے مسلمانوں پر نہ جھانکے اور اس کے بارے میں شافعیہ کے دو اقوال ہیں:

ایک قول: ممانعت نہ ہونے کا ہے اور دوسرا قول میں اصح ہے اس لئے کہ دونوں عمارتوں میں دوری کے ساتھ مسلمانوں پر

(۱) ابن ماجہ بن ۲۷۱۳، ۲۷۷، ۲۷۸، شرح الکبیر وصحیۃ الدوسقی ۳۷۰ ص ۳۷۱، حدیث البیہاقی علی بن خضر غلیل ۱/۱۱۱، درمات، شرح البیہاقی ۲/۸۶، نہایت المحتاج للدری ۲/۸۶، المیزاب فی نقد الامام الشافعی ۲/۵۵۸، المعنی لابن قدامہ ۲/۵۲۸، ۵۳۳، طبع بیاض۔

(۲) اس کی تخریج فقہ ہنر پر گزردہ کی ہے۔

(۳) ابن ماجہ بن ۲۷۱۳، ۲۷۷، شرح الکبیر وصحیۃ الدوسقی علیہ ۳۷۰ ص ۳۷۱، حدیث البیہاقی علی بن خضر غلیل ۱/۱۱۱، درمات، شرح البیہاقی ۲/۸۶، نہایت المحتاج للدری ۲/۸۶، طبع المیزاب فی نقد الامام الشافعی ۲/۵۵۸، المعنی لابن قدامہ ۲/۵۲۸، ۵۳۳، طبع بیاض المیزاب۔

(۱) ابن ماجہ بن ۲۷۱۳، نہایت المحتاج للدری ۲/۸۶، المیزاب فی نقد الامام الشافعی ۲/۵۵۸، المعنی لابن قدامہ ۲/۵۲۸، ۵۳۳، طبع بیاض، حدیث البیہاقی علی بن خضر غلیل ۱/۱۱۱، درمات۔

## تعلیق ۱-۲

اس کے پسند ہونے سے اطمینان ہے، نیز اس میں ضد نہیں ہے۔  
 وہم قول: مما عت کا ہے، اس لئے کہ اس میں آرائگی اور شرف  
 ہے، نیز اس سے کہ اس سے وہ مسلمانوں پر فخر کریں گے (۱)۔

## تعلیق

### تعریف:

۱- لغت میں تعلیق "علو" کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: "علق  
 الشيء بالشيء، ومنه وعليه تعليقاً" (۱) اس نے ایک چیز کو  
 ایک چیز پر لٹکا دیا۔

۲- اصطلاح میں تعلیق کسی جملہ کے مضمون کے مضمون کو، اور اس سے  
 جملہ کے مضمون کے تسلسل سے مراد کرنے کا نام ہے، اور اس کو  
 مجازی طور پر یقین کہتے ہیں، اس لئے کہ، حقیقت تعلیق شرط و جز،  
 ہوتی ہے، اور اس لئے کہ اس میں یقین کی طرح سہیت کے معنی  
 ہوتے ہیں (۲)۔

۳- علماء حدیث کے نزدیک تعلیق تہ، سند سے ایک یا ایک  
 سے زیادہ درجہ کا حذف کر دینا ہے (۳)۔



### متعلقہ الفاظ:

#### الف- اضافت:

۴- اضافت لغت میں لانے، مائل کرنے، بہت کرنے اور خاص  
 کرنے کے معنی میں آتا ہے (۴)۔

(۱) لسان العرب۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۹۳ طبع مصر، بیروت ۵ طبع دمشق۔

(۳) مقدمہ ابن الصلاح ج ۲ طبع اطمین۔

(۴) المصباح المفہوم الجید، المصباح۔

(۱) ابن ماجہ ج ۳ ص ۴۷۳، جامعہ الدوسلی علی الشرح الکبیر  
 ج ۳ ص ۴۷۰، المہذب فی فتاویٰ الامام الشافعی ج ۲ ص ۴۵۶، نہایت المحتاج ج ۸ ص ۹۵،  
 بعضی لاس تہ ج ۸ ص ۵۲۸ طبع ریاض۔

## تعلیق ۳-۴

جہاں تک فقہاء کی اصطلاح میں منافات کا تعلق ہے تو وہ اس کو سناد اور تخصیص (نسبت کرنے اور مخصوص کرنے) کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، چنانچہ جب کہا جائے: ”الحکم مضاف الی فلاں أو صفہ کلہا“ (حکم فلاں کی طرف مضاف ہے یا اس کی نفس صفت کی طرف مضاف ہے) تو یہ اس کی طرف منسوب (منسوب) ہوگا اور جب نہ جائے کہ حکم مدوں زمانہ کی طرف مضاف ہے تو یہ اس کی تخصیص ہوگا۔

اور منافات و تعلیق میں فرق یہ ہے:

ایک: یہ تعلیق یقین ہوتی ہے اور وہ قسم پوری کرے کے لئے یعنی حلق کے موجب کو قائم کرنے کے لئے ہوتی ہے، اور حکم کا سبب نہیں بنتی ہے، ریش منافات تو سب کے وقت میں نسبت کے ثبوت کے سے ہوتی ہے، نہ اس کے منع کے لئے، لہذا بغیر سی ماصح کے سبب متحقق ہو جاتا ہے، اس لئے کہ زمان وجود کے لوازم میں سے ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ شرط ہونے یا نہ ہونے کے خطرہ پر مبنی ہوتی ہے، اور منافات میں کوئی خطرہ نہیں ہوتا ہے، اور ان دونوں فرقوں میں کچھ اختلاف بھی ہے جسے کتب اصول میں دیکھا جائے (۱)۔

### ب- شرط:

۳- شرط (راء کے سکون کے ساتھ) کے کئی معانی ہیں اور انہیں معانی میں سے کسی بھی کا التزام اور التزام (لازم کرنا اور التزام کرنا) بھی ہے، قاسوس میں فرماتے ہیں: شرط: قطع فیہ دین سی بیہ کو لازم کرنا یا اس کا التزام کرنا ہے شرط کی طرح۔

”شرط“ (راء کے زیر کے ساتھ) کے معنی مامت کے ہیں

(۱) تفسیر لہجری ۱۲۸/۱۲۹ طبع کلن، فتح المفار علی المنار ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

اور جمع اثر ادا آتی ہے جسے سبب و اسباب رک۔

اور اصطلاح میں شرط، طرح کی ہیں:

۱- شرطی شرط، یعنی جس کے عدم سے عدم لازم ہو، اس کے وجود سے نہ وجود لازم ہو، نہ بالذات عدم، اور اس کی نئی قسمیں ہیں: وجوب کی شرط، انتفاء کی شرط، صحت کی شرط، لزوم کی شرط اور مانع ہونے کی شرط، اس کے علاوہ دوسری معتبرہ شرطی شرط۔

۲- ہر قسم: مسنونہ شرط یعنی بقول حموی مخصوص صفت کے ساتھ پائے جانے والے کسی معاملہ میں کسی ایسے ہر کا التزام کرنا جو پایا نہ چارہ ہو اور یہ وہ ہے جن کو حقائقین پہ تصرعات میں شرط کرنا چاہیے۔

۳- اور بقول رشتی تعلیق، شرط کے درمیان فرق یہ ہے: تعلیق وہ ہے جو الفاظ تعلیق مثلاً ”اں“، ”و“، ”ا“ کے ذریعہ اصل فعل پر داخل ہو، اور شرط وہ ہے جس میں اصل پر یقینی حکم لایا جائے اور اس کے سے دوسرے امر کی شرط رکھی جائے۔

حموی کہتے ہیں کہ فرق یہ ہے: تعلیق کسی غیر موجود معنیہ کو ”اں“ یا اس کی اخوات میں سے کسی کے ذریعہ کسی موجود معنیہ پر مرتب کرنے کا نام ہے، اور شرط کسی مخصوص صیغہ کے ذریعہ کسی موجود معاملہ میں کسی غیر موجود امر کا التزام کرنا ہے (۲)۔

### ج- یقین:

۴- یقین، قسم، ایلاء اور حلف مترادف الفاظ ہیں یا حلف زیادہ عام ہے (۳)۔

(۱) القاسوس الجید، المصباح المیر۔

(۲) مہدی لہجری ۲۲۵/۲ طبع القاهرة، المجد والبرکۃ ۳۷۰/۱ طبع البیروت، دیکھئے اصطلاح ”شرط“۔

(۳) مہدی القلیوبی ۲۷۰/۲ طبع کلن۔

## تعلیق ۵-۶

وراثت میں یمن کے معنی جہت (دائیں) جارحہ (دایاں ہاتھ)، قوت اور شدت کے ہیں، اور حلف کو مجازاً یمن کہا جاتا ہے (۱)۔

شریعت میں یمن سے مراد وہ عقد ہے جس سے قسم کھانے والے کے عزم کو رکنے یا نہ رکنے پر پختہ کیا جائے، یہودی کہتے ہیں کہ یہ کی قائل تعظیم چیز کا رکنے کے مخلوف عیہ (جس پر قسم کھائی گئی ہو) حکم کو خصوص طور پر موقوف کرنا ہے۔

تعلیق و یمن کے درمیان مشابہت ہے اس لئے کہ دونوں میں سے ہر ایک میں نفس کو کسی چیز کے رکنے یا چھوڑنے پر آمادہ کیا جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کو یمن صرف اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ قسم کھائے گئے فعل یا ترک پر قوت کا قائل رہتا ہے۔

انفاظ یمن کے اعتبار سے یمن کی دو قسمیں ہیں، یمن مخر (فوری یمن) جو یمن کے پہلی صیغہ کے ذریعہ ہوتی ہے، مثلاً اللہ کی قسم میں مذکور کام نہ کر رہا گا، یمن مطلق: وہ یہ ہے کہ بات نہ کرے والا حقیقت کی مخالفت کی حالت میں یا مقسومہ کے حلف کے وقت مانع نہ ہو، ہر مرتبہ (۲)۔

اس کی تفصیل مصباح "یمن" میں ہے (۳)۔

### تعلیق کا صیغہ:

۵- تعلیق ہر اس چیز سے ہوتی ہے جو کسی جملہ کے مضمون کے حصول کو دہرے جملہ کے مضمون سے مربوط کرے، پر لاثبات کرے، خواہ یہ ربط شرط کے کلمات میں سے کسی کلمہ کے ذریعہ ہو یا اس کے تمام مقام

(۱) المصباح البیہر۔

(۲) ابن ماجہ ص ۲۵۳ طبع مصر، جوہر الاکلیل ص ۲۲۲ طبع دار المعرفۃ، حاشیہ القیو بی ص ۲۷۰، کتاب القناع ص ۲۲۸ طبع مصر۔

(۳) المصباح البیہر ص ۲۲۷۔

کسی دہری چیز کے ذریعہ ہو جیسے کہ سیاق کلام ارتباط پر اسی طرح لاثبات کرے جیسے اس پر کلمہ شرط لاثبات کرتا ہے۔

اور کلمات شرط میں سے کسی کلمہ کے ذریعہ تعلیق کے دونوں حصوں کے درمیان ربط پیدا کرنے کی مثال شوم کا پڑی ہوئی سے یہ ہوتا ہے: "ان دخلت الدار طالت طالق" (ترجمہ گھر میں داخل ہوئی تو تم پر طلاق ہے)، چنانچہ اس نے وقوع طلاق کو بیوی کے گھر میں داخل ہونے پر مرتب کیا ہے تو اگر داخل ہوئی تو طلاق واقع ہو جائے گی، مرنے میں، اور کلمہ شرط کے بغیر تعلیق کے دونوں حصوں میں ربط پیدا کرنے کی مثال سی سے، اگلے کا یہ ہوتا ہے، جو قطع اس سال میری تجارت سے مجھ کو ہوگا، مؤخرہ پر وقف ہے، چنانچہ اس نے وقف کے حصول کو کلمہ شرط کے بغیر قطع کے حصول پر مرتب کیا ہے، اس سے کہ اس طرح کا مطلوب کلمہ شرط کے تمام مقام ہوتا ہے (۱)۔

اور اس شرط سے مراد جس میں تعلیق کے دونوں حصوں کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لئے اس کے کلمہ کا استعمال کیا جاتا ہے لغوی شرط ہے، اس لئے کہ اس سے پیدا ہونے والا دونوں حصوں کا ارتباط مسبب کے سبب سے ارتباط جیسا ہوتا ہے (۲)۔

### تعلیق کے کلمات:

۶- اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو کسی مضمون کے حصول کو کسی دہرے جملہ کے مضمون کے حصول سے جوڑے، خود وہ شرط کے قطعی کلمات میں سے ہو یا نہ ہو، کلمات میں سے ہو، اور یہ کلمات جیسا کہ "اُغنی" میں طلاق کو شرط سے مطلق کرنے کی بحث میں "یہ ہے" "ن"، "اے"، "میں"، "تو"، "میں"، "ای"، "اور" کلمات ہیں۔

(۱) تبیین الحقائق ص ۲۲۳ طبع دار المعرفۃ۔

(۲) لغز اللغز ص ۱۱، ۱۰، ۱۱ طبع دار المعرفۃ، الکتاب العربیہ۔

## تعلیق ۷-۸

نوی نے ”الروضة“ میں ”متی ما“ اور ”مہما“ کا اضافہ کیا ہے، اور صاحب مسلم الثبوت نے ”لو“ اور ”کیف“ کا اضافہ کیا ہے (۱)۔

سرخسی نے اپنی اصول میں، برووی نے اپنی اصول میں اور صاحب ”فتح الغفار“ اور صاحب ”کشاف القناع“ نے ”جیث“ کا ذکر کیا ہے، اور صاحب ”فتح الغفار“ اور صاحب ”کشاف القناع“ نے تعلیق کے خوب میں ”ین“ کا بھی ذکر کیا ہے۔

صاحب ”کشاف القناع“ نے ”نی“ کا بھی ذکر کیا ہے اور اس کے ”ب“ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

ذیل میں لغت اور تعلیق کے اعتبار سے ان کلمات میں سے ہر ایک کے بارے میں علماء نے جو کچھ لکھا ہے اس کا کچھ حصہ لکھا ہے۔

نف - ان (اگر):

۷- تعلیق کے دونوں جملوں کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لئے ”ان“ شرطیہ کی استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ محض تعلیق اور شرط کے لئے ہونے کی وجہ سے تعلیق اور حرف شرط اور اس کے کلمات میں اصل ہے، چنانچہ سوائے شرط اور تعلیق کے اس کے دوسرے معنی نہیں ہیں، یا اس کے برخلاف دوسرے کلمات شرط جیسے ”لو“ اور ”متی“ کے، کیونکہ ان کے دوسرے معانی بھی ہیں جن میں ان کا استعمال شرط کے علاوہ کیا جاتا ہے (۲)۔

”ان“ اور اس کے مشابہ شرط کے دوسرے جزم دینے والے

حروف کا استعمال کی ایسے معاملے میں کیا جاتا ہے جو وجود کے نظر میں ہونے اور نہ ہونے کے درمیان متردد ہوں اور اس چیز میں استعمال نہیں کیا جاتا جو قطعی ہو جو، یا قطعی لا تھا ہوں (جن کا وجود یا عدم جو قطعی ہو)، لہذا یہ کہ کی نکتہ کی وجہ سے ان کو مشکوک کے مرتبہ میں نہ لایا جائے (۱)۔

۸- ”ان“ کے شرطیہ کے لئے ہونے پر یہ بات مرتب ہوتی ہے کہ اگر اپنی بیوی کی طلاق کو اپنی طرف سے طلاق نہ دینے پر معلق کرے اس طور پر کہ کہے: ”ان لم اطلقک فانک طالق“ (اگر میں تم کو طلاق نہ دوں تو تم کو طلاق ہے) تو اسے طلاق نہیں پڑے گی، یہاں تک کہ اس کو طلاق دینے سے پہلے دونوں میں سے کسی کی موت آجائے، اس لئے کہ ”ان“ شرط کے لئے ہے اور اس نے اس پر طلاق واقع نہ کرنے کو شرط قرار دیا ہے، اور جب تک دونوں زندہ باقی ہیں اس وقت تک اس شرط کے وجود کا یقین نہیں ہے، تو یہ جملہ اس کے اس قول کی طرح ہے: ”ان لم آت البصرة فانک طالق“ (اگر میں یہ نہ دیکھوں تو تمہیں طلاق ہے)، پھر اگر شوہر مرجائے تو اس کی موت سے کچھ پہلے اس پر طلاق واقع ہو جائے گی اور اس تلیس کی کوئی معرفت حد نہیں ہے، بین اس کی موت سے کچھ پہلے اس پر طلاق واقع کرنے سے اس کی عاجزی متحقق ہو جائے گی، لہذا حد (قسم لگاتے جانے) کی شرط متحقق ہو جائے گی، اور اس بیوی سے ان کو نہ بیاہوئے اس کو براء نہیں ملے گی، اور مردوں پر چٹا ہو تو فرار کے حکم (یعنی طلاق فار کے حکم میں ہونے) کی وجہ سے اس بیوی کو

(۱) مجلس لایق قدس سرہ ۱۹۳۷ء طبع ریاض الروضہ ۱۲۸/۸ طبع المکتب الاسلامی، مسلم الثبوت ۲۳۹/۲۳۸، دوسرا حصہ۔

(۲) مفتی ظہیر الدین ۱۹۷۱ء طبع دار الفکر دمشق، فتح الغفار ۲/۲۵ طبع المکتب، بدیع المنافع ۲۱۳ طبع الجہاد، کشف الاستراد للبردوی ۱۹۲/۲ طبع دار المکتب المصریہ۔

(۱) المصالح علی التوضیح ۱۲ طبع مسجد تیسر الخیر ۱۳۰۴ طبع المکتب، اصول السنن ۱۳۱ طبع دار المکتب المصریہ، مسلم الثبوت ۲۳۸ طبع دوسرا، کشف الاستراد للبردوی ۱۹۳ طبع دار المکتب المصریہ، اقرضی ۵/۳۳ طبع دار المکتب المصریہ۔



## تعلیق ۹-۱۰

بہرہ کے نوحین کے نزدیک وہ وقت کے معنی میں حقیقت ہے اور وقت کا معنی باقی رہنے کے ساتھ شرط کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد کا یہی قول ہے، چنانچہ اس دونوں حضرات کے نزدیک وہ ”متی“ کے مثل ہے یعنی طرف کے معنی اس سے ساتھ نہیں ہوتے۔ اور امام ابو حنیفہ کے یہاں محض شریعت کے لئے ہونے میں وہ ”اس“ کی طرح ہے لہذا اس میں طرف کا معنی باقی نہیں رہے گا (۱)۔

۱۰- امام ابو حنیفہ اور ان کے صاحبزادے کے درمیان اختلاف سے یہ نتیجہ متبہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کہے ”اذا لم اطلقک طالق“ (جب تمہیں طلاق نہ ہو تو تمہیں طلاق ہے) یا ”اذا ما لم اطلقک طالت طالق“ (جب تمہیں طلاق نہ ہو تو تمہیں طلاق ہے) تو اگر اس سے وقت مراد لے تو اسے فوراً طلاق پڑ جائے گی، اور اگر اس سے شرط مراد لے تو موت تک اسے طلاق نہیں ہوگی، اور اگر اس کی کچھ نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی یہاں تک کہ عورت کی وفات ہو جائے، اور یہ امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق ہے، اس بناء پر کہ ”اذا“ کو جب شرط کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے وقت کا معنی ساتھ ہو جاتا ہے، اور کونین کی رائے یہی ہے۔

امام ابو یوسف اور امام محمد کے قول کے مطابق نیت نہ ہونے پر اس پر فی الحال طلاق ہو جائے گی (یہ قول) بصرین کے اس قول پر بھی ہے کہ ”اذا“ یا ”وہ وقت“ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور اس چیز کے ساتھ مل کر آتا ہے جس میں ہونے یا نہ ہونے کا مفہوم نہ ہو، اس لئے کہ کہا جاتا ہے: ”الرطب اذا اشتد الحر، والبرد اذا حاء الشتاء“ (تری (پسینہ) اس وقت ہوتا ہے جب گرمی کی

(۱) خروج ۱۲۱ طبع مکتبہ

میرٹ ملے گی (۱) اور اگر عورت مر جائے تو جیسا کہ ”اصل اسرہی“ میں ہے، دونوں میں سے ایک کے مطابق تب بھی بغیر کسی فصل کے طلاق ہو جائے گی، اس سے کہ تظہیر کا فعل مکمل کے بغیر متحقق نہیں ہوتا اور مکمل کے نوبت ہونے سے طلاق کی شرط متحقق ہو جاتی ہے۔

بن قدامہ نے لکھا ہے کہ اگر اس نے طلاق کو فسخی پر کلمات شرط میں سے کسی ایک کے ذریعہ متعلق یا ہو تو ”ان“ کے ذریعہ یہ تو ترخی پر محمول ہوگی، اور ”متی“ میں لکھا، ”یہ وہ میں سے کسی ایک کے ذریعہ ہے تو وہ فوری ہونے پر محمول ہوگی (۲)۔“  
تفصیل کا محل ”طلاق“ کی اصطلاح ہے۔

ب- ر: (جب):

۹- پالعت میں: وہی اس کے لئے آتا ہے:

ایک: یہ کہ مناجات (اچانک کوئی بات ہونا) کے لئے ہو تو یہ اسمیہ جموں کے ساتھ مخصوص ہوگا، اس کو جواب کی حاجت نہیں ہوگی ورنہ آغاز کلام میں واقع نہیں ہوگا، اس کے معنی حال کے ہوں گے نہ کہ مستقبل کے۔

دوسرے یہ کہ وہ مناجات کے علاوہ کے لئے ہو تو غائب یہ ہے کہ شرط کے معنی کو ختم من ہو کر مستقبل کے لئے ظرف ہوگا (۳)۔

”اذا“ کے بارے میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ کوفہ کے نوحین کے نزدیک وقت اور شرط دونوں کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور جب شرط کے معنی میں استعمال ہوگا تو وقت کا معنی اس سے ساتھ ہو جائے گا اور ”ان“ کی طرح حرف ہو جائے گا، اور یہی امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے جو گزر چکا ہے۔

(۱) کشف لاسرار مبروروی ۴۳ ۱۹۳۱۔

(۲) اصول اسرہی ۱۲۱ طبع دارالکتب لبرلہ انشی ۱۲۹۳ھ ۱۹۷۳ء

(۳) معنی المبرر ۹۲ طبع دارالکتب لبرلہ

## تعلیق ۱۱

شدت ہو اور ٹھنڈک اس وقت ہوتی ہے جب سردی کا موسم ہو جائے (اور اس کی جگہ "ان" کا استعمال صحیح نہیں ہے (۱)۔

اور "امتی" میں بھی "اذا" کے سلسلہ میں اس صورت میں دو اقوال آئے ہیں جب اس نے اپنی بیوی سے کہا ہوتا "اذا لم تدخلی الدار فانت طالق" (جب تم گھر میں داخل نہ ہو تو تم پر طلاق ہے)۔

ایک: یہ کہ وہ زانیہ پر محمول ہوگا اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔  
دو: قاضی نے اس کی حمایت کی ہے اس لئے کہ وہ "ان" کے معنی میں شرط کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، شاعر کہتا ہے:

استغنى ما اغناك دهمك بالعنى

وإذا تصبک حصاصة لتجمل

(اللہ تعالیٰ جب تک تم کو مال داری کے ذریعہ بے نیاز رکھے تب تک ظہار بے نیازی کرتے رہو، اور جب تم کو محتاجی لاحق ہو جائے تو صبر سے کام لو)۔

چنانچہ شاعر نے اس کے ذریعہ یہ مایہ جیسا کہ "ان" سے جزم دیا جاتا ہے، نیز اس لئے بھی کہ اس کو "امتی" اور "ان" کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، اور جب دونوں چیزوں کا احتمال ہو تو بقا کا کاشفین ہے، لہذا وہ احتمال سے راجع نہیں ہوگا۔

دو: ہر قول یہ ہے کہ وہ نور پر محمول ہوگا اور یہی امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے، اور امام شافعی سے یہی منصوص ہے، اس لئے کہ یہ روایت مستقبل کا اسم ہے، لہذا "امتی" کی طرح ہوگا، رہا اس کو شرط و جز کے لئے استعمال کرنا تو یہاں سے اس کے اصل معنی سے نہیں نکالے گا۔

جب تصرف کو "اذا" کے ذریعہ ہی فعل کو جوہر میں لانے پر

(۱) اصول السنن ص ۲۳۲ طبع دارالکتب المرینی۔

معلق کرے جیسے مثلاً کہ: "إذا دخلت الدار فانت طالق" (جب تم گھر میں داخل ہو تو تمہیں طلاق ہے)، اسی لئے اسے استعمال میں ہی حضرات نے "اذا" سے معلق کیا ہے، رک

ج- متنی:

۱۱- یہ بالاتفاق ایک اسم ہے جسے زمانے پر دلالت کرنے کے سے منتج یا یا ہے پھر اس میں شرط کا معنی نہیں رہا دیکھو یہاں ہے رک

اور "اذا" اور "امتی" کے درمیان فرق یہ ہے کہ "اذا" کو اس میں استعمال کیا جاتا ہے نہ کہ وہ جو اتنی ہوتا ہے جیسے سورن کا طلوع ہونا اور کل کا آنا، برخلاف "امتی" کے، اس لئے کہ اس کو مبہم اور رک کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یعنی جو امور ہو سکتے ہیں اور جو نہیں ہو سکتے، اس معنی میں کہ وہ کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا، اسی لئے ابہام میں وہ "ان" کا شریک ہے، اسی سے اس نے استنبہام کی جگہ کے نتیجہ جنہوں میں "ان" کی طرح اس کے لئے مجازات (شرط متراہنہ) لازم ہے، لہذا "امتی" اور "ان" کے درمیان فرق یہ ہے کہ "امتی" کے ذریعہ شرط کا معنی دیا جاتا ہے، وقت کا معنی اس میں باقی رہنے کے ساتھ، لہذا "امتی" استنبہام کے ذریعہ جز کا معہوم نہیں کیا جاتا، اس لئے کہ استنبہام سے مراد فعل کے وجود کے بارے میں سمجھنے کا مطالبہ کرنا ہوتا ہے، لہذا وہاں حرف "ن" کا اصرار درست نہیں ہوگا (۲)۔

ابن قدامہ کہتے ہیں: اگر کسی فعل کو جوہر میں لانے کے تصرف کو

(۱) المغنی ص ۱۴۳، ۱۴۴ طبع مایہ، نہایہ المحتاج ص ۷۷، ۷۸ طبع المکتبۃ

الاسلامیہ۔

(۲) شرح تصریح علی التوضیح ص ۲۳۸ طبع المکتبۃ، اشرف الاسرار ص ۵۵، ۵۶ طبع دارالکتب المرینی۔

(۳) الخراج ص ۲۱۱، کشف الاستار ص ۱۶۶۔

”متی“ سے معلق رہے تو وتر ثنی پر محمول ہوگا، چنانچہ جو اپنی بیوی سے ہے ”مسی ندحلی الدار فانت طالق“ (سب تم گھر میں داخل ہوو تو تمہیں طلاق ہو جائے گی)۔ طلاق صرف صفت یا فعل یعنی دخول کے وجود کے وقت واقع ہوگی، اور سب ہی صفت کی نئی کے تصرف کو ”متی“ سے معلق کرے جیسے کہنے ”مسی لم اطلقک فانت طالق“ (جب تمہیں طلاق نہ ہو تو تمہیں طلاق ہے)۔ یا ”مسی لم ندحلی الدار فانت طالق“ (سب تم گھر میں داخل نہ ہو تو تمہیں طلاق ہے)۔ تو یمن کے بعد اگر ایک زمانہ ایسا پایا جائے جس میں وہ داخل نہ ہو یا جس میں اسے طلاق نہ دے تو صفت پائی گئی ہے، اس لئے کہ وہ فعل کے وقت کا نام ہے، لہذا صفت کو اسی فعل سے مقدر مانا جائے گا اور طلاق واقع ہو جائے گی (۱)۔

۱۲- حکم میں ”متی“ ہی کی طرح ”متی ما“ بھی ہے، لہذا یہودیہ جو ”متی“ کے معلق کہی گئی ہے وہ ”متی ما“ کے معلق بھی کہی جائے گی، اور شرط کے معلق اس کا حکم ”متی“ ہی کی طرح مل کر اس سے بڑھ کر ہوگا، اس لئے کہ ”ما“ کا اس سے مل جانا اسے خالص جزاء کے لئے کر دیتا ہے، استفہام وغیرہ اس سے مراد نہیں ہوتے (۲)۔

د- ”مس“ (جو شخص):

۱۳- یہ بالاتفاق اسم ہے جس کو عاقل پر ملامت کرنے کے لئے وضع کیا گیا پھر اس میں منمننا شرط کے معنی رکھ دیئے گئے (۳) اور یہ صفت کی وضع ہی سے عموم کے صیغوں میں سے ہے، اور کسی قرینہ کی احتیاج کے بغیر ہی خود سے عام معنی میں ہوتا ہے، ”جیسا کہ بیضاوی نے فرمایا ہے: وہ عاقل جس میں علم عام ہے تاکہ عقلاء اور ابلات

و ان کو شامل ہو، اس لئے کہ ”من“ کا طلاق اللہ ہی نہ تعالیٰ پر بھی یہ جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے: ”وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ“ (۱) (اور ان کے لئے (بھی) جنہیں تم روزی نہیں دیتے)۔ اور اللہ تعالیٰ کو علم سے متصف کیا جاتا ہے، عقل سے متصف نہیں کیا جاتا، اور یہ عمدہ بات ہے جس سے بقول اسنوی شارحین غافل رہے ہیں (۲)۔

عبدالحی بن بخاری اصول الثمردی کی شرح ”کشف الاسرار“ میں فرماتے ہیں: ”من“ اور ”ما“ اس باب یعنی باب شرط میں اپنے ایہام کی وجہ سے داخل ہوتے ہیں، اس سے کہ انہوں میں سے ہر ایک ہی یمن (متعین) کو شامل نہیں ہے، اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ ”من“ اور ”ما“ اپنے ایہام کی وجہ سے باب عموم میں داخل ہو گئے ہیں، تو چونکہ شرط میں عموم متعین کا مقصور ہوتا ہے اور افراد میں سے ہر ایک کو خاص طور پر ذکر کرنا ممکن یا اشارہ ہوتا ہے، اور ”من“ اور ”ما“ اس معنی کو اختصار اور حصول مقصود کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں، لہذا یہ دونوں ”ان“ کے قائم مقام ہو گئے، اور کہا گیا: ”من بات اکرمہ“ (جو آئے گا میں اس کا اکرام کروں گا) ”ما تصع اصع“ (جو تم کرو گے میں میں کروں گا) اور ان دونوں میں مسائل بہت ہیں جیسے اس کا یہ بتا: ”من دخل هذا الحصن لہ رس“ (جو اس قلعہ میں داخل ہو اس کے لئے ایک سر ہے) ”ومن دخل مکم الدار فهو حو“ (تم میں سے جو گھر میں داخل ہو وہ زنا ہے)، اور جب وہ شرط کے لئے ہو تو وہ ”ای“ کے معنی میں اسم ہوگا، تم کہو گے: ماتصع اصع (۳) (جو تم کرو گے میں میں کروں گا) اور قرآن میں

(۱) سورہ حجر ۲۰۔

(۲) الاسنوی مع شرح البدیشی ۲/۶۵، ۶۶ طبع بیج۔

(۳) کشف الاسرار للیثوی ۲/۱۹۶۔

(۱) اہل ۷/۳۳، نہایۃ الحاج ۷/۲۲۲۔

(۲) کشف الاسرار و اصول السنن ۱/۳۳۳، المروضہ ۸/۱۲۸۔

(۳) المختصر محل الموضح ۲/۲۳۸ طبع اہلوس۔

## تعلیق ۱۳-۱۶

جیسے وہ کہے: ”مہما دخلت الدار فانت طالق“ (۱) (جب تم گھر میں داخل ہو تو تم کو طلاق ہے)۔

۱- ای:

۱۶- یہ مضاف الیہ کے اعتبار سے ہوگا، چنانچہ ”انہم یقم القم معہ“ (ان میں سے جو بھی کھڑا ہوگا میں اس کے ساتھ کھڑا ہوں گا) میں ”و“ ”من“ کے باب سے ہے یعنی اس کو عاقل کے متعلق استعمال کیا جا رہا ہے، اور ”ای المواب توکب لڑکب“ (جس چو پا یہ پر تم سوار ہو گے اس پر میں بھی سوار ہوں گا) میں ”و“ کے باب سے ہے یعنی غیر عاقل کے باب سے ”و“ ”ی یوم تصم اھم“ (جس دن تم رہو رکھ گے ای میں بھی رکھوں گا) میں ”و“ ”متی“ کے باب سے ہے یعنی وہ زمانہ مہم پر حالات سر رہا ہے، اور ”ای مکان تحلس اجلس“ (جس جگہ تم بیٹھو گے ای جگہ میں بھی بیٹھوں گا) میں ”تیس“ کے باب سے ہے یعنی وہ مکان مہم پر حالات سر رہا ہے (۲)۔

اور ”اھنی“ اور ”ارہسہ“ میں جو کچھ آیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیق کے ”عاق“ ”ای“ کا حکم ”متی“، ”من“ اور ”کل“ کی طرح ہے، اس معنی میں کہ جب ”کی“ کے ذریعہ سے تصرف کو کسی فعل کی غی پر مطلق یا جائے، جیسے کہ طلاق کو ”کی“ کے ذریعہ، خوں کی غی پر مطلق یا جائے، اس طرح کہ کہنے ”ای وقت لم تعد خسی الدار فانت طالق“ (جس وقت تم گھر میں داخل نہیں ہوئی تو تمہیں طلاق ہوگی) تو اگر اتنا زمانہ گزر جائے جس میں داخل ہونا

ہے ماسخ من ایہ او نسھا فانت بحیر مہما او مثلھا“ (۱) (ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں: (کوئی) اس سے بہتر عی یا مثل اس کے لئے آتے ہیں) ”ما یفصح اللہ لناس من رخصۃ فلا یمسک لھا“ (۲) (اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے کوئی اس کا بند کرنے والا نہیں)۔

۱۳- رہا ”ما“ مصدر یہ تو اس کا استعمال فقہ میں ہوتا ہے، اور اس کے ذریعہ تصرف کو تعلیق کی قید کے بجائے اضافت کی قید کے ساتھ مقید یا جاتا ہے، ”لحمر المرائق“ اور ”فتح القدیر“ میں یہی ہے۔ اس لئے کہ وہ ظرف زمان کی نسبت کرتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: ”و اوصای بانضالۃ و لزکۃ مادمت حیاً“ (۳) اور (ای نے) مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں (یعنی میرے زندہ رہنے کی مدت تک)۔

ای فہو: پر ”رہا“ تم کو طلاق ہے جب تک میں تم کو طلاق نہ دوں، اور خاموش ہو گیا تو اس کی خاموشی سے بالاتفاق طلاق واقع ہو جائے گی، کیونکہ اس طلاق کی نسبت ایسے وقت کی طرف ثابت ہوگئی جس میں اس نے طلاق نہ دیا (۴)۔

۱۷- مہما:

۱۵- ”مہما“ ایک اسم ہے جس کو غیر عاقل پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا پھر ضمنی شرط کے معنی رکھ دیئے گئے، اور نوہی نے ”ارہسہ“ میں ”کر یا ہے کہ“ ”مہما“ تعلیق کے صیغوں میں سے ہے

(۱) تصریح ۲۳۸/۲ طبع اٹلی، الموضہ ۱۲۸/۸ طبع المکتب الاسلامی، اور اس مثال میں غیر عاقل چیز دخول ہے اور معنی یہ ہے ”ای دعول دعتت فانت طالق“ (جس طرح کہ دخول سے داخل ہو تمہیں طلاق ہے)۔  
(۲) تصریح کلی الموضح ۲۳۸/۲ طبع اٹلی۔

(۱) سورہ بقرہ ۱۰۶۔  
(۲) سورہ فاطر ۲۔  
(۳) سورہ عمریم ۱۳۔  
(۴) البحر المرائق ۳۸۳، ۳۹۵، ۴۰۳ طبع المطبعہ، فتح القدیر ۱۵۳ طبع دارعابد۔

## تعلیق ۱۷-۱۸

حناء ک دہندہ مکرہ (۱) (تمہارے پاس سب بھی زید نے اس کا اصرام کر دیا)۔

۱۸- خبیہ اور مالیہ کے ریب "کل" تحقیق کے صیغوں میں سے ہے اور اس سے بجائے مکانات (بدوینے) کے تحقیق کا قصد کرے تو ثانیہ سے ریب بھی ان طرح ہوگا۔

اور خبیہ نے "کل" کے ریب طاقی کی تحقیق کی دونوں صورتوں میں تفریق نہیں کی ہے کہ قیوم کرے اور کہے کہ ہر عورت جس سے میں نکاح کر رہا ہوں اس کو طاقی ہے یا خاص کرے اور یہ کہے کہ میں خدام یا غلام شہر کی عورت سے اور میں نکاح کر رہا ہوں تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ ریب مالیہ تو دو عام رکھنے کی صورت میں تنفیہ کی مخالفت کرتے ہیں، اس لئے کہ اس میں نکاح کے باب کا بند کر دینا ہے، اور خاص رکھنے کی صورت میں ان سے متعلق ہیں، اس طور پر کہ کسی شہر قبیلہ جنس یا یہ زمانہ سے مخصوص کر دے جس تک بظاہر اس کی عمر پہنچے گی (۲)۔

اور سرخصی نے اپنی "اصول" میں بیان کیا ہے کہ "کل" کا لفظ افراد کے اندر میں احاطہ ثابت کرتا ہے، اس افراد کا مطلب یہ ہے کہ جس اسم سے "کل" کے لفظ کو لایا جاتا ہے، اس کے مسیبات میں سے ہر ایک افراد کی طور پر اس میں مذکور ہو جاتا ہے، کو یہ کہ اس کے ساتھ دوسرا نہیں ہے، اس لئے کہ یہ کلمہ استعمال میں یک صلہ ہے، یہاں تک کہ قاعدہ سے خالی ہونے کی وجہ سے اسے تنہا استعمال نہیں کیا جاتا، اور اس میں کلمہ "من" کی طرح خصوص کا احتمال رہتا ہے، البتہ اس میں (پائے جانے والے) عموم کے معنی، کلمہ "من" کے معنی عموم کے مخالف ہوتے ہیں، اسی وجہ سے کلمہ "من" سے اس کا

اس کے لئے ممکن تھا اور داخل نہ ہوتی تو اس کے بعد نور اطلاق واقع ہو جائے گی۔

ورگر "کی" کے ریب طاقی کوئی فعل کے ایجا، (وجہ) میں لائے (پر تحقیق کرے تو تحقیق کے وجہ سے کلمات کی طرح ہی وہ نور کا قاعدہ نہیں دے گا)۔

ور "تیمین لختاق" میں آیا ہے کہ "تبی" صفت کے عموم سے عام نہیں ہوتا ہے۔ تو "رہے" ہی امر واقع ہو جبہ فیسی طاقی (جس عورت سے میں نکاح کروں اسے طاقی ہے) تو یہ صرف ایک عورت پر متعلق ہوگا، برخلاف "کل" اور "کلا" کے کلمات کے کہ یہ دونوں جس پر داخل ہوں اس کے عموم کا قاعدہ دیتے ہیں، جیسا کہ عنقریب آ رہا ہے (۳)۔

ز- کل، کلمہ:

۱- کل کا لفظ کل کے اعتبار سے استغراق پر دلالت کرتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَاللّٰهُ يَكْلُ كُلَّ شَيْءٍ عَلِيمٌ" (۴) اور اللہ صیغہ کا بڑا جاننے والا ہے) اور کبھی کبھی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "فَلَمَّا رَكِبُوا كُلَّ نَحْوٍ غَرَّبُوا" (۵) (دوسرے چیز کو چنے پر دروگر کے حکم سے ملاک کر دے گی) یعنی اکثر کو، اس لئے کہ اس ہوائے دوسروں کے بجائے ان کو اور ان کے گھروں کو کھڑ پھینکا تھا، اور لفظ "کل" کو نسلی یا قدیری طور پر مضاف کر کے استعمال کیا جاتا ہے، اور اس کا لفظ واحد ہے اور معنی جمع کے ہیں، اور "ما" کے دخول سے نکرار کا قاعدہ دیتا ہے، جیسے: "کلما

(۱) المصباح البصیر۔

(۲) تیمین لختاق ۲/۲۳۲ طبع دار المعرفہ جوہر وائیں ۳۳۲، ۳۳۳ طبع

دار المعرفہ جامعہ المدنی ۲/۳۴۲ طبع دار الفکر الخرجی ۳۸۴، ۳۸۵ طبع

دار المعرفہ جامعہ لکھنؤ ۵۲/۵۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ۔

(۳) اسی ۱۳/۱۳ طبع ریاض الروضہ ۱۲۸/۱۲۸ طبع المکتبۃ الاسلامیہ۔

(۴) تیمین لختاق مع جامعہ المدنی ۲/۲۳۳، الروضہ ۱۲۸/۱۲۸۔

(۵) سورۃ یوسف ۲۸۴۔

(۶) ۵۲/۵۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ۔

## تعلیق ۱۹-۲۱

۱۹۔ ما درست ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ" (۱) (زمین پر جو بھی ہیں سب فنا ہو جائیں گے)۔ یہاں تک کہ اگر وہ اسم نکرہ سے متصل ہو تو وہ اس اسم میں بھی عموم کا تقاضا کرتا ہے۔ انہی نے گر کہے: "کل امراء انبروجھا فھي طالق" (ہر عورت جس سے میں شادی کروں اسے طلاق ہے) تو عموم کے طور پر اس عورت کو طلاق ہو جائے گی جس سے وہ شادی کرے گا، اور اگر ایک عورت سے دوسری شادی کرے تو دوسری مرتبہ اسے طلاق نہیں ہوگی، اس لئے کہ وہ جس اسم سے متصل ہے اس میں عموم ثابت کرتا ہے، فعل میں نہیں۔

۱۹۔ "کل" اور "من" کے اتناظ کے درمیان خصوص کے تعلق سے فرق یہ ہے کہ "کل" کے لفظ میں اگرچہ احاطہ ہر فرد کو شامل ہے، مگر اس میں کلمہ "من" کی طرح خصوص کا احتمال ہے، جیسے کہ اگر کہے: "کل من دخل هذا الحصن لولا لله كذا" (ہر وہ شخص جو اس قلعہ میں پہلے داخل ہو جائے اسے یہ ملے گا) اس کے بعد چند لوگ یکے بعد دیگرے قلعہ میں داخل ہوئے "تو کل" کے لفظ میں احتمال خصوص کی وجہ سے مال غنیمت میں سے اعلان کردہ انعام خاص تر پہنچنے والے کو ملے گا، اس لئے کہ "اول" نام ہے سبقت کرے والے، اور یہ نصف بعد میں داخل ہونے والوں کے بچانے ہی میں متحقق ہو رہا ہے، اور ایک کے بعد دوسرے کے داخل ہونے کی صورت میں اس کے مثل "من" کا لفظ بھی ہوگا۔

۲۰۔ اگر سب ایک ساتھ داخل ہوں تو طلاق "کل" کے رمیہ بھی تمام کے مستحق ہوں گے، کلمہ "من" میں نہیں ہوں گے (۲)۔

رہا "کل" کا لفظ تو فقہاء کے نزدیک وہ تعلق کے صیغوں میں

سے ہے، اور تکرار اور فور کا متقاضی ہوتا ہے، اس کے بعد اسم کے بجائے فعل آتا ہے اور وہ اس میں عموم کا تقاضا کرتا ہے، چنانچہ گر کہے: "کلما قروجت امراة فھي طالق" (جب جب بھی میں کسی عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے) اور کسی عورت سے کئی مرتبہ شادی کرے تو ہر مرتبہ جب اس سے شادی کرے گا، اسے طلاق ہو جائے گی۔ اس لئے کہ وہ اسماء کے بجائے افعال میں عموم کا تقاضا کرتا ہے، برخلاف "کل" کے لفظ کے کہ وہ افعال کے بجائے اسم میں عموم کا قاعدہ دیتا ہے (۱)۔

ح- لو:

۲۱۔ "لو" مستقبل کا حرف شرط ہے، مگر وہ جزم میں دیتا، اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "ولم تحش الذین لو قتلکوا من خلعھم ذرۃ صغفاً خافوا علیھم" (۲) (اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے چھوٹے بچے چھوڑ جائیں تو ان کی انہیں (کیسی) فکر رہے) یعنی وہ لوگ جو چھوڑنے سے قریب اور نزدیک ہوں انہیں ڈرنا چاہئے، علماء نے ترک کی تاویل ترک سے قریب ہونے سے اس لئے کی ہے کہ خطاب ان لوگوں سے ہے جن کو دھمکی بنایا گیا ہے، ورنہ ترک (یعنی ناس) سے پہلے ہی ان کی طرف متوجہ ہوگا، اس لئے کہ اس کے بعد تو وہ مردہ ہوں گے۔

رہا "لو" کے ذریعہ تصرف کو معلق کرنا تو فقہاء جیسے امام ابو یوسف نے "ان" سے اس کی مشابہت کی وجہ سے اس سے تحقیق کرنے کی اجازت دی ہے، اس لئے کہ "لو" شرط کے معنی میں

(۱) اصول السنن ص ۱۱۸، تبیین المعانی ص ۲۳۳، الفتاویٰ الہندیہ ص ۶۱۶، ۳۲۰، البحر الرائق ص ۴۹۵، جوہر لا طیل ص ۳۱۱، فتح م ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹،

## تعلیق ۲۲-۲۳

استعمال ہوتا ہے اور ”ان“ کی طرح ہی اس کے بعد صرف فعل آتا ہے، اور اس لئے بھی کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، البتہ ”لو“ ماضی میں قید لگانے کا فائدہ دیتا ہے اور ”ان“ اس کا فائدہ مستقبل میں دیتا ہے (۱)۔

البتہ فقہاء نے اس کو شہ پر نظر نہیں ڈالی ہے اور تعلیق کے بارے میں اس کا موعده ”ان“ کی طرح یا ہے چنانچہ جو اپنے غلام سے کہے: ”لو دخلت الدار لتعتق“ (اگر تم گھر میں داخل ہوتے تو آزاد کر دیتا ہوں) تو غلام کو مال سے بچانے کے لئے قبول تک وہ آزاد نہیں ہوگا، یہاں تک کہ بعض فقہاء نے اس کے ساتھ مطابقت ”ان“ کا موعده کیا ہے اور اس کے جواب پر فاء کے داخل ہونے کی ہارت دی ہے، اور اس وقت کانٹا نہیں یا کہ نحو یوں کے نزدیک فاء کا اصل ہونا جاری نہیں ہے، اس لئے کہ عوام غلطی سے اب استعمال کرتے ہیں، پس جو شخص مرہ سے دیبت (تاء کے زیر کے ساتھ) اور عورت سے دیبت (تاء کے زیر کے ساتھ) کہے تو اس پر حدیث ف وڈوں صورتوں میں جاری ہوگی (۲)۔

۲۲- ”ان“ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ”لو“ کا استعمال مستقبل میں ہوتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے: ”لو استقبلت امرک بالتوبة مکان خیر لک“ (اگر تم اپنے معاملہ کا سامنا توبہ کے ساتھ کر گئے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا) یعنی ”ان“ مستقبل، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم“ (۳) (ایک مؤمن غلام تک ستم سے مشرک (آراء) سے گرچہ تمہیں پسند ہو) یعنی ”وان اعجبکم“، اسی طرح ”ان“

کا استعمال ”لو“ کے معنی میں کیا گیا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”ان کث قلہ فقد عللہ“ (۱) (اگر میں نے کہا ہوتا تو یقینی تجھ کو اس کا علم ہوتا)۔ اس بنیاد پر جو اپنی بیوی سے کہے: ”انت طالق لو دحست الدار“ (اگر تم گھر میں داخل ہوتی تو تمہیں طلاق ہے) تو امام ابو یوسف نے اس پر ایک دو گھر میں داخل ہونے تک مشابہ نہیں ہوگی۔

اس لئے کہ ”لو“ ”ان“ کے درجہ میں ہے، لہذا ترقب (انتظار) کے معنی کا فائدہ دے گا، اور اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ سے کوئی صراحت نہیں ہے، امام محمد سے بھی کچھ مروی نہیں ہے، لہذا یہ مسئلہ نو اور کا ہے (۲)۔

۲۳- ہا ”لولا“ یعنی جو پہلے کے وجود کی وجہ سے دوسرے کے امتناع (نہ پائے جانے) کا فائدہ دیتا ہے، تو فقہاء کے نزدیک وہ تعلیق کے صیغوں میں سے نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں گرچہ شرط کے معنی ہیں، لیکن اس میں جزاء کے حصول کی توقع نہیں ہے، اس لئے کہ اس کو صرف ماضی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور زمانہ مستقبل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، چنانچہ ان کے نزدیک وہ استثناء کے معنی میں ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ کسی شے کے وجود کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی نفي کے لئے استعمال ہوتا ہے، لہذا جو اپنی بیوی سے کہے: ”انت طالق لولا حسک نو لولا صحبتک“ (اگر تمہارا حسن یا تمہاری صحبت نہ ہوتی تو تمہیں طلاق ہوتی) تو طلاق نفع میں ہوگی، حتیٰ کہ اگر حسن رائل ہو جائے یا صحبت ختم ہو جائے تب بھی، اس لئے کہ اس نے اس کو وقوع طلاق سے مانع نظر اردیا ہے (۳)۔

(۱) سورہ مائدہ ۱۱۶۔

(۲) کشف الاستار ۱۹۶/۲۔

(۳) التقریر و التقریر ۲/۲۳۳، اصول السنن ۱/۳۳۳، المعجم ۲/۱۹۷، ۹۸، فتح المغفار ۲/۳۷۲، بدائع الصنائع ۲/۲۳۳۔

(۱) الفروق تقریری و تقریری المراجع ۱/۵۵، ۵۷۔

(۲) کشف الاستار عن اصول الفرائض ۱/۱۹۶، ۱۹۷۔

(۳) سورہ بقرہ ۲۲۱۔

## تعلق ۲۴

ط- کیف:

۲۴- ”کیف“ لغت میں دو طرح سے استعمال کیا جاتا ہے: ایک یہ کہ وہ شرط ہو۔

دوم جو کہ اس میں غائب ہے، یہ ہے کہ وہ استفہام ہو (ہر استفہام) یا حقیقی ہوگا جیسے: کیف دہد (زیادہ کیسا ہے) یا غیر حقیقی ہوگا: جیسے ”کیف مکفروں باللہ“ (۱) (تم لوگ کس طرح کفر کرتے ہو اللہ سے)۔

اس سے کہ وہ تجب کے طور پر لایا گیا ہے، ”مستغنی نہ ہونے والی چیز سے پہلے وہ بطور تجب واقع ہوتا ہے جیسے ”کیف انت“ (تم کیسے ہو) کیف کنت (تم کیسے تھے)، ”مستغنی ہونے والے سے پہلے حاصل ہوتا ہے جیسے: کیف جاء دہد (زیادہ کیسا آیا) یعنی یہ اس حالت میں آئے (۲)۔

فقہاء نے ”کیف“ کا استعمال لغت کے دائرہ استعمال سے باہر نہیں کیا ہے۔

چنانچہ امام ابوحنیفہ اس طرف گئے ہیں کہ حکم کو ”کیف“ پر معلق کرنا اصل تعرف میں مؤثر نہیں ہوگا، وہ تو صرف اس کی صفت میں مؤثر ہوگا، اور امام ابو یوسف و امام محمد اس طرف گئے ہیں کہ حکم کا اس پر معلق کرنا اصل اور صفت میں ایک ساتھ مؤثر ہوگا، اسی بنیاء پر امام ابوحنیفہ اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے کہے: ”انت طالق“ ”کیف شئت“ (تم جس طرح چاہو اسی طرح تم پر طلاق ہے) فرماتے ہیں کہ ”شیت“ سے پہلے اس پر ایک طلاق پڑے گی، پھر اگر وہ بدخوب رہا نہ ہو تو بغیر عدت کے بائن ہوگی اور اس کی ”شیت“ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، اور اگر وہ مدخول رہا ہو تو واقعہ یہ ہے کہ وہ اصل طلاق رخصتی ہوئی، اور اس کے بعد مجلس میں اسے اپنی ”شیت“ (دوہش)

(۱) سورہ بقرہ ۲۸

(۲) مغنی المریب ۱/ ۲۲۳، ۲۲۸

بیان کرنے کا اختیار ہوگا تو اگر وہ بائن چاہے، رشوم نے اس کی نیت کی ہو تو اسے طلاق بائن ہوگی، اور اگر وہ تیس طلاق چاہے، رشوم نے اس کی نیت کی ہو تو اسے تیس طلاقات ہوں گی اور اگر ایک بائن طلاق چاہے، رشوم نے تین کی نیت کی ہو تو ایک رخصتی طلاق ہوگی، اور اگر تیس چاہے، رشوم نے ایک بائن کی نیت کی ہو تو ایک رخصتی طلاق ہوگی، اس لئے کہ اس کی مشیت رشوم کی نیت سے مختلف ہے، اور اس کی طرف جو طلاق تنویض کی گئی تھی، اس نے اس کے علاوہ کو واقعہ کیا ہے، لہذا اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اس کی مشیت تک، یہی طلاق مؤثر ہوگی جس کو رشوم نے اس کی مشیت سے معلق کیا ہو، مؤخر میں جس کو طلاق نہ یا ہو، ”ر“ ”کیف“ کا کلام اصل طلاق کی طرف نہیں لوٹتا ہے تو وہ اپنے قول ”کیف شئت“ (جیسے چاہو) میں اصل طلاق میں تحیر کرنے والا، درحقیقت کو اس کی مشیت کی طرف متوجہ کرنے والا ہوگا، البتہ بغیر مدخول رہا میں اصل طلاق کو واقعہ کرنے کے بعد صفت میں اس کی کوئی مشیت نہیں رہ جاتی، لہذا اصل کو واقعہ کر دینے کے بعد صفت کو اس کی مشیت پر ملاحظہ کرنا لغو ہو جاتا ہے، اور مدخول رہا میں اصل کے قیام کے بعد صفت میں عورت کو مشیت کا اختیار رہتا ہے، اس طور پر کہ جیسا کہ جانا چاہتا ہے اس کو بائن یا تیس کر دے، لہذا ”شیت“ کی طرف اس کا تنویض کرنا صحیح ہوتا ہے۔

امام ابو یوسف و امام محمد کے بارے میں جب تک وہ نہ چاہے اس پر کچھ بھی واقعہ نہ ہوگا، اور جب چاہے تو بائن یا تیس امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق ہوں گی، اس لئے کہ اس نے طلاق کو اس کی مشیت پر معلق کیا ہے، لہذا ”شیت“ کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوں، جیسے کہ وہ ہے: ”انت طالق ان شئت لو حکم شئت اوحیث شئت“ (۱) (تم

(۱) کشف الراہل حول لبر روی ۲/ ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱





۲۶- جو باتیں ذرہ گئیں اس میں ”جیت“ ہی کی طرح ”این“ بھی ہے۔ اس سے کہ وہ بھی مکاتیم کا سم کا سم ہے، صاحب ”فتح المختار“ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کا شمار مکاتیم تعلیق میں کیا ہے، اور صاحب ”کشاف القناع“ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، اور حکم میں اس کے ”ر“ کے درمیان فرق نہیں کیا ہے (۱)۔

ک- ”اُنسی“:

۲۷- یہ دلائل سم ہے جس کو ملاء پر لالت کرے کے لئے جمع کیا گیا ہے، پھر شرط کے معنی کی تفسیر کریں، ”ی“ کی اور لغت میں یہ ”این“ ”کیف“ اور ”متی“ کے معنی میں آتا ہے۔

حاجہ نے چنی کتابوں میں بیان کیا ہے کہ وہ اس الفاظ میں سے ہے جن کے ذریعہ حکم کو معلق یا حاکم ہے، چنانچہ ”کشاف القناع“ میں یہ ہے کہ ”رود کہے“ ”امت طلاق اُنسی شنت“ (تم جب چاہو تمہیں طلاق ہے) تو اسے طلاق نہیں پڑے گی، یہاں تک کہ اس کے قول سے اس کی مشیت معلوم ہو جائے، اور انہوں نے اس کے ”ان“ کے درمیان تغریق نہیں کی ہے، اس لئے کہ دونوں میں سے ہر ایک تعلیق پر لالت کر رہا ہے (۲)۔

تعلیق کی شرط:

۲۸- تعلیق کہتے صحیح ہوئے کے لئے یہ شرطیں:

۱- یہ کہ جس پر تعلیق کی جارہی ہو وہ ایسا ہر مقدم ہو جو ”علیٰ قدر الوجود“ یعنی ہوئے ورنہ ہوئے کے درمیان متاثر ہو، چنانچہ

(۱) فتح الباری ۳/۲۹۲ طبع مجلس، کشاف القناع ۵/۳۰۹ طبع مصر۔

(۲) انصریح علی التوضیح ۲/۲۳۸، روح المعانی ۲/۲۳۵، کشاف القناع

۱- جو باتیں ذرہ گئیں اس میں ”جیت“ ہی کی طرح ”این“ بھی ہے۔ اس سے کہ وہ بھی مکاتیم کا سم کا سم ہے، صاحب ”فتح المختار“ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کا شمار مکاتیم تعلیق میں کیا ہے، اور صاحب ”کشاف القناع“ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، اور حکم میں اس کے ”ر“ کے درمیان فرق نہیں کیا ہے (۱)۔

۲- یہ دلائل سم ہے جس کو ملاء پر لالت کرے کے لئے جمع کیا گیا ہے، پھر شرط کے معنی کی تفسیر کریں، ”ی“ کی اور لغت میں یہ ”این“ ”کیف“ اور ”متی“ کے معنی میں آتا ہے۔

حاجہ نے چنی کتابوں میں بیان کیا ہے کہ وہ اس الفاظ میں سے ہے جن کے ذریعہ حکم کو معلق یا حاکم ہے، چنانچہ ”کشاف القناع“ میں یہ ہے کہ ”رود کہے“ ”امت طلاق اُنسی شنت“ (تم جب چاہو تمہیں طلاق ہے) تو اسے طلاق نہیں پڑے گی، یہاں تک کہ اس کے قول سے اس کی مشیت معلوم ہو جائے، اور انہوں نے اس کے ”ان“ کے درمیان تغریق نہیں کی ہے، اس لئے کہ دونوں میں سے ہر ایک تعلیق پر لالت کر رہا ہے (۲)۔

تعلیق کی شرط:

۲۸- تعلیق کہتے صحیح ہوئے کے لئے یہ شرطیں:

۱- یہ کہ جس پر تعلیق کی جارہی ہو وہ ایسا ہر مقدم ہو جو ”علیٰ قدر الوجود“ یعنی ہوئے ورنہ ہوئے کے درمیان متاثر ہو، چنانچہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۹۳، کشاف القناع ۵/۳۰۹ طبع مجلس۔

(۲) تبیین الحقائق ۲/۲۳۵، جوہر الکلیل ۱/۲۳۳، حاشیہ التعلیقات وغیرہ ۳/۳۲۲، الاصابہ ۱/۱۰۳۔

(۳) ابن ماجہ ۲/۳۹۳، کشاف القناع ۵/۳۰۹، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۹۳۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۹۳، کشاف القناع ۵/۳۰۹ طبع مجلس۔

## تعلیق ۲۹

شوہر نے کہا: ”اِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَانْتَ طَالِقٌ“ (اگر میں ویسا ہی ہوں جیسا تم نے کہا تو تمہیں طالق ہے) تو فوری طور پر طلاق پر چارے دی، خواہ جس طرح اس نے کہا ہے شوہر ویسا ہی ہو یا نہ ہو، اس لئے کہ شوہر عام طور سے طلاق کے ذریعہ صرف اس کو لاہیت دینے کا ہی راہ دہ کرتا ہے (۱)۔

اور اگر وہ تعلیق کا رد کرتے تو فیما بینہ و بین اللہ یا نہ باب بند جائے گا۔

ہشتم: یہ کہ ناء و زاء و مفاہیہ کی طرح ہر کوئی حرف ربط پیدا جائے اور نیز موثر ہو ورنہ طالق فوراً واقع ہو جائے گی (۲)۔  
ہشتم: یہ کہ تعلیق (تعریف کو مطلق کرنا) جس شخص سے صادر ہو رہی ہو وہ تکبیر (فوری طور پر تعریف کرنے) کا مالک ہو (یعنی تعلیق پر حکمی طور پر زہدیت پڑتی ہو) اور اس شرط میں اختلاف ہے، چنانچہ حسب و ما لکھنا، طالق مطلق کرے میں اس کو شرط نہیں قرار دیتے ہیں، بلکہ اس میں مطلق ملک پر کتنا کرتے ہیں، خواہ ملک معتق ہو یا معتق ہو، یہاں تک کہ ما لکھ ے اس کے بارے میں تعلیق ہر حال اس صورت میں جبکہ اس نے کسی عورت سے کہا ہو: ”اِنْ نَرَوْكَ حَتَّى فَانْتَ طَالِقٌ“ (اگر میں تم سے ٹائی رہوں تو تم کو طلاق ہے) اور اس تعلیق کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی ہے جس میں (شرط کی) ضرورت نہ کی ہو، جیسے کسی اجنبی عورت کے بارے میں کہے: ”ہی طالق“ (اسے طلاق ہے) اور نیت کرے کہ میری اس سے شادی کرتے وقت، چنانچہ دونوں صورتوں میں طلاق واقع ہو جائے گی (۳)۔

۲۹- اس قول کے حاملین کی دلیل یہ ہے کہ یہ تعریف شرط و جزاء کے ہو، کی وجہ سے عین ہے لہذا اس کی صحت کے سے حال میں ملک کا قیام (دوہ) شرط نہیں ہوگا اس لئے کہ بقول شرط کے وقت ہوتا ہے، اور شرط کے دوہ کے وقت ملک تعلیق ہے اور اس سے پہلے اس کا اثر ممانعت کا ہے اور وہ تعریف کے ساتھ قائم ہے (۱)۔

نہم: اور حجابہ تعلیق کے صحیح ہونے کے لئے تعلیق کی حالت میں قیام ملک کو اس معنی میں شرط قرار دیتے ہیں کہ جس سے تعلیق صادر ہو رہی ہے وہ تکبیر (فوری طور پر تعریف کرنے) پر قادر ہو، ورنہ اس کی تعلیق صحیح نہیں ہوگی، اور ان کے یہاں قاعدہ فقہیہ یہ ہے: ”مَنْ مَلَكَ التَّسْجِيرَ مَلَكَ التَّعْلِيقَ، وَمَنْ لَا يَمْلِكُ التَّسْجِيرَ لَا يَمْلِكُ التَّعْلِيقَ“ (۲) (جو تکبیر کا مالک ہوگا وہ تعلیق کا بھی مالک ہوگا، اور جو تکبیر کا مالک نہیں ہوگا وہ تعلیق کا بھی مالک نہیں ہوگا) اور یہاں قاعدہ کی دونوں مشقوں میں کچھ استثناءات ہیں جن کو سیوطی نے بیان کیا ہے۔

اس قول کے حاملین کی دلیل وہ حدیث ہے جس کی روایت احمد، ابوداؤد، ترمذی نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت عمر و بن شعیب عن بنی عن جدہ سے کی ہے، اور وہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد ہے: لَا تَلْزَمُ لَابِسَ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا تَعْتَقُ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا تَطْلُقُ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ“ (۳) (اس چیز میں اس کی ذمہ داری نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو اور اس کو آزاد نہیں کر سکتا جس کا وہ مالک نہ ہو، اور اس کو طلاق نہیں دے سکتا جس کا وہ مالک نہ ہو)۔

(۱) فتح القدیر ۲/۲۸۸۔

(۲) المسکور ۳/۲۱۱، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲

## تعلیق ۳۰-۳۱

نیز یہ حدیث: "لا طلاق الا بعد نکاح" (۱) (نکاح کے بعد ہی کوئی طلاق ہو سکتی ہے)۔

اس حدیث میں روایت و قطعی وغیرہ نے بھی بروایت حضرت عائشہؓ کی ہے اور یہ صافہ بیان ہے: "وای عیسا" (اگرچہ عورت متعین نہ ہو) اس لئے کہ طلاق یعنی زوجہ پر کامل کی ولایت نہیں ہے (۲)۔

### تصرفات پر تحقیق کا اثر:

۳۰- یہاں تک ہم اصولی مسئلہ یہ ہے کہ تعلیق یا سب کی سب سے مانع ہوتی ہے یا صرف حکم کو ثبوت سے روک دیتی ہے، سبیت کو معتقد سے نہیں رہ سکتی؟ اس مسئلہ میں اختلاف حسب "ارشاد فقیہ کے درمیان ہے، چنانچہ حسب یہ رہے رکھتے ہیں کہ تعلیق جس طرح حکم کو ثبوت سے روکتی ہے اسی طرح سب کی سبیت میں بھی مانع ہوتی ہے، وارشاد فقیہ یہ رہے رکھتے ہیں کہ تعلیق سب کو سبیت سے نہیں روکتی، تو صرف حکم کو ثبوت سے روکتی ہے، اور سب کو اعتقاد سے نہیں روکتی۔ تو تعلیق کا حکم کے ثبوت سے مانع ہونا حسب "ارشاد فقیہ کے درمیان متفق مدید ہے، اور اس کا سب کی سبیت سے مانع ہونا مکمل اختلاف ہے۔

حسب یہ رہے رکھتے ہیں کہ تعلیق سب کی سبیت میں بھی مانع ہوتی ہے، وارشاد فقیہ کی رائے اس کے برعکس ہے اور اس پر متفرق ہوئے، لیکن اس میں طریق "ارتقاء کو ملک پر مطلق کرنا ہے، اس سے کہ حسب کے یہاں واضح ہے، اور ملک کے وجہ کے وقت قیود

ہو جائے گا، اس لئے کہ فی الحال موجب نہیں ہے بلکہ وہ شرط کے پائے جانے کے وقت سبب بنے گا اور یہاں پر شرط ملک ہے، لہذا وہ مملوک محل پر واقع ہو جائے گا، وارشاد فقیہ کے نزدیک یہ تحقیق صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ اس کے ایک تحقیق حکم کا سبب فوری طور پر بنتی ہے اور یہاں محل مملوک نہیں ہے، لہذا وہ فوری طور پر شرط پائے جانے کے وقت کچھ بھی واقع نہیں ہوگا (۱)۔

۳۱- تعلیق کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے تصرفات کی دو قسمیں ہیں:

ان میں سے ایک: وہ تصرفات ہیں جو تحقیق کو قبول کرتے ہیں، دوسری ہیں:

۱۔ اطلاق (مدیر بنانا) حج، طلع، طلاق، ظہار، حق، کتابت (مکاتب بنانا) نذر، ولایت۔

دوسرے وہ تصرفات جو تحقیق کو قبول نہیں کرتے، وہ یہ ہیں: اجارہ، قمار، اللہ تعالیٰ پر بیعت، بیعت، زکوٰۃ، نکاح، وقف اور نکاح۔

اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جو تصرف خالص تمذیک (مالک بنانا) ہو، اس میں تعلیق کا کوئی دخل نہیں ہوتا، جیسے فرہنگی، اور جو تصرف خالص عمل یعنی اقطاع ہو اس میں قطعی طور پر تحقیق کا دخل ہوگا جیسے حق، اور ان دونوں مراتب کے درمیان کچھ مراتب ایسے ہیں جن میں اختلاف ہوتا ہے جیسے فسخ اور ابراء (بری کرنا)، اس لئے کہ ان دونوں میں تمذیک سے مشابہت ہے، اسی طرح وقف ہے، اس میں حق سے معمولی مشابہت ہے، لہذا اس میں بھی یک کثر نقطہ نظر جاری ہوا (۲)۔

(۱) حدیث: "لا طلاق الا بعد نکاح" کی روایت بخاری (۳۲۰/۷) طبع دار الفکر (عمان) نے حضرت حماد بن حنبل سے کی ہے اور ابن جریر نے اسے ۳۸۳/۷ طبع المستقر (میں اس کو صیغہ قرینہ ہے۔  
(۲) کتاب النکاح ۲۸۵/۵، مفتی محمد صالح المنجد ۲۹۲/۳۔

(۱) مسلم المصنوع ۲۳۲/۲ طبع دار الفکر  
(۲) المحرر الوجہ ۱/۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱

اس کی تفصیل دہل میں ہے:

ج۔ خلع:

۳۴- خلع اگر بیوی کی طرف سے ہو، اس طور پر کہ طلاق کے مطالبہ کی ابتداء کرنے والی ہی ہو، تو حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک وہ تعلق کو قبول نہیں کرے گا، اس لئے کہ بیوی کی طرف سے خلع معوضہ ہے۔ اور اگر شوہر کی جانب سے ہو تو حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک وہ تعلق کو قبول کرے گا، اس لئے کہ اس کی طرف سے خلع طلاق ہے، اور اسی طرح مال کی شرط پر طلاق اپنے کا حکم ہے۔

متبادل نے ج پر قیاس کر کے خلع کو تعلق کرنے کی جازت نہیں دی ہے۔

اور زرکشی نے ”المکھڑ“ میں بیان کیا ہے: خلع کو اگر ہم طلاق قرار دیں تو شوہر اپنی طرف سے تعلق کرنے کو قبول کرے گا، اور شرط کو قبول نہیں کرے گا (۱)۔

تفصیل کا محل ”خلع“ کی اصطلاح ہے۔

د۔ طلاق:

۳۵- فقہاء نے طلاق کے سلسلہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا جمل یہ ہے کہ طلاق بالاتفاق تعلق کو قبول کرتی ہے، اور جس پر تعلق کی غی ہو اس کے پائے جانے سے طلاق منع ہو جاتی ہے۔

اور زرکشی نے ”المکھڑ“ میں بیان کیا ہے کہ طلاق ان تصرفات میں سے ہے جو شرط پر تعلق کرنے کو قبول کرتے ہیں اور شرط کو قبول نہیں کرتے (۲)۔

اور طلاق کی تعلق سے متعلق فقہاء بہت سے مسائل بیان کرتے

ہل: وہ تصرفات جو تعلق کو قبول کرتے ہیں:

غ۔ ایلاء:

۳۲- فقہاء کے نزدیک ایلاء شرط پر تعلق کرنے کو قبول کرتا ہے، اور کہنے: اگر تم گھر میں داخل ہوئی تو اللہ کی قسم میں تم سے قریب نہیں ہوں گا، چنانچہ وہ شخص شرط پائے جانے کے وقت سولی (ایلاء کرنے والا) ہو جائے گا، اس لئے کہ ایلاء ایک یحیٰن ہے جس میں تمام یہات کی طرح شرط کا احتمال ہوتا ہے۔

اور زرکشی نے ”المکھڑ“ میں بیان کیا ہے کہ ایلاء ان تصرفات میں سے ہے جو شرط پر تعلق کرنے کو قبول کر لیتے ہیں اور شرط کو قبول نہیں کرتے، لہذا اس کا یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ میں نے تم سے فلاں شرط پھرا ایلاء کیا (۱)۔

تفصیل کا محل ”ایلاء“ کی اصطلاح ہے۔

ب۔ حج:

۳۳- زرکشی نے ”المکھڑ“ میں بیان کیا ہے کہ حج کو تعلق برائے صحیح ہے، جیسے کہنے: اگر فلاں حرام باندھے تو میں بھی باندھتا ہوں، اور شرط کو بھی قبول کرتا ہے جیسے کہ کہنے میں نے اس شرط کے ساتھ حرام باندھا کہ اگر میں یا ربو یا تو حامل ہو جاؤں گا (۲)۔

تفصیل کا محل ”حج“ کی اصطلاح ہے۔

(۱) بدائع الصنائع ج ۳ ص ۱۶۵، المحرر ج ۳ ص ۹۰، المروءہ ج ۸ ص ۲۳۲، کشاف الصنائع ج ۵ ص ۳۵۹، المحرر ج ۳ ص ۷۵۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۱، طبع المعریہ ج ۳ ص ۳۸۰، طبع دار الفکر ج ۱ ص ۷۱، ج ۳ ص ۳۷۳، طبع المعراج، کشاف الصنائع ج ۳ ص ۵۳۲، طبع المعریہ۔

(۱) تبیین الحقائق ج ۲ ص ۲۷۲، بدائع الصنائع ج ۳ ص ۱۵۲، جوہر ج ۱ ص ۳۳۵،

المروءہ ج ۵ ص ۳۸۲، کشاف الصنائع ج ۵ ص ۲۷۲، المحرر ج ۳ ص ۷۵، طبع المعراج، اور

دیکھئے جوہر ج ۳ ص ۳۸۲، المعریہ ج ۳ ص ۳۸۲، حاشیہ ابن ماجہ

(۲) المحرر ج ۳ ص ۷۵، طبع المعراج۔

## تعلیق ۳۶-۴۰

۱- عتق (آزاد کرنا):

۳۷- شرط اور صفت پر حق کی تحقیق صحیح ہونے پر دہنوں میں کچھ تفصیل کے ساتھ جسے حق کی اصطلاح میں دیکھا جائے، فقہاء متفق ہیں (۱)۔

ز- مکاتبت:

۳۸- مکاتبت کو شرط پر مطلق کرنا جائز ہے اور اس کے بارے میں کچھ تفصیل ہے جو "استقاط" کی اصطلاح میں گزر چکی ہے، نیز "مکاتبت" کی اصطلاح کی طرف بھی رجوع کریں (۲)۔

ح- نذر:

۳۹- نذر کو شرط پر مطلق کرنے کے حوالہ پر فقہاء متفق ہیں، اور جس پر مطلق یا یا ہے، اس کے حصول سے پہلے نذر پوری کرنا سبب وفاء (پورا کرنے کا سبب) نہ پائے جانے کی وجہ سے واجب نہیں ہوگا، چنانچہ جب مہینہ پانی جائے جس پر تحقیق کی گئی ہے تو نذر پائی جائے گی اور اسے پورا کرنا ضروری ہوگا (۳) "نذر" کی اصطلاح میں اس کی تفصیل ہے۔

ط- الامت:

۴۰- اس کی مثال مارت، قضاء، وصایت (بھی دانا) سے دی جاتی ہے، مارت اور قضاء کو شرط پر مطلق کرنا جائز ہے، اس سے کہ یہ

(۱) البحر الرائق ۴/۲۲۹، تمییز الحقائق ۳/۱۷۱، مواہب الجلیل ۶/۳۳۳، الدرر النوری ۳/۶۵، القلیوبی ۳/۶۵، کتاب الفقہ ۲/۵۱، لاصاف ۲/۳۳۷۔

(۲) استقاط کی اصطلاح لموسوۃ لکھیہ ۲/۲۳۲۔

(۳) بدائع الصنائع ۵/۴۳، جوہر لاکیل ۱/۲۳۲، حاشیہ القلیوبی ۳/۲۸۸، ۲۸۹، کتاب الفقہ ۲/۲۷۷۔

میں، جیسے اس کو مشیت، جمل، ولادت یا دہرے کے فعل پر مطلق کرنا، خود مطلق پر مطلق کرنا، رانے، لے کر یا پر یا ایسے ہر پر مطلق کرنا جس کا ثبوت محال ہو، اس کے علاوہ وہ مسائل جن کی بحث لمبی ہے، لہذا اس کی تفصیل کے علاوہ اس کی طرف رجوع کیا جائے (۱)۔

ح- خطبہ:

۳۶- باتفاق فقہاء خطبہ کو مطلق کرنا صحیح ہے اور یہ اس لئے کہ خطبہ مطلق کی طرح تحریم کا تقاضا کرتا ہے، دیکھیں فی طرح کفارہ کا تقاضا کرتا ہے، مطلق دیکھیں میں سے، ایک کو مطلق کرنا صحیح ہے لہذا جو اپنی بیوی سے کہے: "انت علی خطبہ امی ابی دخلت المار" (میرے گھر میں داخل ہوئی تو تم میرے لئے میری ماں کی بیوی کی طرح ہو) تو عورت کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے وہ خطبہ کرے، الامیں ہوگا۔

اور زرکشی نے "المعذور" میں بیان کیا ہے کہ شرط پر تعلیق قبول کرنے اور شرط قبول نہ کرنے میں خطبہ رطلاق کی طرح ہے (۲)۔ اور تفصیل کا محل "خطبہ" کی اصطلاح ہے۔

(۱) فتح القدیر ۳/۱۲۷، ۱۲۸، تمییز الحقائق ۲/۲۳۱، ۲۳۳، ابن ماجہ ۲/۴۹۲، ۴۹۳، ترویج فی غاں بمائش الفتویٰ الہندیہ ۱/۱۷۱، ۱۷۲، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۱۵۳، ۱۵۴، جوہر لاکیل ۱/۲۳۱، الدرر النوری ۲/۴۷۰، اسئل المذاکر ۲/۱۵۳، ۱۵۶، الروضہ ۸/۱۱۳، ۱۱۵، حاشیہ القلیوبی ۳/۵۰، ۵۱، نہایۃ المحتاج ۷/۱۰، ۱۱، تحت المحتاج ۸/۱۷۷، ۱۷۹، کتاب الفقہ ۲/۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، انصاف ۹/۵۹، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰،

## تعلیق ۴۱-۴۳

دونوں خالص ولایت ہیں (۱)۔

اس کی تفصیل کا محل ”مارت“ اور ”قضاء“ کی اصطلاح ہے۔

ری و صایت تو ظاہر مذہب میں حید کے یہاں، نہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک مارت سے قربانی وجہ سے اس کو شطرنج پر مطلق کرنا جائز ہے، چنانچہ جب کبھی سب میں مر جاؤں تو ملاں میرا بھی ہے وہ مذکورہ شخص شرط پے جانے پر بھی ہو جائے گا، اس لئے کہ صحیح حدیث ہے: ”فان قتل زید او استشهد فامیرکم جعفر، فان قتل فامیرکم عبد اللہ بن رواحہ“ (۲) (اگر زید قتل یا شہید کر دیا جائے گا میں تو تمہارے میر جعفر ہوں گے، اگر وہ بھی قتل یا شہید کر دیا جائے گا میں تو تمہارے میر عبد اللہ بن رواحہ ہوں گے)۔

ملاحظہ فرمائیے اس کو مطلق کر کے جواز کی صراحت نہیں کی ہے (۳)۔

تفصیل کا محل ”وصایہ“ کی اصطلاح ہے۔

مدت اجارہ میں موتہ (مدت پر دینے والا) سے مستثنیٰ (مدت پر لینے والا) کی طرف منتقل ہو جاتی ہے، اور مصلحتوں کا منتقل ہونا رضامندی کے ساتھ ہی ہوتا ہے، اور رضامندی حزم کے ساتھ ہوتی ہے، اور تعلیق کے ساتھ حزم نہیں ہوتا۔

ب- فقرہ:

۴۲- اگر کو شطرنج پر مطلق کرنا بالاتفاق ناجائز ہے، اس لئے کہ اگر ار کرنے والا اس کے ذریعہ فی الحال قرار کرنے والا شمار ہوتا ہے، اور اس لئے بھی کہ شطرنج پر مطلق کرنا قرار سے رجوع کر لینے کے معنی میں ہے اور حقوق العباد کے قرار میں رجوع کا احتمال نہیں ہوتا، اور اس لئے بھی کہ قرار کرنا سابقہ حق کی خبر دینا ہے، لہذا اس کو مطلق کرنا صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ شرط سے پہلے ہی واجب ہو چکا ہے (۴)۔

تفصیل ”قرار“ کی اصطلاح میں ہے۔

دوم: وہ تصرفات جو تعلیق کو قبول نہیں کرتے:

ن- اجارہ:

۴۱- شرط پر اجارہ کرنا فقہاء کے درمیان اتفاق کے ساتھ جائز نہیں ہے، یہ اس لئے کہ اجارہ پر دیئے ہوئے سامان کی نفعیت فی طبیعت

(۱) جامع المصوبین ۲/۲۲، الاشیاء والاعیان لابن نجیم ۲/۱۸، الفتاویٰ الہندیہ ۳/۹۶۲۔

(۲) حدیث: ”ان عبد اللہ بن جعفر قال، بعث رسول اللہ ﷺ جبشہ استعمال عیہم زید بن حارثہ قال، فان قتل زید او استشهد فامیرکم جعفر، فان قتل او استشهد فامیرکم عبد اللہ بن رواحہ“ کی روایت احمد (۲/۲۰۳ طبع المکتبہ) نے کی ہے اور ابن جریر نے (۱/۵۱۱ طبع المکتبہ) میں اس کو صحیح قرار دیا ہے بخاری (۱/۵۱۰ طبع المکتبہ) میں حضرت عبد اللہ بن عمر کی روایت سے اس کا ایک تاجہ بھی ہے۔

(۳) جامع المصوبین ۲/۲۲، الفروق فی ۲/۵۷۸، ۲/۵۰۳، جوہر لاکیل ۲/۱۶۲۔

۴۳- الدرر النوری ۲/۲۲، ۲/۵۶۵، المحرر ۱/۷۱، کتاب القناع ۲/۵۵۲۔

ج- اللہ تعالیٰ پر ایمان:

۴۳- اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا شرط پر مطلق کرنے کو قبول نہیں کرتا، چنانچہ جب کہ ”اگر تم اس مسئلہ میں جھوٹے ہو تو میں مسلمان ہوں“ تو اگر وہ اسی طرح ہو تب بھی اس کو اسلام نہیں حاصل ہوگا، اور اس لئے بھی کہ ایمان میں داخل ہونا اس کی صحت پر حزم کرنے کا فائدہ دیتا ہے اور تعلیق کرنے والا حزم کرنے والا نہیں ہے (۵)۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۳/۹۶۲، الفروق ۲/۲۲۹، المحرر ۱/۳۷۳، نیز دیکھئے الموسوعۃ الفقہیہ ۲/۵۶۱ ”اجارہ“ کی اصطلاح۔

(۲) الاشیاء والاعیان لابن نجیم ۲/۳۶۷ طبع المہل، الفتاویٰ الہندیہ ۳/۹۶۲ طبع المکتبہ الاسلامیہ، الفروق لقرنی ۲/۲۲۹ طبع دار احیاء الکتب العربیہ، جوہر لاکیل ۲/۱۳۳ طبع لہرقی، المحرر ۱/۳۷۵ طبع المکتبہ، کشکول القناع ۲/۶۶۱ طبع مصر، نیز دیکھئے الموسوعۃ ۲/۶۵۱۔

(۳) الفروق لقرنی ۲/۲۲۹، المحرر لاکیل ۱/۳۷۳، الاشیاء والاعیان لابن نجیم ۲/۳۶۷۔

## تعلیق ۴۴-۴۷

شوہر کا حق ہے، لہذا اس کو اس کے مطلق کرنے کا اختیار ہے (۱)، تنصیل  
”رجعت“ کی اصطلاح میں ہے۔

تنصیل ”ایمان“ کی اصطلاح میں ہے۔

د- بی:

۴۴- بی جمد بی کو شرط پر مطلق کرنا بلا تعلق باجاز ہے، یہ اس لئے  
ہے کہ بی بی میں ایک جانب سے دوسری جانب طہیت کی منتقلی ہوتی ہے،  
اور ملکیت کا انتقال رضامندی پر معنی ہوتا ہے اور رضامندی نہ مہر  
معنی ہوتی ہے، اور تخلیق کے ساتھ جز نہیں ہوتا (۱)۔  
”تنصیل“ بی کی اصطلاح میں ہے۔

ج- رجعت:

۴۵- حنفیہ ہاشمیہ اور حنابلہ کے نزدیک رجعت کو کسی شرط پر مطلق  
کرنا ناجائز ہے (۲)۔

مالکیہ نے رجعت کو مطلق کرنے کی صورت میں اس طور پر کہ  
پہلی بیوی سے کہنے ”اگر کل آجائے تو تم سے رجوع ہوگا“ اس کے  
باطل ہوئے سے متعلق، اقول: یان کے ہیں:

ایک: یہ، اور یہی اہم ہے کہ وہ نہ بھی صحیح ہوگی، نہ بدل، اس  
سے کہ رجعت یک طرح کا نکاح ہے، ”نکاح“ ہی مدت کے لئے  
نہیں ہوتا، نہ رجعت کو اس سے متصلیت کی حاجت ہوتی ہے۔

دوسرے قول: یہ ہے کہ وہ صرف اس وقت باطل ہوگی، اگر  
دوسرے دن میں رجعت صحیح ہو جائے گی، اس لئے کہ رجوع کرنا

(۱) لاشعہ وانظار لاسننیم ۱۷۷، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۶/۳، الفرق للقرنی  
۳۳۹، طبع دار حیاء الکتب طبریہ الموضع ۳۳۸، المکرمہ ۳۷۳، طبع  
کشاف القناع ۳۹۳، ۱۹۵، طبع مصر، خشی الارسل ۳۵۳، طبع  
درالمعرب۔

(۲) جامع المصنوعین ۳۳، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۶/۳، الاشیاء وانظار للسبیل  
۱۶۷، ۳۷۷، روئے الخائنین، ۲۱۶/۸، کشاف القناع ۳۳۳۔

۴- نکاح:

۴۶- حنفیہ ”مالکیہ کے نزدیک ہاشمیہ کے یہاں مذہب مختار  
میں نکاح کو شرط پر مطلق کرنا جائز نہیں ہے، تاہم کے رد ایک اللہ کی  
مشیت کے علاوہ کسی دوسری آئندہ نہ والی شرط پر ہند، نکاح کو  
”مطلق کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ جیساکہ ”کشاف القناع“ میں  
آیا ہے، ”وایک مقدمہ معاوضہ ہے، لہذا بی کی طرح ہی شرط مستثنیٰ  
(آنے والی شرط پر اس کو مطلق کرنا جائز نہیں ہے)“ (۱)۔  
”تنصیل“ نکاح کی اصطلاح میں ہے۔

ز- وقف:

۴۷- حنفیہ کے رد ایک وقف کو کسی شرط پر مطلق کرنا ناجائز ہے، مثلاً،  
کہنے ”اگر میرا لڑکا آجائے تو میرا گھر“، یا کہیں پر صدقہ موقوفہ ہے، اس  
لئے کہ ان کے یہاں وقف میں تخییر شرط ہے۔

مالکیہ نے اپنے یہاں تخییر شرط نہ ہونے کی وجہ سے حق پر  
قیاس کر کے اس کی تعلیق کی اجازت دی ہے (۳)۔

شافعیہ کے رد ایک یہ ناجائز ہے، موقوف کو مطلق کرنا  
صورتوں میں صحیح نہیں ہے جو آزاد کرنے کے مشابہ نہ ہوں، جیسے کہہ:  
جب ریہ آجائے تو میں غلام تیرا کو نکاح تیرا پر وقف کرنا ہوں، اس  
لئے کہ یہ ایک ایسا عقد ہے جو بیع، مرہبہ کی طرح فوری طور پر وقف

- (۱) جوہر والکلیل ۱/۳۳، المدنی علی شرح اللہ ۲۰۲/۳۔
- (۲) جامع المصنوعین ۳۷، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۶/۳، جوہر والکلیل ۱/۳۸۳،  
الراجح والکلیل ۱/۳۸۳، مواہب الجلیل ۳۳۶/۳، الموضع ۳۰۷، مصر۔
- (۳) ۱/۳۳، کشاف القناع ۵/۹۸، ۹۸۔
- (۴) نتائج الافکار ۵/۳۷، حاشیہ ابن ماجہ ۳۶۳/۳، المدنی ۳۷۷۔



## تعلیق ۳۸

ح-وکالت:

۳۸- خبی، مالکیہ اور حنبلیہ کے، ایک وکالت کو کسی شرط پر معلق کرنا جائز ہے، مثلاً: ”کہے: اگر زیہ آجائے تو تم ملک چیز بیچنے میں میرے وکیل ہو“ اس لئے کہ بقول کاسانی توکیل تعریف کے طریق (تعریف کی آزادی) کا نام ہے اور احکامات و چیزوں میں سے ہیں جو تعلق بالشرط کو قبول کرتی ہیں اور اس سے کہ اس حضرت کے لئے، ایک مودل کی شرائط مستحب ہوتی ہیں، لہذا وکیل کو اس کی مخالفت کرنے کا اختیار نہیں ہوگا، اور اگر وکالت کو زمان و مکان یا اس طرح کی چیز سے متعلق نہ رہے تو وکیل کو اس کی مخالفت کا اختیار نہیں ہوگا (۱)۔

اور ثانیہ نے صحت یا وقت کی کسی شرط پر وکالت کو معلق کرنے کے بارے میں، ”اہل قول“ سے ہیں: ”مذہب میں اس سے یہ ہے کہ دیا کرنا تمام عقول پر قیاس کرتے ہوئے صحیح نہ ہوگا، اس سے صرف وصیت و مارت مستثنیٰ ہیں، اس لئے کہ وصیت و مارت کو قبول کرتی ہے اور مارت میں حاجت کی وجہ سے اسے اگلیا یا جاتا ہے۔“

”اہل قول“ یہ ہے کہ وصیت پر قیاس کرتے ہوئے صحیح ہے (۲)۔

مرد چیز کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی طرف یا ان لوگوں کی طرف جس کے سے وقف کی گئی ہے منتقل کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

اور جو وقف آزاد کرنے کے مشابہ ہو، جیسے جب رمضان ”جائے تو میں نے اس کو مسجد بنادیا تو بقول ابن رافع قول خاتم اس کا صحیح ہوتا ہے، اور یہ تفصیل اس وقت ہے جب اس کو موت پر معلق نہ کیا ہو، اور اگر موت پر معلق کیا ہو جیسے مذہب میں نے اپنے گھر کو اپنی موت کے بعد فقیر، ”موقوف کیا“ تو یہ صحیح ہوگا شیخین نے یہ فرمایا ہے، اور دیکھنا یہ وصیت ہوگی، اس سے کہ اقبال کا قول ہے: ”اگر اس کو حج کے لئے پیش کرے تو یہ (وقف سے) رجوع ہوگا (۱)۔“

حنابلہ نے ہند و وقف کو زندگی میں کسی شرط پر معلق کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے، مثلاً: ”کہے: جب نماز صلیت کا آغاز ہو جائے تو میرا گھر وقف ہے“ یہ ”میرا گھر وقف ہے“ وغیرہ، اس لئے کہ وہ اس چیز میں ملکیت کو منتقل کرنا ہے جو تعلیم اور مروت پر مبنی نہیں ہے، لہذا اس کی طرح اس کو کسی شرط پر معلق کرنا ناجائز ہوگا۔

اور ابن قدامہ نے بیان کیا ہے کہ ان کو اس کے بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے، اور حنبلیہ میں سے متاخرین نے اس کو موت پر معلق کرنے اور زندگی میں کسی شرط پر معلق کرنے کو برا قرار دیا ہے۔

رہا وقف کی انتہاء کو کسی وقت پر معلق کرنا، جیسے اس کا کہنا: میرا گھر ایک سال تک یا حاجیوں کے آنے تک وقف ہے، تو ۱۰۰۰ ہجری میں سے ایک کے مطابق وہ صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ وقف کے تقاضے یعنی تابید (دگنی ہونا) کے منافی ہے، اور دوسرے قول کے مطابق صحیح ہوگا، اس لئے کہ وہ انتہاء کے انقطاع والا ہے (۲)۔

(۱) نہیہ کتاب ۵/۲۷۳

(۲) انہی ۵/۶۲۸، نیز المبرورہ اقصیہ میں ”وقف“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کریں۔

(۱) بدائع الصنائع ۱/۲۰۶، حوالہ اعلیٰ ہاشم سواہب، ج ۵، ۱۹۶، بدائع

۳۸۳

(۲) نہیہ کتاب ۵/۲۸۵، کتاب انقطاع ۳۸۳، ۳۶۲، انہی ۵/۹۳، نیز المبرورہ

اقصیہ میں ”وکالت“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیجئے۔

## تعلیل ۱-۳

اور حکمت حکم کے شروع کرنے کے ترک یا اس مصلحت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے حکم شروع ہوا ہو (۱)۔  
اس کی تفصیل اصحابی ضمیر میں دیکھی جائے۔

### احکام کی تعلیل:

۲- مباحات کے احکام میں اصل عدم تعلیل ہے، اس لئے کہ وہ حکم مرتب کرنے کے لئے کسی مناسب معنی کے اور اک کے بغیر ہی عام حکمت یعنی قہید پر قائم ہوتے ہیں۔

معاملات، عادات، اور جنایات وغیرہ کے احکام میں اصل یہ ہے کہ وہ معتدل ہوں، اس لئے کہ اس کا رد و عوار بندوں کے مصالح فی رعایت پر ہوتا ہے، لہذا اس مصالح کو تحقق کرنے کے لئے اس کے احکام مناسب معانی پر مرتب کئے گئے۔

اور قہیدی احکام پر قیاس نہیں کیا جاتا، اس لئے کہ ان کے حکم کو ان کے غیہ کی طرف متعدی کرنے کا امکان نہیں ہوتا (۲)۔  
اس کی تفصیل ”قہیدی“ کی اصطلاح میں دیکھی جائے۔

### احکام کی تعلیل کے فوائد:

۳- احکام کی تعلیل کے کئی فوائد ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ شریعت نے علتوں کو احکام بتانے والا اور ظاہر کرنے والا بنا دیا ہے تاکہ مکلفین کے لئے ان کی اہمیت حاصل کرنا اور ان کی پابندی کرنا آسان ہو جائے۔

اور انہیں میں سے یہ بھی ہے کہ حکام زیادہ قائل قیوں اور

## تعلیل

### تعریف:

۱- ”تعلیل لغت میں ”عل یعل و اعتل“ یعنی مریض ہوا، فہو علیل سے ماخوذ ہے، اور علت مشغول کر دینے والے مرض کو کہتے ہیں، جمع ”علل“ ہے (۱) اور لغت میں علت سبب کے معنی میں بھی آتا ہے۔

اور اصطلاح میں تعلیل اثر کے ثبات کے لئے مؤثر کے ثبوت کو ثابت کرنے کا نام ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ شئی کی علیت ظاہر کرنے کا نام ہے، خواہ علت نامہ ہو یا مآثر (۲)۔

علت کی تعریف اہل اصول نے اپنے اس قول سے کی ہے: علت وہ ظاہر ہے، مریض و مفسد ہے جس پر حکم مرتب کرنے سے مفسدہ دور کرے یا مصلحت حاصل کرنے میں سے مفق کی کوئی مصلحت لازم آتی ہو۔

اور علت کے کئی نام ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں: سبب، باعث، حامل، مناظر، دلیل، مقتضی، غیہ و۔

اور علت کو سبب کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ حکم کو ثابت کرنے میں مؤثر ہوتی ہے، جیسے قتل عمد میں عدوان وجوب قصاص کا سبب ہے۔

اسی طرح علت کو حکمت کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے،

(۱) المصباح المحلی فی توضیح ۲/۴۷۲، ۳/۷۳، مجمع البحرین ۱/۱۵۵، ارشاد النجاشی ۲۰۷۔

(۲) البرہان ۲/۳۰۰، ۳/۳۰۰، البحرین ۲/۱۹۱، ۳/۷۵۔

(۱) المصباح المحلی، لسان العرب ۵/۱۰۰، لسان العرب ۵/۱۰۰۔

(۲) القاسم، التعلیلات للبحرانی ۱/۱۱۔

## تقلیل ۴-۵

طبیعیات بخش ہو جائے (۱)۔

اس کی تفصیل اصولی ضمیمہ میں دیکھی جائے۔

استدلال کی حاجت کے بغیر اس کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں: اول: جس میں ہدف کے حکم کی علت و

سبب ہونے کی صراحت کی گئی ہو۔

۱۔ ہم: جو کتاب یا سنت میں حرف تقلیل میں سے کسی حرف سے

معلل ہو رہا یا ہو۔

نصوص کی تقلیل:

۴۔ نصوص کی تقلیل کرنے میں اصولیوں کے چار قیام ہیں:

الف۔ یہ کہ اصل عدم تقلیل ہے، یہاں تک کہ تقلیل پر کوئی

دلیل قائم ہو جائے۔

دوسرا طریقہ: اجتماع:

تیسرا طریقہ: اشارہ اور تنبیہ:

۱۔ یہ ہے کہ لفظ کے مدلول سے تقلیل لازم ہو، یہ میں کہ لفظ اپنی

وضع سے تقلیل پر دلالت کر رہا ہو، اس کی دو قسمیں ہیں، جن کو اصولی

ضمیمہ میں بیان کیا جائے۔

ب۔ یہ کہ اصل ہاں ہدف سے تقلیل رہا ہے جس کی طرف

حکم کی اضافت کرنا صحیح ہو یہاں تک کہ بعض کی تقلیل سے کوئی مانع پایا

جائے۔

ج۔ یہ کہ اصل ہی ہدف سے تقلیل رہا ہے، میں ہی ایسی

دلیل کا ہوا ضروری ہے جو تقلیل کے قائل ہدف اور ناقابل ہدف

کے درمیان تیار کر سکے۔

چوتھا طریقہ: تہہ اور تقسیم:

یہ اصل کے اور اصناف کا حصہ کر رہے ہیں، ان میں جو تقلیل کے

لائق نہ ہوں ان کو باطل کر دینے کا نام ہے، چنانچہ باقی رہ جانے والا

ہدف تقلیل کے لئے متعین ہو جائے گا۔

۱۔ یہ کہ نصوص میں اصل بجائے تقلیل کے قیام ہے (۲)۔

اس کی تفصیل ”تہہ“ کی اصطلاح اور اصولی ضمیمہ میں دیکھی

جائے۔

حالت (معہوم کرنے) کے طریقے:

۵۔ وہ طریقے جن کو مجتہد احکام کی حالت جاننے کے لئے اختیار کرتا

ہے۔

پانچواں طریقہ: مناسبت، شبہ و طرد:

حس ہدف سے تقلیل کی جائے اس کی دو قسمیں ہیں:

الف۔ حس ہی اس کے ”پر حکم مرتب کرنے کے سے مناسبت

خارج ہو جائے، اس کو ہدف مناسب کہتے ہیں، وہ یہ ہے کہ کسی ایسے

خارج اور منجہد ہدف پر حکم مرتب ہو جس پر حکم مرتب کرنے سے مفید و

اور کرنے یا منفعت حاصل کرنے میں سے تکلف کی کوئی مصیحت

لازم آتی ہو، اس کی تعبیر ”خالہ“، ”مصیحت“، ”استدلال“ اور

”رعایت مقاصد“ سے لی جاتی ہے، اور اس کے تخریج کو تخریج

مناطا کہا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ: نصوص صریح:

۱۔ یہ ہے کہ ہی ہدف کے ”رہیہ“ تقلیل کرنے پر کتاب یا سنت

سے کوئی دلیل ایسے لفظ سے یہاں کی جائے جو لغت میں تہہ اور

(۱) ابن حجر محل المخرج ۲/۳۸۳، زاد المعاد ۳/۳۸۳

(۲) ابن حجر محل المخرج ۲/۳۸۳

## تعلیل ۶

ب۔ جس پر حکم مرتب کرنے کے لئے اس کی مناجات ظاہر نہ ہو، اس کی وہ قسمیں ہیں:

اول: ثارث کی طرف سے بعض احکام میں جس کا اعتبار موقوف نہ ہو، اس کو ”مصف طروی“ کہتے ہیں۔

دوم: ثارث کی طرف سے بعض احکام میں جس کا اعتبار موقوف ہو اس کو ”مصف شہی“ کہتے ہیں۔



چھٹا طریقہ: تفتیح مناط، تحقیق مناط، رد و ران:

یہ نئی حقیقت کے متبار سے زبیر طریقوں کی طرف راجع ہیں اور انہیں کے تحت مندرج ہیں۔

”تفتیح مناط“: مسلوب میں ثارث کی نئی رائے کو اصل سے ملحق کرنے کا نام ہے۔

”تحقیق مناط“: یہ ہے کہ جو صورت محل نزاع ہو چہ تہ اس میں سلسلہ کا جو ثابت کرے کے لئے مستعمل کرے۔

”رد و ران“: یہ ہے کہ مصنف کے پاس علم پایا جائے اور مصنف کے نہ ہونے سے حکم مرتفع ہو جائے (۱)۔

اور ان مسائل میں سے بعض میں کچھ اختلاف اور تفصیل ہے جس کو اصولی ضمیرہ میں دیکھا جائے۔

## حدیث معطل:

۶۔ وہ ہے جس میں کسی ایک سلسلہ کا پتہ چلے جو اس کی صحت میں قانع (عیب پیدا کرے والی) ہو، یا جو اس کا خارج قانع سے

(۱) احکام اسلامیہ، ۲۵/۳، اور اس کے بعد کے صفحات، لکھنؤ، ۱۹۳۳ء، اور اس کے بعد کے صفحات، طبعہ نظام علی جمع الجوامع، ۲۳/۳، ۱۹۳۳ء، اور اس کے بعد کے صفحات، طبعہ نظام علی جمع الجوامع، ۲۳/۳، ۱۹۳۳ء۔

# تراجم فقہاء

جلد ۱۲ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف

[الہدایہ و النہایہ ۳/۴۶۱۳: نیل الاوجاج بہامش  
الہدیان ۱۴۰: لا ۱۳/۲۲۱]

## الف

ابن ابی حاتم: یہ عبدالرحمن بن محمد ابی حاتم ہیں:  
ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۱ میں گزر چکے۔

ابن ابی لیلیٰ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گزر چکے۔

ابن ابی موسیٰ: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گزر چکے۔

ابن الماثی: یہ المبارک بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۲ میں گزر چکے۔

ابن بطال: یہ علی بن خلف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گزر چکے۔

ابن تمیم: یہ محمد بن تمیم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۳ میں گزر چکے۔

ابن تیمیہ (نقی الدین): یہ احمد بن عبدالحلیم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۹ میں گزر چکے۔

ابن تیمیہ: یہ عبد السلام بن عبد اللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۶ میں گزر چکے۔

ابن لوی: یہ محمود بن عبد اللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

ابن مدنی: یہ علی بن بوٹی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۷ میں گزر چکے۔

ابن ہیم لبجوری: یہ امیر ہیم بن محمد الباجوری ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۴ میں گزر چکے۔

ابن ہیم لتخمی: یہ امیر ہیم بن یزید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۷ میں گزر چکے۔

ابن ابی جمرہ (؟-۶۹۵ھ)

یہ عبد اللہ بن سعد بن ابی جمرہ، ابو محمد اردی اندلسی ہیں، علماء  
حدیث میں سے ہیں، لکھی ہیں۔ صاحب ”لمدخل“ نے آپ سے علم  
حاصل کیا ہے، اور اپنی کتاب میں کثرت سے ان سے نقل کیا ہے۔  
بعض تصانیف: ”جمع الہایہ“ جس میں آپ نے بخاری کا  
مختصر کیا ہے، اور اس کو ”مختصر ابن ابی جمرہ“ کے نام سے  
جانا جاتا ہے، ”بہجة النور“، اور ”المروانی الحسان“  
حدیث میں۔

بن جریج

تراجم فقہاء

بن حمد ن

بن جریج: یہ عبد ملک بن عبد اعزیز ہیں:  
ان کے حالات ج ۲ ص ۴۲۹ میں گزر چکے۔

ابن حجر المکی: یہ احمد بن حجر البیہقی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گزر چکے۔

بن جنک: دیکھئے: الحلیل بن احمد:

ابن حکیم (۴۸۳ - ۵۶۷ھ)

بن لجوزی: یہ عبد الرحمن بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گزر چکے۔

بن لیج: یہ محمد بن محمد مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۵۵ میں گزر چکے۔

بن لی جب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۹ میں گزر چکے۔

بن حمد: یہ حسن بن حمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گزر چکے۔

بن حبان: یہ محمد بن حبان ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گزر چکے۔

بن حبیب: یہ عبد الملک بن حبیب ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گزر چکے۔

بن حجر لعسقلانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گزر چکے۔

یہ محمد بن اسعد بن محمد بن نصر بن حکیم ابو المظفر خبیثی ہیں، آپ  
ابن حکیم کے امام سے مشہور ہیں۔ اور فقہی و حنفی میں سے ایک و عظم  
ہیں۔ آپ نے فقہ کی تعلیم حسین بن محمد بن علی ربیع، نور الہدی زینی  
اور ابو علی بن ہماں سے حاصل کی، اور آپ سے ابو موسیٰ بن  
حسری اور ابو نصر شیعہ ازی نے فقہ حاصل کی۔ بن ہماں کہتے ہیں: اثنی  
میں طرغاب کے مدرسہ میں درس دیا، پھر امیر اثنی نے جو عین الدود  
کے امام سے مشہور تھے، آپ کے لئے ایک مدرسہ بنوایا، اور کچھ اس  
آپ نے مدرسہ صاویر میں درس دیا۔

بعض تصانیف: "تفسیر القرآن"، "شرح المقامات الحبریہ"  
اور "شرح شہاب الاحیاء للفضاعی"۔

[۱: تراجم ۵۳: الجوہر المفید ۳۲/۲: طبقات المفسرین

لندہ ادبی ۲/۹۰: لا علام ۶/۶۵۶]

ابن حمدان (۶۰۳-۶۹۵ھ)

یہ احمد بن حمدان بن شعیب بن حمدان، ابو عبد اللہ، نمری حرانی  
ہیں، حنبلی فقیہ اور راوی ہیں، امام سے حران میں حافظ عبد القدیر  
رامانی سے حدیث کی، اور ان سے روایت کرتے، لے وہ شری فرد  
ہیں، اور خطیب ابو عبد اللہ بن تیہ وغیرہ سے بھی حدیث کی، و خود  
شیوخ کے سامنے احادیث پر ہیں، اور اپنے بچہ زاد بھائی شیخ  
مجد اللہ بن تیہ بن شعیب اختیاری، ان سے ثبات سے بحث کی،  
فقہ میں مہارت حاصل کی، اپنے مذہب کے حقائق و اس کی

بن خزیمہ

تراجم فقہاء

بن الصلاح

باریکوں کا جانا آپ پر تم تھو، تمام دین آپ کو اب تافضی بنایا۔  
بعض تصانیف: "الرعاية الكبرى"، "الرعاية الصغرى"  
وہوں فقہ میں، "صفة المصطفى و المستضي"، "مقدمة في  
اصول الدين"، "الإيجاز في الفقه الحبلي"۔  
[تذرات اللذیب ۴۸/۵: لا غلام ۱۲۹/۱: نجم المؤمنین

[۲۱۱]

ابن سرج: یہ احمد بن عمر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۲ میں گزر چکے۔

ابن سیرین: یہ محمد بن سیرین ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۳ میں گزر چکے۔

ابن الشاط: (۶۴۳-۷۲۳ھ)

یہ قاسم بن عبد اللہ بن محمد بن الشاط، ابو محمد، ابو القاسم الساری  
اشہلی ہیں، مالکی فقیہ اور فرائض کے عالم تھے، بعض علوم میں دستگاہ  
تھی، آپ نے ابو علی حسن بن رقیع سے علم حاصل کیا، اور ابو القاسم بن  
براء، ابن ابی الدنیا اور ابن غماز وغیرہ نے آپ کو جارت دی، اور  
آپ سے ابو زریا بن ندیل، ابن باب و تافضی ابو بکر بن شبرین  
غیر دینے علم حاصل کیا۔

بعض تصانیف: "نوار البروق فی تعقب مسائل القواعد  
و الفروق"، "تحفة الراغب فی علم الفرائض" اور "تحریر  
الحواب فی توفیر الثواب"۔

[الذیان ۲۰۶: شجرة الدر الزکیر ۱۷۱: نجم المؤمنین ۸/۱۰۵]

ابن شبرمہ: یہ عبد اللہ بن شبرمہ ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گزر چکے۔

ابن الصباغ: یہ عبد السید بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۵۷ میں گزر چکے۔

ابن الصلاح: یہ عثمان بن عبد الرحمن ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۴ میں گزر چکے۔

بن خزیمہ: یہ محمد بن سرج ہیں:

ان کے حالات ج ۸ ص ۳۱۵ میں گزر چکے۔

بن دیق: یہ محمد بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۴ ص ۴۴۰ میں گزر چکے۔

بن رجب: یہ عبد الرحمن بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۱ میں گزر چکے۔

بن رشد: یہ محمد بن احمد (المکفید) ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۲ میں گزر چکے۔

بن سعد: یہ احمد بن حسین ہیں:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

بن الرفعہ: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۹ ص ۳۰۹ میں گزر چکے۔

بن الزبیر: یہ عبد اللہ بن الزبیر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔



بن حادین

بن حادین: یہ محمد بن عمر ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۴ میں گذر چکے۔

بن عباس: یہ عبداللہ بن عباس ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۴ میں گذر چکے۔

بن عبدالمبر: یہ یوسف بن عبداللہ ہیں:  
ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گذر چکے۔

بن عبد سہم: یہ محمد بن عبد سہم ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۵ میں گذر چکے۔

بن اعربی: یہ محمد بن عبداللہ ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۵ میں گذر چکے۔

بن عرفہ: یہ محمد بن محمد بن عرفہ ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

بن عقیل: یہ علی بن عقیل ہیں:  
ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۷ میں گذر چکے۔

بن عمر: یہ عبداللہ بن عمر ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

بن فرحون: یہ ابوہریرہ بن علی ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۷ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

بن المہشون

ابن القاسم: یہ عبدالرحمن بن القاسم مالکی ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۷ میں گذر چکے۔

ابن قدامہ: یہ عبداللہ بن احمد ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۸ میں گذر چکے۔

ابن التیم: یہ محمد بن ابی بکر ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۸ میں گذر چکے۔

ابن کثیر: یہ اسماعیل بن عمر ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گذر چکے۔

ابن المباد (۲۵۰-۴۴۴ھ)

یہ محمد بن محمد بن - ثانی، ابوہریرہ، بنی ہیں، بن المباد کے نام سے مشہور ہیں، مالکی فقیہ، مفسر، لغوی تھے، بنی بن عمر، ان کے بھائی محمد، ابن حاسب اور سعید اللہ وغیرہ سے علم فقہ حاصل کیا، مرآۃ آپ سے ابن حارث اور ابن ابی زید نے فقہ کی تعلیم حاصل کی، نیز آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں ریوا بن عبد الرحمن اور ابن المصاب بھی ہیں۔

بعض تصانیف: "الآثار و الفوائد" جس اجزاء میں، "کتاب الطہارۃ"، "فصل مکة" اور "فصل مالک بن انس"۔

[المدینۃ، ۲۴۹: شجرة النور الزكية، ۸۳: لأعلام، ۲۴۲: معجم المؤرخین، ۱/۳۰۹]

ابن المہشون: یہ عبدالملک بن عبدالحریز ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گذر چکے۔

بن ماجہ

تراجم فقہاء

بن وہبان

بن ماجہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۹ میں گزر چکے۔

بن مسعود: یہ عبداللہ بن مسعود ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

بن مفلح: یہ محمد بن مفلح ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۴۲ میں گزر چکے۔

بن المقرئ: یہ اسماعیل بن ابی بکر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گزر چکے۔

بن المنذر: یہ محمد بن ابراہیم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گزر چکے۔

بن ناجی: یہ قاسم بن عیسیٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

بن نجیم: یہ زین الدین بن ابراہیم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گزر چکے۔

بن نجیم: یہ عمر بن ابراہیم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گزر چکے۔

بن وضاح (۱۹۹-۲۸۶ھ)

یہ محمد بن وضاح بن یزید، ورنہ کیا ہے کہ ابن جریر، ابو عبد اللہ

مالکی ہیں، جو عبد الرحمن بن معاذ یہ اندن کے نزدیک درود غامی تھے، آپ  
فقہیہ محدث اور حافظ حدیث تھے آپ نے یحییٰ بن یحییٰ محمد بن خالد،  
محمد بن مبارک صوری، ابو اسیم بن المنذر اور عبد ملک بن حبیب  
وغیرہ سے روایت کی۔

اور آپ سے احمد بن خالد ابن ماجہ بن موز قاسم بن صغ  
اور وہب بن مسعود وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حمیدی کہتے ہیں: آپ  
ثبات سے روایت کرنے والوں اور مشہور امرو میں سے ہیں اور  
احمد بن خالد بن کو آپ پر فقیہت میں، جتے تھے، ورت آپ کی بڑی تعظیم  
کرتے اور آپ کے فضل فتویٰ کی تعریف کرتے تھے۔

بعض تصانیف: ”کتاب العباد والعبادہ“، ”رسالة السنة“  
اور ”کتاب الصلاة في التعلیق“۔

[شجرة المنور الذکیر ۶: الذی یبایح المذہب ۲۳۹: لسان  
المیزان ۵/۴۱۶: لا غلام ۷/۳۵۸]

ابن وہب: یہ عبد اللہ بن وہب مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گزر چکے۔

ابن وہبان (۷۴۶-۷۶۸ھ)

یہ عبد الوہاب بن احمد بن وہبان، ابو محمد دمشق حنفی ہیں، آپ  
فقہیہ، قاری اور شایع تھے، فقہ کی تعلیم فقہ الدین احمد بن علی بن الفصیح،  
حسن متقی، محمد بخاری اور شمس الامراء ری وغیرہ سے حاصل کی۔  
حافظ ابن حجر ”الدرر الكامنة“ میں فرماتے ہیں: فقہ، عربیت،  
قرأت اور ادب میں ماہر و ممتاز ہوئے، تدریس و افتاء کا کام انجام  
دیا، اور مآثر فی قضاء کے امور اور بنائے گئے۔

بعض تصانیف: ”مظومة قید الشرايد و نظم الموانيد“،

بن یونس

تراجم فقہاء

ابو حنیفہ

”عقد السلاسل فی حل قید الشرائع“ فقہ حنفی کفر دعوات میں،  
ور ”نہایۃ الاحتصار فی أوردان الأشعار“۔

[الدرر الکامنہ ۴/۳۲۳؛ شذرات الذہب ۶/۲۱۲؛

النفوس المہیہ ۱۳۳؛ معجم المؤمنین ۶/۲۲۱]

بن یونس: یہ احمد بن یونس مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۱۰ ص ۳۶۱ میں گزر چکے۔

یو سحاق لاسفرانی: یہ ابراہیم بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گزر چکے۔

یو ہامد: یہ صدیقی بن عجلان ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۲ میں گزر چکے۔

یو بکر صدیقی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گزر چکے۔

یو بکر الطرطوشی: یہ محمد بن الولید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گزر چکے۔

یو ثور: یہ ابراہیم بن خالد ہیں:

ان کے حالات زندگی ج ۱ ص ۴۴۳ میں گزر چکے۔

یو حنینہ: یہ النعمان بن ثابت ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

ابو الخطاب: یہ محفوظ بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

ابو داؤد: یہ سیمان بن الأشعث ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

ابو ذر: یہ جندب بن جنادہ ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۱ میں گزر چکے۔

ابو زید: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۹ ص ۳۱۲ میں گزر چکے۔

ابو طالب: یہ احمد بن حمید حنبلی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۵ میں گزر چکے۔

ابو الطیب الطبری: یہ طاہر بن عبد اللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۸۰ میں گزر چکے۔

ابو سعید الخدری: یہ سعد بن مالک ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

ابو ظفر: یہ زید بن بہل ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۵ میں گزر چکے۔

ابو العالیہ: یہ رفیع بن مرہ ان ہیں:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۸۰ میں گزر چکے۔

یوحید

تراجم فقہاء

احمد رٹلی

یوحید: یہ القاسم بن سلام ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

کتبے میں: نامی اور شیعہ ہیں۔ ابن عبد البر فرماتے ہیں: آپ حضرت  
عمارؓ کے کاتب تھے۔

[تہذیب احمدیہ ۳/۶۷]

بوٹی: نا بآس سے مراد ابوعلی بن ابی ہریرہ ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۸۲ میں گزر چکے۔

ابو یعلیٰ: یہ محمد بن الحسین ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۳ میں گزر چکے۔

یوعرو مدنی: یہ عثمان بن سعید ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

ابو یوسف: یہ یعقوب بن ابراہیم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

بو قدہ: یہ عبد اللہ بن زید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گزر چکے۔

ابی بن کعب:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۶ میں گزر چکے۔

بو محمد لجوئی: یہ عبد اللہ بن یوسف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۶ میں گزر چکے۔

لا تاسی: یہ خالد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۷ میں گزر چکے۔

بو موسیٰ الشعمری:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

الثرم: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گزر چکے۔

بو ہریرہ: یہ عبد الرحمن بن صخر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

احمد بن ضبل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گزر چکے۔

بو الہیاج لاسدی (؟ - ؟)

یہ حیات بن حصین، ابو الہیاج لاسدی، کوئی نامی ہیں۔

احمد الرطلی: یہ احمد بن حمزہ الرطلی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گزر چکے۔

آپ سے حضرت علیؓ اور حضرت عمارؓ سے روایت کی ہے، اور

آپ سے آپ کے دونوں بیٹوں تدریر، منصور، نیز ابو داؤد، ابو سعید نے

روایت کی ہے۔ ان میں سے آپ کا اکثر ثقات میں آیا ہے۔ یعنی

سحق بن راہویہ

تراجم فقہاء

البراء بن مازب

سحق بن راہویہ:

الازہری: یہ عبدالرحمن بن عمرو ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

لاسٹوی: یہ عبدالرحیم بن حسن ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۸ میں گذر چکے۔

لاسود (؟-۷۵ھ)

ب

یہ لاسود بن یرید بن قیس ابو عمر نخعی ہیں۔ آپ تابعی اور فقیہ:

حفاظ حدیث میں سے ہیں، اپنے زمانہ میں کوفہ کے عام تھے۔ آپ نے حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت

ہشام و حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے، اور آپ سے آپ کے

بیٹے عبدالرحمن، ابی بن عبد الرحمن، بھائی عبدالرحیم بن یرید نخعی وغیرہ

نے روایت کی ہے، ابو حطب مام احمد کے حوالہ سے فرماتے ہیں: یہ

ثقة ہیں۔ ابن سعد کہتا ہے کہ وہ ثقہ تھے، اور ابن کی محمد حدیثیں

ہیں۔ ابن ہان "الفتا" میں فرماتے ہیں: آپ فقیہ اور رب تھے۔

[تہذیب التہذیب، ۳۴۳: تذکرۃ الحفاظ، ۴۸: لا حام

۳۳۰]

الباجی: یہ سلیمان بن خلف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

البخیری (۱۳۱-۱۴۲ھ)

یہ سلیمان بن محمد بن عمر بخیری شافعی ازہری ہیں۔ آپ کی

نسبت مصر کے مغربی گاؤں میں سے ایک گاؤں "بخرم" کی طرف

ہے، آپ فقیہ، محدث تھے، آپ نے شیخ موسیٰ بخیری، شیخ مشہدی،

شیخ علی اور شیخ علی سعیدی سے علم حاصل کیا۔

بعض تصانیف: "حاشیۃ علی شرح المسحح"، "التجريد

لنفع العبد"، اور "تحفة الحبيب علی شرح الخطيب"۔

[علیہ المشرع، ۶۹۴: ایضاً المحدث، ۴۴۸: معجم

المؤلفین، ۴۷۵]

اشہب: یہ اشہب بن عبدالعزیز ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گذر چکے۔

مام الحرمین: یہ عبدالملک بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۸ میں گذر چکے۔

بخاری: یہ محمد بن اسماعیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۲ میں گذر چکے۔

البراء بن مازب:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۸۳ میں گذر چکے۔

نس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گذر چکے۔



## ث

ثوری: یہ فہیان بن سعید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۵ میں گزر چکے۔

## ح

الحافظ العراقي: یہ عبدالرحیم بن حسین ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

الحاکم: یہ محمد بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۰ میں گزر چکے۔

## ج

جامر بن عبداللہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۶ میں گزر چکے۔

حدیفہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۰ میں گزر چکے۔

جریر بن عبداللہ:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۸۴ میں گزر چکے۔

أحسن البصري:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گزر چکے۔

جعفر بن محمد:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۷۳ میں گزر چکے۔

أحسن بن زياد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گزر چکے۔

أحسن بن علي:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۱ میں گزر چکے۔

لکھاب

تراجم فقہاء

مدودی

لکھاب: یہ محمد بن محمد بن عبد الرحمن ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۹ میں گذر چکے۔

الحکم: یہ الحکم بن عسیر ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

حماد بن ابی سیمان:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۰ میں گذر چکے۔

حماد بن محمد:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

حنبل الشیبانی: یہ حنبل بن اسحاق ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۵۰ میں گذر چکے۔

د

الداودی (۳۷۷-۴۶۷ھ)

یہ عبد الرحمن بن محمد بن لطف بن محمد بن داؤد ابو الحسن مدودی  
بوخی ہیں، آپ فقیہ اور محدث تھے، فقہ کی تعلیم ابو بکر قتال، ابو الطیب  
صعلوکی، ابو حامد اسفرائینی، اور ابو الحسن طلحی سے حاصل کی، اور  
عبد اللہ بن حمد بن حمزہ بن نصر بن محمد بن ابی سمریج، اور ابو حامد زبیدی  
وغیرہ سے حدیث سنی، اور آپ سے ابو الوقت، مسافر بن محمد، عیاض  
ہست عبد اللہ بوسجیہ، اور ابو الحسن اسعد بن زید مایٹی وغیرہ نے  
روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن یوسف تہجانی کہتے ہیں: آپ وفات  
تک تعصیب تدریس، فتویٰ اور تالیف کے سے بوجھ میں قیام پذیر  
رہے، آپ کو ظم منہ، منوں میں درک حاصل تھا۔

[طبقات الشافعیہ ۲/۲۸۸؛ شذرات لذب ۳/۳۲۷؛

خ

لکھابی: یہ حمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۱ میں گذر چکے۔

خطیب شربی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گذر چکے۔



سردیر

انجوم از ہرہ ۹۹/۵: معجم الموفین ۵/۱۹۲]

سردیر: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

سوسوقی: یہ محمد بن احمد السوقی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

سامری

زفر: یہ زفر بن البندیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

الزیری: یہ محمد بن مسلم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن خالد الجینی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۵ میں گذر چکے۔

س

ر

رفعی: یہ عبدالکریم بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

رویانی: یہ عبد لوح بن ساعیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

سالم بن عبداللہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۶ میں گذر چکے۔

السامری (؟-؟)

یہ عبدالم بن عباس + رکہا جاتا ہے: بن ابی العباس،  
ابو اسحاق، سامری کوئی ہیں۔ آپ نے تافہی شریک، بن الزناد  
اور یحیٰ بن یحییٰ کی ہے، اور آپ سے امام احمد بن حنبل،  
صفائی اور مروی غیرہ نے روایت کی ہے، امام احمد فرماتے ہیں: آپ  
کی حدیثیں کامل قبل تھیں، ایک مرتبہ فرمایا: آپ سے روایت کرنے  
میں کوئی حرج نہیں ہے، وار قطنی وغیرہ فرماتے ہیں: شہید ہیں، اور بن  
دبان نے آپ کا در شفا میں لیا ہے۔

[تہذیب المعجم ج ۱/۱۳۱: میزان الاعتدال ۱/۳۹]

ز

زرلشی: یہ محمد بن بہادر ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۵ میں گذر چکے۔

السبکی

تراجم فقہاء

الشہر ملسی

السبکی: یہ عبد وہاب بن علی بن عبد الکافی ہیں:

سہل بن حنیف:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۷ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

السبکی: یہ علی بن عبد کافی ہیں:

سہل بن سعد الساعدی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۸ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۸ ص ۳۲۶ میں گذر چکے۔

تھوٹ: یہ عبد السلام بن سعید ہیں:

ایوبی: یہ عبد الرحمن بن ابی بکر ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۶ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گذر چکے۔

اسرخسی: یہ محمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۷ میں گذر چکے۔

ش

سعد بن ابی وقاص: یہ سعد بن مالک ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۸ میں گذر چکے۔

شارح السراجیہ: یہ علی بن محمد البحر جانی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۴۹ میں گذر چکے۔

سعید بن جبیر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گذر چکے۔

الشاطبی: یہ ابراہیم بن موسیٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۸ میں گذر چکے۔

سعید بن المسیب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گذر چکے۔

الشافعی: یہ محمد بن ادريس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گذر چکے۔

سعید بن منصور:

ان کے حالات ج ۷ ص ۴۳۷ میں گذر چکے۔

الشہر ملسی: یہ علی بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گذر چکے۔

سمنان غفری:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۷۹ میں گذر چکے۔

شریجی

تراجم فقہاء

صاحب روضۃ الطالبین

شریجی: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گزر چکے۔

شرونی: یہ شیخ عبدالحمید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

ص

شریح: یہ شریح بن عارث ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

صاحب الرانصاف: یہ علی بن سلیمان المرادوی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گزر چکے۔

شریک: یہ شریک بن عبداللہ قفعلی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۸۱ میں گزر چکے۔

صاحب البیان: یہ ابراہیم بن مسلم لمقدسی ہیں:

ان کے حالات ج ۹ ص ۳۰۹ میں گزر چکے۔

الشعشع: یہ مہر بن شریل ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

صاحب التہصرۃ: یہ ابراہیم بن علی بن فرحون ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۷ میں گزر چکے۔

شمس الدین: یہ عبدالعزیز بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۹ میں گزر چکے۔

صاحب الخااصہ: یہ طاہر بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۹۰ میں گزر چکے۔

شوکانی: یہ محمد بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۰ میں گزر چکے۔

صاحب الدر المختار: یہ محمد بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۹ میں گزر چکے۔

شیخین:

اس لفظ سے مراد وہی وضاحت ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکی۔

صاحب الذخیرہ: یہ محمود بن حمد ہیں: دیکھئے: امرغینانی۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

صاحب روضۃ الطالبین: یہ تثنی بن شرف سنووی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۵ میں گزر چکے۔

صاحب شرح الاقناع

تراجم فقہاء

لکھاوی

صاحب شرح الاقناع: یہ منصور بن یونس البھوتی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۴ میں گزر چکے۔

رائے سے فیصلہ صادر کرتے تھے، آپ کی وفات بحیثیت شہید کے ہوئی۔

بعض تصانیف: ”الفتاویٰ الکبریٰ“، ”الفتاویٰ الصغریٰ“، ”عمدة المحتفي والمستفتي“، ”شرح أذب القاضي للحصاف“، ”شرح الجامع الصغير“ اور ”الوقائع الحسامیة“۔

صاحب ”فتاویٰ لکھنؤیہ“:

دیکھئے: اتر ناٹی، احمد بن اسماعیل۔

صاحب کشف القناع: یہ منصور بن یونس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۴ میں گزر چکے۔

[النوائد النبیة ر ۱۴۹: الجوهر النبیہ ۱/۳۹۱: لأعلام

۵/۴۱۰: تنم النبیین ۷/۲۹۱]

صاحب المجموع: یہ یحییٰ بن شرف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۵ میں گزر چکے۔

الصید لانی: یہ محمد بن داؤد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گزر چکے۔

صاحب منہج الجلیل: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۰ میں گزر چکے۔

ط

صاحب فتیٰ فخر: یہ زین الدین بن نجم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گزر چکے۔

حاکم:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۴ میں گزر چکے۔

صاحبین:

اس لفظ سے مراد وہی وضاحت ج ۱ ص ۴۷۳ پر گزر چکی۔

الطبرانی: یہ سیمان بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۱ میں گزر چکے۔

صدر الشہید (۴۸۳-۴۳۶ھ)

یہ عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ، ابو محمد، حسام الدین، حنفی

ہیں، آپ صدر الشہید سے مشہور ہیں، فقیہ اور اصولی تھے، خلیفہ کے

کام میں سے ہیں، اپنے والد بزرگوار بن ابی عبد العزیز سے فقہ کی

تعلیم پائی، علماء سے مناظر دیا، اور فقہاء کو درس دیا۔ با شاد آپ کی

لکھاوی: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۴ میں گزر چکے۔

الطحاوی

تراجم فقہاء

عبدالرحمن بن حرمہ

الطحاوی: یہ محمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گزر چکے۔

عبدالحمید تھا۔ ان سرمد کے قریب ایک شہر کی طرف بہت ہے، آپ حفاظ حدیث میں سے ہیں، پرید بن ماروں، بن نذیر، محمد بن شہر العبدی، علی بن عاصم، حسین بن علی عجمی اور حضرت کے طبقہ والوں سے روایت کی ہے اور آپ سے عمر بن خیر، بکر بن اور زمان اور ابی اسیم بن زکیم ثامی وغیرہ نے حدیث نقل کی ہے، وہی فرماتے ہیں: آپ محدث امر میں سے تھے۔

بعض تصانیف: ایک بڑی "مسند" اور ایک "تفسیر"۔

[شذرات الذہب ۱: ۱۴۰ تذکرۃ الفقہ ۲: ۱۰۴ الملأب

۹۶: ۱۱۱ ج ۱ ص ۳۱۰]

۱۱۱: ۱۱۱

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گزر چکے۔

عبدالرحمن بن ابی بکر:

ان کے حالات ج ۸ ص ۳۲۲ میں گزر چکے۔

عبدالجبار بن عمر (؟ - ۲۶۰ھ کے بعد)

یہ عبدالجبار بن عمر، ابو عمر، اور کہا جاتا ہے: ابو الصباح، ابی اموی یعنی امویوں کے آزر و کردہ غلام ہیں۔ آپ نے زہری، ابن المکد، حضرت بن عمر کے مابین مابین، اور ثقی بن سعد انصاری وغیرہ سے روایت کی ہے، اور آپ سے رشید بن سعد، ابن مبارک، بن وہب، اور قاری ابو عبدالرحمن وغیرہ نے روایت کی ہے۔ دوری بن مبین کے حوالہ سے فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہیں، کچھ بھی نہیں ہیں۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: ابن سعد کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ابو الصباح ہے، فریقہ میں قیام تھا، ابو زرہ سے روایت کرنے میں ثقہ تھے، وہی لحدیث (غلط حدیثیں بیان کرنے والے) ہیں، رہے ان کے مسائل تو ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[تہذیب التہذیب ۶: ۱۰۳]

عبدالرحمن بن حرمہ (؟ - ۱۴۵ھ)

یہ عبدالرحمن بن حرمہ بن عمر بن سعد، ابو حرمہ، سلمیٰ ہیں۔ آپ سے سعید بن المسیب، عطاء بن علی سلمیٰ، ابو عمر، بن شعیب وغیرہ سے روایت کی ہے، اور آپ سے ثوری، وریقی، مالک، سیماں بن جابر اور حاتم بن ابی ایل وغیرہ نے روایت کی ہے۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: آپ محدث حدیث تھے۔ بن ہان نے آپ کا تذکرہ ثقات میں کیا ہے، اور کہا: غلطی کر جاتے ہیں۔ بن مبین کے حوالہ سے اسحاق فرماتے ہیں: صالح شخص ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: ان کی حدیثیں لکھی جا میں گی، اور ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

[تہذیب التہذیب ۶: ۱۶۱ میز الاعتدال ۲: ۵۵۶]

عبدالرحمن بن حمید (؟ - ۲۴۹ھ)

یہ عبدالرحمن بن حمید بن نصر، ابو محمد تھے ہیں، کہا گیا ہے کہ ان کا نام

عبد الرحمن بن یحییٰ

تراجم فقہاء

عبداللہ بن السائب

عبد الرحمن بن یحییٰ (۴-۳)

یہ عبد الرحمن بن یحییٰ ہیں، ابن حجر نے کہا: انکی کیت  
ابو اسود ہے آپ صحابی ہیں اور بنی زریم علیہ السلام سے "الحج  
عرفہ" (حج تو عرفات کے قیام کا نام ہے) بنی زریم (لوکی کے چھلے  
سے بنائے ہوئے ظرف) اور مزفت (تارکول ملا ہوا ظرف) سے  
ممانعت کی حدیث کی روایت کی ہے۔ "آپ سے کیا بن عطاء یحییٰ  
نے روایت کی ہے، ابن حجر کہتے ہیں کہ ابن حبان نے "اصحاح" میں  
ذکر کیا ہے کہ آپ کی تھے اور کوفہ میں مقیم تھے۔

[الاصابہ ۲/۴۲۵: اسد الغابہ ۳/۹۹۳: الاستیعاب

۲/۸۵۶: تہذیب المعجم ۱/۲۰۱]

عبد العزیز بن بخاری (؟-۳۰ھ)

یہ عبد العزیز بن احمد بن محمد علماء الدین بخاری ہیں۔ آپ دینی  
فقہینہ، علماء اصول میں سے ہیں، فقہ کی قیام اپنے چچا محمد بن یحییٰ سے  
حاصل کی، اور حافظ الدین نکیہ محمد بخاری، زریم بن محمد بن یحییٰ  
ابو ایسر محمد بن یحییٰ، عبد الکریم بن یحییٰ وغیرہ سے بھی کسب فیض کیا۔  
ور آپ سے قوام الدین محمد کاکی، اور جلال الدین محمد بن محمد  
خباری وغیرہ نے علم حاصل کیا۔

بعض تصانیف: "شرح اصول البردوی" جس کا نام  
"كشف الأسرار" ہے، اور "شرح المنتخب الحسامی"۔

[النفوس المہدیہ ۱/۹۴: الجوامع المصیۃ ۱/۳۳۰: لا اعلام

۴/۱۳۷: معجم المؤلفین ۵/۲۴۲]

عبد القادر، الجیلانی (۴۷۱-۵۶۱ھ)

یہ عبد القادر بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ، بوست حنفی، ابو محمد

جیلانی یا گیلانی ہیں۔ یہ جیلان کی طرف نسبت ہے، جو طبرستان کے  
بعد مشہور علاقہ ہے۔ نو جوانی میں بغداد منتقل ہوئے، علم و تصوف کے  
شیخ سے ملاقات کی، اور اسباب و منا میں مہارت حاصل کی، فقہ کی  
تعلیم حاصل کی، حدیث کی ممانعت کی، "آپ پڑھا، اور بغداد میں  
مدرسہ و افتاء کے صدر فقیہ بن گئے۔

امام احمد کے مسلک میں ابو الوفاء بن عقیل، ابو الخطاب، ابو الحسن  
محمد بن القاسمی اور مبارک بخاری سے فقہ حاصل کی۔

بعض تصانیف: "الغیۃ لطالب طریقۃ الحق"، "المبہرات  
الرباعیۃ" اور "الفتح الربانی"۔

[تذرات اللہ ۳/۱۹۸: لہد یہ ۱/۲۵۲: ۲/۵۲۲]

لا اعلام ۱/۳۷۱: معجم المؤلفین ۵/۳۰۷]

عبداللہ بن السائب (؟-؟)

یہ عبد اللہ بن السائب کنڈی، اور کہا جاتا ہے کہ شیبانی کوئی  
تہا۔ تابعی ہیں، اپنے والد نیز حضرت عبد اللہ بن معقل بن مسروق،  
حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن قیس دو بخاری کوئی سے روایت کی  
ہے، اور آپ سے اعلم، ابو اسحاق شیبانی، عوام بن حوشب اور سفیان  
ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابن یحییٰ، ابو حاتم، ابن سنان کہتے ہیں: ثقہ ہیں۔ اور ابن سنان  
نے آپ کا تذکرہ "ثقات" میں کیا ہے۔

[تہذیب المعجم ۵/۳۳۰: میزان الاعتدال ۲/۴۲۶]

عبداللہ بن عمرو

تراجم فقہاء

علی بن ابی طالب

عبداللہ بن عمرو:

[اصابہ ۲/۶۸۵: تہذیب ۱/۱۶۶: اعلام

۸/۵]

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

عبدالملک بن یعلی:

العدوی: یہ علی بن احمد مالکی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۳ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۹۰ میں گزر چکے۔

عثمان بن ابی نعص:

عروہ بن الزبیر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۳ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۳ میں گزر چکے۔

عثمان بن عذات:

عزالدین بن عبدالسلام:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۳ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۷۷ میں گزر چکے۔

عدی بن حاتم (؟ - ۶۸ھ)

عقوب بن عامر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۵ میں گزر چکے۔

یہ عدی بن حاتم بن عبداللہ بن سعد بن شاذان، ابو طریف، ہر  
بتوں بغض ابوہب حانی ہیں، آپ صحابی ہیں، ہجرت کے نویں سال  
آپ سے سلام قبول کیا، آپ سے بنی کریم علیہ السلام حضرت عمرؓ سے  
روایت کی ہے، آپ سے عمرو بن حریث، عبداللہ بن مفضل بن مقرن،  
عامر مضعی، حضرت عبداللہ بن عمر اور بلال بن ائمہ روایت دینے والے روایت  
کی ہے، وہ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں قبیلہ طے کے  
مرد اور ہے ہیں، معرکہ ارد او میں آپ نے بڑے کامائے انجام  
دینے، یہاں تک کہ ابن اثیر کہتے ہیں: آپ قبیلہ طے میں پیدا  
ہونے والوں میں سب سے بہتر، اور ان میں نے ہجرت کے اعتبار  
سے سب سے بڑھ کر تھے، فتح عراق، جمل، حنین، بدر، ان میں  
حضرت علیؓ کے ساتھ شرکت کی، آپ انہیں حاتم حانی کہتے تھے  
بن کی سخاوت ضرب الشل ہے۔

عطاء بن اسلم:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

عکرمہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

علقمہ بن قیس:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

علی بن ابی طالب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

عمر بن الخطاب

تراجم فقہاء

القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق

عمر بن الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گذر چکے۔

عمر بن عبد العزیز:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۰ میں گذر چکے۔

عمران بن حصین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۰ میں گذر چکے۔

عمر بن شعیب:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۵۸ میں گذر چکے۔

عمر بن العاص:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۹۵ میں گذر چکے۔

## ف

فضالہ بن عبید (؟ - ۵۳ھ)

یہ فضالہ بن عبید بن منافذ بن قیس بن صہیب، ابو محمد، انصاری  
اہل بیت ہیں، آپ صحابی ہیں، درخت کے نیچے بیعت (بیعت رضوان)  
کرنے والوں میں سے ہیں، احد اور بعد کے غزوات میں شریک  
رہے، فتح شام و مصر میں شرکت کی۔ آپ نے نبی کریم ﷺ،  
حضرت عمرؓ اور حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت کی۔ اور آپ سے ابو علی  
ثعلبہ بن ثعلبی، جنس بن عبد اللہ صنعانی، اور ابو یزید ثولانی وغیرہ نے  
روایت کی ہے۔ آپ سے پچاس احادیث منقول ہیں۔

[تہذیب التہذیب ۸/۲۶۷: لاصا ۳/۲۰۶]

الاستیعاب ۳/۱۲۶۲: لا اعلام ۵/۳۲۹]

## غ

## ق

الغزالی: یہ محمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۱ میں گذر چکے۔

القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۷ میں گذر چکے۔



قاضی حسین

تراجم فقہاء

لیٹ بن ابی سلیم

قاضی حسین:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۸ میں گزر چکے۔

قاضی خاں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۴ میں گزر چکے۔

قاضی شریح: یہ شریح بن الحارث ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

قاضی عیاض: یہ عیاض بن موسیٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۳ میں گزر چکے۔

قنادہ بن دعامہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۴ میں گزر چکے۔

القرافی: یہ احمد بن ادریس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۴ میں گزر چکے۔

القرطبی: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۸ میں گزر چکے۔

القفال: یہ محمد بن احمد الحسین ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۵ میں گزر چکے۔

القلیوبی: یہ احمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۵ میں گزر چکے۔

## ک

الکاسانی: یہ ابو بکر بن مسعود ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گزر چکے۔

الکرخی: یہ عبید اللہ بن الحسن ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گزر چکے۔

کعب بن عجرہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۹ میں گزر چکے۔

## ل

لیٹ بن ابی سلیم (۶۰ کے بعد - ۱۳۸ھ)

یہ لیٹ بن ابی سلیم بن زینم، ابو بکر کوئی ہیں۔ آپ محدث تھے، آپ نے حضرت ابو بردہ، شعبی، مجاہد، طاؤس، عطاء اور عکرمہ وغیرہ سے روایت کی، اور آپ سے ثوری، شریک، ابو عوانہ اور ابو اسحاق فزاری وغیرہ نے حدیث نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لیٹ بن ابی سلیم مضطرب الحدیث ہیں، لیکن لوگوں نے ان سے

مالک

تراجم فقہاء

مطرف بن عبدالرحمن

حدیث نقل کی ہے، ابو عمر قطعی کہتے ہیں: ابن حنیبلہ بن ابی سلیم کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ احمد بن یونس فضیل بن عیاض کے حوالہ سے کہتے ہیں: لیث بن ابی سلیم مناسک کے بارے میں اہل کوفہ میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔ ابو داؤد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے لیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز فرمایا: ان کے اکثر شیوخ غیر معروف ہیں۔

[طبقات ابن سعد ۶/۲۳۳: تہذیب المعجم ۸/۲۶۵: شذرات الذہب ۱/۲۰۷: سیر اعلام النبلاء ۶/۱۷۹]

المروزی: یہ احمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۲ میں گذر چکے۔

المزنی: یہ اسماعیل بن یحییٰ المزنی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

مسلم: یہ مسلم بن الحجاج ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

المسور بن مخرمہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۲ میں گذر چکے۔

مصعب بن سعد بن ابی وقاص (؟ - ۱۰۳ھ)

یہ مصعب بن سعد بن ابی وقاص، ابو زرارہ مدنی زہری ہیں۔ آپ تابعی ہیں۔ اپنے والد، نیز حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت عکرمہ بن ابی جہل، حضرت عدی بن حاتم، حضرت ابن عمر، حضرت زبیر بن عدی اور حضرت عکرم بن صحیحہ وغیرہ سے روایت کی۔ ابن سعد نے اہل مدینہ کے طبقہ ثانیہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا: ”آپ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔“ ابن حبان نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ بخاری کہتے ہیں: تابعی اور ثقہ تھے۔

[تہذیب المعجم ۱۰/۱۶۰: طبقات ابن سعد ۵/۱۶۹]

مطرف بن عبدالرحمن:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۳ میں گذر چکے۔

م

مالک: یہ مالک بن انس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۹ میں گذر چکے۔

الماوردی: یہ علی بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

محمد بن حاطب:

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۶۱ میں گذر چکے۔

المرداوی: یہ علی بن سلیمان ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

معاویہ بن الحکم

تراجم فقہاء

ولی اللہ دہلوی

معاویہ بن الحکم:

ان کے حالات ج ۱۰ ص ۷۹ میں گزر چکے۔

معتل بن سنان (؟ - ۶۳ھ)

ن

یہ معتل بن سنان بن مظہر، ابو محمد، اٹھٹی ہیں، آپ صحابی اور بہادر سپہ سالاروں میں تھے، حنین اور فتح مکہ کے دن ان کی قوم کا جھنڈا انہیں کے پاس تھا، انہوں نے مدینہ منورہ کی شادی کرانے کا واقعہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے، اور آپ سے حضرت عبداللہ بن عمر، مسروق، عاتقہ، اسود، عبداللہ بن حبیب بن مسعود اور حسن بصری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

[تہذیب اجتہاد ۱۰/۳۳۳: لاصا ۳/۳۶۳: لا عام

۱۸۷/۸]

انٹھی: یہ ابراہیم انٹھی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲ میں گزر چکے۔

النووی: یہ یحییٰ بن شرف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۵ میں گزر چکے۔

السنائی: یہ محمد عبدالرؤف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

و

موسیٰ بن عقبہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۴ میں گزر چکے۔

ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۰-۱۱۷۶ھ)

یہ احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین بن معظم بن منصور، ابو عبد العزیز، ہندی ہیں، شاہ ولی اللہ دہلوی کے نام سے مشہور ہیں، آپ حنفی فقیہ تھے، اور کئی علوم میں آپ کو درک حاصل تھا۔

میمون بن مہران:

ان کے حالات ج ۱ ص ۷۹ میں گزر چکے۔

بعض تصانیف: "عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید"، "حجة الله البالغة"، "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر"، "الإنصاف فی بیان سبب الاختلاف" اور "الإرشاد إلی مهمات الإسناد"۔

[لا عام ۱/۳۳۳: لاجدنی ۱/۳۳۳: معجم المؤلفین ۱/۲۷۲]